تایا جان نے جناب عمر خیام صاحب کو گھر سے نکال دیا ہے

تالیاں بجاتی ہوئی صنم کمرے میں داخل ہوئی اور سب نے سکھ کا سانس لیا

ویسے تمھیں نہیں لگتا تایا جان نے بہت تاخیر کردی یہ کرنے میں "ساز نے

اپنی کتاب بند کرتے ہوئے کہا

چلو دیر آئے درست آئے شکر ادا کرو اور سب مل کر سو نوافل کی نیت

باندھ لو" صوفیا ہنستے ہوئے بولی

بے چارے خیام" صنم گھیرہ سانس بھرتی ہوئ بولی

اس میں بیچارگی کی کیا بات ہے" سازپین منہ میں لیتی اپنے نوٹس پر کچھ لکھنے لگی تھی

ویسے مجھے اچھا نہیں لگتا اس سے سب ہی نفرت کرتے ہیں اور تایا جان تو

اسی انتظار میں بیٹھے تھے کسی دن اسے اس گھر سے باہر نکال دیں" صوفیا بولی

بہت اچھا کیا کم ازکم اب گھر میں سب برائ سے بچ جائیں گے کل ہی ارہم بھائ بول رہے تھے

کہ یار خیام کیطرح ہونا چاہیے کم از کم کاروبار جس طرح نقصان میں جا رہا

" ہے بندہ کچھ ہی پلا کر اپنا غم ہی ہلکا کرلے

کیا ارہم ایسے بول رہے تھے" صوفیا ایکدم آنکھیں نکال گئ جبکہ سازشا نے اچکا گئ

کل میرا پیپر ہے کیمسٹری کا اور اتنی فکر ہو رہی ہے پو چھو مت اور تم لوگ

ایک بے کار بات کو ڈسکس کر رہے ہو" وہ بات بدلتی بولی

اب کیا خیام سے کبھی نہیں مل پائیں گے "صنم وہیں اٹکی ہوئ تھی

تایا جان کی پہلی اولاد ہے ایسے کیسے وہ بھول جائیں گے کچھ دن بعد آ ہی

جائے گا کیا خیال ہے "وہ دونوں ساز کو دیکھنے لگی

میری پیاریوں عمر خیام کی طوائف ماں کے پاس اتنا مال ہے کہ وہ

" تایا جان جیسے دس والد خرید سکتا ہے

یہ اللہ ساز ایسے منہ پھاڑ کر مت کہو دل کو کچھ ہوتا ہے وہ دل کی تھیں بہت

اچھی "۔۔وہ ناز کو سوچتے ہوئے بولی

ویسے عمر گیا اپنی ماں پر ہی ہے

باقی تایا اور تائ کی یہ والی اولاد تو "وہ تینوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسی ہی تھیں کہ

اچانک دروازہ کھلا

اور سوہا کمرے میں اگئ

تینوں ہی چپ ہو گئیں

کیا باتیں کر رہی تھی تم جو میرے آنے پر چپ ہو گئیں ہو" وہ آنکھیں گھما کر بولی۔

" ہمیں کیا کہنا ہے ہم تو بس عمر خیام کا سوچ رہے تھے

"اور تم تینوں کیوں سوچ رہیں تھیں اسکو

مجھے پلیز نکال دیا جائے اس لسٹ سے کیونکہ میرے پاس وقت بلکل نہیں ہے کسی کو سوچنے کا"۔

ساز عشاء کی نماز پڑھنے اٹھ گئ

ابھی سوہا کچھ بولتی کہ ثروت چچی اگئیں اور ان سب کو نماز پڑھنے کا کہا کیونکہ تایا جان مسجد جاتے ہوئے جہاں سب کو لے گئے تھے اپنے ساتھ وہاں خواتین کو کہہ کر گئے تھے کہ نماز کی ادائیگی کر لی جائے

جلدی اٹھ جاو لڑکیوں "ثروت چچی بولیں اور صنم کے ساتھ صوفیا بھی اٹھ گئ جبکہ سوہا نے ساز کے نہایت سفید ہاتھوں کو دیکھا جن میں ایک نازک سا چھلا تھا

معلوم نہیں یہ چھلا اسے کیسے کب اور کیوں ملا تھا بہت ہی حسین تھا نہ ہی گھر میں کسی کا تھا اور نہ ہی وہ باہر جاتی تھی اسے عجیب سی جلن ہوئی تھی اسکے ہاتھوں کو دیکھ کر جبکہ اسکا اپنا رنگ سانولا سا تھا اور کچھ اسی طرح کا صوفیا اور صنم کا بھی تھا

گھر میں ساز کے علاوہ کسی کا رنگ اسقدر صاف نہیں تھا وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر اٹھ گئ

جبکہ ساز اپنی ہی دھن میں نماز ادا کر رہی تھی کہ سلام پھرتے ہی اسکے کانوں میں پھر سے عمر خیام کے نام کی بازگشت دوڑنے لگی

ویسے یار عمر خیام گھر سے چلا گیا اور کسی کو کوئ پرواہ ہی نہیں تایا نماز پڑھنے چلے گئے

چلو چند لمحے بیٹھ کر آنسو ہی بہا لیتے نالائق ہی سہی بیٹا تو تھا" صنم نے کہا جبکہ صوفیا پر سوچ ہوئ

" مجھے لگتا ہے وہ واپس اجائے گا

وہ واپس نہیں آئیں گے" ساز نے دوبارہ نیت باندھتے ہوئے کہا

ارے ارے کیوں" وہ دونوں بولیں جبکہ ساز نیت باندھ چکی تھی

پتہ نہیں کیوں میرا دل بیٹھ رہا ہے" صنم نے پھر سے کہا

تمھیں بڑی تڑپ اٹھ رہی ہے" صوفیا نے ٹھونگا مارا

جبکہ صنم شانے اچکا گئی فضول نہ بولو

پتہ نہیں بار بار خیال آئے جا رہا ہے" آہستگی سے بولتی وہ بھی نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی

تینوں نے نماز پڑھی اور ساز سب سے پہلے نیچے اگئی۔

سب خواتین نماز پڑھنے میں مگن تھیں اور وہ نیچے چائے بنانے اگئی

" کیا بنا رہی ہو

تائی جان چائے" وہ آہستگی سے بولی

دیکھو بی بی بہت نقصان میں جا رہا ہے تمھارے تایا کا کاروبار کم پیا کر دیہ

دودھ چائے وائے" وہ ائی برو اچکا کر بولی جبکہ ساز نے اسکی جانب دیکھا

پھر اندر داخل ہوتی اپنی ماں کو اور ہر بار کیطرح وہ یہ ہی سوچ کر وہ افسردہ رہ گی کہ اسکی ماں اسکے لیے کچھ بولے کچھ کہے

اسنے پین واپس رکھ دیا

بھابھی ٹھیک کہہ رہی ہیں ساز خیال تو رکھنا پڑے گا" اسکی ماں نجما اندر آتے بیٹی کو بولیں

مگر دودھ بہت سارا ہے اور ابھی سب ہی چائے پیئں گے مما" وہ ہلکی آواز میں بولی

ساز بھابھی سن لیں گی" وہ ڈر گیئں

مما پلیز کچھ تو بول لیا کریں کبھی میرے لیے یہ اپنے لیے" وہ اپنے آنسو پیتی کچن سے ہی باہر نکل گئ۔

اور اندر اتے اپنے بھائ سے ٹکرا گئ

بدر نے اسکی جانب دیکھا ساز نگاہ چرا گئ

کیا ہوا ہے" بدر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا

" کچھ نہیں بھائ

بتاو مجھے " وہ ذرا نرمی سے بولا

مما چائے نہیں پینے دے رہیں تائ جان نے کہا ہے کہ دودھ ختم ہو جائے گا

میرے پینے سے " اسکی آنکھیں بھر آئیں

بدر نے ضبط سے اندر کچن میں دیکھا اسکی ماں اب دیکچہ بھر کر چائے بنانے

لگی تھی

معلوم نہیں قسمت نے اسے اتنی شدید بے بسی میں کیوں مبتلہ کر دیا تھا کہ

وہ چاہ کر بھی اپنی ماں بہن کو یہاں سے نکال نہیں پا رہا تھا

چلو آؤ میں تمھیں چائے پلاتا ہوں " وہ بولا اور اسے اپنے پیچھے آنے کا کہا

نہیں بھیا میرا پیپر ہے بس سر درد تھا تو چائے پینی تھی اب تو دل بھی نہیں

کر رہا " وہ ہلکا سا مسکرائ

ساز " بدر نے گھیرہ سانس بھر کر اسکا چہرہ دیکھا جو تائ کے ٹوکنے پر اتر گیا تھا

ساز ہلکا سا مسکرائ اور معمولی سا گڑھا اسکے گالوں میں پڑ گیا

اور وہ اوپر اگئ

جبکہ بدر اسکی پشت دیکھتا رہا اور پھر اسنے ماں کو دیکھا

جی بھابھی ابھی بنادیتی ہوں آپ جایئے باہر" وہ جلدی جلدی بولیں تھیں

وہ جانتا تھا وہ اسطرح کا رویہ کیوں رکھتی ہیں کیونکہ اسکے علاوہ انکے پاس کوئ

چارہ نہیں جوان جہان بیٹا کون سا انکا کچھ کر پا رہا تھا

ایکدم ہی اسے شدید غصے نے اگھیرہ اور وہ باہر نکلتا کہ سوہا سے ٹکراتا ٹکراتا

بچا

سوہا اور اسکا رشتہ تایا جان کی ہی مرضی پر طے پایا تھا

باپ جتنا حلال تھا بیٹی اتنی ہی حرام۔۔۔بدر اسکے پہلو سے نکلنے لگا

کب تک بچتے پھیروگے مجھ سے بدر زمان" سوہا ذرا اٹھلا کر بولی

جبکہ اسکے آگے اگئ

اسے اسکے ساتھ کوئ دیکھ لیتا تو طوفان کھڑا کر دیتا۔۔۔

جبکہ سوہا کو بدر کے صاف رنگ سے عشق تھا کیونکہ اسکا رنگ اسکی خوبصورتی اور وجاہت بھی بلکل اپنی بہن کے ہو بہو تھی

جس کی وجہ سے وہ بدر پر مر مٹنے کو تیار رہتی تھی جبکہ بدر کے مالی حالات ایسے تھے نہیں کہ وہ اسے گھاس بھی ڈالتی۔۔۔

بدر پھر بھی کچھ نہیں بولا پیشانی پر بل ڈالے پہلو سے نکلنے لگا

اچھا سنو کل میں یونیورسٹی جاوں گی تمھارے ساتھ ساز پیپر دے گی ابا سے چھپ کر ہم دونوں مل لیں گے " وہ بولی

چہرے پر خوشی پھیل گئ

مجھے تم سے ملنے کا کوئ شوق نہیں " وہ کہہ کر پھر گزرنے لگا

تمھاری جیب تو میرے باپ کے پیسے پر چل رہی ہے اور اکڑ تمھارے اندر خوب بھری ہوئ ہے " وہ طنزیہ بولی جبکہ بدر مڑا

انگلی اٹھائ اور اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا

میرے باپ کا حصہ دبا کر بیٹھا ہے تمھارا سانپ باپ۔۔۔ جس دن مل گیا

نہ میرا حصہ تم سب کی شکلیں بھی بدر زمان پر حرام ہیں" وہ بھڑک کر کہتا

اسکے پاس سے گزر گیا اور سوہا آنکھیں سکیڑ گئی جبکہ پیچھے ماں کو دیکھ کر

سٹپٹائی

" کیا کہہ رہا تھا

کچھ نہیں بس وہ کہہ رہا تھا کہ صبح ساز کا پیپر دلانے میں چل لوں چھوٹی ہے

"نہ کچھ الٹی سیدھی حرکات نہ کر دے

لگتا تو نہیں تمھارے منہ سے وہ یہ کہہ رہا تھا قور کتنی بار کہا ہے تمھارے

باپ نے دیکھ لیا تو جان سے مار دے گا" وہ بھڑکیں

"اچھا طوائف سے شادی کر کے بلی حج کو چلی جائے نہ تو کوئی توبہ نہیں ہوتی

بہت زبان چل رہی ہے تیری" وہ بھڑک کر چپل اتارنے لگیں جبکہ وہ اندر

بھاگ گئی

بدر غصے سے باہر اگیا

یہ لون بہت بڑا نہیں تھا لیکن ہوادار ضرور تھا وہ درخت کے گرد بنے سیمنٹ کے چبوترے پر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھنے لگا اگر کوئ کہتا کہ اسے اپنے ہی گھر والوں سے سخت نفرت ہے تو یہ برا نہیں تھا اسے علم نہیں تھا تایا جان نے اسے آج تک بزنس میں داخل ہونے کیوں نہیں دیا اور نہ ہی کبھی وجہ بتائ بس وہ گھر کے کاموں میں لگا ہوا تھا جبکہ اسکی ڈگریاں بھی کسی سٹور کی شیلف پر گرد کی تہہ تلے پڑی اپنی قسمت پر رو رہیں تھیں

وہ ایک غصے سے بھرا شخص تھا جس کے اندر اتنی اگ تھی کہ شاید کبھی کوئ بھی اسکے اندر لگی آگ سے بچ پاتا

وہ نہ کچھ کر سکتا تھا اور نہ کچھ کر پاتا تھا

معلوم نہیں اسکے باپ نے جو اکب کھیلا جس میں وہ اپنی وراثت ختم کر گیا جبکہ اسنے جتنا اپنے باپ کو دیکھا تھا وہ اپنے کام کے لیے بہت سنجیدہ تھا لیکن ہارٹ اٹیک کے باعث مرنے کے بعد تایا نے اسے بتایا کہ بزنس میں اسکا

جتنا حصہ تھا وہ اسکا باپ ختم کر چکا ہے اور اب نہ ہی کاروبار کی جانب وہ دیکھ سکتا اور نہ ہی وہ کچھ اور کر سکتا۔۔۔۔

چھوٹی موٹی نوکریاں ہی تھک ہار کر تلاش کرنے لگا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا کانپتا وجود اور شدت سے کپکپا اٹھا جبکہ پیسوں کی گڈی اسکے اوپر اچھلی اور سیاہ اسمان پر چھاتی وہ اسکے اوپر سے زمین پر گرتی چلی گئ

کوالی کی مسرور کن آواز جہاں سب کو سرور دے رہی تھی وہاں وہ دل تھامے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جس کے ہاتھ میں پیسوں سے بھرے تھلیے تھے اور وہ ان میں سے مٹھی بھرتا اور اسکے اوپر اچھال دیتا

وہ بیس سالہ لڑکی اسکے اس عمل پر ہر بار نئے سرے سے کانپ اٹھتی جبکہ وہ جھوم جھوم جا رہا تھا ایسا نہیں تھا وہ نشے میں تھا وہ شراب نہیں پیتا تھا لیکن وہ ہوش میں بھی نہیں لگ رہا تھا کیونکہ کوئ اسطرح کیسے کر سکتا تھا اس طرح ایک ان چاہی بیوی پر اتنا پیسہ کیوں لٹا سکتا ہے

آندھیاں وہ چلی آشیاں لٹ گئے۔۔۔۔ لٹ گیا۔۔۔۔

پیار کا مسکراتا جہاں لٹ گیا۔۔۔ لٹ گیا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں تیزی سے آنسو بھرے جس کو اسنے جلدی سے حلق میں اتارا اگر اسکے یہ آنسو کوئ دیکھ لیتا

اسنے جھومتے ہوئے شاہنواز سکندر کو دیکھا اور سر جھکا گئ

وہ دیکھا وا کر رہا تھا سب کے سامنے لیکن اسکی کیا غرض تھی بھلا

سیاہ لباس میں عمر میں اس سے پندرہ سال بڑا مرد اسکا دم گھٹنے لگا تھا لیکن وہ خاموش کھڑی تھی

اور بھی بہت لوگ تھے اسکے ارد گرد بے آواز سی ہچکی نکلی اور اپنے ہی اندر دم توڑ گئ۔

کوالی کی آواز اسکے دماغ میں ہتھوڑے برسا رہی تھی اسنے شاہنواز کی جانب دیکھا

وہ رک گیا تھا کسی کی جھک کر بات سن رہا تھا

وہ چاہتی تھی وہ اسے کہے یہاں سے چلی جاو

اور بس وہ بھاگتی ہوئ وہاں سے چلی جائے وہ اسے بے تابی سے دیکھنے لگی

جبکہ وہ اپنا ملازم کی بات سن کر سر ہلا کر اسے انگلی کے اشارے سے نزدیک بلانے لگا

اور ہاں وہ اسکے انگلی کے ایک اشارے پر چلتی تھی وہ جلدی سے اسکی جانب بڑھی اور شاہنواز نے جھک کر اسکے کان کے نزدیک بظاہر بہت مسکرا کر کہا لیکن اسکے الفاظ۔۔۔

اپنی شکل لے کر دفع ہو جاو" کچھ ایسے تھے

ایزہ جلدی سے گھر کے اندر چلی گئ اور اندر آنے تک اسکے کئ آنسو گالوں پر پھیل گئے جنھیں سب سے چھپا کر اسنے صاف کر لیا تھا

یہاں سب اسکے وفادار تھے

وہ کمرے میں جانے لگی کہ دادی جان کی پکار پر رک گئ

بہو تمھیں دیکھائ نہیں دے رہا ہم بیٹھے ہاں کہہ بھاگی جا رہی ہو" وہ سختی سے بولیں

"وہ رک گئ۔۔۔سوری میں وہ

یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو" وہ کافی سخت تھیں بلکل اپنے پوتے کیطرح ۔۔۔یہ شاید انکا پوتا ہو بہو انکے جیسا تھا

میں معافی چاہتی ہوں آپ سے میرے سر میں درد ہو رہا تھا لیکن یہ اتنا بھی اہم نہیں" وہ اسی انداز میں بولی جس انداز میں یہاں بولا جاتا تھا اور انکے سامنے بیٹھ گئیں

وہ سر ہلا گئ

انکے سامنے بیٹھے اسے گھنٹہ گزر چکا تھا لیکن انھوں نے ایک لفظ نہیں کہا اسکی کمر اکڑ چکی تھی

یہ زیورات چبھ رہے تھے یہ لباس کھائے جا رہا تھا
لیکن وہ ایک بڑے گھر کے بڑی عمر کے بیٹے کی اچھی بیوی بنی ہوئی تھی

اور گھنٹے بعد انکو شاید اسے اذیت دینے کا دل ختم ہو چکا تھا

ٹھیک ہے اب گونگی بنی بیٹھی ہی رہو گی جاو یہاں سے" وہ بے زاری سے بولیں

کافی اکھڑے ہوئے مزاج کی خاتون تھیں

ایزہ سر ہلاتی سلام کر کے اٹھ گئ اور کمرے کے اندر جیسے ہی قدم رکھا اسنے ارد گرد دیکھا کمرہ خالی تھی

بہت بڑا شاندار کمرہ ہر آسائش سے بھرپور

اسنے دروازے کی ناب کو تھاما اور اسکی سسکیاں پورے کمرے میں گونجنے لگیں

وہ بچوں کیطرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ایک گناہ کی سزا اتنی سخت تھی کہ اسکی بیس سالہ عمر چالیس سال کو پہنچتی ہوئ لگتی تھی

کیونکہ بیس سال میں اسنے بہت کچھ سیکھ جو لیا تھا۔

تہذیب طریقے اطوار اور اپنا گلہ گھوٹنا محبت کافی بڑا جرم تھا

وہ پاوں پٹخ پٹخ کر رو دی

کیونکہ پیچھلے چھ مہینے سے وہ اسطرح بے بسی سے دوسری بار ہی روئی تھی

ورنہ اسکے پاس رونے کا وقت نہیں تھا

ساز کا پیپر تھا اور اسے نا چاہتے ہوئے بھی امی کی مدد کرنی پڑ رہی تھی کیونکہ ناشتہ سب کے لیے امی بناتی تھی اور امی کا ہاتھ جل گیا تھا تبھی وہ جلدی جلدی سب کے لیے پراٹھے بنا رہی تھی۔

ثروت چچی نے بھی حالانکہ آکر کہا کہ وہ بنوا دیں گی لیکن تائی جان نے انھیں حکم دے دیا تھا کہ وہ آج سب کے کپڑے دھونے کے لیے مشین لگا لیں

تو وہ وہاں چلی گئیں اور اس مشقت میں اسے اپنی ماں کے ساتھ اترنا پڑا بار بار وقت دیکھتے اور سوئی کی رفتار بڑی تیزی سے آگے بڑھتے دیکھ اسکو رونا آنے لگا

نجمہ نے بیٹی سے نگاہ چرالی کہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

ساز "بدر کی آواز جیسے صحرا میں پانی کیطرح تھی

جی بھائی "وہ پراٹھا توے پر چھوڑتی باہر آگئی اُسکے حسین سفید چہرے پر چولھے کے سامنے کام کرنے کی وجہ سے سرخیاں سی بھری ہوئی تھیں جبکہ نہایت عام سے لباس میں یہ پھر یہ کہا جا سکتا ہے سوہا کی اترن میں وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی

تمھارا پیپر ہے تم کن کاموں میں لگی ہو "وہ بولا

بھائی وقت نکل رہا ہے "وہ جیسے رو دی

تو تمھیں کس نے کہا تھا یہ کرو گھر میں اور بھی لوگوں ہیں "وہ ذرا غصے سے بولا۔

بدر"اسکی ماں نے ٹوکا

ہاں بھئی بولنے دو آخر کو مفت ٹکڑے توڑنے والوں کے منہ سے پھول

تھوڑی نہ جھڑتے۔

بدر صاحب جیبیں بھر بھر کر پیسہ نہیں لاتے تم جو بول رہے ہو

ایک کاروبار ہے وہ بھی مر مر کر چلتا ہے تمھارا باپ تو جوے میں ہار کر برباد

کر گیا ہم سب کو اور تم یہاں کھڑے باتیں سنا رہے ہو"

تائ کی زبان کبھی نہیں رکی تھی اسکی ایک بات کے بدلے چار سنا کر وہ کچن

میں اگئ

ساز کو اچھا نہیں لگتا تھا جب بدر کو سب اس طرح ٹریٹ کرتے تھے

وہ خاموشی سے چہرے پر ایک جنوں لیے کھڑا تھا۔

جبکہ دوسری طرف ساز جلدی جلدی اپنے بھائ کی وجہ سے ناشتہ پورا

کرنے لگی۔

اور پیپر شروع ہونے کے عین پندرہ منٹ بعد وہ فارغ ہوئ

سازناشتہ کرلو

امی وہ" حالانکہ اسے بھوک تھی

ارے جانے دو ہٹی کٹی ہے اس کی صحت پر کیا اثر پڑے گا تائی بولی تو ساز

چپ ہو گئ۔

اور بھاگتی ہوئ باہر ائ ایک ٹوٹی پھوٹی بائیک پر اسکے بھائ کے ساتھ سوار

ہوئ اور ابھی وہ دونوں گیٹ سے باہر نکلتے کے سوہا جلدی سے انکے آگے ا

گئ

کیونکہ تایا جان اور چاچو سمیت ارہم بھی گھر سے جا چکا تھا تبھی سوہا کو ہوا لگ

گئ تھی

میں بھی چلوں گی" اسنے کہا اور ساز کو اتار کر خود بدر کے ساتھ چپک کر

بیٹھ گئ اور ساز کو پھر اسکے پیچھے بیٹھنا پڑا وہ کافی خوش تھی جبکہ بدر کا خون

کھول رہا تھا اور ساز اپنے پیپر کے لئے تڑپ رہی تھی

راستے میں کئی بار گاڑی رکی اور پیپر گزرنے کے گھنٹے بعد وہ یونیورسٹی میں داخل ہوئی اور پھر بھاگتی ہوئی اپنا رول نمبر چیک کر کے روم میں گھس گئی۔

تم اس کھٹارا کو بیچ کیوں نہیں دیتے یہ تم نے والد صاحب کی آخری سانسیں

"بھرتی نشانی کو سنبھالنا ہے

وہ ہنسی جبکہ بدر نے جواب نہیں دیا۔

چلو اب شرماو مت یہاں تو میرے اور تمھارے علاوہ بھی کوئی ایک دوسرے کو نہیں جانتا" وہ بولی اور اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اسکا سفید مردانہ ہاتھ جبکہ اسکا پتلا سا سانولا ہاتھ بلکل ان دونوں کا جوڑ تھا نہیں۔۔۔

بدر نے گاڑی کو دو تین بار جھٹکے دیے پیٹرول بھی نہیں تھا اسنے جیب میں دیکھا اتنے پیسے تو تھے پیٹرول بھر لیا جاتا

وہ سوہا کو ایسے اگنور کر رہا تھا جیسے وہاں کوئی موجود ہی نہ ہو جبکہ سوہا اسے گھورنے لگی اور اچانک ان دونوں کے آگے سے ایک تیز رفتار گاڑی گزری گاڑی کے ٹائروں کی دھول ان دونوں پر تھی

کون جاہل گدھا الو کا پٹھا ہے یہ " وہ دھاڑی

جبکہ بدر نے گھور کر اسے دیکھا

" زبان بندر کھا کرو

آہ آئے بڑے اتنے بھی توپ چیز نہیں ہو جو مجھ پر حکمرانی کرو گے " اسنے

بال جھٹکے بدر نے سر جھٹکا اور آگے چلنے لگا

کہاں جا رہے ہو " اسکے بے تکے سوال شروع ہو چکے تھے۔

جھنم میں " وہ بے زار سا ہوتا بولا

وہ تو خیر بعد کی بات ہے " وہ شانے اچکا گئ

اچھا سنو چاٹ کھلا دو " وہ جوش سے بولی

پیسے نہیں ہیں " وہ مجبوراً اس سے بات کر رہا تھا

حد ہی ہے " وہ اسے غصے سے دیکھنے لگی اور بدر کا ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا

اسنے گاڑی میں پٹرول بھروایا اور دوبارہ وہیں آگیا جہاں ساز تھی تا کہ وہ

ہریشان نہ ہو

اب یہاں بیٹھ کر پاگلوں کیطرح انتظار کرنا ہے" وہ بولی

سوہامیں نے تمھیں نہیں کہا تھا میرے پیچھے او" وہ غصے سے بولا جبکہ سوہا نے اسکی جانب دیکھا

تم مجھ سے نہ تمیز سے بات کیا کرو" وہ انگلی اٹھا کر بولی

اور بدر کا دل کیا اسکی انگلی توڑ دے

اسنے اذیت انگیز لمحے گزارے تھے جتنی دیر ساز نے پیپر دیا اور جب وہ باہر ائ تو بچوں کیطرح رو رہی تھی

لو جی ڈرامہ شروع" سوہا نے ہاتھ جھاڑے"۔

کیا ہوا" وہ بولی

بدر کو فکر ہوئ

بھائ میرا پیپر رہ گیا ہے میں گھنٹہ لیٹ تھی اور انھوں نے پنشمنٹ کے لیے آدھا گھنٹہ کھڑا رکھا ہے" وہ روتے ہوئے بولی

اپنے نکمے پن کو اب کسی اور پر مت ڈالو ساز" سوہا کی بات پر بدر جیسے اگ بگولہ ہوتا پلٹا

" اپنی زبان بند رکھو میرے اور میری بہن کے بیچ مت بولنا اب

او ہیلو ہوتے کون ہو تم مجھ سے یوں بات کرنے والے تم دونوں بہن بھائی میرے باپ کے پیسے پر پل رہے ہو اپنی زبانیں اور نظریں نیچے رکھا کرو"

وہ چلائی اور وہاں سے چلی گئی جبکہ ساز مزید رو دی اور بدر نے اسکے آنسو صاف کیے

ریلکس کچھ نہیں ہوگا نیکسٹ ائیر پھر دے دینا" وہ اسے تسلی دینے لگا جبکہ بدر خود نہیں جانتا تھا کہ اگلے سال میں کیا ہوگا

عمر خیام اندر داخل ہوا تو لڑکھڑاتے قدم دھندلی نظروں اور نہایت بے زار چہرہ وہ پیچھلے ایک ہفتے سے ہی یہاں تھا۔

اسنے وہاں بیٹھے لوگوں کو دیکھا اور پھر ایک آدمی کا شانہ پکڑ کر ہلایا

" کوئی۔۔۔۔مر گیا ہے کیا

اسکے سوال پر اس آدمی نے افسوس سے اسکی جانب دیکھا

" آپکی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے

دوسری سمت اس آدمی نے اسے بہت غمگیں خبر دی تھی

جس کے جواب میں وہ "اوہ" کر کے رہ گیا

بیمار تھیں کیا" وہ اسی سے سوال کرنے لگا وہ آدمی بھیگی آنکھوں سے عمر خیام کو دیکھنے لگا اور سر ہلا دیا

کیا ہوا تھا" وہ بولا

کینسر" اسنے بس ایک لفظی جواب دیا

بہت برا ہوا" وہ بولا اور اندر آ گیا

اس محل جیسے گھر کے بیچم بیچ اسکی ماں کا جنازہ رکھا تھا اسکے مدعا بہت تھے

اسے چاہنے والے اتنے تھے کہ اسے ضرورت ہی نہیں تھی اپنے زندہ

جوان جہان بیٹا یہ شوہر کی۔۔ وہ انکے قریب آیا تھوڑا سا جھکا

اور انکے چہرے پر سے سفید کپڑے ہٹا کر انکا چہرہ دیکھا جو کافی مطمئین تھا

وہ چند لمحے انھیں دیکھتا رہا

سب عورتیں مرد ل منہ پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگیں کیونکہ

ناز بہت تمیز تہذیب اور اخلاق والی خاتون تھیں اور انکا بیٹا۔۔۔

لوگ اسے دیکھ کر توبہ توبہ کرتے رہے تھے

کیونکہ اسکی سفید قمیص پر لیپسٹک کے کئی نشان تھے اور اسکے جھولتے قدم

گواہ تھے کہ وہ نشے میں ہے

جھک کر وہ مسلسل اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا

کئی لمحات یوں ہی خاموشی اور حیرانگی کے درمیان نکلے تو وہ سیدھا ہو گیا اور

دوبارہ انکے چہرے پر کپڑا ڈال کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

اسے تو دنیا میں موجود ہر شخص سے نفرت تھی کجا کہ وہ اپنی ماں کو اہمیت دیتا

لیکن یہ تو اسکا دل ہی جانتا تھا

کہ اگر خاموشی سے کوئ چیز سینے میں پھرتی ہے تو اسکا دل ہی ہے وہ۔۔۔

کوئ بھی تاثر دیے وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر عین بیڈ پر اندھا جا گیرہ

کتنے دکھ کی بات ہے بیٹا شرابی اور شوہر نے دھکے دے کر نکال دیا

اللہ ناز آپا کی روح کو سکون دے" وہاں چیما گویاں ہونے لگی

اب جنازہ اٹھا لیتے ہیں کیونکہ انتظار تو عمر صاحب کا ہی تھا" ان میں سے کوئ

ایک بولا

کیا انکے شوہر نہیں آئیں گے" کسی ایک نے سوال کیا

" ایسا لگتا نہیں ہے

کچھ لوگ بولے اور جوان بیٹا اور زندہ شوہر کے ہونے کے باوجود وہ اجنبیوں

کے شانوں پر اپنی آخری جائے پناہ میں چلی گئیں تھیں

عمر خیام" نرمی سے پکار کر اسپر پھونک ماری

جاگ گئے ہو شہزادے" وہ مسکرائیں

اسنے ایک آنکھ کھول کر دیکھا

آپ تو طوائف ہیں پھر یہ نمازیں پڑھنے کر مجھ پر دم شوقیہ کرتی ہیں یہ

دیکھاوا" وہ کروٹ لیتے ہوئے بھی کافی کڑوا بولا تھا

اسکا دل جیسے بے چین ہوا مگر سنبھال گئیں

"اللہ سے محبت میں نمازیں پڑھیں جاتی ہیں

طوائفوں کو کیسی محبت" وہ بند آنکھوں سے ہی ہنس دیا

مجھے تم سے اہم بات کرنی ہے" وہ اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگیں

عمر آنکھیں بند کیے ہی لیٹا رہا۔

وہ کچھ دیر اسکے اٹھنے کا انتظار کرتی رہیں اور پھر وہ جانتی تھیں کہ وہ آنکھیں

کھول کر انھیں نہیں دیکھے گا

ابھی ہفتہ بھر پہلے ہی وہ اپنے باپ کے گھر سے نکال دینے پر یہاں آیا تھا تو اسکا دل چیر گیا تھا اسکا بیٹا نہ یہاں کا تھا نہ وہاں کا خود کو مجرم مانتے کتنی بار کوستی رہی تھیں

لیکن علم تھا وقت کم ہے

تم سن رہے ہو نہ " بڑی آس سے وہ بولیں

اسنے پھر بھی کوئ ریسپونس نہیں دیا۔

عمر خیام میں نے اپنی ہر چیز تمھارے نام کر دی ہے تمھیں اپنے باپ کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر انکی یاد آئے تو انکے پاس چلے جایا کرنا وہ تم سے بہت محبت کرتے تھے

یہ پراپرٹی سارا بیلنس ہر چیز تمھارے نام ہے میں نے تمام فائلیں وکیل کو دے دیں ہیں تم جب چاہو اس سے وہ فائلیں لے سکتے ہو " وہ بولتی جا رہی تھیں

وہ چپ چاپ لیٹا ہوا تھا ہاں سن بھی رہا تھا

اور "لہجہ بھیگ گیا

اپنی ماں کو معاف کر دینا" انکا آنسو اسکے گال پر گیرہ

عمر کی آنکھ کھل گی ٔ اُسنے سرخ نظروں سے ادھر ادھر دیکھا

وہاں کوی ٔ نہیں تھا یہ تمام گفتگو اسکی ابھی کل رات ہی تو ہوی ٔ تھی

دل پر گھبراہٹ ہوی ٔ تو وہ اٹھ گیا

اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑی بوتل اٹھای ٔ اور لبوں سے لگالی

عمر خیام "اپنا نام اسنے خود ہی پکارہ

سخت زہر لگتا تھا اسے اپنا آپ بھی۔۔ نہ بھی ہوتا وہ تو کوی ٔ فرق نہ پڑتا

غم تھا یہ غصہ بوتل کھینچ کر دیوار پر ماری تھی اسنے کیوں اسکی انکھ نم ہو رہی تھی

کیا وہ ایک طوائف کے مرنے پر دھاڑیں مارنا چاہتا تھا

کبھی نہیں اپنا ہی گلہ گھونٹتا وہ اٹھا اور شاور کھول کر پانی کے نیچے کھڑا ہو گیا

کافی ٹھنڈا پانی تھا اسکو

احساس نہیں ہوا تھا البتہ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناز آنٹی فوت ہو گئیں ہیں

کیا'' اس اطلاع پر صوفیا اور ساز کھڑی ہو گئیں

انکی آنکھیں بھیگ گئیں اور دونوں نے اپنے منہ میں کچھ پڑھا تھا

مگر کیسے '' صوفیا نے سوال کیا

انھیں کینسر ہو گیا تھا'' یہ دوسرا جھٹکا تھا دونوں ہی بے ساختہ رو دیں

اللہ انکی مغفرت کرے '' دونوں بولیں اور بیٹھ گئیں

'' عمر خیام کہاں ہے وہ وہیں ہے

افکورس صوفیا کیسے سوال کر رہی ہو اسکی ماں فوت ہو گئیں ہیں وہ وہیں ہو گا

'' صنم نے نفی میں سر ہلاتے کہا

ہاں بہت دکھ کی بات ہے '' وہ بولی

وہ اچھی تھیں" ساز آہستگی سے بولی دونوں نے اسکی سمت دیکھا اور اس بات

سے تو انکاری نہیں تھی کہ وہ اچھی تھی

اسکا اخلاق اس گھر میں رہنے والے ہر شخص سے بڑھ کر تھا

کچھ دیر بھی صدمے میں نہ گزر پائے تھے سوہا گئی

نیل پینٹ پر پھونک مارتی وہ ان تینوں کو دیکھنے لگی جو ادھر ادھر ہو گئیں

تھیں

" ساز" اسنے اسے ہی پکارہ جس کا کل پیپر تھا

جی" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بولی

میرے پاوں کا مساج کردو بہت دکھ رہے ہیں" وہ بولی اور صوفیا اور صنم

نے ساز کی جانب دیکھا وہ کل کے پیپر کا غم نہیں بھولی تھی کہ سوہا نے اسے

ٹیز کرنے کی قسم کھالی تھی

شازیہ سے کرالو سوہا اسکا پیپر ہے" صوفیا بولی جبکہ سوہا نے بے زاری سے

اسے دیکھا

تم سے بات نہیں کی میں نے اگر تم ارہی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں بولتی ہو امی سے وہ ہی کہیں گی تمھیں بلکہ ایک کام کرتے ہیں نجما چچی تو فارغ ہو گئیں ان سے کروا لیتی ہوں" وہ سکون سے پلٹ گئ

ساز صوفیا صنم ایک دوسرے کو حیرانگی سے دیکھنے لگی

ساز جلدی سے اٹھ کر بھاگی تھی نیچے اور وہ پہنچتی کہ وہ نجما سے بات کر چکی تھی جو پہلے ہی چولھے کے آگے کھڑے کھڑے تھکن سے جیسے ختم ہونے کو تھی

نجما نے اسکی بات پر ایک لمحے کے لیے دیکھا

پلیز چچی" وہ مسکرائ

آ اچھا میں یہ رکھ کر آتی ہوں" انھوں نے کہا اور کچن میں چلی گئیں جبکہ سوہا صوفے پر بیٹھ گئ

ساز کی آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو سما گئے۔

اسکی ماں گرم پانی لے ائ اور اس سے پہلے وہ سوہا کے پاوں میں بیٹھتی ساز کا دل پھٹ سا گیا وہ آگے بڑھی اور امی سے پانی کا باول لے لیا

آپ تھوڑی دیر آرام کر لیں" وہ سرخ نظروں سے ہلکا سا مسکرائ تو اسکے گالوں کا گڑھا خوبصورتی سے چمکنے لگا

ارے نہیں میں تھکی تو نہیں" وہ بھی مسکرائیں

ہاں کیا ہی کیا ہے تم نے ایسا بھی اچھا نجما تم نے کچن سے فارغ ہو کر یہ اس کا " سوٹ ذرا استری کر دینا اسنے اپنی دوست کی شادی میں جانا ہے

وہ بولیں تو نجما نے جی بھابھی کہہ کر سوٹ تھام لیا اور ساز اسکے قدموں میں بیٹھ کر اسکا مساج کرنے لگی

سوہا کو کافی سکون مل رہا تھا تبھی آنکھیں بند کر گئ

مجھے غصہ ارہا ہے" صنم بھڑکی جبکہ صوفیا کا بھی یہ ہی حال تھا دونوں صنم کے کمرے میں اگئیں

یار یہ غلط ہے سوہا اور تائی جان ان دونوں کو ملازمت سے بھی بدتر رویے کے ساتھ ٹریٹ کرتی ہیں کوئی پوچھے یہ گھر ان لوگوں کا بھی تو ہے" صوفیا بولی جبکہ صنم نے سر ہلایا

اسکا پیپر ہے اب ساری رات روئے گی" وہ دونوں فکر مند سی ہوئی

دل تو کر رہا ہے س کے بلیچ میں لال مرچیں ملا دوں" صنم کے دماغ میں خیال آیا تو صوفیا نے اسکے بازو پر تھپڑ مارا

پاگل مت بنو۔۔۔

دونوں نے دروازے سے باہر جھانکا تائی جان جا چکیں تھیں کمر سیدھی کرنے کو وہ دونوں باہر گئیں اور تبھی بدر بھی اندر آیا تھا

اسکے ہاتھ میں فائل تھی آج اسنے انٹرویو دیا تھا جہاں سے کال آنے کی اسے کوئی امید نہیں تھی

سامنے سوہا اور ساز کو دیکھ کر وہ رک

ساز" اسنے پکارہ ساز نے نگاہ اٹھائی

کھڑی ہو یہ کیا کر رہی ہو" وہ بھڑکا

سوہا نے آنکھیں کھولیں

تمھاری ہونے والی بیوی کی خدمت" وہ مسکرائی جبکہ بدر کا دل کیا اسکے کھینچ کر تھپڑ مارے صوفیا اور صنم مطمئین سی ہو گئیں۔

شیٹ اپ" وہ دھاڑا اٹھا

" اپنی زبان کو لگام دو بدر

اور تم اپنی حرکتوں کو" وہ گھورنے لگا

کیا ہو گیا اگر کچھ دیر اسنے مساج کر بھی دیا"۔

کیا ہی ہو جاتا اگر تم اپنے پاوں کو خود دھو لیتی تو انھیں مساج کی ضرورت نہ پڑتی" وہ طنزیہ مارتا وہاں سے اپنی بہن کو لیتا چلا گیا جبکہ صنم اور صوفیا منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگیں اور وہ ان دونوں کے پیچھے گئیں

سب کے سامنے بدر کے سامنے جانا بھی حرام تھا مگر وہ پیچھے سے اسکے سامنے چلی جاتی تھیں

بہت خوب بدر بھائی آپ نے تو اسکا دماغ ٹھکانے لگادیا" دونوں ہنستے ہوئے اسکے بستر پر بیٹھ گئیں

تمھیں کون کہتا ہے تم یہ کام کرو" بدر نے ساز کی جانب دیکھا

وہ امی سے کراتی اگر میں نہ کرتی" ساز نے گال صاف کیے

بدر کو لگتا تھا یہ اسکا قصور ہے

اب بھی چچی اسکے کپڑے پریس کر رہی ہیں" صوفیا نے اطلاع دی بدر ساز کو چھوڑ کر باہر اگیا اور نجما کو تلاشنے لگا

سوہا لاونج مین نہیں تھی جبکہ لاونج کے پیچھے ایک طرف اسکی ماں تھکی ہاری اسکے کپڑے پریس کر رہی تھی

بدر نے غصے میں اسکے کپڑوں پر استری رکھی اور ماں کو کھینچ کر زبردستی وہاں سے لے گیا۔

میرا سوٹ جلادیا چچی آپ نے" وہ چلا اٹھی

جبکہ سب کھانا لگنے کا انتظار کر رہے تھے تایا جان نے اسے بڑی کڑوی نگاہ سے دیکھا

کہاں جا رہی ہو" وہ پوچھنے لگے انکے سامنے کسی کی بولنے کی مجال نہیں تھی

" بابا جانی مجھے اپنی فرینڈز کی شادی میں جانا ہے

کس سے پوچھ کر" وہ بولے

اجی جانے دیں بچی ہے ایک ہی ہماری بیٹی ہے اسکے چونچلے پورے نہیں

" ہوں گے تو کیا فائدہ

بھولو مت ایک اور بھی تھی" وہ غصے سے بولے

تائی چپ ہو گئیں

کہیں نہیں جانا جاؤ اندر" وہ بولے اور پھر کھانے لگے سوہا نے ماں کو روتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ فلحال تو کچھ کر نہیں سکتی تھی

وہ پاوں پٹختی اندر چلی گئ

چھوڑو گی نہیں تجھے میں نجما" وہ دانت پیستی اسکے پکے ہوئے کھانے میں

نمک کے ڈبہ الٹ گئ

جبکہ باہر ابھی کھانا لگانے کو وہ اندر ا رہی تھیں۔

سوہا بھاگ اٹھی دوپٹہ سر پر جما کر باہر اگئ دوسری طرف نجما اور ساز نے

کھانا لگایا

لڑکیاں الگ بیٹھیں تھیں مرد الگ تھے

ان میں بد رہی نہیں تھا نہ وہ بیٹھنا پسند کرتا تھا۔

" استغفراللہ

تایا نے نوالہ پھینکا نجما کا دم سا نکل گیا

یہ کھانا بنایا ہے پھوڑ ہے یہ عورت" وہ اسی طرح سب کو گالیاں نکال دیتے

تھے یہ عام بات تھی اپنی بیوی سے لے کر سب کو۔۔۔

جبکہ مسجد کے خیر سے موذن تھے معزز اور باعزت لوگوں میں شمار ہوتا تھا

اتنی زہر کھانا بنایا ہے نجما تم نے "تائ بولیں

نجما نے کھانا چکھا نمک کی بھر مار تھی۔

"میں نے ٹھیک

میں میں نے ڈالا تھا مجھے کم ل۔۔۔لگا تھا" ساز سب کے سامنے اپنے اوپر لے گی کہ اسکی ماں کو مزید گالیاں نہ سننی پڑیں

ساز" نجما نے غصے سے اسکی جانب دیکھا

مجھے لگا کم ہے" وہ نگاہ جھکائے بولی

سب نے کھانا چھوڑ دیا۔ جبکہ ساز کو اب بری طرح سنائی جا رہی تھی اور اس میں اسکی ماں بھی شامل تھی صنم اور صوفیا پہلو بدل رہیں تھیں وہ جانتا تھیں اسنے کچھ نہیں کیا

شاہنواز یہ تمھاری بیوی کو دن تو نہیں چڑھ گئے ہر وقت کمرے میں گھسی ہوئی ہے" دادی جان کے سوال پر اسنے چونک کر دیکھا وہ پارٹی میں جانے کے لیے تیار بیٹھا تھا

ایزہ بخار سے نڈھال ہوتا وجود کھینچتی باہر ائی

اس وقت اسے رونا ارہا تھا آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں اسنے سلام کیا

کچھ زیادہ دیر نہیں ہو گی" سخت نگاہ اس پر ڈالے وہ سوال کر رہا تھا۔

"معافی چاہتی ہوں

پچھلے چھ مہینے سے خیر سے بی بی یہ لفظ بول رہی ہو تم" دادی جان بھڑک

اٹھیں تو وہ سر جھکا گئ

چلو اب" شاہنواز آگے چلا گیا وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اسکے پیچھے چل

دی

اور گاڑی میں سوار ہوئے تو شاہنواز کا موڈ شاید کچھ اور تھا

اسنے ایزہ کو اپنی سمت کھینچا وہ نازک سی گڑیا کیطرح اسکے سینے سے الگی۔۔۔

خوفزدہ سی اسے دیکھنے لگی

اسکا چہرہ تپ رہا تھا سانسوں کی گرمی شاہنواز کے چہرے پر پڑ رہی تھی لیکن

احساس نہیں تھا تو سوال کیسے ہوتا

وہ اسکے حسین نرم سرخی مائل ہونٹوں پر جھکا

ایزہ نے ایک سانس کھینچا۔۔۔

شاہنواز کو ڈرائیور کی پرواہ نہیں تھی

بخار کیوں ہے تمھیں" بلاخر وہ پوچھ ہی گیا

ایزہ پتھرائی ہوئ آنکھوں سے اسے دیکھتی نفی میں سر ہلا گئ

نہیں ہے اپکو غلط لگا" وہ بولی تو اسکی کڑک نگاہ نے ایزہ کی روح نکل دی

آپ غلط نہیں ہیں مجھے بخار نہیں ہے" وہ ائ بروا چکائے اسے دیکھتا رہا

اچھا بات ہے ادھر بیٹھو پھر" وہ اسے اپنی ٹانگوں پر بیٹھانا چاہتا تھا

" ش۔۔۔اہ

گاڑی میں ڈرائیور" سپاٹ تیور تھے ہاتھ بھی اٹھا سکتا تھا وہ اسکے حکم کو بجا

لاتی ویسے ہی بیٹھ گئ شاہنواز نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسکی گردن پر جھکتا

وہ حسین نشانات بناتا اسکو شرمندہ کر رہا تھا

کیونکہ ڈرائیور چور نگاہ سے انھیں ہی دیکھ رہا تھا ایزہ کو شدید رونا آنے لگا

جبکہ شاہنواز نے اسکی ساڑھی کا پلو کھینچا

پ۔۔پلیز شاہ" وہ ایکدم سسکی

روکو گاڑی" وہ غرایا

دفع ہو جاو" ڈرائیور جلدی سے باہر نکلا اور شاہنواز سکندر نے اسے کسی موم کی گڑیا کیطرح گاڑی کی سیٹ پر پٹخا اور اسے دیکھنے لگا

آج تک شاہنواز کی قربت میں ایزہ شاہ کی اپنی مرضی شامل نہیں ہوئ تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایزہ کی خوفزدہ نظریں دیکھ کر وہ ذرا بے زار سا ہوا

سیدھی ہو جاؤ" معلوم نہیں اسنے احساس کیا تھا یہ کچھ اور ایزہ کو غنیمت ہی لگا تھا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اپنا لباس درست کیا اور اپنے دل پر ہاتھ رکھتے اسنے دل و دماغ میں اٹھتی کپکپاہٹ کو قابو میں کیا۔

شاہنواز نے ڈرائیور کو گاڑی میں آنے کا کہا اور گاڑی چل پڑی وہ خاموشی سے باہر دیکھ رہا تھا جبکہ ایزہ کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اب بھی نہیں گئی تھی

بلاخر پندرہ منٹ بعد وہ اس جگہ پر پہنچ گئے

شاہنواز گاڑی سے نکلا اور ایزہ نے بھی گاڑی کا دروازہ کھول لیا جبکہ اسکی طبعیت اب بھی ٹھیک نہیں تھی وہ گاڑی سے باہر نکلی شاہنواز دور کھڑا تھا اسنے جا کر اسکے ہاتھ میں ہاتھ ڈالا اور وہ اسکے ساتھ چلتی ایک موم کی گڑیا سی لگی جس کی آنکھوں کے نیچے سرخ ڈورے اور چہرے کے اڑے ہوئے رنگ اور بلا کی معصومیت پھر اسپر حسن ایسا کہ پلٹ پلٹ کر لوگ دیکھیں

وہ آگے بڑھ رہے تھے تو لگا محفل میں چاند اتر آیا ہو شاہنواز بھی کچھ کم نہیں تھا

اسکا مغرور انداز اسکا گھمنڈ کسی کو اسکے آگے گھاس بھی کاٹنے نہیں دیتا تھا لیکن جس کم سن حسن کے ساتھ وہ چلتا تھا اسکی آنکھیں اسکا وجود بے داغ وہ بلا کا حسن رکھتی تھی وہ اندر آگئے اور شاہنواز مختلف لوگوں سے ملنے لگا اور ساتھ اسے بھی ملوا رہا تھا

ان مردوں کی نظروں سے ایزہ ذرا عجیب سی کیفیت کو محسوس کر رہی تھی

اسنے شاہنواز کے بازو کو ذرا سختی سے تھام لیا اسنے مڑ کر دیکھا

وہ ہر شے سے انجان اسکا بازو تھامے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

اچھی لگی تھی اسے اسوقت۔۔۔۔

شاہنواز نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کر لیا

ایزہ نے سٹپٹا کر اسے دیکھا اسکا یوں ایکدم چھونا ایکدم قریب آجانا دل ہلا دیتا تھا

ہیلو شاہنواز کیسے ہو" ایک خوبصورت سی لڑکی انکے پاس ائی تو شاہنواز نواز

نے کچھ بے زاری سے اس لڑکی کو دیکھا

ایزہ کو وہ بہت ہی خوبصورت لگی وہ حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی جس کی

ناک میں نگ ہیرے کا تھا اور اسکی چمک ایسا لگا ایزہ کی آنکھوں میں لگ رہی

ہو

ٹھیک ہوں" اسکا غرور ہی الگ تھا

تو یہ ہیں تمھاری مسز" وہ بولی تو شاہنواز شا نے اچکا گیا

جبکہ سامنے کھڑی لڑکی ایزہ کو اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگی

بہت حسین ہے" اسنے ایزہ کے چہرے پر ہاتھ لگانا چاہا جسے شاہنواز نے

ایکدم جکڑا اسکے ہاتھ پر پڑنے والی گرفت سے ایزہ کا دل ایکدم ہلا حالانکہ

اسنے کسی اور کا ہاتھ پکڑا تھا

شاہنواز سکندر کی بیوی کو صرف شاہنواز سکندر چھوے گا تمھارے حصے کا

پیار اسکو میں دے سکتا ہوں" وہ اسی لڑکی کے سامنے جھکا اور ایزہ کے گال

چوم لیے ایزہ نے زور سے آنکھیں بند کیں اور حلق میں اپنے آنسو اتارے وہ بے حیائی کو پسند کرتی ہی نہیں تھی اور شاہنواز اپنے ہر عمل میں بہت کھلا مغرور اور لاپرواہ تھا اس لڑکی کے چہرے کا رنگ ایکدم پھیکا ہوا اور وہ مسکرائی۔۔۔

تمھارے شوہر کا یہ ہی ایگریسیو انداز اس پارٹی کی ہر لڑکی کا دل جیت سکتا ہے لیکن شاہنواز سکندر نے اپنے لیے اپنی عمر سے پندرہ سال چھوٹی لڑکی پسند کی جبکہ اسکے پاس حسن کی کمی تو کوئی نہیں تھی کوئی بھی اسکے قدموں میں اپنا دل ڈھیر کر سکتی تھی مگر سمجھ یہ نہیں اتا یہ مرد اٹھتے بیٹھتے اور کام تو میچیور اور بڑی عمر کی عورت کے ساتھ کرتے ہیں پھر ناجائز تعلق بنانے کے لیے بھی انھیں انکا ساتھ دینے والی بھرور عورت چاہیے لیکن اپنے گھر میں بسانے اور عزت کی چادر دینے کے وقت خاندانی اور کم سن حسن یاد ا جاتا ہے" وہ کھلکھلادی

مجھے تو لگتا ہے یہ دنیا مردوں کی ہے کیونکہ عورت تو مرد کی زر خرید ہے"

شاہ نواز نے اسے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا اسکی فضول گوئی پر اسکا منہ سا بن گیا

اگر عورت مرد کی زر خرید ہی ہے تو اپنی اوقات وہ بھولے بھی مت"وہ ٹکا

ساجواب دے گیا۔

" لیکن پیدا تو تم مردوں کو عورتوں نے ہی کیا ہے

آگے کہانی میں نے چھیڑی تو تمھاری گندی ہو جائے گی میرے منہ مت

لگو"وہ بے حیائی سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ایزہ کو اسکے پاس سے

لے کر ہٹ گیا جبکہ ایزہ کو جہاں تک بات سمجھ ائ اسکا چہرہ لال سرخ ہو چکا

تھا

اس بے عزتی پر وہ لڑکی مسکراہٹ سمیٹ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔اسکی

ویلیو تھی ہی کیا وہ اپنی مرضی سے کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی بھلے اسکا

دل چاہتا نہیں وہ اسکے ساتھ ایک شو پیس کیطرح آتی تھی چھ ماہ میں چھ سو

پارٹیز اٹینڈ کر چکی تھی۔

اور کسی ایک پارٹی میں بھی اسنے ایک لفظ نہیں بولا تھا نہ اسکا خود سے دل کرتا تھا وہ چند لمحے اسے لیے کھڑا رہا اور پھر بے زار ہو گیا

جبکہ ایزہ کی توجہ اشتہا انگیز خوشبو اڑاتے کھانے پر چلی گئی تھی اسکی بھوک چمک اٹھی تھی وہ کچھ کہتی کہ اسنے اسے چلنے کا کہہ دیا۔

ایزہ خاموشی سے اٹھ گئی اور شاہنواز کا موڈ یقیناً سپوئل ہو گیا تھا تبھی گاڑی میں بھی ایک لفظ بھی وہ بولا نہیں تھا وہ گھر آئے تو وہ گاڑی سے نکل گیا ایزہ خود ہی گاڑی سے نکلی

ایزہ بی بی اپکا پلو" ڈرائیور دانت نکوستہ بولا تو اسکا دل ڈوب سا گیا اسنے جلدی سے اپنی ساڑھی کا پلو اٹھایا اور بھاگتی ہوئی اندر ائی تو شاہنواز سے ٹکرا گئی

وہ برہمی سے مڑا

وہ معافی چاہتی ہوں" وہ ذرا سہمی ہوئی سی بولی

شاہنواز نے اسکا بازو پکڑا اور اسے اندر گھسیٹ کر کمرے میں لے گیا

ایزہ کے پاس اسکے ساتھ جانے کے علاوہ کوئی اور چوائس ہی نہیں تھی

اسنے اسے بیڈ پر پٹخا اور اپنی ویسکوٹ اتارنے لگا

وہ اسے دیکھ رہی تھی اسے بھوک لگی تھی اسے بخار تھا وہ پاگل ہو جاتی اسکی آنکھوں سے بے ساختہ بہنے والے انسووں کی پرواہ شاہنواز کو کسی دن نہیں ہوئی تھی

وہ ویسکوٹ اتار کر اب اپنی قمیض کے بٹن کھول رہا تھا ایزہ سر جھکائے سسکی قمیض ایکطرف پھینک کر وہ اسکی جانب بڑھا ایک بازو میں اسے اٹھا کر اسے اپنے سینے پر لیٹایا وہ اسکے آنسو دیکھنے لگا

کیا مصیبت ہے ؟ بگڑ کر پوچھا

ب۔۔۔ بھوک لگی ہے" اسنے ایسا کبھی نہیں کہا تھا شاہنواز کو وہ پہلی بار چھوٹی بچی لگی تھی جو بھوک کی وجہ سے رو پڑی تھی وہ گھیرہ سانس بھر گیا سائیڈ ٹیبل پر لگے فون کا کریڈل اٹھایا اور اسنے اپنی پسند کا کھانا بنانے کے لیے کہا اب آدھی رات کو کسی کو تکلیف دینا اچھا نہیں تھا۔۔ لیکن آدھی رات کو اسنے کھانا بنوالیا تھا تازہ

نہیں بریڈ جیم کھالوں گی" وہ پلکیں جھپکاتی بولی

جبکہ شاہ نواز نے کریڈل پھینکا جب تک تمھارا کھانا نہیں آتا تب تک اپنا منہ بند رکھنا" وہ بولا اور اسکی حسین خوشبو میں کھونے لگا

ایزہ اسکے لمس پر سانسیں تھامے اسکی بڑھتی جسارتوں کو محسوس کرتی خود کو اسکا عادی بنانے کے لیے ہر جتن کر رہی تھی لیکن ہر بار بے سود تھی

وہ اس میں ایسا کھویا ٹھیک پندرہ منٹ بعد دروازہ بجنے سے آدھا گھنٹہ دروازہ بجتا رہا مگر شاہ نواز سکندر اندر اپنی من مانی اور اپنے حقوق کو اسکے انگ انگ سے وصول کر رہا تھا اور ایزہ کا وجود اتنا آدھ موا ہو چکا تھا کہ اسکی چوں چراں کی بھی آواز اس کمرے میں نہیں تھا جیسے وہ بے ہوش ہو گئی ہو

اور جلد ہی اسے اس بات کا احساس ہو چلا کہ وہ واقعی بے ہوش ہو گئی ہے وہ سر جھٹک کر اٹھا اور واشروم میں چلا گیا۔

عمر صاحب اشفاق صاحب آئے ہیں" نیندوں میں یہ نام سن کر اسنے سر اٹھایا ایک آنکھ کھولی اور ملازم کی جانب دیکھا

کیوں "؟ نیند میں ڈوبی بھاری آواز میں وہ سوال کر رہا تھا

جبکہ ملازم کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی کہ عمر خیام اپنے باپ کے آنے کے بارے میں کیوں جاننا چاہتا ہے" وہ خاموش رہا

ٹھیک ہے اتا ہوں" کہہ کر وہ بے زاری سے اٹھا اٹھتے ساتھ ہی اسنے سائیڈ ٹیبل پر رکھی بوتل کو منہ لگایا اور یوں ہی باہر اگیا

نشے کی زیادتی کے باعث اسکے قدم درست جگہ پر پڑتے بھی نہیں تھے وہ جھولتا ہوا باہر نکلا اور سامنے اپنے باپ کو دیکھا جو بلکل سفید لمبی داڑھی اور سرخ و سفید رنگت اور سفید ہی سوٹ میں تھا

وہ صوفے پر گیرہ اور پاوں پر پاوں چڑھا کر بوتل سے ایک بڑا گھونٹ بھر کر سوالیہ نظروں سے باپ کو دیکھنے لگا

کیا کام ہے اپکو" اسنے پوچھا

تو اسکے باپ نے ادھر ادھر دیکھا جیسے کسی کے وہاں نہ ہونے کی تسلی کر رہا

ہو۔۔۔

"تمھاری ماں کے قتل ہو گئے

وہ کیا ہوتا ہے"؟ اسنے مسکرا کر پوچھا

عمر" وہ سختی سے اسے گھورنے لگے

خیام" اسنے اسے یاد دلایا کہ اسکے باپ نے تو اسکے نام کے آگے اپنا نام بھی

نہیں دیا تھا یہ تو اسکی ماں نے اپنے باپ کا نام اسکے نام کے آگے لگا کر اسکا نام

مکمل کیا تھا

میں آنا چاہتا تھا پھر بس کسی سوچ کے تحت رک گیا

"تم نہا دھو لو پھر اسکی قبر پر چل لیں گے

اجی نوابوں سا مزاج ہے اپکا۔۔۔ میں اور میری ماں بڑے چھوٹیں ہیں اپکے

سامنے وہ طوائف میں طوائف کا بیٹا آپ جناب موذن صاحب کیوں ایک

طوائف کی قبر پر جا کر اپنا نام بدنام کرنا چاہ رہے ہیں جائیں یہاں سے" وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہتا پھر بوتل سے منہ لگا گیا

عمر تم انسانوں کیطرح کس وقت رویہ رکھو گے اپنا" وہ برہمی سے بولے

...

جس وقت آپ جواب دیں گے کہ طوائف سے شادی کرنے کے عین کچھ سالوں بعد یہ مولانا صاحب کا بھیس دھارنے کا کیا مقصد تھا "

وہ سکون سے پاؤں جھلاتا سوال کر رہا تھا وہ کسی سے اتنی گفتگو نہیں کرتا تھا سوائے سامنے بیٹھے اپنے باپ کے ہمیشہ وہ اسی سے الجھتا تھا اور اسی سے اتنی لمبی چوڑی بات کرتا تھا

میرا دین تمھاری ماں کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دیتا تھا تبھی اسے گھر سے نکالا تھا "

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے غرائے

اب آپکے دین نے چٹھی لکھی ہے کہ آپ طوائف کی قبر پر جا کر پھول بچائیں" وہ ہنسنے لگا

وہ لاجواب سے ہوتے گھیرہ سانس بھر گئے

جبکہ وہ سکون سے پاوں جھلاتا پینے میں مصروف تھا

جہنمی ہو تم عمر خیام دوزخ میں ڈالے گا تمہیں میرا اللہ کہ یہ حرام شے ہر وقت منہ کو لگائے رکھتے ہو" وہ بھڑک کر بولے

عمر نے انکی جانب توجہ سے دیکھتا مسکرا دیا

میرے لیے دنیا بھی جنت نہیں ہے ڈیڈ اللہ مجھ سے نفرت کرتا ہے اس بات کا غم ہے میرے سینے میں مگر آپ یہاں اب بے کار میں ایک جہنمی سے الجھنے کی کوشش کر رہے ہیں" وہ اٹھ کھڑا ہوا

جایئے اپکا معزز گھر اپکا منتظر ہے میں بدنام زمانہ ہوں آپکا کچھ نہیں لگتا" بولتا ہوا وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا جبکہ اشفاق سلام کھڑے ہوئے اور باہر نکل آئے

جبکہ ملازم انکے لیے چائے پانی لایا تھا جسے پیچھے دھکیل کر وہ باہر آئے چھوٹی سی گاڑی میں ارہم بیٹھا انھیں کا منتظر تھا

کیا ہوا کی بات "وہ بولا

نشے میں تھا اول فول بھونک کر چلا گیا کتا آخر میری ہی نسل سے کیوں ہے "وہ نفرت سے پھنکارے

"آپ مقصد کی بات تو کرے

عمر خیام ہے وہ نشے میں بھی چھٹی حسیں جگا کر رکھتا ہے فورا مطلب سمجھ کر بے عزتی کرنے لگ جاتا "وہ بے چینی سے بولے

لیکن عمر کا پیسہ ہماری ضرورت ہے ابو "وہ بولا جبکہ اشفاق صاحب نے محبت سے بیٹے کو دیکھا

تم فکر نہ کرو اسکی ماں بھی مجھ سے جیت نہیں سکی تھی یہ بھی میری ہی اولاد ہے "وہ مسکرائے جبکہ ارہم سر ہلا گیا۔

اگر عمر کچھ مدد کرے گا تو ہمارے ڈوبے ہوے جہاز کو سپورٹ ملے گی "۔

ہاں اسے گھر لے آوں میں ذرا'' کہہ کر وہ اسکے شانے کو تھپتھپا گئے جبکہ ارہم کو تسلی ہوئ تھی۔

پیپر کیسا ہوا'' دونوں اسکے پہلو میں بیٹھ گئیں

شکر ہے آج تو اچھا ہوا ہے'' ساز نے سکون کا سانس لیا

ہائے ساز کتنی خوش نصیب ہو تم۔۔ تمھیں کم از کم ایف ائے کرنے کی اجازت مل گئ

ابا نے تو میٹرک ہی مشکل سے کرنے دیا خیر اب کیا کر سکتے ہیں ویسے تمھیں پتہ ہے تمھارے اور بدر بھائ کے جانے کے بعد سوہا نے نجما چچی کو '' بہت سنائی ہے

کیوں؟ ساز کھڑی ہو گئ ماں کی فکر سی ہوئ

''معلوم نہیں اسکی قمیض جل گئ اُسے بہت غصہ ہے

کیسے جلی'' ساز بولتی ہوئ باہر جانے لگی

اوران دونوں کی بات سنے بنا وہ باہر اگئ تو نجما کو کچن میں تلاش کیا وہ کچن میں نہیں تھی پھر اسے تائ جان کے کمرے سے آواز آئی تو وہ اس کمرے کی جانب بڑھی مگر بنا اجازت وہ اندر نہیں جا سکتی تھی

نجما یہ حرکت نہ تم نے اچھی نہیں کی بندہ اتنا نہ جلے سوہا تمھاری ہونے والی بہو ہے تم اگر اسکے کام کر دو گی تو کیا جائے گا تمھارا ۔۔ نہیں الٹا سوٹ جلا دیا اسکا تمھیں علم بھی ہے کتنی مہنگا جوڑا تھا اسکا ۔

گردیزی مارکیٹ سے پورے چار ہزار کا لے کرائ تھی

بارہ سو پندرہ سو روپے کا سوٹ چار چار سال پہنے والوں کو بھی کیا تمیز ۔۔۔

تمھیں میں نے کہہ دیا ہے آئندہ ایسا نقصان ہوا تو تم بھرو گی اس نقصان کو

"

جی بھابھی " نجما سر جھکا گئ جبکہ ۔

ساز باہر آنسو پیتی اپنی انگلیاں موڑ رہی تھی

معذرت غلطی کی مانگ لینی چاہیے چچی " سوہا کی آواز ابھری

" سوہا بیٹا مجھے معاف کردو بس بے دھیانی میں تمھارا اتنا مہنگا جوڑا جل دیا

انھوں نے معافی مانگی تو ساز کے آنسو آنکھوں سے ٹپکنے لگے

اسکی ماں باہر ائ وہ کچن میں چلی گئ خود سے کھانا بنانے لگی

اسکی روئ روئ نکھیں دیکھ کر نجما جان گئ تھی وہ سن چکی ہے

ساز" انھوں نے پکارہ ساز نے انکی جانب دیکھا۔

امی۔۔امی آپ اپ کا کوئ قصور نہیں ہے آپ نے کیوں معافی مانگی" وہ

بچوں کیطرح اسکے گلے لگتی بولی

کچھ نہیں ہوتا بیٹا غلطی تو بدر کی تھی نہ جان بوجھ کر بچی کا سوٹ جلادیا بیوی

ہونے والی اسکی۔۔۔

بدر بھائ سوہا کو پسند نہیں کرتے" ساز ذرا منہ بنا کر بولی

جن کی جیب میں دانے نہ ہوں انکی کوئ پسند نہیں ہوتی" اسکا گال تھپتھپا کر

وہ پالک کاٹنے بیٹھ گئ ساز کو اپنی ماں کی اداسی پر بہت تکلیف ہوئ تھی اسکے

بعد اسنے اگلے دن پیپر ہونے کے باوجود وہ انکی مدد کرتی رہی اور دوپہر کا

کھانا لے کر جانے کے لیے بدر دیر کر چکا تھا

کیونکہ یہ اسی کی ذمہداری تھی اور جب سے اسکے ذمہ یہ بات ائ تھی تب

سے وہ یوں ہی کرتا تھا جان بوجھ کر وہ یہ حرکتیں کرتا تھا

اب بدر کیوں نہیں آتا کام نہ کاج کا اور آوارگی کرتا رہتا ہے "تائ جان کافی

غصے میں تھی نجما پریشان سی ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی اور ساز نے

پریشانی سے لینڈلائین پر نمبر ڈائل کیا

اور بدر کا فون نہیں اٹھ رہا تھا

تقریباً مغرب کی نماز کے بعد وہ گھر آیا تو تائ جان اسپر چڑھ دوڑیں جبکہ بدر

کافی خوش تھا

کہاں مر گئے تھے تم کیوں نہیں آئے وقت پر او بھائ تمھیں دو چار سو اس

کام کے مل جاتے ہیں کہ وقت پر دکانوں پر کھانا پہنچا دو تم اس سے بھی جانا

چاہتے ہو "

جبکہ بدر اسکی کڑوی باتوں کو اگنور کر کے اپنی ماں کو ڈھونڈنے لگا

امی" اسنے کچن میں جھانکا

امی کہاں ہیں" وہ بولتا یوں پیچھے کی جانب آیا وہ کپڑے دھو رہیں تھیں جبکہ

موسم کافی بدل گیا تھا اور انکی طبعیت بھی خراب ہو سکتی تھی وہ آگے بڑھا

اور اپنی ماں کو وہاں سے اٹھایا

بدر کہاں چلے گئے تھے کھانا نہیں۔۔

میری جاب لگ گئی ہے بہت بڑی کمپنی ہے مجھے یقین نہیں تھا وہاں سے کال

آئے گی میری پورے 70 ہزار کی جاب ہے امی 70 ہزار کی" وہ بولا جبکہ

نجما حیرانگی اور بے یقینی سے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

بدر نے اسکی انکھوں میں آنسو دیکھے تھے

نجما اسکے سینے سے لگ گئی

بدر مجھے یقین کیوں نہیں ارہا" وہ بے یقین تھی

اب یقین کر لیں امی ۔۔ بس اپکوان سب کے کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے بہت اچھی امید دلائی ہے میں کوئی چھوٹا موٹا کرائے کا گھر لے لوں گا اور ہم الگ ہو جائیں گے ان سب سے " وہ اپنی ماں کی پیشانی چومتا ہوا بولا اچھا تو نوکریاں لگ گئیں ہیں "تائی جان سب سن چکی تھی بدر کچھ نہیں بولا اپنی ماں کو اندر لے ایا اور دوسری طرف مغرب کا وقت ہو چکا تھا تو تایا جان ارہم اور چچا جان بھی اگئے تھے

کھانا نہیں بھیجنا تھا سارا دن بھوکے رہے ہیں ہم لوگ " ارہم ماں پر چلایا اور سب مردوں کی اواز سن کر صوفیا صنم اور ساز بھی دوپٹہ سروں پر رکھ کر اپنے آدھے چہرے چھپائے سلام کرتی نیچے اگئیں تھیں

ارہم نے ساز کو بڑی غور سے دیکھا تھا جبکہ اسکا رشتہ صوفیا سے ہوا ہوا تھا مگر اسے صوفیا میں کبھی دلچسپی نہیں تھی اسے تو ساز کی گوری رنگت بہت پسند تھی۔

نوکریاں لگ گئیں ہیں جناب کی اب کیوں کرے گا وہ کوئی کام اور وہ بھی

70 ہزار کی نوکری لگی ہے "تائی جان بولیں تو تایا نے صوفیا سے پانی کا گلاس

لے کر بدر کی جانب دیکھا جو سپاٹ چہرے سے سب کو دیکھ رہا تھا

" کہاں لگی ہے تمھاری نوکری

بینک میں " بدر سکون سے بولا

کیا " تایا جان اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھے

حرام لے کر آؤ گے اس گھر میں " وہ برہمی ہوئے

بھائی جان آپ کی طبعیت نہیں ٹھیک " چچا جان اٹھے اور انھوں نے اسکا

ہاتھ جھٹک دیا

تمھارے باپ نے بھی جوا شراب شروع کر دیا تھا تباہ ہو گیا تھا تم بھی حرام

کما کر تباہ ہو گے "۔

آپکا بیٹا حرام پی سکتا ہے میں حرام کما نہیں سکتا اور میں اپنی محنت کی اجرت

لے رہا ہوں بس " وہ بولا جبکہ استغفار کرتے وہ بیٹھ گئے

" بدرا گر تم نے گھر سے باہر قدم نکالے تو ٹانگیں توڑ دوں گا

آپ میرے لیے فیصلہ نہ ہی کریں تو بہتر ہے" وہ دو بدو ہوا اور ساز اور نجما

دل تھام گئے کہیں تایا جان مار نا نہ شروع کر دیں اسے

اب کیوں گونگی ہو گئی ہو بولو اب کچھ "تائی جان جھگڑا بڑھنے سے پہلے نجما

چچی کو جھنجھوڑ کر بولیں

نہیں اب تو گونگی ہو جائے گی یہ عورت خبر دار جو بینک وینک کی نوکری کی

" گھر سے باہر نکال کر دوں گا

کیوں نکالیں گے میرے باپ نے کاروبار کھا لیا اور گھر بھی کھا گیا کیا میرا

حصہ ہے یہاں میں اور میری ماں بہن یہاں اپنے حق "اور کھینچ کر پڑنے

والے تھپڑ پر بدر کا منہ بند کر گیا

یہ حق ہے تیرا یہاں اس سے زیادہ کچھ نہیں

اگر تو نے بینک کی نوکری کرنی ہے تو اس دو گند کو سمیٹ اور نکل اس گھر

سے "وہ چیخے

بھائی صاحب آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں بچی ذات ہے میری میں کہاں لے کر جاوں گی بدر کہیں نہیں جائے گا میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے" نجما انکے آگے ہاتھ جوڑ گئی جبکہ ساز کے پاس آنسو بہانے ا جے سوا کچھ نہیں تھا وہ سوچتی تھی کسی دن کوئی انکی مدد کے لیے اجائے

اسکے پاس بھی تو ایک فرشتہ ہونا چاہیے جو انھیں اس مشکل سے نکالے اللہ تعالٰی نے تو وعدہ کیا تھا کہ تنگی کے ساتھ آسانی ہے تو اسکے پاس یہ آسانی کب آئے گی

اپنی ماں کو گڑ گڑاتے دیکھ اسکی ہچکیاں بند گئیں بدر نے لاکھ نجما کو سمجھایا اٹھایا مگر نجما جانتی تھی کہ ساز کنواری ہے اور اب تک اسکا کہیں رشتہ بھی نہیں ہوا در بدر ہو گئی تو کہاں اپنی بیٹی بیاہے گی بدر نے لاکھ پاوں پیٹے مگر نجما نے جب تک اس سے یہ بات نہیں کہلوادی کہ وہ یہ نوکری نہیں کرے گا وہ مانی نہیں اور پھر جا کر سب کے دلوں میں چین اترا اور بدر گھر سے ہی باہر نکل گیا

جبکہ نجما آنسو پونچھتی سب کے لیے کھانا بنانے چلی گئ

صوفیا اور صنم دونوں ہی غمگیں تھیں انکے باپ کی بھی حیثیت اس گھر میں وہ ہی تھی جو شاید انکے مردہ باپ کی تھی

ان دونوں بہنوں کو بھی کبھی کسی قسم کا حق نہیں ملا تھا مگر انکے ساتھ ویسا رویہ بھی نہیں تھا جیسا بدر اور ساز کے ساتھ تھا

____

اچانک اسپر سے کمبل کھینچا تو وہ ہڑ بڑا کر اٹھی اور دادی جان کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ اسکے اوسان خطا ہو گئے وہ خود کو چھپاتی اپنے لباس کو دیکھتی اپنے دوپٹے کو ڈھونڈتی یہ انکی آنکھوں سے بچتی جو کہ غصے سے بھری کھڑی تھیں

انھوں نے کمبل ایزہ کے منہ پر مارا ایزہ نے جلدی سے خود کو چھپایا اور سر جھکا گئ

اگر تمھارے کرتوت میں شاہ نواز کو بتادوں تو شاہنواز تمھارے نام کا کتا بھی اپنے محل کے باہر نہ باندھے کجا کہ اس ماہ رانی کے لیے ڈاکٹر ارہے ہیں اسکی بے ہوشی کا علاج کرنے" وہ بھڑکیں

ایزہ کا دماغ اس وقت اتنا اڑا ہوا تھا کہ دماغ میں کچھ سجھائی نہیں دیا

اٹھ کر دس منٹ میں نیچے پہنچ جاو مہمان ارہے ہیں کچھ تم سے ملیں گے اور اب مجھے اس گھر میں تمھارے کسی بھی ڈرامے کے لیے کوئ ڈاکٹر آتا نہ دیکھے چھ ماہ گزر گئے گود تو ہری ہوئ نہیں چونچلے اٹھوا رہی ہے میرے پوتے سے" بول کر وہ باہر نکل گئیں اور ایزہ نے جلدی سے بھاگ کر دروازہ لاک کر لیا اور پھر دروازہ پکڑ کر وہ دل پر ہاتھ رکھتی وہیں بیٹھ گئ۔

کچھ گھنٹوں پہلے کا منظر آنکھوں میں اگیا کہ اسے ہوش بازو میں کسی چبھنے والی چیز کے احساس سے آیا تھا ہلکی ہلکی آنکھیں کھولیں تو شاہنواز کھڑا کچھ بول رہا تھا اسے آواز نہیں آرہی تھی

ڈاکٹر بھی کچھ بول رہا تھا اور پھر وہ اسکے نزدیک آیا ڈاکٹر جا چکے تھے

اسکو کچھ لمحے جھک کر دیکھتا رہا اور پھر وہ باہر نکل گیا اسکے بعد وہ سو گئی تھی

اسکی ڈراپ کب کس نے اتاری اسے علم نہیں تھا وہ تو دادی جان کے آنے پر جاگی تھی

دل کی دھڑکنیں اب بھی بہت تیزی سے چل رہیں تھیں

دادی جان نے دس منٹ کا وقت دیا تھا وہ اٹھی اور واشروم میں جانے لگی کہ دیوار گیر آئینے میں اپنا عکس دیکھا

شاہ کی قربت کا احساس جگہ جگہ پر تھا

وہ خود پر سے نگاہ ہٹا کر خاموشی لبوں پر سجائے وہاں سے واشروم میں گئی

بھوک بھی لگی تھی عین دس منٹ بعد وہ اپنا ہر نشان فاونڈیشن کے نیچے چھپا کر دادی جان کے پاس اگئی۔

زیورات پہناؤ اسکو" دادی جان نے ملازمہ نے اسے کہا وہ اسے زیورات تب ہی دیتی تھی جب اسے ضرورت ہوتی اسے خود بھی دلچسپی نہیں تھی

ان چیزوں میں ملازمہ نے ایک ہیرے کا نیکلس اسکی گردن میں پہ آیا تو

اسکی چبھن اسکے زخموں پر جلن لگا گئی

وہ ذرا الجھ کر اس نیکلس کو دور کرنے لگی کہ دادی جان پر نگاہ گئی اور ہاتھ پیچھے

کھینچ لیا وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ جو رہیں تھیں

ملازمہ نے اسے کانٹے پہنائے اور اسکے ہاتھوں میں چوڑیاں ڈالیں اور اسے

اصل شاہنواز کی دولہن بنا دیا

ان زیورات کا بوجھ کتنا تھا یہ بات تو وہ ہی جانتی تھی

ہمم "وہ مطمئین ہو کر پان کھانے لگیں

ایزہ اٹھ گئی اور کچن کی سمت چلنے لگی

ناشتے میں کچھ ہے "اسنے سوال کیا

ج۔۔جی نہیں ناشتہ نہیں ہے آپ کہیں تو بہو میں ابھی بنا دیتی ہوں "

ملازمہ بولی تو اسنے تشکر بھری نگاہ اٹھائی

پلیز مجھے پراٹھا اور انڈا بنا دیں "اسنے کہا

ملازمہ مسکرائی

میں بس پانچ منٹ میں لاتی ہوں" اسنے کہااور ایزہ باہر اگئ

دادی جان شکر تھا کچھ نہیں بولی ایزہ خاموشی سے انکے پاس بیٹھ گئ

سارا سارا دن ساری ساری رات وہ بلکل چپ رہ کر گزار دیتی تھی

نہ اس سے کوئ بولتا تھا نہ ہی اسے کسی سے بولنے کی اجازت تھی۔

وہ خاموشی سے بیٹھی تھی کہ ملازمہ ٹھیک دس منٹ بعد ناشتہ لے آئ اسنے

اللہ کا شکر ادا کیا کہ اتنے بڑے محل میں اسے بلاخر کچھ کھانے کو مل گیا تھا

وہ کھانے لگی جبکہ دادی جان نے ذرا منہ بنالیا۔

وہ خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی کہ ابھی کچھ لقمے ہی اندر اترے تھے کہ

دادی جان کے مہمان اگئے اور وہ جلدی سے سیدھی ہوئیں

رقیہ" وہ ایکدم چلائیں ایزہ نے سامنے دیکھا وہ لوگ اندر ہی آرہے تھے رقیہ

دوڑ کر ائ

اٹھا اس ناشتے کو اور لے جا یہاں سے" وہ بولیں

ایزہ انکا منہ دیکھتی رہ گیٔ اور دادی جان ان مہمانوں کی جانب متوجہ ہو گئیں

وہ ایک ادھیڑ عمر عورت تھیں اور انکے ساتھ ایک خوبرو نوجوان تھا وہ

دونوں دادی سے ملیں اور ایزہ بھی کھڑی ہو گیٔ

یہ میری بہو ہے ایزہ شاہ میرے شاہ کی بیوی" وہ بڑے فخر سے بتا رہیں

تھیں ایزہ ہلکا سا مسکرایٔ اور اس عورت نے ایزہ کو سینے سے لگا لیا

ہائے چچی اتنی چھوٹی عمر کی لڑکی بس آپ نے بھی شاہنواز کے لیے ہیرے

کو چنا ہے" وہ ہنسی جبکہ دادی جان کے چہرے پر فخر ہی الگ تھا

" یہ میرا بیٹا ہے روہان

انھوں نے ایزہ کا تعارف کرایا ایزہ نے سلام کیا

روہان اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا وہ لڑکی بہت چھوٹی تھی اور نازک اور بے

حد حسین

روہان نے سر ہلا کر اسکے سلام کا جواب دیا اور پھر ایزہ بیٹھ گیٔ

اسے بھوک نے بے چین کیا ہوا تھا لیکن وہ دادی جان کے پاس بیٹھی انکے کسی جاننے والے کی باتیں سن رہی تھیں

دادی جان میں کچھ کھانے کا اہتمام کرتی ہوں" ایزہ کسی خیال کے تحت اٹھی

ہاں ہاں کھانا بنواو" دادی جان بولی تو ایزہ نے سکھ کا سانس لیا اور کچن میں ا گئ

کچن میں ہی بیٹھ کر اسنے اپنا ناشتہ پورا کیا اور اب دل و دماغ میں کچھ سکون تھا کہ خوارک اسنے اچھی لے لی تھی

وہ کھانا بنتا ہوا دیکھتی رہی کوئ ملازم اس سے نہیں بولا تھا

اور پھر وہ باہر ائ تو سامنے روہان ہی کسی کو تلاشتہ ہوا اسی طرف ارہا تھا

اوہ آپ مل گئیں مجھے ایکچلی شاہنواز بھائی کا نمبر چاہیے

دادی جان کہہ رہی ہیں کہ انھیں کال کر کے بتاو" وہ بولا ایزہ شاہنواز کے نمبر تو کیا اسکے کام کے بارے میں بھی نہیں جانتی تھی

لیکن نمبر مجھے نہیں معلوم" وہ بولی

روہان نے مزید حیرانگی سے دیکھا۔۔

ٹیک ایٹ ایزی پریشان مت ہوئیں میں کسی ملازم سے پوچھ لوں گا" وہ کہہ کر مسکرایا اور آگے بڑھ گیا

روہان کے جاتے ہی ایزہ دوبارہ دادی جان کے پاس آگئ

اور پھر وہ خاموشی سے بیٹھی ان سب کی باتیں سننے لگی روہان بھی اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا جبکہ ایزہ نے آنکھ بھی نہیں اٹھائ تھی

کچھ دیر بعد شاہنواز گھر میں داخل ہوا تو اسکے پیچھے دو ملازم چلتے ہوئے آئے

اور روہان اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا

کیسے ہو" وہ ہلکا سا مسکرایا جیسے بس تکلف ہی کیا ہوا

اسنے ایزہ کو دیکھا وہ موم کی گڑیا سی لڑکی بہت پیاری لگ رہی تھی

بیٹھو شاہ" دادی جان بولیں

میں فریش ہو کر آتا ہوں آپ لوگ بیٹھیں" اسنے کہا اور ایزہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کے درمیان سے اٹھایا اور اسے لیے اندر آ گیا

ایزہ اسکے ہاتھ کی سختی اپنے بازو پر محسوس کر کے ذرا پریشان سی ہوتی اسکے ساتھ گھیسٹتی جا رہی تھی

اسنے اسے کمرے کے وسط میں چھوڑا

باہر کیوں بیٹھی تھی تم" سختی سے پوچھا

دا۔۔دادی جان نے کہا تھا میں خود سے نہیں بیٹھیں تھیں

آئندہ اسکے سامنے نظر مت آنا کہیں دیکھائ بھی دے تو منہ اٹھا کر دیکھنا بھی مت" وہ انگلی اٹھا کر وارن کر گیا

جی" وہ سر ہلا گئ

شاہنواز نے اسکا بازو جھٹک کر چھوڑا اور واشروم میں چلا گیا وہ پہلے دن سے ہی اسکے ساتھ بے حد سخت تھا

ایزہ وہیں کھڑی رہی یہاں تک کے وہ باہر نکلا اور سیاہ شلوار سوٹ میں وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

ایزہ جبکہ کمرے میں ہی بیٹھ گی کمرے کی تمام لائٹس بجھا کر اسنے کھڑکی کے باہر جھانکا تو ادھورا چاند بلکل اسکی طرح اداسی سے اسی کو دیکھ رہا تھا کہنے کو یہ کتنا بڑا محل تھا اور اس محل میں اس کے پاس کہنے کے لیے جی ہاں اور معافی چاہتی ہوں اسکے علاوہ کوئی لفظ نہیں تھا پچھلے چھ ماہ سے وہ اپنی سانسوں کو بھی محسوس نہیں کر پا رہی تھی

اور اچانک آنکھوں میں ایک چہرہ سا جھلملا اٹھا

وہ بے تحاشہ خوفزدہ ہو گئی

چھ ماہ میں یہ پہلا خیال تھا جو اسے آیا تھا اور اسکا دل اس قدر ڈوبا کہ اسکے خیال کو ہی سوچ کر وہ تیسری بار آج پھوٹ کر رودی

محبت کیسا جرم ہے کیسا؟

یہ بیان نہیں ہو سکتا یہ محسوس نہیں ہوتا یہ صرف سینے میں چبھن بن کر رہ جاتا ہے کتنی چھوٹی سی عمر میں محبت کا روگ سینے میں لیے وہ اپنی عمر سے 15 سال بڑے مرد کی خدمت کے لیے روز اپنے آپ کو تازہ دم کرتی اور روز وہ بلکل ایسے مر جاتی جیسے وجود میں جان نہ ہو۔۔۔

سانس گھٹتی تھی اسکی شاہنواز کی بانہوں میں اور کیوں نہ گھٹتی وہ مرد تھا میچیور جو عورت کو صرف اپنی ضرورت کے لیے استعمال کرتا ہے باقی کوئ بات وہ اس سے کرنا پسند نہیں کرتا تھا حکم دینا اسکے خون میں تھا جبکہ کبھی اسکی اہمیت کسی کی نظروں میں ایسی تھی کہ وہ پھولے نہیں سماتی تھی اسکی شرارت سے بھرپور چہکاریں اسکے گھر میں گونجتی تھی

بدر کھانا لے کر بائیک سٹارٹ کر کے جانے لگا تھا نجما نے اپنے آنسو صاف کیے وہ دونوں بہن بھائی اپنی ماں سے خفا ہو گئے تھے وہ اس سے بات ہی نہیں کر رہے تھے

نجما اندر آگئی جبکہ دوسری طرف سوہا جو چھوٹے سے لون میں بیٹھی چائے پینے کے ساتھ رسالہ پڑھ رہی تھی بدر کو بائیک سٹارٹ کرتے دیکھ اٹھی اور جلدی سے اسکی بائیک کے آگے آگئی

"بینک کی نوکری چھپ کر کرلو میں دیتی ہوں اجازت تمھیں

وہ جلدی سے بولی بدر نے اسکی جانب دیکھا اور پھر نخوت سے اسکے بازو جھٹک دیے

سامنے سے ہٹو" وہ صبر سے بولا

کہا تو ہے دے تو دی اجازت کرلو نوکری اب کیوں نکھرے دیکھا رہے ہو

"

تم سے اجازت لے کر کروں گا کچھ اب میں" وہ بگڑ کر بولا تو وہ ہنسنے لگی ایک میرے ابو کے روکنے پر تو رک گئے انکی بیٹی کے حکم دینے پر کرلو نوکری لیکن وعدہ کرو تم مجھے نہ روز باہر سے کھانا لا کر دو گے کیونکہ مجھے

تمھاری اماں کے ہاتھ کا کھانا آج کل پسند نہیں ارہا" وہ بولی جبکہ بدر نے مٹھیاں بھینچ لی

تم یہاں سے چلی جاو بہتر ہو گا" وہ بولا

ورنہ" وہ جیسے چیلینجینگ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

بدر نے بائیک سٹارٹ کی اور اسکے پاوں پر سے گزار کر وہاں سے باہر نکل گیا

"اہ اہ میرا پاوں توڑ دیا بد تمیز جاہل مرد میری ہڈی توڑ دی

وہ چلانے لگی تائ جان اسکی اواز پر باہر لپکی

کیا ہوا" وہ اسکے پاس ائیں

امی بدر میرے پاوں پر سے بائیک چڑھا کر لے گیا میرا پاوں توڑ دیا" وہ چلانے لگی

منہ بند کر لو سوہا اپنا یوں منہ پھاڑ پھاڑ کر نام لو گی تو تمھارا باپ میرا خون پی جائے گا "

کیا مصیبت ہے سب کو" وہ غصے سے بولی

اچھا بس اٹھو ہزار بار منع کیا ہے وہ تمھارا منگیتر ہے کم بکواس کیا کرو اس سے

"وہ غصے سے بولی جبکہ سوہا ماں کے سہارے پر اٹھتی اندر آ گئی

اندر ثروت اور نجما بھی کچن سے اسے دیکھنے کو باہر آ گئیں

سوہا درد سے آہ آہ کر رہی تھی

ارے مر جانیوں اتر جاؤ نیچے آ جاؤ میری بچی کا پاوں توڑ گیا تمھارا بیٹا تائی غصے

سے نجما کو دیکھنے لگی اور ساتھ کے ساتھ ان تینوں کو بھی آواز لگائی وہ تینوں

نیچے آئیں تو صنم اور صوفیا کو ثروت نے کچن میں بھیج دیا اور پیچھے ساز رہ گئی

جسے سوہا کے پاوں پر گرم تیل سے مالش کرنے کے لیے بیٹھا دیا

ساز کے لیے اب یہ بات کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی یہ بہت عام تھا اب

اسکے نزدیک اسکے ہاتھ تھک بھی جاتے تب بھی اسے کرتے رہنا تھا جب

تک سوہا کا من راضی نہ ہو جاتا

تمھارے ہاتھوں میں جان نہیں ہے کیا" سوہا نے اسے ٹھونگا مارا اور صوفیا

اور صنم ماں کو دیکھنے لگی

"سلاد بناو تم" یہ ناانصافی ہے امی

جب نجما بھابھی کو نہیں دیکھتا تو ہم کیا کر سکتے ہیں ہماری ویلیو بھی اتنی ہی ہے یہاں" وہ بولیں

مگر ساز کی عزت نفس کو ہمیشہ مجروح کیا جاتا ہے" صنم دکھے دل سے بولی

"زیادہ ہمدردی ہو رہی ہے تو جاو کرو اسکی خدمت

میں کیوں کروں" وہ ایکدم سر جھٹک گئ

تو پھر یہ کرو" ماں نے اسے سلاد بنانے کے لئے سامان دیا اور نجما یہ سب سن رہی تھی وہ گھیرہ سانس بھر کر ہانڈی بھوننے میں لگ گئ وہ اپنے بچوں کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی

ساز کے ہاتھ تھک گئے تھے گھنٹے سے اوپر ہو گیا تھا جبکہ سوہا موبائل فون یوز کیے جا رہی تھی

یہاں تک کے اب اسے رونا انے لگا

سوہا میں تھک گئ ہوں کیا تمھارا درد ٹھیک نہیں ہوا" وہ بلا خر بولی سوہا نے

اسے دیکھا تو ناک کے نتھنے غصے سے پھول گئے

"سارا دن پین پکڑ کر چلتے ہیں یہ ہاتھ تب تو نہیں تھکتے

امی دیکھنا یہ کہہ رہی ہے تھک گئ ہے" وہ ماں سے بولی

نہیں تو ایسا کرتی کیا ہے" وہ بگڑ کر بولیں

"تائ جان میں" چپ چاپ اسکے پاوں کا مساج کر

بھابھی ساز نے پیپر کی تیاری کرنی ہے" نجما کچھ ہمت کرتی بولی

تو ایسا کریں نجما چچی آپ کر دیں" سوہا مسکرائ جبکہ ساز ایکدم سیدھی ہوئ

نہیں میں ٹھیک ہوں" وہ آنسوؤں کو حلق سے نیچے اتارتے ہوئے دوبارہ

سے اسکے مساج میں لگ گئ اور سوہا مسکرا دی

وہ فریش ہو کر اپنے کمرے سے نکلا تو کافی خوبصورت لگ رہا تھا بڑی بڑی آنکھیں اور ان آنکھوں میں سرخی جو نشے کی زیادتی کی وجہ سے اکثر رہتی تھی

اور اسپر رنگت ایسی کہ چاند کو بھی مات دے دے

وہ خوابوں میں بسنے والا شہزادہ سا لگتا تھا جو خوشبو میں لپٹا نکلا اور گاڑی کی چابی گھمائی وہ سوار ہوتا اپنی منزل کو چل دیا سڑکیں ناپتے اسے کئی گھنٹے گزر گئے تھے اسکا سیل فون بجا اور اسنے ڈیش بورڈ پر سے لاپرواہی سے سیل فون پر آنے والی کال اٹینڈ کی

" عمر خیام سپیکینگ

تمھارا باپ بات کر رہا ہوں " دوسری طرف سے ابھرنے والی آواز پر اسنے سیل فون کان سے ہٹایا

اپکو میرا نمبر کس نے دیا" بے رخی سے وہ بولا

بھولا مت کرو عمر باپ ہوں تمھارا تم سے ملنا ہے گھر آ سکتے ہو" وہ سنجیدگی سے بولے

جہاں سے دھکے دے کر نکال دیا تھا آپ نے" اسنے گاڑی کو ایک نائیٹ کلب کے سامنے روکا

عمر جو کچھ بھی ہوا اسکے بارے میں بیٹھ کر بھی بات ہو سکتی ہے میں تمھارا انتظار کر رہا ہوں"

انتظار بے کار جائے گا" کہہ کر کال کاٹ کر کے وہ اندر داخل ہوا اور اپنی دنیا میں پھر سے کھو گیا

جبکہ دوسری طرف اشفاق صاحب نے فون بستر پر پھینکا

کیا کہہ رہا ہے عمر" تائی جان بولیں

نہیں" وہ ذرا ناگواری سے بولے

بہت ضدی ہے یہ لڑکا بلکل اپنی ماں کی طرح" تائی جان نے منہ بنایا تو اشفاق صاحب نے اسے ترچھی نگاہ سے دیکھا

آپکے قابو میں آنے کا نہیں ہے یہ لڑکا یہ تو میرا بیٹا ہے اور اسکی شرافت ہے جو آپکے بازو سے باز و لا کر کھڑا ہے اور آپکے اس ڈوبے ہوئے کاروبار کو سہارا دینے کے لیے دن رات ایک کر رہا ہے" انھیں طعنے دینے کا موقع گیا تھا اشفاق صاحب نے ہاتھ اٹھا کر انھیں ٹوک دیا

اب مزید بکواس اپنے منہ سے مت اگلنا" وہ نفرت سے بولے اور لیٹ گئے

ویسے ایک بات کرنی تھی مجھے آپ سے" وہ کچھ آہستگی سے بولیں انھوں نے اسکی سمت دیکھا

اچھا تھا بدر کوئی نوکری کر لیتا بیٹی کا مستقبل سنور جاتا" وہ بولیں تو تایا جان نے نہایت کڑوی نگاہ اٹھائی

سر پر نچواوں اب جنے جنے کو میں اپنے" وہ برہمی سے بولے

" میرا یہ مطلب تو نہیں ہے بس

اچھا بس چپ ہو جاؤ سوچنے دو کچھ مجھے" وہ آنکھیں بند کر گئے جبکہ تائی جان بھی چپ ہو گئیں

گھر میں تایا جان نے خیر و برکت کے لیے میلاد کروائ تھی جس میں انھوں نے سب کو مدعو کیا تھا اور اس میلاد میں ہونے والی تمام چیزوں کی ذمہ داری بدر پر ڈال دی تھی۔

میں نیا جوڑا لوں گی" سوہا نے ماں کی جانب دیکھا

بس کرو تمھارے ابا کبھی پیسے نہیں دیں گے" وہ بولیں تو سوہا نے دونوں پاوں پٹخے مجھے نہیں پتہ میرا جوڑا نیا آئے گا" وہ بولی جبکہ تائ جان نے ذرا غصے سے اپنے چھوٹے سے پرس میں سے تین ہزار روپے نکال کر اسکے ہاتھ میں تھما دیے جبکہ سوہا خوش ہو گئ

اور اپنے باپ کو مت بتانا" ساتھ ساتھ تنبیہ بھی کر دی

جبکہ سوہا کو پرواہ کب تھی دوسری طرف صنم اور صوفیا کے پاس نئے جوڑے موجود تھے تبھی انھیں کوئی پریشانی نہیں تھی اور ساز نے کبھی کسی چیز کی فرمائش نہیں کی تھی جو اسکے پاس تھا وہ وہ ہی پہن لیتی۔۔۔

سوہا زبردستی ماں کو گھسیٹ کر مارکیٹ لے گی اور باقی سب بھی کاموں میں لگ گئے

وہ بازار سے ایک گھنٹے بعد بہت محنت کر کے آسمانی رنگ کا سوٹ لائی تھی جو سٹیچ تھا تبھی وہ باآسانی آج کی میلاد میں پہن سکتی تھی دوسری طرف ساز اور نجما نے گھر پر ہی کھانا پکایا تھا اور ثروت اور صنم صوفیا انکی مدد کر رہیں تھیں۔

ساز اچھے خاصے نومبر کے مہینے میں بھی پسینے سے شرابور باہر ائی تو تائی جان نے اسے چادریں بچھانے کا آرڈر نافذ کر دیا وہ اس کام میں لگ گی اور جب وہ فارغ ہوئی تب تک سوہا تیار ہو کر آگئی تھی وہ اپنے کپڑوں کی شو مارتی کبھی ادھر جاتی کبھی ادھر ساز نے ایک پل کے لیے اسے دیکھا

جن لڑکیوں کے باپ زندہ ہوں اور مائیں تائی جان جیسی ہوں انکی قسمت بہت اچھی ہوتی ہے ان کی فرمائشیں پوری ہو جاتی ہیں اور انھیں کسی کی اترن نہیں پہنی پڑتی وہ سوہا کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی یہ سوچیں بچوں جیسی تھیں تو وہ اتنی بڑی تھی بھی نہیں کہ ہر چیز پر صبر کر لیتی لیکن اسنے انکھ کھولتے ساتھ ہی صبر کرنا سیکھا تھا اور یہ ہی اسکا مقدر تھا وہ گہیرہ سانس بھر کر اٹھی

بدر مٹھائی کا ٹوکری لے کر اندر آیا تھا اسنے بے زار نگاہ سے سوہا کو دیکھا اور اسکے بعد اپنی بہن کی جانب اسکی شفاف رنگت میں ہلکی سی سرخی گھلی ملی تھی جیسے وہ ابھی چولہے پر سے ہٹ کر ائی ہو۔

سوہا بدر کو ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی بدر نے مٹھائی کا واحد ٹوکرا جو بڑی مشکل سے تایا جان نے بھیجا تھا گھر وہ رکھا قورہا تھ میں موجود شاپر کو ساز کی طرف بڑھا دیا

سازنے بدر کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا جبکہ سوہا بھی وہیں موجود تھی باقی

سب نہادھو کر فریش ہونے چلے گئے تھے

یہ پہن لینا آج" بدر نے کہا تو ساز کے چہرے پر بس ایک عام سے لباس کو

لے کر جو خوشی چھائی بدر کو شدید شرمندگی ہوئی اسنے یہ پیسے بچا کر اسکے

لیے لباس لیا تھا لیکن یہ عام سا تھا کہ اسکی شاید کوئی ویلیو ہوتی۔۔۔

جبکہ سوہا یہ منظر دیکھ کر آگ بگولہ ہوتی ان دونوں کے نزدیک ائی اور ساز

کے ہاتھ سے وہ شاپر کھینچ کر اسنے وہ ڈریس دیکھا اور پھر طنزیہ مسکرائی

یہ تو کچھ زیادہ ہی عام ہے" وہ ہنس دی

"ویسے تمھارے پاس پیسے کہاں سے آئے کہیں ابا کے

شیٹ اپ" وہ گھور کر جھاڑ گیا

تمھیں ہزار بار کہا ہے میری عزت کیا کرو ورنہ ابا کو کہہ کر تمھارا دماغ

درست کروانا میرے لیے مشکل نہیں ہے" سوہا کی بکواس پر ساز نے بھائی

کو دیکھا

جاؤ تم تیار ہو جاو" بدر نے تحمل سے کہا اور ساز وہاں سے چلی گئی جبکہ بدر بھی بنا جواب دیے ہٹنے لگا کیونکہ اس سے بحث کرنا دنیا کا سب سے بے کار کام تھا۔

بدر چلا گیا تھا اور سوہا نے سر جھٹکا دونوں بہن بھائی ہی بے کار تھے

وہ اپنا میکپ درست کرنے چلی گئی وہ جانتی تھی اس سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں لگے گا

مہمان اکٹھے ہونے لگے تھے لیکن نجما اب تک کاموں میں لگی ہوئی تھی باہر بدر جبکہ لاونج میں ساز ان تینوں کو ہی گھر کے نوکروں سے زیادہ کی اہمیت نہیں دی گئی تھی

جبکہ صوفیا اور صنم کو انکی ماں نے بیٹھا دیا تھا

سوہا ساز کو دیکھ کر جل بھن چکی تھی کیونکہ وہ اس عام سے لباس میں بھی اتنی خاص لگ رہی تھی کہ جیسے چاندنی سی اسکے چہرے سے پھوٹ رہی ہو

عورتیں جمع ہوئیں اور میلاد شروع ہو گئ

سازصنم اور صوفیا سے دور بیٹھی تھی تبھی بجھی بجھی سی تھی تائ جان نے

اسے دم لینے ہی کب دیا تھا

ساز پانی پلادو ساز اٹھ کر پنکھا چلادو ساز یہ دو ساز وہ دو اور نجما کو نہ اٹھنا پڑا

ساز سب کام خود کر رہی تھی

کتنی پیاری بچی ہے یہ "ایک عورت ہلکی آواز نجما سمیت سب کے کانوں

میں پڑی تو نجما نے ساز کی جانب دیکھا وہ سر پر دوپٹہ رکھے بیٹھنے ہی لگی تھی

ساز "تائ جان کی آواز پر وہ ایکدم کھڑی ہو گئ

جا کر مٹھائ پلیٹوں میں لگاو "جھڑک کر بولیں

جی تائ جان "وہ کہہ کر کچن میں چلی گئ نجما کا چہرہ مرجھا سا گیا

بہن اسکی والدہ کون ہیں "انھوں نے نجما سے ہی پوچھا

میں "وہ آہستگی سے بولی

ارے "وہ عورت مسکرائ کافی امیر خاتون لگ رہیں تھیں

بہت پیاری بچی ہے آپکی کیا اس بچی کا رشتہ ہوا ہے کہیں "انھوں نے کہا

نجما کی آنکھیں چمک گئیں پہلی بار ہوا تھا ایسا کہ کسی نے اسکی بچی کے بارے میں پوچھا تھا

نہیں ابھی تو کہیں نہیں" نجما مسکرائی

ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھا ہو گیا

میرا بیٹا ہے صائم بہت شریف ہے مجھے آپکی بیٹی بہت اچھی لگی ہے میں اوں گی آپکی طرف" وہ عورت کھلے عام کہہ رہی تھی تائی جان سوہا یہاں تک کہ ثروت بھی پہلو بدلنے لگیں

نجما اٹھو دیکھو کہیں مر گئی ہے یہ ساز" تائی کی کڑک آواز پر نجما جلدی سے اٹھی اور کچن میں چلی گئی اسکے بعد میلاد ختم ہونے تک وہ عورت ساز کے بارے میں ہی پوچھتی رہی تھی

اور جاتے جاتے بھی وہ آنے کا کہہ کر گئی تھی جبکہ اسنے خصوصی ساز کو پیار کیا تھا جو انکے پیار کا مطلب نہیں سمجھ سکی تھی

میلاد ختم ہونے کے بعد تائی جان کے پاوں دکھ گئے جبکہ سوہا

تائ جان اور ثروت چچی اور باقی سب کے لیے چائے بنانے کے لیے کچن میں ساز کھڑی ہو گئ تھی تا کہ نجما بھی کچھ دیر سکون حاصل کر لے۔

یہ عورت وہ بڑے گھر والی تھی نہ بھابھی جو میری ساز کے بارے میں بات کر رہی تھی" نجما خوشی سے بولی

ارے رہنے دو کون ہے کیا ہے کیا کرتے ہیں ہمیں کیا پتہ بس عورتوں نے بھی فضولیات شروع کر دی ہے اللہ کا ذکر ہو رہا تھا اور دیکھو رشتے داریاں شروع کر دیں تمھارے جیٹھ کو پتہ چل گیا تو اچھا نہیں ہو گا" ساتھ کے ساتھ وہ ڈرا بھی گئیں

اور ساز نے ان باتوں پر کان دھرنے کے بجائے ان سب کو چائے دی اور بدر کے لیے لے کر باہر اگئ بدر سامان اٹھا رہا تھا

بھای چائے" ساز کی آواز پر وہ پلٹا

میرے لیے" وہ حیران ہوا

جی" وہ مسکرا دی

اچھا بھئی تایا جان نے مجھ تک آنے دی چائے" وہ حیرانگی کا اظہار کرتا چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا ساز کی جانب دیکھا

اچھی لگ رہی ہو" وہ بولا تو ساز مسکرادی چہرے پر شرم و حیا پھیل گئی بدر بھی مسکرایا

کل پیپر ہے آخری تیاری ہے" اسنے سوال کیا۔

جی تیاری تو ہے اگر ریوائس کرنے کا وقت مل جائے تو اچھا ہو جائے گا" اسنے کہا

" چلو پھر جاؤ تم تیاری کرو

لیکن کام کون کرے گا پھر" وہ افسوس سے بولی

میں دیکھتا ہوں جاؤ تم" بدر نے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے ایا

امی ساز اب پیپر کی تیاری کرے گی تو اسے ڈسٹرب نہ کیجئے گا" بدر نے سب کے سامنے کہا

ارے بھئی تم ہمیں کہو نہ سیدھا ایک چائے کا کپ کیا بنا دیا حمایت ہی شروع کر دی تم نے" تائی جان بولی

جی تائی جان سوہا سے بنوا لیں یہ چیزیں اسکے بھی آگے جا کر کام آئیں گی" وہ بول کر گزرنے لگا

آئے ہائے تم میری بچی سے کام کرواؤ گے" وہ بھڑکیں

"اس قابل ہی نہیں ہے آپکی بچی کہ اپنے ہاتھ بھی خود ہلا لے

بدر" نجما پریشان سی ہو گئی

دیکھ لو سیکھا پڑھا کر ہمارے آگے اسے بولنے کے لیے چھوڑا ہوا ہے تم نے" وہ نجما پر بھڑکی جبکہ بدر نے گھور کر تائی کو دیکھا

امی آپ ذرا کمرے میں آئیں میں ارہا ہوں" وہ نجما کو بھی وہاں سے نکال کر لے گیا جبکہ نجما بولتی رہی تھی اسے کہ وہ بہت بدتمیز ہو گیا ہے

بدر کے پاس فلحال جواب نہیں تھا کیونکہ اسکی ماں حق پر بولنے کو بھی بدتمیزی کا نام دیتی تھی۔۔۔

میں تمھیں لینے آیا ہوں گھر چلو" عمر کی جانب دیکھتے وہ بولے جبکہ عمر نے گلاس میں بوتل سے مشروب ڈالا اور اسکے بعد وہ گلاس حلق میں اتار لیا مسکرایا پھر ہنسنے لگا

"اپکو میری ضرورت کیوں ہے

اولاد ہو تم میری" وہ اب کے بھڑکے کہ وہ کسی طور قابو میں نہیں ارہا تھا

اولاد" وہ گھیرہ سانس بھر کر پھر سے پینے لگا

آپ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں بار بار یہاں اکر" اسنے شانے اچکائے

ہر وقت یہ گند پیتے رہتے ہو تبھی اس قدر زہر لگتے ہو" وہ بلا تکلف بولے

زیر ہی ہوں آپ کیوں پینے کے چکروں میں ہیں مجھے۔۔۔ مر جائیں گے"

وہ مسکرایا جبکہ اشفاق صاحب آگے ہوئے

بات توجہ سے سنو عمر میری۔۔۔

" تمھیں لینے آیا ہوں سیدھی طرح میرے ساتھ چلو

وہ بولے جبکہ عمر نے سانس کھینچا

میرے پاس وہ چیز ہے جو تمھیں چاہیے اور وعدہ کرتا ہوں اگر تم میرے ساتھ چلوگے تو جو تمھیں چاہیے میں تمھیں دے دوں گا" اشفاق صاحب جیسے اسکے اندرونی معاملات سے واقف تھے وہ سنجیدگی سے انھیں دیکھنے لگا

مجھے پتہ ہے تم اپنی ماں کی ڈائری ڈھونڈتے ہو میرے پاس ہے میں تمھیں دوں گا لیکن" وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا گئے

تمھیں میرے ساتھ چلنا ہوگا" وہ سکون سے بولے

چلیں" عمر نے بوتل ہاتھ میں لی اور کھڑا ہوگیا اشفاق صاحب کے لبوں پر مسکان تھی

میرا بیٹا" وہ اسکے شانے پر ہاتھ دھر گئے

عمر کو انکی منافقت سے نفرت تھی انکے ہونے سے ہی نفرت تھی اسنے انکا ہاتھ اپنے شانے سے جھٹکا اور آگے چلنے لگا

گاڑی نکالی اور انک ویٹ کیے بنا ہی وہاں سے گاڑی نکال گیا جبکہ اشفاق صاحب باہر آئے تو ارہم انتظار کر رہا تھا

کیا ہوا" وہ بے تابی سے بولا بات بن گئ ہے وہ گھر ہی گیا ہے" وہ بولے اور گاڑی میں بیٹھ گئے

سچ ابو" ہاں بھی" وہ ہنسا

زبردست ہو گیا بس اس سے پیسے لے کر خواجہ محبوب کے منہ پر مار اکر ہم اپنی جان بچائیں گے" ارہم نے گاڑی گھمائ اشفاق صاحب سر ہلا گئے

"ابھی تو یہ گھر آیا ہے آگے دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے

"ابو عمر کی شادی کرا دیں

ارہم کے مشورے پر وہ چونکے کون کرے گا اس سے شادی" وہ بولے اور باہر دیکھنے لگے یہ تو سچ تھا اس سے شادی کون کرتا جس قسم کے اسکے حالت تھے کیا کوئ جانتا نہیں تھا

روہان اوپر والے پورشن میں چہل قدمی کر رہا تھا لیکن اسکا اصل مقصد صرف اور صرف شاہنواز بھائ کی نئ نویلی بیوی کو دیکھنے تھا وہ اتنی خوبصورت تھی کہ وہ حیران تھا کہ اتنی خوبصورت لڑکی اتنے بڑے مرد کی بیوی تھی

وہ ہر کمرے میں جھانکتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ ایزہ نے کمرے کا دروازہ کھولا اور وہ باہر نکلی

روہان ایزہ کو دیکھ کر اسکی سمت بڑھا اور ایزہ کی توجہ بھی نہیں تھی اسپر وہ نیچے جانے لگی تھی شاہنواز تو جا چکے تھے تبھی وہ دادی جان کے پاس جارہی تھی کہیں وہ خود اوپر آتی اس سے پہلے وہ نیچے جانے لگا

ایزہ" روہان نے پکارہ تو ایزہ نے مڑ کر دیکھا

شاہنواز کے الفاظ کی باز گشت اسکے کانوں میں گونجی

ہائے کیسی ہو" روہان مسکرا کر اسکے قریب آیا

ایزہ نے جواب نہیں دیا پاس سے گزرنے لگی

کیا ہوا" روہان آگے آگیا

مجھے نیچے جانا ہے آپ پلیز آگے سے ہٹ جاییں" ایزہ آہستگی سے بولی

ایزہ تم شاہنواز بھائ کے ساتھ کیسے رہتی ہو وہ کتنے بڑے اور تم ایک کومل

" سی کلی کیطرح ہو جسے

ایزہ خوفزدہ سی دور ہوئ کیونکہ روہان اسے ہاتھ لگانا چاہ رہا تھا

"آپ دور ہو جائیں

" کیوں کیا ہوا کیا تم ایک بڈھے کے ساتھ

آپ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں" وہ سسک اٹھی

تم تو ڈر گئ" روہان ہنسا ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ کوئ دیکھ تو نہیں رہا

"یہ میرا نمبر ہے تم مجھ سے رابطہ

اسکی بات مکمل ہوتی کہ اسکے ہاتھ میں موجود نمبر کسی نے اچک لیا اور ایزہ

کی روح جہاں فنا ہوئ وہیں روہان گھبرا کر دور ہوتا سیڑھیاں اترتا گیا

چار پانچ سیڑھیاں اترتا وہ دور ہوا

شاہنواز نے خاموشی سے وہ نمبر دیکھا

اسنے ایزہ کی جانب نہیں دیکھا وہ کانپ رہی تھی وہ شدت سے کانپ رہی تھی دل تھا کہ تھر تھرا گیا

شاہ نواز نے بھی چار پانچ سیڑھیاں اتریں روہان دور ہونے لگا

شاہ بھائ ایزہ نے نمبر مانگا تھا میں تو آپکی بیوی کے بہکاوے میں اگیا'' روہان کی بات پر وہ چکرا گئ

شاہنواز نے ایکدم اسکی گردن جکڑلی

اوراس شدت سے دبائ کہ روہان کی آنکھیں باہر اگئیں

''تم جانتے ہو وہ کون ہے

شاہ نواز کی سرد آواز پر روہان نے سانس حلق مین اتارا

'' میں سچ کہہ اپکی بیوی نے

ششش جواب دو'' وہ اپنی بات پر اٹل رہا

''آپ آپ کی بیوی

شاہنواز سکندر کی بیوی جو نہ رعایت دیتا ہے نہ غلطیوں کی معافی " کھینچ کر

تھپڑ روہان کے منہ پر مارا اور دادی جان اور آنٹی روہان کی ماں کے قدموں

میں روہان جا کر گیرہ

شاہنواز " دادی جان کی آواز پر شاہنواز نے کان نہیں دھرے

کھڑے ہو " وہ اسے ٹھوکر مار کر کھڑا ہونے کا کہنے لگا

کیا ہوا ہے " انھوں نے روہان کو پکڑا جبکہ روہان چلانے لگا

شاہ بھائی کی بیوی نے خود مجھ سے نمبر مانگا تھا یہ مجھے مار رہے ہیں " وہ غصے

سے بولا

جبکہ دادی سمیت وہ عورت بھی توبہ توبہ کرنے لگی

او بھائی اپنی بیوی پر پٹا ڈالو " وہ عورت روہان کو اپنے قریب کرتی چلائی جبکہ

" شاہنواز نے

روہان کی جانب پھر سے ہاتھ بڑھایا اور دادی جان نے آگے اکر روکا

اپنی بیوی کو روکو شاہ اتنا اندھا اعتبار کرتے ہو اس پر " وہ آگ بگولہ ہوئیں۔۔۔

شاہ نواز جوالہ مکھی کیطرح پلٹا اور ایزہ کا بازو جکڑ کر اسے کمرے میں لے گیا

اسنے ایزہ کا ہاتھ نہیں چھوڑا ایزہ کا چہرہ پیلا پڑتا جا رہا تھا یہ سچ تھا وہ پچھلے چھ ماہ میں اسنے یہ پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا لیکن اسکا خوف اتنا تھا کہ ایزہ کو لگتا تھا اسکی ساری صلاحیتیں ختم ہو گئیں ہوں زبان بول نہیں سکتی اور شاید وہ اپنے حق کے لیے بھی کچھ کہہ نہیں سکتی

شاہنواز نے دروازہ بند کیا

ایزہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی وہ مڑا

سیاہ قمیض شلوار میں بازو کہنیوں تک فولڈ کیے وہ اپنے بھاری مردانہ بازو کی گرفت اسکے ناتواں بازو پر ڈالے شاید توڑ دینے کا ارادہ رکھتا تھا

ایزہ کو لگا اسکی سانسوں کا سلسلہ ابھی ٹوٹے گا اور وہ شاہنواز کے قدموں میں جا کر گیرے گی لیکن وہ کھڑی تھی وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے ایزہ کی انکھ سے آنسو ٹوٹ کر اسکے گال پر گیرہ شاہنواز اب بھی خاموشی سے اسے گھور رہا تھا

وہ رو نہیں رہی تھی جیسے پتھر آنکھوں میں کوئی تاثر ہو بس ایسا ہی تھا اسکا حال بھی پتھرایا ہوا سا وجود اور کہیں دور سے اسکے اندر اٹھتا کوئی تاثر شاہنواز سکندر نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑا

ایزہ کے وجود کو ایک جھٹکا لگا اور اسنے پلکیں جھپکیں تو دو تین آنسو مزید اسکے گال پر لڑھک آئے

شاہنواز نے اسے پیچھے دھکیل دیا وہ عین بیڈ کے بیچ میں گیری

وہ کچھ نہیں بولا اور وہاں سے واشروم میں چلا گیا

ایزہ کی آنکھوں میں مزید حیرانگی پھیل گئ وہ آنکھیں پھاڑے اس بند دروازے کو دیکھنے لگی

کیا وہ چھوڑ گیا تھا اسے۔۔۔ایزہ کو لگا آج وہ اسے دھنک کر رکھ دے گا

کیونکہ وہ پچھلے چھ ماہ سے وہ اسکے ساتھ جتنی پارٹیز اٹینڈ کر چکی تھی یہ تو سمجھ گئی تھی وہ بہت تنگ ذہنیت کا شخص تھا

ایزہ سن بیٹھی تھی اسے لگتا تھا اکثر وہ پاگل ہے

جس کے پاس کوئی تاثر ہی نہیں وہ اسکے چھوڑ دینے پر حیران رہ جاتی اسکے پکڑ لینے پر مرنے کو ہو جاتی

ایک شخص کی محبت نے اسکو کہاں سے کہاں پہنچا دیا تھا۔

دروازہ کھلا وہ اپنی ٹانگیں سمیٹ گئی

وہ باہر نکلا تو چہرے پر پانی کی کئی قطرے تھے ایزہ اسے دیکھنے لگی وہ بہت خوبرو تھا بے حد خوبرو۔۔۔

اسے تو اپنا آپ اب اچھا لگتا ہی نہیں تھا

شاہ نواز نے بالوں میں برش کیا اور صوفے پر بیٹھ گیا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ سامنے اپنی بیس سالہ بیوی کو دیکھنے لگا جو اپنی ٹانگیں سینے سے لگائے سکڑ کر بیٹھی تھی۔

وہ کچھ نہیں بول رہا تھا ایزہ کی پریشانی بڑھ رہی تھی

معلوم نہیں کس طرح سزا دے اسے۔۔۔

کھڑی ہو جاؤ" اور حکم ہو گیا۔۔۔ خاموشی ٹوٹ گئ

ایزہ فورا کھڑی ہو گئ

جاو میرے لیے کھانا لگاو" وہ سنجیدگی سے بولا اور موبائل نکال لیا

ایزہ پھر حیرانگی سے بت بنی کھڑی اسے دیکھنے لگی

شاہنواز نے نگاہ اٹھائ تو وہ سٹپٹا کر پیچھے ہوئ اور باہر نکل گئ۔

جبکہ اسنے موبائل صوفے پر پھینکا اور خود بھی اٹھ گیا

ایزہ نیچے ائ تو روہان اور اسکی ماں جا رہے تھے

بہت دکھ ہوا چچی شاہنواز کو اپنی بیوی پر اعتبار تھا برسوں سے رشتے داریاں

"ہیں ہماری

ایسا نہیں ہے دیکھنا اسکا بھی دماغ درست کر رہا ہو گا بہت سخت ہے شاہنواز

ان معاملات میں اسے سخت نفرت ہے کہ اسکی چیز کو کوئ چھیڑے بھی تم

دل پر نہ لو" دادی جان بولیں تو آنٹی نے سر جھٹکا جبکہ یہ یہ سب سنتے ہوئے

وہ کچن میں چلی گئ

شاہنواز کبھی کبھی ہی کوئ کام اسے کہتا تھا ورنہ اس گھر میں ایک شوپیس کی

طرح سی اہمیت تھی اسکی کہ وہ اسے اٹھا کر لوگوں کو دیکھانے لے جاتا ورنہ

وہ اسکی بوڑھی دادی کی باتیں سنتی رہ جاتی

بس کریں چچی وہ جا رہی آپ کی بہو" وہ غصے سے بولیں اور روہان کو لے کر

باہر نکل گئیں

دادی جان نے پلٹ کر دیکھا شاہنواز بھی سیڑھیاں اتر رہا تھا

وہ لاونج میں ہی بیٹھ گیا

تم نے اسکا دماغ درست نہیں کیا ارے اتنے بڑے گھر کی بہو ہے یہ اور حرکتیں "دادی کی بات پر شاہنواز کی رگیں غصے سے مزید تن گئیں تھیں۔

میں کل اسلامہ آباد جارہا ہوں آپ بھی چل لیں" وہ مختصر بولا

اور تمھاری یہ آوارہ بیوی پیچھے یار بنالے بتارہی ہوں شاہنواز بہت آوارہ ہے

یہ ارے مجھ سے سنو یہ جو بت بنی ادھر سے ادھر پھرتی رہتی ہے تمھیں کیا لگتا ہے بہت سنجیدہ ہے

" نہیں جی اپنے عاشق کا غم مناتی ہے

اسکے باپ نے اس بد چلن کو ہمارے سر پر باندھ دیا اور پلٹ کر اسکی صورت بھی نہیں دیکھی" وہ بولتی جارہیں تھیں ایزہ کے ہاتھ سے برتن چھٹے اور شیلف پر گیرے تھے جبکہ شاہنواز آنکھیں سکیڑے سب سن رہا تھا

۔

اب تم کیوں بت بن گئے ہو سختی کرو اسپر ورنہ میں نے تمھاری شادی کسی اور سے کرادینی ہے اگر اس بد چلن کے یہ ہی ناٹک رہے تو"

دادی جان" سپاٹ سی آواز تھی وہ رک گئیں

ایزہ کا ٹھنڈا پڑتا وجود گویا تھا وہ بے ہوش ہو جائے گی وہ غیر جائے گی نہیں تو شاید اسکی روح نکل جائے۔۔۔

جب میں آپ سے اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تو آپ کیوں کر رہی ہیں" وہ بولا لہجہ بری طرح سختی لیے ہوئے تھا

بتا رہی ہوں آگاہ کر رہی ہوں اسے یہاں چھوڑ کر جائے گا تو یہ تیرا نام برباد کر دے گی "

وہ کچھ نہیں کرے گی نہ ہی وہ ایسی ہے آپ فضول وہم نہ پالیں" شاہنواز کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پر ایزہ ششدر سی پلٹی اور کچن کے دروازے پر کھڑی اسکی پشت دیکھنے لگی

یقین بے یقینی کی سی کیفیت تھی وہ حیرانگی سے اسکی پشت دیکھنے لگی

یعنی تجھے تیری دادی کی باتوں کا اعتبار نہیں" وہ ذرا غصے سے بولیں

مجھے صرف اپنی نکھوں کا عتبار آتا ہے میری آنکھیں جو دیکھتی ہیں میں صرف اسپر یقین رکھتا ہوں

جس دن میں نے ایسا کچھ دیکھا تو دنیا کی ہر لڑکی کے لیے اسے عبرت کا نشان بنا دوں گا لیکن جو کچھ آپ کہہ رہی ہیں چھ ماہ میں میں نے ایسا کچھ نہیں دیکھا "وہ صاف بولا جبکہ دادی کا چہرہ اتر گیا وہ سچی ہونے کے باوجود جھوٹی بن گئیں تھیں وہ سچ کہہ رہیں تھیں وہ دنیا میں ایک ہی شخص سے محبت کرتی تھی اور بے پناہ

ٹھیک ہے تمھارا یہ اعتبار جس دن ٹوٹے گا اس دن تمھیں دادی کی باتیں یاد "آئیں گی

اعتبار و قار کوئی نہیں ہے مجھے کسی پر لیکن کہا نہ آنکھوں دیکھے پر یقین کرتا ہوں "تو جو ابھی روہان اسکو تو نہیں چھوڑو گا شاہنواز سکندر کی بیوی پر ہاتھ ڈالنے والے کے ہاتھ جڑ سے اکھاڑ دوں گا" وہ بے لچک لہجے میں بولا جبکہ دادی جان نے ایزہ کی جانب دیکھا

تمھاری عزت خاک میں ملا دے گی یہ یاد رکھنا شاہ کر لو اسپر اعتبار آج تم"

وہ کافی غصے میں لگیں جبکہ شاہنواز کھڑا ہوا

دادی جان" وہ انکو پکڑنے لگا لیکن وہ غصے سے چلی گئیں

شاہنواز نے غصے سے ایزہ کی طرف دیکھا جو تقریبا چھپ سی گئ۔

اور دادی جان بولتی ہوئ اندر چلی گئیں شاہنواز کو انھوں نے اکیلے پالا تھا اور وہ کبھی بھی دادی جان کے بارے میں برا نہیں سوچ سکتا تھا نہ انکا دل دکھاتا تھا اور نہ ہی انکی بات کو ٹالتا تھا ایزہ سے شادی بھی تو انکے کہنے پر ہی کی تھی

شاہنواز دادی جان کے پاس چلا گیا جبکہ ایزہ پریشانی سے باہر اسکا انتظار کرنے لگی اسے باہر آوازیں ارہیں تھیں

اچھا ٹھیک ہے اسے اپنے ساتھ لے جاوں گا" وہ ہار مانتا بولا

تجھے میری بات کا اعتبار نہیں شاہ" دادی جان خفگی سے بول رہی تھیں۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا میں نے اپکو بس اتنا کہا ہے کہ میں اپنی انکھ سے دیکھی ہوئ باتوں پر یقین کرتا ہوں اور وہ صرف بیس سال کی ہے میرے

ہاتھ لگانے پر کانپ اٹھتی ہے وہ کسی اور سے کیا افئیر چلائے گی" وہ جیسے بے دھیانی میں بول رہا تھا

ایزہ دل پر ہاتھ رکھے آنکھیں بھرے سب سن رہی تھی۔

اس شخص کو اسپر اعتبار نہیں تھا لیکن وہ اتنے عرصے میں پہلا تھا جس نے اسپر اندھا اعتماد کیا تھا

وہ کچھ جانے بنا اسکے حق میں بول رہا تھا

ایزہ کی آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے دل عجیب سا ہو گیا تھا ہر بات پر ہی سہم جاتا روپڑتا تھا

کسی نے اسپر بھی اس جیسے گندے وجود پر بھی عتبار کیا وہ شاید شاہنواز کا بے دھیانی میں کیا ہوا یہ احسان کبھی نہ بھولتی

سب عمر کو دوبارہ گھر میں دیکھ کر حیران رہ گئے۔

وہ لاپرواہی سے سب کو دیکھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

پورے گھر میں اسکا کمرہ بلکل ہی الگ تھا کیونکہ یہ اسکی ماں کے پیسوں سے سجا ہوا تھا

وہ پہلی بار نہیں آیا تھا وہ یہاں یوں ہی آتا تھا اور نکال دیا جاتا تھا۔

ساز صنم اور صوفیا اسے دیکھ کر چھپ گئیں تھیں کیونکہ پیچھے تایا جان بھی ا رہے تھے اور وہ تینوں ہی پردہ کرتی تھیں خاص کر عمر سے اور عمر نے کبھی نہیں دیکھا تھا ان میں سے کسی کو لیکن ان لوگوں نے دیکھا ہوا تھا کیونکہ وہ تھا ہی ایسا کہ اسپر ایک بار نگاہ اٹھے تو بار بار دیکھنے کو دل کرتا تھا صنم تو خصوصی طور پر اسے دیکھتی تھی لیکن بس دیکھنے کی حد تک ورنہ کون نہیں جانتا تھا کہ عمر کیا ہے

خوف ہی آتا تھا کیونکہ وہ شراب پانی کیطرح پیتا تھا۔

تائی جان تو بے حد خوش ہو گئیں جبکہ ثروت اور نجا بھی حیران تھیں بدر نے بھی بے زاری سے اسے دیکھا تھا اور دوسری طرف تایا جان اندر ا گئے

کھانا بناؤ عمر آیا ہے کچھ خاص چیزوں کا اہتمام کرنا" وہ بولے تو ثروت اور نجما اسکے لیے اہتمام کرنے اٹھ گئیں وہ دونوں بھی تھکی ہوئی تھی پھر بھی خلاف نہیں کر سکتیں تھیں کہ یہ حکم تایا جان کا تھا ارہم بھی وہیں بیٹھ گیا سوہا بھی وہیں موجود تھی جبکہ چچا جان نے بھی اپنے بھائی کی جانب دیکھا سارا کاروبار وہ ہی سنبھال رہے تھے تبھی انکی حیثیت بس اتنی ہی تھی کہ جو وہ کہہ دیتے وہ بس وہ ہی کرتے

کھانے کا شاندار اہتمام ہوا اور سب کو کھانے پر بلایا گیا

بدر بھی وہیں تھا

جاؤ بدر یہ بوتل وغیرہ لے او" تایا جان نے اسے کھانے پر بیٹھنے سے پہلے ہی کام کہہ دیا جبکہ بدر نے انھیں سرد نظروں سے دیکھا جبکہ وہاں ارہم بھی تھا بدر نے ان سے جھٹکے سے پیسے کھینچے تایا جان نے گھور کر دیکھا اور وہ وہاں سے نکل گیا نجما نے دکھ سے اسے دیکھا جبکہ وہ کافی دیر سے کھانا مانگ رہا تھا اور اب غصے میں وہ کچھ کھانے والا نہیں تھا

عمر کو تو بلا لو" تایا جان بولے تو ارہم اٹھ گیا اور وہ عمر کو لینے جانے لگا کہ عمر پہلے ہی باہر اگیا

تینوں لڑکیاں الگ بیٹھیں تھیں بلکل خاموشی سے وہ دم سادھے انتظار میں تھیں کہ کب عمر خیام صاحب کھانا نوش فرمائیں اور کب انھیں کچھ ملے

عمر نے ان سب کی جانب دیکھا

آؤ عمر کھانا کھاو بیٹے دیکھو تمھاری پسند کی چیزیں بنا ہیں" تائ جان نے پیار سے اٹھ کر کہا

اپکو کیسے پتہ میری پسند کیا ہے" اسکے سوال پر ایکدم سب کی مسکراہٹ سمٹ گئ وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

" میری پسند تو مجھے بھی نہیں پتہ پھر آپ نے کیسے میرے لیے کچھ بنالیا وہ ائ برواچکا کر پوچھنے لگا کہ تائ جان کھسیانی سی ہنس دیں

"ارے میرے ہاتھوں میں بڑے ہوئے ہو تمھاری پسند کا پتہ ہے مجھے

"کیوں میری ماں کے پاس ہاتھ نہیں تھے

اسکے جوابوں پر صنم اور صوفیا اپنی ہنسی دوپٹہ رکھا کر روکنے لگیں کہ پورے گھر میں تایا تائ کو صرف عمر کے علاوہ کوئ سیدھا نہیں کر پاتا تھا جبکہ ساز کو تو بس بھوک کی فکر تھی جو کہ اسے شدید لگی تھی۔

ارے چھوڑو بیٹا کن باتوں میں پھنس گئے ہو چلو اجاو میں تمھارے لیے کھانا نکالتی ہوں" تائ جان نے اسے بیٹھنے کا کہا اور وہ خلاف تواتر بیٹھ گیا اور چمچ بجانے لگا

جیسے وہ کھانوں کو دیکھ رہا تھا کیا کھانا چاہیے تھا اسے۔۔۔

یہ لو چاول کھاو بریانی ہے تمھیں اچھی لگے گی میری سوہا نے بنائی ہے اپنے بھائ کے لیے"

تائ کی چاپلوسی سب سن رہے تھے اور اچانک ہی ان سب کے بیچ بدر نے بوتل پٹخ دی

امی مجھے کھانا مل سکتا ہے" وہ چیڑ کر نہایت غصے سے بولا

ہ۔۔ہاں بس عمر لے لے پھر نکال کر دیتی ہوں" نجمابولی جبکہ بدر نے ضبط سے ماں کو دیکھا اور دوسری طرف عمر نے بھی۔۔

کیوں میں پرائم منسٹر ہوں ڈیڈ بھی تو کھا رہے ہیں جو مرضی کھائے مجھے بلاوجہ کے تکلفات دینے کی ضرورت نہیں ہے" وہ بے دھڑک بولا جبکہ۔

تایاجان نے اسکی جانب دیکھا اسنے تھوڑے سے چاول نکال لیے اور کھانے لگا جبکہ باقی سب نے بھی کھانا نکال لیا

عمر خیام کی وجہ سے دال سے جان چھٹ گئی میرا تو دم گھٹ رہا تھا" صنم بولی جبکہ صوفیا نے بھی سر ہلایا ساز کی توجہ کھانے پر تھی اور ان سب کے بیچ سے پھر سب سے پہلے عمر ہی اٹھا اور دو لقمے لینے کے بعد جس چیز کی طلب ہو رہی تھی وہ اسکو پوری کرنے کو باہر نکل گیا

جبکہ تایاجان نے غصے سے اسکی پشت دیکھی

گیا ہوگا بوتل چڑھانے" ارہم نخوت سے بولا جبکہ تایاجان نے سب کو نماز کی ادائیگی کا حکم دے دیا تھا

میں تو کہتی ہوں عمر کی شادی کر دیں گھر ٹک جائے گا بار بار وہم ہوتا ہے

" واپس چل گیا تو

کون کرے گا اس سے شادی" تایا جان نے کھاتوں پر سے نگاہ اٹھا کر دیکھا

آپکو ایک بات بتانی تھی" وہ رازداری سے انکے قریب ہوئ

یہ جو ساز ہے نہ اسکا رشتہ آیا تھا آج دوپہر میں امیر کبیر عورت تھی لڑکا بھی

اچھا تھا میں نے تو جھڑک کر واپس بھیج دیا" وہ بولی جبکہ تایا جان نے سر ہلایا

اسکے رشتے کیوں ارہے ہیں" وہ پوچھنے لگے

منحوس کی صورت پر مر مٹتے ہیں لوگ" وہ منہ بن کر بولیں

جبکہ دوسری طرف تائ جان مزید قریب ہوئ

یہ جو ساز ہے اسکی شادی کر دیں عمر سے" وہ آہستگی سے بولیں تو تایا جان

نے نگاہ اٹھا کر دیکھا

تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے نہایت آوارہ ہے عمر اور اتنا آوارہ کے بوتل منہ سے نہیں ہٹتا چوبیس گھنٹے نشے میں رہتا ہے اور لڑکیوں کے ساتھ ناجائز تعلقات الگ" وہ بولے جبکہ تائی منہ پر ہاتھ رکھ گئیں کہیں نہ کہیں ساز پر ترس ہی آ گیا تھا انھیں تو خاموش ہو گئیں

یہ لاکھ روپے کا چیک کاٹ دو ذرا" اشفاق صاحب بنا جھجکتے بولے تو عمر نے انکی جانب دیکھا وہ ابھی سو کر اٹھا تھا اور اٹھتے ساتھ ہی انھیں سامنے دیکھ کر منہ کڑوا ہو گیا

عمر مجھے دکان پر جانا ہے جلدی کرو" وہ اسکی چیک بک لیے کھڑے تھے اسنے بنا کچھ کہے لاکھ روپے کا چیک کاٹ کر اپنی چیک بک پھینکی اور پھر اندھا سو گیا جبکہ وہ باہر اگئے

تھنکیو ابو" ارہم جوش سے بولا اج وہ اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہا تھا اور اسنے اشفاق صاحب سے پیسے مانگے تھے انھوں نے اسے پیسوں کا چیک دیا تو

وہ بے حد خوش سا باہر آگیا اپنی گاڑی میں سوار ہونے لگا تو اسے ساز نظر آئی

وہ کپڑے دھو رہیں تھی شاید کیونکہ اسکے کپڑے بھیگے ہوئے تھے وہ اسکے

نزدیک آگیا اسے دیکھنے لگا

ادھر ادھر دیکھا کوئی دیکھ تو نہیں رہا تھا اور اچانک اسنے ساز کی بھیگی قمیض پر

ہاتھ رکھا تو ساز چلا کر دور ہوئی

ا۔۔ارہم بھائی" وہ سر پر دوپٹہ اوڑھ کر انکی اس حرکت پر خوفزدہ رہ گئی

جبکہ ارہم دانت نکال کر اسے دیکھتا رہا

ساز کی آنکھیں حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

خوبصورت ہو کافی تم" اسکی بات پر وہ خوفزدہ ہوگئی

گورا رنگ ملائی ہوتی ہے نہ دودھ کی ویسی لگتی" اور ایکدم وہ پیچھے ہٹ گیا

کیونکہ اندر سے کوئی آرہا تھا

وہ اسے آنکھ مارتا چلا گیا جبکہ ساز کے رونگٹے کھڑے ہوگئے آج سے پہلے

اسکے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا تھا اور ارہم بھائی اسپر بری نظر رکھتے تھے اسے

تو خبر ہی نہیں تھی اسکی آنکھیں بھیگ گئیں اور وہ روتی ہوئ جلدی سے چھپ گئ۔

اپنا بیگ پیک کرو تم میرے ساتھ اسلامہ اباد جاو گی" اسنے حکم دیا تو ایزہ سر ہلا کر اٹھ گئ۔

دادی جان تم سے کچھ زیادہ خفا ہیں اگر زبان چلا کر بول لو گی تو وہ تمہارے بارے میں کچھ اچھا سوچ لیں گی" وہ ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا

جی اچھا" اسکے پاس کسی بات کی نفی کی گنجائش نہیں تھی وہ اپنے اوپر سے کمبل ہٹاتی اٹھنے لگی شاہنواز جبکہ تیار ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا

ادھر او" ایک بات ہی پسند تھی اسے اسکی وہ اسکے حکم کے آگے ایک لفظ نہیں بولتی تھی

وہ اسکے سامنے اگئ بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی شاہ نواز نے انگلی اسکے چہرے پر پھیری اور پھر اسکے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرنے لگا۔۔۔

وہ اسے دیکھ رہا تھا

وہ اسے دیکھ رہا تھا بلاشبہ وہ کافی خوبصورت تھی۔

روکا تھا میں نے تمھیں روہان سے مخاطب نہیں ہونا" انگوٹھا اب بھی اسکے نرم ہونٹوں پر گردش کر رہا تھا ایزہ کی ہر امید کے برعکس ہوتا تھا یہاں سب کچھ۔۔۔

خاص کر شاہنواز وہ اسے برا سمجھتی تو اسکی حمایت لے لیتا اور جب وہ سب نارمل سمجھتی تو سوال کر کے روح کھینچ لیتا۔

ایزہ نے نفی میں سر ہلایا۔

م۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا تھا" وہ بس اتنا ہی بولی

شاہنواز کے انگوٹھے کی حرکت رک گئی۔

تو اسکی جرت کیسے ہوئی وہ تم سے بات کرے" شاہنواز نے اچانک اسکا چہرہ اپنے ہاتھ کی سخت جکڑ میں پکڑ لیا۔

ایزہ کی سانس وہیں اٹک گئی

م۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں" اسکے پاس ایسے الفاظ ہی نہیں ہوتے تھے وہ اپنی بات پر زور دے سکے۔

اور اگر جھوٹ نکلا تو" وہ اسکے چہرے کے قریب ہوا

جان سے مار دیجیے گا" وہ یہ الفاظ بنا خوف وخطر کے بولی کہ مرنا شاید اس زندگی سے زیادہ بہتر تھا

شاہنواز مسکرا دیا

اسکا چہرہ جھٹکا دے کر چھوڑا

ایسے نہیں ایسے تو بلکل نہیں" وہ شانے اچکا گیا

جاو اپنا بیگ پیک کرو مجھے نکلنا ہے اور دادی جان سے معافی مانگ لینا" وہ کہہ کر مڑا اور پھر خود کو آئینے میں دیکھنے لگا۔

جی" نہ اسنے قصور پوچھا نہ ہی قصور جاننا چاہا۔
وہ واشروم میں چلی گئ
فریش ہو کر وہ باہر ائ تو شاہنواز نہیں تھا اسنے ائینے میں خود کو دیکھا
اسکے وجود پر زخم دو دن پرانے تھے دو دن سے شاہنواز نے اسے چھوا نہیں
تھا۔
وہ ان چیزوں کی عادی ہو گئ تھی۔
اب نہ روتی تھی ان باتوں پر نہ ہی اپنا بچاو کرتی تھی الٹا جب وہ اسکے ساتھ
لیٹتا۔اور اسے اپنی جانب نہ کھینچتا تو وہ حیرانگی کے مارے ساری رات سو
نہیں پاتی تھی۔
وہ تیار ہو کر سیاہ جوڑے میں بالوں کو آج بے ساختہ کھلا چھوڑے۔ سر پر
دوپٹہ جمائے نیچے اگئ
بنا میکپ اور کسی چیز کے بھی وہ چلتی پھرتی آفت تھی
وہ نیچے ائ تو دادی جان کے سامنے شاہ نواز بیٹھا تھا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے۔

اور ایک پل کے لیے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

اسکا حسن قیامت خیز تھا وہ توجہ سے اسے دیکھنے لگا جس کی جھکی جھکی نگاہ شاہنواز کا سارا دھیان کھینچ چکی تھی۔

دادی جان نے نخوت سے ائزہ کو دیکھا

یہ کیا حلیہ ہے۔اسطرح ائیر پورٹ پر جاو گی" وہ ایکدم تلخی سے بولیں

شاہنواز کی پیشانی پر بل سے پڑے مگر فلحال کچھ نہیں بولا۔

جاکر اس لباس کو بدلو ہاں تمھاری جیسی آوارہ بد چلن لڑکیوں کی اولین خواہش ہوتی ہے کہ مرد انپر فدا ہو جائیں استغفر اللہ زمانہ تو دیکھو کیسا آگیا"

وہ غصے سے توبہ توبہ کرتے بولی جبکہ وہ پلٹنے لگی لباس تبدیل کرنے کے لیے

رک جاو میرے پاس زیادہ وقت نہیں جو پہن لیا سو پہن لیا" وہ اٹھتے ہوئے بولا نگاہ اسی پر تھی دادی جان دیکھ رہیں تھیں اور انھیں پوتے کی یہ توبہ سخت زہر لگ رہی تھی وہ اتنا ہی لاغرض سا رہتا نہ کیا ضرورت تھی اتنا اسپر دھیان دینے کی۔

وہ کھڑا ہو گیا اور ایزہ دادی جان کے پاوں پکڑ گئ

آپ مجھے معاف کر دیں اگر میں نے آپکی دل آزاری کی ہے تو"۔

اگر" وہ اسکے لفظ پکڑ گئیں

او بی بی یہ ڈھکوسلے نہ کسی اور کے سامنے کرنا یہ اگر کیا ہوتا ہے پتہ نہیں ہے

کیا تیری بد چلنی کا مجھے" وہ اسکے وجود کو لفظوں سے چھلنی کر دینا چاہتی تھیں

لیکن وہ ساکت بیٹھی تھی۔

ان لفظوں کی چبھن کا اظہار اور اسکی اجازت تو کبھی بھی نہیں تھی۔

ہٹو یہاں سے" وہ اسکے ہاتھ جھٹک گئیں

دادی جان" شاہنواز بیچ میں ہی بول اٹھا۔

آئندہ آپ ایزہ کو ان لفظوں سے مت پکاریے گا جب دنیا کہ ہاتھ میں توڑ

سکتا ہوں تو آپکے منہ سے یہ لفظ سن کر مجھے تکلیف ہو گی"۔

خلاف توقع شاہنواز کی آواز اسے حیران کر گی اسنے حیرانگی سے مڑ کر دیکھا

دادی جان کا منہ سا بن گیا۔

پہلو بدلنے لگیں۔

ایزہ نے انکے پاوں پھر سے پکڑنا چاہے
تو وہ اسکے ہاتھ جھٹک گئیں لیکن اب کچھ بولی نہیں تھیں شاہنواز کو کسی کی کال اگی تو وہ باہر نکل گیا۔

اور اسکے جاتے ہی دادی جان نے اسکے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔
ایزہ کی بے ساختہ چیخ نکلی کہ وہ اسکے ہونٹوں کو بھی اپنی ہتھیلی سے دبا گئیں۔
پرانے دماغ اور خیال کی عورت تھیں جو بس بہو پر ظلم کرنے کو ترجیح دیتی تھیں

کیا گھول کر پلایا یے تو نے شاہ کو کہ سچی باتوں کو بھی جھوٹا کہہ رہا ہے۔ تیری بد چلنی تو اسکے آگے کھل ہی جائے گی یہ ڈرامے اور ڈھونگ میرے سامنے کرنے کی ضرورت نہیں پوتا چھین لیا کلموہی بدذات نے میرا" وہ اسکے بالوں کو جھنجھوڑنے لگیں ایزہ کی آنکھیں بھیگ گئیں آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے اور ایک ملازمہ دوڑتی ہوئ اندر ائ

ایزہ بی بی شاہ صاحب بلا رہے ہیں"۔

وہ بولی۔

جبکہ دادی جان نے اسکے بال اچھے خاصے کھینچے تھے کے اسکے بال انکی مٹھی میں اتر گئے

اسکی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور انسوؤں کی ایک جھڑی بن گئ

انھوں نے لات مار کر ایزہ کو اپنے تخت پر سے ہٹایا۔

دفع ہو جا اب میری نظروں سے اور واپس آنے پر مجھے خوشخبری نہ ملی تو یہ جو حمایت لے رہا ہے نہ نرگیس بیگم کا پوتا ہے" وہ فخر سے بولیں

ہڈی پر سے چمڑا الگ کرا دوں گی"۔

وہ بولیں ایزہ۔ پیچھے قدم لینے لگی۔

اور ملازمہ بھی خاموش کھڑی رہی گئ

اسپر ہونے والا ظلم یہ پہلا تو نہیں تھا دادی جان اسکے ساتھ یہ ہی سلوک کرتی تھیں

شاہنواز جب جب اسے جوتے کی نوک پر رکھتے تو وہ ایزہ کے ساتھ نارمل رہتی ورنہ انھیں ایسے ہی دورے پڑتے تھے وہ اپنے چہرے پر پھیلے آنسو صاف کرتی دوپٹے کو اچھے سے لیے باہر آ گئی

تو شاہنواز گاڑی میں سوار تھا وہی ڈرائیور تھا ایزہ کا دم سا گھٹنے لگا وہ اسے دیکھ رہا تھا ترچھی نگاہوں سے ایزہ کا بس نہیں چلا کہیں غم ہو جائے غائب ہو جائے۔

اور جیسے ہی اسنے ایزہ کو شیشے میں دیکھ کر آنکھ ماری۔

ایزہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے

اسنے شاہنواز کو دیکھا۔

وہ اعتبار بے اعتباری کے بیچ تھا۔

وہ دادی جان کے خلاف پہلی بار بول رہا تھا کیونکہ چھ ماہ میں ایک بار بھی دادی جان کے خلاف بات کرتے سنا نہیں تھا الٹا اسے اگنور کرنا عام بات تھی

گاڑی روکو"۔ شاہنواز نے اچانک کہا تو ذرا ڈرائیور نے گاڑی روک دی۔

اور شاہنواز باہر نکل گیا

ایزہ بے چین ہو گئ۔

باہر ایک گاڑی رکی تھی اس میں سے نکلنے والے شخص سے وہ مل رہا تھا اور

اندر ایزہ کی ہمت جواب دے گئ وہ شکایت لگاتی تو کہیں خود بری نہ بن جاتی

کہیں وہ اسی کے بارے میں یہ نہ سوچ لیتا کہ اسی میں برائ ہے جو ہر مرد

اسکے ساتھ ایسا کر رہا یے

ڈرائیور ڈھٹائی پر اترا ہوا تھا۔

وہ دانت نکوستہ ایزہ کو دیکھ رہا تھا ایزہ نے منہ چھپالیا۔

پردے میں رہنے دو پردہ نہ ہٹاو۔

پردہ جو ہٹ گیا تو۔

بھیڑیا کھا جائے گا"۔

وہ گنگنا رہا تھا۔

ایزہ کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔
آنکھیں انسوؤں سے بھر گئیں تھیں۔

اور ڈرائیور اب سیٹی بجا رہا تھا۔

وہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھا

تو ڈرائیور کی چونچ بند ہوئی اور ایزہ کچھ بھی سوچے سمجھے بنا اسکے نزدیک ہو گئی۔

شاہ نواز نے اسکی جانب دیکھا ایزہ نے کانپتا ہاتھ اسکے بازو میں ڈالا اور اسکے بازو پر سر رکھ لیا

اسطرح وہ چھپ گئی تھی ڈرائیور سے۔

اسنے ٹانگیں سمیٹ لیں بولی کچھ نہیں تھی بس بچوں کیطرح اسی کے پہلو میں چھپنا چاہ رہی تھی۔

شاہنواز نے اسکی اس حرکت کو دیکھا اور پھر ایک نظر آگے بیٹھے ڈرائیور کو۔

اور اچانک ہی اسکی گردن پیچھے سے جکڑی

گاڑی روکو"۔

ایزہ سیدھی ہوئی

گاڑی روکو" وہ دھاڑا ایزہ دور ہو گئ۔

ڈرائیور نے گاڑی روکی

شاہنواز باہر نکلا

اور اسنے باہر نکل کر ڈرائیور کو کھینچ کر باہر نکالا اور الٹے ہاتھ کے دو تھپڑ کھینچ کھینچ کر اسکے منہ پر برسا دیے

ایزہ منہ پر ہاتھ رکھ گئ۔

کیا اسے علم ہو گیا تھا۔ جو وہ کہہ نہیں پا رہی تھی۔

ایزہ اب بھی حیران تھی۔

کل سے اب تک شاہنواز اسے اعتبار کی کڑی میں بے دھیانی میں باندھتا جا رہا تھا۔

اسنے ڈرائیور سے کچھ نہیں کہا تھا اسپر غصہ نکال کر اسنے ڈرائیور کو دھکیلا

صاحب میں نے کیا کیا ہے آپ مجھے مار کیوں رہے ہیں" وہ متواتر ایک ہی سوال کرتا اپنا بچاو کر رہا تھا جبکہ دوسری طرف ایزہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔

کیا وہ اتنی حثیت رکھتی تھی کہ وہ بن کہے سمجھ جاتا۔

آئندہ میرے ارد گرد بھی نظر نہ انا" اسکی ناک سے بہتے خون کو اگنور کرتے وہ اسے نوکری سے نکالتا بس اتنا ہی بولا۔

اور ڈرائیور کو روڈ پر ہی پھینک کر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

شاہنواز سکندر پہلی بار گاڑی پروٹوکول کے بنا چلا رہا تھا نہ ہی وہ چلاتا تھا نہ اسے ضرورت ہڑتی تھی۔

ایزہ دم سادھے گئ

شاہنواز نے گاڑی کی سپیڈ بھڑائ اس سے کوئ بات نہیں کی تھی اور ائیرپورٹ کی جانب بڑھ گیا۔

آوآوعمر بیٹا کیسے ہو ٹھیک سے نیند ای مچھروں نے کاٹا تو نہیں بھئ تمھارے لیے سپیشل مچھروں کو مارنے والی دوا ہوتی ہے نہ وہ لگائ تھی۔

کیا ناشتہ "۔

اتنے سوال کیوں کر رہی ہیں اپ "وہ بے زاریت سے بولا۔

تائ کا منہ سا اترا۔

عمر بھائی آپ امی سے بد تمیزی کرتے ہیں ہر وقت "سوہا زرس غصے سے بولی

اور عمر نے سوہا کو کبھی ویلو نہیں دی تھی

مجھے ناشتہ چاہیے "وہ بس اتنا ہی بولا سوہا بے عزتی کے احساس سے سرخ ہو گئ۔

آہاں اری او نجما کہاں مر گئ ناشتہ بنا دے عمر کو"۔

وہ بولیں

اپ بنا کر دیں" عمر نہیں جانتا تھا یہ نجما کون ہے بلکہ اس گھر میں وہ صرف

تائ اپنے باپ اور سوہا اور ارہم کے ساتھ چچا کو بھی تھوڑا بہت جانتا تھا اور

بدر کو تو بس دیکھا ہی تھا

ہیں "۔تای حیران ہوئ

ہاں اپکے پاس ہاتھ نہیں ہیں انھیں ہاتھوں میں تو بڑا ہوا ہوں میں " وہ

انھیں کی بات انکے منہ پر مارتا سکون سے بولا

میں بنا دیتی ہوں " نجما پریشانی سے بولی تائ جان کو تو عرصہ گزرا کچن میں

نہیں گئیں تھیں

نو تھینکس " سرد لہجے میں بولا

مجھے بھوک لگی ہے جلدی کریں " وہ پاوں جھلاتا موبائل نکال گیا

ہاں ہاں میں اپنے بیٹے کے لیے ناشتہ بناتی ہوں " وہ مسکرا کر اٹھ گئیں۔

جبکہ سوہا عمر کو دیکھنے لگی

دیکھنے میں وہ ہمیشہ سے پرفیکٹ تھا بدر سے بھی زیادہ حسین رنگت تھی

معلوم نہیں انکی رنگت انکی ماں پر کیوں گئ تھی سوہا اور ارہم کی ورنہ عمر بھی

تو اسی کے باپ کی اولاد تھی ایسے سونے کیطرح چمک دھمک رکھتا تھا۔

سوہا منہ بنانے لگی اور تائ نے تب تک نجما سے ناشتہ بنوا لیا

عمر خاموشی سے ملک شیک اور بریڈ سلائس لینے لگا

اور اچانک ہی سامنے سے ایک انٹی اگئیں

اسکا دھیان اپنے کھانے کی جانب تھا۔

اسلام علیکم "انھوں نے تائ کو سلام کیا

تم پھر اگی کہا تو ہے ہماری بچی چھوٹی ہے بھئ نہیں کرنی کوئ شادی وادی "

تائ زرا غصے سے بولیں

میرا بیٹا بھی ایا ہے اپ ایک بار مل لیں میرے بیٹے سے اپکی بیٹی کو بہت

عزت سے رکھے گا "انھوں نے پیار سے کہا اور ایک خوبرو لڑکا اندر داخل

ہوا تو سوہا تو دل تھام گئ

دیکھو بھلا ساز کی قسمت تھی کیا تھا صوفیا صنم جو ماں کے کمرے سے ابھی نکلیں تھیں دیکھ کر حیران ہوئیں اور کہیں نہ کہیں جیلسی بھی ہوئ تھی ساز سے جبکہ ثروت بھی منہ بنا گئ اُسکی بھی تو دو بچیاں تھیں اب یہ ساز میں کون سے لال لگے تھے جبکہ ساز اپنا اخری پیپر دینے بدر کے ساتھ گئ ہوئ تھی۔

نجما بھی چپ کھڑی تھی

تمھارا دماغ خراب ہے بہن ہمارے ہاں لڑکے منہ اٹھا کر نہیں اتے نکالو بھئ اسکو باہر "تائ غصے سے بولیں اور عمر کو دیکھا جو کہ لاتعلق بنا ناشتہ کر رہا تھا

اسکا کوئ ریسپونس نہ پا کر وہ خود ہی اٹھیں

جبکہ وہ خاتون نجما کے پاس اگئیں

مجھے اپکی بیٹی بہت پسند ہے۔اپ کا اختیار ہے اپ ہاں کہہ دیں" وہ بولیں

جبکہ نجما کے چہرے کے رنگ سے اڑ گئے

سوہا زرا اپنے باپ کو فون گھماو یہ لوگ یوں نہیں مانیں گے "تائ بھڑک کر اٹھیں اور وہ لڑکا ابھی کچھ کہتا کہ بدر اور ساز بھی اگئے

ساز ان لوگوں کو گھر میں دیکھ کر کچھ حیران ہوئ اور جلدی سے اوپر چلی گئ

بدر نے سوالیہ نگاہ اس لڑکے پر اٹھائ جو انکے گھر میں کھڑا تھا

یہ ساز کے بھائ ہیں نہ " وہ خاتون آخری بار قسمت آزمائی ہوئ بدر کے پاس گئیں

بیٹا میں بہت دونوں سے آپکی امی تائ چچی سب سے بات کر رہی ہوں مجھے آپکی بہن ساز بہت پسند ہے اور میں کیا میرا بیٹا بھی بیت خوش رکھے گا انھیں آپ ایک بار میرے بیٹے سے مل لیں " وہ بولی تو بدر حیران ہوا یہ بات نجما نے کی نہیں تھی اس سے اور ساز دل تھامے سب سن رہی تھی

اچھا لیکن آنٹی ہمارے ہاں اجنبی لڑکے گھروں میں نہیں آتے

بدر بولا

اچھا اچھا بیٹا۔ سبحان بیٹا آپ گاڑی میں بیٹھو میں آتی ہوں" وہ جلدی سے

انکے گھر کے ماحول کر احترام کرتی بولیں بدر کو تو بہت اچھی لگیں جو چیزوں

کو ولیو دے رہیں تھیں۔

اور انھوں نے دو تین بار آنے کا کہا تھا

بدر تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے میں انکار کر چکی ہو باہر نکالو اس عورت کو"

تائ جان بولیں تو بدر نے سرد نظروں سے اسے دیکھا

کیوں انکار کیا ہے"۔اسکے سوال پر ان خاتون کی جان میں جان آئی اور تائ

نے غصے سے اسے دیکھا

ساز میری بہن ہے اور اسکا پورا اختیار میرے پاس ہے" وہ سکون سے بولا۔

اب گونگی کا گڑھ کھالینا زبان تو تمھاری ہلے گی نہیں من چاہی جو کر رہا ہے

بیٹا ارے منحوس تجھے کہا ہے اپنے باپ کو بلا"تائ چلائیں جبکہ بدر نے سر

جھٹکا

آپ میرے ساتھ ائیں" وہ انھیں باہر لے ایا

بیٹا میں چاہتی ہوں آپکی بہن "۔

آنٹی آپ مجھے سلجھی ہوئی خاتون لگیں ہیں میں یقیناً اس بارے میں سوچوں گا"۔وہ مسکرایا۔

جبکہ وہ بھی مسکرادیں

' بہت شکریہ اتنی عزت دینے کا

عزت کہاں آپ نے تو ساری اصلیت ہی دیکھ لی" وہ طنزیہ ہنسا۔

جانے دو بیٹا مجھے ساز کو لے کر جانا ہے باقیوں سے مجھے غرض نہیں" وہ مسکرائیں تو بدر بھی مسکرایا

میں کل پھر آؤ گی" وہ کہہ کر چلی گئیں جبکہ بدر نے سر ہلایا اور۔

اندر آ گیا

یہ کون سا طریقہ ہے بڑوں کو بے عزت کرنے کا"تائی بھنا اٹھیں

بدر" نجمانے کچھ بولنا چاہا

امی میں لڑکے کی معلومات نکلوالوں ہم ساز کی شادی کردیں گے اس دوزخ سے بچ جائے گی"

لو یہ گھر دوزخ بن گیا۔"تائ کی چیخ وپکار شروع ہو چکی تھی

بدر نے کان بھی نہیں دھرے اور چلا گیا تایا نے نجما کو طعنے مارنا شروع کر دیے ساز منتظر تھی صوفیا اور صنم کی مگر دونوں ہی نہیں آئیں

اور دوسری طرف سوہا بے چین ہو گئ

ساز اتنے امیر لوگوں میں جاتی اسے چین کیسے آتی جبکہ عمر تو کب کا وہاں سے جا چکا تھا

کس سے پوچھ کر تم نے ہاں کی ہے "بدر کو کٹگھڑے میں کھڑا کر لیا تھا۔

ابھی تک تو نہیں کی لیکن کر دوں گا"۔

تمھارے بڑے مر گئے"تایا جان بھڑکے

ساز بہن ہے میری میں اسکے بارے میں سوچنے کی اور درست فیصلہ لینے کا

"پورا اختیار رکھتا ہوں

بس" وہ دھاڑے

پہلے اپنے قدموں پر کھڑے ہو اسکے بعد اس منہ کو کھولنا میرے سامنے

کیا اوقات ہے تیری۔ کیا اپنی بہن کو اپنی خوشی سے ایک چادر تک نہیں

دے سکتا شادی کے فیصلے کرے گا" وہ اسکو بے عزتی کرنے میں کوئی قصر

نہیں چھوڑتے تھے اور وہی ہو رہا تھا جیسے پورے گھر کی دل کی آواز تایا

جان بول رہے تھے ساز منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی اسکی وجہ سے پورے

گھر میں اسکا بھائی بے عزت ہو رہا تھا وہ نہ ضد کرتا کون سا ساز کو شادی کی

جلدی تھی نہ عمر نکلے جا رہی تھی۔

"تایا جان میری بہن

دودا نے بھی اپنے پیسے کے ڈالیں ہیں تو نے اسکے حلق میں جو فیصلہ کرنے چلا ہے نکل اس گھر سے اور یہ گند بھی لے کر جا پھر دیکھتا ہوں کون تیری بہن سے شادی کرے گا'' انھوں نے اسے دھکیلا تو بدر ایکدم دور ہوا۔

او قات دیکھو اسکی اور باتیں سنو'' وہ ہنس دیے

اگر دوبارہ وہ عورت اس گھر میں دیکھی تو تھپڑوں سے منہ سجادوں گا'' وہ بولے

میں ساز کی شادی وہیں کروں گا'' بدر ہمت کر کے ضد پر اڑا رہا

جبکہ تایا جان نے جوتی اتاری اور اسپر ہاتھ اٹھاتے کہ ساز دوڑ کر بھائی کے آگے اگئ۔

''تایا جان آپ جو کہیں گے وہ کریں گے ہم

پاگل ہو گئی ہو'' بدر دھاڑا یہ ڈرامہ کیا زندگی بھر چلتا وہ لوگ اسی طرح زندگی گزارتے

ارے تم تو ہٹو' ساز کو دھکیل کر۔

تایا جان نے بس اسکا گریبان پکڑا۔

جبکہ عمر یہ شور شرابہ سن کر ابھی نکلا تھا کمرے سے

اور وہی بدر نامہ کچھ کچھ جانتا تھا وہ اس بارے میں

بدر ایک مظلوم لڑکا اور اسکا باپ ایک جلاد تایا وہ سیب کھاتے ہوئے یہ منظر

سکون سے دیکھ رہا تھا۔۔

"تایا جان میں اپنی بہن کی شادی کا حق رکھتا ہوں

تو کرنہ جا یہاں سے" وہ بھڑکے بدر انھیں گھورنے لگا

جا بھئی جا تو یہاں سے نکل اس گھر سے"۔

"بھائی صاحب ہم تو آپکے فیصلے پر چلتے ہیں اپ بڑے ہیں بچہ ہے یہ

بس گونگی عورت زبان کھل گئی اب تیری۔

میں نے کر دیا آج تیری بیٹی کا رشتہ۔

عمر خیام سے اور جس میں اس فیصلے کے خلاف جانے کی جرت ہے وہ آئے میرے سامنے" وہ بولے اس نیچ اپنے نام کی باز گشت پر عمر نے ای بر واچکا کر باپ کو دیکھا

جبکہ تایا جان نے کہہ تو دیا اب عمر کا ہی ڈر تھا بیچ میں کود گیا تو کچھ نہین چھوڑتا انکا

کیا" اس سے پہلے بدر چیخا

اپکا دماغ ٹھیک ہے آپکے شرابی بیٹے اور میری بہن کا جوڑ بنتا بھی ہے" بدر تلملا اٹھا

ہاں بنتا ہے تیری بہن میں سرخاب نہیں لگا میں فیصلہ کر چکا ہوں'۔

میں یہ ہونے نہیں دوں گا پاگل ہیں اپ" عمر کو لگا اسے بولنے کی ضرورت نہیں وہ ابھی صرف تماشا دیکھ رہا تھا

بھای صاحب میری بچی آپکی بچی ہے کچھ اچھا سوچ"۔

شکر مناو کہ تمھارے بھائی نے یہ سوچا۔ برائی کیا ہے عمر میں لاکھوں میں

" کھڑا ہو گا چاند کیطرح چمکے گا

تائی بھی بولیں

اور اگر اس خاتون کو اتنی ہی ہمارے ہاں رشتے داری کی پڑی ہے صنم کی کر

دو وہاں" وہ بولے تو ثروت چچی کو بھی سکون ملا مسکرا دیں

"بہت شکریہ بھائی صاحب آپ بہت عظیم ہیں

آپ اپنے دماغ سے یہ وہم نکال دیں" بدر دھاڑا

تم اس گھر سے نکلے گے میرے فیصلے کے خلاف گئے تو اور تم شادی کی

" تیاریاں کرو عمر خیام اور ساز کی شادی ہو گی وہ بھی بہت جلد

واقعی" اور نجما بدر سمیت ساز کے دل کو بھی اس آواز نے چین دیا تھا اب

تایا تائی تو کیا کوئی بھی اسکے آگے پر نہیں مار سکتا تھا۔

عمر تم سے بعد میں بات کروں گا میں"۔

وہ بعد ابھی ہو جائے تو بہتر ہے میرے کمرے میں آئیں ورنہ مجھے یہاں بھی کوئی دقت نہیں"۔ وہ بولا اور چلا گیا۔

ساز نے ماں کو دیکھا

امی نہیں" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

گھبراو نہیں کچھ نہیں ہو گا

بدر نے اسے سینے سے لگا لیا جبکہ نجما سب کی جانب دیکھنے لگی پر سکون مسکان سب کے لبوں پر تھی اور وہ بے بس کھڑی تھی

"میری زندگی کا فیصلہ لینے والے آپ کون ہوتے ہیں

باپ تمھارا" وہ بولے

اچھا بس یہ ڈھونگ رچانا بند کریں" وہ چیڑ گیا

لگتا ہے تمھارا انٹرسٹ اس ڈائری میں رہا نہیں" اشفاق صاحب ہلکا سا مسکرائے عمر نے کھا جانے والی نظروں سے انھیں دیکھا

آپ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے" وہ انگلی اٹھا کر بولا

" بلکل نہیں میں صرف تمھیں یہ کہہ رہا ہوں کہ شادی کرو بس

" مجھے شادی کی ضرورت نہیں

تو میرے بیٹے تمھیں کہا کس نے ہے کہ اس بھکارن کے ساتھ ساری زندگی بندھے رہو جہاں دل کرے وہاں جاو جس پر دل آئے اسے استعمال کرو "

آپ مولانا ہیں" وہ طنزیہ ہنسا

اشفاق صاحب سنجیدہ ہو گئے

" تمھاری بکواس ہی مجھے تم سے بات کرنے سے روکتی ہے

تو بات ہی کیوں کرتے ہیں"۔

خیر تمھیں تمھاری زبان میں سمجھانا پڑے گا۔

" تمھیں اگر نہیں چاہیے تو میں انکار کر دیتا ہوں کوئی زبردستی نہیں

وہ بولے اور جانے لگے

مجھے شادی ہوتے ہی میری مطلب کی چیز چاہیے" وہ بولا

تو اشفاق صاحب خوش ہو گئے اسکا شانہ تھپتھپا کر باہر آ گئے اب مزید

چوڑے ہو گئے تھے۔

بدر کو یقین تھا وہ بے عزت ہوں گے مگر انکی خوشی نے اسے حیران کر دیا

کر و ساز اور عمر کی شادی کی تیاری۔۔۔۔اور تیاری بھی کیا دو جوڑے بنا اور

نکاح کی تاریخ یہ ہی کوئی اگلے ہفتے کی رکھ لو" وہ بولے تو ساز کو لگا وہ

بے حوش ہو جائے گی جبکہ اسنے بری طرح رونا شروع کر دیا تھا

سب وہاں سے چلے گئے اور ساز پھوٹ کر رو دی

مجھے نہیں کرنی امی پلیز نہیں" وہ ایک سانس بول رہی تھی نجما بھی اسکے

ساتھ بے بسی سے رو دی جبکہ بدر خاموشی سے ان دونوں کو دیکھنے لگا اور

جیسے اسکے دماغ نے بڑی عجلت میں حرکت کی تھی

وہ تایا کہ کمرے میں بنا اجازت کے گھسا

اگر عمر اور ساز کی شادی ہو گی تو سوہا اور میری شادی کی بھی تیاریاں کریں

اور" وہ کچھ بولتی کہ وہ غرایا

"یہ میرا فیصلہ میری زندگی کا فیصلہ ہے

وہ جتا کر چلا گیا اور تایا جان نے گھیرہ سانس بھرا

" ٹھیک ہے مجھے اعتراض نہیں

کرتا ورتا تو کچھ ہے نہیں" تائی کو اختلاف ہوا

کچھ نہیں ہوتا میں اسے رکھ لوں گا پانچ سو روپے پر" وہ کہہ کر لیٹ گئے

جبکہ تائی بے چین ہو گئیں بیٹی کے مستقبل کی فکر تھی انھیں

ساز نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا صوفیا اور صنم افسوس سے اسے دیکھ رہیں

تھیں

بہت برا کیا ہے تایا جان نے اس طرح کوئی اپنے شرابی بیٹے کو زبردستی کسی کے ساتھ باندھ سکتا ہے" صنم بولی جبکہ ساز نے رو رو کر آنکھیں سوجھا لیں تھیں

پلیز تم دونوں کچھ کرو مجھے عمر خیام سے شادی نہیں کرنی اور اور مجھے ابھی تو شادی نہیں کرنی میرا ریزلٹ میری پڑھائی" وہ چہرے پر ہاتھ رکھے رو دی

ہم کیا کر سکتے ہیں بدر بھائی بھی تو خاموش ہو گئے ہیں تم بدر بھائی سے بات کرو" وہ دونوں بولیں

تو ساز بے سر ہلایا اسکی جان سولی پر لٹک گئی تھی گھر کا سب سے گندا لڑکا تھا عمر خیام۔۔۔

جو نشے میں ہر وقت دھت رہتا ہر وقت گھر سے باہر ہوتا اور نہایت بدتمیز ہونے کے ساتھ ساتھ اسکے اندر احساس نام کی چیز نہیں تھی اسے کسی کے بھی ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تھا تبھی وہ شادی کے لیے مان گیا تھا ساز کا دل بیٹھے جا رہا تھا۔

ایسا تو نہیں ہوتا نہ اسنے ایسا کیا کیا تھا جو اسے بدلے میں عمر خیام مل رہا تھا وہ تو عمر جیسی بھی نہیں تھی

کیونکہ ہر انسان کو ویسا ہی شخص ملتا ہے جیسا وہ خود ہوتا ہے وہ تو ایسی بلکل نہیں تھی پھر اسے عمر خیام کیوں مل رہا تھا وہ نیچے ائی صوفیا صنم بھی پیچھے سے اسکے ساتھ ہی اتریں تھیں اسنے ادھر ادھر دیکھا سوہا اچانک سے دیکھ کر مسکرا دی

ارے ساز اواو" وہ اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگی مگر ساز صرف بدر کو ڈھونڈ رہی تھی جو معلوم نہیں کہاں غائب تھا۔

وہ باہر ائی تو وہ اپنی بائیک کو دیکھ رہا تھا

بھائی" اسکی روندی ہوئی آواز پر پلٹا

وہ ساز سے نگاہ چرا گیا وہ خود ہی دوڑ کر اس تک پہنچی

بھائی پلیز ایسا مت کریں مجھے نہیں کرنی عمر خیام سے شادی وہ اچھا انسان نہیں ہے بھائی آپ کہیں نہ کچھ آپ تایا جان سے بات کریں میں نے ایسا کیا

کیا ہے مجھ پر یہ ظلم نہ کریں" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی بدر کا دل ہلا چکی تھی

اسنے اسے سینے سے لگا لیا جبکہ وہ بچوں کیطرح رو دی

تمھارے حق میں اچھا ہو گا وہ" وہ آہستگی سے بولا

نہیں بھائی وہ اچھا نہیں ہے وہ ہر وقت شراب پیتا ہے اور اور صنم بتا رہی تھی

لڑکیوں سے تعلقات بھی رکھتا ہے اپ مجھے اسکے ساتھ کیسے بندھ سکتے

ہیں" وہ بولتی جا رہی تھی جبکہ بدر نے ایک گھیرہ سانس اندر اتارا

"ساز بچے رونا بند کرو جلدی سے پہلے پھر بات کرتے ہیں

ب۔۔بھائ مجھے شادی نہیں کرنی" وہ سسکیاں لیتی بولی

اچھا ٹھیک ہے اوادھر او" وہ اسے چیئر پر بیٹھا گیا

ہو سکتا ہے وہ ویسا نہ ہو جیسا ہم سمجھتے ہیں سب" وہ بولا

آپ حمایت لے رہے ہیں ایسے انسان کی جس سے کوئ امید نہیں جو اپنے

قدموں پر ٹھیک طرح چل نہیں پاتا وہ جوا بھی کھیلتا ہے" وہ جیسے دل ہار کر

روئ تھی

بدر یہ سب جانتا تھا اسنے ساز کو پھر سے سینے سے لگا لیا اسکے پاس خود کوئی الفاظ نہیں تھے وہ کیا کرتا اسکے لیے ایک بے بس انسان تھا وہ اسے شدید غصہ چڑھا تھا

ابھی وہ مزید کچھ بولتا کہ تائی جان اگئیں پیچھے نجما نے سارے شاپر پکڑے ہوئے تھے جبکہ ثروت اور تائی جان خالی ہاتھ باتیں کرتی ارہی تھیں اور اسکی ماں کے چہرے پر تھکاوٹ ہی تھکاوٹ تھی دونوں بہن بھائیوں نے ماں کو دیکھا ساز اپنا غم بھلائے ماں کیطرف بڑھی اور اسکے ہاتھ سے بھاری سامان لے لیا

وہ سب اندر چلے گئے اور بدر کو لگا وہ اس وقت غصے سے پاگل ہی نہ ہو جائے

۔

بس لے لیا جوڑا دو جوڑے ٹھیک ہیں مہنگائی تو دیکھو کیسے سر کو رہی ہے دو ہزار میں تو کچھ ملا ہی نہیں۔۔۔ پانچ ہزار کا جوڑا آیا ہے تمھارا دیکھ لو بس اب اپنی قسمت" وہ ساز کو بولیں جبکہ ساز نے کوئی جواب نہیں دیا

آئے ہائے یہ شکل پر منحوست کیوں طاری کی ہوئی ہے

دلہنوں کا یوں رونا دھونا اچھا شوگن نہیں" وہ جھڑک گئیں ساز نے انکی

جانب دیکھا

مجھے عمر خیام سے شادی نہیں کرنی وہ شرابی ہے" اندر داخل ہوتے عمر کے

قدم اس معصوم سی ڈری سہمی آواز پر رکے اور اسنے آواز کے تعاقب میں

دیکھا

اس لڑکی کی پشت دیکھائی دی تھی وہ سیگریٹ لبوں میں دبائے ہنس دیا اور

اندر چلا گیا جبکہ سیگریٹ کی بدبو جب پھیلی تو سب نے مڑ کر دیکھا اور ساز کو

مزید رونا آیا۔

سن لیا اسنے کیسے منہ پھاڑ کر بولی ہے تو ہاں۔۔۔ کیا تربیت ہے بھئی نجما

تمھاری واہ واہ کوئی لحاظ کوئی پردہ کوئی شرم نہیں دور دور تک نہیں" تائی

نے اٹھ کر اسکے تھپڑ جڑ دیا۔۔۔

ساز صوفے پر گیری

بھابھی بچی ہے "نجما تڑپ کر آگے بڑھی

مر جانیے کی اج شادی ہو جائے کل کو دس بچے کر لے گی بچی ہے زبان کو

لگام دے اپنی۔۔۔

تیرے تایا نے سن لیا زبان کھینچ لیں لے گے اسکی بے حیا" وہ چیخنے لگیں

جبکہ سازماں کے سینے میں چہرہ چھپائے رو دی

اسکے پاس کوئ حل ہی نہیں تھا

اجی میں کہتی ہوں یہ جو ہفتے بعد کی تاریخ ہے اسے دو دن کے بعد ہی کر دیں

"آوارہ لڑکی ہے زبان کھل گئ ہے اسکی

رات کا کھانا کھاتے ہوئے تائی جان بولیں تو سب نے تائی جان کی جانب

دیکھا وہاں عمر موجود نہیں تھا اور تایا جان نے عین حسب عادت بدر کو

کھانے کے وقت کسی کام سے بھیج دیا تھا

تایا جان کی نگاہ اسے اپنی پیٹھ پر بھی محسوس ہو رہی تھی ساز سے لقمہ بھی حلق سے نہیں اترا اسنے صنم اور صوفیا کو دیکھا جو چپ چاپ کھا رہیں تھیں جیسے اسکی کچھ نہ لگتی ہوں

"بھابھی بچی ہے بچے تو ایسی باتیں بول

چپ" تایا جان کی دھاڑ پر نجما کا سانس رک گیا

اب اس کو کس یار کے ساتھ پکڑا ہے" وہ تائی جان کی جانب دیکھتے بولے جبکہ تائی جان انکے طنز پر پہلو بدل گئیں

اور بے عزتی کے احساس سے سرخ پڑ گئیں وہ جانتے تھے انکا اشارہ کس طرف ہے

ن۔۔۔نہیں یار کے ساتھ نہیں لیکن کل کو بنا لے کسی کو کیا خبر ابھی تو منہ پھاڑ کر کہتی ہے عمر شرابی ہے شادی نہیں کروں گی دیکھو بھلا شرم وحیا تو اس گھر میں بس ایک ہی بچی کے پاس رہ گئی میری سوہا مجال ہو جو ایک بار

بھی منگنی کے باوجود بدر سے بولی بھی ہو"تائی بولی جبکہ ثروت بھی بے چین ہوئی

بھابھی میری صنم صوفیا بھی تو شرم وحیا والی ہیں" وہ اپنے بچوں کو تایا کی نگاہ میں گندا نہیں بنا سکتی تھی

ہاں ہاں بھائی لیکن میری سوہا کا مقابلہ نہیں" وہ بولیں

اور سن لیں میں سوہا کی شادی نہیں کروں گی ابھی اس بدر کو کسی کام دھندے پر لگنے دیں" انھوں نے کہا جبکہ تایا جان خاموش ہو گئے

کل نکاح کا انتظام کر لینا چار لوگوں میں نکاح پڑھا دیا جائے گا" وہ کہہ کر اٹھ گئے اور ساز غش کھا کر وہیں گیر گئ

امی کیا ہے اپکو مجھے بدر سے شادی کرنی ہے اور آپ نے بلا وجہ ڈرامہ لگ دیا

" وہ بھڑکی

منہ بند کر لے اپنا" تائی نے اٹھ کر دروازہ بند کیا

تو اور کیا کہوں اچھا بھلا سب ٹھیک ہو رہا تھا اپکو کیوں دورہ پڑ گیا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ مجھے شادی کرنی ہے" وہ بھڑک کر بولی

بس سوہا مجھے غصہ چڑھا نہ مار دو گی تمھارے سر پر کچھ" وہ نہایت غصے سے بولی

" مسلہ کیا ہے اپکو

کماتا دھرتا نہیں کچھ تمھارے باپ کا ہاتھ ہے مجھے ابھی عمر کے ساتھ لالچ چپکی ہوئ ہے کبھی بھی بدر کو کچھ نہیں دے گا بدر کو خود ہی کچھ کرنے دو"

وہ کپڑے تہہ لگاتی بولیں تھیں

لو بھلا اب بھی کچھ نہیں کرتا لیکن روٹی تو پوری ملتی ہے نہ" وہ پہلو بدلتی کھڑی ہو گی

شادی کے بعد بچے لگ جاتے ہیں ایک چھڑی چھاٹ انسان اور بال بچوں والے میں فرق ہے" تائی بولیں تو سوہا پاؤں پٹخ گئ

بس دفع ہو یہاں سے اور اپنی زندگی چاہتی ہے تو منہ بند ہی رکھ" وہ بولیں

جبکہ سوہا منہ بسور کر باہر اگئ

اچھا بھلا سب ٹھیک ٹھاک ہو رہا تھا معلوم نہیں کیا دورہ پڑ جاتا تھا اسکی ماں کو

وہ صوفے پر بیٹھ گئ

پھر ایکطرح اسے یہ بات ٹھیک بھی لگی ابھی تو ساز کی آئے روز کی بے عزتی کے مزے لینے تھے اسے اگر اسکی بھابھی بن جاتی تو شاید عمر اسپر کسی قسم کا دباؤ ڈالتا لیکن وہ اسپر دباؤ ڈال ہی نہیں سکتا تھا وہ اسکو بتا نہ دیتی۔۔۔

خیر چھوڑو" سب کچھ دماغ پر سے اتارا کر وہ ساز کو دیکھنے پہنچ گئ

نجما اسکا سر دبا رہی تھی

ارے ساز تم تو بے ہوش ہو گئ" وہ ہنس دی

"سوہا بیٹا اسکی طبعیت نہیں ٹھیک

اچھا آپ تو چپ کریں عجیب میسنی سی عورت ہیں اپ بھئ پہلے اسکے لیے کچھ تو بولیں بیٹی تھی آپکی کہہ سکتی تھیں میرا اختیار ہے عمر خیام مطلب واقعی عمر جو دو قدم اپیے بنانہ چلے" وہ منہ بنا کر بولی

نجما خاموش ہو گئ اور دوسری طرف ساز پھر سے رونے لگی تھی

امی مجھے بچالیں کچھ کریں اس شادی سے بہتر ہے آپ مجھے مار دیں" وہ بولی جبکہ سوہا کو ایک لمحے کے لیے اسپر ترس آیا اور اگلے لمحے وہ چل بھی گیا

اگلا دن عجیب خاموشی لیے ہوئے تھا۔

گھر میں سب تھے چہل قدمی ہو رہی تھی دو چار لوگ جو گواہان کے طور پر باہر سے ارہے تھے انکے لیے کھانا بن رہا تھا اور بیٹی کے نکاح پر بھی نجما کچن میں تھی

جاؤ بھی تمھارے تایا نے کہا ہے کہ بس آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گے گھر تیار ہو جا کر اور اسکے بھی نیلی پیلی کوئی سرخی لگا دینا"تائی نے سوہا کو ڈریس دیا تو سوہا نے دیکھا

اتنا اچھا جوڑا لائی ہیں اپ اسکے لیے" وہ سرخ رنگ کے عام سے لباس کو دیکھتی جلن محسوس کرتی بولی

ارے میری بچی تو نے اس سے زیادہ مہنگا جوڑا پہنا ہوا ہے اور دیکھ کتنی پیاری لگ رہی ہے "انھوں نے اسکی بلائیں لیں اور وہ مطمئین ہو کر باہر اگئ

بدر اندر ہی رہا تھا سوہا نے ادھر ادھر دیکھا اور اسکے پاس اگئ

بتاو بھلا کیسی لگ رہی ہوں" وہ ذرا اترا کر بولی

شکل و صورت سے تو اچھی ہی لگ رہی تھی بدر نے اگنور کر دیا اور آگے بڑھ گیا

تایا جان کتنی دیر میں آئیں گے "اسنے تائی سے پوچھا

" آتے ہوں گے تم نے انتظامات دیکھ لیے

چار لوگوں ارہے ہیں تائی جان چار سو نہیں" وہ سر جھٹک گیا

بس طنز کرالو رشتوں کا بھی حساس نہیں ساس ہو تمھاری" وہ بولی

یہ تو آپکی بیٹی میرے نکاح میں آجائے پھر ہی کوئی رشتہ بنے گا" وہ کہہ کر پلٹتا

منہ دھو کر رکھو میاں اپنا جب تک کسی کام دھندے پر نہیں جاتے میں اپنی بیٹی نہیں بیاہوں گی" وہ بولیں تو بدر نے حیرانگی سے مڑ کر دیکھا یعنی اب صرف ساز کا نکاح ہو رہا تھا

یہ کیا بکواس ہے تایا جان سے میری کمٹمنٹ تھی" وہ بھڑکا

کون سی کمنمنٹ بھئی کہہ دیا میں نے بس" وہ ہاتھ اٹھا کر بولیں بدر تلملا کر پلٹا سوہا کھڑی مسکرا رہی تھی وہ دانت پیستا وہاں سے چلا گیا اور اسکے بعد اسنے تایا جان کو ہزار فون کر لیے مگر اسنے فون نہیں اٹھایا معلوم نہیں کہاں تھے

عمر خیام والد اشفاق صاحب تمہیں ساز زمان اپنے نکاح میں قبول ہے" وہ

نیندوں میں اٹھا تھا تو پتہ چلا نکاح ہے اسکا شدید بے زاریت اور نیند میں چور

وہ منہ دھو کر انکے سامنے بیٹھا تھا

چھتیس بار کہوں قبول ہے کہہ تو دیا" وہ اکھڑ کر بولا

" بیٹے تین بار

قبول ہے قبول ہے قبول ہے مزید مجھ سے سوالات کرنے کی ضرورت

"نہیں ہے

اسنے اس مولانا کے ہاتھ سے پیپر کھینچا اور عمر خیام بڑا بڑا درج کر کے اسنے

پیپر ٹیبل پر پھینکا اور اٹھا گیا

اب مجھے نہ اٹھانا کوئی" کہہ کر وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا تھا۔

تایا جان ادھر ادھر دیکھنے لگے جبکہ بدر نے ایک ادھم اٹھایا تھا جسے ہمیشہ

کیطرح بیٹھا دیا گیا تھا وہ ہر صورت سوہا سے آج ہی نکاح کرنا چاہتا تھا لیکن

ابھی قسمت بلکل کوئی اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی

بدر نے نفرت سے تایا کو دیکھا اور دوسری طرف سازلال جوڑے اور زبردستی کے پہنائے گئے زیورات میں بیٹھی ایک سانس رو رہی تھی۔

اور جب اس سے سوال ہوا تو وہ بچوں کیطرح انکار کر گئ

نہیں نہیں قبول" وہ بدر کے ہاتھ تھام گئ

تایا نے اسے کھا جانے والی نگاہ سے دیکھا۔

بدر بھائی نہیں پلیز" وہ آخری کوشش کرنے لگی جبکہ تایا نے اسکا ہاتھ سب کے سامنے پکڑا اور زبردستی اسکا انگوٹھا لگوا دیا

مولانا صاحب زبردستی نکاح نہیں کرا سکتے آپ بچی کو قبول ہے کہنا بہت ضروری ہے"

قبول ہے کہو" وہ حکم دیتے دھاڑے

ق۔۔قبول ہے" وہ بولی اور تین بار بول کر اسنے اپنا چہرہ چھپا لیا

بدر بے بس کھڑا تھا۔

مبارک اور سلامتی ہونے لگی جبکہ بدر سے مزید یہ سب برداشت نہیں ہوا اور وہ باہر نکل گیا

خود پر شدید غصہ تھا نہ ہی کچھ کر سکتا تھا وہ اور نہ ہی کر پاتا

لے جاو بھئی ساز کو اسکے کمرے میں "تائی مسکرائی

نجما بیٹی کو سینے سے لگائے رو دی

صنم اور صوفیا بھی جبکہ سوہا تائی اور ثروت چچی خوش تھیں

ساز کو زبردستی گھسیٹ کر عمر کے کمرے کے باہر لے جایا گیا

ساز نے نجما کا ہاتھ جکڑ رکھا تھا

امی نہیں "وہ سہمی ہوئی سی بولی

اللہ کے حوالے "اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی بات نہیں تھی

ارے بند کرو یہ ڈرامہ عجیب ڈرامے لگائے ہوئے ہیں رات سر پر چڑھ گئی ہے صبح سے کام کر کر کے کمر ٹوٹ گئی'' تائی بولیں جبکہ صبح سے ہی وہ تخت پر بیٹھیں تھیں

سوہا نے بے زاریت سے دیکھا اور ساز کو اندر دھکیل دیا اور دروازہ باہر سے لاک کر دیا

ڈرامے باز'' کہہ کر وہ پلٹ گئی

'' نجما منہ پر دوپٹہ رکھے رو دی

مر جانی کیوں منحوست پھیلا رہی ہے چائے بنا کر لا بس اب رو رو کر گھر بھر دیا میرا'' وہ چلائیں تو نجما کچن میں چلی گئی

اچھا ہو گیا ایک بچی کے فرض سے فارغ ہو گئے

ثروت چچی چاپلوسی کرتی بولیں

ہاں بھئی کل کو وہ عورت آ کر کھڑی ہو جاتی ہفتے میں تو دنیا ادھر سے ادھر ہو جاتی بس ہو گئی شادی جہاں ہونی تھی ''

وہ بولیں اور ثروت چچی انکے پاوں دبانے لگیں

صنم صوفیا اور سوہا اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں تھیں

مجھے ساز کے لیے بہت دکھ ہے" صوفیا نے کہا تو صنم نے سر جھٹکا

بھئ تمھاری بہن کی شادی اتنے امیر کبیر لڑکے سے ہو تمھیں خوشی نہیں ہو گی" صنم بولی

"ہو گی مگر ساز بھی تو ہماری دوست تھی

اچھا اب بس کرو اللہ کرے وہ آنٹی جلدی سے آجائیں پھر سے" وہ بیڈ پر لیٹ گئ

صوفیا نے بھی شانے اچکائے اور چینج کرنے چلی گئ

اسلامہ آباد میں سردی ذرا زیادہ تھی

اور اسے ہمیشہ سے سردی بہت لگتی تھی اسے یہ تھا سردیوں میں وہ ہمیشہ کمرے کی ہو جاتی تھی جبکہ اسکی بڑی بہن اسے کتنی باتیں سنا دیتی تھی اور اسے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا تھا مسکرانا اسکی طبعیت کا خاصا تھا۔

یہاں اکر شاہنواز اپنے کاموں میں لگ گیا تھا اسنے اس سے کوئی بات نہیں کی

پہلے اس محل نما گھر میں وہ دونوں ہوتے تو بولنے کی اجازت نہیں تھی اب اس محل نما گھر میں کوئی نہیں تھا اور اب اسے بولنے کی عادت نہیں تھی

ملزم کام کر جاتے کھانا بنا جاتے وہ سارا دن لون میں بیٹھ کر گزار دیتی

شاہنواز اپنے کام سے گھر میں آتا اور اسکے بعد چلا جاتا اسنے ایک بار بھی کوئی بات نہیں کی تھی اور اکثر رات کو دیر سے آتا تو اسکی جان بخشی ہوئی تھی

ایزہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی شاور لے کر نکلی تھی

اسنے بال خشک کیے اور اسکی ڈریسنگ پر میکپ رکھا تھا اسے یاد آیا اسے کتنا شوق تھا میک اپ کا مگر امی نے کبھی استعمال نہیں کرنے دیا تھا

اور شادی کے بعد کوئ خوشی اسکے سینے میں جنم نہیں لے سکی تھی تبھی
اسنے خود سے نہیں لگایا اور نہ شاہنواز کو ضرورت تھی

اسنے لیپسٹک کھولی اور ہونٹوں پر لگالی

اسکی چمکتی رنگت پر سرخ اناڑی لپسٹک حسین لگ رہی تھی دوسری
طرف اسنے بلش بھی لگالیا اور بے دھیانی میں وہ میکپ استعمال کرتا چلی گئ
یاد ہی نہیں رہا وہ تو پتھر کی ایزہ تھی اب۔۔۔

اسنے ڈارک بلو کلر کا ڈریس پہنا تھا جو ہلکے پھلکے کام سے بہت حسین لگ رہا
تھا اسنے بالوں میں برش چلایا اور یہ سوچ کر کہ کچھ دیر تک وہ یہ سب ہٹا
دے گی وہ نیچے اگئ

نیچے اترتے ہی ملازمائیں سمیت ملازم اسے دیکھتے رہ گئے

وہ ملازمتوں کی تعریف پر سرخ سی پڑنے گئ

جبکہ وہ باہر لون میں آگئ ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ شاہنواز کی گاڑی دیکھ کر
ایکدم اسکے رنگ اڑے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ساتھ کوئی اور بھی تھا

ایزہ کا دل کیا یہاں سے غائب ہو جائے وہ سہمی سہمی نظروں سے سامنے دیکھتی حالانکہ وہ پیچھے قدم لے سکتی تھی لیکن شاہنواز کو سامنے پا کر وہ اسی طرح ہو جاتی تھی جیسے جسم سے روح نکل گئی ہو اور جان باقی نہ رہی ہو

شاہنواز نے اسے لون میں سجے سورے بڑی حیرت سے دیکھا تھا وہ مرد جو اسکے ساتھ آیا تھا اسنے بھی ایزہ کو دیکھا۔

"شی از سو بیوٹی ہو از شی

اس مرد نے بظاہر تعریف کی تو ایزہ کو لگا اب شاید اسکے ٹکڑے کر دیے جائیں وہ اسکے پاس نہیں آیا تھا اس بات کا جواب نہیں دیا اور اسے یوں ہی دیکھ کر وہ اندر چلا گیا۔

ایزہ کے وجود میں ہلکی سی حرکت ہوئ

ہاتھ پاؤں کانپ اٹھے بے چینی سے پہلو پر پہلو بدلنے لگی

وہ مرے مرے قدموں سے اندر ائ اور جلدی سے بھاگ کر اوپر چلی گئ

شاہنواز ٹانگ پر ٹانگ جمائے خاموشی سے بیٹھا تھا جبکہ وہ آدمی اسے کچھ بتا رہا تھا اور ان دونوں کے درمیاں توقف ایزہ کے بھاگنے پر ہوا تھا

ایزہ کمرے میں ائ اور اسنے روم لاک کر دیا

کیا کیا ضرورت تھی اسے یہ سب کرنے کی اسے کیوں ضرورت پڑی یہ سب لگانے کی؟

اسے خوف سے رونا آیا تو ہونٹوں پر ہاتھ مل دیا

اسکی لیپسٹک گالوں پر پھیل گئ

سارا چہرہ بار بار دھو دھو کر سرخ کر لیا تھا اسنے جبکہ رو رو کر آنکھیں بھی سجا لی تھیں یقیناً اب وہ اسکا منہ توڑنے گا

اس سے کہے گا کہ کس یار کے لیے سج کر بیٹھی تھیں کیونکہ اسکے لیے تو کبھی تیار نہیں ہوئ تھی

دادی کی باتیں سچی ثابت ہو جائیں گی اور اسنے کہا تھا جس دن وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا اسے دنیا کی ہر لڑکی کے لیے عبرت بنا دے گا

ہو سکتا ہے اسے مار مار کر اسکی ہڈیاں توڑ دے۔

ویسے تو انکے گھر میں ٹی وی یہ موبائل لڑکیوں کے پاس ہوتا نہیں تھا لیکن یہاں اکر اسنے ایسی نیوز کئ بار سنی تھی پھر کالج میں بھی لڑکیاں اکثر بتا دیتی تھی اب اسکے ساتھ کیا ہو گا؟

بے چینی نے اسے ایسے چین نہ لینے دیا کہ اسکا دم گھٹنے لگا اور وقت کافی گزر گیا

اچانک دروازہ کھلا ایزہ کھڑی ہو گئ

جرم کی سزا پانچ گھنٹے بعد ملے یہ پانچ منٹ بعد ملنی ہی تھی اسنے شاہنواز کو عجلت میں اندر آتے دیکھا

اور جتنی جلدی میں تھا وہ وہیں رک گی اسے دیکھ کر۔۔۔۔

تمھیں کسی ملازم نے بتایا تھا آج گھر میں پارٹی ہے چھوٹی سی"۔اسکے سوال پر ایزہ نے حیرانگی سے سر اٹھایا

وہ کچھ کہہ نہیں سکی۔۔۔

اتنی تیار ہو کر لون میں بیٹھی تھیں تو یقینا کسی نے بتایا ہو گا ورنہ تمھارے شکل کبھی سنوری ہوئ دیکھی نہیں میں نے خیر سب اتار کیوں دیا"اسکے سوال پر ایزہ کا دل کیا وہ زمین پر پڑ جائے اور چیخ چلائے بہت زور زور سے روئے

اللہ نے اسے بچالیا کتنی آسانی سے وہ خوف سے مرنے کو تھی اور اللہ تعالیٰ نے کتنی سہولت سے اسے اس خوف سے نکال دیا

اسکی نگاہ جھک گی کیونکہ اسکی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا

مج۔۔مجھے لگا اپکو برا لگا اس۔۔اس وجہ سے چہرہ دھو۔۔۔دھو دیا

۔م۔۔مجھے نہیں۔۔۔پتہ۔۔۔تھا۔۔میں وی۔۔ویسے ہی بس تھوڑا بہت

تیار ہو گئی تھی" وہ سچ بتا گئی جہاں اللہ نے خود سے اتنی مدد کی سچ پر بھی اسکی

مدد کرتے۔۔۔

شاہنواز نے اسکے اٹکے ہوئے لفظ سنے

گھر میں ہزار ملازم ہیں" لہجے میں سختی اتری

میں آئندہ خیال رکھوں گی" ایزہ کی آواز بھیگ گئی

تمھیں کھانا وانا بنانا آتا ہے" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

ج۔۔جی" ایزہ نے گال پر سے آنسو صاف کیے

گڈ ٹھیک ہے فارغ کرو پھر سب کو گھر سے گھر کے اندر کوئی مرد نہیں آئے

گا پھر جیسے مرضی پھیرو" وہ کہہ کر مڑ گیا

ایزہ نے حیرانگی سے اسکی پشت دیکھی وہ شخص ہر جگہ حیران کرتا جا رہا تھا وہ

اپنے اندر کے گلٹ کے باعث اتنی خوفزدہ رہتی تھی

پھر اسکے سخت اور سرد رویے پر پھر دادی جان کے طعنوں اور مار پیٹ پر

لیکن ہر بار جب اسے لگتا اب وہ اسے مار مار کر ختم کر دے گا وہ کوئی نہ کوئی

راہ دے جاتا اور وہ یہ بھی جانتی تھی یہ سب وہ لاپرواہی اور بے دھیانی میں کرتا ہے

اسے ایزہ میں انٹرسٹ بستر کی حد تک تھا اگر اسے ایزہ سے محبت ہوتی تو یقینا وہ اسکی خاموشی سے کو توڑتا لیکن شاہ نواز کو جتنا وہ سمجھ پائی تھی

ایک میچور مرد تھا

اور اپنے ہر انداز میں بولڈ اسے غرض نہیں تھی وہ اپنی بیوی کو چار بندوں میں چھونا ہے یہ اکیلے کمرے میں۔

وہ محبت وغیرہ کے جذبوں سے عاری تھا۔

اسنے ایک بار دادی سے باتیں کرتے اسکے یہ الفاظ سنے تھے

محبت بچوں کا کھیل ہے اگر وہ مجھ سے نہ بھی کرے مجھے تب بھی فرق نہیں پڑتا اور مجھے دنیا میں کسی سے محبت نہیں "

یہ الفاظ شادی کے شروع دنوں میں سنے تھے اسنے جب دادی جان نے کہا تھا کہ ایزہ کم عمر ہے تم سے بہت محبت کرے گی

ہو سکتا ہے تب انھیں ایزہ اچھی لگتی ہو اور وقت کے ساتھ ساتھ انھیں اسکا کردار اسکے چہرے پر دیکھتا ہو

شاہنواز ایک انا پرست مغرور اور گھمنڈ مرد تھا جبکہ اسکے بر عکس ایزہ محبت اور چاہت کے لبادے میں لیٹی ایک حسین سی کلی جس کے اختبارات اسی کے ہاتھ میں تھے

ایزہ کو اسکی کوئ بات اچھی کبھی نہیں لگی ان کے بیچ کبھی کوئ بات ہوئ بھی نہیں اور بس مرد کا شکل وصورت سے اچھا ہونا کافی ہوتا ہے

سیرت کہاں جاتی ہے ؟

اخلاق کہاں جاتا ہے لہجے کی نرمی آنکھ کی نرمی کہاں جاتی ہے لیکن اسکا یہ اندھا اعتبار ایزہ کو پاگل کر رہا تھا

جب دنیا میں کسی نے اسپر اعتبار کیا ہی نہیں تو شاہنواز کو کیوں ہے اسپر اعتبار

وہ سب کچھ سچ ہی تو ہے جو اسکی دادی نے کہا

وہ واقعی آوارہ تھی "ٹپ ٹپ آنسو بہتے چلے گئے

یہاں تک کے دروازے کی کلک پر اسنے جلدی سے آنسو صاف کیے

جب گھر مہمانوں سے بھر جائے گا تب تم نے اپنے قدم نیچے لے کر جانے ہیں" ایکدم وہ ذرا غصے سے بولا

ایزہ نے آنسو صاف کیے وجود میں حرکت ہوئی

میں۔۔ میں کیا پہنو" وہ جاتے جاتے رک گئی

یہ تم مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو" اسنے ذرا کڑوی سی نگاہ سے دیکھا

وہ پارٹی میں جاتی وقت ڈریس آپ چوز کرتے ہیں نہ" وہ اہستگی سے بولی

شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا اسکی وارڈروب ایک جھٹکے سے کھولی وہ تو اتنی نازک سی تھی کہ اس آواز سے ہی ہل گئی شاہنواز نے نفی میں سر ہلایا اور اسکے ڈریسز دیکھنے لگا اور ان ڈریسز میں سے اسنے اسکے لیے ریڈ کلر کی ساڑھی کھینچ کر اسکی جانب اچھال دی

اب مجھے روتی ہوئی نہ دیکھنا" کہہ کر وہ مڑا اور خود تیار ہونے لگا

ایزہ نے اس سرخ ساڑھی کو دیکھا

کچھ زیادہ ہی پسند تھا اسے یہ لباس وہ اکثر پارٹیز میں ساڑھی میں ہی جاتی تھی

وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی کیونکہ اسکے ساتھ اسکے پہلو میں تیار ہونے کی

ہمت ہی کہاں تھی۔

اسنے تقریبا آدھے گھنٹے میں خود کو تیار کر لیا تھا بلکل ویسا ہی جیسا ہو جاتی تھی

وہ باہر نکلی تو شاہنواز نہیں تھا

بس اتنی ہی ویلیو تھی اسکی دو لفظ جملوں کے بعد وہ اپنی دنیا میں مگن ہو جاتا

اسنے اپنی وارڈروب سے ایک سیٹ نکالا کافی نفیس تھا اور گلے میں پہن لیا

کافی خوبصورت لگ رہا تھا

چھوٹے چھوٹے ائیر گز پہن کر وہ مکمل تیار ہو چکی تھی۔

اسنے ائینے میں خود کو دیکھا

وہ حسین تھی یہ بات تو اسنے ہر آنکھیں پڑھی تھی اور دنیا میں ایک ہی شخص

تھا جو اسکی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر دیتا تھا اور وہ کتنی بیوقوف تھی

نامحرم کی تعریفوں پر پھولے نہ سماتی تھی

خود پر افسوس تو وہ بہت عرصے سے کر رہی تھی

اسنے کہا تھا روتی ہوئی نہ دیکھا آنکھوں کو ٹشو سے صاف کر کے وہ دروازہ

کھول کر نکلی تو گھر میں چھل پہل امیروں کے جوتوں کی ٹک ٹک اور

گلاسوں کا ہلکا سا شور سا اٹھ رہا تھا

وہ کنفیوز سی تھی شاہنواز کو ڈھونڈنے لگی وہ اسے دور کھڑا دیکھائی دیا

یہاں وہ جانتی ہی کسے تھی سر جھکائے اسکے پہلو میں اکر کھڑی ہو گئی اور اسکا

ہاتھ تھام لیا

اسکی اس حرکت پر شاہنواز نے پلٹ کر ایک نظر چاروں طرف دیکھا

ہر نگاہ اسپر تھی

Meet my wife eza shah"

وہ بولا تو سامنے کھڑی عورت نے اسکی جانب ہاتھ بڑھا لیا

She is too young--

وہ ہلکا سا مسکرائی

ایزہ بھی مسکرادی شاہنواز کا ہاتھ اسکی کمر پر تھا ایک ڈھارس سی ہو رہی تھی اور پھر ہلکا ہلکا کانفرنس بھی آنے لگا

کیا کرتی ہو تم" وہ پوچھنے لگی

شاہ کا انتظار" جو حقیقت تھی اسنے اتنی بتادی

جبکہ وہ لڑکی قہقہہ لگا اٹھی

سو سوئیٹ کیا یہ کھڑوس اتنا سوئیٹ ہے بھی کہ تم اسکا انتظار کرو" اسکے چیڑنے سے شاہ کو کوئ فرق نہیں پڑ رہا تھا یقیناوہ اسکی جاننے والی تھی ورنہ اسکی جانب کوئ ہاتھ نہیں بڑھا سکتا تھا

شاہنواز کی جانب ایزہ نے دیکھا وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا ایزہ سر ہلا گئ

بہت پیاری ہو تم" اسنے پھر سے تعریف کی

باقی میرے لیے چھوڑ دو میں کر دوں گا" بلا خر اسنے اس لڑکی کا ہاتھ ہٹا ہی دیا

ایزہ بھی حیران تھی بار بار اسکی تھوڑی کو چھو رہی تھی اور وہ کھڑا مسکرا رہا تھا پل بھر کے لیے کسی اور کا گمان ہونے لگا تھا کہ وہ شاہنواز تو نہیں ہو سکتا مگر جیسے ہی اسنے ہاتھ ہٹایا تو یقین ہو گیا کہ وہ وہ ہی ہے۔۔۔

آہ تم آج بھی اتنے ہی پوزیسیو ہو" وہ لڑکی بولی تو شاہنواز شانے اچکا گیا

مجھے زندگی نے ایک بار میری جگہ سے ہلایا یے بار بار نہیں توڑ سکتی" وہ کہہ گیا

ایزہ چونکی تھی مگر بات کہیں اور نکل گئ

شاہنواز ایزہ کو اسکے پاس چھوڑ کر دوسری طرف چل گیا

اپکا نام کیا ہے" ایزہ نے خود ہی پوچھ لیا

وہ ہنس دی۔۔

دیکھو کب سے میں تم سے بات کر رہی ہوں نام ہی نہیں بتایا ایکچلی میں شاہنواز کی یونیورسٹی فیلو ہوں۔۔ فیلو سمجھو بزنس پاٹنر سمجھو یہ کچھ بھی

سب کو لگتا تھا وہ مجھ سے شادی کرے گا" وہ قہقہہ لگا اٹھی ایزہ نے اسکی جانب دیکھا۔

لیکن یہ بات بس ہم دونوں کو نہیں لگتی تھی یونو دوستی ایک بہت خوبصورت رشتہ ہوتا ہے اگر دونوں طرف سے اس رشتے کی پاکیزگی کو سمجھا جائے

تو میں شاہنواز میں اس طرح انٹرسٹیڈ تھی ہی نہیں اور شاہنواز تو شاہنواز تھا "وہ سر نفی میں ہلاتی ہنس دی

مطلب "ایزہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی

ارے بھئی چھ سات ماہ ہو گئے شادی کو اور تم مجھ سے مطلب پوچھ رہی ہو" وہ مسکرائی

ایزہ خاموش ہو گی

چپ چپ رہتی ہو یہ یہ ڈرا کر رکھتا ہے" وہ بولی

نہیں ایسا تو نہیں ہے" وہ اہستگی سے بول دی

نہیں مجھ سے بہتر شاہنواز کو کوئی نہیں جانتا وہ یقینا تمھارے ساتھ سخت ہے" وہ سنجیدگی سے بولی

ایزہ کچھ نہیں بولی

دیکھو ایزہ ہر انسان کی زندگی میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے تمھاری زندگی میں بھی ہوگا

اور میری میں بھی ہے

شاہنواز تم سے بہت بڑا ہے ائی نو لیکن بیوی بیوی ہی ہوتی ہے پندرہ سال چھوٹی ہو یہ پندرہ سال بڑی۔۔۔

مرد اگر کسی کے آگے گھٹنے ٹیکتا ہے تو وہ اسکی بیوی ہی ہوگی بھلے کتنا بھی آنا پرست ہو "

اور زندگی میں واقعات حادثات بہت تبدیلی لے رہے ہیں

مجھے لگتا ہے تمھارے حسن سے اگر وہ متاثر ہے تو تمھاری کردار سے بھی ہونا چاہیے

چھ سات ماہ میں تمھیں اسکے اندر محبت کا بیج بو دینا چاہیے تھا

تمھاری فضل میں ہریالی بہت ہوتی یہ میرا وعدہ ہے کیونکہ شاہنواز نہایت

چپکو انسان ہے" وہ خود ہی ہنس دی

جس کا ہو جائے اسکے بعد تو کوئی اسکے خلاف زمین آسمان بھی ایک کر دے

" کبھی نہیں جئے گا

انھوں نے کہا وہ آنکھوں دیکھے پر یقین رکھتے ہیں "ایزہ کو پہلی بار احساس ہوا

تھا کہ شاہنواز اسکا شوہر ہے

یہ کسی نے حساس دلایا تھا۔

بلکل تم بھی تو آنکھوں دیکھے پر یقین کر لیتی ہو گی میں بھی کر لیتی ہوں لیکن

اچھی بات یہ ہے وہ کسی کی باتوں میں نہیں آتا اور میں اور تم کسی کی بھی

باتوں میں اسکتے ہیں" اسنے بتایا اور یہ بات تو ایزہ بھی سمجھ گئی تھی چپ ہو گئی

۔

"ہمیں اپنے ہاتھوں سے زندگی کو خود سنوارنا ہوتا ہے

لیکن میری زندگی میں ایسا کچھ نہیں ہے جسے سنوارا جائے" وہ کسی سے

سات ماہ بعد بولی تھی

"کیوں نہیں ہے بہت کچھ ہے تمھارے پاس غور کرو

میں اچھی لڑکی نہیں ہوں" وہ بولی رمشہ نے اسکی جانب دیکھا

میں کون سا اچھی ہوں ماضی تو میرے پاس بھی ہے" وہ ہلکا سا مسکرائی

مگر مجھے یہ لگتا ہے میں جتنے دل سے اپنی غلطی کو سدھاروں گی میرے لیے

" اتنا ہی اچھا ہے تو تم نے ایسا کیوں نہیں سوچا

لیکن وہ غلطی گناہ ہے" وہ سسک اٹھی

یہ تو شکر تھا وہ دونوں بلکل الگ بیٹھیں تھیں

گناہوں کی معافی نہیں ہوتی کیا" اسنے اسکے نازک سے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

آپ پوچھیں گی نہیں وہ کیا ہے" وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی

نہیں" وہ مسکرائی اور اسکے پاس ہو گئی

کیونکہ مجھے یہ دکھ رہا ہے کہ ایک چھوٹی سی معصوم سی لڑکی نے بلاوجہ بہت

سارا بوجھ اٹھا رکھا ہے تم نے کبھی اللہ سے معافی مانگی ہے

مانگی ہے مجھے لگتا ہے انھوں نے معاف کر دیا ہو گا مگر دنیا معاف تو نہیں

کرے گی"

اسکے گالوں پر پھیلتے آنسو دیکھ رمشہ کا افسوس بڑھ گیا اسے امید نہیں تھی وہ

ایک بے بس لڑکی سے ملے گی

ارے جانے دو جب تمھیں اس ذات کی معافی پر یقین ہے تو دنیا کا رخ وہ

تمھارے لیے خود بدل دے گا" وہ پیار سے اسکا گال سہلا گئ

ک

کب" وہ کانپتے لہجے میں پوچھنے لگی ۔۔

اممممم جب تم اس گلٹ سے نکل کر دنیا کو دیکھو گی" وہ مسکرائ۔

یہ باتیں افسانوی نہیں" وہ ہنس دی

لگتا ہے شاہنواز کے ساتھ رہ کر مجبور ہو گئی ہو" ایزہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

تم یہ نہیں ہو جو تم ہو۔۔۔اپنا وہ رخ دیکھاؤ تمھیں یقینا بہت کچھ ملے گا" وہ اسکا شانہ تھپتھپا گئی۔

ایزہ چپ ہو گئی

"اچھا یہ بتاو تمھارا فیورٹ کلر کون سا ہے

بلیک"۔۔وہ ہلکا سا مسکرائی

واو شاہنواز کو بھی بلیک ہی پسند ہے" رمشہ چہک کر بولی

ایزہ کی چھوٹی سی پیشانی پر الجھن بھرے بل پڑے

جی نہیں انھیں گرے پسند ہے وہ گرے کلر شوق سے پہنتے ہیں" وہ بولی تو رمشہ کا قہقہہ ابھرا کیوں کہ شاہنواز پیچھے ہی کھڑا تھا اور ایزہ کی اسکی جانب سے پیٹھ تھی

اوکے بھئی تم جانتی ہو اپنے شوہر کو

یہ بتاو کہ تمھیں کھانے میں کیا پسند ہے" وہ اگلا سوال کرتی بولی

" ام کچھ بھی

یہ کچھ بھی کون سی ڈش ہے شاہ" اسنے شاہنواز کو مخاطب کیا

" کتنی بار کہا ہے میرا پورا نام لیا کرو

" اچھا بھئی شاہ تو تمھیں تمھاری بیوی ہی کہے گی بس

وہ گونگی ہے" شاہنواز نے ایزہ کا ادھورا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا اور اسپر نگاہ اٹھائی ایزہ کا چہرہ معلوم نہیں کس احساس سے سرخ ہو گیا

She is blushing how cute"

رمشہ اسے پیار سے دیکھنے لگی جبکہ ایزہ کے ہاتھ کانپ گئے

یہ کیوٹ کیا ہوتا ہے کتنی فضول بولتی ہو تم" وہ چیڑ گیا

تم مردوں کو سینس ہی کب ہوتی ہے" رمشہ لڑنے کو آئی

اگر ہم مرد تمھارے اس نام نہاد حسن کی تعریف نہ کریں اپنی پوری سینسیز استعمال کر کے تو تم عورتوں کسی کباڑے میں پڑی بے کار کتاب کیطرح ہو "

ہاہا بہت بے کار بات تھی" رمشہ اٹھ گئ

جبکہ ایزہ کو ڈر لگا وہ کیسے اسکا مذاق اڑا سکتی تھی

سچ تو تم سے کبھی برداشت نہیں ہوتا" شاہنواز نے بقیہ گلاس ایزہ کی جانب بڑھا دیا وہ پھر سے سرخ ہو گئ اور کانپتے ہاتھوں سے گلاس تھام لیا

میری تو بدعا ہے تمھیں ایسی محبت ہو ایزہ سے کہ تمھارے دماغ سے یہ مرد مرد کا بخار تو اترے "

شاہنواز کا قہقہہ کافی عجیب تھا

یہ مذاق تھا" وہ ہنس کر مڑ گیا ایزہ کا چہرہ سا اترا گیا

رمشہ نے بھی گھورا اسکی پشت کو۔۔۔

" دیکھا کتنا گھمنڈ ہے اسکو ایسا سیدھا کرو تار کیطرح ہو جائے

وہ مجھ سے بہت بڑے ہیں میں انکے بارے میں یہ باتیں نہیں کر سکتی" ایزہ بولی جبکہ رمشہ پیشانی پر ہاتھ مار کر رہ گئ

واہ وہ تمھارا ابو ہے" وہ بھڑکی

بیوقوف لڑکی بڑا ہے یہ چھوٹا شوہر ہے تمھارا جس پر تمھارا ہر قسم کا حق بنتا ہے یہ اسے عزت دینے کے چکروں میں اپنی ویلیو نہ گیراو ذرا چڑھ کر رہو چھوٹی عمر کی بیویاں مرد کی لاڈلی ہوتی ہیں تم اسے ایسے عزت دے رہی ہو " جیسے تمہارا بڑا بھائ ہو

استغفراللہ" بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا

گڈ یہ ہی سوچ اچھی ہے کہ تم اسے بھائ ابو ماموں یہ چاچا نہیں سمجھتی شوہر کیطرح ٹریٹ کرو بلکہ محبوب کیطرح"۔

آپ کچھ زیادہ ہی فلمی ہیں" وہ ہلکا سا ہنسی

اور ایکدم مسکراہٹ تھمی وہ سات ماہ میں ایک بار بھی ہنسی نہیں تھی

کیوں اتنا ڈر رہی ہو" وہ اس لڑکی کا خوف دیکھ کر کافی اداس ہو گئ تھی

تم بہت اچھی لگتی ہو مسکراتی ہوئ دیکھواسکے سامنے مسکراو گی تو وہ تم پر اپنا سب کچھ بھی وار سکتا ہے اتنی ہی حسین ہو تم" وہ بولی جبکہ ایزہ خاموش ہو گئ

اچھا خیر میں چلتی ہوں کبھی تمھارا بد تمیز خبیث شوہر مجھے نکالے۔۔ہے تو اتنا ہی بد تمیز "

وہ بیگ اٹھا کر گھر کے اندر اگئ ایزہ بھی پیچھے پیچھے اگئ تقریبا لوگ جا چکے تھے ایزہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی یہ پارٹی کس لیے تھی کس غرض سے تھی

"بہت بہت مبارک ہو شاہنواز ایم شیور تم آگے مزید ترقی کرو گے

ایک انکل بولے تو وہ مسکرایا

افکورس سر

I'm willing to challenge myself

وہ اکڑ کر بولا ایزہ اس کی جانب دیکھنے لگی

وہ وائٹ اینڈ بلیک ڈریس سوٹ میں تھا اور بے حد ہینڈ سم لگ رہا تھا بڑھی ہوئی بریڈز بڑھے ہوئے بال جنھیں سلیقے سے سیٹ کیا ہوا تھا اور اپنے مال اور وجاہت کا نکھرے اسکی ستواں ناک پر بیٹھا رہتا تھا

دیٹس گریٹ" وہ ہنسی اور پھر چلے گئے

تم نے یہیں رہنا ہے" شاہنواز نے اب رمشہ کی جانب دیکھا

دیکھا دیکھا کہا تھا نہ کتنا بداخلاقی ہے یہ شخص جا رہی ہوں اور ویسے بھی اب

" مجھے تم میں انٹرسٹ نہیں میں تو ایزہ سے ملنے آؤ گی

بس زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے" وہ ہاتھ اٹھا کر بولا

ایزہ" رمشہ نے منہ بنایا جبکہ وہ گھبرا گئی

آپ اپ پلیز برا نہ مانیے آپ دوبارہ بھی آیئے گا" وہ اسکا ہاتھ پکڑ گئی اور شاہنواز نے اسکا وہی ہاتھ دور کھینچ کر رمشہ کے ہاتھ پر سے ہٹایا۔

کوئی بہت ہی گھٹیا آدمی ہو تم" رمشہ نے اسکے بازو پر مکہ مارا

بہت شکریہ اب جاو" وہ بولا جبکہ رمشہ نے ایزہ کو بائے کہا دور سے ہی۔۔

آپ اپ دوبارہ بھی آئیں گی نہ" وہ بے ساختہ بولی

کیوں نہیں میں ضرور اوگی" وہ ہلکا سا مسکرائ

اور ایزہ نے سر ہلایا اور رمشہ آخری مہمان تھی وہاں سے چلی گئ

شاہنواز کے ہاتھ میں اب ابھی اسکا ہاتھ تھا

" نوکر نکال چکا ہوں میں تو یہ سارا بکھیڑا اسمیٹو

اسنے ایزہ کا ہاتھ چھوڑا اور کہہ کر کمرے میں جانے لگا

ایزہ نے سر ہلادیا ویسے تو ساڑھی سے ڈسٹرب کر رہی تھی لیکن خالی بیٹھنے سے بہت بہتر تھا وہ کام کر لیتی

آج دل عجیب پر سکون سا تھا جیسے بہت بوجھ ہٹا ہو جیسے اندر ہی اندر جو گھٹن اسے مار رہی تھی وہ باہر نکلی ہو کچھ تو تھا اس لڑکی میں جو وہ اس کو پر سکون کر گئ تھی۔

وہ ہلکا سا مسکرائ

اور ایک ملازمہ اسکے پاس تھی اسکے ساتھ مل کر اسنے پورا حال روم صاف کیا جو چیز جہاں تھی وہاں رکھی اور اسکے بعد اس ملازمہ کو بھی اسنے بھیج دیا کیونکہ دو ہی بندے تھے وہ تھک گئیں تھیں

اب جب صبح سب آئیں تو برتن دھو لینا" اسنے ذرا تھکن سے بھرپور آواز میں کہا

جی بی بی" وہ کہہ کر باہر نکل گی تو ایزہ نے خود حال روم کے دروازے بند کیے

اچھا احساس تھا جو اسکے ارد گرد تھا

تیز اسلامہ آباد کی ہوا اسکے بالوں میں ہلکا سا بندھا جوڑا کھول گیا

اسنے بال سمیٹ کر ایک شانے پر کیے اور دروازے بند کر کے اپنے روم کیطرف بڑھنے لگی

وہ اندر ائ شاہنواز بیڈ پر ترچھا لیٹا ہوا تھا

ایزہ اندر ائ اور دروازہ بند کیا شاہنواز نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تو اسکی پشت پر نگاہ گئ

کمرے میں نائٹ لائٹس اون تھیں تبھی روشنی ملگجی سی تھی

وہ آئینے کے سامنے ائ اور اسنے اپنا سیٹ نکالا اپنے ہاتھوں سے رینگز اتاری اور بالوں کو سمیت کر جوڑا بنالیا

شاہنواز کی نگاہ اسکے گلے کی گھیرائ میں الجھی

ایزہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھتی کہ شاہنواز کی آواز پر رک گئ

ادھر او" وہ تھم گئ تھی

"اب اب۔۔۔ وہ اسکے ساتھ

وہ مڑی اسکا جوڑا پھر سے کھل گیا بال ایک طرف پھیل گئے اور وہ آہستگی سے اسکی جانب ائ

شاہنواز نے اسکے لیے ہاتھ کھولا اور ایزہ اسکے پہلو میں لیٹ گئ

اسکے ہاتھ پر سر رکھتے ہی اسے لگا تھا وہ اسپر حاوی ہو جائے گا ہمیشہ کیطرح

۔۔۔

لیکن شاہنواز کس سوچ میں تھا وہ کچھ سکینڈ بعد اسکی جانب متوجہ ہوئ جو

ایزہ کیطرف متوجہ نہیں تھا

وہ یوں ہی لیٹی رہی پھر اسے دیکھنے لگی

تم ایسی نہیں ہو جو تم ہو۔۔احساس دلاؤ اسے "رمشہ کی آواز اسکے کانوں سے

ٹکرائ

وہ تمھارا بھائ یا ابو نہیں ہے جس کی عزت کر رہی ہو" وہ اسکی بات پر اپنے

آپ مسکرادی

اسکے سامنے مسکرایا کرو" اور اسکی مسکراہٹ پر شاہنواز واقعی متوجہ ہو گیا

رمشہ اپنا اثر چھوڑ گئ تم پر" وہ طنزیہ مسکرایا

ایزہ کی مسکراہٹ کچھ سمٹی

"نہیں ایک بات یاد اگئ اُنکی تو ہنسی اگئ

اچھا کیا بات" وہ اسکی جانب کروٹ موڑ گیا تو ایزہ ذرا گھبرا سی گئ۔

نگاہیں جھک گئیں شاہنواز اسکے بہت قریب تھا کہ وہ باآسانی اسے سینے میں بھینچ لیتا

لیکن معمولی سا فاصلہ اب بھی دونوں کے مابین تھا

بتاؤ" سنجیدگی سے پوچھا۔

ان۔۔انھوں نے جو کہا وہ میں بتادوں" وہ اجازت لینا چاہتی تھی کہیں اسے برا نہ لگے جاتا

افکورس اور کسے بتاؤ گی" وہ اسکے گلے پر اپنی انگلی سے ٹریسنگ کرتا اسکی گردن تک لے ایا

انھ۔۔انھوں نے کہا کہ آپ میرے ابو ہیں جو میں آپکی عزت کروں"

اسکی انگلی کی حرکت رک گئ۔

آنکھوں میں الجھن چھاگئ اور پھر وہ ہنستا چلا گیا اٹھ کر بیٹھ گیا

پھر تم نے کیا کہا" اسنے اسکی جانب دیکھا

پہلی بار اسکے سامنے ہنسا تھا ورنہ مسکرانا بھی تکلف سمجھتا تھا

میں نے کہا نہیں وہ بڑے ہیں مجھ سے " وہ بھی بیٹھ گئ

اچھی بات ہے بڑوں کی عزت کرنی چاہیے اور تمھاری یہ جھکی ہوئ نگاہ ہی تمھیں میرے ساتھ رکھے ہوئے ہے ورنہ شاہنواز سکندر کے لیے مشکل نہیں تھا تمھیں چھور دینا" اکڑ تو وہیں کی وہیں تھی اگر ہنس لیا تھا تو یہ تو مقصد نہیں تھا بدل گیا

ایزہ نے سر ہلایا اور شاہ نواز فریش ہونے چلا گیا۔

وہ واپس آیا ایزہ بھی فریش ہونا چاہتی تھی مگر اسکا ویٹ کر رہی تھی

لیٹ جاؤ" وہ ویسے ہی حکم دے گیا

" م۔۔میں چینج کر لو

نہیں" صاف جواب آیا

ایزہ لیٹ گئ اور وہ اسکے پہلو میں لیٹ گیا

چند لمحے اسکی اکھڑی سانسوں کو دیکھتا رہا اور پھر ساڑھی کا پلو کھینچا دیا ایزہ کا دم سا نکلا۔۔۔

پلو اسکے وجود سے الگ کرتا وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کسی موم کی گڑیا کیطرح خود پر کھینچ گیا

چند لمحے اسکے چہرے کی جانب دیکھتا رہا اور پھر وہ وہی شاہنواز تھا وہی جو اسکے وجود کو کھلونے کیطرح استعمال کرتا تھا اور وہ وہی ایزہ تھی جو اپنی وقت اور حیثیت کو اسکے اس رد عمل سے جان جاتی تھی کہ وہ فقط اسکی راتوں کو بخشنے والا سکون ہے

اسکے چبھتے دانت اسکے ہاتھ کی سختی اسکے ہاتھ کی بے رحمی اسکا لمس سب کچھ ویسا ہی تھا

اور رمشہ اسکے بارے میں کیا کیا بتا رہی تھی

اسنے ایک اچھی بیوی کیطرح اپنے پتھر جیسے وجود کو اسکے حوالے کر دیا پھر اسنے جب تک چاہا اسکو اپنی مرضی سے وقت دیتا رہا اور جی بھر گیا تو الگ ہو گیا

گھیرے سانس بھرتا وہ کروٹ لے گیا

اور ایزہ کا نازک سا وجود آج کئی دنوں بعد اسکے نشانات سے سج گیا تھا وہ خالی خالی نظروں سے اپنے ارد گرد پھیلے اندھیرے کو دیکھتی رہی اور آنکھیں بند کیں تو کئی آنسو اسکے گالوں پر گیرے مگر احساس کچھ نہیں ہوا

اسے سوہانے کمرے میں دھکیل دیا تھا

ساز دروازے کے ساتھ چپکی کھڑی رہی۔۔۔اسنے دوپٹے کی آوٹ سے کمرے میں نگاہ گھمائی تو یہ کمرہ انکے گھر کا نہیں لگ رہا تھا انکے گھر کے ہر

کمرے میں سیم زدہ دیواریں منہ چیڑا رہی تھیں تایا جان کی کنجوسی کی گواہ تھیں جبکہ یہ کسی امیر شہزادے کا کمرہ تھا جو خود سے بھی لاپرواہ تھا

کمرے میں اسکے سونے سے سانسوں کی آواز پھیلی ہوئی تھی جبکہ اسکے بیڈ کے پاس دو بوتلیں لڑھکی ہوئی تھیں

سیگریٹ کے ڈبے آدھ کھلے دراز سے جھانک رہے تھے جبکہ ایش ٹرے بھی بھری ہوئی تھی

ڈریسنگ پر پرفیوم کی بوتلیں الٹی ہوئی تھیں جبکہ کمرے میں ایک صوفہ جس پر اسکے کئی کپڑے تھے

اور اسی کمرے میں ٹریگ میل اور ایک وائلن بھی تھا یعنی اسنے ہر کام تایا جان کے خلاف کرنا تھا

ساز کی سسکی سی بلند ہوئی

یہ وہ کہاں آگئی تھی اسکی دنیا تو نہیں تھی یہ۔۔اسکے سسکنے پر عمر نے سر اٹھایا مڑ کر دیکھا

ساز جلدی سے پردہ کر گئ۔

اسے تو بس ایک سایہ سا دیکھا تھا وہ تکیوں میں پھر سے منہ ڈال گیا حالانکہ نشے کے باعث وہ بھول چکا تھا جس شرط پر شادی کی تھی آج اسنے وہ چیز اپنے باپ سے لینی تھی اسکی اسی طبعیت کے باعث اشفاق صاحب اسکا فائدہ اٹھا رہے تھے کہ حوش میں ہو تو اسے کچھ یاد رہے۔

وہ پھر سے سو گیا اور ساز وہیں بیٹھ گئ

اور پھر جتنا وہ بے آواز رو سکتی تھی روتی ہی چلی گئ

اسے شکواہ تھا سب سے۔۔اپنے بھائ سے ماں سے کسی نے اسکا ساتھ نہیں دیا

صوفیا صنم بھی کیسے اجنبی ہو گئیں

عمر خیام وہ شخص تھا جس کے سائے سے بھی وہ بھاگتی تھی آج تک اس نے اسکی ایک انگلی بھی نہیں دیکھی تھی پھر وہ آج اسکی محرم بن کر اس کمرے میں کیسے اگئ

وہ تادیر رونے کے بعد تھک گئ

فجر کی اذانیں بھی شروع ہو گئیں تھیں وہ جلدی سے اٹھی اس مشکل وقت میں اسکا رب ہی اسکا سہارا تھا۔

اسنے ارد گرد واشروم تلاشنا چاہا تو اسے ایک دروازہ دیکھ گیا اور وہ اندر آ گئ

اسنے وضو کیا

اور باہر اگئ دل کیا یہ سرخ جوڑا اتار کر پھینک دے لیکن اس وقت اس جوڑے کے علاوہ کچھ نہیں تھا اسکے پاس تبھی یہ مجبوری تھی پہنا

وہ جائے نماز کی تلاش میں اسکے کمرے کو کافی حد تک صاف کر گی لیکن اسے جائے نماز نہ ملا اسنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہچکیاں روکیں وہ نماز بھی نہیں پڑھتا تھا

وہ دروازے کو کھولنے لگی لیکن دروازہ باہر سے لاک تھا

اسنے توبہ کرتے ہوئے وہیں کلین پر صاف حصے پر نیت باندھ لی اور نماز پڑھتے ہوئے بھی وہ بے تحاشا روتی رہی جبکہ اگلے نفوس کے سونے کی آواز ہی سنائی دیتی رہی تھی

وہ بہت دیر روئی دل کا بوجھ تھا کم ہی نہیں ہو رہا تھا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی

کوئی دروازہ کھول دیتا تو وہ بھی یہاں سے بھاگ جاتی

معلوم نہیں کب اسے نیند نے جالیا تھا

اسنے ہاتھ مارا اور اپنی بوتل تلاشنی چاہی لیکن خالی بوتل نے منہ چیڑا

ربش" بول کر وہ اٹھ بیٹھا کمرے کی بڑی ساری کھڑکی سے روشنی اندر ارہی تھی

اسنے بمشکل آنکھیں کھول کر موبائل میں وقت دیکھا کیونکہ گھڑی کے سیل تو سالوں پہلے ہی ختم ہو گئے تھے جن کی خبر بھی نہیں تھی اسے۔۔۔

اسنے وقت دیکھا دن کے ڈھائی بج رہے تھے اور اچانک دھڑ ادھڑ دروازہ

بجا

پہلے اپنے دروازے کی جانب نا گواری سے دیکھا اور اسکے بعد صوفے پر

کوئی پوٹلی سی سرخ جوڑے میں پڑی تھی ہڑ بڑا کر اٹھی اور وہ اس کا چہرہ کیا

دیکھ پاتا وہ بھاگ کر دروازہ کھول گئی

بے شرم بے حیا آدھے دن چڑھے کمرے میں گھسی ہوئی ہے بدذات اتنی

بے حیائی پھیلائے گی" تائی جان نے اسے باہر کھینچا

عمر کو لگا اسکی یادداشت چلی گئی ہے یہ ہو کیا رہا تھا وہ اس شور شرابے کا عادی

نہیں تھا

تائی جان میں میں۔۔۔ساز بولنے کے لیے لب وا کرتی کہ کھینچ کر تھپڑ لگا

نجما دل تھام گئی

" بھابھی

ارے بس چپ کرو جوان جہاں لڑکیاں ہیں اس گھر میں یہ بے حیائی نہیں چلے گی یہاں۔۔۔۔

عمر کو پیچھے دیکھ کر وہ ذرا سٹپٹائی

کیا تماشہ ہے یہ" بے زاریت سے وہ بولا

نجما کو لگا تھا وہ اسکے لیے کچھ بولے گا

صبح صبح میرے سر پر کیوں ہتھوڑے برسا رہیں ہیں اپ اس بے سری آواز میں" وہ چلا اٹھا

اور اسنے دروازہ تائی کے منہ پر مارا

اسے یاد تک نہیں تھا یہ لڑکی جس نے تھپڑ کھایا ہے اسی کی بیوی ہے

تائی سمیت سب کے دلوں میں چین پڑ گیا کہ عمر کو ساز سے فرق نہیں پڑتا اگر وہ اسکی حمایت لے لیتا تو شاید اس وقت سب کو اوقات یاد اجاتی اپنی مگر وہ جانتا تک نہیں تھا کہ یہ اسی کی بیوی ہے بس تیری اوقات بتادی میرے بیٹے نے دفع ہو بدل اس لباس کو اور کام پر لگ اور ہاں سن اب بات میری

آج سے سارے کام تیرے ذمہ ہے کپڑے دھونے سے لے کر ہانڈیاں بنانے تک ۔۔۔ بہو ہے اب اس گھر کی تو اور یہ پڑھائی وڑائی سب ختم بکواس کاموں میں لگ گھرداری کون کرے گا'' وہ اسے آگے دھکیلتی بولیں

''بھابھی آپ کیسا رویہ رکھ رہی ہیں

اب تجھے بتاؤ کیسا ہے میرا رویہ'' وہ نجما کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولیں

''وہ دلہن ہے

او بی جس کی دولہن تھی اسے پرواہ نہیں ہے اب زیادہ نہ سیکھا وہی منحوس شکل ہے کچھ بھی نہ بدلا اے میں کہتی ہوں عمر نے تجھے منہ لگایا بھی ہے یہ نہیں'' وہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہنسنے لگی

سازکو لگا وہ غش کھا کر گیر جائے گی وہ اتنی بڑی بات کہہ گئیں تھیں اسے

۔۔۔

لگتا تو نہیں'' ثروت چچی بھی دبا دبا ہنس دیں

ہیں واقعی ساز" سوہا نے بھی ٹھونگا مارا

وہ بے بسی کی انتہا پر تھی

بے عزت ہو رہی تھی بھری محفل میں وہ اپنے کمرے میں بھاگ گئی سب ہنسنے لگے اور نجما رو پڑی تھی۔

کپڑے بدل کر وہ بے حسوں کیطرح نیچے ائی اور سب کی طنزیہ ہنسی مذاق اڑانے والی نظروں کو سہتی وہ واقعی گھر کے سارے کام سنبھال گئی

اسنے نجما کو کوئی کام کرنے نہ دیا

سب کام کچن سے لے کر گھر کی صفائی ستھرائی تک خود کیے معلوم نہیں بدر کہاں تھا اسے یاد ا رہی تھی اپنے بھائی کی

تایا جان نے اسے اپنے کسی دوست کے گھر بھیج دیا تھا وہ اپنا گھر شفٹ کر رہے تھے اور انھوں نے زبردستی اسے بھیجا کہ وہ جائے گا تو وہ کچھ پیسے اسے دے دیں گے

اور بدر اختلاف کے باوجود بھی چلا گیا کہ واقعی اب وہ اس نہج پر آگیا تھا کہ مزدوری کر کے کما لیتا۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو سامان اٹھا اٹھا کر اسکے ہاتھوں پر چھالے پڑے تو وجود تھکان سے چور ہو گیا

ساز" اسنے بہن کو دیکھا وہ بھرائی ہوئی آنکھوں سے اسکے نزدیک آیا جو اسکے ہاتھوں پر چھالے دیکھ کر تڑپ اٹھی

"یہ یہ کیا ہوا ہے بھائی

ارے پگلی کچھ نہیں یہ تو بس محنت کی ہے اسکے کچھ زخم ہیں تم بتاو ٹھیک ہو" وہ فکرمندی سے بولا

نہیں نہیں میں تو ٹھیک ہوں" وہ بولی کیا تکلیف دیتی کہ کم اسکی تکلیفیں تھیں زندگی میں۔۔۔

وہ اسکے گال پر پیار سے ہاتھ رکھ گیا

اچھا ذرا کچھ لگانے کے لیے لا دو" وہ بولا تو ساز پلٹی تبھی سوہا بھی آگئی

یا اللہ یہ کیا ہوا ہے" وہ اسکے ہاتھ تھام گئ

بدر نے نفرت سے کھینچ لیے

" تمھیں کتنی بار کہا ہے دور رہا کرو

اچھا ٹھیک ہے زیادہ نہ بولو کیا ہوا ہے تمھارے ہاتھوں پر" وہ بولی

شیٹ اپ تم ہوتی کون ہو مجھ سے یہ سوال کرنے والی" وہ اکھڑ کر بولا

منگیتر ہوں تمھاری جس سے چاہ کر بھی تم چھوڑا نہیں سکتے" وہ کچن کی

جانب بڑھی اور سکون سے بولی اندر کچن سے اسنے دوائ اٹھائ جسے ساز

ڈھونڈ رہی تھی کہ جہاں آخری بار اسنے دیکھی تھی وہاں ملی نہیں تھی اسے

وہ باہر ائ اور بدر کے ہاتھ تھامے

بدر نے اسکے ہاتھ سے دوائ کھینچی اور ساز کے ہاتھ میں تھما دی

ساز نے اپنے بھائ کے ہاتھوں پر روتے ہوئے لگائ

دفع ہو جاو روتی ہی رہو گی" سوہا بولی جبکہ بدر نے اسکی جانب دیکھا

جن کے سینوں میں دل ہوں گے وہ ہی ایک دوسرے کی تکلیف پر مر مٹیں گے تم تمھارا اباپ منافق لوگ ہو اور منافقوں کے دل صرف سیاہی سے بھرے ہوتے ہیں آئندہ مجھے ہاتھ لگایا نہ تو منہ توڑ دوں گا" وہ کہہ کر اٹھ گیا

لگاؤ گی منگیتر ہو میرے اور شوہر بھی تم ہی بنو گے" وہ بھی چیڑ کر چلائی

غضب خدا کا کیوں منہ پھاڑ رہی ہے" تائی دل پر ہاتھ رکھتی نکلیں

اماں ابا کو نہ سمجھالیں بدر سے الٹے سیدھے کام نہ کرائیں" وہ بھڑکی

تم نہ چپکی رہو" وہ پھر سے ڈپٹ کر چلی گئیں سوہا منہ بنا گئ

____

وہ تیار ہو چکا تھا آج صعود کے ہاں جانا تھا اسنے اور ویل ڈریس رہتا تھا ہمیشہ تیار ہو کر اسنے سیگریٹ منہ میں دبایا اور کلون چھڑکا کلون کی سمیل سیگریٹ میں گھل گئ اور وہ باہر نکلتا کہ پہلی بار بدر کو اپنے کمرے میں دیکھا

اسنے گھیرہ سانس بھر کر بے زاری سے اسے دیکھا

کہ وہ کیوں آیا ہے

کیسے ہو عمر" وہ سوال کرنے لگا

یہ پوچھنے آئے ہو" اسکے پاس کسی بات کا درست جواب تھا ہی نہیں

بدر نے اپنے غصے کو اندر اتارا

"نہیں تم سے ضروری بات کرنی تھی

مجھ سے "اسے یقین ہی نہیں آیا

ہاں" وہ بولا

کیا؟

" بیٹھ سکتے ہیں

اگئے ہو تو بیٹھ جاو" وہ جیسے جان چھڑانا چاہتا تھا اور بدر کی اس وقت مجبوری تھی اس سے بات کرنا

وہ میں نے تم سے ساز کی بات کرنی ہے" اسنے بات کا آغاز کیا

کون ساز" وہ پٹاخ جواب دے گیا بدر نے حیرانگی سے اسکی صورت دیکھی

تمھاری بیوی" وہ بولا جبکہ عمر خیام کو وقت لگا یہ جاننے میں کہ اسکی شادی ہو چکی ہے اوہ ہاں یاد آگیا

Her name is saaz?

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا

بدر تعجب سے اسے دیکھتا رہا

نائیس نیم کس نے رکھا ہے" وہ بولا

جبکہ بدر نے چہرے پر ہاتھ رکھا

میوزک لائیک انسٹرومنٹ کیوٹ" وہ اسکے نام کو دھراتا حیران تھا کہ یہ کیسا نام ہے

"وہ کل تمھارے کمرے میں تھی

کیوں"؟

اسکے سوال پر بدر نے مٹھیاں بھینچ لیں دل کیا اٹھ کر تھپڑوں سے اسکا منہ سرخ کردے۔۔۔ وہ اٹھا

میری بہن بہت معصوم ہے عمر خیام اسے اپنے شرابی ذہن سے ٹریٹ مت کرنا۔۔میں نے تم پر صرف اتنا بھروسہ کیا ہے کہ تم اپنے باپ اور سوتیلی ماں سے میری بہن کی حفاظت کروگے اور ہاں یہ تمھیں کرنا ہوگا ورنہ" وہ بگڑ کر بولتا روکا

عمر کے چہرے پر ایسا تاثر تھا جیسے وہ اسکا بھڑکنا انجوائے کر رہا ہو

ورنہ "اچانک سنجیدہ ہوتا وہ اسکی جانب قدم بڑھا گیا

میں تمھاری جان بھی لے سکتا ہوں" وہ اسکا گریبان پکڑ گیا

عمر نے بدر کے ہاتھ دیکھے

میرے پاس سب سے سستی چیز یہ ہی یعنی میری جان کسی بھی وجہ کے تحت لے سکتے ہو تم نیور مائینڈ" اسنے اسکا ہاتھ اپنے گریبان پر سے ہٹایا اور ایکدم گرفت ڈالی اسکے ہاتھ پر

آئندہ میرے گریبان کو مت پکڑنا" سیدھی طرح جھٹک کر اسکے ہاتھوں کو وہ بولا

اور اسکے بعد وہ مڑ گیا

اپنے کمرے سے نکل کر نیچے آیا اور گھر سے ہی نکل گیا

ساز کو بلکل دلچسپی نہیں تھی اس میں وہ دیکھتی یہ نہ دیکھتی برابر تھا اسکے لیے زندگی پہلے بس اتنی تھی وہ کتابوں میں دل لگا لیتی تھی اب بس برتن دھونے اور کھانے بنا کر گھر والوں کے کپڑے دھونے میں نکل جاتی اور اسکی زندگی کا فرشتہ جسے وہ مانگتی تھی یہ امید بھی ٹوٹ چکی تھی

خواہشیں جگی ہیں پیاسے پیاسے لبوں پے

خود کو جلا دوں تیری بانہوں میں

آغوش میں آج میرے سما جا

جانے کیا ہونا ہے ہے ذرا ذرا قریب سے جو پل ملے نصیب سے

آجا ذرا قریب سے۔۔۔۔

پہلی بار گھر تایا جان کے گھر میں دھما کے دار گانوں کی آواز گونج اٹھی تھی جس میں عمر خیام کے گنگنانے کی بھی آوازیں اٹھ رہیں تھیں ساز رات اسکے کمرے میں نہیں گئ تھی وہ تھکان سے اتنی چور ہو چکی تھی کہ کچن میں ہی بیٹھے بیٹھے سو گئ اور جب ٹھنڈ کے باعث اسکی انکھ کھلی تو فجر کا وقت تھا وہ شکر ادا کرتی نماز پڑھ کر سب کی نظروں سے بچتی کچن میں اگئ ویسے بھی تائی جان کا حکم تھا کہ وہ اگر دیر سے اٹھی تو اسکا وہ حشر بگاڑ سکتیں تھیں اور ایسا وہ کر بھی جاتی تبھی ساز پہلے ہی کچن میں کھڑی ہو گئ اسنے جب سے کچن کی ساری ذمہداری سنبھالی تھی نجما کو آرام تو مل گیا تھا مگر وہ اسی کوشش میں لگی رہتی کہ وہ دولہن تھی نئ نویلی وہ دلہنوں کیطرح رہتی مگر اسکا حال تو پہلے سے بھی بدتر ہو گیا تھا اور یہ بات اسکا دل چیرٹی تھی جب وہ خالی خالی نظروں سے اپنی ماں کو دیکھتی احساس ہوتا کہ ان لوگوں نے کتنا غلط فیصلہ لیا ہے

تایا جان دکان پر چلے گئے تھے چاچو کے ساتھ اور بدر بھی گھر سے باہر تھا جبکہ تائی ثروت چچی اور سوہا صنم صوفیا کو ابھی ناشتے دیے تھے اور نجما کو بھی ۔۔۔ لیکن نجما اسکے پاس کھڑی اسے اپنی پلیٹ میں سے لقمے دے رہی تھی اور وہ ساتھ کے ساتھ رو بھی رہی تھی۔

آپ رو کیوں رہی ہیں" وہ برتن دھوتے ہوئے سوال کر گئ

مجھے لگا تھا میری بیٹی کی قسمت کا ستارہ چمکنے لگ جائے گا" وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئیں۔

چمک تو گیا۔۔۔

کتابوں سے برتنوں تک پہنچ گئیں ہوں آپ پریشان مت ہوں اور پلیز بدر بھائ کو کچھ مت بتایئے گا" وہ بولی تو اسکی ماں نے اسکی پیشانی چوم لی میں اللہ سے دعا کروں گی تمھارے لئے وہ بہت خوبصورت دروازے کھولیں گے" وہ سر ہلا گئ

عمر خیام کبھی خوبصورت دروازہ نہیں ہو سکتا تھا اسکے لیے وہ دونوں اسی گفتگو میں تھیں کہ اچانک گھر میں گانے کے ساتھ ساتھ عمر خیام کی آواز بھی گونجی جیسے کسی موج میں وہ گا رہا تھا۔

" لاحول

ساز" تائی جان چلا اٹھیں

جبکہ وہ ادھورے برتن چھوڑ کر باہر نکلی تو نجمانے برتن دھونے شروع کر دیے وہ تو دن رات کی مشقت میں پڑ جاتی تھی پہلے پڑھائی کی وجہ سے کچھ دیر توقف بھی اجاتا تھا

جی تائی جان" اسنے پوچھا

گانوں کی آواز اسے بھی رہی تھی مگر نہ ہی اسے دلچسپی تھی اور نہ اسنے دھیان دیا کہ وہ کس قسم کا گانا سن رہا ہے

او بی بی اپنے شوہر کو جا کر سمجھاؤ یہ کیا اول فول لگا رکھی ہے اسنے گھر میں

"جوان بچیاں پھر رہی کیا اثر لیں گی

تائی نے سختی سے جھاڑا ساز سر جھکا گئ

میں میں کیسے کہو" وہ کچھ پریشان ہوئ عمر سے تو کبھی بات نہیں کی تھی امنا سامنا نہیں کیا تھا

"لو بھلا اور کون جا کر کہے گا بیوی تو ہے اسکی

یہ لفظ گولی کیطرح لگتا تھا اور ایسا لگتا سب جان بوجھ کر یہ کہہ کہہ کر اسے ٹیز کرتے ہیں

"تائی جان آپ اپ کے بیٹے ہیں اپ کہہ د

بات ادھوری ہی تھی کہ انھوں نے چپل اٹھائ تو وہ دو قدم دور ہوئ

منہ رنگ دوں گی تیرا۔۔۔

یہ شرابی نشئ یہ منحوس میری سوتن کی نسل میرا بیٹا نہیں ہو سکتا۔۔۔

یہ بس تیرا شوہر ہے اب دفع ہو اور یہ ناٹک بند کر و اور نہ منہ رنگ دوں گی جوتی سے تیرا" وہ اپنے اندر کا زہر اگلتی بولیں جبکہ ساز نے حیرانگی سے

انھیں دیکھا کیونکہ وہ تو عمر پر چاپلوسی کی انتہا کر دیتی تھی اسنے صوفیا اور صنم کو دیکھا وہ دونوں خاموشی سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں

صوفیا اور صنم سے بھی اسنے بولنا چھوڑ دیا تھا

وہ سر ہلا کر اوپر کی جانب بڑھنے لگی ایک ایک قدم ہر آنسو کی جھڑی بندھ رہی تھی عجیب خوفزدہ سی ہوتی وہ اسکے کمرے کے باہر پہنچ گئ

سب نیچے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئ عجوبہ ہو سب کی نظروں کو محسوس کر کے اسنے دروازے پر دستک دی

لیکن اندر سے جس طرح مگن انداز میں آوازیں ارہیں تھیں وہ اسکی معمولی دستک سنتا

وہ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتی

ایکدم دروازہ کھول کر آنکھوں کو سختی سے میچ کر اندر گھس گئ

نیچے ایک ایک شخص ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگا

پیٹے گی یہ اس نشئ سے" سوہا بولی جبکہ باقی سب بھی متفق ہوئے تھے حد تو صوفیا اور صنم پر تھی جو لالچ کی وجہ سے تائ اور سوہا کی جانب ہو چکیں تھیں۔

دروازہ کھلا اور وہ جو گیند دیوار پر مار کر دوبارہ کیچ کر رہا تھا ایکدم رکا گانے کی سراب بھی ویسے ہی چل رہے تھے لیکن اسکے لب رک گئے تھے

وہ مڑا اور اپنے کمرے میں ایک لڑکی کو دیکھ کر اسکے ہاتھ میں موجود گیند وہیں تھم گئ

وہ کون تھی؟ پہلا سوال یہ ہی تھا

آنکھیں بھینچیں ہوئیں مٹھیاں سختی سے بند اور دروازے کو سختی سے جکڑے

---عم---عمر---عمر بھائی تائی جان کہہ رہی ہیں گ---گانے کی اواز---آواز بند کر دیں" بند آنکھوں سے ہی وہ بولی۔

اور عمر کو یہ گانے کی آواز ڈسٹربینگ سی لگی اسنے ریموٹ اٹھا کر ڈیک بند کیا

نیچے ایکدم حیرانگی سے سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جبکہ ساز نے بھی

حیرانگی سے آنکھیں کھول دیں

وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

پہلی بار دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

ساز کے ہاتھ پاوں ڈھیلے سے پڑ گئے

اسے لگا اسکا وجود اتنی شدت سے کانپ رہا ہے کہ وہ یہیں گیر جائے گی

وہ کچھ بولا نہیں تھا

عمر گیند اچھالتا ہوا صوفے پر دھپ سے بیٹھا نگاہ کا زاویہ ایک لمحے کے لیے

تبدیل نہیں ہوا تھا

اور اسنے سیگریٹ لبوں میں دبا کر گھیرہ کش بھرا

ساز کو لگا یہ بے کار ہے کہ وہ اسکے سامنے کھڑی ہے ہاتھوں میں جنبش پیدا

کر کے اسنے دروازہ کھولنا چاہا

ویٹ "اسکی آواز پر قدم رکے

کون ہو تم ؟لمحے بھر کے لیے ساز کو حیرانگی ہوئ تھی اس سوال پر پھر اپنی قسمت پر ہنسی اگئ

ک۔۔کوئ ن۔۔نہیں "وہ کہہ کر باہر نکلنے لگی

ائ سیڈ جسٹ ویٹ "لہجے میں ذرا سختی تھی

ساز پیٹھ موڑے ہی کھڑی رہی

نام کیا ہے تمھارا "اسنے دوبارہ سوال کیا

س۔۔ساز "وہ آہستگی سے بولی اور عمر کے ہاتھ کی سیگریٹ کی راخ ایکدم انگلی پر لگی اسنے نگاہ اٹھائ

ساز "اسنے نام دہرایا

میری بیوی ؟وہ ہنس دیا

ٹرن یور فیس "شاید اب وہ مزید اسے دیکھنا چاہتا تھا

تا۔۔تائی جان نے بس بس اسی کام سے بھیجا تھا کہ ڈیک بند کر دیں" وہ آہستگی سے بولی بس بھاگ جانا چاہتی تھی ان نگاہوں سے۔۔۔

عمر نے ریموٹ اٹھا کر ڈیک پھر سے کھول دیا اور اب آواز ایسی تھی کہ سر پھاڑ دیتی

وہ مڑی

گریٹ" اسنے بند کر دیا

بیوٹیفل" وہ اسکی تعریف کر گیا

اور ساز کو لگا جیسے وہ گنہگار ہو رہی ہو

اسنے دھواں فضا میں چھوڑا اور اسے توجہ سے دیکھنے لگا

اتنی شفاف رنگت کہ داغ بھی برا لگے بڑی بڑی جھکی جھکی نگاہیں انپر گیری خم دار پلکیں نو خیز جوانی اور اس سے جھجھک کھاتا انداز۔۔کافی ایمپریس تھا لیکن اسکا حلیہ غریبوں کو بھی مات دے دے

تم میری بیوی ہو؟ وہ کہتا ہوا کھڑا ہوا

ساز جلدی سے دور ہوئی

وہ رک گیا وہیں

پھر تم نے مجھے بھائی کیوں کہا" وہ کچھ کنفیوز سا ہوا

م۔۔منہ سے نکل گیا" وہ جلدی یہ گفتگو ختم کر کے یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی

ہمم خیر عمر خیام رشتے میں اپکے شوہر ہوتے ہیں" اسنے ہاتھ آگے بڑھایا جیسے خود بھی اپنی بات کا لطف لیا ہو جبکہ ساز کے لیے یہ سب نہایت مشکل تھا

میں۔۔میں جانتی ہوں" وہ بس اتنا ہی بولی

کافی ذہین ہو میری یادداشت کا مسلہ ہے دیکھتی رہو گی تو یاد رہے گا بیوی ہو ورنہ بھول جاوں گا" وہ لاپرواہی سے سر جھٹک گیا

کیا اسکے لیے یہ بڑی بات نہیں تھی کہ ایک بلکل اجنبی لڑکی اسکی زندگی میں شامل ہو گئی تھی

ویسے شادی کس دن ہوئی تھی "اسنے مڑ کر پھر سوال کیا

تین دن پہلے "ساز اب بھی کچھ حیران تھی

تو تم تین دن سے تو مجھے نظر نہیں ائی" وہ بولا

جبکہ ساز کے پاس الفاظ ہوتے یہ وہ کچھ کہتی تبھی تائی جان کی آواز نے اس گفتگو کو اختتام دیا وہ اس آواز پر ایسے بھاگی جیسے بھوت دیکھ لیا ہو

عمر کی گفتگو ادھوری رہ گئی

نہایت ناگواری سے اسنے بند دروازے کو دیکھا تھا

جبکہ وہ نیچے دوڑتی ہوئی ائی

"بے حیا کیا رنگ رلیاں منا رہی تھی

وہ ہمیشہ بات ایسے کرتی کہ سامنے والے کہ کپڑے اترنے لگتے

ن۔۔نہیں" وہ بولی جبکہ ایکدم چھت پھاڑ گانوں کی آواز پر تائی نے سر تھام لیا۔

" اڑے جا اس منحوس کا گلہ بند کروا

ج۔۔۔جی" وہ پاگلوں کیطرح پھر اوپر ائ تواب کی بار رو دی

وہ تھک گئ تھی وہ ان سب چیزوں کو ہینڈل نہیں کر سکتی تھی

اپنی سسکیاں روک کر وہ اندر داخل ہوئ جیسے وہ منتظر ہی تھا

اور اسنے ڈیک کی آواز بند کر دی

ساز نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھائیں

اور عمر خیام نے پہلی بار کسی عورت کو روتے ہوئے دیکھا تھا

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

آپ پلیز بند کر دیں" اسنے کہا اور دوبارہ باہر چلی گئ

عمر کا دل نہیں کیا اسے روکے

چند لمحوں بعد اسنے سر جھٹکا اور موبائل اٹھا لیا صعود کی کال تھی

ہاں میں نے آنا ہے" اسنے کہا

ٹھیک ہے" اور کال بند کر کے وہ وارڈ روب کی جانب بڑھ گیا

لیکن دماغ میں کہیں نہ کہیں منظر ٹھہر گیا تھا

ارہم کی واپسی ایسے ہوئ جیسے وہ حج یہ عمرہ کر کے آیا ہوتا ئ نے گھر میں اسکی پسند کے کھانے بنوائے ساز کا ہاتھ دو بار جلا تھا لیکن پر وہ کیے بنا وہ انکے حکم پر پلاو کڑاہی کھیر مچھلی

چلپی کباب نگٹس اور بھی بہت کچھ بناتی چلی گئ اور اسے تنگ کرنے کے لیے انھوں نے کچن سے سب کو نکال باہر کیا تھا

کل وہ عمر سے پہلی بار ملی تھی اور مل کر بس یہ احساس ہو جیسے وہ آدھا پاگل ہو جو اپنی ہی بیوی سے اسکا نام پوچھ رہا تھا

کیا نکاح نامے پر سائین کرے وقت ہوش میں نہیں تھا پھر جیسے خود ہی یاد آ گیا کہ وہ حوش میں ہوتا کب تھا

وہ رات بہت ڈرتے ہوئے کمرے میں گئی مگر وہ تھا ہی نہیں اسنے شکر ادا کیا

اور ساری رات اسی خوف میں گزار دی کہیں وہ آنہ جائے۔

اور اس خوف سے سو بھی نہیں پائی زمین پر ہی لیٹی رہی اپنی قسمت پر چار

آنسو بہائے اور دوبارہ پھر سے کام میں جت گئی

تایا جان چاچو تائی چچی اور اسکی ماں جو بے چینی سے بار بار کچن میں آتی

ساز دیکھاؤ یہ میں تل دوں" وہ نگٹس لیتی بولیں

بس ہو گیا ہے امی آپ جائیں باہر آرام سے بیٹھیں" اسنے مصروف سے

انداز میں کہا

نجما کا دل سا بھر گیا۔

کاش عمر اچھا ہوتا تو آج اپنی بیوی کے لیے کچھ تو بولتا وہ بس سوچ کر رہ گئیں

۔

صوفیا تیار ہو رہی تھی جبکہ صنم بھی سر پر دوپٹہ جمائے باہر آگئی تھی لیکن وہ

دونوں ہی کچن میں نہیں آئیں اسے م ان دونوں کی مدد درکار بھی نہیں تھی

ساز" بدر کی اچانک آواز پر وہ چونک کر پلٹی نومبر کی خوبصورت سرد ہوا کی شام میں بھی اس کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی

بھائی" وہ مسکرا کر پلٹی

کہاں تھے آپ کتنے دن ہو گئے میں نے آپکو دیکھا ہی نہیں" وہ بولی اور اسکے سینے سے لگ گئی۔

تم کچن میں۔۔۔یہ سب تم نے بنایا ہے" وہ اسکو پیار کرتا بولا

جی آپ چلیں باہر میں کھانا لگاتی ہوں" وہ ہلکا سا مسکرائی

باقی کسی نے مدد نہیں کی" اسکے سوال پر وہ ہنس دی

" مجھے ضرورت ہی نہیں تھی سب کچھ بنانا آتا ہے آپکی بہن کو

وہ اچھے انداز میں بولی کہ بدر کسی سے بات نہیں کرے گھر میں بدمزگی ہوتی اور وہ کھانا چھوڑ دیتا۔

اسکے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا کب تک وہ اس لکیر کو پیٹتی جہاں سے اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں تھا۔

بدر کے تیور بدل چکے تھے وہ باہر آگیا

اوہ ہاں بدر میں تمھارا ہی انتظار کر رہا تھا

یار جاؤ ذرا آئس کریم لے آؤ ار ہم کا موڈ ہو رہا ہے "تایا جان نے پیسے نکال کر اسے دیے

آپکے بیٹے کا موڈ ہے میرا نہیں میں تھکا ہوا ہوں" کہہ کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا

تایا جان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا وہ کچھ بولتے کہ ساز جلدی سے باہر آگئ

ک۔۔۔ کھانا بن گیا ہے لگا دوں" وہ جان بوجھ کر آئ تھی کہ بدر کو کوئ بات سننے کو نہ ملے

ہاں ہاں لگاو "تائ جان بولیں تو بات رفع دفع ہو گئ

دوسری طرف ساز نے کھانا لگانا شروع کیا کوئ ایک فرد بھی اسکی مدد کو نہ آیا اور چار ناچار نجما کو خود اٹھ کر اسکی مدد کرنی پڑی

کسی کو کوئی فرق نہیں ہوا تھا بدر کی آنا ٹوٹتی تھی تو شاید تایا اور اسکے بیٹے کو سکون ملتا تھا

وہ کھانا لگا کر اپنا کھانا لیے صوفے پر بیٹھ گیا نجما بھی بیٹھ گئ

ساز ذرا تازہ پھلکے ڈال دو" تائ جان بولیں

وہ ابھی بیٹھنے ہی لگی تھی اسکی آنکھیں بھر گئیں وہ تھک گئ تھی ہاتھوں میں جلن الگ لگی تھی اسنے ماں کی جانب دیکھا اور بچوں کیطرح رونے والا منہ بنا لیا

میں بناتی ہوں تم بیٹھ جاو" نجما نے کہا ساز سر ہلا کر پھر بیٹھتی کہ تائ جان بول اٹھیں

نجما گھر کی بہو ہے وہ کام کاج کی عادت نہیں آئے گی تو کیا ہو گا آگے جا کر بیٹھی رہو جاؤ ساز بنا کر لاو" تائی نے کہا تو ساز کو اٹھنا پڑا

بدر کو لگا جیسے اسکا کھانا حرام ہو چکا ہو

آپکی بیٹی بھی موجود ہے اسکے ہاتھوں کو بھی آگے جا کر کاموں کی ضرورت

ہے" وہ چیڑ کر طنزیہ بولا

تائی ابھی جواب دیتی کہ تایا جان نے روک دیا

بدر کھانا رکھا ہے تو خاموشی سے کھاو ورنہ دفع ہو جاؤ" انکی کڑک آواز پر وہ

تلملا اٹھا ابھی کچھ بولتا کہ نجما نے آنکھوں سے ہی منت کی کہ نہ بولے اور

اسے اپنا غصہ قابو کرنا پڑا

وہ روتے ہوئے چھلکے اتار رہی تھی

کہ اچانک کھٹ پٹ ہوئی اور کچن کی کھڑکی سے عمر خیام صاحب اندر کو س

گئے

ساز دل پر ہاتھ رکھے ایک قدم دور ہوئی

اوہ ہائے بیوی" وہ اسکو ہائے کرنے لگا

جیسے کچھ تلاش کر رہا تھا ساز نے آنسو صاف کیے اور باہر روٹی دے کر آئی

اب وہ دوسری بنا رہی تھی مگر عمر کچھ ڈھونڈنے کے چکر میں بلکل ہی کچن

تباہ کر رہا تھا یہ سب ٹھیک اسے ہی کرنا پڑتا

آپ کو کچھ چاہیے " وہ بیچ میں ہی بولی

ہاں سرکہ " وہ بولا

جبکہ فریج میں گھس گیا

ساز نے اسے سرکہ دے دیا

تھینکس " سکون سے بولا اور پانی کا گلاس اٹھا کر اسنے سرکہ پانی میں ملایا اور

پی گیا

کچھ دیر چیئر پر آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا ساز کو جیسے ابکائی ائی یہ کیا طریقہ تھا

کون سرکہ پیتا تھا اب اسے کون بتاتا کہ وہ حوش میں آنے کے لیے پی رہا تھا

آج سعود نے کچھ زیادہ ہی پلادی اب زیادہ یہ کم کا سوال نہیں تھا

وہ زیادہ پیتا یہ کم فلحال اسے حوش میں رہنا تھا تو اسنے نشہ کی شدت کو کم کرنے کے لیے پی لیا تھا

اسنے آنکھیں کھولیں ساز اسے ہی دیکھ رہی تھی

وہ اٹھ گیا وہ سٹپٹا کر نگاہ جھکا گئ

سو۔۔۔ دوسری بار تمھیں دیکھا روتے ہوئے ہی پایا تمھیں شوق ہے رونے کا" وہ شیلف پر ہاتھ رکھے سکون سے پوچھنے لگا

ساز نے جواب نہیں دیا

میرا مطلب سب کے اپنے شوق ہوتے ہیں مجھے پینے پلانے کا ہے تمھیں " آنسو بہانے کا ہے

وہ کھیر کے ڈونگے میں انگلی مارتا بولا

آپ نے خراب کر دیا" ساز تڑپ اٹھی

اوہ میرے کھانے سے خراب ہو گیا" وہ طنزیہ مسکرا دیا

ایسا کچھ نہیں ہے انسانوں کیطرح بھی کھایا جا سکتا ہے اسنے پیالی لی اور اسے کھیر نکال کر دی

نہیں کھانی" وہ مکر گیا

اور اس وقت ساز کو لگا دنیا میں ہر شخص اسے زیچ کر رہا ہے

اسے پھر سے رونا آیا اور اسنے پیالی وہیں رکھ دی

اچھا کھالیتا ہوں اس میں رونے والی کیا بات ہے" وہ پیالی اٹھا گیا اور چمچ بھری

یہ تم نے بنائی ہے" وہ بلا وجہ بہت ہی بولتا تھا اور اس اسے تو ایسے بات کر رہا تھا جیسے بہت دوستانہ ہو

جی" وہ بس اتنا ہی بولی

اور روٹی اتار لی

واو بہت اچھی بنی ہے" دو چمچوں میں ہی ساری ختم کر کے اسنے کٹوری اسکی سمت بڑھادی

اور ؟" وہ بولا تو ساز نے دوبارہ سے نکال کر دے دی

زبردست تم کمال ہو" وہ تعریفیں کرتا شیلف پر چڑھ گیا ساز کے لیے یہ سب بے معنی تھا وہ باہر روٹی دینے چلی گئی اور عمر اندر شیلف پر بیٹھا کھانے لگا

اتنی سستی ہے تیرے کام میں جا سالن گرم کر" وہ ذرا بھڑکیں ساز کو لگا اسے خود کو بے حس کر لینا چاہیے

وہ اندر اگئی سالن گرم کرنے لگی

عمر اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

اسکے گال پر بار بار آنسو آتے جنھیں وہ بار بار صاف کرتی

تمھیں بھوک لگی ہے "اسکے سوال پر ساز نے اسکی سمت سرخ نظروں سے دیکھا عمر کا چمچ منہ میں ہی رہ گیا

نہیں میں انسان نہیں ہوں روبوٹ ہوں آپکی امی مجھے روبوٹ سمجھتی ہیں"

حالانکہ ان دونوں کے بیچ یہ دوسری ملاقات تھی مگر وہ اسپر غصہ اتار گئی تھی

وہ مسکرادا

اول یہ میری ماں نہیں ہے تمھاری تائ ہے اپنی ویزہ اتنی سی بات پر رو رہی

ہو" وہ سر جھٹک کر ایکدم اسکا ہاتھ تھام گیا

ساز دنگ رہ گئ اُسنے ساز کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیے باہر اگیا

سب نے ان دونوں کو دیکھا تو کھانا کھانا بھول گئے کسی کو علم نہیں تھا اندر عمر

بھی ہے

عمر سکون سے صوفے پر بیٹھا اور ٹانگ پر ٹانگ چڑھالی

پاوں جھلانے لگا سب کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے ساز کو اپنے پہلو میں

بیٹھالیا تھا

سب حیرانگی سے انھیں دیکھ رہے تھے ساز بار بار اٹھ جاتی کہ انکے گھر کا

ماحول کب ایسا تھا

مجھے کھانا دیں" وہ بولا

تمھاری بیوی تمھارے ساتھ بیٹھی ہے اس سے مانگو" تایا جان ناگواری سے بولے

تو آپکی بیوی آپکے ساتھ کیوں بیٹھی ہے اس سے کہیں مجھے کھانا دے میری بیوی نے بھی تو آپکی بیوی کے ہوتے ہوئے آپ لوگوں کو کھانا دیا ہے۔۔۔

اسکی بات پر سب نے اسکی سمت دیکھا بدر اور نجما سمیت ساز بھی حیران بلکہ شاکڈ تھی

اچھا جلدی کریں بعد میں گھور لینا مجھے جانا بھی ہے" وہ بولا

جبکہ اسے مسکراتے ہوئے بدر کی پرواہ نہیں تھی نجما کی بھیگی آنکھوں کی بھی نہیں تھی نہ ہی اپنے باپ کی کھاتی ہوئی نظروں کی۔۔

انھوں نے تائی کو اشارہ کیا جو اپنے شوہر کو گھورنے لگیں

اٹھ جاؤ" وہ مدھم آواز میں بولے

میں میں دے دیتی ہوں" ساز پریشان سی ہوتی اٹھی

عمر نے اسکی سمت دیکھا

ٹھیک ہے سارا کھانا دوبارہ بناؤ جاؤ" وہ ٹھیرا تھا

اس بات کی گواہ اس وقت اسکی آنکھیں بتا رہیں تھیں جس میں سنجید گی تھی

اور میرے لیے چائینیز بنانا" اسنے پاوں جھلاتے ہوئے کہا

بدر کی مسکراہٹ سمٹ گی ئنجما پریشان سی ہو گئ

شوق ہے نہ تو پورا کرو" وہ سکون سے بول رہا تھا

ساز کنفیوز انگلیاں چٹخا رہی تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر پھر اسے اپنے پہلو میں کھینچ لیا

اب بیچ میں مت بولنا" اسنے ہلکی آواز میں کہا ساز سے نگاہ بھی نہیں اٹھ رہی تھی

تائ نے ان دونوں کو کھانا سرو کیا

عمر اب بھی پاوں جھلا رہا تھا

بیٹا ہے میرا کھانا میں ہی دوں گی نہ "تائ کھجالت مٹانے کو بولیں

عمر کے لبوں کی طنزیہ مسکان واضح تھی۔

کھاؤ''خود اسنے کھانے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا اس سے بولا

سب خاموشی سے کھا رہے تھے

ساز کو بھی کھانے کی جانب ہاتھ بڑھانا پڑا کہ اسے بھوک بہت تھی

عمر نے موبائل نکال لیا اور کسی کو مسیج ٹائپ کرنے لگا

ساز کھانا کھا رہی تھی بدر نے اسے مسکرا کر دیکھا اسکا دھیان کھانے پر تھا

تائی کی غصیلی نظریں ثروت چچی اور سوہا کی بھی گواہ تھیں کہ وہ بعد میں اسے چھوڑنے والی نہیں

ارہم جبکہ دنگ تھا یہ ہوا کیا ہے

یہ ساز عمر کے ساتھ بیٹھی ہے اور عمر اسے اپنی بیوی کہہ رہا ہے کیا چکر ہے یہ

''بلا خر وہ تلملا کر بولا

شادی ہوگئی ہے دونوں کی''تائی نے نفرت سے کھانا ہی چھوڑ دیا

کیا''ارہم کا بھی ہاتھ رک گیا۔

سامنے ساز کو دیکھا

حور تھی وہ عام لباس میں بھی ایسی لگتی کہ کسی کا بھی دل ٹھہر جائے

اور عمر خیام وہ کسی سلطنت کا راجا لگتا تھا وہ دونوں بلاشبہ ایک دوسرے کے ساتھ پرفیکٹ تھے لیکن یہ کیوں ہوا تھا ارہم فکر مند ہو گیا تھا

اسے صوفیا پسند نہیں تھی اسے ساز میں دلچسپی تھی اسنے کھانا چھوڑا اور اٹھ گیا

دوسری طرف عمر بھی کھڑا ہو گیا

ہاں سعود ٹھیک ہے تم پہنچو میں آتا ہوں" اسنے کہا

نہیں یار پیسوں کا کیا مسلہ ہے" وہ بولتا ہوا باہر نکل گیا

اسکی گاڑی کی آواز اس محلے کے چار گھروں کو بھی دور دور تک سنائی دیتی تھی

گاڑی باہر نکلی ار ہم تو پہلے ہی جا چکا تھا بدر بھی اٹھ گیا اور چاچو بھی تایا جان بھی دانت صاف کرتے کمرے میں چلے گئے تو تائ جان اٹھیں اور ساز کا ہاتھ جکڑ لیا

زیادہ اچھلنے کی ضرورت نہیں ہے اس شرابی کی حمایت پر مجھ سے کھانا سرو کرایا تو نے اسے سنبھال کر رکھ ورنہ تیرے ٹکڑے کر دوں گی تجھے کیا لگتا ہے یہ مجھ سے تیری خدمات کرائے گا ہاں "تای جان نے کھینچ کھینچ کر تھپڑ لگا دیے تھے اسے

بھابھی" نجما تیزی سے اسکے پاس ائیں

"ن۔۔ نہیں تائ۔۔ تائ جان۔۔ میں میں نے کچھ نہیں کہا تھا میں

بہت یارانہ ہو گیا تیرا اس سے مجھے پتہ تھا آوارہ بد چلن ہے تو مردوں کو پھنسانا تو عام بات ہے آئندہ اگر اسنے مجھے کچھ کہا تو تیرا حشر بگاڑ دوں گی بدذات" وہ اسے صوفے پر دھکیل گئیں جبکہ ساز کو اندازا ہو گیا تھا اسکی اوقات اتنی ہی ہے

وہ صوفے پر ہی پڑی رونے لگی اور بہت زیادہ رودی نجما اسے سنبھال رہی تھی وہ اٹھی اور اوپر بھاگ جاتی کہ پکڑی گئ

یہ تیرا باپ اٹھائے گا سب اٹھا اور برتن رات میں ہی دھولیں گے" وہ غرائیں تو ساز کو خود کو بے حس سمجھنا پڑا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پر تھپڑ کا نشان سا پڑ گیا تھا جس میں درد بھی کافی ہو رہا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ عمر خیام کے کمرے میں تھی تھک کر سونے کی خواہش تھی لیکن یہ کمرہ ایسا لگتا تھا ہر طرف شراب کی بو ہے یہاں وہ چہرے پر ہاتھ رکھتی بری طرح رودی ہچکیاں کمرے میں گونجنے لگیں

اسکی زندگی اس سے زیادہ مشکل نہیں ہو سکتی تھی

اس سے کہیں گناہ سکون سے وہ پہلے رہتی تھی اسنے دھندلائی آنکھوں سے سارا کمرہ صاف کیا

یہاں تک کے فجر کی اذانیں ہونے لگیں یہ دوسرا دن تھا وہ سو ہی نہیں سکی تھی وہ صوفے پر بیٹھ گئی اور تھکاوٹ کے باعث اسے گھیری نیند نے جالیا

....

سعود کے ساتھ ایک پارٹی سے واپسی ہوئی تو رات گزر گئی خبر ہی نہ ہو سکی اور راتیں تو یوں ہی بے خبری میں نکل جاتی تھیں وہ نشے میں بری طرح دھت تھا اور گھر میں داخل ہوا تو دروازہ بند تھا وہ دروازہ بری طرح پیٹ گیا لیکن نشے میں بھی اتنا اسے اندازا تھا کہ اسکا باپ جان بوجھ کر دروازہ کھولے گا ہی نہیں تبھی اسنے گھر کا دروازہ پھلانگا اور راستے میں ارہم کی ہیوی بائیک کھڑی تھی اسے لات مار کر وہ اندر آگیا

اور جو جو چیز اسے دیکھ رہی تھی اسے گیرا کر توڑتا وہ اپنے کمرے میں آیا اور اندر آتے ساتھ ہی بستر پر گیر گیا

لمبے لمبے دو سانس کھینچ کر اسنے چہرہ موڑا تو سامنے صوفے پر وہ اسے بیٹھی ہوئ دیکھائ دی

اسے یاد تھا یہ اسکی بیوی ہے خود کو دوپٹے میں چھپائے وہ بلکل محسوس نہیں ہو رہی تھی کہ انسان ہے بس ایک پوٹلی سی لگ رہی تھی اسنے چہرہ موڑ لیا آنکھیں بند کر لیں اور خود بھی گھیری نیند میں اتر گیا

اور جب وہ سوتا تو مردوں کو بھی مات دے دے حیران کن طور پر ساز بھی سوئ تو کچھ زیادہ ہی سو گی کہ سب کو ناشتہ پانی دینا تھا اسے خیال ہی نہیں رہا اور کمرے کا دروازہ سوہا چچی یہاں تک کے ثروت بھی چار بار بجا کر جا چکی تھی لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے عمر کے ساتھ ساتھ ساز بھی آج نشہ کر چکی ہے

۔

دیکھ رہی ہو ثروت اسکی بیٹی کی بے حیائی ارے دن چڑھے کو آ گیا شوہر کی بغل میں پڑی ہے توبہ توبہ ایسی بے حیا بے غیرت لڑکی "تائ کو نجما کو سنانے کا موقع مل گیا تھا نجما نے ہی سب کو ناشتہ بنا کر دیا تھا

اور تائی کو پہلی بار نجما کو کام دینے کا دل نہیں تھا وہ چاہتی تھی اب بس کام ساز ہی کرے اور نجما کو یہ تسلی ہوئی تھی کہ کچھ دیر چلو وہ آرام ہی کر لیتی ثروت چچی نے بھی سر ہلایا وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ تائی کا روپ دھار رہیں تھیں نجما کچھ نہیں بولی تائی جان کا غصہ سوا نیزے پر تھا

اے جا ذرا صنم دروازہ پیٹ اس کلموہی کو نکال باہر گھر کا گھر پڑا ہے کون صاف کرے گا" وہ چلائیں جبکہ صنم نے سر ہلایا اور انکا حکم مانتے ہوئے اوپر اگئی اور دروازہ بجایا تو ساز کے بجائے عمر کی انکھ کھلی تھی اسنے ناگواری سے دروازے کو دیکھا

ایسے بجائے گی تو منحوس اٹھے گی کیسے تائی بھی اوپر اگئی اور اس قدر شدت سے دروازہ پیٹا کہ آس پڑوس کے لوگ بھی اٹھ جاتے وہ تو پھر اس کمرے میں رہتے تھے دونوں۔۔۔

کیا مصیبت ہے" وہ دھاڑا ساز ایکدم سیدھی ہوئی اور اجنبی نظروں سے کبھی دروازے کو تو کبھی عمر خیام کو دیکھنے لگی جو کھڑا ہو گیا تھا۔

جیسے کچھ دیر پہلے ہی سویا ہو کیونکہ اسکے پاوں میں جوتا تھا اور اسکی شرٹ کے تقریبا بٹن کھلے ہوئے تھے وہ اٹھ کر دروازے کے نزدیک آیا اور دروازہ کھول دیا

تائی سمیت صنم بھی جھجھک گی اور ایک قدم دور ہوی اسنے دروازہ پکڑ کر صنم کو اوپر سے نیچے تک دیکھا صنم کا چہرہ سرخ پڑ گیا

پہلی بار آمنا سامنا جو ہوا تھا پھر تائی کو دیکھا جو ذرا سٹپٹائی تھیں عمر کو دیکھ کر

ساز کو بھیج دو بیٹا" تائی ہلکا سا مسکرائی

ساز اپنے نام کی پکار پر اٹھی اور جلدی سے اگے بڑھتی کہ وہ دروازے میں چٹان کیطرح کھڑا تھا

ساز آگے نکلنا چاہتی تھی لیکن عمر خیام ایسے کھڑا تھا کہ وہ نکل کیسے پاتی

اور اسے چھونا ناممکن وہ اسے چھونا تو کبھی نہیں چاہتی تھی

دروازہ کیوں بجایا'' سرد سپاٹ لہجے میں اسنے تائ کی جانب دیکھا

بیٹا دن نکل آیا ہے ساز کو اٹھایا ہے میری جان تم تو سو جاؤ'' وہ پیار سے

پکارنے لگیں

دروازہ کیوں بجایا'' اسکی نیند خراب ہوئ تھی تیور اچھے خاصے خراب تھے

اب تائی جان اس پاگل کو کیسے سمجھتی کہ تیسری بار اسے بتا رہیں تھیں کہ

ساز کو جگانا تھا مگر اسکا سوال وہیں تھا

'' عم۔۔ عمر بھائی ساز کو بھیج دیں

عمر نے بنا جواب دیے اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا موبائل نکالا اور

اشفاق صاحب کو کال گھمادی

نیچے سوہا ثروت اور نجما سب ہی اوپر کا نظارہ دیکھ رہے تھے اور صوفیا بھی

سیڑھیوں میں کھڑی تھی اندر ساز ادھر سے ادھر ہو رہی تھی تائی جان

اسکی جان نکال دیں گی وہ جانتی تھی

یہ آپکی بیوی کے پاس تمیز ہے یہ مجھے سیکھانا پڑے گی" وہ دوٹوک بولا تائی نے جلدی سے سٹپٹا کر سب کی جانب دیکھا بے عزتی سے چہرہ سرخ پڑ گیا میرے کمرے کا دروازہ کیوں پیٹا ہے انھوں نے" وہ چلا اٹھا ساز دل پر ہاتھ رکھ گئی جبکہ تائی کا فق چہرہ سب ہی دیکھ رہے تھے

ہے ہے لیسن ڈیڈ مجھے بکواس نہیں پسند اپنی بیوی سے کہو آئندہ میرے دروازہ پر نہ دیکھے ورنہ پھر اپنے طریقے سے جواب دوں گا میں اور مجھے جس نے نیند سے اٹھایا ائی سوئیر اسکی نیندیں حرام کر دوں گا" کہہ کر اسنے کال ڈسکنیکٹ کی اور تائی کو گھور کر دیکھا تائی جیسے شرمندہ سی ہو گئی اور عمر نے دروازہ دوبارہ انکے منہ پر دے مارا

صنم صوفیا ثروت خاموشی سے تائی جان کو دیکھ رہی تھیں جبکہ سوہا تلملا گئی یہ کیا بات ہوئی کتنا بد تمیز ہے یہ آدمی میں ابو سے خود بات کروں گی اتنی بد تمیزی کی ہے یقینا ساز نے بھڑکایا ہو گا" سوہا غصے سے بولی جبکہ نجما اندر کچن میں تھی اسکے اب لبوں پر مسکان ٹھہر گئی تھی۔۔۔

وہ عمر خیام تھا کہیں نہ کہیں انجانے میں ہی سہی وہ اسکی بیٹی کی حفاظت کر جاتا اسکا دل مشکور سا تھا

جبکہ باہر سب ساز کو برا بھلا کہہ رہے تھے کیونکہ تائی جان رونے لگ گئی تھیں

دوسری طرف وہ ساز کو اور اسکی پتلی ہوتی حالت کو ایک نظر دیکھ کر دوبارہ بیڈ پر گیرہ اور تکیوں کو بانہوں میں بھینچ کر وہ سونے کے لیے آنکھیں بند کر گیا

اور ساز کو لگا اگر وہ نیچے گئی تو تائی جان بم کیطرح اسپر پھٹ پڑیں گی اور کوئی بعید نہیں وہ آج اسے ڈنڈوں سے مارے۔

وہ عمر کو کیا دیکھتی دروازے کیطرف بھاگی کہ نیچے جا سکے کہ وہ ایکدم جھنجھلا کر اٹھ کر بیٹھ گیا

بلڈی بل شیٹ وومن" وہ سر تھام گیا کہ ایک بار جاگ جاتا تو سر درد سے پھٹنے لگتا تھا

ساز نے مڑ کر دیکھا

عمر نے بھی نگاہ اٹھائ

ساز نے نگاہ جلدی سے پھیر لی اور پھر سے باہر نکلنے لگی۔۔ عمر اسے جاتے

ہوئے دیکھنے لگا

اسے لگ رہا تھا جتنی پی تھی رات سب اگل دے گا اور ہوا بھی ایسا ہی اسے الٹی سی آئی اور واشروم میں چلا گیا جبکہ ساز گھبرائی گھبرائی سی نیچے ائ تو نیچے تائی جان بہت اونچا اونچا رو رہیں تھیں سب نے اسے کھا جانے والی نظروں

سے دیکھا اور سوہا اسکے پاس آ گئ

دل تو کر رہا ہے ٹکڑے کر دوں تمھارے کیا کیا بکواس کی ہے تم نے اس عمر نشئ سے" سوہا نے ایکدم اسکے بال جکڑے جبکہ ساز نے حیرانگی سے اسے

دیکھا اور اپنے بال چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی

میں ۔۔میں نے کچھ بھی نہیں کہا اور اور وہ تو شاید نشے میں ہیں'' بڑی شرمندگی سے اسنے یہ بات کہی تھی جیسے عمر کا شراب پینا اسکا جرم تھا اور ہر چیز کی مجرم وہ تھی

سوہا نے اسکے بال جھنجھوڑ کر چھوڑے

اے اس بدبخت کی شکل گم کرو میری نظروں کے سامنے سے ''تائی جان نے چپل اٹھا لی

دو چار چپل کھائے گی بھابھی یہ پھر ٹھیک ہو گی اسے نہیں تمیز کہ بچیوں والا گھر ہے شوہر کی بغل میں پڑی رہتی ہے'' اسے لگا جیسے اسکے کپڑے اتر رہے ہوں وہ ثروت چچی کو حیرانگی سے دیکھنے لگی اسنے صنم اور صوفیا کو دیکھا جن کے چہروں پر بھی ناگواری تھی

وہ حیران ہوتی تھی وہ تینوں تو دوستوں تھیں جب سے اس رشتے کا ذکر ہوا وہ دونوں ہی بدل گئیں تھیں وہ مرے مرے قدموں سے کچن میں اگی نجما نے اسکو گلے لگا لیا

تم پریشان نہ ہو آرام کرتی کیوں ائ ہو نیچے'' وہ اسکا چہرہ تھام کر بولی

امی میرے ساتھ یہ سب کیوں ہو رہا ہے'' وہ ماں کے سینے سے لگی سسکیاں بھرنے لگی

اچھا بس بہت ہو گیا ڈرامہ چائے بناؤ دوپہر کا کھانا بھی بنانا ہے'' ثروت چچی نے نجما سے اسے دور کیا جبکہ وہ دونوں ہی حیران تھیں

''ثروت تم بھی

بس کریں بھابھی ایک تو غلطی اوپر سے آپ میسنی بن جاتی ہیں'' وہ بھڑک کر بولی

جبکہ ساز نے آنکھیں صاف کی مزید بات بڑھا کر وہ خود کو کتنا ذلیل کراتی اسنے ماں کے ہاتھ سے سامان لیا اور وہیں کھڑی ہو گئ

بس ڈرامے کرا لو'' ثروت چچی نے کہا اور باہر نکلیں کہ جھنجھلائے ہوئے سخت تیوروں سے دیکھتے عمر سے سامنا ہو گیا

وہ فلحال کچھ نہیں بولا تھا لیکن اس کے آتے ہی سب کے منہ بند ہو چکے تھے

سب ادھر ادھر ہو گئے تھے

عمر اندر ایا تو ساز مڑ گئ۔۔۔۔

پتہ نہیں اسے عمر کا سامنا نہیں کرنا تھا نجما بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آہستگی سے کچن سے نکل گئ وہ اندر آیا

اور چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا

بھوک لگ رہی ہے مجھے" سنجیدگی سے بولا

ساز جھنجھلائ ہوئ تھی اس سے اسکی وجہ سے تھپڑ پڑے تھے وہ رخ موڑ کر

کھڑی رہی

ہیلو بیوی" وہ اسے متوجہ کرنے لگا

میرا نام ساز ہے" وہ ذرا غصے سے بولی

"اوکے ساز مجھے بھوک لگی ہے

تو" وہ نہ جانے کیوں اسپر اپنا غصہ اتار رہی تھی

رائیٹ تو تم کیا کرو گی بھوک مجھے لگی ہے تمھارا کیا اب بیچ میں مت انا" اسنے ایک بازو پکڑ کر اسے دور کیا

اور ساز تو جیسے ہلکی پھلکی سی تھی ایک ہی جھٹکے میں دور ہو گئ اور عمر نے پین چولہے پر رکھا اور اپنی مرضی سے کچھ نہ کچھ کرنے لگا

ساز دور سے اسے دیکھ رہی تھی بے ساختہ اسے شرمندگی ہوئ کیا چلا جاتا وہ اسے کچھ بنا کر دے دیتی

حیرت انگیز طور پر وہ ناشتہ بنا چکا تھا اور ناشتہ بنا کر اسنے انڈے کو کانٹے میں بھرا اور کیبن پر چڑھ گیا

بنا لو اب جو بنانا ہے ویسے ہر وقت کچن میں کیوں رہتی ہو" وہ ناشتہ کرتے ہوئے سکون سے اس سے سوال کر رہا تھا

ساز کنفیوز سی کھڑی تھی

تم منہ نہیں دھوتی" وہ دوبارہ اسکی جانب دیکھنے لگا جبکہ انڈہ سکون سے کھا رہا تھا وہ شرمندگی کی انتہا پر چلی گئ

جاؤ منہ دھو" اسنے کہا ساز کا چہرہ سرخ سا تھا واقعی وہ اٹھتے ساتھ ہی نیچے آ گئی تھی وہ چہرے پر ہاتھ رکھ کر بری بڑی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ وہ سر جھکائے کانٹے میں انڈا لگا کر کھانے لگا

ساز شرمندگی سے پلٹی اور سینک پر ہی چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر اسنے کلی کی اور اپنے دوپٹے سے چہرہ صاف کرنے لگی کہ وہ بے زاریت سے اسے دیکھنے لگا

ویٹ" اسنے اسے ٹوک دیا

یہ لو" لاپرواہی سے اسنے اسکی جانب رومال پھینکا ساز کے لیے یہ حیرانگی کا جھٹکا تھا ایک شرابی اتنی نفیس طبعیت کا کیسے ہو سکتا ہے

ساز نے اسکے رومال کو کچھ کہے بنا سائیڈ پر رکھ کر اپنے دوپٹے سے ہی چہرہ صاف کیا اور دوبارہ ہنڈیاں میں چمچ چلانے لگی جبکہ عمر نے مسکرا کر اسکے رومال کو دیکھا اور سر جھٹکا

تم بہت اکورڈ ہو اور تمھارا بھائی مجھے اکر کہتا ہے کہ تم بہت معصوم ہو اور بلا بلا" وہ جیسے اسکی حرکت پر چیڑ سا گیا

آپ مجھ سے کیوں بات کر رہے ہیں" وہ بلا خر بولی

کیونکہ تم میری بیوی ہو" وہ سکون سے بولا

بیوی کا مطلب بھی جانتے ہیں بیوی بیوی" وہ پٹاخ سے جواب دے گئی جبکہ عمر ایک ائی بر واچکا کر اسکی شکل دیکھنے لگا۔

مجھے تو بیوی کا مطلب پتہ ہے" وہ بولا اور پلیٹ پیچھے رکھی اور جمپ لگا کر کھڑا ہو گیا

تمھارا کیا ہو گا اگر میں نے تمھیں واقعی بیوی سمجھ لیا تمھارے بھائی کے بقول معصوم کچھ زیادہ ہو تم اور عمر خیام۔۔۔

وہ بولتا ہوا باہر نکلا گیا جبکہ ساز نے سانس حلق میں اتارا

نشئی شرابی ٹھرکی" وہ ہلکا سا مسکرا کر الٹے قدم بھرتا ایک آنکھ دبا کر باہر نکل گیا جبکہ ساز کو لگا وہ بے حوش ہو جائے گی

وہ پریشانی سے آنکھیں پٹپٹانے لگی تھی جبکہ عمر کو اسکی آنکھوں کا یہ

معصومیت سے جھپکنا اور کچھ نہ سمجھنا کافی اچھا لگا وہ اسے ہی پلٹ کر دیکھتا

سر نفی میں ہلاتا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ اسکے جاتے ہی تائی جان سمیت

ثروت چچی نے بھی اسے طعنے دینا شروع کر دیے تھے کہ وہ بے حیائی گھر

میں پھیلا رہی تھی اور وہ کچھ نہ کر کے بھی مجرم بن گئی تھی

اٹھو اٹھو جلدی مہمان آئیں گے اچھا سا تیار ہو جانا اور کھانے میں بھی کچھ

اچھا بنوا لینا

بلکہ ایک کام کرو تم بس اچھا سا تیار ہو باقی میں آرڈر کر دوں گا" شاہنواز نے

عجلت میں اسکا گال تھپتھپایا اور خود آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا

ایزہ نے بمشکل تمام آنکھیں کھولیں تھیں وہ بھول جاتا تھا تو دو دو تین تین

دن اسے چھوتا نہیں تھا اور جب اسے اس کی ضرورت پڑ جاتی تب ایزہ میں

نہ اٹھنے کی ہمت رہتی اور نہ کچھ کرنے کی وہ آنسو سے نم آنکھوں کو کھول کر اس شخص کو دیکھنے لگی جو کافی فریش تھا

اسنے ایک سانس کھینچا اور ہونٹوں کو دانتوں تلے دبا کر وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی کہ یہ اسکا حکم تھا

بلینکیٹ کو خود پر لیے وہ خود کو چھپاتی اپنے بالوں کو پیچھے کرتی اپنے آنسو کو دیکھنے لگی جو کہ لحاف پر گیرا تھا

شاہ" اسے متلی سی ہونے لگی تھی اسنے اسے پکارہ شاہنواز پلٹا

م۔۔۔ میری طبعیت ٹھیک نہیں ہے ک۔۔۔ کیا مہمان ک۔۔ کل اسکتے ہیں" وہ ڈرتے ڈرتے بولی

شاہنواز نے ایک نگاہ میں ہی اسکا جائزہ لیا اسکے شانے اسکی گردن شاہنواز کے دیے گئے نشانوں سے سجی تھی جبکہ اسکی آنکھوں میں کئی آنسو تھے

وہ ڈریسنگ پر برش رکھتا اسکی جانب آیا

ایزہ نے ایک سانس اندر اتارا وہ اسکے نشانوں کو انگوٹھے سے ٹریس کرنے لگا

ایزہ نے سانس کھینچا لیا

ای ڈونٹ وائٹ اینی چائلڈ۔۔۔ایزہ شاہ

مجھے بچہ نہیں چاہیے جب جس وقت ضرورت ہو گی بچہ تب ہو گا فلحال اس کھپ میں پڑنے کی ضرورت نہیں" وہ سنجیدگی سے اسکے ہر نشان پر اپنی بھاری انگلی سے دباو ڈال رہا تھا

جو نیلاہٹ پر ہوتے جا رہے تھے

ایزہ نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا اندر سانس اتارا اسکے دبانے سے ل درد سی اٹھ رہی تھی لیکن وہ اختلاف کیسے کر سکتی تھی

ا۔اور د۔۔۔دادی جان" وہ بے ساختہ بولی کہ واقعی وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی طبعیت کس لیے خراب ہے اب تک اسکے جنوں کی اسکے وجود کو عادت کیوں نہیں ہوئی تھی لیکن دادی جان تو چاہتی تھیں پوتا یہ پوتی

یہ تمھارا مسلہ ہے کہ تم انھیں کیسے سمجھاؤ گی لیکن بات صاف ہے" وہ اسکی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھے اسکے چہرے کو اونچا کرتا اپنی گھیری نظروں سے ہی اسے جھلسانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

انڈرسٹینڈ دیٹ" اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھا

ج۔۔۔جی" وہ بس اتنا ہی بولی

I just love your obedient "

وہ اسکا گال تھپتھپا گیا

ایزہ بلینکیٹ خود پر سے ہٹا کر اٹھی شاہنواز اسکو نظر بھر کر دیکھنے لگا اسکے وجود پر گہری نگاہیں ایزہ کانپتے وجود کے ساتھ واشروم کی جانب بڑھ گی ٗشاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا اور آئینے کے سامنے پھر سے اگیا۔

اگر وہ بلا کا حسین تھا تو اسکی بیوی بھی اسکے ٹکر کی تھی اور یہ ہی تو تھا جو شاہنواز اس سے شادی کر گیا تھا ورنہ شادی؟

ایک لمحے کے لیے اسکے ہاتھ رکے اور وہ اس سوچ سے بھی دور بھاگتا تھا وہ

وہاں سے باہر چلا گیا

گرم پانی کے نیچے کھڑی وہ خاموشی سے دیوار کو دیکھ رہی تھی

اچانک ایک عکس اسکی آنکھوں میں اتر آیا تو مسکراہٹ لبوں کو چھو گئ

بدر بھائ کیا آپ مجھے بھی پڑھائیں گے "اسکی معصوم آواز پر اسکا پلٹ کر

دیکھنا

ایزہ کا دل بری طرح دھڑکا گیا

پھر اسکا طنز کرنا بھی تو برا نہیں لگتا تھا

" تمھارے ابو تمھاری جان نکال دیں گے

جان تو میری نکلے گی آپ کو فکر ہو گی" وہ اسے دیکھنے لگی بدر نے اسے دیکھا

اسکا دیکھنا ہی اتنا قیمتی سا تھا

اور وہ خاموش ہو گیا

اگر اسکو زندگی میں کچھ واپس ملنا ہوتا تو وہ وہ لمحے مانگ لیتی جن میں اسنے اسکی طرف دیکھا تھا

یہ کم عمری کی محبتیں دل میں کیل کی طرح چبھتی ہیں سانس کے ساتھ درد کا احساس دلاتی ہیں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہنواز کے دوست اگئے تھے ایک بات تھی وہ کافی سوشل تھا اور انکے ہاں تو سوشل ہونے کا کوئی ٹرینڈ ہی نہیں تھا

وہ اسکے ساتھ ساتھ چل رہی تھی اسنے لونگ شرٹ پہنی تھی اور آج شاہنواز نے اسے بیوٹیشن کو بلا کر تیار کرایا تھا شاید اسکے نشانات دیکھ کر خود بھی سمجھ گیا تھا کہ وہ ان کو چھپا نہیں سکتی۔

وہ خوبصورت سی موم کی گڑیا اسکے بازوں میں تھی جبکہ کئی لوگوں ہی
نگاہوں میں اسکے دوست اپنی باتیں کر رہے تھے جبکہ اسکا دل کیا کہ رمشہ ا
جاتی لیکن آج وہ نہیں تھی

وہ لوگ انکی بیویاں بھی تھیں لیکن سب اتنے بڑے بڑے تھے وہ جھجھک
رہی تھی کسی سے بھی فارمل ہو کر بات نہیں کر پا رہی تھی اور پتہ نہیں
کیوں ہائی کلاس کے لوگوں کو اسکی یہ شرم اور جھجھک بے حد اچھی لگ رہی
تھی

شاہ بلا خر وہ اسکو پکار گئی

اسنے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر نزدیک کیا۔

ہم بولو" جوس کا گھونٹ بھرتا وہ اسکے نزدیک اپنا کان کر گیا

سب کے سامنے اسکی بولڈنیس نئی تو نہیں تھی اسکے لیے لیکن وہ جھجکی

وہ میں تھک گئی ہوں کیا میں اوپر چلی جاوں" اسکی آنکھوں میں منت تھی۔

شاہنواز نے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا۔

ایزہ کو لگا وہ کچھ غلط کہہ گئی اور وہ اسکے گال کو بے ساختہ چوم گیا۔

ایزہ کی دھڑکنیں بے ہنگم سی حیران تھیں

جاؤ" اسنے اسکی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے آگے جانے کا کہا

ایزہ شاکڈ سی ہوتی وہاں سے ہٹ گئی لیکن سمجھی نہیں کسی کی نگاہ اسی پر تھی

۔

فہیم شاہنواز کا دوست تھا جو ایزہ کو بہت دیر سے دیکھ رہا تھا اور ایزہ جیسے اسے بہت اچھی لگی تھی

شاہنواز کو ایک نظر دیکھا وہ کسی اور سے بات چیت کر رہا تھا پھر اسنے ایزہ کو دیکھا جو چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی اوپر چڑھ رہی تھی اسکی ملائی سی رنگت اسکا مکھن سے ملتا وجود وہ نو خیز جوانی۔۔ فہیم کے اندر شیطان سا ابھار گئی

وہ اٹھا اور شاہنواز سے نگاہ بچا کر اسکے پیچھے پیچھے چل پڑا

اور ایزہ کمرے میں ائی اور بیڈ پر بیٹھ گئی

شاہنواز کا لمس اسکے گال پر اب بھی تھا

یہ لمس اس لمس سے بہت مختلف تھا جو رات بھر اسنے سہا تھا

کیا محبت کی موجودگی بھی چھونے کی حسوں کو تبدیل کر دیتی ہے۔

وہ اسی سوچ میں تھی اسنے اپنے پاوں سے سینڈل اتارے اور

اپنے گداز پاوں کارپینٹر پر رکھتی وہ دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکتے اس جیولری

سے عاجز آتی اپنی جیولری اتارنے لگی کہ اچانک ہی دروازہ کھلا اور اندر

شاہنواز کے دوست کو آتے دیکھ وہ ایکدم گھبرا کر پلٹی

وہ دانت نکوستہ دروازے کو لاک کر گیا

ا۔۔آپ" ایزہ کی آواز ہی سہم گئ

ہاں میں شاہنواز کی موجودگی میں بات ہی نہیں ہوسکتی بات تو کیا نگاہ بھی

نہیں اٹھ سکتی تھی لیکن تم مجھے بہت خوبصورت لگی ہو" وہ اسکے نزدیک

آنے لگا

'آپ آپ باہر جائیں اپ میرے کمرے میں کیوں آئے ہیں

ہائے تمھاری آواز سوچ رہا ہوں شاہنواز کو کہاں سے مل گئ تم۔۔

بہت نوچتا ہوگا تمھیں تو" وہ ہنسا

ایزہ کا دماغ اسکی اس بکواس پر چکرا کر رہ گیا

میں شاہ کو شکایت کر دوں گی جائیں اپ یہاں سے" وہ غصے سے بولی

ارے تھوڑی دیر میں کچھ نہیں ہوتا" وہ اسکے نزدیک آیا اور ایزہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے دبوچ لیا اتنی سختی سے کہ جیسے کمر توڑ دیتا۔

اور ایزہ کے بازو کو اسکے ہاتھوں نے دبانا شروع کیا

شاہ" وہ چلا اٹھی اسپر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے برسانے لگی

آواز نہ نکال تیرے شوہر نے سن لیا تو ٹکڑے کر دے گا" وہ اسکا منہ دبوچ گیا اور زبردستی اسکی گردن پر اپنے دانت گاڑنے کی کوشش کرنے لگا

ایزہ کو لگا اسکی روح نکل جائے گی

وہ حلق کے بل چلانے لگی مگر فہیم کی ہتھیلی اسکی آواز گلا دبا رہی تھی

" شاہ

ٹھیک ہے شاہنواز چلتے ہیں

یہ فہیم کہاں ہے "اچانک علی نے کہا تو شاہنواز کی عقاب سی نظروں نے چاروں سمت دیکھا

فہیم "اسنے پکارہ مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آیا اور پھر اسکی نگاہ اس بند دروازے پر گئی وہ فہیم کی طبعیت سے واقف تھا واقف تو سب ہی تھے لیکن اج تک مذاق میں ہی اڑاتے تھے

شاہنواز کے قدموں تلے زمین سی کھسکی تھی اسے لگا جیسے اسکے قدم ڈول سے گئے ہوں وہ سیڑھیاں چڑھا اور تقریبا دوڑتے ہوئے اسنے دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ لاک تھا

" ایزہ

شاہ" وہ درد سے چلائ

فہیم گھبرا گیا

ایزہ کے شانے پر دانتوں کے نشان تھے ایزہ کا بازو پھٹ چکا تھا اسکے چہرے پر فہیم کے ہاتھوں کی سختی کے نشان تھے

فہیم نے اس ٹوٹتے ہوئے دروازے کو دیکھا اور وہاں سے بھاگنے کو جگہ تلاشنے لگا مگر یہ کمرہ تھا یہ کنواں کوئی کھڑکی نہیں تھی وہ پھنس گیا تھا

ایزہ اٹھ کر دروازے کی جانب لپکی کہ فہیم نے اسکی ٹانگ کھینچ لی

آہ" وہ منہ کے بل گیری اور باہر شاہ نواز اسکی آوازوں پر جیسے جھلس اٹھا۔

وہ دروازہ توڑ دینا چاہتا تھا

ایزہ پیٹ پر ہاتھ رکھ گئی اور درد سے رونے لگی جبکہ فہیم کو لگا اب سب الٹا ہو چکا ہے اچانک ہی شاہنواز نے دروازہ جیسے توڑ دیا اور وہ اندر داخل ہوا ایک نگاہ ایزہ کو دیکھا اور دوسری فہیم کو جس کے رنگ اڑ گئے تھے اور اسکے بعد اسنے کھینچ کر فہیم کو لات ماری تھی گھر میں شاہنواز کے غرانے کی آواز گونج رہی تھی اسنے فہیم کو گالیوں مکوں تھپڑوں سے مار مار کر برا حشر کر دیا تھا اسکے باقی دوست بھی کھڑے تھے

ارے آپ روکیں شاہنواز کو وہ فہیم بھائ کو مار دیں گے" کسی ایک کی بیوی بولی

یہ اسی قابل ہے اسے شاہنواز کا پتہ نہیں تھا اور وہ کبھی نہیں روکے گا" وہ بولے تو جیسے سب سہمی ہوئ نگاہ سے دیکھنے لگے شاہنواز نے بس ایزہ کے شانے پر ابھی دانت کے نشان دیکھے تھے

اور اسنے اتنے مکے اسکے دانتوں پر برسائے یہاں تک کے گالیاں دیتا وہ اسکے منہ پر بھاری لیمپ دے کر مار چکا تھا فہیم درد سے چلایا اور اسکے اگلے دانت ٹوٹ گئے

وہ اٹھا اسنے اپنی گن نکال لی

شاہنواز" علی اور باقی سب نے اسے جکڑا

چھوڑو مجھے آج اس (گالی) کو جان سے ماردوں گا اس نے شاہنواز کی بیوی پر ہاتھ ڈالا ہے" وہ گن لوڈ کر گیا

شاہ نواز بھائی ایزہ بے ہوش ہو گئ ہے" علی کی بیوی نے ایزہ کے ساکت وجود کو آگے بڑھ کر چھوا

شاہ نواز کے سر پر اس وقت خون سوار تھا کہ اسکے ہوتے ہوئے اسکی بیوی کو کسی اور نے چھو کیسے لیا کس طرح اس تک کوئی پہنچ گیا اسکا بس نہیں چل رہا تھا فہیم کو لہولہان کر دے

میں نے کہا ہے چھوڑو مجھے" وہ دھاڑا

تم پاگل مت بنو پہلے ہی اسکا برا حال ہو چکا ہے شجاع یار اٹھاؤ اسے" علی نے شاہنواز کو سختی سے جھڑتے دوسرے دوست کو کہا جو فہیم کی طرف بڑھے تھے اسکے دانت ٹوٹنے کی وجہ سے وہ درد سے رو رہا تھا

چھوڑو مجھے۔۔۔ شاہنواز تو اسی طرح پاگل تھا کیا وہ سب جانتے نہیں تھے اور اسنے بنا کچھ دیکھے فہیم کے ہاتھوں پر فائرنگ کر دی اسکے پاوں پر۔۔۔

بس" علی نے اسے دور دھکیلا

فہیم کی چیخوں نے گھر سر پر اٹھالیا تھا

جبکہ شاہنواز تو اسے چیڑ دینا چاہتا تھا اسکے باقی دوست فہیم کو کھینچ کر وہاں سے لے گئے جبکہ شاہنواز کے سر پر خون سوار تھا

کیوں پاگل ہو جاتے ہو تم" اسنے شاہنواز کو دیکھا

وہ علی کو بھی دور دھکیلا گیا بنا جواب دیے اسنے ابھی تک ایزہ کو چھوا نہیں تھا غصے سے پھنکار رہا تھا

ہاں ڈی سی پی صاحب ایک تصویر اور نام بھیج رہا ہوں یہ کتا جس بھی حالت میں ہے مجھے سلاخوں کے پیچھے چاہیے" علی سر تھام گیا شجاع بھی جبکہ باقی دوست فہیم کو ہسپتال لے کر بھاگ گئے تھے کہیں مر ہی نہ جاتا

میں نے کہا مجھے اس نام کا شخص سلاخوں کے پیچھے چاہیے" وہ دھاڑا تو گھر کی درو دیوار بھی جیسے ساکت رہ گئ

اسنے فون بند کیا اور اگلا فون رمشہ کو گھمایا تھا

" رمشہ کسی بھی ڈاکٹر کو لے کر گھر آؤ

بس اتنا کہہ کر کال بند کر دی

علی کی بیوی نے ایزہ کے چہرے پر پانی ڈالا تھا وہ ہوش میں نہیں رہی تھی

شاہنواز نے بنا کچھ کہے انکے ہاتھ اپنی بیوی پر اسے ہٹائے اور اسے بازوں

میں بھر لیا تو وزن کا احساس بھی نہ ہوا

اسکی گردن پر صبح والے نشان جتنی اسکی انا کو تسکین دے چکے تھے اس

وقت یہ ایک نشان اسکی جان نکال رہا تھا سچ تو یہ تھا اسنے زور سے اسکی

گردن پر یہ نشان دبا دیا ایزہ کے وجود میں جنبش بھی نہیں تھی

وہ کمرے سے ہی باہر نکل گیا جبکہ علی شجاع اور انکی مسز بھی

" شاہ تم تھوڑا تو چین لے لیا کرو

علی دفع ہو جاؤ اگر تم میرے ہاتھوں مرنا نہیں چاہتے اس (گالی) کا نشان

میری بیوی کے وجود پر ہے تم یہ کہہ رہے ہو میں چین لوں " وہ ٹیبل کو

" لات مار گیا تم نے اسکا کیا حال کر دیا ہے تھوڑا سکون لو

نہیں لوں گا جان سے مار دوں گا میری چیز کو چھونے کی جرت بھی کیسے کی اسکے دماغ میں یہ خیال بھی کیسے آیا" وہ جیسے بھوکے شیر کیطرح کبھی ادھر تو کبھی ادھر پورے لاونج میں گردش کر رہا تھا

رمشہ تیزی سے اندر ائ

کیا ہوا" وہ بولی اسکے ساتھ ڈاکٹر بھی تھیں

شاہنواز نے جواب نہیں دیا اور ڈاکٹر کو اپنے روم میں چلنے کا کہا اور سوائے رمشہ کے کسی میں جرت نہیں تھی اسکے ساتھ ہی کمرے میں گھس گئ

شاہنواز" رمشہ چلا اٹھی

وہ دانت پر دانت چڑھائے کھڑا رہا

ڈاکٹر بھی خاموشی سے اسکی ٹریٹمنٹ کرنے لگی

"یہ بے ہوش کیوں ہوئ ہے

ویک نیس ۔۔ بہت ویک ہیں آپکی وائف کوشش کریں انھیں ریلکس

کرنے دیں کچھ وقت '' ڈاکٹر اس نشان پر دوائ لگانے لگی رمشہ نے گھور کر

اسے دیکھا جس کے تیور اتنے خراب تھے کہ وہ سب کے منہ پر تھپڑ برسا

دیتا

وہ ادویات لکھ کر اسکے ہاتھ میں تھما گئ

'شی نیڈز گڈ بیہوئیر مسٹر شاہنواز

ٹھیک ہے اب جاو یہاں سے '' وہ چیڑ کر بولا

جبکہ رمشہ کو شرمندگی سی ہوئ وہ ڈاکٹر اسکی اچھی جاننے والی تھی ڈاکٹر چلی

گئ اور علی اور شجاع بھی اس پاگل کو ٹھیک کرنے والی جو اچکی تھی

'' یہ کیا کیا ہے تم نے

رمشہ کے سوال پر اسنے غصیلی نگاہ اٹھائ

نکلو تم بھی یہاں سے '' اسنے کہا

شیٹ اپ تم اتنے جنگلی جانور کیسے ہو سکتے ہو '' وہ ایزہ کے پاس بیٹھ گئ

" تبھی وہ تم سے سہمی رہتی ہے کچھ نہیں بولتی

رمشہ کو لگ رہا تھا یہ سب شاہنواز نے کیا تھا اور شاہنواز اس نشان کو دیکھ دیکھ کر جل رہا تھا

وہ سر تھامے کچھ دیر ایزہ کو دیکھتا رہا اور پھر اٹھ کر چلا گیا جسے ڈارپ لگی ہوئی تھی

پتہ نہیں اسے چین کیسے آتا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے ہوش آیا تو اسنے اپنے پاس رمشہ کو دیکھا اور ایکدم اسکے سینے سے لگ کر وہ بری طرح رو دی معلوم نہیں کیوں لگا تھا وہ اسکی ہمدرد ہے

رمشہ نے بھی اسے خود سے لگا لیا کسی بڑی بہن کیطرح۔

تم پریشان نہ ہو میں اسکی ٹانگیں توڑ دوں گی یہ تمھارے ساتھ ایسا رویہ کیسے رکھ سکتا ہے" وہ بولتی جارہی تھی

یہ۔۔۔یہ انکے دوست نے کیا ہے وہ وہ نہ آتے تو شاید میں" وہ بری طرح رودی

کیا" رمشہ پر جیسے پہاڑ سا ٹوٹا وہ اسے مزید خود میں بھینچ گئی اُسکی سسکیوں سے رمشہ کے اعصاب چیخنے لگے تھے

ایزہ" وہ پکارا اٹھی ایزہ روتی چلی گئی

تم ایسا کرو کچھ وقت کے لیے اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤ مجھے لگ رہا ہے فہیم کو وہ مار دے گا" رمشہ سمجھ گئی تھی یہ کس نے کیا ہے

ایزہ جیسے ماں باپ کے نام پر تر رودی اتنا تو شاید چھ سات ماہ میں بھی نہیں سسکی تھی وہ روتی ہی چلی گئی

میرے ماں باپ نہیں ہیں وہ کہیں بھی نہیں ہیں جن لڑکیوں کے سر سے ماں باپ ہاتھ اٹھالیں انکا انجام ایسا ہی ہوتا ہے" وہ ہچکیاں بھرنے لگی

رمشہ چپ رہی وہ ہرٹ تھی اور اس وقت مزید ہو جاتی اگر وہ کوئی سوال کرتی

آپ پلیز یہیں رہ جائیں میرے پاس" آنسو صاف کرتی وہ منت بھرے لہجے میں بولی

اچھا ٹھیک ہے تم پریشان نہ ہو" وہ اسکے گال سہلانے لگی

تم کچھ کھالو پہلے ڈاکٹر نے کہا ہے بہت ویکسین ہے تمھیں" وہ بولی اب کیا بتاتی کہ جب اسے بھوک لگتی تھی تو دادی جان اسکے آگے سے کھانا اٹھالیتی تواب اسے بھوک مارنے کی اتنی عادت ہوگی کہ وہ کچھ کھاتی ہی نہیں تھی

رمشہ اس سے پہلے اٹھتی کہ شاہنواز کمرے میں داخل ہوا دونوں کی نگاہ ملی اور شاہنواز اسکی آنکھوں میں کیا دیکھتا وہ نشان خون کھلانے کے لیے کافی نہیں تھا

تم گئ نہیں اب تک" رات کے دس بج رہے تھے وہ ذرا کڑوے تیوروں میں بولا

ایک بات بتاو شاہنواز وہ صرف بیس سال کی ہے بیس سال کی لڑکی اتنی بے بس ہوتی جیسے کوئ بچہ۔۔۔

نہ ہی اس سے کسی بردبانہ بات کی توقع کی جاسکتی ہے اور نہ ہی یہ امید لگائی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہے اور نہ ہی کوئی انسان کسی بچے کو جانوروں کی طرح ٹریٹ کرتا

" وائے یو بیہیو لائیک دس

جسٹ شیٹ اپ رمشہ اینڈ گیٹ اوٹ " وہ ہاتھ اٹھا کر بولا

یو جسٹ شیٹ اپ مجھے مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ ہم بہت اچھے دوست ہیں " وہ غصے سے بولی

یعنی تم نہیں جاؤ گی "۔

ایزہ نے مجھے یہیں رہنے کا کہا ہے میں کہیں نہیں جا رہی اگر دھکے مار کے نکلواگے تو تمھاری مرضی " وہ ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑی ہو گئی

شاہنواز نے ایزہ کو دیکھا جو گھبرا سی گئی اسے امید نہیں تھی رمشہ اسکا نام لے گی

شاہنواز کی گھورتی نگاہ نے ایزہ کا دم سا نکال دیا

کہو اس سے یہ جائے یہاں سے" وہ سیدھا بولا

ایزہ نے بے چارگی سے رمشہ کی جانب دیکھا

اسکا سر پھاڑ نا تم" رمشہ غصے سے ایزہ کو دیکھتی بولی ایزہ میں اتنی ہمت تھی کہ وہ ایسا کرتی۔۔

بہت اچھے مشورے دے رہی ہو تمھارے اندر تو چین ہی میرے مرنے پر آئے گا" وہ دونوں اتنے بڑے ہونے کے باوجود بچوں کیطرح لڑنا شروع ہو چکے تھے ایزہ کبھی یہاں دیکھتی کبھی وہاں۔۔۔

مگر نہ جانے کیوں شاہنواز کے ان لفظوں پر اسکے منہ سے بے ساختہ اللہ نہ کرے نکلا تو رمشہ نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا

کچھ دیر کے لیے آمین کہہ دیتی اور چڑھاوے اسکو سر پر جو پہلا ہی سر پر چڑھا ہوا ہے" وہ ایزہ کو ڈپٹ دیتی

ایزہ چپ ہو گی اور شاہنواز نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھ لیے جیسے پوچھ رہا ہو اب بتاؤ

زہر لگ رہے ہو" رمشہ کہہ کر ایزہ کے پاس ائی

" میری جان اپنا خیال رکھا

رمشہ یہ کسی کی جان نہیں ہے زبان کھینچ لوں گا اب بکواس کی تو" وہ بھڑکا

رمشہ دانت پیس گئ

یہ پاگل سنکی بڈھا ہے" وہ آہستگی سے بولی

پلیز اپنا خیال رکھنا اور تم کچھ کھا لینا اور اس سے ڈرنا مت ایزہ" وہ اسکا گال تھپتھپاتی رک گئ کیونکہ وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

وہ جانتی تھی شاہنواز اپنے چاہنے والوں کو لے کر پاگل ہے

ایزہ نہیں چاہتی تھی وہ جائے مگر وہ جارہی تھی شاہنواز کی جانب دیکھا بھی نہیں وہ باہر نکل گئ اُسنے کمرے کا دروازہ بند کیا ایک نظر پورے کمرے میں ڈالی

عجیب سا احساس ہونے لگا وہ آگے بڑھا ایزہ کی ڈرپ کھینچ کر نکالی وہ کراہ اٹھی نم نظروں سے اس بے حس کو دیکھنے لگی اسنے آگے بڑھ کر اسے اٹھا لیا

ایزہ کی سانس اٹکی اور وہ اسے اس لیے کمرے سے باہر اگیا

دوسرے کمرے میں داخل ہوا وہاں ایزہ کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود وہاں سے چلا گیا

ایزہ کو پہلی بار محسوس ہو رہا تھا وہ کتنا انا پرست تھا اس سے وہ جگہ برداشت نہیں ہو رہی تھی تو وہ اسے کیسے برداشت کرتا اسنے جلدی سے اپنے نشان کو چھپالیا

وہ تقریبا آدھے گھنٹے بعد کمرے میں ایا تھا اور اسکے ساتھ ملازم بھی تھے

انھوں نے کھانے کی ٹرے رکھی ایزہ شاہنواز کو دیکھنے لگی جو کہ کبرڈ میں سے کچھ نکال رہا تھا

ایزہ نے کھانے کی ٹرے تب تک اپنے نزدیک کھینچ لی اور کھانے لگی

بھوک بھی تھی لیکن پتہ نہیں کیوں زیادہ کھایا ہی نہیں گیا بہت جلد چند لقموں میں پیٹ بھر گیا خوف تھا اسکے ارد گرد حلق سے نیچے کچھ بھی نہ اترتا

اٹھو شاور لو اور کوشش کرو اس نشان کو ہٹاؤ اپنے جسم پر سے نوچو اکھاڑ دو یہ یہ حصہ کاٹ کر پھینک دو مجھے یہ تمھارے جسم پر نشان نہیں چاہیے'' اسنے اسکی جانب ایک نائیٹ ڈریس پھینکا اور سنجیدگی سے بولا۔

کوئی ہمدردی نہیں کی تھی اسے اس سے بس وہ اپنے ہی مسلے میں تھا۔

ایزہ نے نم آنکھوں سے وہ ڈریس اٹھایا اور اسکے پاس سے گزر گی یہاں تک کے وہ ایک قدم دور ہوا

ایزہ کا دل پھٹنے کو تھا اسکا کوئی قصور نہیں تھا اس میں تو کیا شاہنواز اس سے گھن کھائے گا اس سے دور رہے گا

واہ کیا قسمت تھی اسکی وہ واشروم کی دیوار پر سر ٹکائے بری طرح رو دی کہ دروازہ کھلا وہ اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا

اسنے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے ایزہ کا رونا بند نہیں ہوا تھا

اسے دیکھ کر بھی اس بات نے کافی تکلیف دی تھی ہاں ٹھیک ہے وہ دونوں

بس میاں بیوی تھے کوئ جذبات نہیں تھے مگر وہ اسے بیوی سمجھتا تھا اور

اب اس سے گھن کھا رہا تھا

وہ روتی ہی چلی گئ شاہنواز کے سامنے پہلی بار رو رہی تھی وہ شرٹ وہیں

پھینک کر اندر داخل ہوا اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

میں۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا شاہ مجھے نہیں پتہ تھا وہ ک۔۔ کون کون ہے

وہ میں تو اپنے کمرے میں گئ تھی میں نے تو کچھ نہیں کیا میں کسی کو نہیں

جانتی میرے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے میں۔۔۔ میں اب اپکو اپنی سچائ کا

کیسے یقین دلاؤ گی" وہ سسکنے لگی جبکہ شاہنواز کا دل پہلی بار اسکی آنکھوں کے

آنسوؤں میں ڈالنے لگا کیونکہ پہلی بار اسے اپنا قصور دیکھ رہا تھا اسنے اسکے

چہرے پر ہاتھ رکھا اور اچانک اسے سینے سے لگا لیا

یہ اتنا مشکل بھی نہیں تھا جتنا اسکی انا پر گزر رہی تھی

ہاتھ مار کر شاور کھولا اور ایزہ کو جھٹکے سے شاور کے نیچے کر دیا گرم پانی اسکے وجود پر پڑا تو عجیب احساس سا ابھار گیا جیسے ایک راحت سی ملی ہو

شاہنواز اسکے جھکے سر کو دیکھنے لگا

ایزہ کا وجود بڑی تیزی سے بھیگ رہا تھا پانی کے گرنے کی آواز شور برپا کر چکی تھی

اسنے ایزہ کو حکم دیا بہت آہستگی سے

اور ایزہ نے اسکے حکم کی تعمیل کی تھی وہ کسی بات کو نہیں ٹالتی تھی اسکی یہ ہی بات شاہنواز کو اسکے نزدیک کھینچتی تھی

وہ اسکے زخم پر سے بار بار نگاہ ہٹاتا

شاہ میرا کوئی قصور نہیں ہے" اسکی خاموشی ایزہ کو اپنی غلطی کا احساس دلا رہی تھی

میں نے کب کہا ہے تمہارا قصور ہے اسنے اسکا چہرہ پکڑ کر اوپر کیا گرم پانی اسکے چہرے پر بھی گرنے لگا

لیکن میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتا ایزہ۔۔۔

تم جانتی ہو میں ایزہ شاہ تمھیں کیوں کہتا ہوں کیونکہ تم شاہ کی ہو اور صرف میری ہی رہو گی۔

جھٹکے سے اسنے اسے خود پر کھینچا تھا کہ ایزہ اسکے چہرے کو قریب سے دیکھنے لگی

اسکے بال بھیگ کر اسکی پیشانی پر چپکے ہوئے تھے اور اسکے لہجے میں ایک جنون سا تھا

صرف میری شاہنواز کی دنیا کچھ بھی بھونکتی رہے شاہنواز کا جو ہے وہ صرف شاہنواز کا ہی رہے گا تم سمجھ رہی ہو میری بات کو" جھٹکے سے اسے دیوار سے لگاتے وہ احساس دلا رہا تھا وہ کتنا پاگل ہے

یہ نشان میرے اندر کچھ کاٹ رہا ہے میری انا پر کوڑے برسا رہا ہے مجھے بتا رہا ہے یہ میرا قصور ہے" وہ دیوانگی سے اسے اپنا لمس دینے لگا اسکے چہرہ کو

اپنے ہتھیلی میں بھرتے وہ جا بجا چھوتا اسپر سے جیسے کسی اور کا لمس نوچ دینا

چاہتا تھا

جلا دیں اسکو ایسا۔۔ایسا کریں اس حصے کو کاٹ دیں "وہ بھی پاگل ہو جانا

چاہتی تھی اگر ایسا تھا تو ایسے ہی سہی

شاہنواز نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

میرے پاس اپکو دینے کے لیے صرف یہ وجود ہی تھا اور اسپر بھی کسی کا

نشان اپکو تکلیف دے رہا ہے "وہ سرخ ہوتی نظروں سے اسکے چہرے پر اپنا

ہاتھ رکھ گیا

پانی دونوں کو بھگو رہا تھا

شاہنواز اسکی بات پر ٹھہر گیا

مار دوں گا میں فہیم کو تم دیکھ لینا وہ مر جائے گا

کتے کی موت مارو گا اسے میں اسنے تمھیں چھونے کی ہمت کیسے کی "اسکے

الفاظ ایزہ کی آنکھیں پھیلا گئے جبکہ شاہنواز اسکے ہونٹوں پر جھکا

اسنے تمھیں یہاں نہیں چھوا نہ "اسکا جنون ایزہ کو حیران کر رہا تھا کوئی کیسے اتنا خود پرست ہو سکتا تھا

یہ یہاں اسنے اسکی گردن کے دوسرے حصے پر ہونٹ رکھے یہ یہاں اور پھر کچھ نیچے۔۔۔اور یہاں کرتے کرتے وہ اسے عجب دیوانگی سے پہلی بار ہمکنار کر رہا تھا

ایزہ کو نیچے اتار کر وہ خود نیچے بیٹھ گیا

ایزہ پاگل سی ہونے لگی یہ سب انوکھا اور نیا تھا اسکے لیے۔۔۔

شاہ" اسکی پکار پر شاہنواز جھٹکے سے اٹھا اور ایک بار پھر اسکے ہونٹوں پر جھکا اسے جا بجا چھوتا اسکے بازو پر اپنا لمس بکھیرتا وہ یہ احساس دلا رہا تھا کہ وہ صرف اسکی ہے وہ اسکے جسم سے یہ لمس جو کسی غیر کا تھا نکال دے گا

ایزہ اس پاگل پن کو پہلی بار دیکھ رہی تھی

پہلے تو بس ایک گھمنڈ اور انا پرست انسان کو دیکھا تھا

اسنے جھٹکے سے اسے موڑا پانی ایزہ کی کمر پر جیسے شبنم کے قطروں کیطرح

پھیل رہا تھا۔

شاہنواز نے اسکی کمر پر اپنا ہاتھ رکھا اور جیسے اسکی نازک کمر سمٹ گئ اُسکی

ہاتھوں میں ہی۔۔۔وہ جھکا اور اسکی کمر کو چھوتا اسپر اپنے لمس کی برسات

کرتا آج ایزہ کی دھڑکنیں سے کھیل رہا تھا

یہ سب پہلی بار تھا

وہ سہمی نہیں بلکہ اسکے پاگل پن کے ساتھ پاگل ہو رہی تھی

تم میری ہو تم ایزہ شاہ ہو" وہ اسکے کان کی لو کو لبوں میں بھرتا جنونی سی

سرگوشی کر گیا

مجھ سے بہت کچھ چھینا گیا ہے میں تمھیں کسی کا ہونے نہیں دوں گا" ایکدم

ایک جنون میں اسنے اسکی گردن جکڑلی

Mark my word iza shah u r mine just mine mine " .

اسکی گردن پر دباوڈالتا وہ بولا ایزہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

جس انسان کو اتنا کریز تھا کیا وہ اسکی محبت کا برداشت کرتا کسی اور کے لیے

لیکن یہاں مدعا محبت تو نہیں تھا وہ کون سا محبت کرتا تھا اس سے بات وہ تو

صرف اسکے وجود کی کر رہا تھا

ی۔۔۔یہ سب آپکا ہے شاہ مجھے چھونے والے آپ پہلے مرد ہیں

اور آخری بھی "اسنے کہا تو اسکے چہرے پر ایک الگ ہی تاثر ابھرا

" تم سچ کہہ رہی ہو

ج۔۔۔جی" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی اور شاہنواز اسکے لبوں کی

نغمات پر پھر جھک گیا

اور بھی شدت سے

" میں مار دوں گا فہیم کو

پلیز ایسا مت کیجیے گا" وہ اسکا ہر ستم سہتی اسکے پاگل پن کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ سانسوں کی بے ہنگم گواہ تھی ایزہ شاہ آج واقعی شاہنواز سکندر کے قبضے میں ہے

میں ایسا ہی کروں گا مجھے کوئی نہیں روک سکتا" وہ بھڑکا اور اسکے ہونٹوں کی نرمی کو ہی کاٹ کھایا جیسے اپنی فطرت سے وہ ہٹ نہیں سکتا تھا ایزہ اسکی جانب دیکھنے لگی

آپ آپ کو گناہ ملے گا۔۔۔

پہلی بار بات چیت ہوئی بھی تو کن لمحات میں جب وہ اسپر برس رہا تھا پورے زور و شور سے۔

اور ایزہ اپنے ہونٹوں کو دانتوں میں دبائے اسکا ہر وار سہتی ساتھ اسے روک بھی رہی تھی شاہنواز سکون سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھنے لگا

گناہ۔۔گناہ کیا ہوتا ہے دنیا میں سب عام ہے" وہ بولا اور ایزہ نے جھٹکے

سے آنکھیں کھولیں نڈھال سا وجود اسکے چوڑے شانے پر وہ سر رکھ گئ

"اللہ تو ہے نہ

"ہمم لیکن قسمت کچھ نہیں ہے

کسی موم کی گڑیا کی طرح اسنے اسے شانے پر ڈالا اور کمرے میں لے آیا

ایزہ گھیرے گھیرے سانس بھر رہی تھی اسنے اسکو باتھ گاؤن پہنایا اور بستر

پر لیٹا دیا

ایزہ آنکھیں بند کر گئ

ہمم انسان کی قسمت میں بس محبت نہیں ہے" ایک غم کی سی کیفیت میں

کہتے وہ آنکھیں بند کر گئ

وہ خود بھی باتھ گاؤن پہنے اسکی بات پر غور کرتا اسکے پہلو میں لیٹ گیا اس

سے فاصلے پر اسکا چہرہ کرتا وہ اسکی بات کو سمجھنا چاہتا تھا

ایزہ نے ہلکی سی آنکھیں کھول لیں

شاہ" اسنے پکارہ

شاہنواز اسکی جانب متوجہ تھا

ک۔۔۔ کیا کیا میں اپکے سینے پر سر سر رکھ لوں" وہ بھاری ہوتے سر اور

نیند میں ڈوبتے وجود کے ساتھ بولی

تمھیں ان چیزوں کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں" اسنے اپنا بازو پھیلایا

اور اسے اپنی سمت کھینچا لیا ایزہ اسکے چوڑے سینے پر سر رکھ گئ

شاہنواز اسکے الجھے ہوئے بالوں کو بے دھیانی میں سلجھا گیا

مجھے کس چیز میں اجازت کی ضرورت ہے" وہ نیند میں ڈوبتے ڈوبتے

آخری سوال کر گئ

صرف محبت کرنے میں" وہ جانتا تھا وہ سو گئ وہ بولا اور اسکا چہرہ دیکھا نیند

میں ڈوبی سانسیں لیتی وہ سو گئ تھی جبکہ

شاہنواز اسکی صورت دیکھنے لگا اگر وہ دنیا میں سب سے حسین تھی تو اس

بات میں کوئ گنجائش نہیں تھی

آج تک بس وہ اسے ایک بیوقوف چھوٹی عمر کی لڑکی کیطرح ٹریٹ کرتا رہا تھا جس سے شاہنواز کے یہ نٹیلٹی کا مقابلہ نہیں تھا اور نہ ہی وہ اسے اتنی اہمیت دینا چاہتا تھا

وہ اس لیول کی لڑکی نہیں تھی جو سینے میں وہ جذبات رکھتی جو شاہنواز کے تھے لیکن آج اسکے چند الفاظ شاہنواز کو چونکا گئے تھے کہ وہ پہلی بار آج خود سو گئی اور شاہنواز جاگتا رہا

یہ پکڑو آمنہ کہ بڑی بیٹی کی شادی ہے اب بہن تو میری ہے مگر بلا تمھیں بھی رہی ہے چلنا ہے تو چل لینا" تائی جان نے نجما کے ہاتھ میں کارڈ تھماتے ہوئے کہا جبکہ ساز نے کچن میں جب یہ بات سنی تو جلدی سے چہرہ صاف کرتی باہر ائی

صدف آپی کی شادی ہے" وہ جیسے بہت ایکسائیٹڈ تھی۔

آمنہ آنٹی توتائی جان سے بلکل ہی مختلف تھی وہ بہت نرم اور پیار کرنے والی خاتون تھیں اور صدف آپی اور مشال آپی دونوں ہی اسکو بہت پیار کرتی تھیں وہ بہت خوش ہوگی تھی وہ لوگ کراچی میں رہتے تھے۔

تائی جان نے اسکی خوشی دیکھی اور ساز نے ماں کی جانب

اب تم اتنے خوش کس لیے وہ رہی ہو تم تو جاوگی ہی نہیں" سوہا نے کہا تو ساز نے اسکی جانب دیکھا

مجھے صدف سے ملنا ہے مجھے جانا ہے" وہ اہستگی سے بولی

آہاں س۔۔سب ہی چلیں گے" نجما بھی بولی تو تائی نے سر اٹھایا

یہ کیوں جائے گی سر پر شوہر جن عورتوں کے لگ جائے وہ یہ چونچلے نہیں کرتی سیدھی طرح اپنے گھر کو سنبھالے اور ویسے بھی اسکا شوہر ہوش میں کب ہوتا ہے رات بھی ارہم کی بائیک پھینک دی اس پاگل نے۔۔۔ وہ ذرا غصے سے بولیں

ساز جیسے مجرم نہ ہوکر بھی مجرم بنی ہوئی تھی

مجھے جانا ہے امی" وہ بچوں کیطرح رونے والی ہو گئ

ہاں چل لینا ساز روتے نہیں" وہ اٹھ کر بیٹی کو چپ کروانے لگی

وہ ایف اے کی سٹوڈنٹ تھی شادی اور ذمہ داریاں اگر بڑوں والی ابھی گئ تھیں تو جزبات تو ویسے ہی تھے

اور ویسے بھی وہ شادیوں میں جانے کی بہت شوقین تھی

بس ڈرامے کرالو کوئ نہیں جاؤ گی تم دیکھتی ہوں میں بھی کیسے جاتی ہو" سوہا نیل فائیل کرتے ہوئے بولی اور انھی باتوں میں ثروت صنم اور صوفیا مزے لے رہیں تھیں بدر اندر داخل ہوا

ساز بچے مجھے پانی دینا" وہ سٹور کی جانب بڑھتے ہوئے بولا۔

سوہا سیدھی ہو گئ جیسے جاننا چاہتی ہو وہ کیا کر رہا ہے۔۔

جبکہ وہ سٹور میں چلا گیا اور ساز اسکے لیے پانی لے کر سٹور میں ہی اگئ

بھائ آپ کو کیا چاہیے مجھے بتادیں" وہ پوچھنے لگی

یار میرے ڈاکومنٹس کہاں ہیں" وہ عاجز سا چلایا

امی" اسنے پکارہ تو نجما جو سوہا کے کپڑوں میں ٹانکے بھر رہی تھی جو اسنے

شادی میں پہننے تھے اٹھی اور اسکے پاس آگئ

میرے ڈاکومنٹس یہیں تھے کہاں گئے" اسنے سوال کیا

ہاں یہیں ہوگے بدر بیٹا چلاتے نہیں ہیں" انھوں نے کہااور بدر پانی پینے لگا

نجما نے اسے نکال کر دیے

تھنک گارڈ ورنہ مجھے ان گھر والوں سے اچھے کی امید نہیں ہے" وہ بول

"اچھاچپ وہ جاؤ سن لیا نہ بھابھی نے بولیں گی

آپ خود بھی ڈرتی ہیں اور ہمیں بھی ڈرا کر رکھتی ہیں" وہ غصے سے بولا

"چلا جاؤں گا میں یہاں سے دیکھنا اپ

بدر" نجما نے پکڑا وہ باہر نکل گیا

اب معلوم نہیں کیا کرنے جارہا ہے یہ" نجما کا دل پریشان ہو گیا

امی پلیز اب بھائ کو کچھ بھی کرنے سے مت روکنے گا پلیز" ساز بولی تو نجما

نے نفی میں سر ہلایا

" سب ٹھیک سے چل رہا ہوتا ہے اور دونوں بہن بھائی کچھ الٹا کر دیتے ہو حد ہی ہو گئی آپکو سب ٹھیک لگتا ہے " وہ بولی اور دونوں باہر نکل گئی

ہاں جی اب کون سے کارنامے سر انجام دینے ہیں تمھارے بیٹے نے "تائی نے اسے گھورا

معلوم نہیں کچھ بتایا نہیں

پتہ تو بھابھی جی انکو سب ہوتا ہے بس میسنی بنی رہتی ہیں "ثروت چچی بولی تو تائی نے سر ہلایا

اچھا یہ میرے اس جوڑے کو بھی کھول دے " وہ کپڑوں کا ڈھیر لگا چکیں تھیں جو نجما نے ٹھیک کرنے تھے

میں میں کیا پہنو گی میرے پاس تو کوئی سوٹ بھی نہیں " ساز نے ہونٹ نکال کر ماں کو دیکھا

" ساز میرا بچہ کچھ بھی پہن لو اتنے سارے تو ہیں

امی آپ آپ ان کو اتنے سارے کہتی ہیں اتنے رنگ خراب ہو گئے ہیں انکے اور یہ تو پھٹ بھی گیا ہے سوہا نے اتنی بار پہنا پھر مجھے دیا میں نے پہنا اب بھی میں یہ ہی پہنو" اسکی آنکھیں بھیگ گئیں

کیا ہو رہا ہے" بدر کافی خوش تھا لبوں پر مسکان لیے اندر ایا

بھائی میرے پاس کپڑے نہیں ہے اپکو پتہ صدف آپی کی شادی ہو رہی ہے" وہ خوشی سے بتانے لگی

اچھا صدف نے بھی برباد ہونے کا سوچ لیا" وہ اسکے گال کھینچتا امی کے پاس چارپائی پر بیٹھ گیا تائی جان اور ثروت چچی صنم صوفیا اور سوہا کو لے کر بازار گئی تھیں تبھی وہ لوگ سکون سے بیٹھے تھے ورنہ ایسے دن کم و بیش ہی آتے تھے

ایسے تو نہ کہیں مجھے نیا جوڑا دلائیں" وہ ضد کرنے لگی

بدر نے گھیرہ سانس کھینچا

تم جاؤ ہی نہ کیا فضولیات میں پڑ گی ہو" وہ بات ٹالتا بولا

"آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں مجھے جانا ہے

ہاں اسکا تو شادیوں میں دل ہی بہت لگتا ہے "کیونکہ وہاں مزے دار کھانے

ہوتے ہیں اور تائی جان مصروف ہوتی ہیں" وہ بچوں کیطرح خوش ہوتی بولی

۔

"دیکھو اسے شادی ہو گئی حرکات بچوں جیسے ہی ہیں

نجما تائی جان کی قمیض ادھیڑ رہی تھی

اسکو شادی کہتے ہیں ایک نشئی کے ساتھ شادی بھی کوئی شادی ہے" وہ منہ

بن کر بولی

ساز" بدر نے ٹوکا

دیکھو اور سر پر چڑھاؤ کیسے منہ پھاڑ کر شوہر کو بولی ہے" نجما نے غصے سے

دیکھا۔

انکی وجہ سے تائی جان مجھے مارتی ہیں" وہ پاوں پٹخ گئی

کیا انھوں نے تمھیں مارا ہے" بدر حیرانگی سے سیدھا ہوا

جی اور اب تک وہ یہ ہی کر رہی ہیں وہ کچھ بھی کہتے ہیں اسکا بدلا مجھ سے لیتی ہیں

تم نے عمر کو بتائی یہ بات "بدر نے پوچھا

میں ان سے بات نہیں کرتی "وہ شانے اچکا گئی

یہ اللہ کیا کروں میں اس لڑکی کا منہ اٹھا کر سب بتا رہی ہے بھائی ہے وہ تیرا کوئی لحاظ نہیں "نجما نے پاس پڑی کشن اسے ماری

ساز منہ بنا گئی

بدر نے کچھ پریشانی سے اسکی جانب دیکھا۔

تم اسے ساری بات بتایا کرو

"کیا فائدہ نشے میں رہتے ہیں وہ

ساز بری بات ہے یہ "بدر نے پھر ٹوکا

بھائی یہ برائی انکے اندر ہے تو بری بات بھی انھی کے لیے ہونی چاہیے تائی

" جان بھی تو انھیں نشئی کہتی ہے اور سوہا بھی

وہ بدتمیز ہیں دونوں" بدر نے کہا

" اور تم بدتمیز نہیں ہو اور اسکی بیوی ہو

مجھے نہیں بننا انکی بیوی" وہ جھنجھلا گئی ساز اب مجھ سے تھپڑ ہی کھائے گی"

نجما غصے سے بولی

بس سب مجھ پر غصہ کرتے ہیں" وہ منہ بنا کر باہر نکلی کہ جیسے جان ہی نکل گئی وہ دیوار سے ٹیک لگائے سب سن رہا تھا

اور اسکی گوہر فشانی ساری سن چکا تھا

ساز کی پیشانی پر پسینہ ہی پھوٹ پڑا

کچھ دیر عمر اسے دیکھتا رہا

نجما اور بدر بھی شرمندہ ہو گئے اور اسکے بعد وہ وہاں سے چلا گیا

ساز نے شرمندگی سے مڑ کر دیکھا

وہ دونوں اسے گھور رہے تھے

وہ سر جھکا کر بھاری بھاری دل سے باہر آ گئ وہ کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی بھلے وہ عمر خیام ہی ہو

وہ کافی زیادہ شرمندہ تھی۔

اب نہ جا کر اس سے معافی مانگ لو" نجما اسکے قریب ائ

" میں میں کیوں مانگو سچ ہی تو ہے سب

اچھا سازا اب میں نے تھپڑ لگانا ہے تمھیں کب سے اتنی بدتمیز ہو گئ ہو تم"

نجما کو غصہ چڑھا جبکہ بدر بھی نفی میں سر ہلا رہا تھا

مجھے ڈر لگ رہا ہے" وہ بیچارگی سے بولی

تو اتنا بولنے کو کس نے کہا تھا" بدر مسکرایا

امی بھائ ہنس رہے ہیں" سازا اسکی شکایت لگاتی گئ

" ہاں تو ہنسے گا ہی تم نے جو حرکت کی ہے کیا سوچے گا ہمارے بارے میں وہ سوچتے نہیں ہیں

کیونکہ وہ نشئ ہے" دونوں بہن بھائی ایک ساتھ بولے اور دونوں ہی ہنس دیے نجما توبہ توبہ کرنے لگی

کہ اچانک سب کے جاتے ہی انکی زبانیں کھلیں کیسے تھیں دونوں کے اسنے دو دو تھپڑ لگائے تھے

زبان کو لگام ہی نہیں ہے" وہ بولی

ساز نے کچھ کہنا چاہا

اچھا بس چپ" وہ گھور کر بولیں تو دونوں چپ ہو گئے تائی جان اور باقی سب بھی آ گئے تو وہ لوگ چپ ہو گئے اور اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔

جبکہ وہ لوگ بہت ساری شاپنگ کر کے آئے تھے ساز انکی چیزیں حسرت سے دیکھنے لگی

رات کے کھانے پر تایا نے سب کو پیسے دیے تھے اور کچھ نوٹ نجما کے ہاتھ پر بھی رکھ دیے جو تائی نے لے لیں---

اسے کیا ضرورت ہے ہمارے ساتھ جائے گی یہ دیکھ لوں گی" وہ بولیں نجما چپ ہو گئ

" بدر تم ان سب کے ساتھ جانا

میرا ایک ضروری کام ہے میں نہیں جا سکتا" بدر بولا

ضروری کام "ارہم ہنس دیا

" ابو میں جاوں گا

اسنے کہا بدر فلحال کو بدمزگی نہیں چاہتا تھا اچھا تھا اسکی جام چھٹ گئ تھی تبھی وہ چپ ہو گیا ارہم کو تایا جان نے پانچ پانچ ہزار کے کئ نوٹ دیے وہ مسکرا دیا

جا میرا بیٹا جو دل کرے وہ خریدنا کھانا اور ماں بہنوں کا خیال رکھنا" وہ کہہ گئے جبکہ ارہم نے سر ہلایا اور سب کھانے میں لگ گئے۔۔۔

اگلے دن سب کراچی جانے کے لیے نکل رہے تھے اور ساز مسلسل رو رہی تھی

کیونکہ سوہا نے جو کہا وہ پورا کر رہی تھی

ساز کے علاوہ سب جا رہی تھے اور بدر تو تھا ہی نہیں گھر جبکہ تایا جان اور چچا

جان کام کے سلسلے میں لاہور جا رہے تھے اور
گھر میں صرف ساز تھی

جس نے رو رو کر آنکھیں سوجھالیں تھی صنم صوفیا اور سوہا باہر گاڑی میں

بیٹھ گئیں

ابو کیا عمر کی گاڑی مل سکتی ہے" ارہم نے باپ سے فرمائش کی

اسکی شاندار گاڑی گیراج میں پوری بھی مشکل سے ہی ہوتی تھی

ارے بیٹا رہنے دو" وہ بولے تو ارہم منہ بنا گیا اور باہر نکل گیا جبکہ اشفاق

صاحب کو بہت برا لگا تھا اسکو یوں خالی ہاتھ لوٹانا وہ سب گاڑیوں میں نکل

گئے جبکہ ساز پیچھے تنہا رہ گئ

اسکی آنکھوں میں کئی آنسو تھے وہ کل سے اپنے جوڑوں کو ٹانکے لگا رہی تھی
تاکہ وہ پہن سکے اور اسے کوئی نہیں لے کر گیا تھا
نجما نے اسے بہت پیار کیا تھا بہت سمجھایا تھا لیکن وہ پھر بھی رو رہی تھی اور
سب چلے گئے تو وہ خالی گھر میں صوفے پر بیٹھ گئی اُسنے اپنے پاوں سمیٹے اور
چہرہ گھٹنوں پر رکھ لیا اور بہت سارا رو دی۔

کسی کے رونے کی آواز پر اسکی آنکھ کھلی صوفے کی جانب دیکھا لیکن کوئی
نہیں تھا پھر بھی رونے کی آواز اسکے کانوں میں کیوں
پڑ رہی تھی
وہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل آیا شرٹ لیس تھا اور جو پوٹلی اسے اپنے
کمرے میں نہ دیکھی وہ لاونج میں مل گئی اُسنے ارد گرد دیکھا کوئی بھی نہیں
تھا

مجھے لگتا ہے تم رونے میں چیمپیئن ہو" وہ سکون سے پلر سے ٹیک لگا گیا

لیکن ساز نے سر نہیں اٹھایا

کیا ہوا ہے اب کیا سیلاب لانا ہے" وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا

ہاں بھئی ہم نشئی لوگ ہیں ہم سے بات تو نہیں کرنا چاہو گی اپ لیکن پھر بھی

چاہو تو بتا دو "

آپ کیا کریں گے" وہ سر اٹھا کر غصے سے بولی

تمھارا مسلہ حل" وہ شانے اچکا گیا

ساز نے اسکی جانب دیکھا وہ شرٹ لیس تھا وہ نگاہ جھکا گئی

میرا مسلہ کوئی حل نہیں کر سکتا" وہ آنسو صاف کرنے لگی جبکہ عمر نے ٹیبل

پر سے ڈرائی فروٹ اٹھا کر کھانے شروع کر دیے

کسی سے محبت کرتی ہو" وہ اپنی مرضی کے تجزیے نکالنے میں تو ماہر تھا

ک۔۔۔کیا" ساز دل پر ہاتھ رکھ گئی

اکثر لڑکیوں کے یہ ہی مسلے ہوتے ہیں نہ جو حل نہیں ہو سکتے" وہ مزے سے بادام کھا رہا تھا

استغفراللہ آپ" وہ شاکڈ تھی وہ اپنی ہی بیوی سے یہ کیسے سوال کر رہا تھا جبکہ اسکی بڑی بڑی آنکھوں کا یوں جھپکنا عمر توجہ سے دیکھنے لگا پھر مسکرا دیا

اچھا تو تم اس ٹائپ کی لڑکی نہیں ہو" سمجھ گیا زیادہ شاکڈ نہ ہو" اسنے کہا اسکا ہاتھ کھینچ کر دور کیا

"پھر کیا مسلہ ہے

میں اپکو کیوں بتاؤ" اسنے گال صاف کیے اور اٹھ گئ

وہ گھیرہ سانس بھر گیا

"اس گھر کی چڑیلیں کہاں پر ہیں

اسنے اسکے اٹھنے کے بعد پاوں پھیلا لیے اور اس سے سوال کیا ساز نے مڑ کر دیکھا اور شدید دکھ تو اسے اس بات کا ہی تھا کہ وہ لوگ اسے لے کر نہیں گئے تھے اسنے ایک سسکی لی

عمر نے اسکی جانب دیکھا

وہ سب چلے گئے مجھے لے کر نہیں گئے۔۔۔

میرے پاس اچھے کپڑے بھی نہیں تھے سوہا نے میرا مذاق بنایا اور جان بوجھ کر مجھے چھوڑ کر چلے گئے مجھے بھی شادی میں جانا تھا صدف آپی بہت اچھی ہیں وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں میں جانا چاہتی تھی انھوں نے مجھے بلایا تھا مگر مجھے سب جان بوجھ کر چھوڑ گئے آپکی وجہ سے "وہ روتے روتے آنسو صاف کرتی اب غصے سے بولی

میری وجہ سے "؟ عمر نے سوالیہ نگاہ اٹھائی

"جی

کیوں؟

کیونکہ آپ میرے شوہر ہیں اور شادی ہو جانے کے بعد میں قید ہو گئی ہوں اس سے اچھا تو پہلے ہی تھی "وہ سب سنا کر سر جھکا گئی اپنے دوپٹے کو موڑنے لگی

اوہ" وہ سر ہلانے لگا

" تو تمھارا مسلہ میں ہوں شادی ہے یہ کپڑے

وہ جیسے سمجھنا چاہتا تھا

سب " وہ منہ بسور کر بولی

اوران مسلوں کو کوئ حل نہیں کر سکتا ساری زندگی مجھے سسک کر گزارنی ہوگی " وہ سرد آہ بھر کر مڑ گئ

رکو " اسکی بات پر وہ ذرا تلخی سے بولا

سسکنا اسے نہیں کہتے جو وجوہات تم نے بتائ ہیں اگر سسکنے کا مطلب جانا چاہو تو کبھی فرصت میں بیٹھنا خیر یہ کوئ بڑا مسلہ نہیں ہے

او میں تمھیں کپڑے دلا دیتا ہوں اور شادی میں لے جاتا ہوں لیکن تمھیں اسکے بدلے میرے دو کام کرنے ہوں گے پہلے ۔۔۔

یہ رونا دھونا چھوڑو بہت بری لگتی ہیں لڑکیاں مجھے روتی ہوئ

اور دوسرا مجھے ناشتہ بنا کر دو گی وہ بھی روز" اگر منظور ہو تو بتا دینا میں جا رہا ہوں اوپر" سکون سے کہہ کر وہ اوپر آ گیا جبکہ ساز اسکی پشت دیکھنے لگی۔

مجھے منظور ہے" وہ جلدی سے بولی

عمر مڑا اور مسکرا دیا

ٹھیک ہے ریڈی ہو کر آتا ہوں ناشتہ بنا لو" کہہ کر وہ سیڑھیاں چڑھا گیا جبکہ ساز کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔۔وہ۔۔وہ عمر سے کیسے بات کر گئی اور اسکی بات مان گئی۔

اب کیا ہو گا تائی نے اسے شادی میں دیکھ لیا تو لیکن چھوٹے سے دماغ میں خیالات کی بھنڈار یہ بھی تو تھی وہ باہر جائے گی کپڑے خریدے گی

پاس والی دوکان سے ہی خرید لے گی

لیکن اگر کسی نے اسے عمر کے ساتھ دیکھ لیا تو مگر عمر تو اب اسکا شوہر ہے مگر پھر بھی عمر تو شرابی ہے

اور اسنے کہا اسے لڑکیوں کا رونا نہیں پسند یعنی وہ ہزاروں لڑکیوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے

ہائے اللہ ساز یہ کیا کر دیا" وہ سر تھام گئ

اب کیا انکار کر دو" وہ ناخن چبانے لگی

لیکن اگر ایک بار کپڑے خرید لوں تو کچھ ہو گا تو نہیں لیکن۔۔۔ لیکن لیکن اتنے تھے اسکے پاس تھے کہ عمر خیام تیار ہو کر نیچے بھی گیا اسے خبر اسکے کلون کی خوشبو سے ہوئی جو بڑی تیزی سے اسکی ناک سے ٹکرئی تھی اسنے نگاہ اٹھائی گاگلز لگائے بلیک ٹی شرٹ جو اسکے مسلم پر پھنسے ہوئ تھی اور بلیک ہی پینٹ پہنے گیلے بال سٹائل سے بنائے وہ شہزادوں سی آن بان رکھتا تھا وہ نیچے اترا ساز ہونٹ کاٹنے لگی

چلیں" وہ مصروف سا بولا

ساز کو لگا وہ اسکی کام کرنے والی ضرور لگ رہی ہے لیکن وہ ایسا کیوں کر رہا ہے "

یہ سوال اسکے دماغ میں کندہ۔۔ اسنے سر ہلا یا

ایسے جاؤ گی" عمر نے سے اوپر سے نیچے تک دیکھا

اوہ میں چادر لے کر آئی" وہ پیچھے بھاگی عمر اسے کھڑا دیکھتا رہا وہ چادر لے گئ

اور اسکے پاس آگئ جیسی نگاہوں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا اسے شرمندگی ہوئ

کچھ نہیں بولا باہر آگیا

اور جب اسنے گاڑی نکالی تو ساز کا توجود ہی کانپ اٹھا کیا وہ اس گاڑی میں

بیٹھے گی

بہت بڑی اور مہنگی گاڑی تھی صبح ارہم بھی اس گاڑی کو ساتھ لے جانے کی

ضد کر رہا تھا اور تایا جان جو سب کو اپنا ملازم سمجھتے تھے ان میں عمر سے یہ

گاڑی مانگنے کی ہمت نہیں تھی

عمر نے گاڑی باہر نکالی

اور خود گاڑی سے اتر کر حونک کھڑی ساز کے نزدیک آیا

بیٹھو" اسنے دروازہ کھولا ایک بات تو طے تھی اسکی طبعیت میں بہت

اٹیکیٹس تھے جبکہ وہ تو شرابی تھا اور وہ لوگ بلکل ایسے نہیں تھے جیسا عمر تھا

پ۔۔۔ پاس ہی تو جانا ہے ا۔۔ تنی بڑی گاڑی کی کیا ضرورت ہے" وہ اندر

بیٹھنے کی ہمت خود میں نہیں پاتی تھی پہلے کبھی کسی نے اتنی عزت جو نہیں

دی تھی وہ جھجھک گئی

کیا مطلب پاس کہاں" وہ آنکھوں پر سے گاگلز اتار کر اسے غور سے دیکھنے لگا

یہ یہ صدر بازار یہاں سے سستے جوڑے مل جاتے ہیں" اسنے بتایا عمر کی

پیشانی پر کئی بل پڑے

تم میرے ساتھ جا رہی ہو تو اپنا منہ بند رکھو" سنجیدگی سے کہہ کر اسنے اسے

اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا

ل۔۔۔ لیکن" وہ واضح کانپ رہی تھی

عمر اسے آئی بروا چکائے دیکھتا رہا

اور ساز کو چار نچار گاڑی میں بیٹھنا پڑا اتنی بڑی گاڑی تھی اسے لگا جیسے وہ کسی اور دنیا میں آگئی ہو

گاڑی میں اسکے کلون کی خوشبو اور سیگریٹ کی ملی جلی خوشبو تھی

ساز اسکے ساتھ گاڑی میں پہلی بار بیٹھی تھی اتنی بڑی شیٹ تھی اسکے ساتھ صنم صوفیا بھی بیٹھ جاتی جبکہ وہ دروازے سے لگ گئی

" دروازہ بند کرو

اسنے کہا اور گاڑی سٹارٹ کی

"ج۔۔جی

ساز کو اپنا آپ بیوقوف لگ رہا تھا دل اتنا دھڑک رہا تھا ہاتھ کانپنے رہے تھے اسے لگا وہ ان سب چیزوں کو افورڈ نہیں کر سکتی ایک پرانی سی بوسیدہ بائیک یہ رکشوں پر بھی کبھی کبھی سفر کرنے والے جب

BMW

میں بیٹھتے تو شاید انکی حالت یہی ہی ہوتی

ساز دروازہ لاک کرو اور سیٹ بیلٹ پہنو" وہ بولا

ساز کو لگا ابھی وہ رو پڑے گی دروازہ تو بند تھا

پھر کیوں کہہ رہا تھا دروازہ بند کرو اور سیٹ بیلٹ" اسنے بڑی بڑی آنکھوں کو جھپکنا شروع کر دیا جبکہ عمر کو اسکا یہ انداز عجیب ہی طرح اپنی جانب متوجہ کرتا تھا وہ گہیرہ سانس بھرتا آگے ہوا جھٹکا دے کر دروازہ کھینچا تو لاک کی آواز آئ ساز سیٹ پر بلکل چپک ہی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساز سیٹ پر بلکل ہی چپک گئ جبکہ عمر خیام کی خوشبو کسی کے بھی ہوش اڑا دیتی پھر اچانک اتنی قربت لیکن دوسری طرف ان باتوں کا اثر بھی نہیں لیا جا رہا تھا

جب تک لاک کی آواز نہ آئے گاڑی بند نہیں ہوتی وہ اسے جھکے جھکے ہی بتارہا تھااور یہ سیٹ بیلٹ ہے اگر یہ تم نہیں لگاؤ گی تو شیشے میں جاکر بجو گی اتنی سی ہوالریڈی'' اسنے سیٹ بیلٹ باندھی عمر کی انگلیاں اسکی تھائی پر ٹچ ہوئیں وہ جلدی سے سیمٹ گئ

وہ دور ہوااور ساز کو سانس آیا عمر نے گاڑی سٹارٹ کی اسکا تو دل گاڑی کے سٹارٹ ہونے پر ہی دھڑ کااور جب گاڑی چلی تو وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی

عمر نے ایک نگاہ اسپر ڈالے اور پھر اپنی سائیڈ کا میر رکھول لیا ڈیش بورڈ سے سیگریٹ اٹھائ لبوں میں دبائ اور ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرنے لگا۔

اسنے سامنے لگی ایل سی ڈی پر ٹچ کیا اور گاڑی میں گانا چلنے لگا اور جو گانا چلا ساز کی آنکھیں پھٹ گی

پی لوں تیرے تیرے نیلے نیلے نینوں سے شبنم
پی لوں تیرے گیلے گیلے ہونٹوں کی سر غم

پی لوں ہے پینے کا موسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیرے سنگ عشق طاری ہے

تیرے سنگ ایک خماری ہے

تیرے سنگ چین بھی مجھ کو

تیرے سنگ بے قراری ہے۔

اسنے کبھی گانے نہیں سنے تھے اسنے کبھی ایسا تو کچھ نہیں سنا تھا اسنے تو کبھی کچھ کیا ہی نہیں تھا وہ ساتھ کے ساتھ سیگریٹ کے کش بھرتا باہر دیکھتا گاڑی کو موڑ دیتا ڈرائیو کرتے شاید خود انجوائے کر رہا تھا اور ساز کو لگا وہ بیٹھے بیٹھے شرمندگی سے مر جائے گی

وہ کانپنے لگی ایسا لگا کھڑکی کی ساری ہوا اس پر ارہی ہے اور وہ برف کی ہوتی جا رہی ہے گاڑی میں مدھم مدھم میوزک اسکی آواز سیگریٹ کی خوشبو موسم

کی ٹھنڈک اور اسلامہ آباد کی حسین سڑکیں یہ سب تو ایک نشے کیطرح سا لگ رہا تھا

اچانک ہی اسنے اس پی لوں پی لوں پر ہاتھ مار دیا

اسے سمجھ نہیں ائ کہاں سے بند کرے مگر جہاں بھی ہاتھ مارا گانا بند ہو گیا

شکر ہے خدا کا کہہ کر اسنے استغفار کا ورد شروع کر دیا

عمر خیام نے مڑ کر اسکی صورت دیکھی اور لبوں پر مسکان ٹھہر گئ

ہماری شادی نہیں ہونی چاہیے تھی" سکون سے وہ ایک اور کش بھرتا بولا

میں۔۔ میں تو کبھی نہ کرتی تائی جان نے زبردستی کی ہے" وہ جلدی سے اسے بتانے لگی

ہمم" وہ ہنکارہ بھر گیا اور ساز کا دل کیا خود کو کچھ مار دے

وہ پھر شرمندہ ہو گئ تھی وہ کتنا ٹیکیٹس والا انسان تھا اسکی ایسی باتوں کا کبھی جواب نہیں دیتا تھا اور وہ منہ پھاڑ کر سب کہہ دیتی تھی آخر عمر خیام سے کتنا پرانہ دوستانہ تھا جو وہ ہر بات کہہ دیتی تھی

س۔۔سوری" وہ سر جھکائے بھرائے ہوئے لہجے میں بولی

کیوں؟وہ سمجھا نہیں

" میں نے ایسے کہا

نیور مائینڈ" وہ مسکرایا اور گاڑی روکی

سیٹ بیلٹ ہٹائی اور باہر نکل گیا اب ساز کیسے نکلتی

وہ کچھ دیر باہر اسکا ویٹ کرتا رہا اور پھر پلٹ کر دیکھا وہ بیچار گی سے دیکھ رہی تھی

اسنے دروازہ آگے بڑھ کر کھولا

اوہ سوری" کہہ کر اسکی سیٹ بیلٹ کھولی اور اسکی جانب ہاتھ بڑھایا لیکن

ساز نے وہ ہاتھ نہیں تھاما اور وہ بنا اسکا ہاتھ پکڑے باہر نکلی

تو اس دنیا میں اسکے قدم ڈگمگا اٹھے

وہ اسے آگے چلنے کا بولا تو وہ پھر چونک گئی وہ اپنے گھر کے باقی لوگوں کے

ساتھ بھی گئی ہوئی تھی لیکن کبھی کسی نے ایسا نہیں کہا تھا ہمیشہ وہ آگے آگے

چلتے تھے جیسے مردوں کی انا کو یہ بات تسکین دیتی ہو کہ عورت انکے پیچھے

چلے ان سے آگے یہ انکے ساتھ برابری کرنے کی حیثیت ہی کب ہے وہ

اسکی شکل دیکھنے لگی

ہاتھ تم میرا پکڑنا نہیں چاہتی بت بن کر بار بار دیکھتی ہو کیا ہو بھئی" وہ سر

جھٹک کر خود ہی اسکا ہاتھ پکڑ گیا

ساز اپنے ہاتھ کی جانب دیکھنے لگی جو اسکے ہاتھ میں تھا مکمل گرفت میں

وہ لوگ اندر آ گئے لوگ عمر خیام کو پلٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے اور دیکھ تو

اسے بھی رہے تھے لیکن نظروں میں جو عمر خیام کے لیے تھا وہ اسکے لیے

نہیں تھا وہ ایک شاپ میں اگئے اتنی بڑی دوکان اور اتنی مہنگی یقینا برینڈ تھا

اور جب اسنے

Maria.B

پڑھا تو ساز وہیں رک گئ

I want some warm clothes for my wife .

وہ بولا اس لڑکی نے عمر کو دیکھا پھر ساز کو۔۔۔

اور یس سر کہہ کر وہ ساز کو کپڑے دیکھانے لگی ایکدم ہی یہ سب

اسکے آگے پیچھے ہوئے تو وہ گھبرا گئی عمر صوفے پر بیٹھ گیا وہ پلٹ پلٹ کر عمر

کو دیکھتی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

اسکے لیے جوس آئے عمر کو نہیں چاہیے تھے انھوں نے ساز کو دیا

ساز کانپتے ہاتھوں سے تھام گئی

وہ لڑکیاں ساز کو بہت سارے کپڑے دے چکی تھی یہ کپڑے بہت مہنگے

تھے ساز اتنی قیمتیں دیکھ کر چکرا گئی تھی

ایک ایک سوٹ 35 ہزار 45 ہزار 55 ہزار اتنے میں تو وہ اپنی پوری زندگی

کے لباس خرید لیتی

میم آپ ٹرائے کریں" وہ لڑکی بولی

"نہیں مجھے اتنے سارے نہیں چاہیے بس ایک

کوئی تین چار ہزار کا سوٹ نہیں ہے" وہ آہستگی سے بولی جبکہ وہ سیلز گرل مسکرائی

وہ آپکے ہی ہزبینڈ ہیں" وہ عمر کی طرف اشارہ کر کے بولی جس نے ایک حسین سے گلاس میں وائن ڈال لی تھی یقینا کیونکہ بہت سکون سے پی رہا تھا

ہاں" وہ بہت افسوس سے نم انکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی

پھر آپ چار پانچ ہزار کا سوٹ کیوں ڈھونڈ رہی ہیں" وہ لڑکی ہنس پڑی

" چلیں آپ چینج کر لیں

ک۔۔کیوں" وہ حیران ہوئی

میم آپ سائز چیک نہیں کریں گی" وہ لڑکی سر تھام گئی

نہیں ضرورت ہی نہیں مجھے لینے ہی نہیں" وہ کپڑے اسکے ہاتھ میں دے کر اسکے پاس آ گئی اُسنے نگاہ اٹھا کر دیکھا

" کیا ہوا کچھ پسند نہیں آیا

آپ کیا پی رہے ہیں

عمر نے گلاس کیطرف دیکھا ابھی اسنے برینڈی منگائی تھی

یہ "وہ پر سوچ ہوا

جوس "اسنے جھوٹ بولا معلوم نہیں کیوں؟

آپ سچ کہہ رہے ہیں "دونوں انگلیاں موڑ کر وہ سر ہلا گیا لیکن ساز نے

کہاں دیکھی تھی اسکی انگلیاں۔۔۔

اسنے یقین کر لیا۔۔۔

یہاں بہت مہنگے ہیں کپڑے "وہ اسے اہستگی سے بتا گی کہ ان دونوں کی بے

عزتی نہ ہو

تو "وہ بھی اسی کیطرح بولا

اتنے پیسے کہاں سے آئیں گے "وہ سر تھام گی کہ وہ بنا پیے بھی نشے میں رہتا

ہے

میرے پاس ہیں "وہ اسی انداز میں بولا اور اپنی ہنسی دبائ

ساز آنکھیں پٹپٹانے لگی

ہائے نورانکو جو پسند ہے وہ ٹرائے کراو میں ویٹ کر رہا ہوں'' اسنے اس لڑکی کو کہا

اپکوانکا نام کیسے پتہ ہے'' ساز نے آنکھیں گھما کر دیکھا عمر ہنستے ہوئے جام گلے سے اتار گیا مگر پتہ نہیں کیوں ذائقہ پہلی بار اچھا نہ لگا اسنے گلاس سائیڈ پر رکھا

میری گرل فرینڈ ہے'' وہ اہستگی سے بولا ساز کی آنکھیں کھل گئی سانس اندر اتارا اور براسامنہ بنالیا

''چلیں میم

مجھے نہیں جانا'' صاف مکر گئ

کیا بیویوں والے نکھرے دیکھا رہی ہو ہم ڈیلرز ہیں او کے تم میرا کام کرو گی میں تمھارا بس بات ختم'' وہ بولا جبکہ ساز کو یاد آ گیا کہ واقعی ایسا ہی تھا

وہ اٹھ گئ

لیکن یہ پھر بھی مہنگے ہیں نہ'' وہ بیچارگی سے بولی

جاؤ ساز" وہ سنجیدگی سے بلند آواز میں بولا اور وہ منہ بسورتی ٹرائے روم میں چلی گئ

اسنے ڈریس چینج کیا اور اتنی دیر ادھر ادھر دیکھتی رہی کہیں کوئ کیمرہ تو نہیں ارد گرد لیکن کچھ نہیں تھا اتنی قیمتی لباس پہن کر اسکے حسن کو تو چار چاند لگ گئے وہ خود کو حیرانگی سے دیکھنے لگی اور باہر جاتے ہوئے شرمندگی ہوئ

اسنے چادر لپیٹی اور باہر ائ

یہ سائز بہترین ہے آپ تو بہت حسین لگ رہی ہیں" وہ لڑکی مسکرائی جبکہ وہ کچھ نہیں بولی

چلیں سر کو دکھائیں

کیوں انھیں کیوں دیکھاؤ؟

وہ جلدی سے اندر جانے لگی مگر وہ لڑکی اسے عمر کے سامنے لے آئی

عمر گلاس سے گھونٹ اندر اتار کر اسکی صورت دیکھنے لگا

چادر ہٹاؤ" وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بڑی نشیلی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جو بے حد کنفیوز سر جھکائے کھڑی تھی

بیوٹیفل" وہ جیسے نکھر گئی پہلے بھی کم حسین نہ تھی مگر لباس نے اسے سادہ کیا ہوا تھا اور اب تو وہ نگاہوں کو خیر کر دینے والی کوئی نازک سی اپسرا لگ رہی تھی وہ بس چند لمحوں میں رونے لگتی اور وہ رو بھی پڑی

" ہے وائے آر یو کرائینگ" وہ جلدی سے اسکے نزدیک آیا

آپکی وجہ سے مجھے سب مردوں نے دیکھ لیا" وہ غصے سے بولی

اوہ تم مولانی ہو مجھے یہ یاد نہیں رہا" اسنے نور کے کان میں جھک کر کچھ کہا

اور وہ سر ہلا کر آگے چلی گئی اور چند ہی منٹوں وہ ایریا خالی ہو گیا کوئی سیلز مین کوئی سیلز گرل کیشئیر یہاں تک کے کوئی نہیں تھا اس حصے میں۔۔

وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی تھی سب۔۔۔

اب صرف تم اور میں۔۔۔ کہو تو میں بھی دفع ہو جاؤں" وہ مسکرایا

پیاری ہی اتنی لگ رہی تھی پھر رونے لگ جاتی تھی وہ واقعی معصوم تھی اور عمر خیام کا پالا پڑتا ہی کب تھا ایسی لڑکیوں سے جن کے لیے ہر چیز ہی بہت قیمتی تھی

" ن۔۔۔ نہیں مجھے ڈر لگے گا

اوکے تو پھر او میں تمھیں شاپنگ کراتا ہوں

وہ اسے مختلف ڈریسز نکال نکال کر دیتا رہا اور اسے زبردستی چینجنگ روم میں بھیج دیتا۔

No 10/7

یہ ٹرائے کرو" اسنے ریڈ کلر کا ڈریس دیا

واؤ

10/10

یہ پہنو" پھر پرپل دیا

" ایمیزینگ

واؤ خوبصورت بیوٹیفل

سازلال سرخ ہو چکی تھی

میں تھک گئ ہوں'' وہ تھکی تھکی سی اسے دیکھنے لگی

اوہ تو پھر چلو کہیں اور سے لیتے ہیں

'' نہیں بس اب گھر چلتے ہیں

ارے رکو بھلا اسے بھی شوپنگ کہتے ہیں گھنٹے میں تھک گئ میں جب جب شاپنگ کرانے نکلتا تھا اپنی گرل فرینڈز کو 24 ہارز وہ میرا تباہ کر دیتی تھیں

'' خیر عمر خیام پیدا ہی تباہ ہونے کے لیے ہوا ہے

وہ بتاتا ہوا اسے باہر لے جانے لگا

'' یہ یہ میں نے چینج نہیں کیا

وہ ڈریس پکڑ کر بولی

'' تو وہ کون سا بہت قیمتی ہے یہ اچھا لگ رہا ہے یہ ہی ٹھیک ہے

میری چادر'' وہ مڑی

میں دلاتا ہوں کیا بکواس چادر پہنے پھرتی ہو" اسنے وہیں پھینکی اسنے دوپٹہ اچھے سے لیا اور سرخ چہرے کے ساتھ اسکے پہلو سے لگی آگے بڑھ گئ وہ اسے اتنی شاپنگ کرا چکا تھا کہ وہ اتنے پیسوں پر دم سادھے ہوئے تھی جو اسپر خرچ ہو رہے تھے اگر کسی کو پتہ چل جاتا اسکی جان نکال دیتے وہ پہلی لڑکی تھی شاید جو شوہر کے پیسے خرچ ہونے پر تایا تائی سے ڈر رہی تھی جبکہ وہ اس شاپنگ کے دوران کئ بار روئ

سر سے پاوں تک اسے جیسے پل میں اسنے فرش سے عرش پر بیٹھادیا اور پوری گاڑی ساز کے سامان سے بھر کر وہ گاڑی میں بیٹھا

اوہ" کچھ یاد آنے پر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

U also need your personal things ✅ right?

وہ بولا ساز نے اسے ساکت نظروں سے دیکھا

ائی تھنک میں نے گارمنٹس کی شاپ دیکھی" اسکی بات ادھوری رہ گئی اور ساز دروازے سے جا کر لگی

وہ بے ہوش ہو گئی تھی عمر نے ایک ائی برو اچکا کر اسکی جانب دیکھا وہ دروازے کے ساتھ لگی تھی

Now who will tell me the size ?

وہ بولا جبکہ ایک نظر غور سے اسے دیکھا اپنی ہی کمینگی پر خود ہی کھل کر ہنسا اور گاڑی سے نکل گیا

کچھ دیر بعد وہ گاڑی میں بیٹھا اور شاپر پیچھے پھینک دیا اس میں بہت کچھ تھا جسے دیکھ کر ساز شاید ہی جاگ پاتی کبھی۔۔۔۔

وہ گاڑی آگے بڑھا لے گیا اسے بھوک بھی لگی تھی مگر ساز کی وجہ سے رک نہیں سکتا تھا وہ گاڑی گھر کی جانب لے گیا

ساز" اسنے پکارہ اور پانی کی بوتل سے پانی اسکے چہرے پر ڈالا وہ ہڑ بڑا کر اٹھی اور عمر کی جانب ایک نظر دیکھا وہ بلکل بھی اسکی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی

وہ جلدی سے گاڑی سے نکل کر بھاگ گئ

یار میں ملازم ہوں تمھارا" وہ بھڑ کا

اف" وہ مٹھیاں بھینچ کر وہ گاڑی سے اسکا سامان نکالنے لگا

اسنے سامان پھینکا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا تو روم لاک دیکھا

ساز" غصے سے جھلایا

" دروازہ کھولو

ن۔۔نہیں آپ آپ تایا جان کے کمرے میں سو جائیں" وہ اندر سے ہی کانپتے لہجے میں بولی

یو" وہ مٹھیاں بھینچ گیا

ائی ایم ہنگری" وہ بھڑکا

سازنے تو قسم کھالی تھی اب اسکے سامنے نہیں جائے گی عمر غصے سے دروازے کو دیکھتا پیچھے ہٹا وہ تو ڈھیٹ ہو گئ تھی اسکا سامان اندر تھا اسکا بہت قیمتی سامان اندر تھا اگر نہ پیتا تو رہتا کیسے زندہ۔۔

اور ڈیڈ کا روم" وہ کوفت سے جھنجھلا گیا

میں سریسلی دروازہ توڑ دوں گا" وہ دھمکانے لگا مگر اندر سے جواب نہیں آیا

کافی دیر کوشش کے بعد وہ تھک ہار کر ڈیڈ کے روم میں اہی گیا

بمشکل دو چار پائیوں ایک الماری لوہے کی اور ایک شیشہ لگا ہوا تھا اس کمرے میں وہ چار پائی پر لیٹ گیا

نرم گدے کا عادی تھا جب پی کر بلکل مدہوشی میں اس گدے پر گرتا تو وہ کسی ماں کے آغوش کیطرح اسے خود میں سمیٹ لیتا اور اب مچھر اور اس سخت پلنگ پر اسکے غصے کا گراف بڑھتا جا رہا تھا بھڑک کر اٹھا نہ ہی سے نیند

آنی تھی اور نہ ہی سکون وہ باہر نکلا تبھی بدر بھی گھر میں داخل ہوا دونوں کا آمنہ سامنا ہو

ساز کہاں ہے" وہ عمر سے ہی سوال کر گیا

وہ باہر نکل گی ٔتو میں اسے شوٹ کر دوں گا" وہ بھڑک کر بولا

کیا بد تمیزی ہے" بدر ذرا غصے سے بولا

اپنی بہن سے کہو میرے کمرے سے باہر نکلے" عمر نے بھڑک کر کہا

کیا تمھیں کمرے سے نکال دیا ساز نے؟ بدر حیران تھا

تو تمھیں کیا لگتا ہے مجھے بہت شوق ہے اس گھر میں پھیرنے کا" وہ پٹاخ پٹاخ جواب دے رہا تھا

بدر کو ہنسی اگیٔ

ہاہاہا بہت ہنسنے کی بات تھی" عمر نے دانت پیس کر دیکھا تو وہ شانے اچکا گیا اور آگے بڑھنے لگا

بدر سیریسلی میرا دماغ خراب ہو رہا ہے" اسکے لہجے کی سنجیدگی پر وہ گھیرہ سانس بھر گیا اور اوپر کمرے کی جانب بڑھا

ساز بچے باہر آؤ کیا حرکت ہے یہ روم لاک کیوں کیا ہے" بدر نے نرمی سے کہا۔

ساز اندر بدر کی آواز سن کر اور شرمندہ ہو گئ

ساز چندہ" دروازہ کھلا اور چہرہ جھکائے وہ شرمندگی سے باہر نکلی

عمر اسے پیچھے کھڑا گھور رہا تھا جبکہ ساز کی نگاہ اٹھ ہی نہیں پا رہی تھی

غلط بات تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا" بدر نے کہا تو وہ رونے لگی

"سوری بھائ

اپنے پاس رکھو یہ سوری اور آئندہ ایسا ہوا نہ کھینچ کر مارو گا" وہ جھڑک کر بولتا اندر چلا گیا اور دروازہ کھینچ کر مارا۔

بدر نے گھیرہ سانس لیا

کیوں کیا تم نے ایسا تم جانتی ہو وہ نشے کا عادی کا ہے اسی وجہ سے زیادہ چیڑ رہا ہے ایسے لوگ اپنی ضرورت پوری کیے بنا نہیں رہ پاتے" وہ اسکا گال تھپتھپا کر چلا گیا جبکہ ساز نے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا اور خود بھی پرانے کمرے میں اگئ

بار بار اسکے الفاظ کانوں میں گونج رہے تھے اسے بھوک لگی تھی اب وہ بس پیتا رہے گا

اسنے اپنی بات پوری کی اسے اتنی ساری شاپنگ کروائی اور نہ اسنے اسے پہلے کھانا دیا اور نہ ہی اب ۔۔۔

معلوم نہیں وہ اسکے ساتھ اتنی بدتمیزی کیوں کر رہی تھی اسے آج خود پر بہت افسوس ہوا تھا

\-------------------

اگلے دن اسنے بدر کے لیے ناشتہ بنایا اور دونوں بہن بھائی نے سکون سے ناشتہ کیا

تمھارے لیے اور امی کے لیے ایک سرپرائز ہے میرے پاس" بدر خوش تھا کافی

واؤ بتائیں کیا" وہ خوشی سے چہکی

نہ نہ ابھی نہیں بس کچھ چیزیں مکمل ہو جائیں اسکے بعد بتاؤ گا" وہ مسکرایا جبکہ سازنے سر ہلایا

آپکو پتہ ہے بھائی مجھے سرپرائز بہت پسند ہیں" وہ جوش سے بچوں کیطرح اچھل رہی تھی جبکہ بدر ہنسنے لگا

ائی نو گڑیا" وہ اسے پیار سے دیکھتا بولا

یہ ساری شاپنگ عمر کی ہے" اسنے بھرے ہوئے صوفوں کو دیکھا

سازنے سر جھکا لیا

ا۔۔اگر میں اپکو بتاؤ یہ۔۔یہ عمر نے مجھے دلائی ہے تو" وہ جیسے مجرموں کیطرح بولی اور بدر نے منہ سے پانی ہی باہر اگیا

کیا" وہ دنگ تھا

سازنم آنکھوں سے سر ہلا گئ

بھائ مجھے کچھ بھی نہیں لینا تھا انھوں نے دلا دیا" وہ جلدی سے اپنی صفائی

دیتی بولی

یہ سب تمھیں عمر نے دلایا ہے" وہ اٹھ کر ان کیریز کے پاس آیا جن پر بڑا

بڑا ماریا بی الکرم بونینزہ اور بھی بہت برینڈز تھے

ساز پیچھے انگلیاں چٹخا رہی تھی

بدر نے بس کیریز دیکھی اندر کیا تھا اسنے نہیں دیکھا

اور تم نے رات اسے کمرے سے ہی باہر کر دیا" اچانک جیسے اسکے دل کو

بہت ساری خوشیاں ملی تھی یہ سب دیکھ کر اور دل سے دعا کی اسکی بہن کی ہر

خواہش مکمل ہو۔۔۔

"وہ میں گھبرا گئ تھی

وہ شوہر ہے تمھارا اگر اسنے تمھارے ساتھ اچھا بیھیو کیا تھا تو تم نے اسکے

ساتھ بہت بد تمیزی کی ہے اور اسے ٹھیک غصہ آیا ہے تم پر" وہ سینے پر ہاتھ

باندھ کر بولا

ساز سر جھکائے کھڑی رہی

بدر آگے بڑھا اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

"مجھے بہت خوشی ہے

"اپکو غصہ نہیں آیا میں انکے ساتھ گئی

ارے پگلی شوہر ہے تمھارا" وہ ہنسا

مگر آپ بھائی ہیں" اسکا آنسو گیرہ

شوہر کے زندگی میں آتے ہی دوسرے ہر فرد کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے"

اسنے کہا تو ساز اسکی شکل دیکھنے لگی

وہ اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے چلا گیا

میں شاید لیٹ آؤں کھانا وانا کھا لینا سکون کے دن ہیں انجوائے کرو" وہ کہہ کر اپنی بائیک پر سوار ہوا اور چلا گیا

ساز جبکہ اسکی گفتگو کو سوچتی رہ گئی اُسنے اب تک ان چیزوں کو ہاتھ نہیں لگایا تھا ڈر لگ رہا تھا عجیب سا پہلے کبھی کسی نے اتنی اہمیت نہیں تھی

کسی نے پوچھا بھی نہیں تھا یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کسی کو یاد ہی نہیں تھا کہ وہ کسی خوشی کی حقدار ہے اسنے کل بہت غلط کیا تھا وہ شرمندہ تھی

وہ کیریز اسنے پھر بھی نہیں اٹھائیں اور وہ برتن دھونے میں اور باقی کاموں میں لگ گئی فارغ ہو کر بیٹھی اسنے گھڑی کی جانب دیکھا دن چڑھ گیا تھا اب تو وہ کھانا بنانے کا سوچ رہی تھی 2 بجے کے قریب کا وقت تھا وہ اٹھا نہیں تھا لیکن وہ کیوں سوچ رہی تھی وہ اٹھی اور آج پلاؤ کھانے کا دل تھا تو پلاؤ بنانے لگی سکون سے جبکہ اسے کچھ دیر بعد احساس ہوا کوئی سیڑھیاں اتر رہا ہے

وہ دروازے کی سمت دیکھنے لگی

عمر تھا موڈ آف تھا کچن میں آیا اور فریزر کھول کیا

اس سے بات نہیں کی تھی

سازا اسے ہی دیکھ رہی تھی چور چور نگاہوں سے۔۔۔

اسنے دہی لی اور اسے باول میں ڈال کر بڑے بڑے چمچ لیے

اور کچھ دیر شیلف کو پکڑے کھڑا رہا اور پھر جیسے مکمل ہوش میں آیا تھا

مڑ کر دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی سازا ایکدم سیدھی ہو گئ

عمر نے انڈے نکالے اور پین رکھ دیا دوسرے چولہے پر۔۔۔

خود ہی بنانے لگا سازا کو شرمندگی کا احساس شدت سے ہوا

"م۔۔۔میں بنا دیتی ہوں

نو تھینکس۔۔۔فورا جوب دیا اور آملیٹ بنانے لگا

سازا نے اسکی جانب دیکھا چہرہ سنجیدہ تھا

وہ ناراض تھا اسے سوری کرنی چاہیے تھی

وہ الفاظ جمع کرنے لگی تھی معذرت کے لیے عمر نے اسکی مڑتی انگلیوں کو

دیکھا اور سر جھٹکا

مجھ سے معذرت مت کرنا" وہ پہلے ہی ٹوک گیا

میری غلطی تھی۔۔۔

میں غلطیاں نہیں کرتا" اچانک اسنے پین پھینک کر مارا

ساز کا جیسے دم سا نکل گیا

I just hate sorries do you mean that this blady bullshit word۔۔۔۔

وہ پھنکارہ "

ساز کے گالوں پر آنسو بہنے لگے اس سے ایسی بھی کیا خطا ہو گئی تھی کہ وہ اس طرح کا رویہ دیتا وہ سانس روکے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے اسے دیکھتی پلکیں جھکتی اٹھتی

سوری" غصے سے وہ باہر نکل گیا اور لاونج میں بیٹھ گیا

اندر وہ دل پر ہاتھ رکھے بیٹھتی چلی گی آج تک بہت مار بھی کھائی تھی ڈانٹ بھی کھائی تھی لیکن ایسی نہیں جبکہ عمر سر تھام گیا

موبائل نکالا اور ایک نمبر ڈائل کیا

دوسری طرف سے کال جیسے لمحوں میں اٹھائی گئ

عمر خیام "وہ بس اتنا ہی بولا

" حکم کرو

مجھے رولز روکی چاہیے "وہ واقعی حکم دیتا تھا

مل جائے گی "آگے سے ہمیشہ ایسا ہی جواب آتا تھا

اور کچھ ؟

کب ملے گی

" بس کل صبح

آج رات ۔۔۔آگے سے ہونے کی آواز پر وہ بچوں کیطرح آنکھیں گھما گیا۔

"آج رات مل جائے گی

آپ میری کسی بات سے انکار کیوں نہیں کرتے "وہ چیڑ گیا

"تمھیں انکار پسند نہیں آئے گا نہ

"تو اسکا مطلب یہ تو نہیں ساری باتیں مان لی جائیں

" بس مجھ سے انکار ہوتا بھی نہیں تمھیں۔۔۔ تم نے میرا موڈ فریش کر دیا

"میں آپکی بیوی نہیں ہوں

" لیکن تم میرے لیے دنیا میں سب سے قیمتی ہو

کیوں" وہ پھر چیڑ گیا

اب اس کیوں کا جواب تو میں نے کبھی دیا ہی نہیں" عمر چپ ہو گیا

" غصہ کیوں ہو

وہ سمجھ گیا

"ائی ہیڈ آ بیڈ ڈریم

میں دیکھنا ہی نہیں چاہتا اپنی ماں کو پھر وہ میرے خواب میں اکر کیوں مجھے ٹیز کرتی ہیں" وہ شعلے کیطرح بھڑکا۔

ٹیبل کو لات دے کر ماری ساز سن سکتی تھی یعنی یہ بات تھی جو اسپر زلزلہ اترا تھا

دوسری طرف خاموشی تھی۔

"ای ہیٹ ہر ای جسٹ ہیٹ

اوکے ٹیک ایٹ ایزی" وہ بولا

نودس از ناٹ ایزی" وہ چلایا

عمر یار فورگیٹ اباوٹ دیز آل شیٹس" وہ بولا جبکہ عمر نے اپنی سرخ

انکھیں صاف کیں

" کم اون یار یو آر سو بریو

" ای ایم ناٹ مجھے میری گاڑی چاہیے بس

افکورس رات تک تمھارے پاس ہو گی تم نے ٹینشن نہیں لینی" وہ بولا وہ سر

ہلا گیا۔

"ابے یار تمھارے سر کو میں تو نہیں دیکھ رہا منہ سے بول

اوکے" وہ سنجیدگی سے بولا

"اور کچھ

برینڈی کا نیو ٹیسٹ آیا ہے بٹ ابھی امریکہ میں ہے مجھے وہ بھی چاہیے "وہ منہ بنا کر بولا

ایک تنگڑی سی گالی دوسری طرف سے پڑی تھی اور وہ قہقہہ لگا کر ہنسا

" مجھے دونوں چیزیں چاہیے

" مل جائیں گی بٹ خوش رہو

تھینکس "وہ مسکرا دیا اور فون بند کیا

فون بند کیا۔۔۔

معلوم نہیں یہ رشتہ کب سے تھا لیکن بہت اچھا تھا

عمر کو ذہنی اذیت سے نکال دیتا تھا وہ اٹھا اور اچانک اسکی نگاہ ان بیگز پر گئی

پھر یاد آیا کہ وہ اپنا غصہ اندر اتار کر باہر نکلا تھا وہ کچن میں آیا

وہ کیبنیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی رو رہی تھی اور اسکا وجود واضح کپکپاہٹ میں تھا

وہ گھیرہ سانس بھرتا اسکے نزدیک اگیا

ہے " اسنے اسے بنا چھوئے پکارہ

ساز کو اسکا چھونا پسند بھی نہیں تھا عمر نے محسوس کی تھی یہ بات۔۔۔وہ جھٹکے سے سر اٹھا گئ

بڑی بڑی آنکھوں میں ایک سمندر سا تھا پسینے سے چہرے پر چپکے بال اور اسکی خوفزدہ نظریں۔۔۔وہ باکمال حسن رکھتی تھی اور رنگت تو ایسی تھی کہ جیسے اسکے گالوں میں رس گولوں سا رس ہو ایکدم اسنے اسکے چہرے سے نگاہ پھیری وہ کچھ زیادہ ہی سوچ رہا تھا

" آپ اپ کو کچھ چ۔۔چاہیے

میں میں ناشتہ بنا دیتی ہوں " وہ جلدی سے اٹھی

عمر نے دیکھا اسکے پاؤں سرخ ہو رہے تھے اور جیسے منظر دماغ میں گھوما

وہ پین اسکا آئل ساز کے پاوں پر گیرا تھا" وہ ایکدم جیسے پریشان سا ہوتا اسکے نزدیک ہوا

وہ چل بھی لڑکھڑا کر رہی تھی

تمھارے پاوں جل گئے ہیں" اسکے لہجے میں فکر تھی

ساز نے جھک کر اپنے پاوں کو دیکھا کیا واقعی ایسا تھا گورے گورے پاؤں بلکل سرخ تھے

وہ جیسے بے نیاز تھی اس بات سے جیسے یہ سب تو ہوتا ہی رہا ہے

وہ پین تمھارے پاوں پر گیرا تھا" وہ جھکا اسکے پاوں کو چھوا ساز جھٹکے سے دور ہوئ عمر نے ہاتھ کھینچ لیا

وہ کچھ نہیں بولی اپنا گال صاف کیا

" آپ اپ باہر بیٹھ جائیں میں لے۔۔۔لے آتی ہوں ناشتہ

ایم سوری" اچانک ہی شرمندگی سے اسنے جیسے کہا ساز اسے دیکھتی رہ گئ

" ایم ریلی سوری میں تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ بولا ساز کو کسی نے پہلی بار غلطی پر معذرت کی تھی

وہ ابھی کچھ دیر پہلے کے اسکے الفاظ سوچنے لگی

وہ تو غلطیاں کرتا ہی نہیں تھا" وہ نظریں پھیر گئ

اپنے آپ انداز میں ناراضگی اگئ

آپ غلطیاں تو نہیں کرتے" اسنے کہا اور شیلف پر گیرہ آئل صاف کرنے لگی جبکہ وہ لب دبا گیا

ہاں نہیں کرتا۔۔لیکن بے دھیانی میں ہوئ ہے یہ تبھی معافی مانگ رہا ہوں اور میں واقعی تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہوں گا" وہ اسکی جھکی جھکی پلکوں کو دیکھنے لگا

اس بات سے کوئ فرق نہیں پڑتا یہاں بہت سارے لوگ ایسا ہی کرتے ہیں آپکی والدہ آپکی بہن اور آپکے والد بھی

کوئ پلٹ کر مجھ سے تکلیف کتنی ہوئی سوال نہیں کرتا تبھی یہ ٹھنڈا تیل مجھ پر گیرا مجھے احساس نہیں ہوا

اپ شر مندہ نہ ہوں میں یہ سب روز برداشت کرتی ہوں" وہ سنجیدگی سے

بولی اور آگے بڑھ کر فرائی پین جو زمین پر پڑا تھا اٹھالیا

عمر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔۔

" تمھیں میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ میری ماں نہیں ہے

"تو اور کون ہیں

تمھاری تائی" وہ بولا اور حسب عادت شیلف پر چڑھ گیا

بہت شکریہ بتانے کے لیے" وہ چیڑ گئ

اچھا تو ناراض ہو تم مجھ سے" وہ اسکی صورت تکنے لگا

ساز نے حیرانگی سے اسکی شکل دیکھی

میں کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوئ" اسکی آنکھوں میں حیرانگی تھی

بڑی بڑی آنکھوں والی پری تم ناراض ہو جاؤ میں منالوں گا" وہ سرخ سی

ہوئ جبکہ وہ مسکرایا

" اچھا چلو اپنے پاوں پر کچھ لگالو

نہیں میں ٹھیک ہوں" وہ جھجھکتے ہوئے بولی

عمر خاموش ہو گیا

خاموشی سے اسے دیکھنے لگا جس کے چہرے پر اسکے دیکھنے سے ہی پسینہ پھوٹنے لگا تھا وہ ہنس دیا

تم ناشتہ لے کر آؤ میں اونٹمنٹ منگواتا ہوں کبھی کھڑے کھڑے پگھل جاؤ"

وہ سر نفی میں ہلاتا باہر نکل گیا جبکہ ساز کا چہرہ سرخی بکھیر رہا تھا اسنے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا اور گھیرے گھیرے سانس لینے لگی

اپنے پاوں دیکھے۔۔ ٹھیک تو تھے جبکہ سرخ تھے مگر ہمیشہ اتنی سرد مہری اور بے حسی سہی تھی کہ اسکی توجہ نے عجیب ہی احساس میں مبتلہ کر دیا

وہ کنفیوز سی تھی

ساز" اسکے پکارنے پر ایکدم دل دھڑکا

یہ سب کیا ہو رہا تھا

باہر آؤ تم بھی بت بن جاتی ہو" اسنے اونٹمنٹ تلاش کر ہی لی تھی

اگر شرابی کے ہاتھوں سے لگوانی ہے تو حاضر ہوں ورنہ لگا لو" وہ شانے اچکا کر بولا

ن۔۔۔ نہیں" اسنے اونٹمنت لی اور خود ہی لگالی

جزاک اللہ" اسنے کہا عمر نے اسے غور سے دیکھا مسکرایا اور شانے اچکا کر اوپر کی سمت چلا گیا

پیچھے ساز اپنے پاؤں کی انگلیاں ہلانے لگی

لبوں پر مسکراہٹ تھی

رات گئے اداسی اسے اکیلے گھر میں وہ صوفے پر بیٹھی پلکیں جھپکا جھپکا کر

بوریت کے احساس سے اب رونے کو تھی

عمر کب گھر سے چلا گیا تھا اسے خبر نہیں تھی

اسکے پاوں اب ٹھیک تھے کھانا بھی بنایا تھا اسنے مگر اسنے نہیں کھایا تھا کیونکہ وہ گھر پر تھا ہی نہیں نہ ہی بدر بھائی اب تک آئے تھے اسے امی کی یاد آ رہی تھی ٹھیک تھا باقی سب بھی اسے تنگ کرتے تھے زچ کرتے تھے لیکن گھر میں چلتے پھرتے تو تھے سارے کام بھی جلدی جلدی ہو جاتے تھے وہ بہت بوریت محسوس کر رہی تھی۔

اداسی سے رونے لگی اسکے گالوں پر آنسو بہنے لگے آج اسنے اپنی شاپنگ بھی الماری میں لگالی تھی اور جتنی خوش وہ شاپنگ کو لے کر تھی اتنا ہی اب اداس ہو چکی تھی کیونکہ اسکے ارد گرد تو کوئی بھی نہیں تھا

اسے اندازا ہوا تھا انسان چیزوں سے ایک حد تک خوش ہوتا ہے لیکن اصل خوشیاں تو انسان کو انسان سے ہی میسر آتی ہیں وہ سوچنے لگی

اسنے گھڑی کی جانب دیکھا رات کے گیارہ بج رہے تھے وہ کب سے ایسے ہی منہ اٹھا کر بیٹھی تھی اب رونے لگ گئی تھی بدر نے کہا تھا وہ دیر سے آئے گا

اور چند ہمدردی کے الفاظ یہ تو نہیں ثابت کرتے عمر کو اسکی پرواہ ہے چار دن

بھی بمشکل وہ ایک دوسرے کو جانتے تھے وہ ایک لمحے کے لیے اسے سوچنے

لگی

کافی مختلف تھا لیکن بہت شراب پیتا تھا کتنی گندی عادت تھی یہ حرام پی کر

کوئ انسان سکون میں کیسے رہ سکتا ہے

پھر لڑکیوں سے تعلقات اور ہاں اسے یاد آیا وہ نورا سنے کہ تھا وہ اسکی گرل

فرینڈ ہے وہ بجھ سی گئ

کتنی عام باتیں تھیں یہ اسکے لیے" وہ استغفار کا ورد کرنے لگی

اور معلوم نہیں کب اسکی صوفے پر ہی آنکھ لگ گئ

اسکی انکھ کسی کھٹکے پر کھلی تو اپنے ارد گرد اتنا اندھیرہ پا کر جھٹکے سے اٹھ بیٹھی

امی" بے ساختہ خوفزدہ ہو کر لبوں سے نکلا

ام۔۔امی" وہ اٹھ گئ اُسنے چیزیں ٹٹولی نیند سے یوں ایکدم جاگنے پر اتنا

اندھیرا اسکے دل پر وحشت کرنے لگا

باہر سے ٹھنڈی یخ ہوا آرہی تھی اسے جھرجھری سی آئی

ل۔۔لائیٹ چلی گئی'' وہ ایکدم سوچنے لگی وہ تو اپنی ماں کے پہلو سے لگ جاتی تھی جب ایسا کچھ ہوتا تھا

وہ جلدی سے بھاگ کر لون میں اگئی کیونکہ لون میں ہی کچھ چاند کی روشنی تھی

بدر بھائی'' وہ رونے لگی

امی'' اور اسکی سسکیاں لون میں گونجنے لگیں اچانک ایک سایہ سا گھر کی دیوار پھلانگتا ہوا دیکھا تو اسکی آنکھیں پھیل گئیں

چ۔۔۔چور'' ذہن میں پہلا خیال کندہ

چ۔۔۔چور'' وہ جیسے حق ودقت تھی وہ سایہ گھر کے اندر کود چکا تھا ساز پلٹی پیچھے بھاگی

وہ کیا کرے چور ۔۔ چور اسے لے جائے گا اور ایسے حالت میں لڑکی کی عزت اسکا چھوٹا سا دماغ بڑی تیزی سے بھاگ رہا تھا اسنے لون میں پڑے ڈنڈے اٹھائے

وہ چور ڈوبتے ہوئے قدموں سے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا

کہ ساز نے اسے ڈنڈے کھینچ کھینچ کر مارے اتنے مارے کہ عمر کا سارا نشہ ہوا ہو گیا

وہ کراہ اٹھا چلانے لگا

میں تمھیں جان سے مار دوں گی اکیلے لڑکی کو دیکھ کر گھر میں کود رہے ہو

" تمھیں پتہ بھی ہے میں ۔۔ میں کون ہوں

م۔ میں کون ہوں " وہ خود ہی سوچ میں پڑ گئی لیکن یہ بات سوچنے کا وقت تھا بھلا اسنے پھر ڈنڈے مارے

ساز " عمر دھاڑا اور ایکدم لائیٹ بھی اگئ

ساز کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا

اہ" وہ اپنا بازو سہلاتے ہوئے لون میں ہی چت لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لیں جیسے سانس بھی نہ لے رہا ہو

ساز نے فوراً ڈنڈا پھینکا

یا خدایا" وہ ایکدم دور ہوئی

لیکن عمر کے وجود میں حرکت بھی نہیں ہوئی تھی

دوسری طرف ساز کی بھکلائی ہوئی صورت وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی

س۔۔۔سنیے سنیے اپکو کیا ہوا ہے" ڈنڈوں سے اچھی خاصی اسکی چھترپریڈ کر کے سوال کی معصومیت پر انتہا تھی

سنیے آپ اپ ایسے کیوں لیٹ گئے ہیں" وہ رونے کو تیار تھی

عمر خیام تو دم ایسے کھینچ گیا جیسے بلکل ہی مر گیا ہو ساز اسکے پاس بیٹھ گئی

آپ۔۔اپ مر گئے ہیں" وہ بھرائے ہوئے ڈگمگاتے لہجے میں بولنے لگی وہ نشے میں بھی اپنی ہنسی ضبط کر گیا

آپ کیسے مر گئے ڈنڈوں سے کون مرتا ہے اپ چوروں کیطرح آئے ہیں آپکی موت میں میرا کوئ قصور نہیں ہے" وہ بولی جبکہ فاصلہ اب بھی برقرار تھا

لیکن میرے مرنے پر تم بیوہ ہو جاؤ گی چار مہینے گزارنے پڑیں گے عدت میں کیوں مارنا چاہتی ہو بھلا تم مجھے" وہ اپنا بازو سہلاتا بولا جبکہ ساز نے جلدی سے اسے دیکھا

" آپ ٹھیک ہیں

ہاں بھئی ہڈیاں توڑ کر پوچھ رہی ہو ٹھیک ہوں ہٹو اب یہاں سے" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا لون میں ہوا خوبصورت چل رہی تھی

اچانک اسکے سیل پر ایک مسیج آیا اور اسنے جوش سے۔۔

یس" کیا جیسے کسی بات کی خوشی اسے ملی ہو ساز اسے دیکھنے لگی

اوہ یس۔۔۔وہ اٹھا اور ایک تیز گاڑی کی آواز جو ساز کے دل کو ڈگمگا دیتی تھی

ہارن دینے لگی عمر نے دروازہ کھولا اور ایک ڈرائیور اور نہایت مہنگی گاڑی

جسے دیکھ کر ساز کو چکر آنے لگے دیکھ کر وہ تو دروازہ ہی تھام گئ

اوہ یس تھینکس برو" وہ چابی لیتا جلدی سے اپنی گاڑی میں سوار ہوا

تھینکس تھینکس "کال اٹینڈ کرتے ہی وہ بولا جبکہ دوسری طرف اسکے

اتنے خوش ہونے پر جیسے سکون سا کسی کے اندر اترا تھا

ایم ایویں دئیر ٹو گیا یو بیسٹ ٹائم" وہ بولا

عمر مسکرایا

انجوائے کرو" کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی

عمر نے گاڑی کو اندر باہر اوپر نیچے دیکھا اور گاڑی سٹارٹ کر لی

ائ ڈونٹ وائٹ ڈرائیور یو مے گو ناو" وہ سنجیدگی سے بولا تو ڈرائیور سر ہلا

کر سے کاغذات تھماتے چلا گیا جبکہ عمر کافی خوش دیکھائ دے رہا تھا

ساز اسے ایک عام سی لڑکی کیطرح جھانک کر دیکھ رہی تھ

کسی انسان کے لیے خوشیاں کتنی سستی ہوتی ہیں وہ جانتی نہیں تھی اسنے کس سے بات کی تھی لیکن وہ جو بھی تھا اسکی خواہش کو کتنی آسانی سے لمحوں میں پورا کر گیا تھا

اسنے حسرت سے دیکھا اور ہلکا سا مسکرائی اور پلٹ گئ

ہے بیوی" وہ کھڑکی میں سے جھانکا

وہ مڑی۔۔۔

اجاو ابھی نہیں بیوہ کروگا تمھیں۔۔ تمھیں اپنے خوابوں کی سیر کراتا ہوں"

وہ بولا

جبکہ ساز نے دروازے بند کئے

مگر رات بہت ہو گئ ہے اتنی رات کو تو مجھے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے" وہ اداسی سے بولی

تم پر پابندی کس نے لگائی ہے" وہ گاڑی کی کھڑکی سے جھانک کر بولا

تایا جان نے" وہ بولی

بھار میں گیا تمھارا تایا میں نے سنا ہے شوہر کے حقوق بیوی پر بہت ہوتے ہیں
میں تمھیں کہتا ہوں آج جہاں تمھارا دل کرے جاؤ اور جو تم سے کچھ کہے
مجھے بتانا" وہ جانتی تھی وہ خوشی میں بہک رہا ہے بھلا ایسا بھی ہوتا ہے
حکمران یہاں تایا جان تھے

" آپ خوش ہیں
میں سریس ہوں" وہ سنجیدگی سے دیکھنے لگا
یہ ہی بات تایا جان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ سکتے ہیں" معلوم نہیں وہ
اس سے اتنی جراح اتنی بحث کیوں کرتی تھی جبکہ اسکی عادت نہیں تھی یہ

وہ کسی کے آگے نہیں بولتی تھی اور اسکے آگے زبان اپنے آپ کھل جاتی
تھی شاید اسنے خود سے اسے فری سا کر لیا تھا
تم میرا موڈ خراب کر رہی ہو" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

تبھی وہاں عمر کی بائیک بھی آگئ عمر نے ان دونوں کو دیکھا ساز گھبرا گئ پیچھے ہوئ۔۔۔

بدر خاموشی سے اندر اگیا

بھائ ایم سوری" وہ جلدی سے اسکا بازو تھام بولی

کس بات کا بھئ" وہ اسکی جانب دیکھنے لگا یہ بات عمر کو بڑی طرح کھلی تھی اور اس شدت سے چبھن تھی کہ وہ گاڑی میں بیٹھا ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا

آنکھوں میں سرد تاثر تھا وہ اپنے بھائی سے بات کر رہی تھی

ساز نے بتایا کہ عمر سے اس وقت باہر لے جانا چاہتا ہے

جس پر بدر نے شانے اچکائے تمھارا شوہر ہے میں نے کہا ہے نہ پہلا حق اسکا ہے تم پر" اسنے ساز کو سمجھایا

دیکھو تمھارے خواب تھے نہ یہ" بدر نے اسے کہا تو وہ سانس کھینچ گئ

" مگر تایا جان

یہ انھیں کی اولاد ہے ساز اور اگر گھر میں کوئ اب سے ٹکر لے سکتا ہے وہ صرف عمر ہے عمر خیام خود ہی لے سکتا ہے تم مت گھبراو" اسنے کہا ساز کے دل کو کچھ ہمت ہوئ وہ پلٹی

عمر سے نگاہ ملی اور ساز اس سے پہلے باہر نکلتی عمر گاڑی آگے لے گیا۔

ایکدم ساز کو منہ سا اترا

بدر سمجھ گیا تھا بھلے وہ ان لوگوں کے ساتھ انولو نہیں تھا لیکن پوری پوری انا رکھتا تھا۔۔۔ایسا ہی ہونا تھا

ساز نے شرمندگی سے مڑ کر بھائی کو دیکھا

"تم جب اسے اہمیت نہیں دوگی تو وہ پھر عمر خیام ہے

بدر کی بات پر وہ سر جھکا گئ اور بدر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا اور اسے اندر لے آیا وہ اسے بہت کچھ سمجھا رہا تھا

شاہنواز نے مسکرا کر سامنے دیکھا

ایزہ نے اسکے آگے کھانا رکھا تھا اسکے چہرے پر سنجید گی چھا گئ

تمھاری طبعیت ٹھیک ہے" وہ بولا لہجہ سنجیدہ تھا

ج۔۔جی" اسنے کہا تو شاہنواز سر ہلا گیا

ایزہ اسکے سامنے ہی کھڑی تھی اسنے ہاتھ روک کر اسکی جانب دیکھا

وہ" وہ پریشان سی ہوئ

اسکا یوں دیکھنا بھی تو عام بات نہیں تھی

کیا؟ وہ رک گیا

" وہ۔۔۔میں

وہ کیا رمشہ آپی صبح اسکتی ہیں" وہ بہت مشکل سے بول پائی تھی

شاہنواز نے چونک کر اسے دیکھا

کیوں" اسکا سوال یقینی تھا

وہ۔۔" اسکے پاس کوئ بات نہیں

اگر ان لفظوں کے علاوہ کچھ بولو گی تو مجھے سمجھ اجائے گا" وہ سنجید گی سے

بولا

شاہ وہ مجھے ان سے با۔۔ باتیں کرنی ہیں" وہ اہستگی سے بولی اور بات آدھی

ہی چھوڑدی

شاہنواز نے کھانا چھوڑا اسے گھور کر دیکھنے لگا ٹانگ پر ٹانگ چڑھالی

اچھا تم بولتی بھی ہو" اسکا طنز ایزہ کی پیشانی پر پسینہ بکھیر گیا۔

اوکے بتاؤ کیا بات کرنی ہے" وہ کہہ کر پشتائی تھی

سانس حلق میں اتارا

بولو بولو شاباش آج سے جب میں کھانا کھو گا تم صرف بولو گی

اور یاد رکھنا میری بات کو" وہ بولا ایزہ کے ہاتھ کانپنے لگے۔

بولو" سنجید گی سے اسنے کہا

میں کیا بولوں" اسکا لہجہ بھیگ سا گیا

ایک ہی شخص ملا تھا جس سے وہ بات کر سکتی تھی اور شاہنواز کو وہ بھی پسند نہیں آیا تھا

وہی جو رمشہ سے کرنی ہے تم نے بات کرو" وہ بولا ساتھ کھانے بھی لگا۔

" ایزہ کا دل کیا کہہ دے کہ وہ نہایت برا آدمی ہے

لیکن ہمت لاتے لاتے وہ مر نہ جاتی

بولو" ٹیبل پر ہاتھ مارتا وہ بولا جبکہ ایزہ ایکدم سیدھی ہوئ اسکی آنکھوں میں آنسو تھے

شوہر میں ہوں تمھارا رمشہ نہیں۔۔۔

بات کرنی ہے یہ کچھ بھی کرنا ہے اس سے کرو جس کا تم پر حق ہے اور تمھارے سارے حقوق میری اس مٹھی میں ہیں" اسنے ذرا گھور کر دیکھا

ایزہ آنکھ بھی نہ اٹھا سکی

کرو بات اب" وہ باضد تھا

میں معافی چاہتی ہوں آئندہ اسی بات نہیں کروں گی" وہ سر جھکا کر بولی

لیکن میں تمھیں معاف کر ہی نہیں سکتا یہ خیال آیا ہے تو یقینا تمھارے

"پاس باتیں بھی ہوں گی

لیکن میں آپ سے کیسے کر سکتی ہوں" وہ بے ساختہ رو پڑی

رونے دھونے والی عورتیں مجھے زہر لگتی ہیں ایزہ شاہ" وہ ناگواری سے بولا

ایزہ نے آنسو پی لیے چپ ہو گئ

ایسی کیا بات ہے جو مجھ سے نہیں کر سکتی؟ وہ گھورنے لگا

اور یہ رمشہ سے اتنے مراسم کیوں بڑھے تمھارے" ایزہ نگاہیں جھکائے

بیٹھی تھی

اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو" یعنی اس سے پہلے وہ نارمل تھا

ایزہ کو لگا اسکی دل پھٹ جائے گا

اسنے نگاہیں اٹھائیں

آپ دنیا کے سب سے برے انسان ہیں نہایت برے اور نہایت انا پرست

گھمنڈ اور مغرور اور آپ انسان کو انسان نہیں سمجھتے آپ جانور سمجھتے ہیں

اپ کا دل کرتا ہے اپ مجھے جان سے مار دوں لیکن آپ مجھے سسک سسکی کر ماریں گے آپ نے کہا تھا

آپ مجھے ابھی نہیں ماریں گے

مجھے اب سمجھ آئی آپ کی بات کا مطلب۔۔۔۔

آپ مجھے بہت برے لگتے ہیں بہت برے اور بہت زیادہ برے شاہنواز نہایت برے انسان ہیں اپ" ایک سانس میں وہ چلا اٹھی

شاہنواز ہونٹوں پر مٹھی رکھے ایک ٹک اسے دیکھنے لگا

اسکی آنکھوں میں واضح حیرانگی تھی

ایزہ ایکدم ہی جیسے ہوش میں ائی سر جھکا گئی نگاہ جھکا گئی۔

یااللہ یہ اسنے کیا کیا تھا وہ کیسے اپنا کنڑول کھو گئی تھی

یہ یہ سب کیسے ہوا؟

وہ اب بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا اور ایزہ کو لگا وہ یہیں بے ہوش ہو جائے گی اور وہ اپنی بکواس پر چکرا ہی اٹھی

سات ماہ میں اسنے پہلی بار زبان کھولی تھی اتنی بدتمیزی اسکی اتنی بے عزتی کردی منہ پر ہی کہہ دیا وہ اسے برا لگتا ہے

اگر شاہنواز کا ہاتھ ترنت آگے بڑھ کر اسے نہ تھامتا تو اسکا سر یقینا ٹیبل پر بجتا کیونکہ وہ واقعی چکرا کر توازن کھو چکی تھی

اسنے خاموش نگاہ اسکے نیم بے ہوش وجود پر ڈالی اور اسے بازوں میں کسی نازک گڑیا کیطرح اچک کر وہ بیڈ پر لیٹا گیا

اسکا ایک ایک لفظ کانوں میں گونجنے لگا

مسکرادیا کھل کر۔۔۔۔

یہ وہی انداز تھا وہی الفاظ تھے

وہ ایزہ کو مسکرا کر دیکھنے لگا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج صدف آپی کی بارات تھی اور ساز بار بار کارڈ کو دیکھ دیکھ کر رو رہی تھی وہاں سب کتنا مزاہ کر رہے ہوں گے اور وہ یہاں اکیلے گھر میں تھی بلکل اکیلے۔۔۔

بدر نے اسے سمجھایا تھا اور وہ آگے سے کچھ نہیں بولی تھی بس سر ہلا گئ تھی کیونکہ وہ کسی کے سامنے نہیں بولتی تھی ہاں عمر کے سامنے اسے خود علم نہیں تھا وہ اتنے آرام سے بدتمیزی کر جاتی تھی۔

یہ اسی کی دی ہوئ شے تھی ورنہ اس میں ہمت نام کی چیز تو کبھی تھی ہی نہیں۔

بدر کی بات سمجھنے کے باوجود بھی اسکا دل بچوں کی سی ضد لیے بیٹھا تھا اب وہ اس دل کو کیسے سمجھاتی جس میں شادیوں میں جانے کے ارمان ہی ارمان ہوں وہ کیا کرے اس اکیلے گھر میں بدر تو روز نکل جاتا تھا اور عمر" اسنے پلٹ کر بند دروازے کو دیکھا وہ" رات کب آیا اسے نہیں پتہ تھا وہ اسکے کمرے

میں تھوڑی سوتی تھی وہ رات چلا گیا تھا اسکی گاڑی اس گھر میں پوری ہونی ہی نہیں تھی معلوم نہیں کہاں اسنے وہ اتنی بڑی گاڑی کھڑی کی تھی۔

لیکن بار بار اسکے دماغ میں یہ بات ارہی تھی کیا اسنے یہ گاڑی تایا جان سے مانگی تھی وہ جو کوئ بھی تھا لمحوں میں اسکی فرمائش پوری کر گیا تھا

کاش اسکی زندگی میں بھی کوئ ایسا فرشتہ ہوتا وہ جس چیز کی خواہش کرتی وہ جلدی سے اسکے پاس آجاتی۔

کوئ جن ہی ہوتا وہ اسے اپنا غلام بنا لیتی اور اس سے چھوٹی چھوٹی خواہشیں پوری کراتی وہ روتے روتے سوچنے لگی

لیکن ایسا ہو ہی تو نہیں سکتا" اور وہ پھر سے رونے لگی

اسنے شادی کا کارڈ ایکطرف رکھ دیا

کتنے مزے مزے کے کھانے ہوں گے جو سوہا صنم اور صوفیا کھا رہے ہوں گے انھیں محنت بھی نہیں کرنی پڑی اور کھانا مل گیا" وہ خود سے بولی

اور یہاں میں سارے سارے دن کھانے بناتی ہوں" وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی

میں نہ بھاگ جاتی ہوں یہاں سے ویسے بھی گھر میں کوئی بھی نہیں دیکھ رہا "اسنے ارد گرد دیکھا

لیکن میں بھاگ کر بھی کہاں جاوگی" اسکے پاس بس شکایتوں کا انبار تھا وہ کشن میں منہ دیے رونے لگی

یہ جانے بنا کہ دروازے سے ٹیک لگائے وہ اسکی ہی باتین سن رہا تھا کافی دیر سے۔۔۔

اج اسنے اسکے دلائے ہوئی کپڑے پہنے تھے ڈراک بلو کلر کے لباس میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی سر پر دوپٹہ تھا جبکہ اسکے بال دوپٹے کے پیچھے سے دیکھ رہے تھے اب تک اسنے اسکے بالوں پر توجہ دی ہی نہیں تھی بس انکھوں میں ہی کبھی کبھی کھو سا جاتا اور پھر سر جھٹک دیتا وہ گھیرہ سانس بھرتا عین اسکے سامنے بیٹھ گیا

"روز تم نے مجھے اپنی اس "بھو بھو" سے جگانا ہوتا ہے

عمر نے سنجیدگی سے دیکھا" ساز نے سر اٹھایا اور اسے دیکھنے لگی

رو رو کر انکھیں سرخ کر لیں تھیں

تم نہایت چیٹر ہو" وہ سینے پر ہاتھ باندھ گیا

جی نہیں میں بہت اچھی سٹوڈنٹ ہوں لیکن تایا جان مجھے آگے پڑھنے نہیں

دیں گے" وہ اداسی سے بولی اور دوپٹہ ٹھیک کر لیا

میں اس بارے میں بات نہیں کر رہا۔۔۔

تمھاری اور میری ڈیل ہوئی تھی میں تمھیں کپڑے دلاوگا اور تم یہ اپنا رونا

دھونا بند رکھو گی اور ناشتہ دو گی۔۔ وہ اسے یاد دلانے لگا

آ۔۔۔ہاں وہ میں۔۔۔۔وہ مجھے نہ رونا اجاتا ہے" وہ سر جھکا گئ

اب کس بات پر رونا ایا ہے" وہ پاوں جھلاتا غور سے اسکی صورت دیکھنے لگا

صدف آپی کی بارات ہے اج" وہ بے حد اداسی سے بولی

تو" وہ کہاں ان جزبات میں پڑنے والا انسان تھا جو بات کو سمجھتا

تو تو مجھے بھی جانا تھا شادی میں" وہ آنکھیں جھپکانے لگی

یہ یہ کیا تم آنکھیں جھپکاتی ہو" وہ چیڑ کر بولا

میں نے کیا کیا ہے" وہ اور بھی زیادہ رودی اسکے ڈپٹنے پر

" اف سوار یٹیٹنگ

اوکے فائین تمھیں شادی میں جانا ہے" وہ بولا وہ سر ہلانے لگی

"ٹھیک ہے گھنٹے تک ریڈی ہو جاؤ میں لے چلتا ہوں

صدف آپی کی شادی میں" وہ حیرانگی سے کھڑی ہو گئ

نہیں میرے دوست کی شادی ہے مگر میں نہیں جارہا تھا اب بلاوجہ جینٹل

مین بن کر جانا ہو گا لیکن" وہ انگلی اٹھا گیا

آئندہ روتی ہوئ نہ دیکھنا ائ سوئیر تمھیں تھپڑ لگا دوں گا زہر لگتی ہے مجھے

" تمھاری روتی ہوئ آواز جب میری نیند ڈسٹرب کرتی ہے

ٹھیک ہے" وہ بچوں کیطرح خوش ہو گئ

عمر کے لبوں پر بے ساختہ مسکان اگئی اور وہ وہیں لیٹ گیا جبکہ وہ بی بی تیار ہونے پہنچ گئیں تھیں مطلب شادی کسی کی بھی ہو اسنے جانا ضرور تھا

وہ گھنٹہ بھر کے لیے واقعی وہیں سو گیا

اب جب ساری ساری رات گھر سے باہر رہے گا تو سارا سارا دن سوئے گا نہ

۔۔۔۔

وہ بلیک کلر کا نفیس سا ڈریس پہن کر باہر اچکی تھی منہ دھویا اور دوپٹہ کس کے سر پر باندھ لیا

تائی جان تو اسی طرح لے کر جاتی تھیں اسے جب بھی کہیں جانا ہوتا تو اسکی تیاری صاف کپڑوں دھلے ہوئے چہرے سے کبھی آگے بڑھی ہی نہیں وہ تیار تھی

اسکی جانب دیکھا وہ سو گیا تھا

سنیے ہم نے شادی پر جانا ہے آپ سو گئے ہیں" وہ بولی دور سے بنا چھوئے۔

عمر اسکی آواز پر بمشکل تمام آنکھیں کھول گیا

بہت گھیری نیند ارہی تھی اسے۔۔ایک آنکھ کھولے اسے دیکھنے لگا

تم تیار کیوں نہیں ہوئ" وہ بولا اور آنکھیں رگڑتے کھڑا ہو گیا

میں تو تیار ہوں" وہ جھجھکتی ہوئ بولی

بہت ہی جاہل ہو تم تو" وہ سر نفی میں ہلاتا برا سا منہ بنا گیا۔

آتا ہوں" کہہ کر اوپر چلا گیا

اور ساز کو اسکی بے عزتی کرنے پر رونا آنے لگا اسنے چپکے چپکے سے آنسو بہا لیے

وہ نیچے اترا تو کافی مہنگے لباس میں تھا

وائیٹ کوٹ وائیٹ پینٹ اور عمر خیام وہ انتہائی حسین لگ رہا تھا کہ ساز مرجھا گئ گھبرا کر اس پر سے نگاہ ہٹا لی

تم روئ ہو" اسکی گیلی پلکوں پر نگاہ چلی گئ تھی اسکی۔۔

ن۔۔نہیں نہیں تو میں تو نہیں روتی اب" وہ جلدی سے بولی

براوو" اسنے کہا اور اسے آگے چلنے کا کہا

ساز خوش ہو گئ وہ شادی میں جا رہی تھی

وہ دونوں نکلے عمر نے گاڑی نہیں نکالی

آج پیدل جائیں گے ہم" وہ پوچھنے لگی

وہ ہنس دیا اور اچانک انکے آگے گاڑی آئی ساز پیچھے ہٹی یہ گاڑی کی آواز اسکے

دل کی دھڑکنیں بڑھا کیوں دیتی تھی

وہ سوار ہوا اور اسکے لیے دروازہ کھولا

وہ اندر بیٹھی اور کلک کی آواز سے دروازہ بند کیا خوش ہو گئ اُسے دروازہ بند

کرنا آگیا تھا

اسکے چہرے کی خوشی وہ ہنسی ضبط کرتا دیکھنے لگا

کتنے عجیب لوگ ہوتے ہیں دنیا میں کن چیزوں کو لے کر خوش ہو جاتے

ہیں۔۔

خوشیاں انھیں نہیں کہتے" اسنے لمحہ بھر کے لیے سوچا

سیٹ بیلٹ" وہ بولا تو ساز نے سر ہلایا

میں لگاؤ" وہ پوچھنے لگی وہ سر ہلا گیا اور پھر اسنے سیٹ بیلٹ لگائی

واؤ تم تو بہت ذہین ہو" وہ اسکی جانب دیکھنے لگا جو ٹماٹر کیطرح سرخ ہو گئی

تھی جیسے اسے تمغہ بہادری ملا ہو جبکہ عمر نفی میں سر ہلاتا۔

گاڑی آگے بڑھا گیا اسے لگا وہ گاڑی میں نہیں پانی پر چل رہی ہے اتنی

سموتھ آف" دل تیز تیز دھڑکنے لگا

وہ بار بار خوشی میں عمر کو دیکھتی

ایک ایک بات پوچھوں" اسکے سوال پر اسنے سر ہلایا

""پوچھو

آپ کو یہ گاڑی تایا جان نے لے کر دی ہے" اسکے اتنی معصومیت سے

پوچھنے پر وہ اپنا قہقہہ دبا نہیں سکا" وہ منہ بنا گئی

تمھارا پھٹیچر تایا رولز روکی دنیا کی موسٹ ایکسپینسیو کار مطلب میک سم

سینس ہنی" وہ نفی میں سر ہلانے لگا

سازنے اسے چور نگاہوں سے دیکھا اسنے اسے ہنی کہا تھا

یعنی شہد ایسا کیوں کہا اسنے وہ مکھی تھی جو شہد پر ہوتی ہے

یہ کیا بات ہوئ بھلا۔

میرا نام ساز ہے" وہ اسے یاد دلا گئ

مجھے اب یاد ہو گیا ہے" وہ مسکرا دیا

پھر ہنی کیوں کہا" اسے جیسے برا لگا وہ پھر ہنسنے لگا

" سوری

آپ غلطیاں نہیں کرتے" وہ یاد دلا گئ

تمھارے سامنے ہو جاتی ہیں" وہ شانے اچکا گیا

" کیوں میں تو بہت عام سی ہوں

" میں کون سا خاص ہوں

نہیں آپ تو بہت امیر ہیں" وہ بولے جا رہی تھی

ڈیو نو میں بلکل اتنی باتیں نہیں کرتا نہ ہی اتنے سوالوں کے جواب دیتا

ہوں" وہ بولا ساز کا چہرہ اتر گیا اور وہ جلدی سے آنکھیں جھپکنے لگی

عمر گاڑی روک گیا

میں تمھیں گاڑی سے باہر پھینک دوں گا" وہ جنجھلایا

بھلا ایسی معصومیت بھی کسی کے پاس نہیں ہوتی

ڈانٹے جا رہے ہیں ڈانٹے جا رہے ہیں نہیں لانا تھا تو نہ لاتے " وہ بولی اور چہرہ موڑ گی

تمھاری آنکھیں ڈسٹرب کرتی ہیں " وہ سنجیدگی سے بولا اور ساز نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا

یہ بے ساختہ تھا عمر اسے دیکھتا رہا

اسکے پنک لیپس واقعی کسی لیپسٹک کے محتاج نہیں تھے لیکن جیسے ہی نگاہ اسکے ہاتھوں پر گئ وہ ٹھہر گیا

جیسے منظر ساکت ہو گیا ہو۔۔۔

یہ تمھیں کس نے دی ہے " جھٹکے سے اسکے ہاتھ میں موجود رینگ کو دیکھتا وہ چلا اٹھا

ساز گھبرا گئ ۔۔۔۔۔

یہ رینگ تمھیں کس نے دی ہے ساز "نہایت سنجید گی سرد پتھر جیسے لہجے میں سوال کیا اسکے ہاتھ اپنے آپ کانپنے لگے تھے

بکواس کر رہا ہوں میں یہ بہری ہو" وہ دھاڑا

گاڑی کی وارم فضا میں اسکی آواز بس ایسی تھی جیسے شیر کی دھاڑ پر ہرن کے رنگ اڑ جائیں

وہ یہ "اسکے انسو گلے میں اٹک گئے

تمھیں کہاں سے ملی یہ کس نے دی ہے ساز بتاؤ مجھے ورنہ میں پاگل ہو جاؤ گا

"وہ بے دھیانی اور غصے کی کیفیت میں اسکا ہاتھ پکڑ کر موڑ چکا تھا

م۔۔۔ میرا میرا ہاتھ" وہ ہچکی بھر گئ

اسنے ہاتھ جھٹکا اور گاڑی سے باہر نکل گیا

ایسا لگا سانس اکھڑنے لگی ہو

کچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرے وہ اتنے بڑے فراڈ میں پھنس گیا

لائیک سریسلی" وہ سر تھامتا گاڑی سے ٹیک لگاتا روڈ پر بیٹھتا چلا گیا

" عمر۔۔۔مجھے ایک لڑکی بہت پسند ہے

تو میں کیا کروں" وہ اپنے کمرے میں جانے لگا

میں نے اسے اپنی انگوٹھی پہنائی ہے سمجھو میں نے اسے تمھارے لیے چنا ہے" وہ مسکرائیں

اوہ ریئلی" وہ آگے جاتے جاتے پلٹا

" مطلب کچھ بھی

مجھے سمجھ ہی نہیں آتا آپ کیا ہیں ایک طوائف ہو کر اتنی ڈیسینٹ بنتی ہیں

"اور آپ ہوتی کون ہیں میرے لیے کسی کو پسند کرنے والی

عمر" وہ دکھ سے بیٹے کو دیکھنے لگی

پلیز موم آپ میرے لیے اے ٹی ایم سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہیں تو میری زندگی سے دور رہیں اینڈ پلیز پلیز مارک نائے ورڈ

میں کسی کتیا سے شادی کرلوں گا لیکن اس سے نہیں کروں گا

"جو آپ کی پسند ہو گی

اینڈ ائی پر وو دیٹ" وہ انھیں گھور کر آگے چلا گیا جبکہ پیچھے نم آنکھوں سے

اسے دیکھ رہیں تھیں

اسے یہ انگوٹھی اچھے سے یاد تھی

بہت اچھی طرح یہ چھلا اسکی ماں کے ہاتھ میں ہر وقت ہوتا تھا لیکن جب

انھوں نے یہ بات کی تب نہیں تھا یعنی ساز کو۔۔۔۔

ساز انکی پسند تھی وہ اس لڑکی کی گردن دبادے گا

وہ جتنا اس عورت سے دور جانا چاہتا تھا اتنا ہی قسمت اسے اسکی ماں کے پاس

لا کر پٹختی تھی اسے برباد کر دیا تھا اس عورت نے۔۔۔۔ وہ شعلے اگلتا اٹھا

اس سے پہلے وہ اسے گاڑی سے کھینچ کر باہر پھینکتا اور اسپر سے گاڑی چڑھا

جاتا وہ اسے گاڑی سے نکلتے ہوئے اور اپنے ہی نزدیک آتے ہوئے دیکھی

وہ ہزیانی سا ہو گیا تھا اسے لگ رہا تھا اسکا یہ جرم شراب پینے سے بھی زیادہ

سخت ہے

وہ اسکے دونوں بازو اپنی سخت گرفت میں جکڑ گیا

اسکی انگلیاں ساز کے نازک بازؤں میں بے دردی سے کھبنے لگیں وہ تکلیف سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر عمر واقعی پاگل ہو گیا تھا

یہ تمھیں میری ماں نے پہنائے ہے" وہ دھاڑا اسنسان روڈ پر اسکی آواز گونج گونج کر پلٹ رہی تھی

بتاؤ مجھے" اسنے اسے دھکا دیا

ن۔۔۔ نہیں" وہ سسکیاں بڑھتی روڈ پر گیری وہیں سیمٹ گئ آنکھوں میں خوف تھا

" ن۔۔۔ نہیں

" پھر کہاں سے آئی یہ تمھارے پاس

"میں۔۔ میں نے چوری نہیں کی

بکواس بند کرو جتنی بات کی ہے اتنا جواب دو" وہ ٹانگیں فولڈ کیے اسی کے پاس بیٹھ گیا تھا

س۔۔ سینک پر ایک۔۔ ایک دن پڑی ہوئی ملی تھی

میں میں نے چوری واقعی نہیں کی" وہ بری طرح رونے لگی

عمر کا غصہ کرنا شاید ان تمام لوگوں سے زیادہ خوفناک تھا جو اٹھتے بیٹھتے

اسے سناتے تھے

ایک سکھ کی سانس عمر خیام کے اندر اتری اور بے ساختہ اسنے اسے کھینچ کر

سینے سے لگا لیا جو پتے کیطرح کانپ رہی تھی اور دونوں ہاتھ سینے پر جوڑے

وہ اسکے سینے سے لگی اسکی خوشبو اور اسکے اس عمل پر شاکڈ تھی

اوہ ٹھیک گاڈ تھینکیو سو مچ" وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا

تھینک گارڈ تم وہ نہیں ہو نکالو اس انگوٹھی کو" اسنے اسکی حیران آنکھوں کی

پرواہ نہیں کی اور اسکا گال تھپتھپا کر اسنے وہ انگوٹھی اتارنے کا کہا

ساز کو یہ انگوٹھی ناز نے ہی دی تھی لیکن آج تک یہ بات اسنے کسی کو نہیں

بتائی تھی جب بھی کوئی پوچھتا تو ٹال دیتی وہ انگوٹھی دیکھنے میں ہی بہت مہنگی

تھی

اور ناز آنٹی ساز سے بہت پیار کرتی تھی اسے ویسے ٹریٹ نہیں کرتی تھیں

جیسے سب کرتے تھے

وہ میٹرک میں تھی تب اسے یہ انگوٹھی ناز نے دی تھی اسنے وجہ جانی تو

اسنے بس اتنا ہی کہا

"کہ تم ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھنا یہ بہت قیمتی ہے"

اور وہ یہ ہی سوچ کر اسے پہنے پھیرتی تھی اور اسکی حفاظت کرتی تھی کہ

اسکے پاس کچھ بہت قیمتی ہے لیکن عمر کاری ایکشن اسکا دل اندر تک ہلا گیا

وہ ناز آنٹی کا نام لیتی وہ اسے جان سے مار دیتا

وہ اپنی ماں سے نفرت کرتا تھا تبھی تایا جان کے پاس رہتا تھا لیکن جب تایا

جان اسے بے عزت کر کے نکال دیتے تو وہ چار نچار انکے پاس چلا جاتا کیونکہ

کوئی اور آپشن بھی نہیں تھا اسکے پاس۔۔۔

لیکن اسے علم نہیں تھا کہ وہ اسقدر نفرت کرتا ہے کہ وہ انکا نام تک

برداشت نہیں کر پاتا

عمر سے سہم کر اسنے اپنی پوری زندگی کا پہلا جھوٹ بولا تھا کہ یہ اسے سینک پر سے ملی تھی پھر اسنے اسے سینے سے لگالیا

وہ پہلی بار کسی مرد کے سینے سے لگی وہ بھی اتنا شاندار مرد اور پھر اسکی خوشبو ...

سازرونا دھونا بھولے ساکت ہو گئی تھی

عمر نے اسکے ہاتھ سے وہ رینگ کھینچ لیا اور جیسے ہی اسکے ہاتھ بنا اس رینگ کے دیکھے تو چین سا آگیا تھا

وہ بیوقوف نہیں بنا تھا لیکن یہ لڑکی بیوقوف ضرور تھی

آئندہ کچھ بھی کہیں بھی ملے اپنے ہاتھ میں مت پہن لینا" وہ اسے سمجھانے لگا جبکہ ساز نے بس سر ہلایا

عمر کا تمام غصہ جھاگ کیطرح بیٹھ چکا تھا لیکن ساز اب بھی شاکڈ تھی۔

اسنے جھوٹ بولا وہ اسکے سینے سے لگ گئی اسکی خوشبو میں کھو گئی اور اسکی سب سے قیمتی چیز عمر خیام نے کھینچ لی تھی

وہ اسکی جانب ہاتھ بڑھا گیا مگر ساز نے اسکا ہاتھ نہیں تھاما۔

وہ اٹھی اور گاڑی میں سوار ہو گئ

عمر بھی بیٹھ گیا

اس میں اتنا منہ بنانے والی بات نہیں ہے میں تمھیں نیو رینگ لے دوں گا"

وہ بولا

اسکی جانب دیکھا ساز کچھ نہیں بولی

ساز" اسنے پکارہ مگر وہ پھر بھی کچھ نہیں بولی۔

وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا کہ اسے شادی میں جانے کا شوق ہے تو خوش ہو جائے گی وہاں جا کر۔۔۔

مجھے گھر واپس جانا ہے" وہ بولی

اور جلدی سے نگاہ جھکا لی کہ اس سے پہلے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا۔۔۔

یہ انگوٹھی ٹھیک عورت کی نہیں ہے تم تو بہت پاک صاف ہو نہ پھر ایسی عورت کی انگوٹھی بھی کیوں پہنو جو" وہ رک گیا

کسی کے کردار کا سرٹیفیکیٹ آپ سے نہیں ملنا مجھے میں اتنا ضرور جانتی ہوں ناز آنٹی بہت اچھی تھیں" وہ گاڑی ایک بار پھر سے روک گیا ساز کا دل پتے کیطرح کانپنے لگا یقیناوہ اسکا منہ تھپڑ سے سرخ کردے گا

کیا اچھائی تھی ان میں" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

ساز کچھ نہیں بولی۔

" مجھے گھر جانا ہے

وہ لب دبا گیا گاڑی کو موڑا اور گھر کی جانب چلا لی

بقیہ تمام راستے دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی اور گاڑی روکتے ہی عمر کے گاڑی سے نکلنے سے پہلے ہی وہ لاک کھول کر باہر نکل گئ اپنا ہی سیکھایا ہوا اسے زہر لگا نہ سیکھاتا تا کہ بند رہتی اس گاڑی میں اسے نکھرے دیکھا رہی تھی۔۔۔

وہ بھی اسی کی ماں کی حمایت میں" وہ سر جھٹک کر نکلا انگوٹھی جیب میں تھی وزن ایسا تھا کہ اسے لگا اسکے وجود کا انگ انگ مل کر بھی اسکا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تھا

وہ اندر اگیا ایک لاشعوری نگاہ چاروں اطراف میں گھمائی وہ اسے کہیں نظر نہ ائی

اسے بھوک لگی تھی وہ کوٹ اتار کر صوفے پر رکھتا کچن میں اگیا

اسنے وہی دو انڈے اٹھائے اور اسکا آملیٹ بنایا

ساتھ سلائس بھی ٹوسٹ کیے اور کافی ڈھونڈنے لگا

کیسا بکواس کچن ہے ہر چیز آدھی ادھوری تھی

اسکے گھر میں ہر چیز پوری مکمل اور اسکی پسند کی رکھی تھی

خیر اسنے چائے بنائی اور ٹرے میں سامان رکھ کر باہر اگیا

تم جہاں کہیں بھی ہو باہر نکل کر کچھ کھانا ہے تو کھالو" وہ لاونج میں اونچی آواز سے بولا

ساز کو اپنے روم میں آواز آئی تھی بھوک تو بہت لگی تھی

اب جائے یہ نہیں۔۔۔ نہیں جائے گی تو بھوک سے سو بھی نہیں پائے گی

وہ ذرا شرمندہ ہوتے دروازہ کھول کر باہر اگئ

وہ سر جھکائے خاموشی سے کھارہا تھا اسے اوپر نہیں دیکھا کہ وہ شرمندہ ہو

جبکہ اسکے پاس موقع تھا وہ ذلیل کر سکتا تھا مگر وہ لاپرواہ بنا ہوا تھا جیسے کوئ

غرض نہ ہو

میں نے کھانا بھی بنایا تھا میں وہ لے آؤ" وہ انگلیاں موڑتی بولی

لے آؤ" وہ بس اتنا ہی بولا

آپ کھائیں گے" اسنے سوال کیا

لے آؤ گی تو کھالوں گا" اسنے پھر بھی نگاہ نہیں اٹھائی تھی

ساز کچن میں اگئ کھانا اوون میں گرم کیا اور باہر لے ائی

عمر نے پلاؤ رائتہ سلاد ساتھ سالن دیکھا تو اپنے بورڈنگ کھانے پر افسوس

ہوا

اسنے اپنی پلٹ سائیڈ پر رکھی اور اسکے سامنے سے پلیٹ اٹھالی

ہمم وہ اویں سمجھتی تھی اٹیکیٹس ہیں اس میں بلکل تایا جان والی حرکت کی

تھی اسنے وہ بھی تو دوسروں کے منہ سے یوں ہی نوالہ چھینتے تھے

" اب شرابی کے ساتھ ایک پلیٹ میں تو مولانی کھا نہیں سکتی

اسنے کہا اور اپنی دوسری پلیٹ میں کھانا نکال کر وہ پلیٹ اسکے آگے رکھ دی

ساز کو لگا جیسے قسمت ساری کی ساری عمر خیام کے ساتھ ہے اور وہ دل ہی

دل میں شرمندہ ہو گئ

نائیس تم کھانا اچھا بناتی ہو " وہ کھاتے ہوئے بولا

ساز بھی کھارہی تھی کافی عجیب بھی لگا اسکے ساتھ کھانا بٹ وہ کھانے لگی

دونوں نے کھانا کھایا اور ساز نے سارے برتن دھو کر رکھے اور جب وہ باہر

ائ تو عمر لاونج میں نہیں تھا

وہ ابھی اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی

کہ اسکے قدم وہیں رک گئے جب ایکدم لائیٹ چلی گئ

کیا تھا آخر وہ اچھی بھلی کمرے میں سونے جا رہی تھی اب اس قبر سے

اندھیرے میں کون سوئے گا

وہ پلٹی کچھ دیکھائی نہیں دیا

سن۔۔سنیے "؟ کانپتی آواز میں عمر کو پکارہ

" وہ سن ہی نہ لیتا

سن۔۔سنیے " وہ پھر بولی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا

وہ باہر لون میں بھاگتی کہ عمر دروازہ کھول کر باہر نکلا

ساز " اسنے پکارہ

ع۔۔عمر " کانپتی آواز میں پہلی بار اسکے منہ سے اپنا نام سن کر وہ وہیں جم گیا

اسکی جانب موبائل کی ٹارچ ماری جو آنکھیں بھرے کچھ فاصلے پر ہی کھڑی

تھی شاید نیچے جانے لگی تھی

وہ اسے یوں ہی دیکھتا رہا

" ساز کو بھی احساس ہوا اسنے بدتمیزی کردی ہے

بس۔۔سوری وہ میں اندھیرے سے ڈر لگتا ہے نہ تو بے دھیانی میں نام نکل

گیا آپ پلیز کسی کو مت بتایئے گا "

تم نے بہت پیارا کہا ہے "

جی" وہ حیران ہوئی

بس آج کے بعد عمر خیام کہو گی تم" وہ بولا لبوں پر مسکان تھی

اچھا بات سنو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے مجھے کیا تم میرے ساتھ سو سکتی ہو

آج رات "

یہ تب تک جب تک لائیٹ نہ آئے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پتھر کیطرح کھڑی اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا" وہ لاپرواہی سے پوچھ رہا تھا جیسے اس بات سے اسے خاطر خواہ فرق

پڑتا ہو۔

سازنے ارد گرد دیکھا اور ایک قدم دور لیا۔

عمر مسکرایا

اوہ نشئ کے ساتھ سونا تو مولویوں پر حرام ہوتا ہے یہ یوں کہو انکی شان کے خلاف ہے یہ بات تو" وہ خود سے اسکی پریشان صورت دیکھ کر اخذ کرتا بولا جبکہ ساز کے پاس الفاظ اب بھی نہیں تھے۔

" چلو ہم ایک کمرے میں رہ تو سکتے ہیں

کیونکہ باہر تم رو گی اور مجھے سخت چیڑ ہے تمھارے رونے سے تم میری نیند برباد کرتی ہو" وہ مدعا بیان کر گیا

م۔۔۔میں نہیں رو گی" وہ منمنائ تو عمر نے اسے غور سے دیکھا

" آر یو شیور

جی" بس اتنا ہی کہا

سٹل میری آفر وہیں ہے نشئ نہیں انسان سمجھ کر اگر دل کرے تو آجانا" وہ دوبارہ اندر چلا گیا اور اسکے جاتے ہی گھپ اندھیرے نے اسکو گھیر لیا

سازنے ارد گرد دیکھا ایسا لگا آج رات اتنی گھیری ہے کہ بس سیاہی چھا گئی

اور لون میں ملگجہ سا اندھیرہ وہ نیچے کی جانب سیڑھیاں اتر رہی تھی یہ اسکا گھر

تھا اندھیرہ ضرور تھا لیکن وہ کیوں ڈرتی

بر حال اسکی آفر نے ساز کے چھکے چھڑا دیے تھے جب اسنے کہا میرے

ساتھ سو سکتی ہو۔۔

عمر خیام ایک شرابی نشئی۔۔۔

اسکے دماغ نے سوچا لیکن دل اسکے مخالف تھا

معلوم نہیں کہیں دور سے ایک آواز ابھری تھی

" وہ اچھا تو ہے

کبھی تنہائی میں بھی اسکا فائدہ نہیں اٹھایا تھا کبھی ایسا ذکر بھی نہیں کیا تھا اور

اس دن مول میں اسنے کہا تھا ان دونوں کے درمیان ڈیل ہے بس

لیکن یہ ڈیل کیا ہوتی ہے واضح بات تھی وہ دونوں میاں بیوی تھے وہ سن سی لون میں بیٹھی تھی کہ اچانک تیزی سے کوئی اسکے آگے سے گزرا اسکی چیخ نے گویا پورا گھر ہلا دیا۔

عم۔۔عمر" وہ چلا اٹھی

لیکن عمر کی جانب سے کوئی ریسپونس نہیں آیا وہ جو بھی تھی لون میں گشت کر رہی تھی اور ساز کی مداخلت اسے بہت بری لگی تبھی کبھی اسکے آگے سے گزرتی کبھی پیچھے سے۔

ساز جلدی سے اٹھی اندر کی جانب بھاگی۔

اندھیرہ شدید تھا اور اسے دور سے بھی عمر کے کمرے میں روشنی نظر ارہی تھی دروازے کے نیچے سے۔۔۔وہ بنا بریکیں لگائے اوپر بھاگی اور کھڑاک سے دروازہ کھول کر اندر گھس گئ

اسنے اندر اکر گھیرے گھیرے سانس لیے اور شرمندگی کا شدید سامنا کرنا پڑا۔

کیونکہ وہ اسے جو رویہ دے کر گئی تھی اسکا مطلب اسکی آفر ریجیکٹ کر گئی تھی اور اب خود ہی کمرے میں گھس گئی تھی اپنے آپ اسکے گال لال سرخ ہو گئے اور اسنے دیکھا وہ سکون سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا لیکن یہ کیا

۔۔۔۔

عمر ساز کو جبکہ ساز اسکے سامنے پڑی بوتلوں کو دیکھ رہی تھی جس میں سے وہ ایک شیمپئین گلاس میں وائن ڈالتا تھوڑی سی اور اسکے بعد آئس کیوب اتنے ٹھنڈے موسم میں بھی ڈال کر ہلکا ہلکا اسے ہلانے لگا۔۔۔

مجھے تمھارے پلین کا پتہ نہیں تھا کہ تم آجاو گی ورنہ لحاظ تمھارا تھوڑا بہت رکھ لیتا" وہ ہلکی سا سیپ بھرتا بولا

ساز کی آنکھوں میں بے اتنائی سی بیٹھ گئی تھی

لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ پینے میں مصروف تھا

ساز کو لگا اس کمرے کی فضا بہت بھاری ہے اسنے دوبارہ دروازے پر ہاتھ رکھا اور باہر نکل گئی۔۔۔۔

عمر خیام نے بڑا سا گھونٹ حلق میں اتارا اور اپنی جگہ سے اٹھا

ساز کو اس وقت ڈر نہیں لگ رہا تھا معلوم نہیں کیوں اسے یوں باقائدہ اب

پیتے دیکھ بہت برا لگا بہت برا۔۔۔۔

وہ بناڈرے باہر نکلی اور دو چار سیڑھیاں اتر کر سیڑھیوں پر بیٹھ گئ

کیا پروبلم ہے" عمر بھی اسکے ساتھ اکر بیٹھ گیا

کچھ نہیں آپ جائیں اپکا ٹائم ویسٹ ہو گا" وہ سنجیدگی سے بولی

تم پاگل ہو اتنے اندھیرے میں اور سردی میں یہاں بیٹھ رہو گی

لائیٹ اجائے گی کوئ نئ بات نہیں ہے" وہ اب بھی کافی سنجیدہ تھی۔

ٹھیک ہے جب آئے لائیٹ تب چلی جانا اپنے روم میں اوپر اجاو" وہ اٹھا

میں نے کہانا آپکے ساتھ نہیں جانا مجھے جائیں آپ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے

ہیں" وہ ایکدم چلائ

عمر نے سرد نظروں سے اسکی جانب دیکھا

پ۔۔۔پلیز جائیں میں واقعی ایک شرابی کے ساتھ اسکے کمرے میں نہیں رہ سکتی تو مجھے باہر ہی رہنے دیں" کہہ کر وہ اٹھ کر سیڑھیاں اتر گئی اور تبھی لائیٹ بھی آ گئی ساز نے شکر ادا کیا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی عمر سیڑھیوں میں ہی کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اور پھر وہ بھی پلٹ کر کمرے میں چلا گیا

اگلے دن وہ ناشتہ بنا رہی تھی

اسنے اسکے لیے آملیٹ بنا کر سائیڈ پر رکھ دیا وہ جانتی تھی وہ آئے گا اور صرف چیزیں ٹٹولے گا تبھی ناشتہ سائیڈ پر رکھ کر وہ بدر کے لیے پراٹھا ڈالنے لگی۔

ساز" بدر کچن میں ہی آ گیا

جی بھائی" اسنے سر اٹھایا

امی آج شام میں واپس آرہی ہیں میرا مطلب سب لوگ" اسنے کہا تو ساز نے گھیرہ سانس بھرا

جی ٹھیک ہے" وہ کہہ کر چولہے کی آنچ کم کر گئ

بہت پیاری لگ رہی ہو" وہ اسکا لباس دیکھ کر مسکرایا

ساز کچھ نہیں بولی۔۔۔

در حقیقت عمر ہی تمھارے خواب پورے کر سکتا تھا" وہ مسکرا کر اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو سنجیدہ تھا

نہیں میں نے اللہ تعالٰی سے ہمیشہ ایک فرشتہ مانگا تھا بھائ۔۔۔ عمر خیام نہیں" وہ کہہ گئ

جبکہ بدر نے اسے غور سے دیکھا

"تم دونوں کی لڑائی ہوئ ہے

ہم دونوں کی دوستی کب تھی" وہ الجھ کر بولی

اچھا بابا دوستی نہیں تھی لیکن رشتہ تو ہے" بدر اس آملیٹ کو کھانے لگا

رہنے دیں یہ انکا ہے" وہ جلدی سے بولی

وہ مسکرادیا ابھی لڑ رہی تھی اوراب کئیر کر رہی تھی اسنے وہ پلیٹ سائیڈ پر رکھی

اچھا اتنا خفا کیوں ہو" بدر کو سمجھ ہی نہیں ائ

نہیں ہوں خفا آپ پھر کچھ سامان لادیں کیونکہ کھانا بنے گا" وہ بولی

ہمم تایا نے پیسے دیے تھے" بدر بولا تو ساز نے سر ہلایا

بدر کچھ دیر اسے کھڑا دیکھتا رہا" اور کچھ توقف سے بولا

میں دوبئ جا رہا ہوں" اچانک اسکی آواز پر ساز کے ہاتھ سے پلیٹ چھٹتی چھٹتی بچی

بھائی" وہ حیرانگی سے اسکی صورت تکنے لگی

آہاں" وہ گھیرہ سانس کھینچ گیا

ک۔۔۔کیوں آپ مجھے اورامی کو چھوڑ کر اتنی دور چلے جائیں گے" ساز کی آنکھیں بھرا گئیں

بدر نے اسکے گال پر پھسلتے آنسو صاف کیے

ساز میں ساری زندگی تایا جان کی جوتیاں سیدھی کرتے نہیں گزار سکتا۔۔۔

مجھے نفرت ہے اس گھر سے اس گھر کے ایک ایک فرد سے مجھے یہاں سے جانا ہے تاکہ میں کچھ کر سکو تمھارے لیے اپنے لیے اور ہماری ماں کے لیے

۔۔۔

پیسہ بہت بڑی طاقت ہے ساز جس کے پاس پیسہ ہوگا اسکی زبان بھی چلتی ہے

میں مزید بے حسی کا وقت نہیں گزارنا چاہتا" وہ اسے سمجھانے لگا

ساز اسکے سینے سے لگ گئ

آپ ہم دونوں کے لیے بہت بڑا سہارا ہیں بھائی" وہ رو پڑی

ہاں ایک کمزور لکڑی کو ساری زندگی سہارا بنا کر تم لوگوں کو صرف طعنے ہی ملیں گے

مجھے ایک مضبوط سہارا بننا ہے بہت مظبوط اور یوں سمجھو دن رات ایک کر کے میں نے یہ چانس حاصل کیا ہے میں اسے گنوانا نہیں چاہتا" وہ بولا تو ساز نے اپنے آنسو صاف کیے وہ سر ہلا گیا

"آپ واپس تو آئیں گے نہ

بلکل آؤں گا بہت جلد آؤ گا یہیں اور تایا جان سے بڑا کاروبار کھڑا کروں گا تم دیکھنا" وہ بولا تو ساز ہنس دی

" ماشاءاللہ انشاءاللہ"۔

آپ جائیں بھائی اور اس بار امی کی بلیک میلنگ میں مت آیئے گا" وہ بولی تو دونوں ہنس دیے اور ل بدر نے سر ہلایا

وہ ایکچلی ایک پروبلم ہے بس" بدر بولا

کیا؟ وہ سوالیہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھنے لگی

مجھے پانچ لاکھ روپے بھرنے ہیں ساز اور میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں اور پھوٹی کوڑی کے ساتھ ساتھ تایا جان مجھے کبھی بھی اس گھر سے

ایک روپیہ یوں نہیں دیں گے کہ تم سب کو میں سڑک پر لے آؤ" وہ تمہید

باندھتا بولا

ساز فکر مندی سے اسے دیکھنے لگی

"پھر بھائی

پھر۔۔۔ایکچلی آخری سہارا یہ یوں سمجھو آخری چانس عم۔۔ عمر خیام ہے"'

وہ بولا ساز نگاہ جھکا گئ وہ سمجھ گئ تھی بات کا رخ۔۔۔

" عمر ہی اتنے پیسے دے سکتا ہے ساز

بھائی آپ ان سے پیسے مانگیں گے" ساز کو برا تو لگا بس اپنی بے بسی پر آنسو

بہانے کے علاوہ کوئ چارہ نہیں تھا

ن۔۔ نہیں تم مانگو گی

مجھے انکار کر دے یا نہ دے ضد باندھ لے لیکن مجھے یقین ہے وہ تمھیں

" انکار کر ہی نہیں پائے گا

کیوں" وہ بولی جبکہ بدر نے اسکا گال تھپتھپایا

جو انسان لاکھوں تمھاری شاپنگ پر خرچ کر کے ایک جھٹکے میں تمھاری آنکھوں کے اس خواب کو پورا کر دے کہ تم اچھا لباس پہنو تو وہ انسان تمھیں کبھی کسی چیز کے لیے انکار نہیں کرے گا" بدر بولا تو ساز کے سامنے گزشتہ دو چار روز گزر گئے ہاں اسکی ہر بات وہ مان لیتا تھا

لیکن پانچ لکھ بہت بڑی رقم ہے" ساز کا دل بیٹھنے لگا

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں وہاں جا کر یہ پیسے سب سے پہلے دوں گا" وہ بولا تو ساز پریشان سی ہو گئ

پلیز ساز اپنے بھائی کے لیے۔۔۔کوشش تو کرو یہ آخری چانس ہے میں تایا جان کے آنے سے پہلے یہ کرنا چاہتا ہوں ورنہ وہ کبھی نہیں کرنے دیں گے" وہ بولا تو ساز کا دل اتنی شدت سے دھڑکنے لگا کہ پیشانی عرق آلود ہو گئ

رات کو وہ اس سے کتنی بدتمیزی کر چکی تھی کتنی اکھڑ کر بولی تھی اور اس وقت اسے اسکی ضرورت کس انداز میں پڑی تھی وہ چپ ہو گئ

تم شام سے پہلے بات کرو گی نہ" وہ بولا تو ساز لاشعوری طور پر سر ہلا گئ

تھینکیو بس میں آج سارے پیپرز گھر لے آؤں گا تھینکیو سوچ ساز" وہ

مسکرایا اسکی جوش میں پیشانی چوم لی اور گال تھپتھپا کر وہ باہر نکل گیا

"بھائی ناشتہ

باہر کر لوں گا تم کر لو" وہ کہہ کر چلا گیا

جبکہ ساز کو لگا وہ اپنے قدموں پر ابھی کھڑی نہیں ہو پائے گی۔

وہ کمبل میں لیٹا ایل سی ڈی کو گھور رہا تھا

سامنے فلم کافی بے ہودہ سی چل رہی تھی مگر اسکے چہرے پر اثرات کوئ نہیں تھے

وہ سکون سے لیٹا ہوا تھا کہ دن چڑھ چکا تھا شام ڈھلنے کو بے چین تھی اور وہ کمرے سے نہیں نکلا تھا

اچانک اسکا فون بجنے لگا اسنے نمبر دیکھا اور کال اٹینڈ کر لی

کیسے ہو شہزادے" دوسری طرف سے پوچھا گیا

ٹھیک ہوں" بس اتنا جواب آیا

" کیوں بھئی ٹھیک کیوں ہو بس

سوچ رہا ہوں باہر چلا جاوں کچھ دنوں کے لیے" عمر نے ایک انگڑائی لی اور

دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز پر خود بھی مسکرایا

"اس سے اچھی سوچ اور کیا ہو گی

" یہی تو میں سوچ رہا ہوں بینکاک یہ تھائی لینڈ چلا جاؤ

بہت اچھے بیٹے اس سے زیادہ صاف ستھری جگہوں کا سوچتے" دوسری

طرف سے جواب پا کر وہ ایکدم ہنسنے لگا تو جیسے اسکی آنکھیں بھی ہنس دیں

تھیں

تبھی اسے دروازہ کھلنے کی آواز ائ

اور دروازہ کھل کر جھجھکی جھجھکی سی ساز اندر اگئ

میں تو یہیں جاو گا" وہ ساز کو دیکھتا بولا

آہ عمر بہت ضدی ہو تم" دوسری طرف سے کہا گیا

ہمم لیکن لوگ میری ضد سے ابھی واقف ہی نہیں" وہ مجال ہے اسپر سے نگاہ ہٹانے کو تیار ہو جبکہ ساز کو لگا وہ یہیں گیر جائے گی

"اچھا یار زیادہ سنجیدہ نہ ہو بتاؤ کب جانا ہے

آج رات" وہ بولا

" اوکے

پھر ٹکٹس کرا دیتا ہوں میں" وہ بولا

"نہیں تو میں نے کرا لیں بس میرے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کرا دیں

"اچھا کتنے چاہیے

"تین کرڑوڑ اور یہ صرف اس ٹریپ کے ہیں

افکورس میری جان بس اس ٹریپ کے ہیں اور تم ایک ایک روپیہ خرچ کر کے آؤ گے ایک پیسہ بھی واپس نہیں لانا" دوسری طرف سے کہا گیا

یس افکورس" وہ بولا جبکہ فون بند کر دیا

وہ اب بھی دروازے کے پہلو سے لگی کھڑی تھی جبکہ عمر مووی دیکھنے لگا

ساز کو آگے کی جانب قدم خود ہی اٹھانے پڑے وہ اگے بڑھی اور اسکے

سامنے کھڑی ہو گئ

اسنے ایل سی ڈی کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا

ایل سی ڈی پر پیچھے چلنے والا سین اور آگے ساز۔۔۔ عمر دلچسپی سے یہ منظر

دیکھنے لگا اگر لب ساکت تھے تو آنکھیں مسکرا رہیں تھیں

اسنے آواز تیز کر دی

کمرے کی خاموشی میں عجیب وغریب آوازیں پھیلنا شروع ہو چکیں تھیں

ساز کے لیے اسکے ساتھ ہر منظر نیا تھا

وہ ایک جھٹکے سے مڑی اور جیسے ہی نگاہ ایل سی ڈی پر گئ اُسکی چیخوں سے کمرہ

جیسے ادھر ہو گیا وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتی نیچے بیٹھ گئ

عمر نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی روکی

سازبیڈ سے ٹیک لگائے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر جیسے کانپنے لگی تھی وہ سیدھا ہوا اور عین اسکے کان کے قریب بیڈ پر گیرا اور الٹا لیٹ کر بولا استغفار پڑھ لو کیا دیکھ لیا تم نے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کریں گے" وہ مزے سے بولا تھا

یا اللہ مجھے معاف فرما دیجیے میں بلکل نہیں جانتی تھی یہ اللہ پلیز مجھے معاف کردیں" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

عمر ہنسنے لگا

معافی اپکو بھی مانگنی چاہیے" وہ مڑ کر پھر اسی طرح بولی

میں تو بہت گناہ کرتا ہوں کس کس گناہ کے لیے معافی مانگو اور کس گناہ کے لیے مجھے معافی ملے گی" وہ بولا

ساز اسکی صورت دیکھنے لگی

اللہ تعالیٰ دل سے معافی مانگنے والوں کو معاف کردیتے ہیں وہ اپنے بندے کے گناہ نہیں نیت کو دیکھتا ہے" وہ بولی

عمر نے سرد نگاہ اٹھائی

میرے ماں کے گناہوں کو معافی مل سکتی ہے وہ جو راتیں غیر محرموں کے ساتھ گزارتی تھی اسے معافی مل سکتی ہے" وہ ایکدم چلایا۔

ساز کا رنگ فق سا ہوا

بتاو ہے جواب؟

شوہر کے ہوتے ہوئے اپنے کاروبار کو چلانے والی عورت کو معافی مل سکتی ہے نہیں ساز میڈیم کوئی معافی نہیں ملتی تو جتنی تکلیف زندگی میں یہ مرنے کے بعد میری ماں سہے گی میں بھی اتنی ہی سہو گا" وہ کمبل پھینک کر کھڑا ہو گیا

معلوم نہیں کیوں ساز کو لگا وہ اپنی ماں سے بے انتہا محبت کرتا ہو

آپ۔۔آپ ناز آنٹی سے بہت محبت کرتے ہیں نہ" اسکے یہ الفاظ تھے کہ عمر پاگل سا ہونے لگا وہ جھٹکے سے مڑا اور ساز کی گردن جکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کیا

اگر مرنا نہیں چاہتی تو آئندہ ان موضوعات کو میرے سامنے مت چھیڑنا

مجھے اس عورت سے اسکے شوہر سے اسکی اس اولاد سے سخت نفرت ہے

سخت نفرت ہے" وہ خود کا بھی ذکر کر رہا تھا

ساز کے چہرے کا پیلا پڑتا رنگ دیکھ اسنے جھٹکے سے اسے چھوڑا اور سر تھام

گیا ساز بیڈ پر جا کر گیری

جلدی سے سیدھی ہو گئ

کیا ملا تمھیں یہ ذکر کر کے" وہ جیسے خفگی سے بولا

ائ۔۔ایم سوری" وہ آہستگی سے بولی

عمر نے مڑ کر دیکھا وہ سر جھکائے رو رہی تھی

وہ سانسیں بھرنے لگا بلاوجہ اسکے غصے کا نشانہ یہ لڑکی بن جاتی تھی اور یہ

دوسری بار ہو رہا تھا

وہ مڑا اور پھر سے لیٹ گیا

وہ اسکے قدموں میں بیٹھی تھی اسنے تکیہ اٹھایا اسکے پاس رکھا اور لیٹ گیا ترچھا۔۔۔

کیوں آئی ہو رات تو بہت درس دے رہی تھی شرابی کے کمرے میں نہیں رہو گی" وہ مدعا پر آیا

ساز اسکے چہرے کو اتنا قریب دیکھ کر بھکلا کر اٹھ گئ دور ہوئ۔۔۔

عمر مسکرایا۔

"چھیڑنے آئی تھی مجھے

"میں اپکو کیوں چھیڑو گی

ہاں مولانی شرابی کو چھیڑتی ہوئی کہاں اچھی لگتی ہے

خیر کوئ کام ہے تو بتاؤ ورنہ جاو مجھے پیکینگ کرنی ہے" وہ بولا اور

ساز انگلیاں چٹخانے لگی

اپ۔۔۔آپ نے ناشتہ نہیں کیا" وہ بولی

یہ بات کرنی تھی" وہ بے زار ہوا

"ن۔ نہیں

پھر" عمر اسکے چہرے پر کنفیوزن دیکھ رہا تھا

اسکی پیشانی بھیگ رہی تھی وہ انگلیوں کو توڑ دیتی

اچھی لگ رہی ہو" سکون سے اسکا جائزہ لیتا وہ اسکا دل دھک دھک دھڑکا گیا

وہ آنکھیں اٹھائے اسے دیکھنے لگی

پلیز اب جھپکیاں نہ مارنا" وہ نگاہ پھیر گیا

جبکہ ساز سر جھکا گئ

مولانی ٹائم ویسٹ کر رہی ہو" وہ موبائل میں وقت دیکھتا بولا 4 بج رہے تھے

" وہ۔۔

" آگے

کوشش کرو تم بول سکتی ہو"۔

آپ مجھے کنفیوز کر رہے ہیں" اسنے اپنی انکھیں صاف کیں

اوکے میں چپ ہوں" وہ خاموش ہو گیا

وہ ایکچلی مجھے۔۔۔ میں آپکو واپس کر دوں گی۔۔ مجھے۔۔ وہ میں مجھے

پان۔۔۔ پانچ پانچ لاکھ روپے چاہیے" وہ مٹھیاں بھینچ گئ

معلوم نہیں کیا ری ایکشن دے انکار کر دے اسے منتیں کرنی پڑیں

یہ پتہ نہیں کیا کیا ہو؟

وہ ایک لمحے کے لیے اسے دیکھتا رہا

دراز کھولو" عمر کے چہرے پر سنجید گی تھی

ساز نگاہ چرا گئ اور اسکا دراز کھولا

چیک بک ہے یہاں" وہ چیک بک نکال گئ

اسنے ہاتھ میں لی بنا سوال جواب کے اسنے پانچ لاکھ کا چیک بنایا اور اپنے

سائین کر کے اسکی جانب بڑھا دیا

ساز دنگ تھی نگاہ جھپک جھپک کر اسے دیکھنے لگی

عمر نے سنجیدہ نگاہ اسکی نگاہوں میں ڈال کر اسکو چیک پکڑنے کا کہا۔۔۔

ساز نے وہ چیک کانپتے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

اسنے چیک بک وہیں پھینکی اور اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھنے لگا

آپ نے سوال نہیں کیا کوئی "ساز بے چینی سے پوچھنے لگی

" نہیں یہ میرے لیے عام بات ہے

میرے ساتھ دو لفظ نرم بول کر ہر شخص قیمت وصول کرتا ہے تم نے بھی

" کرلی "وہ بولا اور اندر گھس گیا

ساز کو لگا جیسے وہ کھڑے کھڑے مرنے والی ہو اتنی شرمندگی ہوئی تھی کہ

وہ گھیرے گھیرے سانس لینے لگی

نہیں ایسا نہیں تھا وہ اپنے لیے مانگنے نہیں ائ تھی

وہ چہرہ چھپا گئ اُسے سانس لینے میں دقت جو ہو رہی تھی۔۔۔

وہ شاور لے رہا تھا وہ باہر ہی کھڑی رہی

پتہ نہیں کیوں اسکا دل کیا اسے سچ بتائے اسنے واقعی اپنے لیے کچھ نہیں لیا تھا

وہ انتظار کرتی رہی یہاں تک کے وہ باہر نکلا۔

اب کیا ہے "اسے دیکھ کر وہ پوچھنے لگا

بلیک شرٹ اور جینز کی پینٹ میں وہ باہر نکلا تھا شرٹ کے بٹن کھلے تھے

اسنے نگاہ نہیں اٹھائی

میں نے اپنے لیے نہیں مانگے "وہ بولی

وہ رک گیا اسکی جانب دیکھا۔

واپس کرو "غصے سے بولا

ج۔۔جی "وہ حیران ہوئی عمر نے اسکے ہاتھ سے چیک کھینچ کر پھاڑ دیا

ساز کا دل پھر سے ڈوب گیا

وہ کیسا انسان تھا بھلا اسکی سمجھ سے باہر۔۔۔۔

"پلیز بدر بھائ کو ضرورت ہے

"چلو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس للو کے لیے کچھ دوں میں

وہ میرے بھائی ہیں" اسے برا لگا

" میں کیا کروں وہ بال بنانے لگا

آپ نے مجھے دیا تھا" وہ منہ بنا گئ

" پرنسز تمھیں پھر بھی دے سکتا ہوں اسے کیوں دوں

میری وجہ سے دے دیں وہ اسکے پیچھے پیچھے بچوں کیطرح چل رہی تھی

کیوں تم میری نانی ہو جو تمھارے لیے دے دوں" اسنے بیلٹ کھینچی

بیوی تو ہوں" وہ اچانک بول گی اور لبوں پر ہاتھ رکھ گئ

" عمر نے نگاہ گھمائ" اچھا

بیوی ہو میری چلو ٹھیک ہے تم یہ واپس کیسے کرو گی مجھے" وہ اب سکون سے

بولا

جی بھائی نے کہا ہے وہ دوبئ جاتے ہی بھیج دیں گے" وہ فخر سے بولی

چلو دوبئی میں بندر جاتے ہیں وہ بھی بندر بن جائے گا پہلے بھی گھٹ نہیں

ہے "اسنے اسکا مذاق بنایا

تو ساز نے اسے منہ بنا کر دیکھا۔

ہم واپس دے دیں گے "وہ اسکے پیچھے پیچھے اگئ

ٹھیک ہے میں اپنی مرضی سے لے لوں گا فکر کیسی ہے "وہ آئینے میں اسے

دیکھنے لگا

"پھر پھر وہ چیک

وہ مڑا اور اسے دیکھنے لگا

"میرے ساتھ چلو گی تھائی لینڈ

اسنے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھا

وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

"جی

" جی ان پیسوں کی قیمت تمھارا میرے ساتھ جانا ہے بس

میں نہیں جاوں گی" وہ صاف مکر گئ

" پھر خوابوں میں لینا مجھ سے پیسے

عمر پلیز" وہ بولی

وہ رک گیا۔

" اپنی پیکنگ کرلو لے کر جاؤ گا اور یاد رکھنا لے کر جاؤ گا

اسنے چیک لکھا اور اسکے ہاتھ میں تھما دیا

میں نہیں جاوں گی" وہ مٹھی بند کرتی بولی

تمھارا تو باپ بھی جائے گا" وہ بھڑکا

وہ بڑبڑانے لگی

گالیاں بعد میں دینا جاؤاب پیکنگ کرو" وہ بولا

جبکہ ساز کو وہ پاگل ہی لگا اور عمر نے اسے کمرے سے باہر دھکیل دیا۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی نہیں جاؤں گی نہیں جاؤں گی" وہ بھڑکی

وہ سکون سے دروازہ بند کر گیا جبکہ ساز پیچھے تائی سے ٹکرائی

"اے منحوس کیا بے غیرتی ہے یہ

وہ غصے سے اسے پرے دھکیلتی ہوئ بولیں اور انکے دھکیلنے سے ساز ایکدم پیچھے گیری تو اسکی مٹھی پر ان سب کی ہی نگاہ گئ تھی

کیا چھپا رہی ہو تم" سوہا سینے پر ہاتھ باندھ کر اسکے نزدیک ائ

کچھ نہیں" وہ کھڑی ہو گئ فاصلے پر چلی گئ اور اپنی ماں کی جانب دیکھا تو اسکی سمت بڑھی

اسکے گلے لگ گئ نجما نے اسے پیار کیا

کیسی ہو" وہ مسکرا کر پوچھنے لگی تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئ

اب یہیں کھڑی ماں کے گلے لگی رہے گئ جا پانی وانی لے کر ا" تائ اپنے تخت پر بیٹھتی بولیں سب ہی اندر آ گئے تھے

ایک منٹ" ساز آگے جاتی کہ صنم نے اسے روکا

تمھارا لباس تو کافی مہنگا اور اچھا لگ رہا ہے ساز بہت پیاری لگ رہی ہو" کسی

کی توجہ اسکے ڈریس پر نہیں گئی تھی صنم نے البتہ دلادی

ساز جیسے چور سی ہو گئی۔۔ وہ سر ہلا کر اندر جاتی

اے ادھر آ ذرا" تائی کو پیاس ویاس سب بھول گئی اسکے کپڑوں کو دیکھتی

اسے اپنے پاس بلایا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی انکے سامنے چلی گئی

انھوں نے چیک کیا تو کافی اچھا کپڑا تھا انکے تو خاندان میں کبھی کسی نے نہیں

پہنا تھا اتنا مہنگا لباس۔۔۔

کہاں سے آیا یہ سوٹ کہیں میرے کمرے میں ڈاکا تو نہیں ڈالا تو نے اے

سوہا جا کر چیک کر ذرا ہائے اللہ اتنا قیمتی لباس کہاں سے آیا تیرے پاس

"مر جانیے

وہ چیختی ہوئی بولیں جبکہ سوہا بھاگ کر اپنی ماں کی الماریاں چیک کرنے لگی

مگر وہاں تو بڑے بڑے تالے لگے ہوئے تھے

" بھابھی کیا ہو گیا ہے اپکو میری بیٹی چور نہیں ہے

ہاں تیری دہی چور نہیں ہے تو کہاں سے اتنا قیمتی لباس آیا اتنا تو صدف کا لہنگا قیمتی نہیں لگ رہا تھا" وہ سوہا کی جانب دیکھ کر بولیں جو سر ہلانے لگی

یہ کسی برینڈ کا تو جوڑا نہیں" سوہا اٹھی

" سوہا آپی یہ

" ہاں ہاں بول

کہاں ڈاکہ ڈال کر آئی ہے

ع۔۔۔۔م۔۔۔۔۔ایکدم اسے یاد آیا اس گھر میں شوہر کا نام لینا حرام تھا

انھوں نے دلایا تھا" وہ بولی تو جیسے اسکے نام سے ہی خاموشی چھا گئ۔

تای ای برواچکا کر دیکھنے لگی

ساز اپنے آپ ہی چور سی ہو گی جیسے یہ بہت بڑا جرم ہو

انکی خاموشی پر وہ دو قدم دور ہوئ

چلو نجما اب تیری بیٹی راتوں کے پیسے لینے لگ گئ ہے ہاں بھئ جیسی اسکی ماں

" ویسے ہی اسکی بیوی سہی حرام زادیاں پالی ہیں عمر خیام نے

انکے الفاظ ایسے تھے کہ ساز کو لگا اسکے وجود میں کوئ خنجر گھس گیا ہو اور

اسکے دل کو چار ٹکڑوں میں تقسیم کر گیا ہو۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہائے "رمشہ نے اسے ویو کیا تو وہ جلدی سے اٹھی اور اسکے گلے لگی۔

کیسی ہو باربی ڈول "وہ ہنستے ہوئے اسکے گال کھینچ گئ

آپ یہاں کیسے "وہ حیران ہوئ

میں یہاں امم بس مجھے تمھاری یاد آئی تو چلی آئی "وہ مسکرائی

" بہت اچھا کیا آپ بیٹھیں میں کچھ لاتی ہوں آپکے لیے

ملازم نہیں ہیں تمھارے گھر میں "رمشہ حیرانگی سے اتنے بڑے خالی گھر کو

دیکھنے لگی

نہیں ہیں سب ہیں لیکن کچن کا کام میں خود کر لیتی ہوں تو وقت گزر جاتا ہے" وہ مسکرائی

تم پڑھائی شروع کر لو" رمشہ نے مشورہ دیا اسکی بات پر ایزہ نے خاموشی سے نگاہ اٹھائی۔۔۔

کئی منظر آنکھوں میں اچانک ہی اکر ٹھہر گئے

نہیں پڑھائی تو چھوڑ دی تھی شادی ہوتے ہی" وہ آہستگی سے بولی

ارے بابا دوبارہ شروع کر لو" رمشہ نے فورس کیا

وہ ہلکا سا مسکرا دی اور رمشہ نے اسکی جانب دیکھا

فہیم فوت ہو گیا ہے" رمشہ نے کہا تو ایزہ کے ہاتھ سے کپ چھٹا اور چھنا کے کی آواز پورے گھر میں گونجی

ش۔۔۔شاہ نے قتل کر دیا" وہ دنگ رہ گئی

رمشہ خاموش ہو گئی

آپ سچ کہہ رہی ہیں انھوں نے قتل کر دیا ہے "ایزہ کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا

قتل نہیں کیا بس اس قابل بھی نہیں چھوڑا کہ وہ زندہ بچ پاتا" وہ بولا جبکہ ایزہ منہ پر ہاتھ رکھتی بیٹھتی چلی گئ

" ریلکس تم پریشان نہ ہو

میں پریشان نہ ہوں کیسے بے حس لوگ ہیں آپ سب آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کسی کی موت کی وجہ میں بن گئ اور پریشان بھی نہ ہوں۔۔۔

" میں

" لیکن اس میں تمھارا کوئ قصور نہیں

میرا ہی قصور ہے میرا ہی ہے میں نے انکی بات مان کر ہر قسم کا لباس پہن کر محفلوں میں سج سنور کر جا کر کسی نامحرم کے جزبات اپنے لیے بھڑکائے اور اسکی موت کی وجہ بن گی آپ اس میں یہ کہہ رہی ہیں میرا قصور نہیں ہے "

اسکی انکھیں برس رہی تھی

"لباس کا قصور نہیں ہوتا دیکھنے والے کی نگاہ کا ہوتا ہے

نہیں میں جانتی ہوں مولوی کی بیٹی ہوں سب جانتی ہوں میرا ہی قصور تھا

میں" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

" کس بات کا غم منایا جا رہا ہے

اچانک شاہنواز کی آواز پر رمشہ کھڑی ہو گئی لیکن ایزہ کے اندر غصہ جنون

معلوم نہیں کیا کیا اٹھ رہا تھا پہلی بار اسکی آواز سن کر نہ ہی اسے ڈر لگا اور نہ

ہی اس کے اندر کوئی اور خوف کا جذبہ اٹھا وہ وہیں بیٹھی رہی

" کچھ نہیں میں نے ایزہ کو بتایا کہ فہیم مر گیا ہے

رمشہ کو اچھا نہیں لگا وہ نہ کرتی یہ ذکر ایزہ اب بھی نہیں اٹھی

اتنا بھی اہم نہیں تھا وہ کہ اسکا ذکر کیا جاتا" وہ اندر آ گیا

ایزہ کو دیکھا جو نیچے بیٹھی آنسو صاف کر رہی تھی اسکی پیشانی پر واضح بل پڑ

گئے ------

شاہنواز" رمشہ کے ٹوکنے پر وہ رک گیا جبکہ وہ ایزہ کیطرف بڑھ رہا تھا

کیا تم جا سکتی ہو" سنجیدگی سے اسنے رمشہ کو کہا

مجھے بہت برا لگ رہا ہے" رمشہ افسوس سے ایزہ کو دیکھنے لگی

برا لگانے والی کوئی بات نہیں آپ امیروں کے لیے کسی کو مار دینا بہت عام بات ہے اگر اتنا ہی اپنی بیوی کے لیے جنون تھا تو اسے آدھے لباس میں نامحرموں کے سامنے آنے پر فورس نہ کرتے

کسی کو مار دینے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لیتے پہلے" وہ نہیں جانتی تھی اس میں اتنی طاقت کہاں سے آئی کہ وہ بول سکے۔۔

وہ ان دونوں کے پاس سے گزر کر باہر اگئی اُسے بار بار رونا آرہا تھا اس شخص نے ایک انسان کو مار دیا اور رتی بھر بھی دکھ نہیں تھا اسکے چہرے پر۔۔۔

رمشہ شدید شرمندہ ہو گئی شاہنواز کے کڑک تیور بہت کچھ کر جانے کے گواہ تھے

" شاہنواز وہ چھوٹی ہے پلیز ان معملات کو نہیں سمجھ سکتی

چپ ہو جاؤ تم اسکی حمایت لینے کی ضرورت نہیں ہے اسکی جرت کیسے ہوئ

"میرے آگے زبان کھولنے کی

شاہنواز پلیز "رمشہ نے اسے روکنا چاہا مگر شاہنواز نے اسے تحمل سے وہاں

سے جانے کے لیے کہا

"وعدہ کرو تم اسپر ہاتھ نہیں اٹھاؤ گے

جاؤ" وہ بولا رمشہ کو جانا ہی پڑا کیونکہ جانتی تھی کہ شاہنواز ایک نہیں سنے گا

وہ خود کو کوستی وہاں سے نکل گئ جبکہ ایزہ کمرے میں جا چکی تھی اسنے وضو

کیا اور جائے نماز پر بیٹھ کر بے تحاشہ رو دی

اسکی ہچکیوں سے شاہنواز کے قدم رک گئے

" یا اللہ مجھے معاف کر دے

میں نے اپنے شوہر کے حکم کو مانتے ہوئے تیرے حکم کو نظر انداز کر دیا

یا اللہ مجھے معاف کر دے میں نے تجھ سے شکوہ باندھ لیا

یا اللہ میں بہت تنہا ہوں مجھے ان آزمائشوں سے نکال لے" وہ جیسے دل ہار ہار کر رو رہی تھی شاہنواز دروازے پر ہی رک گیا جبکہ بہت ہی کڑک انداز میں وہ کمرے کی سمت بڑھا تھا

اسنے گھیرہ سانس لیا ہاں چھوٹی عمر کی لڑکی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرا رہی تھی نا چاہتے ہوئے بھی اسے اپنے غصے کے گراف کو کم کرنا پڑا وہ اندر آیا اور بیڈ پر بیٹھ گیا وہ دعا مانگ کر جائے نماز اٹھا کر بنا اسکی جانب دیکھا اٹھنے لگی

تبھی شاہنواز نے اسکا ہاتھ تھام لیا

ایزہ کو لگا اسے کسی کرنٹ نے چھو لیا ہو۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا" بدلے ہوئے تیور چہرے پر غصہ ایسی ایزہ تو شاہنواز نے کبھی دیکھی ہی نہیں تھی

کیوں؟ وہ سنجیدگی سے بولا

قاتل ہیں اپ اور میں قاتل کے ساتھ نہیں رہو گی" وہ اسکی آنکھوں مین آنکھیں ڈال کر بولی

" اچھھا" وہ ذرا اچھا کو کھینچتا ہوا کھڑا ہوا

تم جانتی ہو میں کون ہوں" وہ اب سنجید گی سے پوچھ رہا تھا

بلکل جانتی ہوں آپ قاتل ہیں"۔

" یہ تمھارا مسلہ نہیں

یہ میرا ہی مسلہ ہے" وہ غصے سے چلائی جبکہ شاہنواز دھاڑ اٹھا

" ایزہ اپنا منہ بند رکھو میری آواز سے اونچی تمھاری اواز ہوئی تو

تو تو کیا کریں گے آپ مجھے ماریں گے تو شوق سے یہ شوق بھی پورا کر لیں

" شاہنواز

وہ بے رخی سے بولی اور اسکے پاس سے جانے لگی

" بہت بڑی بننے کی کوشش نہیں کر رہی ہو

میں جانتی ہوں نہ میرے پاس اپکے جتنی عقل ہے اور نہ ہی مجھے چاہیے
"جس عقل میں بے حسی شامل ہو جائے

مجھے واپس جانا ہے دادی جان کے پاس" وہ سنجیدگی سے بولی

شاہنواز اس رعب پر حیران تھا وہ تو اس لڑکی کو اپنا زر خرید روبورٹ سمجھ چکا تھا اب اسکے ذاتی جزبات سے کچھ حیران تھا

کہیں نہیں جارہی ہو تم اور یہ جتنا ناٹک کر رہی ہو گریٹ میں ایمپریس ہو گیا اب اس سب تماشے کو بند کرو اور ائندہ" اسنے اسکا بازو سختی سے جکڑا تمھاری آواز میری آواز سے بلند ہوئی تو میں تمھارا حشر بگاڑ دوں گا" اسنے جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑا

ایزہ بیڈ پر گیری شاہنواز اسکے ناتواں وجود کو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا ایزہ فورا اٹھ کر بیٹھ گئی۔

اسے یہ بات سمجھ ہی نہیں ارہی تھی کہ وہ کیسے کتنے آرام سے ایک انسان کو مار سکتا تھا۔

وہ اس کمرے سے ہی نکل گئی اُسے لگ رہا تھا اسکی سانسوں پر بوجھ بن گئی ہے

فہیم کی موت کیونکہ وہ اسکی وجہ سے مرا

اگر وہ چھپ جاتی دنیا کے سامنے نہ آتی دنیا کو اپنا روپ نہ دیکھاتی تو کوئی اپنی

جان نہ گنواتا وہ باہر نکل آئی

شاہنواز واشروم سے نکلا تو وہ کمرے میں نہیں تھی ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ

وہ اسکے ہوتے ہوئے کمرے سے یوں نکل جائے لیکن ایزہ واقعی پیٹنا چاہتی

تھی وہ یوں ہی باہر نکلا وہ لاونج میں بھی نہیں تھی اور شاہنواز نے لون میں

دیکھا وہ لون میں بیٹھی تھی ہوا کی دوش پر بال اڑ رہے تھے گھٹنوں پر سر

رکھے وہ یقینا رو رہی تھی وہ کافی غصے سے اسکی جانب بڑھا اور اسکا ہاتھ کھینچ

کر کھڑا کیا

کیا بکواس ہے یہ ہاں کس بات کی اکڑ دیکھا رہی ہو۔۔۔ ہو کون تم؟ ہاں ہو

کون تمہیں کیا لگ رہا ہے شاہنواز ان باتوں سے ایمپریس ہوتا ہے کھینچ کھینچ

کر دو تھپڑ لگا کر سارا نشہ نکال دوں گا تمھیں میرے ہوتے ہوئے کس نے

اجازت دی ہے کہ تم کمرے سے نکلو ہاں" وہ غرایا ایزہ نے اسکی آنکھوں میں ابلتے شعلے دیکھے مگر مجال ہو اسکے سینے میں اسکے لیے خوف نام کی کوئی چیز ہو۔۔۔

میری مرضی بھی ہے اور میں اپنی مرضی سے ہی رہوں گی اگر اتنی ہی آپکے اندر میری ضرورت کی تمنا ہے تو کسی اور عورت کو لے آئیں مجھے بلکل کوئی تکلیف نہیں ہو گی" وہ اپنا ہاتھ کھینچ کر اسکے ہاتھ سے نکال گی

شاہنواز کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا لیکن اسکے چہرے پر نہیں پڑا وہ یوں ہی کھڑی رہی

اندر چلو میرا دماغ خراب نہ کرو" وہ زیچ ہوتے ہوئے بولا

نہیں جاؤں گی دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے" وہ ضد باندھ چکی تھی

وہ کچھ دیر کھڑا رہا اسکی صورت دیکھتا رہا اور پھر ایک گھیرہ سانس آزاد کیا

" اچھا تو ایسا ہے

آواز آہستہ تھی گھمبیر تھی ایزہ نے دو قدم دور لیے

تم مجھے خود کو چھونے نہیں دو گی" وہ اسکے چہرے پر انگلی سے ایک سطر کھینچنے لگا ایزہ نے کوفت سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

شاہنواز کی تیز نظروں نے اسے گھورا مگر اسپر کوئی اثر نہیں ہوا

چلو ٹھیک ہے ایسے تو ایسے صیحی اب زیادہ مزاہ آئے گا" وہ بولا اور جھکا ایزہ کو ایک جھٹکے سے شانے پر اچک لیا

شاہنواز چھوڑیں مجھے" وہ اپنے نازک ہاتھوں کے مکے اسکی کمر پر برسا گئ مجھے چھوڑیں آپ قاتل ہیں مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں" وہ بولی جبکہ شاہنواز اسے اچک کر کمرے میں لے گیا اسے بیڈ پر پٹخ دیا ایزہ ایک جست میں اٹھی اور دوسری طرف اتر گئ

شاہنواز نے دروازہ لاک کیا اپنی شرٹ اتار کر ایک طرف پھینکی

میں تمھارا وہ حشر کروں گا تمھارے اندر جتنی یہ اکڑ جنم لے رہی ہے یہ سب یہیں مڑ جائے گی" وہ غصے سے اسکی سمت بڑھا

لیکن ایزہ نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے فروٹس میں سے جلدی سے چھری اٹھا کر

اپنی گردن پر رکھ دی

میں خود کو مار لوں گی" سرخ نظریں ضد سے بھرپور تھیں

"شاہنواز کے قدم رکے

ایزہ یہ بہت تیز ہے" وہ بولا

تو کیا فرق پڑتا ہے آپکے دیے ہوئے زخم آپکے دانتوں کے نشان آپکے

ہاتھوں کی سختی پچھلے سات ماہ سے بیوی نہیں طوائف بنی ہوئی ہوں" وہ

چلائی

شاہنواز دنگ رہ گیا

جسے صرف شاہنواز روندتے ہے اپنے بستر پر اسکے وجود کو مسل کر رکھ دیتا

ہے اسکے علاوہ کچھ نہیں تو اس چھری کی تیز دھار مجھ پر پھیرے مجھے فرق

"نہیں پڑتا سمجھے اپ

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی غصے سے چلاتی وہاں سے پھر باہر نکل گئ

جبکہ شاہنواز ان لفظوں پر ہی رک گیا

اگلے دو دن ایزہ شاہنواز کو کہیں نہیں دیکھائی دی

اور معلوم نہیں اسکا وجود نشے کیطرح تھا وہ اسکو چھونے کے لیے بے تاب

پھر رہا تھا اسکے ان لفظوں کے وزن کا اندازا اسے کرانا چاہتا تھا مگر مجال ہو

اتنے بڑے گھر میں یہ چوہے بلی کا کھیل ختم ہو رہا ہو وہ دو دن سے نہیں

دیکھی تھی شاہنواز کے دوستوں نے آنا تھا انکی بیویوں نے بھی اور ایزہ

محترمہ غائب تھی

تم نے اپنی مالکن کو دیکھا ہے کہیں "اب جتنا نخرہ وہ اسے دیکھا گئ تھی اور

اتنی سی لڑکی جتنی باتیں سنا گی تھی یہ الفاظ خود باخود نکلے تھے اسکے منہ سے

" جی وہ تھوڑی دیر پہلے کچن میں ہی تھیں کھانا بنا رہیں تھیں

ہے کہاں" وہ متجسس ہوا کہ چھپی کہاں ہے

وہ" شاہنواز ابرو اچکا کر دیکھنے لگا

انھوں نے منع کیا ہے آپ کو بتانے سے" وہ ملازمہ سر جھکا گی

ایکسیلینٹ تم سب کی تنخواہ وہ دیتی ہے یہ میں ٹھیک ہے تنخواہ بھی تبھی ملے

"گی جب تمھاری مالکن اپنے ہیرو سے نکلے گی

وہ کہہ کر انھیں گھور کر چلا گیا جبکہ ساری ملازمہ کی تو جان پر بن گئی تھی

شاہنواز تیار ہوا اسکے دوست بھی نیچے اچکے تھے اور آج رمشہ بھی تھی اور

ان لوگوں کی پارٹی کا وہی سلسلہ جاری تھا ایزہ حیران تھی چار دن بھی کسی کی

موت کا سوگ نہیں بنایا اور یہ ہوتے ہیں ہائی کلاس لوگ مر جائے کوئی تو

مر جائے انکی بلا سے۔۔۔

اسے نفرت سی ہو گئی ان لوگوں سے جو خود کو بہت ماہان سمجھتے تھے۔

ملازمہ اسے بتا چکی تھی کہ انکی نوکری خطرے میں ہے مگر ایزہ نے اس بات

کا برہم نہیں لیا شاہنواز کچھ بھی کر لے وہ اب اسکے ہاتھوں ذلیل بلکل نہیں

ہونے والی تھی

وہ انیکسی میں تھی وہ گھر تو چھان رہا تھا کہ گئی کہاں لیکن انیکسی میں آنے کی زحمت ہی نہیں کی

اسے اندر سے گانوں کی آوازیں ارہیں تھیں

وہ اپنے رب کے حضور توبہ کرتی دوپٹہ لیتی اچھے سے لون میں اگئی۔

ایزہ نظر نہیں ارہی "رمشہ نے اسے سے پوچھا

پاگل ہو چکی ہے تمھیں بھی بہت جلدی تھی اسے بتانے کی "وہ بھڑکا

غلطی ہو گئی مجھے سے "رمشہ شرمندہ ہو گئی

" وہ ہے کہاں میں بات کرتی ہوں اس سے

میں نے کہا نہ پاگل ہو چکی ہے کھانے کو دوڑ رہی ہے "وہ بولا

اور تم کس لیے مسکرا رہے ہو اتنا "رمشہ کو اسکا مسکرانا سمجھ نہیں آیا

دو دن سے اس گھر میں چھپی ہوئی ہے اور مجھے مل نہیں رہی "وہ ہنس پڑا

شاہنواز وہ بہت سریس ہو گئی ہے "رمشہ پریشان ہوئی

ہوتی رہے بات وہیں کی وہیں ہے میری چیز کو کوئی چھوئے گا میں اسکو زندہ چھوڑ دو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا'' وہ لاپرواہی سے بولا جبکہ رمشہ نے سر جھٹکا

'' تم نے اسپر ہاتھ اٹھایا ہے

'' ہمم جس طرح وہ خونخوار ہوئی ہوئی ہے مجھے ہی نہ مارنے لگ جائے

'' اچھا خونخوار شکل دیکھو اپنی اور پھر اس معصوم کی

'' اچھا روپ ہے اس معصوم کا مجھے مزاہ آرہا ہے

وہ بولا اور تبھی سامنے سے آتی ہوئی ایزہ کو دیکھا

سفید پرنور چہرہ اور رو رو کر سرخ ہوئی ناک اور آنکھوں کے ساتھ گال بھی۔۔۔وہ ڈیک کیطرف بڑھی اور اسنے میوزک بند کردیا

شاہنواز خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا

میوزک کے بند ہوتے ہی سب نے اسکی جانب دیکھا

جائیں آپ لوگ یہاں سے محفل لگانی ہو تو اب گھر سے باہر لگائیے گا'' وہ سب کی جانب دیکھتی بولی

رمشہ نے شاہنواز کو دیکھا اسکے چہرے پر غصہ نہیں تھا

سب نے ہی شاہنواز کو دیکھا تھا

اسنے ایک گھونٹ اندر اتارا اور سب کی جانب دیکھ کر شانے اچکا گیا ایزہ چپ چاپ کھڑی تھی

"یہ تو کچھ زیادہ ہی غصے میں ہے

سنکی ہو چکی ہے" شاہنواز مسکرایا

اوکے "سب سے پہلے رمشہ ہی ہلی تا کہ سب میں ہمت ہو۔۔۔

شاہنواز کے دوستوں نے اسکی سمت دیکھا وہ گردن سے ان سب کو جانے کا کہہ گیا اور رفتہ رفتہ وہاں سے سب چلے گئے

جبکہ ایزہ نے ایک نگاہ اسے دیکھا اور کچن کی سمت بڑھ گئ

شاہنواز اسکے پیچھے گیا

کیا چاہتی ہو تم" اسنے سنجیدگی سے پوچھا

جو میں چاہتی ہوں وہ آپ پوری کریں گے میری خواہش" وہ مڑ کر دیکھنے لگی

ہاں بولو" وہ سنجیدگی سے بولا

طلاق دے دیں مجھے" اسنے کہا آنکھوں کی ضد اور بغاوت شاہنواز دیکھ سکتا تھا

اسکا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا اور ایک زوردار تھپڑ ایزہ کے چہرے پر لگا اپنا نشان چھوڑ گیا ایزہ کا سر ایکدم شیلف پر لگا اور اسنے آگے بڑھ کر اسکا منہ جکڑ لیا

مل گیا جواب یہ ہی چاہ رہی تھی نہ چلو اب اچھے سے غم منا لینا لیکن شاہنواز تمھیں تمھاری آخری سانس تک نہیں چھوڑے گا اس بات کو اپنے دماغ میں بیٹھا لو" وہ بولا اور جھٹکے سے اسے چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا

ایزہ کا گال سن ہو چکا تھا

آنکھ سے پانی نکلنے لگا جبکہ گال پر اسنے ہاتھ رکھا اور پھر اوپر دیکھا

آنکھیں زور سے بند کر لیں وہ جس ضد پر اتر گئی تھی اسکو منواتے ہوئے یہ سب تو ہونا ہی تھا

اسنے بے دردی اور مکمل بے حسی سے آنکھیں صاف کیں اور پھر کھڑی ہو گئی دوسری طرف وہ غصے سے کمرے کی ایک ایک چیز توڑ چکا تھا

وہ جو اسکے آگے نگاہ نہیں اٹھا سکتی تھی وہ کھڑی ہوئی اس سے طلاق مانگ رہی تھی

یہ ذلالت کا تھپڑ لگتا تھا اسے ہمیشہ کیا مرد میں وہ خاصیت ہی نہیں کہ عورت اسکے ساتھ رہنا نہ چاہے بے عزتی کا احساس دیتی تھی یہ بات اور آج ایزہ کے الفاظ اسے بے عزت کر گئے

اسے یقین تھا اب دماغ ٹھکانے جائے گا اسکا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح

۔۔وہ کمرے میں آئی شاہنواز تیار ہو رہا تھا

ایزہ کو دیکھ کر برش رکا اسکے گال پر انگلیوں کے نشان تھے آج تک ایزہ پر

ہاتھ نہیں اٹھایا تھا اسنے۔۔۔

دوسری طرف اسنے اتنے مہینوں میں ضد بھی تو نہیں باندھی پھر یہ الفاظ وہ

پاگل سا ہو گیا تھا وہ مڑا۔۔۔

"مجھے اپنے ابو کے گھر جانا ہے کچھ دیر تک اجاؤ گی

کون ابو "شاہنواز چونکا اسے تو لگا تھا ایزہ کے آگے پیچھے ہی کوئی نہیں۔۔۔

"میں بھی پیدا ہوئی تھی برسات میں نہیں اگی تھی

وہ ایکدم اپنی ہنسی ضبط کر گیا چہرے پر سنجیدگی طاری کر لی

کیوں کر رہی ہو یہ سب "وہ خود ہی سوال کر گیا

"میں نے کچھ نہیں کیا صرف یہ کہا ہے مجھے اپنے ابو کے پاس جانا ہے

" سات ماہ سے تمھارا باپ کہاں تھا

" جہاں بھی تھا مجھے اب جانا ہے

" ایزہ شاہ اتنی ضد اچھی نہیں

" یہ بات آپ مجھے کہہ رہے ہیں

تم چاہتی کیا ہو" وہ اسکے نشان پر ہاتھ رکھ گیا

آپ اپنے آپ کو پولیس میں اریسٹ کرائیں اور سزا بھگتیں اس جرم کی جو

آپ نے کیا ہے" وہ بولی جبکہ شاہنواز کا قہقہ ابھرا

اور وہ ہنستے ہنستے بیڈ پر بیٹھ گیا

یعنی تم فہیم کی موت پر اب تک اڑی ہوئی ہو۔۔۔

ایزہ کو اسکے قہقہے کا شدت سے دکھ ہوا

اچھا تو پھر سنو۔۔۔

میں تو نہیں مانوں گا اسے غلط اب تمھارا جو دل کرتا ہے وہ کرو" وہ شانے اچکا

گیا

لیکن یاد رکھنا سامنے شاہنواز کھڑا ہے

جو لوگوں کی اکڑ کو توڑ پھوڑ دیتا ہے" اسکا گال تھپتھپا کر وہ باہر نکلنے لگا

ڈرائیور باہر کھڑا ہے میں کہہ دوں گا چلی جانا" وہ باہر نکل گیا ایزہ نے اپنی آنکھوں مین چھپی نمی صاف کی اور اپنے کپڑے چینج کرنے چلی گئ

وہ اپنے ہی گھر کے دروازے کے باہر ایک بہت بڑی گاڑی میں بیٹھی تھی اسکی آنکھ سے پانی جھڑنے کیطرح بہہ رہا تھا لیکن قدموں میں ہمت ہی نہیں تھی اور جیسے بہت کچھ آنکھوں میں گھوم گیا

ابو پلیز مجھے معاف کر دیں کسی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے یہ یہ خط میں نے ہی لکھا تھا" وہ گڑ گڑائ تھی لیکن اسکے باپ نے اسکے شانوں کو پیچھے دھکیلا وہ اسکے قدموں میں بیٹھی تھی

بے حیا بے غیرت اسکی ماں نے اسے تھپڑوں اور مکوں سے مارنا شروع کر دیا ایک تو اتنا سنگین گناہ کرتی ہے اوپر سے منہ پھاڑ کر بولتی ہے یہ ہے نہ پھر "اسی ناز کی نسل طوائفوں والی خصوصیت تو ہوں گی

میں نہیں ہوں انکی بیٹی" وہ جیسے اپنے ہی کانوں پر ہاتھ رکھ گئی وہ باتیں جن کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی یہاں اکر کھڑے ہو کر وہ خود کو اذیت دے رہی تھی

"میم آپ کا اڈریس اگیا ہے

آپ گھر چلیں "اس سے مزید نہیں سہا گیا اور ڈرائیور گاڑی آگے بڑھا لے گیا اسنے اپنی ہچکیوں کا گلہ منہ پر ہاتھ رکھ کر گھونٹ دیا

"آپ کہاں لے جا رہے ہیں

ایکچلی میم سر کی میٹینگ تھی اور میرے خیال سے وہ فری ہو گئے ہوں گے

"انھوں نے کہا تھا انھیں میں پک کروں

مجھے پہلے چھوڑ دو گھر" وہ بولی

" سوری میم سر نے کہا تھا اپکو ساتھ لاؤ

تم غلام ہو انکے" وہ چیڑ گئی ڈرائیور کچھ نہیں بولا اور ایزہ چہرہ پھیر گئی

ایک قاتل کی ملازمت کرنے سے بہتر ہے بھیک مانگ لی جائے" وہ شدت

جزبات سے بولی جبکہ ڈرائیور اب بھی کچھ نہیں بولا اور ایزہ کو احساس ہوا

شاہنواز اتنی اثرور سوخ رکھتا ہے کہ پرندہ پر نہیں مار سکتا تھا اسکے آگے۔۔۔

وہ خاموش ہو گئ اور آنسو رگڑ کر آنکھیں صاف کر لیں انکی گاڑی ایک

بڑے سارے ہوٹل کے اگے رکی وہ گاڑی میں ہی بیٹھی رہی اور ڈرائیور چلا

گیا

تھوڑی دیر بعد اکر اسنے ایزہ کی سائیڈ کی کھڑی بجائ ایزہ نے اسکی جانب

سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

میم سر کہہ رہے ہیں اپ تھوڑی دیر اندر اجائیں یہاں کچھ مزید وقت لگے گا

"

مجھے اسکی ضرورت نہیں" وہ بولی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی

اب یہ سب اسکے لیے نیا نہیں تھا وہ جب اپنے گھر سے نکلی تھی تو اسلامہ اباد

اسے کسی معجزے کیطرح لگتا تھا اسکی خوبصورتی اسکی عشقانہ سی ہوائیں اسے

پریشان رکھتی تھیں کیونکہ بیس سالہ زندگی میں اسلامہ اباد میں گزارنے کے باوجود بھی وہ اسلامہ اباد کو دیکھ نہیں سکی تھی انکے ہاں لڑکیوں کا گھر سے نکلنا حرام تھا اور وہ تو مکمل حرام ہو کر نکلی تھی اپنے گھر سے۔۔۔۔

لیکن شاہنواز نے اسے دنیا کے رخ اور کئ روپ دیکھائے تھے جنھیں ایزہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور اسنے کتنا بڑا نقصان اس آزادی کے چکر میں اپنے گلے میں ڈال لیا تھا کہ ایک انسان مر گیا اسکی وجہ سے۔۔۔

وہ کتنی دیر سوچوں میں بیٹھی رہی کہ اسے احساس بھی نہیں ہوا کہ وہ اگیا ہے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا اور ایزہ کی جانب دیکھا جو انگلیوں سے کھیل رہی تھی جیسے اسے سے زیادہ اہم کام

کوئ بھی نہیں

ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی تو اس اواز سے وہ چونکی اور سر اٹھایا تو شاہنواز تھا اسی کو گھور رہا تھا

ایزہ نے چہرہ پھیر لیا

شاہنواز نے وہیں سے اسکی گردن پکڑ کر اپنی جانب موڑ لی

Don't tease me izah "

وہ جیسے اپنے صبر کے پیمانے سے لبریز ہو رہا تھا

ایزہ کچھ نہیں بولی

شاہنواز مجھے درد ہو رہا ہے" وہ اسکا ہاتھ جھٹکنے کی کوشش کرنے لگی شاہنواز اسکی اس اکڑ پر بل کھا کر رہ گیا اسنے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے اپنی ٹانگوں پر کھینچ لیا

شاہ" وہ حق ودق رہ گئ

تمھیں کیا لگتا ہے شاہنواز تمھیں رام نہیں کر سکتا" وہ اسکی ویسٹ کو سختی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑے خشک لہجے میں سوال کرنے لگا ایزہ نے افسوس سے اسکی جانب اور پھر ڈرائیور کو دیکھا

پلیز مجھے چھوڑیں ڈرائیور دیکھ رہا ہے" وہ جھنجھلائ

" دیکھنے دو مجھے فرق نہیں پڑتا

کس کس کو ماریں گے اپنی وجہ سے بے ہودگی آپ نے پھیلائی ہوئی ہے

شاہنواز " وہ اسکے شانوں پر ہاتھ رکھتی دور ہونا چاہتی تھی

میرے اندر مزید عیب نکال لو ائ ڈیم کیئر مگر میری بیوی بن کر رہو مجھے

اتنے نکھرے کسی عورت کے نہیں پسند " وہ وارن کر گیا اسکی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر۔۔۔۔۔

پلیز چھوڑیں " ایزہ کا لہجہ بھیگ گیا

میں اس منظر کو دبارہ کونٹینیو کروں گا صرف اس شرط پر چھوڑ رہا ہوں "

اسنے اسے آزاد کیا وہ نہایت شرمندگی سے ساتھ بیٹھ گئ

شاہنواز کو قطعی کوئ فرق پڑتا تھا اسکی کال اگئ تبھی وہ موبائل پر بات کرنے

لگا

" اوکے ٹھیک ہے اجانا

افکورس یار میرے ساتھ کھانا رات کا کھانا" وہ بول رہا تھا ایزہ کو اسکی پارٹیز اسکے یہ روز روز کے ایونٹ سے سخت نفرت تھی اسنے مڑ کر اسکی جانب دیکھا

اگر میرے گھر میں کوئی بھی آیا تو میں اسے گھر سے نکال دوں گی" وہ پہلے ہی ڈرائیور کی وجہ سے سڑی بیٹھی تھی تبھی بنا لحاظ کے بولی

شاہنواز نے مڑ کر اسکی شکل دیکھی جو فوراً نگاہ پھیر گئی

"یار ایک منٹ ذرا تم نہ آنا آج کل کرتے ہیں یہ پلین

ہاں خیریت ہی ہے میری بیوی کے دماغ کا سکریو ڈھیلا ہو گیا ہے میں ٹائیٹ کر دوں ذرا پہلے اسکو ہی" وہ فون بند کر گیا

خاموشی سے اسے دیکھا جو مکمل نکھرے میں اسکی جانب سے رخ پورا موڑ گئی

شاہنواز باہر دیکھنے لگا

کافی سے زیادہ ضدی تھی اسے اب اندازا ہوا تھا ورنہ وہ تو اسے کسی اور طرح ٹریٹ کرتا تھا جیسے بے ضرر

وہ گھر پہنچے تو ایزہ جلدی سے بھاگ جانا چاہتی تھی اور ہوا بھی کچھ یوں ہی وہ تیزی سے گاڑی سے نکل کر اندر بھاگی شاہنواز اندر آیا وہ لاونج سے ابھی اوپر کی طرف جاتی کہ شاہنواز نے اسے سیڑھیوں میں ہی جا لیا اور اچانک اسکے لبوں پر جھکا وہ اسے اپنا لمس یاد دلا رہا تھا کہ وہ نازک اندام لڑکی جو اسکا لمس سہتے کانپ اٹھتی ہے اپنی زبان اتنی کیسے چلا رہی ہے صرف ایک فہیم کے لیے جو مر بھی گیا ہے بھلا ایک مرے ہوئے انسان کے لیے کیا الجھنا کسی سے-----

شاہ" ایزہ نے دور ہونا چاہا شاہنواز نے اسکی گردن جکڑی اور ایک بار پھر سے جھکا وہ اسکے ہونٹوں کی نرمی کو شدت سے خود میں بھرتا اسکے اوسان خطا کر گیا

اسکی سانسوں کو جیسے خود میں کھینچ لیا کہ اسے ایک سانس لینے نہیں دے گا

اور پھر ایکدم جھٹکے سے چھوڑا وہ سڑھیوں پر گیری

شاہنواز اسکے سامنے بیٹھ گیا

سب سے پہلی بات فہیم مر چکا ہے میں نے مارا ہے اور مجھے کوئی افسوس

" نہیں تمھاری طرف کوئی بھی نگاہ اٹھے گی میں اس نگاہ کو نوچ لوں گا

دوسری بات جو تم نے ڈرامہ کچھ دنوں سے لگایا ہوا ہے اسے قابو میں رکھنا

شام میں دادی جان ارہی ہیں انکے سامنے بکواس کی تو زبان گدی سے کھینچ

لوں گا

تمھاری زبان کے جوہر میں سہہ رہا ہوں اتنا کافی ہے۔

تیسری بات میں ایک سوشل انسان ہوں میرے دوست اور میری کمیونٹی

میں ایزہ شاہ ہر ایونٹ آئے روز اور اچانک ہی ہوتا ہے تمھیں اٹینڈ کرنا ہے

" کرو نہیں کرنا تو اپنی زبان بند رکھو

اور سب سے اہم بات۔۔۔۔

مجھے خود کو چھونے سے تم روک نہیں سکتی تو جتنے دن ریلیف کے میں نے
تمھاری ضد کی خاطر تمھیں دینے تھے دے دیے اگر مزید تمھارے اس
لیٹیل پیلو ڈرامے کی کوئی ایپیسوڈ رہتی ہے تو اسے ختم کرو اور اج رات کے
لیے خود کو پریپئیر کرو
" ڈریس ویل اینڈ آل سو لوکس ویل
اب مجھے مزید تمھیں سمجھانا نہ پڑے" وہ اسکے جھکے ہوئے سر کو مطمئین ہو
کر دیکھنے لگا کہ وہ کامیاب ہو چکا تھا اسکی اکڑ توڑنے میں لیکن ایزہ نے بھی تو
ضد کا یہ رخ اسی سے سیکھا تھا
ایزہ چند لمحے یوں ہی بیٹھی رہی اور پھر سر اٹھایا
اسکے ہونٹ سرخ ہو رہے تھے جیسے ابھی خون چھلکا دیں گے
آپ مجھے آگ میں کودنے کا حکم دیں میں کود جاؤں گی لیکن مجھ سے یہ
فرمائش نہ کیجیے گا ائندہ کہ میں اپکا بستر سجاؤ" وہ کہہ کر اٹھ گئ
شاہنواز نے پیشانی پر ایک مکہ مارا اور کھڑا ہو گیا

فلحال تو میں دادای جان کو لینے جارہاہوں رات میں تمھارا دماغ سیٹ کروں

" گا

" آپ کرلیں سیٹ جیسے اپکا دل کرے میری بات وہیں کی وہیں ہے

تم مجھے غصہ دلا کرا اپنے لیے مشکل کھڑی کروگی" وہ سنجیدگی سے بولا

ویسے کون سا آپکو مجھ سے محبت ہے جواب غصہ اجائے گا تو کچھ فرق پڑ

جائے گا" پٹاخ پٹاخ جواب دیے رہی تھی

اسنے بے رخی سے کہا

شاہنواز نے چبھتی نظروں سے اسکی پشت دیکھی

کسی انسان میں ملتی تھی اسکی یہ ضد۔۔۔وہ سر جھٹک گیا

اتنی سی لڑکی ہے وہ جب وہ اسپر چھائے گا تو دم بھی نہیں مار سکتی وہ سوچتا ہوا

باہر نکل گیا۔

آج دادی جان کو لینے جانا تھا اسکا کام اسلامہ اباد میں زیادہ تھا اور دادای جان وہاں انکا انتظار کیے جا رہی تھیں تبھی اسنے انھیں ادھر بلا لیا وہ خود ڈرائیو کر کے انھیں لینے ائیر پورٹ آیا انھوں نے اسکی بلائیں لیں اسے پیار کیا شاہنواز مسکرا دیا انکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لایا اور گاڑی میں بیٹھایا

" تیری بیوی کہاں ہے وہ کیوں نہیں آئی

وہ پوچھنے لگی جبکہ شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا وہ تو بپھری بیٹھی ہے اب کیا بتائے وہ انھیں۔۔۔

"اسکی طبعیت ٹھیک نہیں تھی

ہیں واقعی ماشاءاللہ ماشاءاللہ خوشخبری ہے" وہ تو خوش ہو گئیں شاہنواز نے شانے اچکا دیے

دادای جان عام بیمار ہے وہ۔۔۔

"اب میں بیمار ہوں تو آپ کہیں گی پریگنینٹ ہوں میں

چل ہٹ کیسی باتیں کر رہا ہے" وہ دباد باسا ہنسی وہ مسکرا دیا

موس موسی ہر وقت بیمار پڑی رہتی ہے" وہ غصے سے بولیں جبکہ شاہنواز کچھ نہیں بولا

یہاں تک کے وہ گھر اگیا اور دادی جان سارے راستے کچھ نہ کچھ اس سے گفتگو کرتی آئیں تھیں وہ لوگ گھر آئے اور لاونج میں بھی ایزہ کو نہ دیکھ کر دادی جان کا پارہ ہائی ہو گیا

کہاں ہے تیری بیوی کوئ ادب وآداب نہیں اس میں" وہ جھلا اٹھیں

ایزہ" شاہنواز کی پکار پر وہ جو اندر ضد باندھے بیٹھی تھی نہیں جائے گی بیٹھی ہی رہی

میں دیکھتا ہوں" شاہنواز کو چار نچار اوپر چڑھنا پڑا

جبکہ دادای جان نے تو کان پیٹ لیے

توبہ توبہ انگلیوں پر نچانے والی لڑکیاں اگیئں قیامت کا وقت ہے قیامت کا ---

تم باہر کیوں نہیں آرہی" وہ دراوازہ کھول کر غرایا

وہ مجھ سے ایک ہی سوال کریں گی" وہ جیسے رو دی

اب کیا ہے" وہ چیڑ گیا

نیچے آؤ ورنہ تھپڑ پڑے گا اب بلاوجہ جورو کا غلام بنوا دیا دادی کے سامنے ایک بیس سالہ لڑکی نے پینتیس سالہ مرد کو نچار کھا ہے طعنے سننے کو ملیں گے

ہاوڈر یمی" وہ بھنا گیا

کچھ نہیں کیا میں نے ہٹیں اب" وہ اسکے پہلو سے نکل کر نیچے آ گئ

دادی جان نے اسے گھور کر دیکھا

ایزہ شاہ تمیز تہذیب بھولی بیٹھی ہو شوہر ایا ہے تو نیچے آئی ہو

وہ بولیں ایزہ نے نفی کی

نہیں دادی جان میں نیچے اہی رہی تھی منہ دھو رہی تھی" وہ سر جھکائے بولی

شاہنواز قریب صوفے پر ہی بیٹھ گیا

منہ تو تیرا خشک پڑا ہے" وہ کھوجتی نظروں سے دیکھتی بولیں

دادی جان چھوڑیں وہاں ڈرائیر بھی ہے کر لیا ہوگا خشک آپ بتائیں طبعیت ٹھیک ہے" وہ اسکی جان بچا گیا تھا

ارے ہاں طبعیت تو ٹھیک ہے مجھے اسی سے بات کرنے دو پہلے مزاج تو دیکھو اسکے کیسے بدل گئے ہیں تو نے بگاڑ لیا شاہ اسے" دادی افسوس سے بولی

ایزہ چپ رہی شاہنواز گھیرہ سانس بھر گیا

ہاں یہ بتا تیرے پاوں بھاری کیوں نہیں ہوئے ابھی تک" وہ غور سے اسے دیکھتی بولیں

ایزہ کی پیشانی پر پسینے سے چھوٹے انکا پوتا بھی پہلو میں بیٹھا تھا اور سوالات کی بوچھاڑ تھی

تو میرے شاہ کو خوش نہیں کرتی نہ" ایزہ چکرا گئ

یہ دادی میں کون سے سیل لگ گئے تھے جو ایسے بیہودہ سوال کر رہیں تھیں

بلکل بھی نہیں دادی جان" وہ سکون سے بولا ایزہ نے شاہ کی صورت دیکھی اسکے منہ پر مزے دار مسکراہٹ تھی جیسے وہ ابھی مزے لے رہا ہو۔

اے شرم کر شرم منہ پر لعنت پڑ جائے گی شوہر کا حکم سب سے پہلے ہوتا ہے۔۔

دادی جان آپ آپ چائے لیں گی" وہ ذرا جھجھکی سی بولی

دفع ہو چائے میرا بیٹا نہیں خوش تو میں کیا آچار ڈالوں اس چائے کا" وہ منہ بنا گئیں

ایزہ چپ ہو گئ

چل جا لے ا" وہ پھر بولی تو ایزہ کی جان چھٹی وہ جلدی سے بھاگ گئ

بولنے تو لگ گئ ہے" وہ جیسے جانچ پڑتال کرنے لگی

شاہنواز کو پہلی بار اس بات پر ہنسی آئی تھی

میری جان تو ہی کچھ کر لے آخر کب دیکھو گی اپنے پوتے پوتیاں میں" وہ بولیں تو شاہنواز انکی فرمائش پر کھل کر ہنسا اور بس سر ہلا یا

وہ چاہتا ہی نہیں تھا اسکی کوئی اولاد ہو تو یہ فرمائش دادی جان کی پوری کیسے کرتا۔۔

تادیر وہ دونوں باتیں کرتے رہے یہاں تک کے ایزہ چائے لے آئی دونوں کو سرو کی لیکن دونوں کا ہی دھیان اسکی طرف نہیں تھا وہ شکرادا کرتی بیٹھ گئ

وہ شاہنواز کو دیکھنے لگی

کتنے سکون سے کسی کو قتل کر کے بیٹھا چائے پی رہا تھا۔

اگر یہ بات دادای جان کو پتہ چل جائے "اسکی انکھیں چمکیں

لیکن انھیں کا پوتا ہے وہ تو اسی کی حمایت لیں گی" وہ افسوس سے گردن نفی میں ہلانے لگی

اگر وہ خود پولیس کو بتادے کہ اسکے شوہر نے ایک انسان کو قتل کردیا ہے تو "ایک اور سوچ آئی

لیکن وہ اتنا امیر ہے کہ پولیس کو بھی خرید لے وہ کرے تو کیا کرے کیا منہ " دیکھائے گی اپنے رب کو

وہ سوچتی ہی چلی گئ یہاں تک کہ دادای جان نے اسے پکڑ لیا

اب کیابت بن کر پرانے باسی لباس میں بیٹھ گئ

اے بیٹی شوہر کے سامنے بیٹھی ہے بن سنور کر بیٹھ "وہ جھلائیں

اسے ان سات ماہ میں دادی جان کے اندر چھپی رومانس کی حسوں کی آج تک سمجھ نہیں آئی تھی

وہ بس یہ چاہتی تھی انکا پوتا خوش رہے وہ اٹھ گئ

شاہنواز نے کپ منہ سے لگالیا

ایزہ کا دل کیا اسے گھور کر جائے مگر دادی جان

وہ چلی گئ۔۔۔۔

آپ آرام کرلیں میری ایک اہم کال ہے میں ذرا وہ لے لوں" اسنے پیار سے کہا

دادی جان مسکرائیں اور اٹھ گئیں اسے دعائیں دیں

اور ایزہ کو پکارنے لگیں

بلکل ہی تمیز کھو گئ ہے یہاں اکر تو نے سر پر چڑھا لیا ہے اسے کیسے طوطے

کیطرح زبان چل رہی تھی۔۔۔وہ بولیں

شاہنواز کچھ نہیں بولا انھیں روم میں لے آیا

اپ آرام کریں میں آتا ہوں" وہ بولا اور چلا گیا

اسکی ضروری کال تھی وہ سٹیڈی میں چلا گیا تھا

ایزہ اپنے کمرے میں اگئ

میں تو بلکل تیار نہیں ہوں گی ایک قاتل کے لیے" وہ پہلو بدلتی سوچتی جا

رہی تھی لیکن دادی جان کا کیا کرے وہ اگئیں تھیں اب اسے چین نہیں

لینے دیں گی وہ جانتی تھی سب سے زیادہ فوکس انکا اسی بات پر ہو گا کہ کسی

طرح انکے پوتا پوتی ہو جائیں۔۔۔

وہ جھنجھلا کر واشروم میں چلی گئ

پیچھے شاہنواز کمرے میں آیا

کمرہ خالی تھا اسنے ائ برو کو جنبش دی اور پھر گمان ہوا ہو گئ اب سیدھی لیکن ایزہ کو ویسے ہی حلیے میں واشروم سے نکلتا دیکھ گھیرہ سانس بھر گیا

فہیم کا مرنا اسکے لیے وبال کھڑا کر گیا تھا

میں اپکے لیے تیار نہیں ہوں گی" وہ اسکے سامنے کھڑی ہوئی

مجھے تمھاری تیاری کی ضرورت بھی نہیں ہے جو مجھے کرنا ہے اسکے لیے میں اکیلا ہی کافی ہوں" وہ اسکی انکھوں میں دیکھتا جتاتی نظروں سے بولا

اسکا اطمینان ایزہ کو بہت برا لگا پیچھے ہٹ گئ

دادی جان کے پاس چلی جاؤ وہ تمھاری زبان کے جوہر سے خفا ہو رہی ہیں چونچ تھوڑی دیر بند کر لو" وہ ذرا اسکے اٹیٹیوڈ پر جھلایا

جا رہی ہوں اپکو بتانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ دروازہ زور سے مارتی چلی گی

وہ پیچھے بس ایک لمحے کے لیے سوچ میں پڑا

کتنی بدتمیزی ہے یہ لڑکی اور نفی میں سر ہلا گیا

یہ عجیب جنگ چل پڑی تھی اچھی بھی لگ رہی تھی اور بری بھی وہ خود پر افسوس کر گیا

صرف بیس سالہ لڑکی کے رویے پر وہ کنفیوز ہے کہ آخر اسے کس طرح ڈیل کرے۔۔۔

ایسے پٹاخ پٹاخ جواب تو سننے کی عادت ہی نہیں تھی

خاموشی سے بیٹھی وہ دیوار کو گھور رہی تھی کہ گزشتہ مناظر اسکی آنکھوں میں مسلسل گھوم رہے تھے

تائی جان کے الفاظ کسی خنجر سے کم نہیں تھے اسکے وجود کو آر پار کر گئے جبکہ اسنے مڑ کر دیکھا تو وہ جیسے اپنے الفاظ کی دھاڑ سے واقف تھیں اور شاید سوہا چچی صنم اور صوفیا بھی ان سب کے چہروں پر اطمینان کی فضا نے ساز کو یوں انکے بیچ میں کھڑا کر دیا جیسے وہ تپتی دھوپ میں تنہا کھڑی ہو

جیسے اسکا کوئی سائیاں نہیں جوان لفظوں کی پوچھ پڑتال کرتا جبکہ اسکی ماں ایک طرف دنگ کھڑی تھی اور اوپر اسکا شوہر تھا

اسکے ہاتھ پاوں کانپے اسنے قدم کچن کی سمت بڑھا لیے

تائی مسکرا رہی تھی باقی سب بھی۔۔۔

شوہر ہے وہ اسکا" اسکی ماں بولی جبکہ تائی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جھڑکا

اور اپنے الفاظ کی سنگینی کو محسوس کیے بنا ہی وہ دوسری طرف رکھ موڑ گئیں ارہم بھی ہنس رہا تھا جبکہ ساز کچن میں اگی اور کچھ ہی دیر میں اشفاق صاحب بھی اگئے

بہت بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو دے دو" وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے

آہاں اے ساز کھانا وانا بنایا ہے یہ یوں ہی نکمی بیٹھی تھی" وہ چلائیں

کھانا بنا ہوا ہے بھابھی لگا دوں" اسکی ماں بولی تھی

اس میں ہمت نہیں تھی وہ جواب دیتی

ہاں تو احسان نہیں کیا مفت کے ٹکڑے بھی یہیں سے کھاتی ہو تم دونوں

چلو کھانا لگاؤ" وہ اٹھ کر کچن میں اگئیں

ساز پلیز کھانا سرو کر کے میرے پاؤں دبا دینا بہت دکھ رہے ہیں" سوہا بولی

ساز کا جھکا سر اٹھ ہی نہیں سکا

ویسے ساز اچھی مساج کرتی ہے" وہ سب اٹھ کر وہیں آ گئے تھے

صنم بھی بولی جبکہ صوفیا نے بھی سر ہلایا

تو تم دونوں بھی کرا لینا اتنا تو تھک گئے ہیں سب "تائی نے کہا تو سب نے سر

ہلا دیا

وہ اب بھی سر جھکائے کھڑی کھانا نکال رہی تھی اسنے اور اسکی ماں نے ہی

کھانا لگایا اور سب ٹیبل پر کھانا کھانے بیٹھ گئے

میرا دل نہیں کر رہا کچھ دیر تک کھا لوں گی" اسنے نجما سے نگاہ چراتے

ہوئے کہا اور سائیڈ پر بیٹھ گئ

سازار ہم کے لیے تازہ پھلکے ڈال دو" تائی نے اسے بیٹھنے دینا ہی نہیں تھا وہ کچن میں دوبارہ آ گی اُس کی ماں سے لقمے حلق میں اتارنا نہایت مشکل ہو گیا وہ ایک کے بعد ایک لالا کر دیتی رہی اور سب کھانے میں اور گفتگو میں مصروف تھے

تبھی سیڑھیاں اتر کر عمر خیام نیچے آیا اور شاید عمر خیام آج سب کی نظروں کو حیران کر گیا تھا

وہ نہایت حسین لگ رہا تھا اسکی سر سے پاوں تک مہنگے ترین ڈریسنگ اسکی ڈریسنگ سینس پھر ناک پر بیٹھا نکھرا اور آنکھوں کو چھپائے گاگلز وہ اس وقت کیجول گرین کوٹ نیچے وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں تھا

ساز" اسنے پکارہ سب کے لقمے عمر کو دیکھ کرر کے تو تھے مگر منہ تک جا رہے تھے

لیکن اتنے سر عام اس پکار پر تو جم ہی گئے جیسے ان لقموں کو سر دی حد سے زیادہ لگ گی ٔہو

چلو" وہ بولا

ساز نے سر اٹھایا

مجھے نہیں جانا آپکو بتایا تھا میں نے" وہ سرخ چہرے سے بولی

چیک واپس کرو میرا" وہ سٹریٹ فارورڈ تو شروع سے ہی تھا وہ بے چارگی سے اسکی صورت دیکھنے لگی

پہلے ہی اسکا دم نکلا ہوا تھا اور اسکی بات پر اسکی انکھ سے آنسو چھلک پڑے

ہے ہے وائے ار یو کرائینگ" وہ اسکے نزدیک ایا

چھو تو سکتا نہیں تھا وہ سر جھکائے سسکنے لگی

وٹس گوئینگ ان" وہ اسکے اسطرح رونے پر اسکی صورت تکتا سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

ک۔۔کچھ نہیں آپ لے لیں چیک" اسنے اپنے مٹھی کھول دی

اچھا بھئی نہیں لے رہا کیوں رو رہی ہو" وہ اسے پھر سے اپنا رومال دے گیا

اور آج ساز نے وہ تھام بھی لیا اسکے رومال میں بھی خوشبو تھی

گندہ ہو گیا یہ" وہ پریشان ہوئی

تمھارے آنسوؤں سے" وہ نفی میں سر ہلاتا دوبارہ کھینچ گیا اس سے۔۔۔

" رونا دھونا بند کرو اور چلو میں نے سب ارجنٹ کرایا ہے

"تایا جان نہیں جانے دیں گے اور۔۔۔اور میں اپنی امی کو چھوڑ کر

وہ بولی

جب تمھاری امی محترمہ تمھیں چھوڑ کر گیئں تھیں تب تو کچھ نہیں ہوا تھا

"

"وہ امی ہیں میری

میں کیا کروں خیر بحث نہ کرو باہر آؤ اور چینج کر لینا ائیر پورٹ پر لوگ

دیکھیں تو تمھیں میری میڈ نہ سمجھیں" اسکی اپنی ہی دھن تھی یہاں جو وہ

کہہ رہی تھی اسپر بلکل دھیان اور توجہ نہیں تھی۔۔۔

ساز پھر سے روٹیاں بنانے لگی

تم ایسے نہیں مانو گی" عمر نے اسکا ہاتھ جکڑا اور یوں ہی اسے باہر کھینچ لیا

ساز حیرانگی سے اسکے ساتھ کھنچتی ہوئی باہر آئی

عمر "تایا جان کی آواز پر رک گیا

کہاں جارہے ہو" وہ پوچھنے لگے

تھائی لینڈ" وہ سکون سے بولا

اور انکے گھورنے کا مزاہ لیا

" ٹھیک ہے ساز کو کہاں لے جارہے ہو

تھائ لینڈ" دوسری بار بھی سکون سے جواب آیا تو ایکدم سب چلا اٹھے

عمر نے سب کی جانب دیکھا

امی ساز تھائی لینڈ جائے گی" سوہا تو مچلی

صنم صوفیا کا بھی حال مختلف نہیں تھا بات تھی کہ بم کیطرح گیری تھی

" ائے ہائے بیٹا ہمارے گھر کی لڑکیاں گھروں سے باہر نہیں جاتی

آپکے گھر کی نہیں جاتی میں اپنے گھر کی لے جارہا ہوں """ استغفراللہ

تائی نے کانوں کو ہاتھ لگالیں

تمھیں سمجھ نہیں آیا تمھاری ماں نے کیا کہا ہے ہماری عورتیں گھروں سے

"باہر نہیں جاتی

یہ اول تو میری ماں نہیں ہے دوسرا آپکی عورت کو نہیں لے جارہا اپنی کو"

لے جارہا ہوں

اپکو کیا تکلیف ہے" وہ سیدھا بولا

" عمر

ڈیڈ" وہ انگلی اٹھا گیا

don't interrupt in my persnal affairs .

سنجیدگی سے وہ انکا منہ بند کرا گیا

ارے کیوں تیرے معملے میں نہ بولیں بھلا بچی ہماری ہے۔

"ساز بیٹا میری جان اندر جاؤ تم

آج سے پہلے اتنا شریں لہجہ کبھی نہیں تھا انکا

ساز نے عمر کی جانب دیکھا

ساز جاؤ اندر "تایا بھی جیسے دباد باسا چلائے

وہ اپنا ہاتھ چھڑانے لگی سب دیکھ رہے تھے لیکن یہ بات اب عمر کی ضد تھی

اسنے ان سب پر سرد نگاہ ڈالی اور اسے لیے باہر نکل گیا

امی "سوہانے پاؤں پیٹے

" تو تو چپ کر

عمر وہ لوگ مجھے مار دیں گے پلیز ایسا نہ کریں "ساز خود کو چھرانے لگی

گاڑی میں بیٹھو "وہ دروازہ کھول گیا

پلیز ضد نہ کریں مجھے کہیں نہیں جانا "وہ بے بسی سے بولی

گاڑی میں بیٹھو ساز میرا دماغ خراب نہ کرو "وہ دھاڑا

ساز کا دم سا خشک ہوا

جبکہ باقی سب جو پیچھے پیچھے ارہے تھے وہیں تھم گئے

بہت غلط کر رہے ہو تم "اشفاق صاحب پھنکارے

میرے مال پر پل رہا ہے آپ کا یہ خاندان آئندہ میری بیوی کے معملات

"میں کسی کی زبان نہ کھلے

اشفاق صاحب جانے سے پہلے اس سے بیس لاکھ لے کر گئے تھے تاکہ

دوکان میں کپڑہ ڈال کر کاروبار کو تیزی میں لے کر آئیں اسنے خاموشی سے

دیے تھے

انکا منہ سب کے سامنے اتر گیا جبکہ وہ دوبارہ گاگلز لگاتے وہاں سے گاری میں

سوار ہوا

سر پھرا تھا کون نہیں جانتا تھا

اسنے اپنی گاڑی باہر نکالی اور اس گھر سے نکل گیا

پیچھے سوہانے پاؤں پیٹخ ڈالے

صنم صوفیا تلملا گئیں ثروت بھی بے چین ہوئی اور تائی جان تو غصے سے

گالیاں دینے لگ

"اپکو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ لوگ بہت برا کریں گے میرے ساتھ

وہ ایک ہچکی بھرتی بولی

زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم بتاؤ" وہ نارملی پوچھ رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں

ہو

آپکی امی مجھے ماریں گی" وہ بولی

ایک تو یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ وہ میری ماں نہیں ہے یہ بات

مجھے ہر کسی کو بتانی پڑ رہی ہے" وہ بگڑا

میرا مطلب تائی جان" وہ سنبھل گئ

جان بھی لگانا ضروری نہیں تھا اسکے آگے تائی چڑیل کہو" وہ سنجیدہ تھا

میری امی نے بدتمیزی نہیں سیکھائ مجھے" وہ منہ بن کر بولی

غلامی سیکھائی ہے" اسنے سر جھٹکا سازشر مندہ ہو گئ

وہ تمھیں مارتی بھی ہیں" اسے جیسے یاد آیا اسکی پیشانی پر بل تھے ساز نے

ایک نگاہ اسے دیکھا اور پھر سر جھکا گئ

تو تم پاگل ہو جوان سے پٹتی ہو ایک گھما کر لگاؤ ہوش ٹھکانے لگیں اسکے" وہ

بھنایا

ہر کوئی عمر خیام نہیں ہوتا" وہ بولی جبکہ عمر کے لبوں پر مسکراہٹ اگئ

" ڈو یو نو تم میرا نام بہت پیارا لیتی ہو

میں فکر میں ہوں عمر" وہ جھنجھلائ

بے کار فکر ہے نہ ساز" وہ اسی کے انداز میں بولا

اب اب کیا ہو گا" وہ ناخن چبانے لگی عمر نے ناگواری سے اسکی سمت دیکھا

تمھارے اندر ہر گندی عادت ہے" وہ بولا

میں شراب نہیں پیتی" وہ منہ بنا کر بولی

بس یہ زبان میرے آگے ہی کھلتی ہے یہ نیا نیا کورس کر رہی ہو اور مجھ پر

" اپلائی کر رہی ہو سب سے پہلے

اپکو یہ مذاق لگ رہا ہے" وہ پریشان تھی

تمھیں کوئ کچھ نہیں کہے گا ڈونٹ وری اور یہ بار بار نہیں کہو گا تو اب سر نہ کھانا۔۔۔

کیسے نہیں کہے گا آپ تو پی لیتے ہیں تو یہ بھی یاد نہیں ہوتا کہ اپکی کوئی بیوی بھی ہے میں آپ پر کیسے بھروسہ کرلوں" وہ باہر گزرتے راستے کو کبھی اسکو دیکھتی بے چینی سے بولی

سریسلی سریسلی کبھی میری کسی نے اتنی انسلٹ نہیں کی اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتا میں تمھاری اتنی بکواس سنتا کیوں ہوں" اسنے گاڑی کو گھمایا

سازمنہ بسور گئ

کہاں جارہے ہیں ہم" وہ سوال کر گئ کیونکہ اسے یقین تھا وہ تھائی لینڈ نہیں جارہے اتنی جلدی ویزا پاسپورٹ کیسے ہو سکتا تھا سب۔۔۔۔

تھائی لینڈ" وہ سکون سے بولا

میرا اور اپکا مذاق نہیں ہے" وہ سر جھٹکتی باہر دیکھنے لگی

عمر اس بے عزتی پر ائ بر واچکا گیا

اب تھائی لینڈ جانا کون سا معجزہ تھا جو اسے یقین نہیں تھا

وہ کچھ نہیں بولا

اور ائیر پورٹ کا سفر یوں ہی چلنے لگا ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ساز

ایکدم چلائی

عمر'' اسنے اسکی جانب گردن موڑی

میں نے بھائی کو پیسے نہیں دیے پیسے تو میرے پاس ہیں انھوں نے دوبئ جانا

ہے آپ مجھے میرے بھائی کے پاس چھوڑ دیں پلیز'' وہ پریشانی سے بولی

ڈونٹ وری میں اسے سینڈ کر دوں گا اکاؤنٹ نمبر دے دو مجھے'' وہ اپنا

موبائل نکالتا بولا

کیسے سینڈ کریں گے پیسے تو میرے پاس ہیں'' وہ اسے مڑا ہوا چیک دیکھانے

لگی

Saaz I have balance I've my account so give me your brother's account number?

وہ سوالیہ نظروں سے سے دیکھنے لگا

وہ تو نہیں پتہ "وہ شرمندہ ہوئ

ٹھیک ہے موبائل نمبر دو" وہ ڈائل کرنے لگا

جبکہ ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتا وہ کسی بھی انگلش فلم کا ہیرو لگ رہا تھا جو

ساتھ بیٹھی لڑکی سے پک چکا تھا

وہ۔۔۔" ساز کو لگا اب وہ رو پڑے گی

کیا" عمر کو اسکی میسنی شکل پر صاف دکھائی رہا تھا کہ وہ اسکا نمبر بھی نہیں جانتی

اور یہ بہن بھائی ہیں" اسنے غصے سے گھورا

" انھوں نے کبھی نہیں بتایا

للو۔۔۔۔

" تمھارا بھائی نہیں تم ہو

"استغفار کریں ایسے لفظ استعمال نہیں کرتے

ماں نہ بنو میری" وہ غصے سے گاڑی دوبارہ موڑ گیا کیونکہ وہ یوں ہی اچھلتی رہتی اگر وہ اسکے بھائی تک پیسے نہ دیتا

جبکہ ساز بڑبڑائی

اللہ کرے" عمر اسکی بڑبڑاہٹ سن گیا تھا اسنے گردن مور کر ایک نظر اسکو دیکھا ساز کا دل دھک سے رہ گیا

وہ کاغذ سے زیادہ سینیٹر تھا اس موضوع کو لے کر۔۔۔

میرا مطلب۔۔ میرا مطلب ہمارا رشتہ کچھ اور" عمر نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا لی

اسکی ماں طوائف تھی یہ بات تو اسے کبھی زندگی بھولنے نہ دیتی

وہ دوبارہ گھر پہنچے

اور قسمت سے انھیں اندر جانا نہیں پڑا بدر اپنی بائیک سے دروازے پر ہی الجھ رہا تھا

عمر نے میر رنیچے کیا اور بدر کو اشارہ کیا

ہیلو"؟اسکی آواز گونجی سنجیدگی اسکے لہجے سے چھلک رہی تھی

بدر مڑا اور اپنی بہن کو اس عالیشان گاڑی میں دیکھ کر اسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی جبکہ ساز شرمندگی سے سر جھکا گی

کہ وہ بھائی کے سامنے اسکے ساتھ کیسے بیٹھی تھی

اپنا اکاؤنٹ نمبر دو" بنا سلام دعا کے دو توک بات کی تھی اسنے بدر کو اسکا انداز تو بہت برا لگا لیکن فلحال کچھ نہیں بولا اپنا نمبر دیا اور عمر نے کھڑے کھڑے اسے پیسے سینڈ کر دیے اور بنا کچھ بولے پیچھے گاڑی لی۔۔۔

ساز نے اسکی جانب دیکھا سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا

یہ لیں" اسنے وہ چیک دے دیا

تم رکھ لو" وہ نروٹھا نروٹھا سا لگ رہا تھا

"میں اتنے پیسوں کا کیا کروں گی

ساز کو کچھ سمجھ نہیں آئی

تو پھینک دو" اسنے موڑ کاٹا

ساز کو برا لگا معلوم نہیں کیوں؟

اسکے چہرے پر اسکی ماں کے نام سے سایہ سا کیوں لہرا جاتا تھا یہ تو وہ ان سے بے پناہ محبت کرتا تھا یہ پھر بے پناہ نفرت کیونکہ انکے متعلق کوئ اچھی یہ بری بات سہہ نہیں پاتا تھا اور تائی جان نے جو کچھ کہا اگر اسے پتہ چل جائے اسکا دل بہت دکھے گا وہ چہرہ موڑ گئ

ہم واقعی ملک سے باہر جا رہے ہیں" ساز کو یقین اب بھی نہیں تھا

اپنی چونچ بند رکھو" اسنے گاڑی کی سپیڈ بڑھالی

ساز چپ ہو گئ

وہ بھی عجیب تبدیلیاں خود میں محسوس کر رہی تھی یہ تو اسنے ہنگامہ مچایا تھا

کہ وہ اس نشئ سے شادی نہیں کرے گی اور اب اسکے سامنے نان سٹاپ کسی

ریڈیو کیطرح بولتی تھی وہ اس چیک کو ڈیش بورڈ پر رکھ گئ

عمر نے ایک نگاہ غلط بھی نہیں ڈالی

پانچ لاکھ روپے تھے کوئ عام بات تو نہیں تھی

اسنے فکر مندی سے دیکھا مگر مجال ہو اس پر کوئ اثر ہو رہا ہو وہ اتنی بڑی رقم

دھیان سے رکھ بھی لے

بدر مطمئین سا گھر کے اندر ایا تو گھر والوں میں عجیب کھلبلی سی تھی وہ کچن

میں چلا گیا کیونکہ اسکی ماں کا ٹھکانہ وہ ہی تھا

کیا ہوا ہے یہ باہر اتنا سخت ماحول کیوں ہے" وہ جاننا چاہتا تھا اسکے سارے

معملات پورے ہو گئے تھے اور جس سے ادھار لے کر اسنے یہ کام کروایا تھا

اب اسے پیسے بھی فوراسینڈ کر دیے تھے وہ خوش تھا زندگی نے اسے بہت

اچھا چانس دیا تھا

"ساز کو عمر اپنے ساتھ لے گیا ہے وہ معلوم نہیں کون سی جگہ ہے تائی لینڈ

کوئ بچوں کی جگہ لگ رہی ہے گھمانے لے گیا ہو گا" وہ خوشی سے بولیں

تھائی لینڈ "بدر حیران رہ گیا اور پھر ہنسنے لگا

وہ تائی لینڈ نہیں ہے تائی جان آپکے سر پر سوار ہو گئ ہیں وہ تھائی لینڈ ہے اور

آپکی بیٹی ملک سے باہر جا رہی ہے" وہ تفصیلاً بولا تو نجما لبوں میں انگلی دبا گئ

ہیں ساز ملک سے باہر گئ ہے" وہ حیران ہوئی

ہاں" وہ بولا تو نجما مسکرا دی

"بس عمر شراب پینا چھوڑ دے تو دل کا بڑا نہیں ہے

ہاں یہ تو ہے دل کا برا نہیں ہے خیر اپکو کچھ بتانا تھا" وہ بولا

کیا" نجما نے اسکی جانب دیکھا

امی وہ میں دوبئی جارہا ہوں وہاں بہت اچھی جاب لگی ہے میری تعلیم دیکھیں

میرے اس طرح کام آئی ہے تین لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ ہے

ہماری زندگی بدلنے والی ہے" وہ بتانے لگا نجما کی آنکھیں پھیل گئیں

"ہیں تین لاکھ روپے

ماہانہ "اسکے تو اٹک ہی گئے

جی "بدر خوش ہوا کہ وہ پہلے کیطرح رویہ نہیں دے رہیں تھیں

بدر بچے "انھوں نے اسکی پیشانی چوم لی

اتنی اچھی تنخواہ۔۔۔

کہاں ہے دوسرے دوسرے شہر میں ہے" وہ اسکا چہرہ تھامتی بولی

بدر نے انھیں سینے سے لگالیا

دوسرے ملک ہے امی لیکن دو ڈھائی گھنٹے کا سفر ہے ایک بار اچھے سے

کمانے لگ جاؤں پھر آپ دیکھنا آپکو اپنے اس بلالوں گا" وہ بولا

تو بھی دوسرے ملک جارہا ہے تم دونوں کے بنا میں یہاں کیا کروں گی'' وہ سوالیہ نگاہوں سے اداسی سے بولیں

بدر کچھ کہتا کہ خود ہی گھیرہ سانس بھر گئیں

کچھ نہیں ہوتا بیٹا یہ وقتی اداسی ہے یقینا میرا اللہ میرے دن بدلنا چاہتا ہے تو جا اور اچھے سے محنت کرنا'' وہ شاید خود بھی آزاد ہونا چاہتی تھیں تبھی بولیں

بدر نے انکے ہاتھ چوم لیے

میں بہت جلد آپکو بلالوں گا'' اسنے کہا

تو نجما کی آنکھوں میں جو نمی تھی بیٹے کی خوشی کے آگے چھپا گئ۔

اچھا تو یہ تو بگاڑ رہی ہے ان دونوں کو''تائی جو کچن میں چائے کا کہنے اور نجما کو باتیں سنانے ارہی تھی وہ چلائی تو دونوں نے انکی جانب دیکھا

ارے دیکھ لیں آپ آپ کی یہ بھاوج اپنی اولاد کو ہوا دیتی ہے اور تو تو کہاں سے دوبئ جانے والی شکل لے آیا ہے تیرے پاس اتنے پیسے کہاں سے

''آئے یہ دونوں بہن بھائی چور ہیں کہہ دیتی ہوں

عمر سے لیے ہیں آپکے پاس ایسا کچھ نہیں جو چرایا جائے اگر میں خستہ حال ہوں تو آپ بھی ہیں اب بلا وجہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے" ہائے اللہ میرے بچے کو لوٹ لیا اس چھوکرے نے "تائی کے لیے عمر اچانک ہی بچہ ہو گیا تھا

ارے سن بھی رہے ہیں عمر سے پیسے لے کر دوبئی جا رہا ہے بدر صاحب" وہ تایا جان سے بولیں جو جھٹکے سے کھڑے ہو گئے اج تو ساز اور بدر نے حیران و پریشان ہی کر دیا تھا سوہا کے قدموں تلے تو زمین کھسک گئ

کیا کہا دوبئی "تایا جان کو یقین نہیں آیا

عمر نے تمھیں کب پیسے دیے" وہ غصے سے بھڑکے

جب بھی دیے دے دیے میں دوبئ جا رہا ہوں" وہ سکون سے بولا

تیری کھال بدن سے نا کھینچ لو نکل کر دیکھا تو یہاں سے میری بیٹی تیرے لیے کیا ساری زندگی بیٹھی رہے گی" وہ دھاڑے

آپکی بیٹی اپکا مسلہ ہے میرا نہیں یہ منگنی زبردستی کی تھی اور آج تک بھی اگر ہے تو بھی زبردستی کی ہی ہے اپ نے اس سے پہلے بھی اپنی مرضی کی تھی اور اس لڑکی کو بھی اپنی مرضی میرے سر پر تھوپا تھا" بدر کو جیسے بہت کچھ یاد آیا

تایا جان آگے بڑھے اور کھینچ کر تھپڑ مارنا چاہا

جبکہ انکا ہاتھ بدر نے تھام لیا

نہیں تایا جان نہین اب مزید نہیں۔۔۔

آپ اس وقت سے ڈریں جس دن عمر کو وہ باب پتہ چلے گا جسے آپ اپنی کتاب سے پھٹا ہوا سمجھ رہے ہیں کیونکہ میں تو سب جانتا ہوں میں ہی آپکا رازنہ افشاں کردوں" وہ پہلی بار آنکھوں میں انکھیں ڈالتا غرایا سب بدر کے بدلے تیور دیکھ کر دنگ تھے

ارہم غصے سے ساز اور عمر کے نکلتے ہی چلا گیا تھا ورنہ اکثر بدر اور ارہم کی لڑائی ہو جاتی تھی

ہاں جیب میں پیسہ ہو تو زبان بھی طاقت ور ہو جاتی ہے پھر شاید کوئ جیت پائے

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا لیکن سامنے تایا جان تھے وہ اسکے نزدیک آئے۔۔۔۔

تو تجھے کیا لگتا رہا ہے راز صرف میرا ہے۔۔۔۔

تیری ماں کا کچھ نہیں۔۔۔۔تو اپنی ماں کو کس کے پاس چھوڑ کر جائے گا

۔۔۔۔

وہ مدھم آواز میں بولے بدر نے انکا گریبان جکڑ لیا

کیا بکواس کی ہے آپ نے" وہ بھڑکا

وہ خباثت سے مسکرائے جبکہ بدر کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں

وہ مسجد کے امام تھے وہ جونک تھا وہ اتنی بڑی نظر کے مالک تھے آج تک اسنے ایسا نہیں سوچا تھا وہ نیچے تو تھے مگر۔۔۔

بدر چھوڑو اپنے تایا کو۔۔۔۔

چھوڑو" نجما جلدی سے بیچ میں آئی

اشفاق صاحب تیلی لگا چکے تھے انگلی اٹھا کر بولے

میری بیٹی کو چھوڑ کر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

شادی ہو گی اور تم یہیں رہو گے یہ یاد رکھنا بدر زمان تم اشفاق کے ملازم

تھے ہو اور رہو گے تم جتنی گردن اٹھانا چاہو کوئی فرق نہیں پڑے گا" وہ

آنکھیں نکالتے وہاں سے چلے گئے جبکہ بدر نے ماں کو خود سے لگا لیا

" بھائی صاحب میرے بیٹے کو جانے دیں

امی" بدر نے انکا چہرہ تھام لیا اسکے وجود پر چونٹیاں رینگ رہیں تھیں

کہیں نہیں جا رہا میں" وہ بولا

" نہیں بدر نہیں تم جاؤ

امی آپ اندر چلیں میں یہیں ہوں" وہ نجما کو لے کر کمرے میں اگیا اور

دروازہ لاک کر لیا

ایسا لگا جیسے کسی نے اٹھا کر پٹخا ہو

یہ وہ شخص تھا جو پردے کے علاوہ گھر کی عورت کو گھر سے نہ نکلنے دے

۔۔۔۔

یہ وہ شخص تھا جو مار مار کر نماز کی جانب لے جاتا تھا۔۔۔

یہ وہ امام تھا جو لوگوں کو پانچ وقت کی نماز کی ترغیب دیتا تھا۔۔

وہ اپنی ماں کے ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔۔

"وہ ہواؤں میں تھا لیکن ہوائیں تو راس ہی نہیں آتی"

" بدر اپنا فیصلہ مت بدلنا تم جاؤ میرے بچے جاؤ اپنی زندگی بناؤ

اسنے کہا بدر کی آنکھوں میں وہ جزبات تھے کہ شاید وہ ایک ایک فرد کو چیر

کر رکھ دیتا

زندگی تو اب میں بناو گا امی میں دیکھنا آپ اب زندگی بناؤ گا" شدت جذبات

سے اسکی آنکھوں کے کنارے سرخ ہو گئے تھے اور ایسا لگا ابھی پھٹ جائیں

گی اسکی انکھیں۔۔۔

" اپ ریسٹ کریں

مگر کھانا بنانا" جس کا دل کرے گا وہ بنائے گا اپ آرام کریں ورنہ میں

کمرے میں بند کر دوں گا اپکو" وہ ذرا غصے سے بولا

"اچھا تم پرہشان نہ ہو میں بھائی جان سے خود بات کروں

امی" وہ دھاڑا اٹھا

نجما حیران رہ گئ

"اس کتے کے منہ بھی مت لگیے گا آپ میں دیکھ لوں گا جو مجھے کرنا ہے

بدر اس طرح بولو گے" نجما نے ٹوکا جبکہ وہ مٹھیاں بھینچ کر دروازہ بند کرتا

باہر اگیا تو لاونج میں صرف سوہا کھڑی تھی

سکون سے مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی

تمھیں کیا لگا مجھے چھوڑنا اتنا آسان ہے بدر" وہ مسکرائی

میں تمھیں چھوڑ بھی نہیں رہا سوہا" بدر نے سنجیدگی سے کہا

فکر نہ کرو میں تمھیں نہیں چھوڑو گا" وہ سنجیدگی سے بولا

سوہا کو عجیب سا لگا وہ اس سے نگاہ چرا لیتا تھا وہ اسکی جانب سے نظر بچا لیتا تھا

جواب نہیں دیتا تھا اچانک اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال گیا تھا

سوہا نے اپنا خیال جھٹکا

ہمم دوبئ جاؤ گے تمھیں اپنے پاس سے کہیں جانے نہیں دوں گی اپنے

اونچے اونچے انکے خوابوں کو میرے قدموں میں لے آؤ بدر کیونکہ میں

اس باپ کی بیٹی ہوں جو سب کچھ کر سکتا ہے چٹکیوں میں" وہ ہوا بازی میں

لگ گئ تھی لیکن جب بدر کی بات سنی تو جان نکلی تھی اور اب اسکے سامنے

اوور ہو رہی تھی

بدر نے اسکی جانب سکون سے دیکھا اور چلا گیا جبکہ سوہا کو اسکا انداز بہت

عجیب لگا تھا پھر اسنے سر جھٹکا وہ ایسا ہی تھا اور ایک بار پھر سے تلملا اٹھی اسے

بہت غصہ تھا ساز ملک سے باہر چلی گئ وہ نہیں گئ

اگر ایسا ہو شادی ہو جائے اور وہ بھی دوبئ چلی جائے ہاں یہ ٹھیک ہے

وہ جلدی سے امی کے پاس آگئ اور امی کو کمرے سے باہر نکال لائی۔۔۔

اب کیا ہے تیرا باپ بہت غصے میں ہے "امی بولیں

"آپ ابو سے کہیں کہ شادی کرا کر مجھے اور بدر کو باہر جانے دیں

تیری بے حیائی کے تو ریکارڈ ٹوٹیں گے "وہ غصے سے بولیں

"لو ساز کی ٹوٹ گے میرا تو منگیتر ہے بدر

"چپ ہو جاوہ اندر تیری شادی کا ہی ذکر کر رہے ہیں

ہیں سچی "وہ اچھل اٹھی

اف اللہ "وہ اندر چلی گئیں

بدر اور میری شادی "وہ جھومی اور صنم اور صوفیا کو بتانے چلی گئ

بیچاریاں اب تک دونوں بہنیں اس سبحان کے انتظار میں تھیں ویسے اب تم

دونوں کا انتظار بے کار ہے یقیناً اسے پتہ لگ گیا ہو گا ساز کی شادی ہو گئی ہے

" تو اسنے لفٹ نہیں کرایا کسی کو

اسے کہتے ہیں خوابوں کا ریزہ ریزہ ہونا "وہ قہقہہ لگا کر ہنسی

ہمیں لگا ہم اب دوست بن گئے ہیں تم ہم پر طنز کر رہی ہو "صنم بولی

دوستی تم دونوں سے۔۔۔۔

" اپنے آپ کو دیکھا ہے پھٹے پرانے کپڑوں میں رہتی ہو تم دونوں

وہ نہایت ناگواری سے بولی جبکہ دونوں کا منہ اتر گیا اور باہر نکل گئی

صوفیا نے صنم کو دیکھا۔۔۔

بہت اچھا ہوا ہے تمھارے ساتھ ہم ساز کے دوست تھے اسکے ساتھ

بیوفائی اس کے لیے اور اسکی دوگلی ماں کے لیے کی تھی جو صرف ہمیں

"استعمال کر رہے تھے

صوفیا نے اکثر صنم کو روکا تھا کہ وہ ساز کے ساتھ ایسا نہ کرے مگر صنم پر تو

سبحان کا بخار چڑھ گیا تھا

اور وہ لڑکا بھی واپس نہ ایا اور وہ دونوں اپنی دوست سے بھی ہاتھ گنوا بیٹھیں

سوہا جبکہ اڑتی اڑتی پھر رہی تھی

"دادی جان آپکی چائے

ایزہ نے چائے کا کپ بیچ میں رکھا

اپنے شوہر کے لیے نہیں بنائی" وہ گھورنے لگیں

" وہ یہاں نہیں ہیں ابھی

" آنے والا ہے۔۔۔لو ابھی گیا

اجا میرا بچہ میرا لال" وہ شاہنواز کو اندر آتا دیکھ مسکرائیں

شاہنواز جھکا ان سے پیار کرایا اور ایزہ کی جانب دیکھا جو نگاہ جھکا گئ

شوہر آئے تو منہ میں ایلفی ڈال لیتے ہیں یہ سلام دعا بھی کرتے ہیں یہ بہت بد تمیز ہو گئ ہے شاہ تیری چھوٹ نے اسے بد تمیز کیا ہے" وہ بگڑ کر بولیں

ایزہ نے نگاہ اٹھائی شاہنواز کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا سخت زہر لگی تھی یہ مسکراہٹ۔۔۔۔

اسلام علیکم" وہ سٹریٹ سا بولی

وہ وعلیکم سلام کہتا کہ دادی جان کو سکون نہ آیا

کوئ پیار نہیں کوئی محبت نہیں تو احسان کر رہی ہے

مجھ سے اتنا ہی بولا جاتا ہے" وہ منمنائی اور چلی گئ

یہ لو بھلا بکر بکر کرتی زبان دیکھوا سکی" وہ بھڑکیں

رہنے دیں دادی غصہ ہے مجھ پر""" شاہنواز بولا جبکہ ایزہ نے جاتے جاتے

بل کھا کر اسے دیکھا اب دادی جان اسکی شامت لے آتی

ہائے میرے لال یہ کیا بلا لے ائی میں تیرے سر پر میرا معصوم سا بچہ "وہ

اسے گلے سے لگا گئیں دکھ سے رونے لگ گئیں ایزہ اسے ہی دیکھ رہی تھی بو

خوبصورتی سے آنکھ دبا گیا گویا مزاہ ارہا ہو اب اسے اس سرد جنگ میں

اسے تو میں سیدھا کر دوں گی تو فکر نہ کر" وہ بولیں وہ فرمابرداری سے سر ہلا

گیا جبکہ ایزہ پاوں پٹخ کر اندر چلی گئ

اور جب کمرے میں آئی تو بیڈ پر بیٹھتے اچانک ہی اپنی حرکت پر گھیری سوچ

میں اتر گئ

کیا پرانی ایزہ اسکے اندر لوٹ رہی تھی ؟

۔۔۔۔۔۔۔۔

تایا جان اسے اپنے ارد گرد اسی طرح دیکھ کر مطمئین ہو گئے تھے کہ وہ نہیں جائے گا لیکن کچھ حیرانگی اس بات کی تھی کہ وہ ضرورت سے زیادہ خاموش تھا

خاموشی سے انکی ساری باتیں مان رہا تھا یہاں تک کے وہ دکان پر آیا تو انھوں نے جھڑکے دے کر نکال دیا تب بھی ایک لفظ نہیں بولا انکے سارے کام کیے جس طرح انھوں نے کہے

لیکن انکے اندر ایک آگ تھی اور وہ یہ تھی کہ ساز کو عمر لے گی اور وہ ساز انکے روکنے پر رکی نہیں اسکے ساتھ چلی گئ وہ اتنی عیاشی کرے انھیں کہاں برداشت ہونی تھی یہ بات۔۔ دوسری طرف گھر میں الگ واویلا تھا فلحال کر تو وہ کچھ سکتے نہیں تھے تبھی اپنی بیوی اور بیٹی کا دماغ ادھر ادھر کرنے کے لیے سوہا کی شادی کا شوشہ چھوڑ دیا

اور حیرت انگیز طور پر بدر نے چوں چراں نہیں کی

وہ مان گیا سیدھی طرح۔۔تایا جان کو حیران تو کر رہا تھا لیکن وہ ہمیشہ سے

ایک خود غرض انسان تھے انھیں صرف اپنی غرض تھی۔۔۔

گھر میں شادی کی تیاریاں ساز کے جانے کے اگلے روز ہی شروع ہو گئیں

اب کام ثروت اور اسکی بیٹیوں کو بھی کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ ساز نہیں تھی اور

نجما پر اس طرح کام بٹ گیا تھا

ہاں سنو صنم فارغ ادھر ادھر بھی تو پھر رہی ہو میرا ذرا مینی پیڈی کر دو میں

نے ابھی خریدا ہے سارا سامان۔۔۔

میں کیوں کروں تمھارے پاس اپنے ہاتھ نہیں" صنم نے سیدھا جواب دیا

سوہا نے اسکی جانب آنکھیں سکیڑ کر دیکھا

تم بات کس سے کر رہی ہو جانتی ہو" وہ بھنائی

"میں

امی دیکھنا یہ کیا بول رہی ہے "تائی بھی آگئیں اور صنم کے الفاظ وہیں رک گئے

کیا بول رہی ہے" وہ گھور کر اسے دیکھنے لگی

میں نے بس اتنا ہی کہا کہ میرے پاوں پر مینی پیڈی کر دو کہتی ہے تمھارے اپنے ہاتھ نہیں نوکر ہیں تمھارے اور تمھاری ماں کے۔۔۔اپنی اوقات میں رہو تم سب" سوہانہ چار باتیں لگا دیں

نہیں تائی جان میں نے ایسا کچھ نہیں کہا

تو میری بیٹی جھوٹ بولے گی میں تم سب کی اوقات بتا دوں گی اپنی اپنی اوقات نہ ہی بھولو تو اچھا ہے جو کام کہہ رہی ہے سیدھی طرح کرو ورنہ تم لوگوں کا خرچہ پانی بند کروا دوں گی" وہ چلائیں صنم کے رنگ سے اڑ تھے آنے دو اس ساز کو یہ منہ پر ہاتھ پھیر کر کہتی ہو تھپڑوں سے اسکو لہولہان نہ کر دوں تو کہنا" سب کے اندر ساز کے نام کی الگ ہی ہیبت تھی

صنم کو چار نچار بیٹھنا ہی پڑا اور سوہا مطمئین سی ہو کر اسکی گود میں پاؤں رکھ گئی

اور صنم سر جھکائے آنسو ضبط کیے اسکا کام کرنے لگی۔

آج احساس ہوا تھا کہ ساز کیا محسوس کرتی ہو گی اُنھوں نے ساز کے ساتھ

بہت غلط کیا تھا

سوہا نے سر جھٹکا اسے انکار کرنے والا اسی طرح آنسو بہائے گا وہ ابھی نیل

فائل کرتی کہ بدر کو آتے دیکھ اسکی آنکھیں چمکیں

وہ جلدی سے اٹھی

کیسے ہو" اسکے سامنے اگئی

صنم حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

ٹھیک" وہ مسکرایا

سوہا پھولے نہیں سمائی

" تم کیسی ہو

میں بھی ٹھیک ہوں بدر مجھے یقین نہیں ارہا ہماری شادی ہورہی ہے" وہ بے پناہ خوشی سے چہکی

بس اب کرلو نہ یقین آنے والی تو کوئی بھی بات نہیں" بدر سکون سے بولا

ہاں یہ ہی بات ہے" وہ مسکرائی

چلتا ہوں کام ہیں" کہہ کر وہ چلا گیا

سوہا نے حیرانگی سے پھٹی ہوئ آنکھیں لیے بیٹھی صنم کو ذرا اترا کر دیکھا

" بس دل ہار گیا مجھ پر۔۔۔اب میں خوبصورت ہی اتنی ہوں

وہ اپنے بال جھٹک کر بولی اور دوبارہ اسکے سامنے بیٹھ گئ

تائی جان جو ساز کو اسکے شوہر کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں انکی اپنی بیٹی منگیتر کے سامنے کیسے اٹھلا رہی تھی

وہ پھر سے سر جھکا گئ

ہاں مجھے آئے ہوئے اتنے دن ہو گئے میں تجھے دیکھتی ہوں تو شاہنواز سے کٹی کٹی رہتی ہے اور میرا بچہ مجال ہے ایک لفظ بھی بولے تجھے یہاں اکر تو بدل ہی گیا ہے ذرا جو تو اسکی آنکھ کی گھوڑی میں رہی ہو" شاہنواز آج صبح ہی شام تک کے ٹور کے لیے نکلا تھا اسکا بزنس ٹور تھا اور دادی جان سمیت دادی جان کے سامنے اسے بھی بتایا وہ شاہنواز جو صرف حکم دیتا تھا اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کے لیے جان بوجھ کر دادی جان کے سامنے اسنے کہا تو ایزہ کچھ کہہ نہیں سکی اور تب سے دادی جان کا منہ بنا ہوا تھا

وہ انکے لیے چائے کا کپ رکھ کر کچھ فاصلے پر بیٹھ گی تو انھوں نے اسے ذرا گھور کر دیکھا ایزہ سر جھکائے بیٹھی رہی کیسے کہتی کہ جب سے اسنے فہیم کو مارا ہے تب سے وہ اس سے کس بری طرح سے بد ظن ہے
اور خود کو قصوروار سمجھتی ہے

پوچھ رہی ہوں کچھ " وہ ذرا غصے میں بولیں ایسی ہی تھیں لمحوں میں غصے سے بھر جاتی تھیں بلکل اپنے پوتے کیطرح۔۔۔

ایسا نہیں ہے میں بس وہ شاہ نے گھر سے ملازم نکال دیے تو کام وغیرہ میں لگی ہوتی ہوں تو شاید اپکو لگا "

اسنے سہولت سے جواب دیا

اور یہ تو کمرے میں جاتی ہے تو کیا پٹ سے سو جاتی ہے میرے پوتا پوتی کیا میرے مرنے کے بعد دے گی " وہ بھڑکیں ایزہ سرخ سی ہو گئ۔۔۔

جب انکا پوتا چاہتا ہی نہیں تھا وہ کر کیا سکتی تھی اس معاملے میں

مرد آوارہ ہوتے ہیں عورت کو اپنی گود کی فکر خود کرنی چاہیے " وہ گویا سمجھا رہی تھیں اور وہ بیٹھے بیٹھے شرمندہ ہو رہی تھی

وہ چپ ہو گئیں ایزہ نے شکر ادا کیا

آج شاہ آئے تو اچھا سا تیار ہو کر اسکے سامنے چلی جانا

تاکہ " وہ رکیں

دل کیا کہہ دے کہ نہیں اس سے آگے بھی آپ کی گائیڈ لائیں لے لیتی ہوں مگر منہ دبائے بیٹھی رہی

سمجھ میں ارہی ہے یہ تربوز جیسا سر لیے بیٹھی ہے" وہ بھڑک اٹھیں

دادی جان آج کل طبعیت ٹھیک نہیں" وہ جان بچانے کو بولی

مجھے غصہ نہ دلا ایزہ" وہ آگ بگولہ ہو گئیں

ایزہ سے نگاہ بھی نہیں اٹھ رہی تھی

یعنی تو نے ایسے نہیں ماننا۔۔۔وہ گھیرہ سانس بھر گئیں

زمیر" انھوں نے آواز لگائی اور وہ جو شاہنواز کا نیا ملازم تھا اندر داخل ہوا

ایزہ نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا مگر وہ ایزہ کو دیکھ کر لمحوں میں سن ہو گیا

دادی جان کیا کر رہی ہیں" ایزہ کے تو ہاتھ پاوں پھول گئے اب کیا نیا شوشہ چھوڑیں گی وہ۔۔۔

ہاں وہ بچیاں وہ کون ہوتی ہے جو لیپسٹک پاؤڈر لگاتی ہیں" زمیر نے انکی بات کو فورا اپک کیا

بیوٹیشنز "ایزہ سر جھکائے بیٹھی تھی

ہاں وہی تو ذرا انھیں تو لے آ یہ تو چاہتی ہے بوڑھی کھڑوس مر جائے پوتا پوتی نہ دیکھے "وہ بھنائی ایزہ کو لگا وہ جتنا سر جھکا گئی ہے شاید اسکی گردن ٹوٹ جائے

جی "زمیر نے اتنا ہی کہا اور وہاں سے نکل گیا

یہ شاہنواز کی بیوی ہے "جاتے جاتے اسکے لبوں سے بس اتنے ہی الفاظ نکلے تھے

دادی جان وہ غیر آدمی ہیں ایسی باتیں انکے سامنے "چپ کر بہت زبان چلنے لگ گئی تیری کہہ کر بھیجا تھا تجھے خوشخبری سنا دیو

مگر تو میرے مرنے کے بعد بھی اپنی جگہ سے ہلے گی نہیں۔۔۔

وہ بھڑکیں ایزہ منہ بنا گئی۔

دادی جان کو غصہ چڑھا اور کوئی چیز اسے مارنے کو ڈھونڈنے لگیں وہ جلدی سے بچ کر چھوٹے بچوں کیطرح بھاگ کھڑی ہوئیں

وہ اسکے بھاگنے پر ہنسی دبا گئیں پہلی بار اس کا یوں بولنا چلانا اچھا لگا تھا۔

ورنہ انھیں لگتا تھا وہ اپنے عاشق کے غم میں غلطاں ہے اور انکے بیٹے کے حق پر ڈاکہ ڈالتی ہے جس کی بنا پر انکی سختی اسکے ساتھ بڑھتی ہی چلی جاتی تھی

مگر اب معملات میں خود بخود نرمی اتر رہی تھی۔۔۔۔

زمیر آدھے گھنٹے میں دادی کا حکم پورا کر چکا تھا

دادی نے ان دونوں کو دیکھا

میری بہو کو تیار کر دو" وہ بولیں

کہاں ہے آپکی بہو" زمیر کی بھی نگاہ نے لاشعوری طور پر تلاشہ تھا اسے جبکہ دادی جان نے مڑ کر کچن میں دیکھا

ایزہ اب تو باہر ا رہی ہے یہ میں اندر اور" ضدی تو بہت ہی تھی

وہ بھڑک کر بولیں

مجال ہے وہ نکلی ہو

اچھا بھئ اب پیٹے گی یہ مجھ سے" وہ تینوں اجنبی لوگوں حیرانگی سے یہ بہواور ساس کا رشتہ دیکھ رہے تھے وہ فورا باہر اگی اور وہ دو لڑکیاں اس نازک سی گڑیا جیسی لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گیئں جو بے حد حسین تھی اور شاید رو رہی تھی کیونکہ آنکھیں سرخ تھیں

کتنی پیاری ہے یہ لڑکی" ان میں سے ایک آگے بڑھی

ارے بس کوئ نہیں میرے شاہ کی ہے تم نے بس تیار کرنا ہے اسکو میرے شاہ کے لیے جاؤ اب اور یہ منع کرے نہ مجھے بتانا" وہ بولیں

تو ایزہ نے چور نگاہوں سے اسے دیکھا

تھپڑ کھائے گی ایزہ" وہ بھڑکیں

وہ پھر منہ بنا گئ۔

لو جی پھول گیا منہ کیا خوش کرے گی یہ میرے بیٹے کو" وہ بہت افسوس میں تھیں جبکہ ایزہ تو اندر چلی گئ وہ دونوں لڑکیاں بھی اسکے ساتھ ہنستی ہوئ چلی گیئں۔

جبکہ زمیر کی کھوئی کھوئی نگاہیں اب بھی اسی جگہ پر تھیں جہاں سے وہ گئی تھی

اے چھورے تو کیا ٹکر ٹکر دیکھ رہا جا باہر "انھوں نے اسے بھی جھاڑ دیا زمیر سر ہلا کر باہر چلا گیا

آپکی ساس تو بہت غصے والی ہیں" وہ اسکے گال کھینچتی بولی

ایزہ نے کوئی جواب نہیں دیا

جبکہ ان لڑکیوں نے اس سے بہت بات چیت کی یہاں تک کے اسکی وارڈروپ میں خود ہی گھس گئیں۔

جبکہ ان میں سے ایک کی نگاہ شاہنواز کی تصویر پر گئی۔۔۔

جو کہ ریک میں لگی ہوئی تھی

یہ آپکے ہزبنڈ ہیں" وہ حیرانگی سے بولی

ایزہ جو اس میک اپ اور ان فضول کی حرکتوں سے اکتائی ہوئی تھی منہ بنا کر سر ہلا گئی

اف کتنے ہینڈسم ہے یار" وہ لڑکی بولی ایزہ نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا یہ بات وہ بھی بخوبی جانتی تھی کہ شاہنواز بہت ہینڈسم ہے اور اسے اسی بات کا دکھ تھا کہ قدرتی طور پر وجاہت کے ساتھ ساتھ بے شمار دولت نے اسکو آسمان پر بیٹھا رکھا تھا۔

وہ دونوں لڑکیاں شاہنواز کی تعریفوں میں لگیں تھیں جبکہ ایزہ خاموشی سے بیٹھی تھی اسکے چہرے پر کچھ دیر تک ان لوگوں نے خوبصورت سا میک اپ کر دیا۔

اور اسکے ڈریسز میں زیادہ تر ساڑھی ہی تھی تبھی انھوں نے کوئی ایک واہیات سی ساڑھی نکال لی جو شاید ہی اسنے کبھی چھوئی بھی تھی۔۔۔

نہیں میں یہ نہیں پہنو گی" اسکا بلاوز ایک بو کی صورت تھا

جو کو کافی اکورڈ لگتا

ایزہ دامن بچا گئی اور خود سے ہی اس جانب بڑھی جہاں دیکھنے لائق تو لباس تھا

نہیں یہ بہت اچھا لگے گا ویسے بھی آپکی دادی جو چاہتی ہیں" وہ دونوں ہنسنے لگیں

وہ بزرگ ہیں وہ کچھ بھی کہیں ضروری تو نہیں کہ مان لیا جائے" ایزہ سنجیدگی سے بولی

لیکن یہ بہت خوبصورت لگتی آپ کے ہزبنڈ لائے تھے" وہ اشتیاق سے پوچھنے لگی

ہمم شاید میں نے کبھی توجہ نہیں دی" وہ بولی اور ایک ساڑھی کھینچ لی

ان لوگوں نے وہ ایکطرف رکھ دی تب تک دادی جان بھی اگئیں

ماشاءاللہ پہلے ہی پیاری ہے" انھوں نے اسکے اوپر سے پیسے وارے

دادی جان ویسے جو ڈریس یہ ہے نہ یہ بہت اچھا لگے گا لیکن آپکی بہو تو ماننے کو تیار مہیں" جان بوجھ کر ان دونوں نے اسے شرمندہ کیا تھا

ایزہ نے اس ساڑھی کیطرف دیکھا۔

ارے چھوڑیو یہ تو بس کپڑے ہے باندھنے والا" وہ اسکا بلاوز ٹٹولتے ہوئے بولیں

دادی جان یہ دیکھیے میں یہ پہن لیتی ہوں "ایزہ بری طرح سرخ پڑتی بولی

ہاں یہ ٹھیک ہے" وہ سر ہلا گئیں

دادی جان یہ اپکا پوتا ہی لایا ہے دیکھیے یہ ذرا انگریزوں کا لباس ہے اب شاہ سر لائے تو میم کے لیے ہی ہیں نہ تو "

پلیز میں یہ نہیں پہنو گی "ایزہ کو غصہ چڑھا

وہ کیسے فیس کرے گی کسی کو۔۔۔

وہ دونوں چپ ہو گئیں کچھ دیر دادی جان اسے دیکھتی رہیں

میرے شاہ کی پسند ہی پہنے گی بس تو چل چھوڑ یہ سب وہی پہن" وہ بولیں

اور ایزہ کا دم نکل گیا دل کیا شاہ کو ہی بہت ساری سنا دے لیکن اتنا اسکے سامنے بھی تو بولنے کی جرت نہیں تھی

زبردستی ان لوگوں نے اسے وہ پہنا دیا کہ ایزہ آنکھ تو کیا اٹھاتی بس خود کو چادر میں ڈھانپ گئی دادی جان کے سامنے چادر میں ہی آئی

وہ خود سٹپٹا اٹھیں

استغفراللہ" کہہ کر باہر نکل گئیں جب کہ ان دونوں لڑکیوں کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

تم واقعی بہت حسین لگ رہی ہو بس پہلی ساس دیکھی ہے جو اپنی بہو کو اس بات پر اکسا رہی ہے" وہ ہنستی ہوئی بولیں ایزہ کو تو دونوں ہی بری لگیں تھیں

وہ اس سے مل کر چلی گئیں

اور ایزہ میں تنہائی بھی ہمت نہیں تھی وہ خود پر سے چادر اتارے اسنے وقت دیکھا رات کے دس بج چکے تھے

اسے بھوک لگی تھی دادی جان تو اسے دیکھ کر شرمندگی سے غائب ہو گئیں اور وہ کچن میں اگئ

دوسری طرف زمیران لڑکیوں کو چھوڑنے کے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھنے کوایک لمحے کے لیے مچل سا گیا

ایک تو حسن پھر بے شمار پھر اس پر تراش خراش۔۔۔

اسکے لمبے بال لہراتے ہوئے دیکھ رہے تھے بڑی ساری چادر میں خود کو چھپائے وہ کچن میں کچھ کر رہی تھی

اچانک اسنے جان بوجھ کر کھانسی کی۔۔۔

ایزہ جلدی سے مڑی اور زمیر تو دنگ ہی رہ گیا

اسکی جانب دیکھتا بت بن گیا

وہ کیا چیز تھی جادوئی آپسرا سی۔۔

شاہنواز بلا کا حسین مرد تھا اسکے ساتھ ایسی حسین ترین لڑکی ہی جچتی لیکن دونوں کی عمروں میں واضح فرق تھا ایزہ بلکل موم کی گڑیا سی تھی اور وہ اس موم کی گڑیا کا مالک۔۔۔۔

زمیر اسے دیکھتا رہ گیا ایزہ نے اپنا چہرہ موڑ لیا اور چادر کو اور بھی زور سے پکڑ لیا

زمیر نے اسکی یہ حرکت دیکھی اور خود ہی وہاں سے باہر نکل گیا

یہ غلط تھا کیونکہ وہ نوجوان تھا جو شاید اس سے دو تین سال ہی بڑا ہو گا 24 یا 25 سال کا تھا اچھا نہیں لگا وہ دوبارہ کمرے میں اگئ

لیکن اچانک اسے خیال آیا شاہنواز اور اسکے مابین سرد جنگ ہے وہ خود کو یاد دلاتی دوسرے کمرے میں چلی گئ

وہ رات بارہ یہ ایک بجے کے قریب گھر میں آیا زمیر سے کچھ بات چیت کی

اور اسے وہاں سے جانے کا کہا زمیر مڑ کر اسکو دیکھتا رہا

وہ کافی پر ثروت سی شخصیت رکھتا تھا کہ اسکے آگے وہ خود کو دبتا ہوا محسوس کرے

لیکن ایزہ کا حسن اور شاہنواز کا اندر جانا معلوم نہیں اسے کیوں جلا سا رہا تھا

۔۔۔۔

وہ اندر آیا اور دادی کے کمرے میں جھانکا وہ حیران کن طور پر جاگ رہیں تھیں

ارے آگیا میرا بچہ "وہ اسکی بلائیں لیں لگی

خیریت اب تک جاگ رہی ہیں اپ "وہ بولا تو وہ سر ہلا گئیں اسپر دم کیا پھونکیں ماریں اور منہ بنا کر بولیں

یہ تیری بیوی بہت تنگ کرتی ہے مجھے اتنا زیادہ اس میں نکھرا ہے مجال ہے اسکا نکھرا ٹوٹے "وہ شکایتیں لگانے لگیں شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا

میں کرتا ہوں بات "وہ اتنا ہی بولا

ارے تو کیوں بات کرے گا یہ لڑکی اتنی ٹیڑھی تھی تو نہیں اب تیار ہوئی تیرے لیے ہوئی ہے نہ نہیں جی شوہر سے نکھرے اٹھوانے ہوتے ہیں آج کل کے زمانے میں تو عورتوں نے مرد کو ملازم سمجھ لیا

گھس گی دوسرے کمرے میں۔۔۔میں تو کہتی ہوا سے دو تھپڑ لگا کر سیدھا کر دے" وہ ناک منہ چڑھا رہی تھیں کیونکہ جب وہ شاہنواز کے کمرے میں گئیں تو وہاں نہیں تھی اور دوسرا کمرہ لک تھا وہ غصے سے شاہنواز کا ہی انتظار کرنے لگیں

یقینا یہ کام بھی آپ نے ہی کرایا ہو گا" وہ اسکی تیاری پر بولا

ارے بیٹا میں تو یہ چاہتی ہوں کہ بچے ہو تیرے کیا چوپا بلی کا کھیل لگا کر بیٹھی ہے یہ لڑکی میں کہہ دیتی ہوں تیری دوسری شادی کرا دوں گی میں تب اسکے ہوش ٹھکانے آئیں گے" وہ غصے سے بولیں شاہنواز نے انکا ہاتھ تھامے

" آپ ٹینشن نہ لیں میں دیکھ لوں گا

ہاں بس تم ہی دیکھو گے بیٹے یہ تجھے غصہ ہی دلاتی ہے" وہ بولیں تو وہ اٹھ گیا

اور دادی جان نے دیکھا وہ بنا کچھ کہے کمرے میں چلا گیا تھا انھیں لگا ایزہ اسپر کوئی جادو کر چکی ہے جو شاہنواز ایسا ہو گیا ہے ڈھیلا ڈھیلا ورنہ ایک دبکا ہی کافی تھا اسکا تو اس چوئی کو۔۔

وہ مزید کوئ قدم لیتی کہ ایزہ باہر خود ہی اگی اور دادی جان نے اسے وہیں جا لیا

گھورنے لگیں ایزہ نے بیچارگی سے دیکھا وہ اسے اندر جانے کا اشارہ کر رہی تھیں

ایزہ خود کو کوسنے لگی کہ وہ نکلی ہی کیوں وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اندر چلی ہی گی اور دادی جان کو اب چین کی سانس ائی تھی

وہ اللہ کا شکر ادا کرتی کمرے میں چلی گئیں

ایزہ اندر آئی شاہنواز ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تھا اسے دیکھا وہ تیار تھی چادر خود پر لپٹی ہوئی تھی

تو یہ تیاری کرائی ہے دادی جان نے تمھاری" وہ اسے آئینے میں سے ہی دیکھ رہا تھا

کیا یہ اتنی خاص ہے کہ شاہنواز کو اپیل کرے" وہ طنزیہ مسکرایا

وہی شکل وہی سب کچھ اور دادی جان پوتے پوتیاں کے خواب دیکھ رہی ہیں" وہ طنزیہ ہنس رہا تھا ایزہ کو معلوم نہیں کیوں بہت برا لگا ویسے اسکے پیچھے پڑا رہتا تھا اور اب اسے باتیں سنا رہا تھا لیکن پھر بھی سر جھکائے کھڑی رہی

تم دادی جان کو تنگ کیوں کرتی ہو" بلآخر وہ مدعے پر آیا انداز سنجیدہ تھا پہلے کی طرح مگر ایزہ کو ڈر نہیں لگ رہا تھا

میں انھیں تنگ نہیں کرتی وہ مجھے کرتی ہیں سارے دن پوچھتی ہیں کہ مجھے پوتا پوتی کب دو گی" وہ بولی

تو تم نے کیا بتایا" وہ اسکے نزدیک آیا

کہ میں آپکو پسند نہیں ہوں" وہ کہہ کر اسکے قریب آنے پر کچھ گھبراتی مڑ

گی کہ شاہنواز نے اسکا شانا تھام لیا

ہاں یہ تو ٹھیک ہی کہا تم نے کہاں شاہنواز کہاں تم" وہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں

کی تراش میں اچھالتا بولا

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا

جی کہاں آپ قاتل اور کہاں میں" وہ بھڑک اٹھی

سوچ لو تمھارا ابھی قتل کر سکتا ہوں" وہ سینے پر ہاتھ باندھ گیا

ایزہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا

اگر آپ کی بات ہو گئی ہو تو میں چلی جاوں" وہ بولی

دادی جان کو تنگ مت کرنا آئندہ ان سے دوستی کرو نہ کہ انھیں بچوں

کیطرح تنگ کرو" وہ بولا

جاؤ فریش ہو کر لیٹ جاؤ میں تھکا ہوا ہوں" وہ کہہ کر ڈریسنگ میں چلا گیا

ایزہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا اسکا لہجہ کچھ عجیب تھا گھمنڈ تو ویسا ہی تھا لیکن لہجہ عجیب تھا جیسے وہ اداس ہو۔۔۔۔

وہ سر جھٹکتی واشروم کیطرف شکرادا کرتی بڑھی اور ڈریسنگ پر اسکا موبائل دیکھ کر رک گئ۔

ایک تصویر تھی وہ نہیں جانتی تھی کس کی ہے نہ ہی اسنے کبھی اسکے اس پاس اس عورت کو دیکھا لیکن وہ عورت نہایت حسین تھی وہ نہ سمجھی سے اس تصویر کو دیکھنے لگی

معلوم نہیں کیوں اسپر سے نگاہ ہی نہ ہٹ سکی۔۔۔

اسکی خوبصورتی اتنی متاثر کن تھی کہ وہ جم گئ تھی اور مسلسل اس تصویر کو گھورے جارہی تھی

یہاں تک کے شاہنواز چینج کر کے باہر نکل آیا اسنے ایزہ کو اور پھر اپنے موبائل کی جانب دیکھا آگے بڑھ کر موبائل اچک لیا۔۔۔

یہ کون ہے؟

بے ساختہ ہی اسکے منہ سے نکلا اور شاہنواز کو دیکھنے لگی

کوئی نہیں رمشہ الٹی سیدھی حرکتیں کرتی رہتی ہے" سنجیدگی سے جواب دے کر وہ اسکے پاس سے ہٹنے لگا

آپ رمشہ کو اپنا موبائل بھی دیتے ہیں" اسکے اس سوال پر شاہنواز نے مڑ کی اسکی صورت دیکھی۔

جبکہ وہ اسکی خاموشی پر مزید کچھ سوال کیے اندر جانے لگی

شاہنواز اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

" بات سنو

جی" وہ مڑی

"کیا پہنا ہوا ہے تم نے جو اتنی بڑی چادر لیے گھوم رہی ہو

اسنے اب ذرا توجہ سے اسے دیکھا

ک۔۔۔کچھ بھی نہیں" لہجہ اٹک گیا

شاہنواز نے آنکھیں سکیڑ کر اسکی صورت دیکھی اور سر جھٹک گیا

ایزہ نے شکر کا سانس بحال کیا اور واشروم میں بند ہو گئ

شاہنواز نے موبائل پر اس تصویر کی جانب دیکھا

بلاشبہ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی بلکل پریوں کی طرح لیکن اسکے دل کی سلطنت کی حصہ دار نہیں بن سکتی تھی وہ چاہ کر بھی اسے بنا نہیں سکتا تھا تبھی اس کی تیاری اور دادی جان کو آج اگنور کر دیا تھا

وہ لیٹ گیا تادیر اس تصویر کو دیکھتا رہا اور پھر سینے پر موبائل رکھ کر اسنے اپنا بازو آنکھوں پر رکھ لیا۔

ایزہ اسکے بعد فریش ہو کر نکلی حیرانگی تھی شاہنواز اسکی جانب بڑھا نہیں

بدر اور سوہا کی شادی کی تیاری کے ساتھ ساتھ ساز کو گالیاں بھی باقاعدگی سے پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن بدر اور نجما پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا اور اگر ہو بھی رہا تھا تو وہ واضح نہیں کر سکتے تھے خاص کر نجما۔۔

ہاں بھئی کتنے فنکشنز کرنے ہیں "تایا جان نے بیٹی سے پوچھا تو سب نے انھیں حیرانگی سے دیکھا وہ تو صرف نکاح وہ بھی دو کھجوروں میں کرنے والے انسان تھے اچانک فنکشنز کی کیا پڑ گئی تھی۔۔۔۔

ابھی ساز نہیں ہے تایا جان تو فنکشنز اسکے آنے کے بعد کر لیں گے "بدر بیچ میں بولا جبکہ سوہا نے منہ بنا لیا اور تایا جان نے اسے نخوت سے دیکھا

تیری بہن کے آنے سے تیری خالی جیب میں سکے پڑ جائیں گے جو یہ کہہ رہا ہے " وہ نہایت بد تمیزی سے بولے ارہم کی ہنسی چھوٹ گی

جبکہ بدر نے دونوں باپ بیٹوں کو دیکھا

ہاں بھئی عمر خیام ڈیبیٹ کارڈ سے کم تھوڑی ہے "ارہم نے ٹوکا مارا بدر کی پیشانی کی رگیں پھول گئیں لیکن نجما نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔

بھائی صاحب بیٹی ہے اور بدر کی بہن ہے بچیوں کو اپنے بھائیوں کی شادی کے ارمان بہت ہوتے ہیں " وہ بولیں تو وہ ہاتھ جھٹک گئے

وہ ناپاک لڑکی جس گند سے گھوم کر آئے گی اسکے بعد اسکی آوارگی تو میں خود نکالو گا میری بیٹی جو چاہے گی ویسا ہو گا

ہاں سوہا بتاؤ شادی ہے فنکشنز کب شروع کرنے ہیں" وہ پوچھنے لگے

ابو بس کل سے ہی" وہ شرما کر بولی

تو وہ جوان باتوں کو بے حیائی سمجھتے تھے ہنسنے لگے

بس تو پھر کل کرلو مہندی جو بھی لڑکیاں کرتی ہے دوستوں کو بلا لینا رونق میلا لگے" وہ کہہ کر اٹھ گئے

بدر سرخ چہرے سے دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گیا

وہ غصے سے اسکی جانب دیکھ کر منہ پھیر گیا وہ ایک ہوٹل میں تھے جبکہ ساز کے لیے یہ سب اتنا انوکھا تھا کہ وہ بنا روکے روئے جا رہی تھی

عمر خیام اپنی ضد پر اسے جہاز تک تو لے گیا تھا لیکن اندر بیٹھ کر اسنے مکمل اپنے جاہل ہونے کا ثبوت دیا تھا اور چکرا کر دوسرے پسنجر پر گیر گئ جیسے ہی جہاز نے ٹیک آف کیا اور چار نچار اس 1615 گھنٹے کی فلائیٹ میں اسکی طبعیت خرابی کی وجہ سے ان دونوں کو باہر کر دیا گیا تھا

عمر خیام کا پارہ اتنا ہائی تھا کہ وہ اسکی شکل بھی نہیں دیکھ رہا تھا جبکہ وہ کھانے پینے اور ہر شے سے جاتی رہی تھی بس ایک ہی ضد تھی کہ اسے واپس جانا ہے جو کہ عمر آج اسے اسی جہنم میں پھینک کر پوری کر دیتا

اٹھو تمھیں تمھارے گھر چھوڑ دوں" اسنے سنجیدگی سے کہا کیونکہ اسنے ہر صورت جانا تھا تھائی لینڈ میں اسکا پہلا ٹور تھا بنکاک کئ بار جا چکا تھا

اور ویسے بھی جب اسکا دماغ زیادہ خراب ہوتا تو وہ اکثر ٹورز پر نکل جاتا تھا لیکن ساز تو اس دنیا کا حصہ نہیں تھی اس کا دل اسی گھسی پٹی زندگی میں اٹکا ہوا تھا

وہ جلدی سے اٹھ گئی ویسے بھی اس شاندار ہوٹل کے بڑے سے کمرے میں اسکا گھٹ رہا تھا معلوم نہیں کیوں وہ ابھی اتنی جلدی یہ سب قبول نہیں کر پائی تھی

بچپن کا خوف اس کے اندر اتنی مظبوط جڑے پکڑ چکا تھا کہ یہ خواب اور فرضی زندگی لگ رہی تھی جبکہ حقیقت وہ ہی تھی جہاں وہ جانے کی ضد باندھے ہوئے تھی

عمر نے اسے ایک نظر دیکھا اور بے زاریت سے گاڑی کی چابی اٹھالی وہ اسے باہر نکلنے کا اشارہ کر کے خود بھی باہر نکلا ساز نگاہ جھکائے اسکے پیچھے چلتی جا رہی تھی یہاں تک کے وہ باہر پہنچے گاڑی میں سوار ہوئے تو عمر خیام کو کس کس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا شخصیت میں ایک ایسا طلسم تھا کہ وہ جہاں سے گزر جاتا مڑ کر لوگ ضرور دیکھتے تھے

وہ جمپ لگا کر گاڑی میں سوار ہوا اور گاڑی سٹارٹ کی

زبردستی سازا اسے واپسی لے جانے پر مجبور تو کر چکی تھی لیکن گھر والوں کو کیا کہتی۔۔۔

عمر سکون سے ڈرائیو کر رہا تھا جیسے ساز سے تھک گیا ہو اور اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتا ہو

وہ میں کیا کہو گی سب میرا مذاق بنائیں گے "اسکے دل میں نیا افسانہ گاڑی میں بیٹھے ہی چلنے لگا

جو تمھارا دل کرے وہ کہنا میں کیا کہہ سکتا ہوں "اسنے موڑ کاٹا

آپ۔۔۔" وہ رک گئ عمر نے اسکی جانب نہیں دیکھا

آپ واپس جائیں گے "وہ خود ہی بولی

ہمم "بس ہنکارہ بھرا

ساز باہر دیکھنے لگی سب اسکا مذاق اڑائیں گے وہ جس طرح زبردستی اسے لے کر نکلا تھا وہ سب اسکا جینا حرام کر دیں گے وہ باہر دیکھتی رہی تبھی گاڑی میں اسکے موبائل کی تیز رینگینگ ٹون نے دونوں کو متوجہ کیا تھا

"ہمم میری رات کی فلائیٹ ہے

کیوں" وہ ایکدم بگڑا

اگلے چار دن بھی فلائیٹ نہیں ہے یہ کیا بکواس ہے مجھے جانا ہے کچھ بھی

کروائے ہر صورت جانا ہے" وہ شاید کسی کو ڈانٹ رہا تھا

دوسری طرف سے جواب ملا

اوہ جسٹ شیٹ اپ" موبائل اسنے ڈیش بورڈ پر دے کر مارا

یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے میں کتنا بڑا گدھا ہوں تمھیں بلاوجہ سب

کے سامنے سپورٹ کیا اور اپنے گلے کا ہار بنالیا

چار دن بھی اگلے فلائیٹ نہیں ہے تھائی لینڈ کی" وہ اسپر بگڑا

سزا اسکے ڈانٹنے سے سہم سی جاتی تھی

واقعی اسکا قصور تھا لیکن وہ اسے اپنے ساتھ زبردستی لایا تھا وہ نہیں آنا چاہتی

تھی وہ سٹرینگ پر مکہ مارا گیا اور کچھ دیر بعد وہ گھر بھی پہنچ گئے

تقریبا دوپہر کا وقت تھا وہ گاڑی سے نکلا اور ساز بھی نکلی

عمر نے اسکی جانب ایک غصیلی نگاہ اٹھائی اور اندر چلا گیا وہ لاونج سے گزرا تو اسکی مہک سے ہی لاونج مہکنے لگا اور سب حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے لیکن اسے بھلا کیا پرواہ تھی کہ کوئی اسکی جانب دیکھتا ہے یہ نہیں وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور دروازہ مڑا تو دور دور تک اسکے موڈ کا اندازا ہو گیا تھا سب کو جیسے ہی ساز اندر آئی تو سر جھکا ہوا تھا اسنے نگاہ اٹھا کر سب کو سلام کیا تو سوہا کو مائیو کے سوٹ میں ابٹن لگے دیکھ حیران ہوئی

لو اگئ یہ بھی ''تائی نے گھور کر دیکھا

ساز نے ماں کو حیرانگی سے دیکھا جو نگاہ چرا گئ اگر اسکی مرضی سے کچھ ہو رہا ہوتا تو بات تھی لیکن یہاں اسکی مرضی سے کچھ نہیں ہو رہا تھا

ارے کیا تیرا تھائی لینڈ ساتھ والے بازار میں تھا جو کل گئ اور اج اگئ

ہاں ''تائی کی اواز پر سب نے قہقہہ لگایا جس میں سوہا کی کھلکھلاہٹ بھی تھی

ساز کچھ نہیں بولی اسنے شکواہ بھری نگاہوں سے ماں کو دیکھا

اسکے پیچھے بس ایک دو دنوں میں اسکے بھائی کی شادی رکھ لی اسے خبر تک ہونے نہیں دی

لیکن شکوے کا کوئ فائدہ ہوتا تو کچھ بات بنتی وہ جیسے قدموں کو ٹوٹا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

یہ عمر کا جی راضی ہو گیا تجھ سے "انکی زبان کے آگے خندق تھی گھر میں بیٹھے چار لوگوں کا بھی خیال نہیں کیا تھا انھوں نے۔۔۔

ساز کا چہرہ سرخی مائل ہو گیا

اب کیا بت بن کھڑی ہے تجھے تو تیرے تایا ہی پوچھیں گے جا ذرا کچھ کام دھندا کر "انھوں نے اسے کچن کی راہ دیکھائی اور ساز کو جو پہلے ہی رو نا رہا تھا وہ کچن میں چلی گئ

اسکے آنسو نکل گئے اول تو تائی جان کے الفاظ وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھی سب کے سامنے اسے بے عزت کر دیتی تھی اور دوسرا اسکا بھائی اسکے بنا ہی اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہا تھا وہ بھی سوہا کے ساتھ ہی ؟

سوہا کی دوستیں زور زور سے گانے گا رہیں تھیں تائی جان اور چچی تالیاں بجا رہیں تھیں خوش تھیں محلے کی دو چار عورتیں منہ پر کپڑا رکھے یقیناً یہ سوچنے میں مجبور تھیں کہ یہ مولانا اشفاق احمد کا گھر ہے جن کی عورتوں کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا اسکی دوستوں نے سوہا کو بیچ سے اٹھایا اور وہ ٹھمکے لگی

ساز آتے ہی کاموں میں لگ گی کیا اسے یہ زندگی پسند تھی وہ اسے کہاں لے جا رہا تھا اور وہ کہاں رک گئ تھی

لیکن سوہا کی دوستوں نے رات تک گھر میں میلا سا لگائے رکھا کسی کو کوئ اختلاف نہیں ہوا سب خوش تھے کسی کو ہوتا بھی کیوں؟

اور حیرانگی تو تب ہوئ جب ان سب کی مغرب کی نمازیں قضا ہو گئیں اور کسی نے آج کوئی اختلاف نہیں کیا

تایا جان بھی اگئے تھے وہ بھی مسکرا رہے تھے ساز البتہ ڈر رہی تھی انھوں نے ایک نگاہ ہی دیکھا تھا بس اسے۔۔۔

ساز" نجمانے اسے پکارہ جو باہر ابھی چائے دے کرائی تھی

تم واپس کیوں ائی ہو" انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا

میں میں نہیں گئ میں جا نہیں پائی امی" وہ سر جھکائے بولی

اس جہنم کی سزا کو جھیلنے کا شوق ہے شاید تمھیں خیر....

عمر کو کھانا دو رات ہونے کو ائی ہے تم نے توجہ بھی نہیں دی" انھوں نے

ٹرے اسے تھمائی

" امی میں نہیں

ساز" وہ ذرا درشتگی سے بولیں تو وہ ٹرے لے کر اوپر اگئی اسے سب نے

کمرے میں جاتے ہوئے دیکھا تھا جبکہ ساز کو بہت شرمندگی ہوئی تھی جبکہ

وہ اسکا شوہر ہی تھا۔

وہ کمرے میں ائی تو وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا

" کھانا کھالیں

تم کھالو" ٹکا سا جواب دے کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ کسی کو فون ملا رہا تھا

آپ بچے نہیں ہیں کہ تھائی لینڈ نہیں جائیں گے تو کچھ ہو جائے گا آپکو" وہ

اسکی بے چینی دیکھ کر بولی

تو تمھاری طرح تمہارے تایا تائی کی جوتیاں سیدھی کرتا پھیرو" وہ بولا تو ساز

کو ذلت کا احساس سا ہوا۔

"بدر بھائی کی شادی ہے آپکی بہن سوہا

جسٹ شیٹ اپ دنیا میں میری کوئی بہن ماں باپ کوئ رشتہ نہیں ہے مجھے

مزید غصہ نہ دلاؤ چلی جاو یہاں سے" وہ بھڑکا

جبکہ ساز نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا کہ کیا واقعی اسکا کوئی نہیں جتنا وہ

نفرت کرتا ہے خود سے منسلک رشتوں سے وہ بنا کچھ بولے مڑ گئ

جبکہ عمر پھر سے نمبر ڈائل کرنے میں لگ گیا

نیچے مہمان جا چکے تھے سوہا کافی خوش لگ رہی تھی وہ نیچے آئی اور کچن میں

جانے لگی کہ تایا جان کی کڑک آواز پر قدم دروازے پر ہی جم گئے

لگا روح ابھی قبض ہو جائے گی

ہاں واپسی آنے کے بعد اسک انجام کیا ہوگا اسنے اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا

ادھر آ'' انھوں نے بلایا نجما بھی بے چین ہو گئی

بدر بھی گھر پر نہیں تھا اور عمر معلوم نہیں نشہ کر چکا تھا یہ ٹھیک تھا وہ بے چینی سی بیٹی کو مڑتے ہوئے دیکھنے لگیں جو کہ مڑی اور ان سب کے بیچ گویا امتحان دینے کھڑی ہو چکی تھی۔

تایا جان اسے گھور رہے تھے

جب میں نے روکا تو تو نے گھر سے باہر قدم کیسے نکالا'' وہ اسکے سامنے کھڑے ہو گئے سب وہاں کھڑے مزے لے رہے تھے جبکہ وہ نازک سی لڑکی پتے کی طرح کپکپا رہی تھی

سوال کیا ہے کچھ'' وہ دھاڑے

ع۔۔۔عم عمر لے گئے تھے تایا جان میں نہیں جانا چاہتی تھی'' اور جیسے قیامت ہی برپا ہو گئی

تایا جان کا ہاتھ اسپر اٹھا اور اسکا گال سرخ کر گیا

تو نے اپنے شوہر کا نام زبان سے نکالا بھی کیسے بے تمیز بے حیا لڑکی "وہ گھوم کر صوفے پر گیری تھی

بھائی صاحب بھائی صاحب کیا کر رہے ہیں اپ یہ بچی ہے بھائی صاحب غلطی سے نکل آیا منہ سے۔۔۔۔

اچھا غلطی سے تیری بیٹی نے پانچ لکھ روپے اس سے ایٹھ لیے غلطی سے تیری بیٹی اسکے ساتھ گلچھرے اڑانے نکل پڑی اور اب غلطی سے نام لے رہی ہے

ارے بدبخت ہوتی ہیں وہ عورتیں جو شوہر کی عزت نہیں کرتی لعنت پڑے گی اسکے منہ پر شوہر کا نام منہ پھاڑ کر لے رہی ہے عمر۔۔۔

ہیں آج تک اس گھر کی کسی عورت نے یہ حرکت نہیں کی

مزاجی خدا ہے اسکا حقوق سے آگاہ بھی ہے "وہ چلا رہے تھے

یہاں تک کے انکے چلانے سے عمر ماتھے پر تیور ڈالے کمرے سے باہر نکل آیا اسے انکی آواز سے بھی کوفت تھی تبھی وہ باہر نکلا تھا اور میدان لگا ہوا ساز کے لیے تھا

وہ خاموشی سے ایک نگاہ ساز کو دیکھنے کے بعد سپاٹ چہرے سے آگے بڑھا سیڑھیاں اترا

اشفاق صاحب کو اندازہ نہیں تھا وہ گھر پر ہے ایک لمحہ کے لیے چونکے پھر اسکے آگے نمبر بنانے کو وہ آگے بڑھے نجما کو دور کیا اور ساز کو کھڑا کیا

عمر نے اسکے چہرے پر تھپڑ کا نشان دیکھ لیا تھا

معافی مانگ معافی مانگ اسکے آگے جھک کر تجھے اللہ بھی معاف کرے گا تو نے جو گستاخی کی ہے آج کے بعد کی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا تیری" وہ اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بولے

جبکہ ساز نے سرخ آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھائیں سانسوں کو بمشکل اندر اتارا کہ اسکی ہچکی لاونج میں گونجی

عمر اسکا چہرہ خاموشی سے دیکھ رہا تھا اور تایا جان کو تقویت مل رہی تھی اسکی خاموشی سے کہ عمر کو ساز میں انٹرسٹ ہے ہی نہیں وہ فلرٹ کر سکتا تھا اس سے محبت وحبت نہیں۔۔۔

"معافی مانگ جھک اسکے اگے

تایا جان پھر سے بولے اور ساز نے اپنے کانپتے ہاتھ اوپر اٹھائے

نجما منہ پر دوپٹہ رکھ کر منہ موڑ کر بری طرح رو دی اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

نگاہ نیچی کر" تایا جان چلائے

ساز فوراً نگاہ جھکا گئ

اسکے دونوں ہاتھ عمر کے سامنے جڑ گئے معافی کی صورت کس جرم کی معافی صرف اپنے ہی شوہر کا نام لینے کی یہ یہ بات بھانا تھی اگلی پیچھلی ساری بھڑاس اس تھپڑ میں نکل آئی تھی

اسکے منہ سے ابھی کچھ الفاظ نکلتے ہی کہ اچانک عمر خیام نے اسکے وہی جڑے ہاتھ اپنی بھاری ہتھیلی میں تھامے اور جھٹکے سے اس کانپتی ہوئی لڑکی کو اپنی سمت کھینچ کر سینے سے لگا لیا وہ سیدھا اسکے سینے میں سما گئی اور ہچکیوں سے رو دی بری طرح وہ دور نہیں ہوئی اس سے وہ اسکے سینے سے لگی بری طرح رو رہی تھی اور پورے لاونج میں اسکے رونے کی آواز تھی

ایم سوری" عمر نے کہا آواز واضح تھی سب سن سکتے تھے

ایم سوری" وہ پھر بولا

میں نے تم سے کہا تھا اب تمھیں کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن میں نے دیر کر دی۔۔۔

وہ اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسائے اپنے سینے میں اسے چھپائے سارے گھر کے سامنے اسے بھینچے کھڑا تھا جبکہ وہاں کھڑا ایک ایک شخص شاکڈ تھا وہ جیسے دنگ رہ گئے تھے

یہاں تو ایسی باتیں حرام تھیں اور عمر نے اسے سینے سے ہی لگالیا زبان جیسے

ہل نہیں سکی اسنے ساز کو دور کیا

اور اسکی آنکھیں صاف کیں ساز ایکدم ہوش میں آئی

ادھر ادھر دیکھا اسنے دور ہونا چاہا مگر اسنے اسے دور ہونے نہیں دیا اسنے پھر

سے آنسو صاف کیے۔۔

اور سپاٹ نگاہ وہاں کھڑے ایک ایک شخص پر اٹھائی

آپ نے مارا ہے اسکو" وہ انکی جانب بڑھا ساز آنسو بھلائے بھکلا کر سہمی

ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی جو اپنے باپ کی سمت بڑھا

عمر" وہ ایکدم پیچھے ہوئے

میں نے پوچھا ہے آپ نے مارا ہے" وہ دھاڑا ایکدم اسکے دھارنے پر اشفاق

صاحب کے چہرے کے رنگ واضح اڑے تھے

عمر یہ کیا طریقہ ہے بیوی کے لیے باپ پر چڑھ گے" ارہم نے اسکے شانے

پر ہاتھ مار کر دھکیلا اور عمر خیام کا ہاتھ گھوم کر اسکے منہ پر پڑا تھپڑ کی آواز

میں اتنی گونج تھی کہ بلکل اسی طرح ارہم بھی زمین پر گیرہ لیکن عمر اسے دیکھ نہیں رہا تھا سب ایکدم منہ پر ہاتھ رکھ گئے

وہ اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

عمر بڑا ہو گیا ہے ڈیڈ یہ بات یاد رکھیے گا" وہ انگلی اٹھا کر جیسے وہ آنکھوں آنکھوں میں انھیں بہت کچھ جتا رہا تھا

ہائے میرا بچہ "تائی جان ارہم کے پاس آئیں مگر ارہم بے عزتی کے احساس سے پاگل سا ہونے گیا عمر نے اسکی جانب دیکھا تک نہیں اشفاق صاحب اسکی نظروں کو کیا اسکی بات کے مفہوم کو بھی سمجھتے تھے وہ کس بارے میں کہہ رہا تھا

عمر خیام کی بیوی ہے ساز اور ہو سکے تو میری بیوی سے اپنے ہاتھ پاوں کو یہاں تک کے نگاہ کو بھی دور رکھنا یہ سب کے لیے میری لاسٹ وارننگ ہے ورنہ عمر پاگل ہے ڈیڈ یہ بات آپ کے منہ سے بچپن سے سنتا آیا ہوں

آپ نے عمر خیام کا پاگل پن بھی دیکھا ہے پھر بھی آپ میری زندگی میں دخل دے رہے ہیں" وہ عین انکے سر پر کھڑا تھا

اگر آپکی بیوی یہ آپکی کوئی اور اولاد اس جگہ ہوتی تو مجھے قسم تھی میں اسکا منہ تھپڑوں سے رنگ دیتا یہ وہ ہاتھ ہی تن سے جدا کر دیتا میری بڑی خواہش ہے آپ سے میرا رشتہ باپ بیٹے کا نہ ہوتا تو میں اپکو بخوبی بتاتا مولانا صاحب اپکا دین کیا کہتا ہے کس کس حقوق کی ناانصافی کا آپ پر قرض ہے وہ مڑا ایک غصیلی نگاہ سب پر اٹھائی

میں لحاظ نہیں کرتا آخری بار سمجھا رہا ہوں

ساز عمر خیام کی بیوی ہے اور اپنی بیوی کو سمجھا لے وہ اپنے ہاتھ اور زبان بند رکھے اگلی بار منہ سے بات نہیں کروں گا "

اور یہ بات سب کے لیے ہے۔۔

میں تھائی لینڈ جاؤں یہ جہنم میں یہ میرا مسلہ ہے میری بیوی میرا نام لے یہ مجھے کچھ بھی کہے یہ بھی میرا مسلہ ہے کسی نقلی جالی مولوی کا دین ایمان مجھ پر میری بیوی پر مسلط نہ ہی ہو تو اچھا ہے

طوائف سے شادی کرنے سے پہلے اپنے ایمان کو جگاتے "یہ طعنہ مارنے کی جرت بھی عمر کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا تھا یہ اذیت وہ انکے ساتھ ساتھ خود کو بھی دے گیا تھا

اسنے حونک کھڑی ساز کا ہاتھ تھاما اور اسے ان سب کے بیچ سے نکال لے گیا جبکہ اشفاق صاحب سمیت سب کی زبانیں تالو کو جا لگیں نجما مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

وہ کس طرح اپنے رب کا شکر ادا کرتی جبکہ ساز اسکے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکھ رہی تھی وہ ان سب کے سامنے اسے کمرے میں لے ایا

کہا تھا تمھیں چل لو میرے ساتھ نہیں تمھیں یہیں انا تھا" وہ اسپر بھی خفا

ہوا اسے ساز کے چہرے پر پڑے نیل جیسے ماضی کی یاد دلا رہے تھے

میں اس آدمی کے ہاتھ توڑ دوگا دیکھنا تم اسکی جرت کیسے ہوئی تم پر ہاتھ

اٹھانے کی" وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا

ساز حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

اسنے اپنے دراز ٹٹولے اور فرسٹ ایڈ بکس نکال کر اس میں سے ایک ٹیوب

نکالی وہ اسکے نزدیک آیا

ابھی کچھ دیر پہلے وہ اسپر بھڑک رہا تھا کہ اسکی وجہ سے وہ تھائی لینڈ جا نہیں

سکا اور اب۔۔اب وہ اسکی اتنی کئیر کر رہا تھا

وہ شاید خود بھی لاعلم تھا کہ کر کیا رہا ہے

اسنے وہ ٹیوب ہاتھ پر نکالی اور جیسے ہی عمر کے ہاتھ ساز کے گال کی طرف

بڑھے تو کسی کا چہرہ آنکھوں میں سما گیا

وہ۔۔وہ اس گال کو اور ہاتھ میں موجود ٹیوب کو ڈانٹ پر ڈانٹ چڑھائے دیکھتا رہا

عمر" ساز کو جھٹکا لگا تھا اسکا یہ جھک کر اتنا قریب آنا اور پھر اسکے گال کو گھورتے رہنا

تم فکر نہ کرنا اب کوئی ہاتھ تمھاری جانب نہیں اٹھے گا میں اٹھنے ہی نہیں دوں گا میں ہاتھ توڑ دوگا بھلے وہ میرا باپ ہی کیوں نہ ہو۔

ٹرسٹ می" اسکی انکھوں میں ایک الگ ہی جنوں خیزی تھی آنکھیں لال سرخ تھیں ساز کے لیے یہ تھپڑ نئے نہیں تھے مگر عمر جیسے ماضی میں جاپہنچا تھا اسکی پیشانی کی رگیں تنی ہوئیں تھیں جیسے ابھی پھٹ جائیں گی

کتنے آنسو اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں نے اس عورت کے صاف کیے تھے

وہ سر جھٹک کر دور ہوا

آپ غصہ نہ کریں میں ٹھیک ہوں" ساز کو لگ رہا تھا جیسے وہ پاگل سا ہو رہا ہے

یہ تو کبھی توجہ نہیں دی اور آج توجہ دی تو وہ دیوانہ لگ رہا تھا

کیسے ٹھیک ہو تم اپنا چہرہ دیکھو" وہ آگ بگولہ ہوا

" یہ عام بات ہے

شیٹ اپ" وہ چلا اٹھا

عورت کے لیے پیٹنا اتنا عام کیوں ہے تم۔۔ تم عورتیں پاگل ہوتی ہو کیا

مرد کی مار تمغوں کیطرح سہتی ہو عجیب جاہل" وہ مٹھیاں بھینچ کر ضبط سے

اسے دیکھنے لگا

" ساز آنکھیں جھپکنے لگی

ایک تو تم میری سمجھ سے باہر ہو لیٹ جاؤ" اسنے بلینکیٹ اٹھایا

عمر" وہ حیران رہ گئ

شیٹ اپ ساز مجھے ایک لفظ نہیں سننا تمھارا گال ٹھیک نہیں ہوتا تب تک تم

" یہاں سے باہر نہیں جا رہی ہو لیٹ جاؤ

اسنے کہا جبکہ ساز گھبرا سی گئ

اسنے ایک نگاہ اسے دیکھا وہ سر پر سوار تھا وہ نا چاہتے ہوئے بھی پیچھے لیٹ گئ

عمر نے اسپر کمبل سیدھا کیا اور ریموٹ اچھال دیا

"ٹی وی دیکھ لو بور نہیں ہو گی

اسنے پینٹ کی پوسٹس میں ہاتھ ڈال کر اسکے گال سے نگاہ چرائی

میں ٹی وی نہیں دیکھتی" وہ آہستگی سے بولی

اسکے اس انداز سے عجیب سا احساس بھی ہو رہا تھا

معلوم نہیں دل و دماغ میں کس بات کی خوشی کا احساس تھا حیران بھی تھی

بس انوکھا سا تھا سب۔۔۔

ٹھیک ہے موبائل استعمال کر لو" اسنے اپنا موبائل نکال کر اسکی جانب

اچھال دیا موبائل بھی اسکی گود میں گیرہ

ساز نے اسے بے چارگی سے دیکھا

میں۔۔۔ موبائل بھی استعمال نہیں کیا کبھی" وہ شرمندہ ہوئی

وہ اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے وہ مارس سے ائی ہو۔۔۔

اوکے میں سیکھاناہوں تمھیں" وہ سر جھٹکتا عین اسکے پہلو میں بیٹھ گیا

سازکادل جیسے اسکے بلکل نزدیک بیٹھنے سے پاتال میں جا گیرہ وہ اسکی خوشبو

اپنے ارد گرد محسوس کر کے جیسے اوسان خطا کر گئ تھی اور وہ کتنے سکون

سے اسکے پہلو میں بیٹھا۔

اسپر موجود کمبل خود پر ڈالا اور موبائل اٹھایا

دیکھو یہ ڈیوٹیر ہے اس میں پوری دنیا ہے ٹھیک ہے پوری دنیا" وہ اسکی

جانب دیکھتا بولا جس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئ

ساز کی دھڑکنوں نے عجب لے پر شور کرنا شروع کر دیا تھا لیکن یہ شور

صرف ساز کو ہی سنائی دے رہا تھا اسے کیوں نہیں جو اسکے اتنے قریب اگیا

کہ اسکی دھڑکنیں اتھل پتھل سی ہو گئیں

وہ نگاہ جھکا گئ۔۔۔

بار بار نگاہ جھکاتی کبھی اٹھاتی وہ جیسے خود کی غائب دماغی پر افسوس کرنے لگی

۔۔۔

ٹھیک ہے سمجھ آیا کچھ "اسنے کہہ کر پھر اسکی جانب دیکھا۔

ج۔۔۔۔۔جی جی" وہ ایکدم بولی

" گڈ یو لو تم رکھ لو

وہ بے نیازی سے اسکی جانب موبائل اچھال گیا

" چلو جب تک تمھاری طبعیت ٹھیک نہیں ہوتی مووی لگا لیتے ہیں

اسنے کہا اور ریموٹ اٹھا لیا

ساز اسکے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگی اسے لگ رہا تھا اسے یہ سب کرنا نہیں آتا اپنے آپ اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھرنے لگی اور وہ جو اسے شرابی نشئ کہتی تھی جیسے ہر بات بھول گئ

بس اتنا یاد رہا کہ دنیا میں کوئی تھا جو اسکے لیے کچھ کر سکتا تھا

آج جو کچھ ہوا وہ نیا نہیں تھا اسنے اس گھر کے ہر شخص کے آگے ہاتھ جوڑے تھے

لیکن آج چھاوں سی محسوس ہوئی تھی اتنی گھیری دھوپ میں کسی انجن نے
اسے چھوادی تھی

وہ کیا لگا رہا تھا کیا کر رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن سب اچھا لگ رہا تھا

اپنی ہی دھڑکنوں سے خائف ہوتی وہ ہوش میں ائی

یہ غلط ہے یہ گناہ ہے فلمیں نہیں دیکھنی چاہیے "اسنے اسکی لگائی گی ٔفلم کو
بند کر دیا

جو کہ ابھی وہ تفصیل دینے ہی لگا تھا کہ یہ مووی بہت اچھی ہے

لو بھلا گناہ ثواب کے چکر میں رہی تو لے لیے تم نے دنیا کے مزے" وہ
پھیل کر لیٹ گیا

ساز ایک فاصلہ سا بنا گی ٔاسکی ٹانگیں الگ کانپ رہیں تھیں اس سے تھوڑا
دور ہو گی ٔ

"مانگیں مجھے نہیں لینے مزے میں تو ایک عام سی لڑکی ہوں

ہاں پتہ ہے پتہ ہے وہی بوڑھی اماں والی باتیں شروع مت کر دینا

" مجھے نیند آنے لگی ہے تم بھی سو جاؤ

وہ بولا اور آنکھوں پر بازو رکھ لیا

ساز نے اسے دیکھا آدھا نیچے لیٹا ہوا تھا پاؤں میں جوتے تھے اور آدھا کمبل خود پر ڈالے سونے کے لیے تیار تھا

وہ کیوں مسکرا رہی تھی سمجھ نہیں سکی لیکن وہ مسکرا دی

اور باقی سارا وقت اسے دیکھتی رہ گئ

آج اسے بہت خوشی محسوس ہوئی تھی

آپ نے دیکھے اس ساز کے رنگ ڈھنگ کیسے اسکے سینے سے لگی کھڑی تھی بھابھی "ثروت چچی بولیں

امی اسکا شوہر ہے وہ نکلی اس پر تایا جان نے اسکے منہ پر تھپڑ دھاڑا

اور سوہا جو بدر بھائی سے باتیں کرتی ہے " صنم غصے سے بولی

ہیں ہیں تیری اتنی زبان تو میری بیٹی کے متعلق بولے "تائی کا تو میٹر ہی گھوم گیا

صنم چچی نے اسے ڈپٹا

امی یہ ہی سچ ہے" وہ اٹھ گئ

اسکی زبان کو لگام دے ثروت ورنہ" وہ بھڑکیں

بھابھی معاف کر دیں بچی ہے دیکھیں اچھا ہو گیا سب کچھ بس کل مہندی کی رسم بھی ہو جائے"

ارے جاؤ تم لوگ ایک تو وہ منحوس ساز اور اسکی ماں دونوں ایسی زہر لگتی ہیں مجھے اوپر سے سوہا کی ضد نے الگ ہی غصہ دلا رکھا ہے۔۔۔۔ وہ اسکو جھڑکتی بولیں

اب کیا یہ مہندی وندی کی ضرورت تھی بس کافی تھا نکاح بھی

"ایک تو وہ کنگلہ ہی ذہن لگتا ہے مجھے

وہ منہ بنا کر بولیں اندر آتے بدر نے یہ بات سنی تھی

اور پھر وہ کچن میں چلا گیا جہاں اسکی ماں کا ہونا یقینی تھا

" امی تایا جان نے نکاح کی رسم کب رکھی ہے

وہ سیدھا سوال کرنے لگا

ہلکی آواز میں بولو کیا بے شرموں کیطرح منہ پر ہی بولے جا رہے ہو

بس کریں یہ عام بات ہے جو یہ شرم ورم ہے مجھے بھی پتہ ہے کون کتنا ہے

"وہ ناگواری سے بولا

" کہہ رہے تھے کل مہندی کے بعد ہی ہو جائے گا

اسکے تیور اچھے نہیں تھے بس اسی روز کا انتظار تھا" وہ بڑبڑایا

سازا گئی ہے اور تمھیں پتہ ہے اج کیا ہوا" نجما کافی خوش تھی سب بتاتی چلی گئی

ہمم خوشی کی بات ہے تایا جان کو سیدھا عمر ہی کر سکتا ہے لیکن اب انکا

وقت چل پڑا ہے امی اب وقت بدل گیا ہے" وہ نفرت سے بولا

پچھلی باتیں بھول جاو بیٹا" نجما بولی

" بھول گیا

نجما چچی" سوہا کر آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا

وہ بدر کو دیکھ کر مسکرانے لگی

"ذرا فریش جوش بنا دیں میری سکن کے لیے اچھا ہے

"اچھا بیٹا باہر بیٹھو لے آتی ہوں

خود بن لو" بدر سنجیدگی سے بولا

" جب کام کرنے والے موجود ہیں تو مجھے کیا ضرورت

" وہ تمھاری ساس اور میری ماں ہیں کام کرنے والی نہیں

جانے دو بدر یہ باتیں بحث کی نہیں نجما شاکڈ ہی رہ گئ

ابھی ساز نے اپنے شوہر کا نام لیا تو بھائی صاحب نے اسکے ساتھ کتنا برا

سلوک کیا اور سوہا تو وہ دونوں کو دیکھنے لگی

بدر نے ضبط سے سر ہلا دیا

ایسالگ رہا ہے جیسے جیسے شادی کے دن قریب ارہے ہیں تم مجھے پسند کرنے لگے "

ٹھیک سوچ رہی ہو" وہ زبردستی مسکرایااور وہاں سے باہر نکل گیا

سوہانے نجما کی جانب دیکھا

وہ آپکی بیٹی کانصیب اور یہ میرانصیب" وہ آنکھوں کو دلنشین سی جنبش سے کر بولی اور خود بھی چلی گئ

"امی مجھے اپنے کمرے میں بڑی سی سکرین لگانی ہے

سوہاتو تھپڑ کھائے گی اب اپنے باپ سے" وہ اسے گھورتی ہوئی بولیں

کیا ہو گیا ہے آپ کو آپکی ایک ہی بیٹی ہے سگی اور اسکے بھی ارمان پورے نہیں کریں گی" وہ ماں کے پاؤں دبانے لگی

کون دلائے گا تجھے اور تیرا باپ چلنے دے گا اس گھر میں کوئی چیز" وہ بھڑکیں

امی عمر سے کہیں نہ وہ پیسے دے" وہ ذرا جھجھکتے ہوئے بولی

دماغ ٹھیک ہے" وہ اسکے ہاتھ جھٹک گئیں

امی مجھے نہیں پتہ ایک تو کنگلے سے شادی کر رہے ہیں پھر میں لے کر کچھ بھی نہ جاؤں جیسے عمر اپنے کمرے میں گانے سنتا ہے مجھے بھی سننے ہیں"

لو جی یہ پاگل ہو گئی ہے چھوری" وہ اسے گھور کر بولیں اور سوہا منہ بنا گئی

امی پلیز" اسنے ماں کے گلے میں بازو ڈالے

اچھا ٹھیک ہے دور ہو دیکھتی ہوں کچھ کرتی ہوں اور تو نے پارلر جانا ہے کسی" وہ اسکی بات یاد کرتی بولیں

ہاں نہ یہ ساتھ والی ہے نہ آسیہ بہت اچھا تیار کرتی ہے" وہ جوش سے بولی

اچھا ٹھیک ہے بل جا لیکن جلدی انا ہے "انھوں نے کہا اور وہ جیسے ہواؤں میں جھولتی باہر آئی

آج تو سماں ہی الگ تھا اسنے زبردستی گھر میں گینڈے کے پھول لگوائے تھے اور ابو فلحال کسی چیز کو انکار نہیں کر رہے تھے وہ تو بس فائدہ اٹھا رہی تھی بہت خوش تھی وہ جھومتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئ

اور دوسری طرف ساز کے دل پر جیسے عجیب وحشت سی ہوئی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی

ارد گرد دیکھا وہ عمر کے بستر پر تھی دل تھا جیسے گرفت میں اگیا وہ ایک لمحے میں کھڑی ہو گئ لیکن اسکے پاس عمر نہیں تھا

وہ جلدی سے اٹھی اور کمرے سے باہر بھاگ اٹھی

کل سے اب تک وہ کمرے میں ہی تھی اسے کل نیند نے جا لیا تھا معلوم نہیں کب اسے دیکھتے دیکھتے سو گئ

اسے شرمندگی کا احساس شدت سے ہوا اور وہ کمرے سے نکلی تو دل کی

دھڑکنوں میں شدت تھی لیکن خوش آئندہ تھی کمرے کے باہر کوئی نہیں

تھا وہ جلدی سے اپنے کمرے میں جانے لگی تو وہاں سوہا کو دیکھ کر ایکدم

چونکی

ہاں دیکھ رہی تمھارے شرابی نے تم پر کتنا پیسہ خرچ کیا ہے برحال مجھے یہ

سوٹ پسند آیا ہے یہ پسند آیا ہے اور یہ بھی بلکہ یہ سب اب شادی میری ہو

رہی ہے کپڑے تمھارے پاس اتنے اچھے ہوں تو یہ تو بے کار ہی بات ہو گئی

"تو میں یہ سب لے کر جا رہی ہوں

لیکن یہ سب میرے ہیں" وہ منمنائی

ہاں بڑے تمھارے ہیں زیادہ عمر پر اترانے کی ضرورت نہیں ہے ارے یہ

ہمارا ہی احسان تھا جو تمھیں اتنے امیر بندے کے ساتھ باندھ دیا ہم نے

" تم ہو ہی کیا یہ تمھاری اوقات تمھارے ویلیو ہے ہی کیا

وہ اسے بھڑکتی ہوئی سنا گئی جبکہ ساز نے پہلی بار پیشانی پر بل ڈال کر اسے دیکھا

سوہا آپی یہ میرے کپرے ہیں اور میں اپکو بلکل نہیں دوں گی" اسنے اسکے ہاتھ سے کھینچ لیا

جبکہ اسکا دل کانپ رہا تھا لیکن پھر بھی وہ سوہا کے کھلے منہ کی پرواہ کیے بنا الماری میں دوبارہ کپڑے لگا گئی

تمھاری اتنی جرت" سوہا نے اسکے بال جکڑے

سوہا آپی چھوڑیں مجھے اپ یہ کیا کر رہی ہیں" وہ غصے سے پاگل ہونے لگی

آپی چھوڑیں مجھے" وہ اسکے بالوں میں لٹک گئی تھی جبکہ اگر وہاں پر وقت پر بدر نہ آتا تو شاید سوہا غصے کی شدت سے اسکے بال نوچ ہی لیتی

یہ کیا کر رہی ہو" بدر نے اسے دور کیا

چھوڑو مجھے جان نہ لے لوں اسکی میں میرے سامنے زبان درازی کر رہی ہے

سمجھا لو اب اپنی بہن کو عمر پر اترانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ بھڑکی

ساز بھیگی آنکھوں سے بدر کو دیکھنے لگی جبکہ بس اج کا ہی تو دن تھا اگر اج وہ

یہاں بھی صبر کر لیتا تو یقیناً اگے آنے والا ہر کل مختلف ہوتا وہ کچھ نہیں بولا

سو وہاں سے چلی گئ جبکہ بدر نے ساز کے انسو صاف کیے

تم رو مت" بھیا اپ اس چڑیل سے شادی مت کریں اپ اپ کے لیے

"ایزہ

ساز" ایکدم جیسے اسنے اسکی آواز کو بند لگا دیا

" میں آئندہ ایسی بات نہ سنو

اسنے گھور کر کہا ساز خاموش ہو گئ جبکہ بدر باہر نکل گیا اور ساز نے جلدی

سے آنسو صاف کیے

کاش کاش ماضی پلٹ جاتا۔

کاش" اسنے سوچا اور چہرہ دھونے چلی گئ

وہ کچن میں کھڑی سب کے لیے روٹین کے حساب سے ناشتے بنا رہی تھی

چہرے پر ابھی بھی نیلا نشان تھا۔

عمر جب شاور لے کر نکلا تو ساز کو بیڈ پر نہ دیکھ کر اسنے ادھر ادھر دیکھا وہ

کہیں نہیں تھی وہ تیار ہوا

اور نیچے اگیا پیشانی پر کئی بل تھے جو گواہ تھے اسکا موڈ آف ہے تایا جان لاونج

میں بیٹھے تھے آج انکی بیٹی کی مہندی تھی اور نکاح تھا اور پہلی بار انکے ہاں ایسا

کوئی فنکشن ہو رہا تھا خاندان بھر نے آنا تھا

ارہم نے عمر کو ناگواری سے دیکھا بڑی مشکل سے اشفاق صاحب نے اسے

روکا تھا کہ وہ کوئی بھی حرکت نہ کرے

عمر کا یہ سب جلوہ تو انھیں سہنا ہی تھا عمر انکے ایک کہنے پر انھیں چیک پر

چیک کاٹ کر جو دے رہا تھا وہ نیچے آیا اور اسنے کچن میں جھانکا کیونکہ یقین

تھا وہ یہیں ہو گئ

کچن میں اسے دیکھ کر نجما مسکرا دی

اب وہ داماد کی نگاہ سے جو دیکھ رہی تھی جبکہ داماد کو پتہ تک نہیں تھا یہ اسکی ساس ہے

دوسری طرف سازا اپنے کام میں مگن تھی ناشتہ زیادہ بڑا بن رہا تھا کیونکہ سب مہمان ارہے تھے تائی کی بہنیں ثروت چچی کی گھر والے تایا جان کے دوست احباب انکی بیویاں بچے اور ناشتے پر ہی آنا تھا تبھی وہ ناشتہ بنا رہی تھی عمر نے اسے کڑاہی کے نزدیک دیکھا جہاں وہ پوریاں تل رہی تھی جبکہ یہ ناشتہ باہر سے بھی آسکتا تھا لیکن اگر باہر سے آتا تو نجما اور اسکی بیٹی کو پتہ کیسے چلتا کہ انکی اوقات کیا ہے

کیا کر رہی ہو یہ تم" اسکے سوال پر اندر آتی تائی ثروت چچی دونوں رک گئیں

سازنے مڑ کر دیکھا تائی کی جانب سے عمر کی پیٹھ تھی

تمھیں کہا تھا نہ جب تک طبعیت ٹھیک نہ ہو کمرے سے نہ نکلنا" وہ گھور کر بولا

ساز شرمندہ شرمندہ سی نگاہیں جھپکتی کبھی سب کو تو کبھی اسکو دیکھتی

میں ٹھیک ہوں" وہ منمنائی

" یہ میں بتاؤں گا کب تم ٹھیک ہو

باہر آؤ اور ناشتہ کیا ہے تم نے" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

اسکے پاس جواب تو تھا مگر ہمت نہیں تھی

نہیں بیٹا کافی دیر سے کہہ رہی ہوں مگر کام میں لگ گئی ہے" نجما پہلی بار بولی

آپ کون" وہ سپاٹ تھا

اسکا منہ سا اتر اگیا

امی ہیں میری" ساز کو برا لگا

" عمر نے گھیرہ ساز بھرا۔۔۔ تم باہر آؤ

اسنے اسے انگلی کے اشارے سے باہر آنے کے لیے کہا

ارے بیٹا ٹھیک ہٹی کٹی ہے دو چار تھپڑ خدا کھا لینے سے اسکی چمڑی پر کہاں

کوئی اثر پڑا تم پریشان نہ ہو باہر چلو میں اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے کا ناشتہ

لاتی ہوں" وہ چاپلوسی سے بولیں

چلیں پھر ایک تھپڑ مجھ سے کھا لیں پھر بتایئے گا کتنی ہٹی کٹی ہیں آپ" اسنے ترچھی نگاہوں سے تائی کو دیکھا ثروت تو چونچ دبا گی کون اپنی عزت کراتا اسکے ہاتھوں سے تائی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"اور یہ ہو کیا رہا ہے

" یہ سب باہر سے نہیں اسکتا

عمر گھر کے معملات میں داخل نہ دو" انکی بحث پر تایا جان لاونج سے اٹھ کر ا گئے

ٹھیک ہے" اسنے ساز کا ہاتھ پکڑا اور اسے باہر کھینچ لیا

یہ بے حیائی نہیں چلے گی اشفاق صاحب میرے گھر میں "تائی کا ضبط جواب دے گیا تھا

بدر بھی وہیں اگیا خاموشی سے یہ سب ملاحظہ کر رہا تھا تختہ پلٹنے والا تھا قربانی اسکے جذبوں کی ہوتی لیکن تخت پر اگلا بادشاہ کون ہوتا بہت جلد پتہ چل جاتا تبھی وہ سکون میں تھا

عمر کو بے ساختہ ہنسی اگئی اور ساز جو ہاتھ چھڑانے کو بے چین تھی عمر نے مزید گرفت سخت کر لی تھی اسکے ہاتھ پر۔۔۔

ڈیڈ اپکا نام لیا ہے انھوں نے تھپڑ ماریں گے یہ کوئی اور زحمت کرے" وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا بولا

اسی لیے زہر لگتے ہو تم بدلحاظ اور بے غیرت جو ہو اور اسے بھی اپنی ماں جیسا ہی بناؤ گے اسی سے پیدا ہوئے ہو نہ عمر تبھی اسی کیطرح کی حرکتیں کرو گے "انھوں نے جیسے ایک ہی وار میں سارے حساب برابر کر دیے سب سے کمزور لمحے ہو جاتے تھے اسکے لیے جب کوئی اسے اسکی ماں کا طعنہ دیتا تھا۔

اسنے باپ کیطرف دیکھا۔

ساز کا ہاتھ چھوڑ دیا اور تقویت کا ایک سانس اشفاق صاحب کی مسکراہٹ بتا گئی تھی کہ اب اونٹ پہاڑ تلے اگیا ہے۔۔ مسکرا کر اسے دیکھنے لگے۔

خون تو میں اپکا ہوں گند کی شروعات تو آپ سے ہوتی ہے انکا قصور تو مجھے پیدا کرنا تھا اور وہ اتنے ہی قصور پر میری نفرت کی مستحق ہیں آپ سوچیں میں اپکے لئے کیا ہوں خدا کی قسم میں اپکے لئے سزا نہ بن جاوں تو کہیے گا" نفرت سے پھنکارتا وہ الٹے قدم لیتا وہاں سے باہر نکل گیا جبکہ سازا اسکی تکلیف اپنے اندر محسوس کر رہی تھی وہ حساس تھا اس ٹاپک کو لے کر اور تایا جان نے اسے وہیں چوٹ کی تھی۔

جاتے جاتے قدم رک گئے پلٹ کر دیکھا اور رک گیا

وہ سرخ نگاہوں سے اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اسکی ماں بے بسی سے دیکھتی تھی اور یہ ہی بے بسی اسے ساز کی جانب متوجہ کرا رہی تھی

جہاں سب کو سانپ سونگا کہ اب وہ چلا جائے گا وہیں وہ مڑ کر دوبارہ کمرے میں چلا گیا اور اشفاق صاحب کو سکون مل گیا کہ وہ گیا نہیں

نکاح نامے پر سائین کرتے ہوئے اسنے ایک پل کے لیے اپنے آپ کے لیے اپنے جذبات کے لیے کسی بات کے لیے کچھ نہیں سوچا سوائے انتقام کے۔۔۔

ایک ایسا بھیانک انتقام جس سے روح بھی کانپ جائے وہ سائین کر کے مطمئین سا بیٹھ گیا اور دوسری طرف سوہا نے بھی ایک حسین شخص کو اپنی زندگی میں قید کر لیا تھا

اسکی آنکھوں میں عکس آیا اور طنزیہ مسکراہٹ نے اسکو جیسے احساس دلایا کہ آج اسنے وہ بھی پالیا جسے چھین کر چنا تھا اسنے۔۔۔وہ مسکرادی

" بدر اسکا تھا "

اسنے ایک معصوم سی لڑکی کو آنکھوں آنکھوں میں ہی اتار لیا جیسے اسکے سامنے قہقہے لگائے کہ دیکھو پالیا میں نے اسے۔۔وہ مسکرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

ابو نے اسکے سر پر پیار کیا

وہ وائیٹ کلر کے غرارے سوٹ میں تھی لیکن ان سب میں ساز وہاں کھڑی سب سے الگ لگ رہی تھی

جبکہ عمر نے نیچے آنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی اور وہ چاہ کر بھی اوپر پور دن نہیں جا سکی کیونکہ اسکے جاتے ہی اسے کولہو کا بیل جو بنا لیتے تھے سب

--

وہ اسے دیکھنے لگی جس کے چہرے کی خوشی بتا رہی تھی کہ وہ بدر کو پا کر کتنا خوش ہے

اسکے بھائی کی زندگی میں یہ سب کیا تھا۔

اسے امی نے بتا دیا تھا کہ بدر دوبئ کیوں نہیں جا سکا۔

ساز اپنے بھائی کے لیے بہت غمزدہ تھی لیکن قسمت نے موڑ لے لیا تھا اب کچھ فائدہ نہیں تھا بدر باہر تھا

" ارے بیٹی تمھارا شوہر کہاں ہے

"نشئ ہے پتا ہو گا کچھ پی پلا کر

تائی کے قہقہے نے ساز کا چہرہ سرخ کر دیا۔

سبکی کا احساس اندر تک اتر گیا

"ن۔۔نہیں وہ انکی طبعیت نہیں ٹھیک

وہ لاشعوری طور پر اسکا ڈیفنس کرنے لگی

جھوٹ بول رہی ہے اماں جی کیا بتاو اتنا پیتا ہے اتنا پیتا ہے ہر قوت شراب کو منہ لگا رہتا ہے اسکا بلکل ماں جیسا ہے ماں طوائف تھی بیٹا ایک اور طوائف بنا رہا ہے"

تائی جان "ساز تڑپ اٹھی

بس منہ تو تو کھول ہی نہ میرے سامنے "وہ اسکے احتجاج کا گلہ گھونٹ گئیں

اللہ کی پناہ توبہ توبہ "وہ عورت ساز کو دیکھ کر توبہ کرنے لگی اور ساز کی آنکھیں دکھ سے بھر گئیں۔

اسکے مڑ کر دیکھا بدر اندر آ رہا تھا۔۔۔

وہ دولہا تھا کسی نے اسے دولہے والی اہمیت نہیں دی تھی

سازا اپنے بھائی کے نزدیک آئی اور اسکو بہت محبت سے دیکھا اسکی آنکھیں بار بار اشک بار ہو رہیں تھیں ان ارمانوں کا خون دیکھ کر جو اسکے بھی آنکھوں میں اتر رہے تھے بدر نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

بس سمجھو ساری فکریں ختم" وہ اسکا گال تھپتھپا گیا

انشاءاللہ اللہ ساری مشکلات دور کر دے گا بھائی

میں اپکے کاموں میں آسانی کے لیے کل روزہ رکھو گی" وہ بولی بدر مسکرا دیا اور باہر مہمانوں کے لیے کرسیاں لینے آیا تھا رہم جبکہ جم کر بیٹھا تھا اور تایا جان کو تو کوئی ہلا نہیں سکتا تھا بدر تو چلا گیا لیکن ساز کے اندر سے غم نہیں گیا بار بار ان سب کے الفاظ اسکے دل میں خنجر کیطرح چبھ رہے تھے۔

سوہا اپنے دوستوں کے ساتھ تصویریں کھینچوا رہی تھی اشفاق صاحب کے گھر میں چلتے گانے باجے کی آواز دور دور تک سنائی دی جا سکتی تھی

مہمان جا چکے تھے فنکشن ختم ہو چکا تھا سب گھر والے لاونج میں جمع تھے

جبکہ سوہا بار بار بدر کو دیکھ رہی تھی

" رخصتی مہینے بعد کریں گے

تایا جان کی بات پر بدر نے سر اٹھا کر انکی جانب دیکھا

نہیں تایا جان رخصتی کل ہی ہو جائے تو بہتر ہے " وہ آرام سے بولا تھا

کیوں " وہ اکھڑے

ابو " سوہا بیچ میں ہی بول اٹھی

یہ بے حیائی نہیں تھی یہ تو اسکا حق تھا انکے نزدیک وہ بس اتنا ہی کہہ کر چپ ہو گئی سب کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں جبکہ انھوں نے سر ہلایا

" ٹھیک ہے

انھوں نے کہا اور کمرے میں چلے گئے سب ہی چلے گئے تھے سوہا بدر کو دیکھ رہی تھی جو اپنے کمرے میں چلا گیا

خوابوں کی سیج سج رہی تھی دل کی دھڑکنیں شور کر رہی تھیں

جبکہ ساز نے سارا گھر سمیٹا اور اسکے بعد وہ کمرے میں ائی تو بری طرح تھک چکی تھی لیکن سامنے ہی اسے نشے میں دھت دیکھ وہ دو قدم دور ہوئی

عمر نے بھی اسے دیکھا ہلکا سا مسکرایا

ہائے بیوی" اسنے گلاس اٹھا کر چیئرز کیا جبکہ ساز اسے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی

اسکی نرمی اور توجہ نے یہ بات بھلا دی تھی کہ وہ واقعی شرابی ہے وہ ان گلاس ان بوتلوں کو دیکھنے لگی اور صوفے پر بیٹھ گی سانسیں بھاری ہو گئیں

کیا ایسے لوگوں کی عزت اہمیت قدر ہوتی ہے شراب پینے والے تو اللہ کے ہاں سرخرو نہیں پھر وہ۔۔۔۔

وہ اسے دیکھنے لگی جو بوتل کو گلاس میں الٹ کر خالی بوتل کو زمین پر چھوڑ گیا اسکی جانب۔۔۔۔

گول گول ہوتی بوتل ساز کے قدموں میں جا پہنچی وہ مسکرا دیا

کیا ہوا غصہ مت ہونا یار ضرورت تھی ورنہ میرے باپ کی باتیں مجھے مار دیتی" وہ ہنستے ہوئے بولا اور ساز منہ پر ہاتھ رکھ کر بری طرح رو دی

عمر نے چونک کر اسے دیکھا وہ روتی ہی چلی گئ

ہے۔۔ وائے اریو کرائینگ میں نے تمھیں ہرٹ نہیں کیا کیا بوتل تمھیں لگی ہے" وہ اسکے پاس اگیا۔

ساز اس سے دور ہو گئ

عمر نے اس فاصلے کو توجہ سے دیکھا

" اچھا رومت پلیز مجھے بتاو کیا ہوا ہے

اور۔۔۔ اور کیا ہونا ہے آپ شراب پی رہے ہیں" وہ بولی روتے میں بولتی ہوئی بھی اچھی لگتی تھی

معلوم نہیں نشہ کر کے اسے اسکی ہر حرکت ادا کیوں لگنے لگتی تھی اسنے سر جھٹکا

تو" کچھ پلے نہیں پڑا کہ اس سے کیا مراد تھی وہ تو تھا ہی شرابی۔۔۔

آپ اپ جانتے ہیں سب نیچے مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ تمھارا شوہر کہاں ہے اور تائی جان نے آپکے بارے میں کتنی بری بری باتیں ان لوگوں کو بتائی لیکن میں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے لیکن انکی بات سچ ثابت ہوئی انکی بات سچ ثابت ہوئی آپ واقعی نشئی ہیں۔۔۔

لیکن مسلہ یہ ہے آپ میرے شوہر بھی ہیں میں نے ماننا نہیں تھا لیکن سب نے منوالی یہ بات مجھے سے اب میں لوگوں کو کیا منہ دیکھاؤ کس منہ سے کب تک جھوٹ بولو کہ ایسا نہیں ہے" وہ غصے سے کہتی کھڑی ہو گئ

" مجھے سنٹیمنٹز میں پھنسا رہی ہو

عمر اسکی بچگانہ باتوں پر ہنسا

جب وہاں سب کے شوہر تھے تو اگر میرے بھی ہو جاتے تو کچھ نہ ہوتا کم از کم تائی جان جھوٹی ہو جاتی "

کن چکروں میں پڑ رہی ہو ساز میں اس ٹائپ کا بندہ نہیں ہوں بھئ" وہ ہنسنے لگا

ہاں میں ہی پاگل تھی" وہ آنسو صاف کرنے لگی

عمر جبکہ سکون سے اسے دیکھنے لگا

ساز کو شدید غصہ آیا اس شخص نے سے اپنے ہی اندر موجود غصے سے بھی تعارف کرا دیا تھا

عمر جواب دیے بنا ہی دوبارہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا اور ساز نے اسی کے سامنے جائے نماز بچھا کر عشاء کی نماز ادا کی مگر اسے ایک پرسنٹ بھی فرق نہیں پڑا

اور وہ لڑکی جو اپنے بھائی کے لیے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی تھی آج اسکے لئے ساری دعا میں روتی رہی

اسکے رونے پر کوفت زدہ ہوتا وہ بالکنی میں اگیا آسمان کو دیکھتے وہ شراب پی رہا تھا جبکہ اسکی بیوی اندر عشاء کی نماز پڑھ کر اسکے لیے ہدایت مانگ رہی تھی اور وہ یہ کیوں کر رہی تھی

ایک معصوم دل کو توجہ دی تھی عمر خیام نے کوڑے کاغذ پر عمر خیام کا نام
لکھا جا رہا تھا خبر دونوں کو ہی نہیں تھی

آج گھر میں بارات کا فنکشن تھا پورا گھر ہی درہم برہم تھا
ساز صوفے پر سوئی تھی اور عمر تو ساری رات ہی نہیں سویا تھا بالکنی کے
دروازے میں کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا کہ وہ جھٹکے سے اٹھی
یہ اللہ بہت دیر ہو گئی" اسنے دل پر ہاتھ رکھا نگاہ عین عمر سے جا ملی عمر اسی کی
جانب دیکھ رہا تھا
وہ منہ بنا کر وہاں سے اٹھ گئی
عمر مسکرا دیا اور ساز باہر جانے لگی
"اگر کمرے میں ہی رہ لو تو آج ماسی نہیں بنو گی
" مجھے آپ سے بات نہیں کرنی
وہ نروٹھے لہجے میں بولی عمر دل پر ہاتھ رکھ گیا

" آہ میرے دل کی چوٹوں میں اضافہ ہو گیا

وہ اداکاری کر رہا تھا آنکھوں کو جاندار جنبش دیتا بولا

ہوتا رہے " وہ اسکے انداز پر جیسے اپنے اندر سر سے اٹھتے جذبات جو عجیب ہی

لے پر اتر رہے تھے محسوس کرنے لگی

" بڑی ظالم ہو تم تو

"آپ جتنی نہیں ہوں

ہاں حاضر جوابی تو بس میرے سامنے ہے باقی سب کے آنے میسنی بنی رہتی

ہو بھولو مت تمھاری طرف بھی میرا احساب خوب ہے یاد رکھو تمھاری وجہ

سے میں تھائی لینڈ نہیں جا سکا

" سب کچھ قسمت سے ہوتا ہے آپکی قسمت میں نہیں تھا

اسنے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا وہ کچھ نہیں بولا وہ باہر نکل گئ

جبکہ وہ اسکے لفظوں کے معنی میں اتر گیا۔۔۔

اسکا قصور تھا اسنے اپنی قسمت میں یہ تکلیفیں خود چنی تھیں

وہ ابھی مزید سوچتا کہ فون کی بیل نے اسے متوجہ کیا جبکہ وہ یہ فون ساز کو دے چکا تھا لیکن وہ لڑکی ان چیزوں پر توجہ نہیں دیتی تھی ہاں اسکے دلائے گئے کپڑے شوق سے پہنتی تھی

"ہاں زمیر بولو

وہ بولا جبکہ دوسری طرف سے کافی خوش مزاجی سے دریافت ہوا

" کیسا ہے سالے کہاں پر ہے مجھے تو بھول گئے سعود اور تو بھکاریوں سے تعلقات نہیں رکھتے اب" وہ بولا تو زمیر کا قہقہہ اٹھا

اچھا چلو اب کیا کر سکتے ہیں

تیری طرح نہیں ہو سکتے کہ دھن آسمان سے برسے یہاں کی کروڑوں کی جائیداد کھاتا رہوں میں "

کام کی بات کر" وہ سنجیدہ ہوا

کام کیسا بس ملتے ہیں بات چیت کرتے ہیں" وہ بولا

نہیں ملنا بھائی تجھ سے ویسے بھی سعود ملک سے باہر ہے وہ آئے تو ہی مل سکتا ہوں" وہ بولا

دیکھ لے ہو سکتا ہے تیرے لیے مجھ سے ملنا کام کا ہو" زمیر کی بات پر وہ چونکا

" شکل دیکھی ہے سالے تو نے اپنی تیرے سے میرا کام کیسا

زمیر پھر ہنسنے لگا اور عمر کو اسکی ہنسی سے کم کوفت نہیں تھی یار وہ مجھے یاد آرہا

" تھا کہ تیری ایک بہن بھی ہے جو گھر سے بھاگ گئ تھی تجھے بھی یاد ہو گا

زمیر کے الفاظوں پر وہ موبائل پر گرفت سخت کر گیا

اسنے چار گالیاں دیں" زمیر ہونے لگا

سالے تیری بہن کے شویر کے ہاں نوکری لگی ہے میری۔۔۔

" مجھے لگا تجھے نہیں پتہ تیری بہن بھاگ کر کہاں گئ تو تجھے بتادوں

زمیر" وہ غرایا آج کے بعد اس نمبر پر کبھی رابطہ نہ کرنا

" ارے کیا ہو گیا ہے

ایک تو تیری مدد کی تو چیخ رہا ہے

وہ اسے گالیاں دینے لگا زمیر خاموش ہو گیا

بہن تیری بھاگی تھی گالیاں مجھے دے رہا ہے" وہ جیسے عمر پر سر سے پاؤں تک تیزاب پھینک چکا تھا

وہ بے چینی سے ادھر ادھر ہو رہا تھا

فون بند کرتا کہ زمیر نے روکا۔۔۔

" اچھا سن پندرہ سال بڑے مرد سے شادی کی ہے اسنے برا سخت ہے

وہ مسکرایا تھا عمر نے کال بند کر دی

کاش وہ بھی مر جاتا ہاں اپنی ماں کے ساتھ ہی مر جاتا یہ پھر اسے بھی کوئی بیماری ہو جاتی

وہ اتنی شراب پیتا تھا اسے کوئی بیماری نہیں ہوئی اسے آج تک وہ ان ہی الفاظ میں گھیرہ رہا وہ کانوں پر ہاتھ رکھ گیا

دو عورتوں نے اسے تباہ کر دیا

وہ جب ھونا چاہتا تھا تب اسکو یاد دلا دیتے تھے کہ وہ کیا تھا ایک بھاگی ہوئی بہن کا بھائی اور ایک طوائف کا بیٹا۔۔۔۔

عمر کی چیخ سے پورا گھر اوپر سے نیچے تک دہل گیا

ساز کے ہاتھ سے کپ چھٹا چھنا کے کی آواز سے وہ خود نہیں جانتی تھی یہ چیخ سن کر اسے کیا ہوا وہ ان سب کے بیچ سے دوڑتی ہوئی اوپر آئی

وہ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے جیسے پاگل سا ہو رہا تھا

عمر" وہ دور کر اس تک پہنچی

عم۔۔۔" سرخ چہرہ آنکھوں سے بہتا پانی پھولی ہوئ رگیں اور دانت پر دانت جمائے وہ جیسے اپنے اپے میں نہیں تھا

کیا۔۔۔کیا۔۔۔ہو۔۔۔ہوا" اسکے علاؤہ کوئی نہیں آیا تھا بے حسی ایسی تھی کچھ تو جیسے پُرسکون ہوئے تھے اسکی چیخ کی اذیت کو محسوس کر کے انھیں فرق نہیں پڑا تھا ساز اکیلے اسکے پاس کھڑی تھی جبکہ اسکے باپ نے بھی بیٹے

کی چیخ سنی تھی مگر وہ باپ نہیں تھے وہ ایک لالچ سے بھرے انسان تے
جنھیں اپنا مفاد کے علاوہ کچھ نہیں دیکھائی دیتا تھا

عمر نے اسے دیکھا اور ساز کے ہاتھ پاؤں گئے وہ اپنے ٹھنڈے ہاتھ اسکے
چہرے پر رکھ گئ

آپ۔۔آپ کو کیا ہو رہا ہے" وہ رو پڑی جبکہ عمر نے اسے خود میں بھینچ لیا
"تم مجھے چھوڑ کر بھاگو گی تو نہیں

وہ سوال کر رہا تھا خود میں بھینچے وہ اس سے سوال کر رہا تھا
ساز تھم گئ۔۔۔۔

نہیں بھاگو گی نہ وعدہ کرو وعدہ کرو مجھ سے مجھے چھوڑ کر نہیں بھاگو گی کسی
مرد کو نہیں دیکھو گی کسی کو چھو گی نہیں کسی کو چھونے نہیں دو گی۔
بتاؤ مجھے" وہ اسے جھنجھوڑ کر دھاڑا۔

ن۔۔۔ نہیں کرو گئیں میں ایسی نہیں ہوں" وہ کانپتے لہجے میں بولی

م۔۔۔میں جانتا ہوں تم ویسی نہیں ہو تم ساز ہو عمر کے لیے ساز۔۔۔

آئی نوائی نو دنیا کی ہر لڑکی ایک نہیں ہوتی دنیا کی ہر لڑکی ایزہ نہیں ہوتی ناز

نہیں ہوتی میں جانتا ہوں تم ویسی نہیں ہو" وہ بولا اسکا گال تھپتھپا کر بولتا رہا

اور پھر اٹھ گیا

ہو ہی نہیں سکتی تم ویسی" اور وہ بولتا ہوا اشروم میں بند ہو گیا

ساز منہ پر ہاتھ رکھ گئ

ہر شخص خود میں اذیت چھپائے ہوئے تھا اور وہ عمر کو شرابی سمجھتی تھی

اسکی چیخ نے آج اسکا دل پھاڑ دیا تھا۔

وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئ اور پلٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایزہ جھولے میں بیٹھی اس وقت آسمان کو دیکھ رہی تھی کافی ڈھنڈ بڑھ گئ

تھی دسمبر کا مہینہ تھا اسلامہ اباد میں تو کمال موسم کی تباہ کاریاں تھیں

پھر بھی ٹھنڈے جھولے پر وہ جھول رہی تھی

اسکے دماغ میں ایک ہی بات چل رہی تھی اور وہ یہ تھی کہ شاہنواز کے موبائل میں کس حسین عورت کی تصویر تھی

وہ عورت بہت خوبصورت تھی ایسے کہ اسنے کبھی دیکھی ہی نہیں تھی اتنی خوبصورتی۔۔۔

لوگ کہتے تھے وہ بہت خوبصورت ہے لیکن اسے تو وہ عورت دنیا کی حسین ترین عورت لگی پھر وہ کیسے حسین ہو سکتی ہے عجیب جلن اور حسد کا سا احساس تھا جو اس میں اٹھ رہا تھا جبکہ وہ بار بار جھٹکنا چاہتی تھی شاہنواز نے اسے چھوا نہیں

یہ بات نہ چاہتے ہوئے بھی چبھ رہی تھی۔۔۔

کیا وہ شاہنواز کی محبت تھی "جھولا ایکدم رکا"

اور اسے کچھ انہونی کا سا احساس ہوا

لیکن وہ ایسا کیوں سوچ رہی تھی کیوں بھلا شاہنواز کسی سے بھی محبت کرے

اسے کیا فرق پڑتا تھا وہ کون سا اس سے محبت کرتی تھی لیکن دل میں عجیب

کیفیت تھی آج کل اسکے۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا کوئی اپنا چھن گیا ہے لیکن جو اسکے تھے وہ تو اسکے ارد گرد تھے

اسنے سامنے کھلتا دروازہ دیکھا۔

اس میں سے شاہنواز کی گاڑی اندر آئی

دادی جان سو رہیں تھیں ورنہ وہ اسے چین سے بیٹھنے نہ دیتی پہلے ہی دل

کھول کر سنائی تھی انھوں نے صبح۔۔۔۔

وہ ایزہ کو جھولے میں دیکھ چکا تھا

ایزہ نے بھی دیکھا اور پھر نگاہ پھیر گئی

وہ زمیر کے ہاتھ میں سامان دیتا کہ اس حسین سی لڑکی کو دیکھ کر اسنے زمیر

کو وہاں سے چلے جانے کا کہہ دیا زمیر نے شاہنواز کو ایک نظر دیکھا اور پھر نہ

چاہتے ہوئے بھی چلا گیا

اب کوئی ملازم نہیں تھا وہاں۔۔۔

شاہنواز نے قدم اسکی جانب اٹھائے

ایزہ نے سر جھکا لیا وہ اسکے نزدیک آیا اسکی خوشبو پھیلی

سردی سے مہرون شال کو اووائیٹ سوٹ پر لپیٹے بیٹھی تھی

اسکے نزدیک آتے ہی اسنے اسکی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھا اور اسکا چہرہ اوپر

کیا

ایزہ نے نگاہ نہیں اٹھائی اسکی جانب نہیں دیکھا

میری طرف دیکھو" شاہنواز کا حکم ہوا

ن۔۔ نہیں دیکھنا" وہ آہستگی سے نفی کر گئ

وہ گھور کر اسے دیکھنے لگا

تمھیں اب مجھ سے ڈر نہیں لگتا

ل۔۔ لگتا ہے" فوراجواب دیا

پھر ضد کیوں کرتی ہو تمھاری یہ ضد مجھے تم پر ہاتھ اٹھانے پر مجبور کر سکتی ہے" وہ اسکی انکھوں میں دیکھنے لگا اور ایزہ نے انکھیں اسکی جانب اٹھائیں شاہنواز نے ان حسین آنکھوں سے زیادہ حسین آنکھیں بھی دیکھیں تھیں پھر یہ آنکھیں انھیں آنکھوں سے جا کر کیوں مل جاتی تھیں ایزہ کچھ نہیں بولی شاہنواز چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر نگاہ پھیر گیا۔

دادی جان کہاں ہیں" وہ اسکے ساتھ بیٹھ گیا پہلی بار وہ جھولے میں لون میں بیٹھا تھا

سو رہی ہیں" وہ بولی

شاہنواز آسمان کی جانب دیکھنے لگا۔

ایزہ کچھ دیر انگلیوں کو موڑتی رہی اور پھر اسکی جانب دیکھا وہ کسی سوچ میں تھا آج کل کچھ بدلا بدلا سا لگتا تھا۔

اچانک ہی اسکا سیل فون بجنے لگا اسنے موبائل کی جانب دیکھا اور کھل کر مسکرایا۔

اور اسکے پہلو سے اٹھ گیا ایزہ کی چھوٹی سی پیشانی پر سوچ اور متفکر سی ہو گئ وہ جتنا اسکی جانب سے دماغ ہٹانا چاہ رہی تھی اتنا ہی کمزور محسوس کر رہی تھی خود کو۔۔۔

اسکی توجہ پہلے کسی اور طرح تھی وہ بت کی طرح اسکے حکم کی غلام بنی رہتی تھی لیکن اب توجہ کا مرکز کچھ اور تھا اور وہ جان گی تھی وہ قاتل ہے پھر بھی اسکی بے توجہگی کیوں اندر ہی اندر بری لگ رہی تھی وہ اندر چلا گیا

معلوم نہیں کس اہم شخص کا فون تھا وہ اداسی سے وہیں بیٹھی رہی اداسی کی وجہ بھی نہ سمجھ آنے والی تھی۔

وہ کچھ دیر جھولے میں بیٹھی رہی اور اسکے بعد وہ اٹھی تبھی کسی کی پکار پر اسے رکنا پڑا

وہ مڑی وہ زمیر تھا

خوش شکل لڑکا تھا اس سے کچھ سا ہی بڑا ہو گا

بے ساختہ شاہنواز کا خوف محسوس ہوا تھا اسے وہ کافی سے زیادہ جنونی تھا ان

معملات میں تبھی وہ بنا جواب دیے اندر جانے لگی

"میں جانتا ہوں آپ عمر خیام کی بہن ہیں بہت اچھا دوست ہے میرا

اچانک جیسے ایزہ کو کسی نے اندر تک جھنجھوڑ دیا وہ انھیں قدموں پر پلٹی

حیرانگی سے زمیر کو دیکھا۔

اسکی آنکھوں میں حیرانگی بے چینی کیا کچھ نہیں تھا

عمر بھائی" وہ اسکا نام دھرا گئ

جی بتایا تھا آپکے بارے میں مگر کہنے لگا طوائف کی بیٹی سے میرا کوئ تعلق

نہیں" وہ مسکرایا

ایزہ نے بلکل توجہ نہیں دی اسکی بات پر۔۔۔

آپ مجھے ان تک پہنچا سکتے ہیں وہ۔۔۔وہ کہاں ہیں وہ کہاں ہیں مجھ ان سے

ملنا ہے انکو جو کچھ پتہ ہے وہ سب جھوٹ ہے آپ۔۔۔آپ مجھے ان سے ملوا

سکتے ہیں پلیز" وہ بے تابی سے بولی جبکہ زمیر کی آنکھیں چمک اٹھیں مسکرا

دیا۔

" وہ آپ سے ملنا نہیں چاہتا ایزہ شاہ

میں میں جانتی ہوں لیکن" وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئ

میں۔۔ میں انھیں سچ بتاؤ گی وہ سب جھوٹ ہے جو انھیں سب بتاتے ہیں"

وہ پاگل سی ہونے لگی تھی زمیر نے ادھر ادھر دیکھا

" اپ دیکھیں یہ سب ایسے تو ممکن نہیں ہے وہ آپ سے ملنا نہیں چاہتا

زمیر بار بار پیچھے دیکھ رہا تھا اگر شاہنواز اسے دیکھ لیتا تو ٹکڑے کر دیتا تبھی وہ

توجہ میں تھا

پ۔۔ پھر پھر کیسے وہ ہیں کہاں وہ چھوڑ گئے تھے وہ چھوڑ گئے تھے انھوں

نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا ان کی بہن پر ظلم ہوا اور وہ آنکھ اور کان

بند کر گئے انھوں نے مجھے ہماری ماں جیسا سمجھا لیکن۔۔۔ لیکن مجھے انھیں

سب سچ بتانا ہے میں اپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں آپ مجھے ان تک لے

جائیں میں نہیں جانتی وہ کہاں ہے" وہ روتے ہوئے اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئ

زمیر کے لیے یہ بہترین لمحے تھے اسنے سر ہلایا

پلیز" وہ آگے بڑھی اور پیچھے شاہنواز باہر ہی ارہا تھا زمیر جیسے گدھے کے سر

پر سے سینگ کی طرح غائب ہو گیا۔۔۔۔

ایزہ پر بری نظر نہیں ڈال سکتا تھا لیکن ایزہ سے خوب مال نکلوا سکتا تھا وہ جانتا

تھا شاہنواز اسکے ٹکڑے کر دے گا اگر وہ ایزہ کو میلی نگاہ سے دیکھے گا ہاں وہ

بے پناہ حسین تھی مگر فلحال زمیر کے لیے ایک بلینک چیک تھی

شاہنواز باہر نکلا

ایزہ" اسنے آواز دی

ایزہ مڑی اور پلٹ کر دیکھا زمیر جا چکا تھا

اسنے شاہنواز کو آگے بڑھ کر یہ سب بتانا چاہا لیکن رک گئ وہ مانتا ہی نہ کہ

اسکا کوئی ہے جس کے لیے وہ اتنا حساس ہے

کیا ہوا ہے" وہ وہیں سے اسے دیکھنے لگا

ا۔۔۔انکھ میں مٹی چلی گئ" اسنے گال صاف کیا

اندر آؤ سردی ہو رہی ہے" وہ بولا

ایزہ سر ہلا کر اندر آ گئ لیکن دماغ تو جیسے اتھل پتھل ہو گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوہا کی بارات تھی حال میں فنکشن تھا اور سب ہی تیاری کر رہے تھے گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا حیرت انگیز طور پر آج ساز کا سارا دھیان کمرے میں تھا

جہاں عمر تھا وہ تادیر پیٹتا رہا تھا ساز اسے چاہ کر نہیں روک سکی لیکن وہ ساری رات روتی رہی اسے احساس ہوا کہ وہ تکلیفوں میں گھیرہ ہے اور خود کو آزاد کرنے کے لیے پیتا ہے۔

اب دن چڑھ گیا تھا

دوپہر ہو گئی اور اب تو سب بارات کے لیے تیاری کرتے پھر رہے تھے کہ وہ اٹھا نہیں تھا صبح سے اسکا ناشتہ بنائے وہ بار بار دیکھتی مگر وہ اوندھا پڑا تھا سو رہا تھا

ساز جاو تیار ہو جاؤ" نجما نے کہا

امی ہو جاؤ گی تیار" وہ اداسی سے بولی

نجما مسکرادی

عمر کی وجہ سے پریشان ہو" وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتی بولی

امی مجھے لگتا ہے انھیں ہمارے سے زیادہ دکھ ہے ہم ذاتی اذیت سے نہیں گزرتے ہم لوگوں کے طعنے سنتے ہیں اور پھر ویسے ہی ہو جاتے ہیں کوئی مرد کیسے اتنا حساس ہو سکتا ہے اپنی ماں بہن کے لئے۔۔۔

اور پھر وہ اذیت اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے" وہ بولتی ہی چلی گئی نجما اسی کی جانب دیکھ رہی تھی

اچھی بات ہے تم اسے سمجھ رہی ہو اگر تم چاہو تو شاید وہ شراب جیسی حرام

" چیز پینا چھوڑ دے

ایسا ہو سکتا ہے امی" وہ سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی

بلکل ہو سکتا ہے" وہ مسکرائی

تو ساز نے سر ہلا دیا

" چلو اب جاؤ اور تیار ہو جاؤ

کیا عمر بھی آئے گا" انکے سوال پر وہ نفی میں سر ہلا گئی

مجھے نہیں لگتا" وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جتنا مناسب لگتا تھا یہ جتنا

ہو سکتا تھا اس سے وہ اتنا تیار ہوئی اور اتنے میں بھی وہ بہت خوبصورت لگ

رہی تھی وہ سر پر دوپٹہ رکھ کر باہر آئی۔

سوہا کو آج پارلر لے جایا گیا تھا اسکا بارات کا جوڑا بہت مہنگا اور خوبصورت تھا

ساز کو ایسا جوڑا نصیب نہیں ہوا تھا جبکہ جس لڑکی کو شادیوں میں جانے کا

شوق تھا کیا اسے اپنی شادی کا نہیں تھا لیکن کبھی کسی سے ایسی بات نہیں کی تھی۔

شرم وحیا اور جھجھک ہمیشہ ہی آڑے رہتی تھی

اسے اکثر سوہا خوش نصیب لگتی تھی ایک تو اسے اسکے بھائی جیسا شوہر مل گیا تھا اور اسکے ابو اسکی تمام خواہشیں پوری کر دیتے تھے دیکھا جاتا تو خواہشیں تو اسکی بھی پوری ہونے کو بے تاب تھیں بس توجہ وہ خود ہی دیتی تو بات تھی سب حال میں نکلنے کو بے چین تھی اور بدر نے نجما اور اسے گاڑی میں بیٹھنے کے لیے کہا

" بھائی میں ایک منٹ میں آتی ہوں

وہ کہہ کر اوپر کمرے میں آئی کوئی انسان اتنی لمبی نیند کیسے لے سکتا تھا فکر میں اسی لیے وہ آئی اور کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرہ خالی تھا وہ حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی

وہ کہاں چلا گیا تھا؟

ساز تمھیں علم ہے نہ یہ حال تایا جان نے اپنی جان لگا کر بک کرایا ہے اور اس حال کی لائٹس آف ہونے سے پہلے ہی وہاں پہنچ جانا چاہیے ورنہ وہ شاید ہی اس بات کا خیال کریں کے میں دولہا ہوں" بدر سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھتا بولا

جی بھائی" وہ یہ کہہ کر بجھے ہوئے دل سے نیچے اگی اور وہ تینوں گاڑی میں بیٹھ گئے بدر نے ایک گاڑی کا ارینج کیا تھا انھیں پیسوں میں سے جو اسے عمر نے دیے تھے وہ نہیں گیا تھا اور شکر تھا اسے ساری رقم مل گئی تھی عمر کو دینے کے بجائے اسنے اپنے پاس رکھ لی تھی وہ جو سوچ بیٹھا تھا اب اسے ان پیسوں کی ضرورت تھی

نجما اور ساز دونوں اسکے ساتھ سوار ہوئیں اور جس سفر کے لیے وہ نکلے تھے خوشیوں سے بھرا ہونے بجائے ایک خاموشی سمیٹے ہوئے تھا اپنے اندر ان تینوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی شاید اپنی ہی سوچوں میں مگن تھے

وہ حال میں پہنچے تو پہلے ہی سب کچھ ہو چکا تھا کیونکہ یہاں دولہے سے زیادہ دولہن کی اہمیت تھی وہ سٹیج پر بیٹھی تھی جو پھول بدر پر برسائے جانے تھے وہ سوہا پر برسائے جا چکے تھے اور وہ اپنی پوری تیاری اور سج دھج کے ساتھ سٹیج پر تھی اور کافی خوش تھی وہ اپنی پوری تیاری کے ساتھ کافی پیاری لگ رہی تھی لیکن بدر نجما اور ساز ایسے ہی اندر آئے تھے۔

حال بھی ایک ہی تھا تایا جان کو اس شادی میں کسی بات کا اختلاف نہیں تھا بھئی نکاح ہو گیا تھا تبھی ہم نے ایک ساتھ ہی کر لیا"تائی جان سب کو تسلی دے رہیں تھیں

وہ سٹیج کی جانب بڑھنے کے بجائے تایا جان کے پاس چلا گیا جبکہ ساز اور نجما ایک طرف بیٹھ گئی وہ اپنی حیثیت اور وقت جانتے تھے تبھی ایک طرف بیٹھ گئے

ساز کا دل بلکل ہی بجھا ہوا تھا بار بار عمر کا خیال ارہا تھا وہ کہاں چلا گیا ہو گا کیا وہ ٹھیک ہو گا اسے کوئی تکلیف کوئی پریشانی تو نہیں ہو گی

بس یہ ہی سوچیں چلی جارہی تھیں۔

سوہا کی جانب اسنے دیکھا وہ اچھی لگ رہی تھی اسکی تصویریں کھینچی جارہیں تھیں اسکی دوستیں اسکے ساتھ ہنسی مذاق کر رہیں تھیں وہ خوش نصیب تھی جبکہ اسنے اپنی ماں کے کان میں منہ بنا کر کچھ کہا تو تائی جان نفی میں سر ہلاتی بدر کو پکڑ کر سوہا کے پاس بیٹھا گئیں بدر خاموشی سے بیٹھ گیا

کھانا کھلا اور سب کھانا کھانے لگے لیکن آج اسکا دل نہیں کر رہا تھا

اچانک کھانے اور چمچوں کے شور میں ایکدم خاموشی چھا گئ وہ ادھر ادھر دیکھتا اندر ایا

سیگریٹ منہ میں دبائے رات کے فنکشن میں بھی گاگلز لگائے وہ اندر آیا تو بلیک تھری پیس میں وہ اندرونی شرٹ کے آدھے بٹن کھولے اپنے چوڑے سینے کی نمائش کرتا حال میں داخل ہوا تو ناگواری سی چھا گئ۔۔۔

بھلا اسے شادی کہتے ہیں جو اسکی بیوی کو پسند تھی ایک زیورات سے سجی دولہن اور ایک پرانے کپڑوں میں دولہا اور بے شمار کھانے پر جھکے لوگ بے کار شادی۔۔۔

جب وہ شادی کرتا تو دنیا دیکھتی لیکن اسکی شادی تو ہو چکی تھی وہ خود ہی اپنی سوچ پر ہنستا ہوا اسے تلاش کرنے لگا جس کی وجہ سے وہ یہاں تھا۔۔۔

اسکے فضول رونے پر سعود کے ساتھ اپنا پروگرام کینسل کر کے وہ یہاں موجود تھا

اسکا باپ اسے ہی دیکھ رہا تھا اسنے دوسری نگاہ اس پر نہیں اٹھائی

ارے سکینہ یہ تیری سوتن کی اولاد ہے نہ "تائی جان کو اسکی جاننے والی نے کہا وہ غصے سے سر جھٹک گئیں

" ہائے اتنا سوہنا مونڈا تو میری سارا کی بات ہی چلا لے

شرابی ہے اور شادی شدہ ہے "تائی جان پھنکاری

"نہ کہہ

یہ ہی سچ ہے وہ بیٹھی منحوس اسکی بیوی جسے ڈھونڈ رہا ہے تائی نے ساز کی جانب اشارہ کیا جبکہ دوسری طرف وہ عورت ہنسی

ویسے جوڑ تو اسے کہتے ہیں دیکھ ایک چاند تو دوسرا سورج ایک تیری بیٹی کا جوڑ بنا ہے دولہا تو چاند جیسا ہے بس دولہن" وہ منہ پر دوپٹہ رکھتی ہنسے لگی تائی کے تو مرچیں ہی لگ گئیں

بکواس نہ کر" وہ جھڑک گئیں جبکہ تائی نے عمر کو دیکھا وہ اب تک بیچ میں کھڑا تھا

ساز عمر" نجما نے اسکو کہا جو پلیٹ میں چمچ چلا رہی تھی

ایکدم کھڑی ہو گئ چہرے پر خوشی سی چھلک اٹھی اور سکے اٹھتے ہی عمر کو نظر ا گئ

وہ اسکے نزدیک آیا عورتیں اسکو ایسے دیکھ رہیں تھیں جیسے وہ کوئی سوپر سٹار ہو یہ ایسا انوکھا انسان جو انکی محفل میں اگیا ہو

یہ تمھارے ہی بھائی کی شادی ہے نہ" عمر بولتے ہوئے اسکی جانب ہاتھ بڑھا گیا کہ اسے وہ ان عورتوں کے بیچ سے نکالنا چاہتا ہو

ساز نے ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکے ہاتھ میں اپنا نازک ہاتھ رکھ دیا بدر کے چہرے پر پورے فنکشن میں اب مسکراہٹ ائی تھی ساز نے ہاتھ رکھا وہ اسے باہر نکال لایا

یہ تم تیار ہوئی ہو تمھارے سے زیادہ تو میں ہو گیا ایون دولہے سے زیادہ ۔۔۔مجھے بتاتی تو سہی تمھاری ہاں شادی میں میں بستر سے اٹھ کر بھی اسکتا تھا" وہ ادھر ادھر دیکھتا بولا۔

آپ اپ آئیں ہیں" وہ تو اسی بات پر حیران تھی عمر نے ایک ائی بروا چکائی تم نے ہی تو کہا تھا لوگ میرے بارے میں پوچھتے ہیں بتاؤ کس آنٹی نے کہا تھا" وہ سیگریٹ لبوں سے نکال گیا

عمر" وہ ایکدم شاکڈ ہوئی وہ اونچی آواز میں بول رہا تھا

"یہ تمھارا بھائی دولہا کم ویٹر زیادہ لگ رہا ہے

اچھا بس کریں آپ ہی پوری دنیا میں حسین نہیں ہیں" وہ چیڑ گئ

خیر یہ تو سچ ہے مجھ سا ڈھونڈ کر دیکھاؤ" وہ آنکھ دبا گیا

ساز اپنے آپ مسکرانے لگی تھی

کیا فضولیات سی شادی کا کھانا کھا رہی ہو چلو آؤ میں باہر سے کھانا کھلاتا

ہوں" وہ بولا جبکہ ساز نے نفی میں سر ہلایا

آپ بدر بھائی سے ملیں" اسنے کہا

کیوں وہ حج کر کے آیا ہے" وہ بے زادیت سے بولا

ساز نے اسے سنجیدگی سے دیکھا

اچھا اچھا آنکھیں کیوں دیکھا رہی ہو پتہ نہیں تمھاری آنکھیں مجھے کیوں پٹا

لیتی ہیں" وہ مدھم آواز سے بولا جبکہ ساز کی مسکراہٹ تھی رک ہی نہیں

رہی تھی سارا خاندان ساری دنیا اسے اسکے ساتھ دیکھ رہی تھی اسکے قدم

تھے کے اڑ رہے تھے وہ سٹیج پر اس کے ساتھ آئی سوہا نے منہ بنا کر اسے

دیکھا ساز اسے سخت زہر لگی تھی اسکا مہنگا لباس ہی اسے سمجھ نہیں آتا تھا۔

بدر اٹھ کر عمر سے ملا عمر سائیڈ پر ہو گیا۔

اچھے لگ رہے ہو دونوں ساتھ "بدر مسکرا کر بولا

تھینکس لیکن بتانے کی ضرورت نہیں تھی "وہ ٹکا سا جواب دے گیا ساز نے پھر اسے دیکھا تو وہ سوری کر گیا اسکے انداز پر ساز پھولے نہیں سما رہی تھی وہ اسکی مان رہا تھا سن رہا تھا

بدر نے اسکے سر پر پیار کیا ان تینوں نے ہی سوہا کی جانب نہیں دیکھا تھا سوہا لاشعوری طور پر اپنے آپ کو ٹھیک کرنے لگی جبکہ غصے میں شدت آگئ

تم لوگ آگے سے ہٹو گے میں دولہن ہوں "وہ بگڑ کر بولی

مانگنے والی لگ رہی ہو جو ٹین پکڑ پہن کر لوگوں کو ایمپریس کرنا چاہ رہی ہو "وہ سنجیدگی سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا بولا اسکے منہ پھٹ ہونے پر ساز اور بدر چپ سے ہوئے

عمر "ساز نے اسکا بازو پکڑا

بکواس کرنے کا شوق ہے تمھیں "سوہا تڑپ اٹھی

لو سچ بتا رہا ہوں" وہ کافی سنجیدہ تھا

ساز نے اسے کھینچ کر نیچے اتارا

وہ شا نے اچکا کر نیچے آگیا جبکہ سوہا نے ان دونوں کو گھورا

اب وہ غصہ کرے گی" وہ پریشان ہوئی

بھاڑ میں جائے" وہ سکون سے بولا

اور تائی سے مزید دنیا کی نگاہیں ان دونوں پر برداشت نہ ہوئی تو اسنے رخصتی کا شوشہ اٹھا لیا اور رخصتی پر سب ہی کھڑے ہو گئے کھانا کھا لیا لوگ جانے بھی لگے تھے

بدر نے گاڑی وہ بھیج دی تھی

ایک گاڑی ہی لے آتے رکشے میں جاؤ گی اب میں" سوہا نے گھور کر اسکی جانب دیکھا بدر نے کوئی جواب نہیں دیا

اور تایا جان نے ارہم کی گاڑی میں سوار ہونے کا کہا خاندان بھر کھڑا تھا

باہر جاؤ" ساز کو کہہ کر وہ باہر نکل گیا جبکہ سب سوہا کو لے کر باہر اگئے ارہم کی گاڑی میں بیٹھایا گیا

ساز نجما ایک طرف کھڑی تھی سوہا کے نکھرے ہی بہت تھے جن کی وجہ سے سب ہی اسکا خاص خیال رکھ رہے تھے

تایا جان تائی اور ارہم سوہا کو لے کر گاڑی میں سوار ہو گئے اور باقی کسی کی پرواہ نہیں تھی انھوں نے اور اس سے پہلے انکی چھوٹی سی گاڑی آگے بڑھتی

کہ عمر خیام کی گاڑی انکی گاڑی کے آگے کھڑی ہو گئی اور اسکی گاڑی کی تیز آواز سے ہی جیسے سب پر عجیب ہی اثر طاری ہو گیا اسنے دروازہ کھولا

میڈیم اندر آؤ گی یہ اور انتظار کریں گے" وہ فارمل سا بولا جبکہ ہر آنکھ میں ساز کے لیے عجیب ہی حسد تھی

سوہا نے باپ کو دیکھا جو خود یہ سب دیکھ رہے تھے

جاؤ بیٹا" نجما کے تو دل و دماغ میں سکون ہی اتر گیا تھا

وہ اسے آگے کر گئی اور بدر نے بھی اسے کہا تو وہ ان سب کے سامنے اسکی ٹیکسلا میں سوار ہوئے اور دولہن کی گاڑی سے پہلے ہی وہ گاڑی موڑ گیا ساز کے دل کی دھڑکنوں کا شور عمر کا نام لینے لگی تھی وہ سینے پر ہاتھ رکھ گئی۔۔ کہیں دل باہر ہی نہ نکل آئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اشفاق صاحب یہ جو آپکی اولاد نے تماشہ لگایا ہے نہ آج میں بھولوں گی نہیں "تائی گھر میں داخل ہوتے ہی دھاڑیں

تایا جان نے انھیں گھور کر دیکھا بس اب گھورنا بند کریں بہت میں نے آپکی گھوری میں چپ رہ رہ کر زندگی گزار دی

اسنے ہمیں نیچا دیکھایا ہے جان بوجھ کر کر رہا ہے وہ یہ سب "وہ بھڑکیں

جبکہ سوہا نے بھی اپنا سامان پھینکا

شادی میری تھی ابواور میں اس چھوٹی سی مہران میں گھر آئی ہوں اور وہ ساز ٹیکسلا میں پھر رہی ہے یہ سب کیا ہے لوگوں کے منہ پر میرے نام کے بجائے صرف سازاور عمر کا ذکر تھا وہ جان بوجھ کر آیا تھا شادی میں "سوہا رونے بیٹھ گئ

بدر نے ایک نظر ان سب کو دیکھا یہ سب تو ہونا ہی تھا اور نجما کو لے کر وہ کمرے میں اگیا اپنی ماں کے جبکہ چچی اور چچا وہیں کھڑے تھے صنم اور صوفیا کے تو دل میں سکون اترا سوہا خود کو بہت کچھ سمجھتی تھی جبکہ وہ تھی کچھ نہیں۔۔۔

" اب یہ ڈرامہ بند کرو اور جاؤ سب اپنے کمروں میں

ابو آپ کچھ نہیں بولتے اسے ایک بات سے منع نہیں کرتے "ار ہم بھی بیچ میں کود اپہلے ہی اسکے گال پر پڑنے والا تھپر اب تک اسکے اندر حسد کا وہ لاوا جلا رہا تھا جو نہ ختم ہونے والا تھا

اگر وہ پیسے نہ دیتا تو یہ جو عیاشی تم کر کے آئے ہو نہ سب یہ جو ٹھونس ٹھونس کر تمھاری بیٹی کی شادی میں لوگوں نے کھانا کھایا یہ سب نہ ہوتا کچھ عرصے کے لیے اپنے منہ کو بند کر لو بس کوئی فرق نہیں پڑتا" وہ بولے جبکہ وہ سب غصے سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

پھر میری شادی بھی کسی امیر سے کر دیتے اس کنگلے سے نہیں" سوہا غصے سے چلائی بدر نے اسکی جانب دیکھا اور کمرے میں چلا گیا

ایک لفظ نہیں بولا تھا

سوہا۔۔۔۔

ابو کے گھورنے پر وہ تن فن کرتی ماں کو دیکھنے لگی

میں۔۔ میری بیٹی ہی اس گھر کا عذاب جھیلیں باقی سب عیاشی کرتے رہیں باقی سب من مرضیاں کریں بس ہمارے اوپر ہی ظلم و ستم ہوتے ہیں اس گھر میں۔۔۔۔

تائی جھوٹے آنسو بنانے لگی جبکہ تایا سر تھام کر بیٹھ گئے اور ارہم بھی باپ "
کو گھور کر چلا گیا اور تائی نے سوہا کے شانے پر ہاتھ رکھا

" چلو تم اپنے کمرے میں جاؤ

کیا کروں جا کر میں۔" وہ بھڑک اٹھی

سوہا" ابو کی برداشت سے باہر ہو چکی تھی شاید تبھی وہ دھاڑے اور سوہا بھی انکی ہی بیٹی تھی نکھرے سے سر جھٹکتی اٹھی اور بدر کے کمرے میں خود ہی چلی گئ

چچی اور چچا نے ذرا حیرانگی سے بھائی بھابھی کو دیکھا

اب تمھاری بیٹیاں تو جل بھن کر کمرے میں بند ہو گئیں ہیں تو اسنے خود ہی جانا تھا" تائی نے آنکھیں گھما کر کہا تو چچی کی کیا مجال تھی وہ آگے بولتیں

وہ لوگ بھی کمرے میں چلے گئے جبکہ تایا جان بھی

سب ہی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے دوسری طرف بدر اپنے کمرے میں تھا جب سوہا کمرے میں ائی تو سادہ سے کمرے کو دیکھ کر اسکا خون کھولنے لگا

یہ کمرہ سجایا ہے تم نے میرے لیے یہ ہوتی ہے دولہن کی اہمیت تمھاری بہن وہ منحوس خود کو سمجھتی کیا ہے ہماری بھیک پر خوش ہو رہی ہے اور سنو بدر زمان میری بات سنو ایک بات تو طے ہے عمر ابو کو نیچا دیکھانے کے لیے تمھاری بہن کا استعمال کر رہا ہے ورنہ ساز جیسی لڑکی میں گلی کا کتا بھی دلچسپی نہ لے اف خدایا یہ کہاں پھنس گئی میں "

بدر اسکی ساری گوہر فشانیاں سن رہا تھا اسنے غور سے اسے دیکھا جبکہ دوسری طرف سوہا بیڈ پر بیٹھ گئی نہ دولہن کے لیے پھول لگائے میں کہتی ہوں غربت تو تم پر اکر ختم ہو جاتی ہے نہ بدر " وہ تپ اٹھی بدر اب بھی اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا

اب گھور کیا رہے ہو ہٹو یہاں سے مجھے بیٹھنا ہے " وہ بھڑکی

بدر اٹھ گیا اسکے لیے جگہ چھوڑ دی سوہا کے چہرے پر فخریہ سی مسکراہٹ ابھری کہ اسکے باپ نے اسے غلام تو خرید ہی دیا تھا یہ الگ بات تھی کہ غلام کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی سوہا سکون سے بیٹھ گئی اُدھر ادھر دیکھنے لگی

ابو سے پیسے لوں گی کل صبح ہی اس کمرے میں سے اپنی غربت ختم کرو" وہ حکم دینے لگی بدر اسکے سامنے بیٹھ گیا

غصہ کیوں کر رہی ہو" اسکے الفاظوں پر سوہا نے اسکی جانب دیکھا

عجیب ہی نشہ سا سر چڑھ کر بولا تھا اسکے سر پر۔۔۔۔۔۔

بدر نے اسکا ہاتھ تھام لیا

دولہن کو تو خاموشی سے دولہا کی تعریف کا انتظار کرنا چاہیے" وہ اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنا انگوٹھا مسلتا بولا

جبکہ سوہا کا دل بے ساختہ دھڑکا اسنے سانس اندر اتارا

دولہن کا استقبال اسطرح تو نہیں کیا جاتا تمھیں پھول شول تو لگانے چاہیے تھے"

میں تمھارے ارد گرد پھول بچھادوں گا فکر کس بات کی ہے" وہ نرمی سے بولا

سوہا مسکرادی کنگلے تو تم ہو کیسے بچھاؤ گے پھول خیر چھوڑو" اسنے ہنستے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا

بدر بھی مسکرایا دیا

خیر بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں کرو تعریف۔۔۔اسنے اپنی نتھ ٹھیک کرتے ہوئے بولی

بدر مسکرایا جیسے وہ اسکے اسی سوال کا منتظر ہو

اوپر کرو چہرہ ذرا کھل کر تعریف کرنا چاہتا ہوں میں تمھاری" اسنے سوہا کا چہرہ ٹھوڑی کے نیچے اپنی انگلی رکھ کر اونچا کیا اور سوہا کا میک اپ سے سجا چہرہ

اسکے سامنے تھا اسکے لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی اسکا تن من سجا ہوا تھا

بدر مسکرایا اور اسکے بعد کمرے کی خاموشی میں چٹاخ چٹاخ کی آواز کمرے میں گونجی سوہا کا سر سائیڈ ٹیبل پر لگا۔

اور بدر سکون سے اسکے سامنے سر کے نیچے کہونی فولڈ کر کے ہاتھ پر اپنا سر رکھتا لیٹ گیا

سوہا کی آنکھیں پھیل گئیں گال سمیت کان بھی سرخ پڑ گئے جبکہ نتھ کھل کر اسکے ہونٹوں کے نزدیک لٹک گئ

وہ حیران ششدر سیدھی ہوئی بدر مسکرا دیا

کیسی لگی تمھیں اپنی تعریف دیکھو زمین آسمان گھوم گیا نہ

"یہ سمجھو کہ آج میں نے تمھاری تعریف میں زمین آسمان گھما دیے

وہ مسکرایا۔

ت۔۔۔تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا" سوہا کو یقین ہی نہیں ایا

ہاں میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا" وہ اسکی جانب دیکھتا بولا

تم۔۔۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا" وہ حیرانگی سے باہر ہی نکل نہیں رہی تھی

ارے ہاں سوہا میں نے تمھیں ابھی ابھی کھینچ کھینچ کر دو تھپڑ مارے ہیں

میرے اس بوسیدہ کمرے میں حسن کی پری کو لگنے والے دو تھپڑوں کی

آوازیں گونج رہیں ہیں دیکھو تمھیں سنائی نہیں دے رہی کیا" وہ اٹھتے

ہوئے بولا جبکہ سوہا کی انکھ سے آنسو گیرہ

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تمھاری اتنی جرت" سوہا اٹھی بدر مسکرادیا

خیر جرت تو ہے شوہر ہوں تمھارا ہاتھ اٹھانا تو چھوٹی بات ہے تمھارے ہاتھ

توڑ بھی سکتا ہوں یو نو عام بات ہے یہ تو" وہ مزے سے بولا

میں میں تمھیں چھوڑوگی نہیں" وہ ہچکی بھرتی بولی جبکہ

بدر قہقہہ لگا اٹھا اور کھڑے ہو کر اسے باہر جانے سے روکا

کیا ہو گیا سوہا ابھی تو پارٹی کی شروعات ہے ابھی سے بھاگ رہی ہو نہ ابھی

باہر نہیں جانا کچھ دیر تک بھیجو گا" اسنے پکڑ کر اسے دور دھکیلا

سوہا گرتے گرتے بچی

بدر" وہ چلائی اور بدر نے اسکے منہ پر ایک اور تھپڑ پوری شدت سے برسا دیا

شوہر کا نام لو گی زبان گدی سے کھینچ دوں گا تمھاری" وہ معصومیت سے بولا

سوہا کی آنکھیں کھل گئیں وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

ارے تم رونے لگی" وہ اسکے بہنے والے آنسو کو دیکھتا مذاق بنانے لگا۔۔۔

پاگل لڑکی سمجھی ہی نہیں ابھی تک۔۔۔

تم سے شادی کرنے کی وجہ یہ ہے سوہا اشفاق میرا انتقام تم میرے انتقام کی

بھینٹ چڑھو گی میں نے نہ سچ بات بتاؤ تمھیں کوئی اوقات کبھی دینا نہیں

چاہی تمھیں ایک پاگل لڑکی سمجھ کر اگنور کرتا رہا۔۔۔

لیکن پھر مجھے جلد سمجھ آگیا کہ پاگل تو میں خود ہوں تم تو اس لائق ہی نہیں

کہ تمھیں اگنور کیا جائے

اور تمھارا باپ" وہ مولوی۔۔۔ گھر کی عورتوں پر بری نگاہ رکھنے والا

مولوی" بدر نے تھوک دیا

اسکی بھی زیادہ وقت ہو گئ جتنی تمھارے باپ کی ہے بس پھر میں نے واقعی تم سے دل سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا

اور دیکھو شروعات انتقام ہو گیا" وہ آنکھ دبا گیا

تم ایسا نہیں کر سکتے محبت کرتی ہوں میں تم سے" سوہا ایکدم آگے بڑھی۔

اور بدر ہنسنے لگا ہنستے ہنستے وہ بیڈ پر بیٹھ گیا

شکل دیکھو اپنی ہمارا تو رنگ بھی نہیں ملتا اور تم بات کر رہی وہ محبت کی

ارے بندہ شکل دیکھ کر بات کرلے" وہ ہنستا ہی چلا گیا

میں بدر زمان مجھے دیکھو کہاں سے کوئی کمی ہے مجھ میں جو تم جیسی سیاہ رنگ و شکل کی لڑکی سے شوقیہ شادی کرنے چلا" وہ سکون سے بولا جبکہ سوہا کے اندر تک جیسے اگ لگ گئ

بدر" وہ چیخی اور بدر کے اندر جنون سے اٹھ گئے اسنے پھر یہ نہیں دیکھا کہ وہ ایک لڑکی ہے اسکے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مارتے اسنے اسکے بالوں کو جھنجھوڑنے دیا۔

آواز میری آواز سے اوپر نہ ہو میری جان ابھی وقت نہیں بلکل نیچے" وہ دھاڑا

" آواز اتنی نیچے ہونی چاہیے کہ تمھاری آواز کسی کو سنائی نہ دے نیچے وہ اسکے دیکھنے پر اسے نیچے دیکھنے کا کہنے لگا اسکے بال جھٹکے سے چھوڑے۔۔۔

اب سکون سے میری بات سنو

جاؤ باہر اور شروعات اس بات سے ہو گی کہ بدر زمان کو اسکے باپ کا پورا حصہ آج ابھی اور اسی وقت دیا جائے اسکے بعد میں اپنے تایا کی بیٹی کے شادی کی رات والے سارے ارمان پورے کرو گا خواہش ہے نہ تمھارے دل میں بڑی میری تو۔۔۔ شاباش اب اسی مناسبت سے اپنے باپ کے پاس

جاؤاوراج رات ہی سارے پیپرز میرے ہاتھ میں ہوں ورنہ پتہ ہے کیا ہو گا۔۔

میں تمھیں ساری رات مارو گااور سارہ رات کا مطلب خدا کی قسم ساری رات ہے مجھ سے امید کی توقع مت رکھنا جاؤ شاباش" وہ اسکے ہچکیاں بھرتے وجود کو دروازہ کھول کر باہر دھکیل گیا

اب۔۔۔ابو" سوہا باپ کے کمرے کی جانب بھاگی بدر نے دروازے سے ٹیک لگا کر اسے بھاگتے ہوئے دیکھا

ابو ابو" اسنے ماں باپ کے کمرے کا دروازہ پیٹ دیا

ابو" وہ دھاڑیں مارنے لگی کہ سب اسکی وحشت زدہ آواز سن کر کمرے سے باہر اگئے

اور سوہا کا حال دیکھ کر دل تھام گے بدر نے مجھے مارا ہے بدر نے مجھے بہت مارا ہے ابو" وہ چیخیں مار مار کر رونے لگی

جبکہ بدر کھڑا مسکرا کر یہ منظر دیکھنے لگا نجمانے اسے حیرانگی سے دیکھا جبکہ بدر نے ماں کی جانب نہیں دیکھا تایا کی آنکھوں میں انکھیں ڈالے کھڑا تھا اور تایا جان کو اپنی دوسری سنگین غلطی کا اس وقت شدت سے احساس ہوا ایک ساز اور عمر کی شادی انھیں اپنا جذباتی پن لگا اور اب یہ شادی۔۔۔

ابو یہ اپنا جائیداد میں حصہ مانگ رہا ہے بوا سنے مجھے بہت مارا" وہ باپ کے سینے سے لگ گئ چیخیں مار مار کر رونے لگی جبکہ بدر کا سکون قابل دید تھا

بدر" نجمانے اسکا بازو جکڑا

تیری اتنی جرت" اشفاق صاحب اگے بڑھے اور اس سے پہلے وہ کچھ کرتے کہ ارہم نے بدر کا گریبان جکڑ لیا اور بدر کے سر پر خون سوار تھا وہ انھی لمحوں کا انتظار کر رہا تھا جیسے ساری زندگی کی قصر نکال لینا چاہتا تھا اسنے ارہم کو اندھا دھند پیٹ ڈالا

بدر" تایا تائی ایکدم آگے بڑھے وہ لات مار کر ارہم کو گرا گیا

بس" اسکی دھاڑ پر ایکدم سب تھم گئے

تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ تو ڈرامے کرے" ہو بہو وہ تایا جان کیطرح بول رہا تھا

بتا تجھے اس لیے بھیجا تھا" اسنے سوہا کے بال جکڑے

ابو" اشفاق صاحب ارہم کو دیکھتے یہ سوہا کو وہ جیسے حق ودق تھے

مانگ اپنے باپ سے جس کے لیے بھیجا ہے تجھے باہر" اسنے سوہا کو دھکیلا

ابو" سوہا روتی ہی چلی گئ

تائی نے اٹھ کر سوہا کو تھاما اور بدر کو بے شمار گالیاں دے ڈالی بھلا ان گالیوں کا اسپر کوئی اثر ہونا تھا وہ بنا کچھ بولے کھڑا رہا

اے زیادہ ڈرامے نہیں چلیں گے جتنا کہا ہے اتنا کرو ورنہ" اسنے ہاتھ اٹھایا

بدر" اشفاق صاحب چلائے

بس" وہ ان سے زیادہ چلا اٹھا

آپکی بیٹی کا شوہر ہوں اپنی بیٹی کو سکون سے رات سلوانا چاہتے ہیں تو فورا جو میں نے کہا ہے وہ کریں" وہ بولا

"اب ۔۔ ابو ابو ۔۔ بدر کو ۔۔ کو دے دیں جو یہ مانگ رہا ہے

نام لیتی ہے شوہر کا کیسی بیچ تربیت ہے اس عورت کی چہ چہ چہ" وہ بڑا سا منہ

بنا کر بولا جبکہ سوہا کے پاوں پر اپنا جوتا رکھ دیا

سوہا کی چیخوں پر ایکدم گھر ادھر ہو گیا

چھوڑ میری بیٹی کو جانور تجھ سے طلاق دلاؤں گا دے طلاق میری بیٹی کو ابھی

دے" اشفاق صاحب اسکا گریبان جکڑے بولے

جبکہ بدر ہنسنے لگا اور ہنستا ہی چلا گیا

اشفاق صاحب اسکے رنگ ڈھنگ دیکھ رہے تھے

بدر نے انھیں دھکیلا اور سوہا کے نزدیک گیا ابو ابو پلیز دے دیں جو جو اسکا

ہے اسکو دے دیں" وہ مزید پیٹنا نہیں چاہتی تھی جلدی سے باپ کے اگے

ہاتھ جوڑتی بولی بدر مسکرانے لگا

اشفاق صاحب نے بیٹی کی حالت اور بیٹے کی چوٹوں اور بیوی کی جانب دیکھا

۔

" ٹھیک ہے دوکان پر اجانا کل سے

" نہیں آنا مجھے میرا حصہ چاہیے

کوئی حصہ نہیں تیرا۔۔۔

پتہ ہے مجھے کیا ہے میرا میرے باپ کی دوکان مجھے دو" وہ بھڑکا جبکہ تایا جان کہاں کچھ دینے پر تیار تھے

" ہم آرام سے بات کریں گے

" بلکل کیوں نہیں ساری رات اپنی بیٹی کی چیخیں سن

وہ جیسے جنگلی ہو گیا تھا اپنی بات منوا کر چھوڑنی تھی اسنے سوہا کا بازو جکڑا اور اسے گھسیٹا

ابو" وہ چلائی

ارے بیٹی کو مار دے گا آپکی وہ دے دیں اس منحوس کو جو اسکا ہے" تائی اس دھوکے پر روتی ہوئی سر پیٹتی بولیں

اور چار نچار تایا جان کو وہ کاغذات لانے پڑے بدر نے دیکھا اور

تایا کے ہاتھ سے وہ کاغذات چھین لیے

وہ دوکان آج بھی اسکے باپ کے نام تھی بدر نے دانت پیس کر تایا جان کی جانب دیکھا

ابھی کے لیے اتنا بہت تھا اسنے سوہا کا بازو جکڑا اور دوکان کے کاغذات سمیت سوہا کو بھی گھسیٹ کر وہاں سے لے گیا

سوہا چلاتی رہی وہ اسکے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی جبکہ بدر نے دروازہ کھینچ کر بند کیا اور اسکا منہ جکڑ لیا

"چپ۔۔ بلکل چپ

نہیں رہنا میں نے تمھارے ساتھ" وہ روتے ہوئے بولی

تو تمھارے جیسی بدصورت لڑکی کے ساتھ رہنے کا خواہشمند بھی کوئی نہیں یے فلحال تم میرے مقصد کا مہرہ ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں میں خود کو مار کر تمھاری طرف بڑھ رہا ہوں کیونکہ تم اس کتے کی بیٹی ہو جو سیدھے ہاتھوں قابو میں نہیں آئے گا" اسنے سوہا کو زبردستی اٹھا کر بیڈ پر پٹخا

نہیں۔۔ نہیں بدر میں تمھیں یہ سب نہیں کرنے دوں گی میں کسی انتقام کی بھینٹ نہیں چڑھو گی" وہ بیڈ پر سے اترنے لگی بدر نے اسکا پاوں پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

تمھاری تو شکل دیکھنے کا دل نہیں کرتا" وہ اسکی شکل دیکھتا برا سا منہ بنا گیا

احساس ذلت اور بے عزتی سے وہ جیسے مرنے کو ہو گئ

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی بدر نے اسکا منہ پکڑ کر طنزیہ ہنس کر اسکو دیکھا وہ اسکو جکڑے ہوئے تھا اور ایکدم وہ جھکا

بدر" سوہا کو اسکے دانت اپنی گردن میں چبھتے ہوئے محسوس ہوئے وہ مچھلی کی طرح تڑپی۔۔۔

بدر نے اس رات کچھ نہیں دیکھا اس لڑکی کو بڑی طرح مسل کر رکھ دیا جیسے بچپن سے لے کر جوانی تک کا سارا غبار وہ اسکے اوپر نکالتا چلا گیا

سوہا کی مزاحمت دم توڑ گی اور وہ بے دم سی اسکی مرہونِ منت رہ گئی اور بدر نے بھی اسکو ایسے سلوک پر رکھا جیسے وہ واقعی ایک ایسی عورت کو جس کو بس اسی کام کے لیے بھیجا گیا ہو۔۔۔۔

اسنے اس لڑکی کی سسکیوں پر توجہ ہی نہ دی اور اپنے انتقام کی نظر کر دیا وہ دور ہوا اور اپنی جیب سے کئی نوٹ نکال کر اسکے منہ پر مارے

" کنگلے شوہر کیطرف سے کچھ انعام وصول کرو

مسکرا کر وہ بولا اور اسکے بے ربط حلیے کو دیکھ کر وہ مسکرایا اور سائیڈ پر لیٹ گیا

یہ رونا دھونا ذرا وہاں بیٹھ کر کرو دفع ہو جاؤ یہاں سے میں اس بد صورت شکل کو مزید نہیں دیکھنا چاہتا" اسنے اسے دور دھکیلا سوہا اپنی ہچکیوں کو منہ پر ہاتھ رکھتی روک گئ

اگلی صبح سب کی نگاہ بدر اور سوہا کے کمرے کی جانب تھی تائی تو اس کمرے کے باہر ہی کھڑی دروازے پیٹ رہی تھی

ساز کو نجما سب بتا چکی تھی ساز آنکھیں پھیلائے ماں کو دیکھنے لگی جبکہ تائی جان کچن میں اگئیں اور ساز کو جکڑ لیا

تیرے بھائی نے میری بیٹی کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے میں جان سے مار دوں گی تجھے۔۔۔تجھے مار دوں گی" وہ اسے مارنے پیٹنے لگی

تائی جان تائی" وہ خود کو بچانے لگی کہ اچانک ہی انکے ہاتھ بدر نے جکڑ لیے سپاٹ تیوروں میں انھیں دیکھا

آپکی بیٹی کی نند اور میری بہن ہے عزت میں کمی نہ آنے پائے تائی جان کبھی آپکی بیٹی مزید ذلیل ہو جائیں ذرا دیکھیں اسے کیسی لڑکی ہے رات بھر ایک شوہر کو سہہ نہیں سکی

جا کر اسکو سمیٹیں پہلے ہی اسکی بدصورت شکل نے مجھے بہت بے زار کیا ہے" وہ بولا جبکہ ساز نے بھائی کو دیکھا

یہ بدر تو نہیں تھا یہ تو کوئی اور ہی شخص لگ رہا تھا

بھائی" اسنے حیرانگی سے بھائی کو دیکھا

"ریلکس باہر آؤ

وہ ماں اور بہن کو لے کر باہر اگیا صوفے پر بیٹھ گیا

سوہا" اسنے آواز لگائی

بہت ہی بری تربیت ہے تائی جان کی تو" وہ نفی میں سر کو ہلانے لگا

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ بھائی

وہی جو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔

بس اب وقت آزمائش کسی اور پر ہے اور خدا کی قسم سازیہ جلدی ختم ہونے نہیں دوں گا

" بھائی یہ ظلم ہے

مجھ پر کم نہیں ہوئے" وہ کہہ کر اٹھ کر چلا گیا

وہ حیران سی رہ گئ

تائی کے کوسنے اور گالیاں بڑھتی جارہیں تھیں بڑھتی جارہی تھیں ساز اپنے کمرے میں اگئ وہ پریشان تھی کچھ سمجھ نہیں ارہی تھی یہ اچانک ایکدم ہوا کیا تھا۔

جبکہ کمرے میں تو صبح ہی نہیں ہوئی تھی وہ عمر کو بے ساختہ جھنجھوڑ گئ

اور پھر اپنی حرکت پر اور اسکے اٹھنے پر شرمندگی سے نگاہ جھکا گئ

کیا ہوا ہے" وہ مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا

ا۔۔اتنی۔۔اتنی لڑائی ہو جاتی ہے آپکی نیند نہیں ٹوٹی" وہ منہ بنا کر بولی

تمھارے اس بھکارن خاندان سے میری کوئی دلچسپی نہیں ہے اب مجھے جگایا تو کوئ چیز مار دوں گا" وہ پھر سے سو گیا جبکہ ساز منہ بسور کر صوفے پر بیٹھ گئ

عمر نے منہ موڑ کر دیکھا

یار کیا ہے تمھیں" وہ اٹھ بیٹھا

وہ چپ رہی اور عمر کو اٹھنا پڑا

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھا

"ناراض ہو گئی ہو

آپ۔۔آپ سے مطلب "عمر اسکے منہ بنا کر بولنے پر مسکراہٹ دیا جبکہ اسکی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں

"میری بات دل پر لے لی

نہیں "فورا بولی

آہ۔۔۔ہر بات دل پر لگا لیتی ہو اتنا نازک دل اچھا نہیں اور ایک بات بتاو اتنے نکھرے مجھ سے اٹھوا رہی ہو تمھارے ایک کہنے پر شادی میں اجاتا ہوں نیند سے جاگ جاتا ہوں کہیں جادو تو نہیں کر رہی مجھ پر "وہ اٹھتے ہوئے بولا

جبکہ ساز نے آنکھیں جھپکانا شروع کر دی عمر اسے دیکھتا رہا

جب میں تمھیں چھوڑو گا تو تم مجھے یاد آؤ گی "وہ اسکا گال کھینچ گیا یہ پہلی بار" تھا خود سے چھوا تھا اسنے دوسری طرف ساز اسکے لفظوں پر حیرانگی سے اسکا

چہرہ دیکھنے لگی جو واشروم کی جانب بڑھ گیا تھا پہلے لمس پر حیران ہوتی یہ پھر اسکے لفظوں پر۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں۔۔۔میں چھوڑو گی نہیں ان سب کو میں میرے ساتھ یہ سب امی جان بوجھ کر کیا ہے مجھ سے کس کس بات کا بدلا لیا ہے وہ۔۔۔وہ ایزہ" وہ ایکدم چلا اٹھی جبکہ تائی جان نے جلدی سے اٹھ کر دروازے کو کنڈی چڑھادی اس ایزہ کی وجہ سے بدر نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے وہ سمجھتا ہے میں بدصورت ہوں م۔۔مجھے مجھے بدصورت کہا ہے اسنے میں اسے چھوڑو گی نہیں بہت اچھا کیا میں نے بہت اچھا کیا تھا اور اب جو میں کروں گی یاد رکھے گا یہ" وہ اٹھی جبکہ تائی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اسے بیٹھا لیا

تیرا دماغ پھر گیا ہے چار تھپڑ کیا لگے الٹا سیدھا بولنے لگی ارے بیماری ہوتی ہے مردوں کو عورتوں پر ہاتھ صاف کرنے کی دفع کر اس کہانی کو اور اپنی زبان کو لگام دے کبھی جزبات میں سب کچھ اگل دے "

ا۔۔امی "وہ حیرانگی سے ماں کو دیکھتی رہ گئ

اس نے مجھے مارا ہے اپکی بیٹی پیٹی ہے اسکے لفظوں کے نشتر سہے اور اپ آپ کے لیے یہ عام بات ہے "

اس بات سے زیادہ اہم یہ ہے کہ وہ دوکان ہڑپ گیا منحوس اس چکر میں تیرا باپ آگ بگولہ ہوا ہوا ہے رات سے سمجھا رہی ہوں ٹھنڈے ہو جاؤ "امی اس دوکان سے زیادہ اہمیت میرے وجود پر لگے ان نشانوں کی ہے "وہ چلا اٹھی۔

بس سوہا "تائی جان نے ہاتھ بلند کیا

اتنا ہنگامہ آرائی کر کے سب کے سینوں میں چین ڈالنے کی ضرورت نہیں اور ایزہ کا نام دوبارہ تمھاری زبان پر نہ آئے تم پر ہی محبت کا بخار چڑھا ہوا تھا

ارے ہزار بار کہا کہ اس کنگلے کے پاس ہے ہی کیا ایک ولیمہ تو لگا نہیں سکتا لیکن نہیں۔۔۔بخار تھا بدر چاہیے بدر چاہیے اب مل گیا تب بھی چلا رہی ہے

ایک بات سن لے اب میری" وہ اسکی حیرانگی سے پھیلتی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولیں

آج کے بعد اس کمرے سے باہر نہ آئے تیرا کوئی بھی معاملہ میں ڈال دوں اس نجما اور ثروت کے سینوں میں چین۔۔۔کبھی نہیں
کوشش کر سب سہی ہو جائے گا اور تیرا باپ نہ کبھی بھی نہیں چھوڑے گا اسے

دوکان کے کاغذات ایک تیری شادی ہونے سے اسکے ہاتھ سے نکل گئے تجھے کیا لگتا ہے چین سے بیٹھ جائے گا۔

ساز کو دیکھ اس نشئی شرابی کے ساتھ آج تک ایک آواز نہ نکلی الٹا لٹو بنا لیا اسنے اسے۔۔۔تو۔۔تو میری بڑی سمجھدار بیٹی ہے" انھوں نے آگے بڑھ کر اسے پیار کیا جس کو زندگی میں پہلی بار یہ فیلینگز بہت بری لگ رہیں تھیں

اور تو سب سنبھال لے گی مجھے یقین ہے اور وہ" وہ کچھ کہتے کہتے رکیں سوہا نے آنکھیں اٹھا کر انھیں دیکھا

وہ" وہ رکیں پھر گہیرہ سانس بھرتے بولیں۔

تیرا باپ کہہ رہا تھا دوکان کے کاغذات واپس چاہیے اسے۔۔۔کل رات جذباتی ہو کر کاغذات تو دے دیے لیکن وہ تیرا ہی باپ ہے بیچ میں مجھے گھسیٹنے کے بجائے سیدھی طرح اسے کاغذات دے کر اپنی جان چھڑوا لے

"وہ کہہ کر باہر نکل گئی جبکہ سوہا خاموشی سے دیوار کو دیکھنے لگی۔

کیا یہ اتنی عام بات تھی بس شوہر نے مار لیا تو۔۔تو کیا ہو گیا

ہاں اکثر اسنے اپنی ماں کو پیٹتے ہوئے دیکھا لیکن اسکے احساسات بلکل ویسے ہی رہے جیسے آج اسکی ماں کے تھے اسنے بھی کبھی اپنی ماں کے زخموں کو

نہیں دیکھا تو آج اسکی ماں نے بھی نہیں دیکھا اور اسے اسکا پیٹنا کچھ بھی اہم نہیں لگا اسکی انکھ سے بے ساختہ آنسو گیرا اور گال پر لڑھک گیا اور تبھی

دروازہ کھلا بدر اندر آیا سوہا نے اسکی جانب دیکھا

بدر نے کچھ خاص توجہ نہیں دی اسنے سب سے پہلے وہ کاغذات اٹھائے اور انھیں چیک کرنے لگا سوہا اپنی جگہ سے اٹھی اور اٹھتے وقت اسکے وجود میں اٹھتی ٹیسیں جیسے دماغ ہلا گئیں

تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا" وہ اسکے چہرے پر سکون دیکھتی سوال کرنے لگی اسکے اندر آگ جلا کر وہ کتنے سکون میں تھا

کیا کیا ہے میں نے تمھارے ساتھ" وہ لاپرواہی سے پیج الٹتے بولا

چہرہ سپاٹ اور سنجیدہ تھا

تم نے مجھے مارا ہے بدر" وہ حیران تھی اس بات کی اہمیت تو کسی بھی شخص کی نظر میں نہیں تھی

تو اس گھر کی ہر عورت اپنے شوہر سے پیٹتی ہے یہ اتنی بڑی بات نہیں" وہ پیچھے ہٹا اور بیڈ کا سائیڈ دراز کھول کر اس میں سے پین نکال کر کچھ لکھنے لگا

سوہا حیران سی اسکے سامنے کھڑی ہو گئ

میں سوہا اشفاق ہوں تم مجھے مار نہیں سکتے تم مجھ پر اتنا بڑا ظلم کر کے اتنے نارمل نہیں ہو سکتے تم مجھ سے کس بات کا انتقام لے رہے ہو" وہ چلائی

بدر نے سکون سے اسکی جانب دیکھا

تمھیں یاد ہے جب تایا جان نے میری ماں پر ہاتھ اٹھایا جب انھوں نے انکے ہاتھوں پر گرم گرم کھانا پھینک دیا جب انھوں نے انپر بری نگاہ ڈالی تب ان سے سوال کرنے والا کوئی نہیں تھا کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں وہ عورت کی عزت کیوں نہیں کرتے وہ عورت کی قدر کیوں نہیں کرتے کیونکہ وہ اس گھر کے سربراہ تھے وہ گردن بھی اتار دیتے سوال بنتا نہیں تھا تمھارا سربراہ بدر زمان ہے تم کس حیثیت سے مجھ سے یہ بات پوچھ سکتی ہو کہ میں نے سوہا اشفاق کو مارا ہاں البتہ تم مجھے یہ اشفاق نامی شخص کا نام اپنے ساتھ لگا کر

مزید جانور بناؤ گی تو بہتر ہے اس بات کو بھول جاو" تفصیلی جواب دیتا اسے لاجواب کر کے وہ اٹھنے لگا

نہیں بدر تم مجھ سے ایزہ کا بدلہ نہیں لے سکتے ایزہ نے جو کیا وہ اسکا قصور ہے میرا نہیں" اور ایکدم اسکا چہرہ بدر کے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑا گیا

دوبارہ یہ نام اپنی زبان پر مت لانا تمھیں میں اتنی اوقات نہیں دیتا کہ مجھ سے سوال کرو" اسکا منہ جھٹک کر وہ اٹھا

یہ ظلم ہے" وہ چلائی اسکی تکلیف کی کسی کی نظر میں اہمیت نہیں تھی وہ اپنی بات اپنا حق نہیں منوا پا رہی تھی

اس گھر میں سوائے ظلم کے کچھ نہیں ہوا تم کیوں اتنا دل پر لے رہی ہو" وہ مسکرا کر اسکی جانب دیکھنے لگا

میں چھوڑو گی نہیں تمھیں بدر تم نے مجھے انسلٹ کیا ہے اب تم یاد رکھنا اس بات کو" وہ آنسو پونچھتی غصے سے بولی

افکورس میں بھی تمھیں نہیں چھوڑو گا" وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر لاپرواہی سے بولا سوہا اسے گھورتی رہی جبکہ وہ مسکرا دیا

ولیمہ ہے آج رات تمھارا اب جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد ولیمہ مجھ پر فرض ہے تیار ہو جانا بنا تماشے کے ورنہ تم بہتر جانتی ہو" وہ سکون سے بولا اور چلا گیا جبکہ وہ پیپرز جو اسکا بے حس باپ اس سے چاہتا تھا وہ اپنے ساتھ لے گیا تھا

سوہا وہیں بیٹھ گی ٹوٹ ٹوٹ کر انسو گرنے لگے مگر اندر ایک طوفان اٹھ رہا تھا

یہ کیا تھا ایسا رویہ وہ پہلی بار جیسے اپنے ہی لوگوں سے متعارف ہوئی ہو دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر وہ بری طرح رو دی۔

_ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _

وہ جب سے عمر خیام کا نام سن چکی تھی تب سے بے چین تھی

دادی جان اسکو ساگ بنانے پر لگا چکی تھی اس نے آج سے پہلے کبھی نہیں بنایا تھا وہ چاہتی تھی اسلامہ اباد سے جانے سے پہلے وہ عمر سے مل لے ورنہ وہ کبھی بھی یہاں سے چلی جائے اور پھر اپنے بھائی کو کھو دے

شاہنواز کی روٹین وہ ہی تھی اور ایزہ کو فلحال کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ اسکی توجہ کی طلب گار بھی نہیں تھی اسے اب اپنے بھائی کی پرواہ ہو چکی تھی

دادی جان کے ساتھ ساگ بنواتے ہوئے وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ زمیر نظر اجائے

اسنے دیکھا وہ گھر پر ہی تھا اور گاڑی کے پاس کھڑا ڈرائیور کو کچھ سمجھا رہا تھا

ایزہ نے اسے اچک کر دیکھا

اور زمیر نے بھی اسکی جانب دیکھا اور مسکرا دیا

وہ سمجھ گیا تھا وہ لڑکی اب اسکی جانب خود سے بڑھے گی اور وہ انجوائے کرے گا وہ اسکی جانب سے نگاہ پھیر گیا

ایزہ نے دادی جان کو دیکھا

تجھے ٹھیک سے بنانا نہیں آتا معلوم نہیں کیسی لڑکی ہے تیرا دھیان تیرے عاشق میں سے نکلے تو کچھ سوچے "انھوں نے اسے طعنہ دیا ایزہ نے انکی جانب دیکھا یہ طعنہ تو وہ بھول ہی گئی تھی۔

ایکدم سے دل میں عجیب کسک سی ہوئی اور اسنے نگاہ جھکا لی کیا آج بھی اسکا عکس اسکی آنکھوں میں واضح دیکھتا تھا۔

اسنے کبھی دادی جان کے آگے زبان نہیں چلائی تھی

تبھی اندر سے ایک ملازمہ آئی اور دادی جان کو موبائل دیا انکی کسی دور پرے کی رشتہ دار کی کال تھی تبھی دادی جان اسکے پاس سے اٹھ گئیں اور ایزہ اٹھتے ہی زمیر کی طرف بڑھی جو کھڑا مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آج دھوپ ویسے ہی تیز تھی تبھی وہ اور دادی جان ساگ سنوار رہیں تھیں شادی جان اندر چلی گئیں وہ زمیر کے پاس اگئ

اپکا شویر میڈیم اس طرح اپکو میرے اگے پیچھے دیکھ کر اپکا سر قلم کر دے گا "

انھیں مجھ پر اعتبار ہے" ایزہ نے پہلی بار پورے یقین سے یہ بات ہی تھی

زمیر خاموش ہو گیا

مجھے عمر بھائی سے ملنا ہے" اسنے سنجیدگی سے کہا اور شاہنواز کی بیوی ہونے کا

پورا بھرم رکھا۔

ابھی تو وہ مصروف ہے" وہ بولا

کہاں" ایزہ کو لگا جیسے وہ بہت عرصے سے پیاسی ہو اور کنواں بھی چند

قدموں کے فیصلے پر ہو

کسی بدر زمان کی شادی میں کزن ہے اسکا" زمیر اتنا جانتا نہیں تھا تبھی بولا

جبکہ ایزہ کو لگا اسکے قدموں تلے زمین کھسک گی ہو وہ پلکیں جھپک کر اسے

دیکھ رہی تھی وہ آگے بھی کچھ بولا تھا

لیکن ایزہ تو انھیں لفظوں میں ٹک گئ تھی

معلوم نہیں پہلو میں بستا دل ایسے کیوں ہو گیا تھا جیسے خنجر سا اندر اتار دیا ہو

یہ وہ نام تھا جس کے لیے وہ چھ ماہ سے اپنی آنکھوں کو سو جھا رہی تھی

جس کی وجہ سے وہ واپس پلٹ نہ سکی جس کے لیے اسنے اپنی زندگی تباہ کرلی جس سے محبت کرتے کرتے اپنی عزت کو تباہ کرلیا خود پر الزام سہے خود کو آوارہ بد چلن معلوم نہیں کیا کچھ بنوالیا۔۔۔

زمیر اسکے آگے سے ہٹ گیا تھا وہ اپنے قدموں کو دیکھنے لگی

ننگے پاؤں ٹھنڈے فرش پر جیسے سن ہو گئے اور ایزہ گھوم کر پیچھے گیر جاتی کہ کسی نے اسے جکڑا اور وہ جیسے ہوش میں اتر گئ

ایزہ" اسنے ایزہ کا چہرہ تھپتھپایا۔

ایزہ کیا ہوا ہے اسکو" شاہنواز نے ذرا دھاڑ کر ارد گرد کے لوگوں کو ہلا دیا

کیا ہوا ہے ایزہ کو" وہ بھڑک کر ملازمہ کو دیکھنے لگا جبکہ وہ پریشان ہو گئیں

صاحب ابھی تو ٹھیک تھی

وہ بولی جبکہ شاہنواز اس موم کی گڑیا کو اپنے بازوں میں اچک گیا

اور اندر لے ایا اور اسے کمرے میں لے گیا

ہوا کیا ہے" دادی جان بھی اٹھ گئیں اور انکے چہرے پر بھی واضح پریشانی

تھی جبکہ شاہنواز اسکا گال تھپتھپانے لگا

زمیر ڈاکٹر کو کال کرو" وہ بولا جبکہ زمیر پہلے ہی کر چکا تھا

سر بس ابھی آتے ہوں گے" اور کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر بھی آگیا

اور اسنے ایزہ کو چیک کیا تو مسکرا دیا

مبارک ہو شاہنواز صاحب آپ کے ہاں اچھی خبر ہے اپ انھیں

گائناکالوجسٹ کے پاس لے جائیں کچھ انجکشن ہے اور آئی تھنک کچھ کھایا

" بھی نہیں ہوا تو آپ اپنی مسز کا خیال رکھیں

ہائے اللہ یا اللہ تیرا شکر ہے یا اللہ تیرا شکر ہے میرے مالک میرے کانوں

نے یہ اچھی خبر سنی

میرے بچے شاہ" وہ شاہنواز کا منہ چوم گئیں جو سن سا بیٹھا تھا

ارے او کلثوم جا ذرا مٹھیاں بٹوا آج تو میری مراد پوری ہو گئی ہے" دادی

جان اس نئی ملازمہ کو بولی جو خود مدھم مدھم مسکرا رہی تھی شاہنواز نے

دانت پیس کر ایزہ کی جانب دیکھا اور کھڑا ہو گیا دروازہ بند کیا اور اسکے بعد جب تک ایزہ کو حوش نہیں آیا وہ کمرے میں مارشل اٹ کرتا رہا

ایزہ کو جیسے ہی حوش آیا ابھی اسکی آنکھیں بھی نہیں کھولیں تھیں کہ شاہنواز نے سے جھنجھوڑ کر کھڑا کر دیا

ایزہ نا سمجھی سے سے دیکھنے لگی

اٹھو یہ بچہ ختم کرائیں گے ہم تمھیں کہا تھا نہ میں نے مجھے کوئی اولاد نہیں چاہیے یہ بچہ مجھے نہیں چاہیے ایزہ۔۔۔اٹھو" وہ اسکو زبردستی کھڑا کرنے لگا

ایزہ اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے جانتی تک نہ ہو اسکی آنکھوں سے بے ساختہ کئی آنسو بہنے لگے۔

سینے میں اٹھتا درد یاد آگیا اور شاہنواز اسکے رونے پر اکتا سا گیا

میں نے کہا ہے یہ ڈرامہ ختم کرو اور اٹھو" وہ اسکا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کر گیا

ایزہ کا دل کیا زور زور سے روئے اور اسکے سامنے اس وقت ایک سنگ دل شخص کھڑا تھا

اگر دیوار بھی ہوتی تب بھی وہ آخری بار ہی سہی اپنی محبت کے اس اختتام پر اس سے سر ٹکرا کر روتی اور وہ شاہنواز کے سینے سے لگ گئ

اسکی ہچکیاں بڑھتی جارہیں تھی وہ ایسے رو رہی تھی جیسے اسکو کہیں شدت سے درد ہو رہا ہو اور س سے سہا نہیں جارہا ہو جیسے کسی چوٹ میں شدید تکلیف ہو

ہاں دل اندر ہی ٹوٹ گیا تھا تو کرچیاں دیکھائی نہ دیتی سنائی تو جاسکتی تھیں

شاہنواز اپنی جگہ پر ٹھہر گیا

وہ لمحوں میں معاملات کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا تھا اسنے اسکے رونے کو سنا تھا۔

وہ کس بات پر رو رہی تھی یہ رونا اس بات کے لیے نہیں تھا کہ وہ اپنے بچے کو ختم نہیں کرانا چاہتی یہ تو کچھ اور ہی تھا وہ خاموش ہو گیا۔

ایزہ کے ارد گرد بازو باندھ لیے

کیا ہوا ہے تمھیں" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا اور ایزہ اسکے سینے میں چہرہ چھپائے بس روتی چلی گئ

ایزہ" وہ جیسے اب تنگ سا آ گیا۔

وہ اس سے دور ہوئی

پھولی پھولی آنکھیں سرخ چہرہ وہ بلا کی حسین تھی بلکل ایک ایسے انسان کیطرح جو شاہنواز کی زندگی کا قیمتی ترین اثاثہ تھا وہ اکثر اسکو دیکھ کر چونکا تھا لیکن اس وقت اسکا سارا دھیان اسکے اندر موجود اپنی ہی اولاد پر تھا وہ ایک لمحہ بھی نہیں چاہتا تھا وہ بچہ رہے

تم ماں بننے والی ہو" شاہنواز نے اسے اطلاع دی

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا اسے سب یاد تھا شاہنواز اس بچے کو چاہتا ہی نہیں تھا

اور آپ یہ بچہ ختم کرانا چاہتے ہیں" وہ اپنے آنسو صاف کر کے اسکی صورت تکنے لگی

ہاں اور میں کسی ایڈوانس ڈرامے میں نہیں پھنسو گا سیدھی طرح تم ابھی اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جاوگی میں رمشہ کو کال کرتا ہوں اور دادی جان کو کہہ دوں گا میں جو مجھے کہنا ہے" وہ اسکے بال سنوارنا اسے سمجھانے لگا

تکلیف پر تکلیف دی جارہی تھی اور اسکو اپنا دل پتھر کا لگ رہا تھا جس میں اس وقت کوئی احساس نہیں تھا شاہنواز اسے چھت سے کودنے کا کہتا وہ کود جاتی

جی ٹھیک ہے" اسنے بس اتنا ہی کہا وہ پیشانی پر تیور ڈال گیا۔

وہ کچھ عرصے سے ایسے بٹ کیطرح رویہ نہیں دے رہی تھی اور آج وہی بات اسکی سن کر وہ چونک گیا

شاہنواز نے سر ہلایا اور اسکا گال تھپتھپا کر جانے لگا

بات سنیں" وہ پکار گئی

وہ مڑا

" میں دوبارہ کبھی ماں نہ بن سکی تو

وہ کسی خدشے کے تحت بولی۔۔۔

میں یہ چاہو گا تم ساری زندگی میری بیوی بن کر رہو نہ میرے بچوں کی ماں اور نہ ہی میری محبوبہ صرف بیوی اس سے زیادہ مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے" تلخی سے کہتا وہ جانے لگا

ایزہ نے سر ہلا دیا

بات سنیں" وہ پھر رکا اب کہ چہرے پر غصہ ہی الگ تھا

" کیا ایک صرف بیوی کی حیثیت سے آپ سے کچھ وقت مانگ سکتی ہوں سر جھکائے وہ جیسے کانپتے لہجے میں بولتی خود سے بہت بڑی بات کر رہی تھی

شاہنواز اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھنے لگا

ایزہ نے سانس حلق میں اتارا

گرم گرم آنسو ایک بار پھر اسکی انکھ سے بہہ نکلے۔

جبکہ شاہنواز جس دروازے میں باہر جانے کے لیے کھڑا تھا اسنے دروازے پر دباؤ ڈال کر زور سے دروازہ بند کیا کمرے کی لائٹس پر ہاتھ مارا اور اسکی

جانب قدم اٹھائے اسکے بھاری قدم ایزہ کے نزدیک ارہے تھے وہ سر جھکائے کھڑی تھی

بدر کی شادی اسکے اندر ایک طوفان برپا کررہی تھی شاہنواز سے آج اسنے جس قدم کی فرمائش کی تھی وہ شاید خود کو یہ احساس دلانے کے لیے کی تھی کہ وہ شادی شدہ ہے

شاہنواز نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے نزدیک کھینچا

کمرے میں وہ سائیڈ لیمپ اوں کر چکا تھا اسے محسوس نہیں ہوا

وہ خالی خالی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

شاہنواز اسے توجہ سے دیکھ رہا تھا

تم وقت ضائع کررہی ہو" وہ سنجیدگی سے بولا

بس تھوڑی دیر" وہ بہت مدھم لہجے میں بولی تھی اسکی انکھ سے بہتا انسو

شاہنواز نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا

اور اسکے ہونٹوں پر جھکا

ایزہ نے کانپتا ہاتھ اسکے سینے پر رکھا اور اسکی شدت نے ایک لمحے کے لیے تو سب بھلا دیا

شاہنواز کی بڑھتی شدت اور اسکا لمس اپنے چہرے پر جا بجا محسوس کر کے وہ آنکھیں بند کیے ان لمحوں میں بدر کو واقعی بھول گئی۔

شاہنواز نے اسکی گردن کو اپنے بھاری ہاتھ کی سخت گرفت میں لیا اور ایزہ نے ایک دم اسکی جانب دیکھا۔

اسکی آنکھوں میں جو غصہ ناگواری اس بچے کو لے کر کچھ دیر پہلے تھی اب وہاں ایک خمار تھا عجیب نشہ سا تھا ایزہ کے وجود میں اسکی انکھیوں کی اس خماری سے ہی چونٹیاں سی رینگ گئی

مجھے پہلے تم اس بچے سے آزاد چاہیے ہو اسکے بعد یقینا میں تمھاری یہ خواہش پوری کرو گا" اسنے اسکا گال تھپتھپایا اور اسے دور دھکیل دیا

جبکہ ایزہ نے اپنی بڑھتی سانسوں کو سنبھالنا چاہا شاہنواز نے طنزیہ نظروں سے اسکی صورت دیکھی۔

برداشت کر نہیں سکتی اور خواہشیں اتنی بڑی بڑی ہیں" نفی میں سر ہلاتا وہ باہر نکل گیا ایزہ اسکی پشت کمرے میں اسکی خوشبو اور اسکی قربت سے دل و دماغ سے نکل جانے والا بدر کا خیال وہ حیران سی رہ گئ

آنکھیں پٹپٹاتی خود کے جذبات سے بے بس وہ معصوم سی لڑکی بڑی بڑی ذمہداریوں میں گھیری گئ تھی

بدر کیطرف سے ولیمے کا فنکشن کا اہتمام تھا اور سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں بدر جس کے پاس بائیک سہی کرانے کے پیسے نہ تھے وہ ولیمہ دے رہا تھا۔۔۔ جبکہ ساز اور نجما بھی اسکے تیور دیکھ کر حیران تھیں۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے تیار ہونے کا کہہ کر گیا تھا ساز تو خوف کے مارے نیچے جا ہی نہیں پا رہی تھی کہ تائی جان اسکی جان کو لڑ جاتی لیکن بدر بھائی جو

کر رہے تھے وہ سراسر اس بات کے خلاف تھی اور معلوم نہیں عمر کہاں چلا گیا تھا

ساز اسکے لفظوں پر حیران تھی وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے گا یعنی وہ اس شادی کو ختم کر دے گا اسے طلاق دے دے گا۔۔۔۔۔

یہ بات اسے چین سے بیٹھنے تک نہیں دے رہی تھی۔

خود معلوم نہیں وہ کہاں تیار ہو کر چلا گیا تھا جبکہ ساز کو اپنے لفظوں میں الجھا چھوڑ گیا تھا بدر نے تیار ہونے کا کہا تھا وہ اپنے کپڑے نکال کر شاور لینے چلی گئ دل تھا کہ بجھا بجھا سا تھا۔

وہ شاور لے کر باہر ائی اور اپنے بال سلجھا کر اسنے اپنا لباس دیکھا اسکا لباس بہت قیمتی تھا اور بلکل سادے چہرے سے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اسنے سر پر دوپٹہ اڑھا اور باہر نکلتی کہ دروازے میں وہ آندھی طوفان کیطرح داخل ہوا

کہاں کہاں جایا جا رہا ہے" وہ ہاتھ اٹھا کر پوچھنے لگا کافی فریش لگ رہا تھا

وہ بدر بھائی نے ولیمہ دیا ہے معلوم نہیں کہیں جانا ہے بس اسی کے لئے تیار ہوئی ہوں" وہ اداسی سے بولی

یہ تم تیار ہوئی ہو" وہ سیگریٹ کی ڈبی نکال کر لبوں میں سیگریٹ دبا کر اسکا معائنہ کرے لگا

جی" وہ اپنا دوپٹہ سہی کر گئ

ایک تو تمھیں تمیز ہی کوئی نہیں اسنے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے آئینے کے سامنے لے آیا

یہ دوسری بار تھا اسنے اسکا ہاتھ پکڑا تھا ساز تو اپنے ہاتھ کو اسکے ہاتھ میں دیکھنے لگی جبکہ وہ ان جذبات سے جو ساز محسوس کرتی تھی بلکل لاپرواہ تھا

اسنے اسپر سے سب سے پہلے دوپٹہ اتارا ساز کی آنکھیں پھیلیں وہ احتجاج کرتی کہ وہ ٹوک گیا

شش بی کوائیٹ" وہ آئینے میں دیکھتا اپنی سیگریٹ کو ہونٹوں کی قید سے آزاد کرتا ایک طویل دھویں کا سلسلہ اسکے کان کے قریب چھوڑتا اپنے کام میں مگن تھا جبکہ سازا اسکی جانب دیکھ رہی تھی اسکا پورا وجود کپکپا رہا تھا لیکن وہ شخص اس بات کو اہمیت ہی نہیں دے رہا تھا کہ اس لڑکی پر اسکی قربت اور توجہ کیا جادو بکھیر رہی تھی

اسنے اسکا دوپٹہ سائیڈ پر پھینکا

ڈریس تو اچھا ہے مگر پھر بھی ہر وقت اس منہ سے نہیں پھیرتے۔۔۔۔

سٹائل کریٹ کرو" وہ بولا اور کچھ سوچنے لگا پھر اسنے فون گھمایا

ساز بنا دوپٹے کے جیسے خود کو خالی خالی محسوس کرنے لگی وہ دوپٹہ اٹھا کر خود پر اڑھ گئ۔۔۔۔

عمر نے ایک نظر دیکھا اور پھر فون پر بات کرنے لگا۔

" ہاں۔۔۔اچھا ٹھیک ہے

اوکے اوکے میں آتا ہوں" وہ بولا

کہاں جارہے ہیں" وہ بے ساختہ پوچھ گئ

ہم جارہے ہیں بیوقوف لڑکی اس دن تو سب کی آنکھیں پھٹی تھی آج تو ان سب کی ایسی کی تیسی" وہ آنکھ دباتا اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا جبکہ ساز اسکے ساتھ ساتھ ہولی

نیچے فنکشن پر تبصرے ہورہے تھے بدر بھائی کے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے اس موضوع نے سب کو ہی سوچ بچار میں ڈالا ہوا تھا تائی تو سر پر دوپٹہ باندھے پڑی تھیں

ساز ان سے اجازت لینے کے لیے رکنا چاہتی تھی مگر عمر کھینچ کر باہر لے ایا انھیں برا لگے گا میں ایسے ہی اگئ میں کبھی انکی اجازت کے بنا نہیں نکلی گھر سے" وہ منمنائی

لگتا ہے اپنی تائی سے شادی کی ہے تم نے" وہ جمپ لگا کر سوار ہوا تھا گاڑی میں جبکہ دوسری طرف ساز منہ بنا گئ وہ گاڑی گھما کر باہر نکلا گیا

ہم کہاں جارہے ہیں؟

" پارلر اور تمھیں کچھ ڈفرنٹ پہنانے

نہیں میرے پاس تو بہت کپڑے ہیں اتنے پیسے ضائع نہ کریں" وہ پریشانی

سے بولی عمر مسکرا یا دیا

سیگریٹ منہ سے نکلی دھواں فضا میں چھوڑا۔

تم واقعی الگ ہو میرے ساتھ موجود ہر لڑکی شاپنگ پر جانے کے لیے مرتی

ہے اور ایک تم ہو شاپنگ ہی نہیں کرنا چاہتی" وہ نفی میں سر ہلا گیا

ساز نے اسے دیکھا وہ گاڑی کافی سپیڈ میں چلا رہا تھا۔

اور کچھ ہی دیر میں وہ ایک بہت بڑے پارلر کے سامنے گاڑی روک چکا تھا

اسنے گاڑی رکی اسے نیچے تارا ساز اتنی کنفیوز تھی کہ سختی سے اسکا ہاتھ تھام

گی

آپ بھی اندر جائیں گے" وہ حیران ہوئی

افکورس" وہ اسے لیے اندر ایا

اور وہاں موجود لڑکی سے بات کرنے لگا ساز کو لگا وہ واقعی پینیڈو ہے وہ کانفیڈنس میں چھا کر بھی نہیں پا رہی تھی

اور عمر نے اس لڑکی سے انگلش میں کافی لمبی چوڑی گفتگو کی ساز اسکی لہجہ اسکی انگلش زبان پر کمانڈ محسوس کر کے جیسے متاثر ترین ہو چکی تھی

اوکے" اسنے کہا اور وہ لڑکی سر ہلا گئ

"تم یہاں میکپ کراو میں ڈریس لے آتا ہوں

عمر یہ آپ کیا کر رہے ہیں" ساز نے اسکا ہاتھ پکڑا

ریلکس ہنی ابھی گیا ابھی آیا" وہ کافی جوش میں تھا غائب ہو گیا اور ساز کو اتنے سارے لوگوں میں اپنا آپ تنہا لگ رہا تھا بلاوجہ رونا نے لگا اور وہ لڑکیاں اسے بیٹھا گئ اُس سے کافی اچھے سے بولی تھی

وہ اس سے باتیں کرنے لگی تو ساز کا دل کچھ ہلکا ہوا ورنہ بار بار آنکھیں بھر رہیں تھیں

وہ تیار ہو رہی تھی خود کو مختلف دیکھ کر جیسے ایکسائٹڈ ہی ہو گئ۔۔۔

شرم بھی ائی سب دیکھ کر کیا سوچیں گے اسکے بارے میں لیکن یہ تو اسکے خواب تھے چھوٹے چھوٹے کیا عمر ہی اسکا فرشتہ تھا جسکو اسنے دعاؤں میں مانگا

" وہ مسکرادی "ہاں وہ ہی تھا

اس میں جو بری عادت تھی وہ چھوٹ بھی تو سکتی تھی۔

اور اگر وہ بری عادت چھوٹ جائے تو وہ شاید دنیا کا پرفیکٹ انسان تھا

وہ اسکے بارے میں غلط رائے رکھتی تھی وہ اسے نشئ کہتی تھی یہ جو بھی اسنے سوچ لیا تھا وہ عمر کے اندر سے یہ عادت چھڑوادے گی اور اسکے بعد وہ سب سے اچھا انسان تھا۔

وہ تادیر اسکو سوچتی رہی یہاں تک کے وہ لڑکی اسکا شانہ ہلا گئ تب اسنے ہوش میں آکر ارد گرد دیکھا

جی" میم آپکے ہزبینڈ نے یہ ڈریسز بھیجے ہیں جو آپکو اچھا لگے وہ پہن لیں انھوں نے کہا ہے" وہ پھولے نہیں سمائی کیا وہ کوئی پرنسز تھی جسے وہ ایسے ٹریٹ کر رہا تھا

شرم سے لال ہوتے گالوں اور اس لڑکی سے نگاہ چراتی وہ اٹھی اور اسنے دیکھ وہ ساری ہی ساڑھیاں تھی اسنے تو کبھی یہ لباس نہیں پہنا تھا۔

وہ پریشانی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی

"میم یہ کلر بہت سوٹ کرے گا آپ پر

اپکا اپنا کلر شیڈ بہت وائیٹ ہے مہرون رنگ آپ پر بہت کھلے گا" اسنے کہا

آپکے ہزبینڈ کو بھی اچھا لگے گا" وہ بولی

کیا سچ میں" بے ساختہ وہ بول اٹھی جبکہ وہ لڑکیاں کھلکھلا گیئں اور ساز شرم سے سرخ ہوتی آگے بڑھی اور اسنے وہ ساڑھی اٹھالی

ان لڑکیوں نے اسے وہ ساڑھی پہننے میں مدد کی اور ساز نے خود کو آئینے میں دیکھا تو ایک لمحے کے لیے خود ہی چونک گئ

اسکے کھلے لمبے کمر سے نیچے جاتے بال رول کیے تھے جبکہ اسکے ہونٹوں پر سجی بلڈ ریڈ لپسٹک اسکی آنکھوں کا حسین میکپ اسکے چہرے کا گال اسکا گھیرہ گلا اسکی ساڑھی وہ ساز سے بہت مختلف لگ رہی تھی یوں کہا جا سکتا تھا وہ عمر کی ساز لگ رہی تھی

وہ خود کو دیکھتی رہی۔۔۔ شرم سے ہاتھ پاوں کانپ اٹھے کیونکہ وہ لڑکیاں اپنے کیمرے میں اسکی تصاویر لے رہی تھیں اور تبھی عمر اندر آگیا

وہ مسکرا رہی تھی

اسکو مسکرا کر دیکھنے لگی وہ ایک لمحے ٹھہر کر اسکی جانب دیکھتا رہا اور پھر ان لڑکیوں کے فلیش دیکھے جو ساز کے چہرے کی جانب تھے

عمر کے چہرے کی سنجیدگی ساز کے چہرے سے مسکراہٹ کھینچ گئی وہ آگے بڑھا اور اسکے آگے کھڑا ہو گیا

ائی تھنک ائی ڈونٹ الاو ڈ دیس" سخت بے لچک لہجے میں کہتا وہ ان سب لڑکیوں کے منہ اتار چکا تھا۔

ماں بی یوال نیڈ کمپلین "اسنے ناگواری سے کہا اور وہ لڑکیاں ایکدم پریشان ہو گئیں

پلیز سر سوری اپ پلیز کمپلین مت کیجیے گا ہم ڈیلیٹ کر دیں گے" وہ اسکی منت کرنے لگیں مگر اسنے موقع نہیں دیا اور سیدھا وہ انکے اونر کے پاس چلا گیا

وہ لڑکیاں کیا پریشان ہوتی ساز رونے والی ہو چکی تھی اسکے اس سرد رویے پر۔۔۔

میم پلیز سر کو روکیں ہمیں اونر کام سے نکال دیں گی ہم نے ساری پکس ڈیلیٹ کر دیں ہیں" وہ بولیں جبکہ ساز بے چارگی سے انکو دیکھتی اپنا ناخن کاٹنے لگی عمر اندر سے باہر آیا اور ساتھ ہی اونر بھی نکل آئیں اور ان لڑکیوں کو بے بجا ڈانٹ پلا دی جبکہ عمر نے انکے موبائلز چیک کیے

ان سب نے تصویریں ڈیلیٹ کر دیں تھیں وہ مطمئین سا ہو گیا اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر آ گیا

سازکافی ڈر گئ تھی اسکاری ایکشن کافی سخت تھا اسکی آنکھیں سرد تھیں چہرے پر ایسا تھا کہ وہ ان لڑکیوں میں سے کسی کے بھی منہ پر تھپڑ مار دیتا اسنے بار بار عمر کی جانب دیکھا مگر وہ اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا اسے لگا اسکی تیاری بے کار ہے دل بجھ گیا

آپ ناراض ہیں" وہ بلاخر سوال کر گئ

نہیں" وہ سنجیدگی سے بولا

مگر" عمر نے گاڑی روک لی

ائندہ اپنی تصویریں کسی کو مت دینا کسی کو تصویر دینے والی لڑکی با کردار نہیں ہو سکتی جس کی تصویر ہر کیمرے میں ہو اسکا کردار ہو سکتا ہے بھلا" وہ تلخی سے بولا

"میں آئندہ نہیں کروں گی

وہ اسکی بات پر حیران تو تھی لیکن جلدی سے اسکی بات مان گئ

ہمم۔" وہ شاید اب بھی اچھے موڈ میں نہیں تھا اسنے گاڑی پھر سٹارٹ کی اور ساز خود کچھ بول نہیں سکی عمر اسے وہاں لے ایا جہاں اسکے بھائی نے ولیمہ لگایا تھا

وہ اسے لیے اندر داخل ہوا

آج وہ تیار نہیں ہوا تھا لیکن پھر بھی اسکے ساتھ چلتا جیسے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا اور ساز کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان سب نظروں سے غائب ہو جائے۔۔۔۔

عمر نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا

جاؤ" وہ نرمی سے بولا

اپ؟ وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

باہر ہوں فارغ ہو جاؤ تو اجانا" اسنے کہا اور مڑنے لگا کہ بدر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا عمر خیام نے ذرا ناگواری سے سکی جانب دیکھا

اندر آؤ تم میرے لیے خاص مہمان ہو" وہ نرمی سے بولا

عمر نے اسکا ہاتھ ہٹایا اور وہاں سے باہر نکل گیا

بدر نے سنجیدگی سے ساز کی جانب دیکھا جو شرمندہ سی ہو گئی پھر وہ اپنی بہن کے لیے اس بدتمیز انسان کو اگنور کر گیا

آج میری گڑیا اتنی پیاری لگ رہی ہے" وہ بہن کے شانے پر ہاتھ رکھتا بولا اور ساز اسکی تعریف پر ذرا شرما سی گئی

وہ دونوں بہن بھائی چلتے ہوئے اندر آ گئے اور سوہا ساز کو دیکھ کر جیسے بیٹھے بیٹھے بھسم ہی ہو گئی

یہاں تک کے خاندان کی ہر عورت کی نگاہ ساز پر تھی وہ عمر کو بھی اسکے ساتھ دیکھ چکے تھے۔

صنم اور صوفیا تو اسکی قسمت پر رشک کر اٹھیں

کتنی خوش قسمت ہے ساز دیکھو کیسے بدل گئی" صوفیا نے کہا جبکہ صنم کی آنکھوں میں حسد سی اتر گئی

"اچھا ہوتا کوئی ہماری کرا دیتا عمر سے زبردستی شادی

" صنم پاگل ہو گئی ہو

ہاں تو اور کیا کہو جس کا انتظار کیا وہ تو آیا نہیں عمر ہی مل جاتا کم از کم ایک برائ کے ساتھ جب ساز کمپر ومائز کر گئ ہے میں بھی کر لیتی امیر شوہر تو ملتا پھر سٹینڈرڈ والا انسان جو کبھی کسی کے آگے جھکنے نہ دیتا۔۔۔

" دیکھو ولیمے کی دولہن سے زیادہ حسین لگ رہی ہے

ساز تو حسین ہی ہے " صوفیا منمنائی

" بس خروش پیسے نے مزید کر دیا ہے

ایسی بات نہیں اسپر یہ لباس بہت اچھا لگ رہا ہے

بس صوفیا اب مجھے غصہ نہ دلاؤ " صنم بھڑکی اور ساز ان دونوں کی جانب متوجہ نہیں تھی وہ بدر کے ساتھ تھی وہاں موجود ہر عورت نے اسکو پکڑ کر اسکی تعریف کی تھی

ساز نے سوہا کی جانب دیکھا اور سمجھ نہ سکی کیا کہے وہ اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

امی اس سے کہیں اپنی شکل گم کرے ورنہ میں اسکے منہ پر کچھ پھینک دو گی" وہ غصے سے ڈوبی ڈوبی آواز میں بولی

آئے منحوس آگے سے ہٹ جا" تائی جان بولیں ساز ادھر ادھر دیکھنے لگی لوگ متوجہ تھے وہ کس طرح اسے انسلٹ کر رہے تھے لیکن وہ ان سب کے سامنے کبھی کچھ نہیں بولی تھی

بے حیا بے غیرت لباس تو دیکھو اس آوارہ کا عمر اسے بہت جلد کوٹھے پر بیٹھائے گا" سوہا بولی ساز جیسے ہوا میں معلق ہو گی آنسو سے بھر گئے ماں بھی کوٹھے والی تھی بیوی کو بھی کوٹھے والی بنائے گا۔۔۔ دفع ہو اب یہاں سے" وہ جتنا ممکن تھا اسے تکلیف دے دینا چاہتی تھی۔

ساز کو لگا وہ واقعی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھی ہے اور وہ فنکشن کے اختتام تک ایک طرف بیٹھی رہی یہاں تک کے عمر اسکا باہر ویٹ کرتا رہا مگر وہ بدر کے ساتھ گھر چلی گئ۔۔۔۔

اور جب عمر کو پتہ چلا تو وہ حیران ہوا اور پھر سعود کی طرف نکل گیا۔۔۔۔

وہ گھر لوٹا تو نشے میں تھا اسکے قدم لڑکھڑا رہے تھے اور وہ اوپر کمرے کی جانب چل دیا

اگئے "اشفاق صاحب کی آواز سن کر وہ سر کو ایکدم جھٹکا دیتا سیدھا ہوا۔

ہائے ڈیڈ "اسنے سکون سے مسکرا کرانھیں دیکھا

کیوں تم جان بوجھ کر وہ حرکتیں کر رہے ہو جو گھر والوں کو برداشت نہیں

" ہوتی سازسے تمھاری شادی صرف اس حد تک ہے کہ وہ

وہ؟ وہ سوال کر گیا

وہ۔۔ صرف میرا بستر گرم کرے میری جوتیاں سیدھی کرے میری مار کھائے اور بس "وہ ہنس دیا

عمر "وہ بھڑکے

ارے مولوی صاحب اپکا ایکسپیرینس شئیر کر رہا ہوں اور برا بھی آپ کو ہی

لگ رہا ہے کیوں ناز سے طوائف سے آپکا تعلق اتنا ہی تو تھا پھر آپ نے سوچا

" ایک خاندانی عورت سے شادی کی جائے

چپ ہو جائے بہت بکواس کرنے لگے ہو" وہ بھڑک اٹھے

سازاپکا مسلہ نہیں ہے آئندہ آپکی زبان پر اسکا نام بھی نہ آئے ورنہ دو لمحے

" لگیں گے مجھے اسکا ہاتھ پکڑ کر یہاں سے لے جانے میں

" اچھا میری ہی بھیک پر جو میں نے تمھیں دی اترا رہے ہو

ہاں تو دے دیا نہ تھوک بھی مجھے نہ دینے والا شخص کچھ تو مجھے دے گیا اب

" اس سے دور رہیں

تم اسکو بیوی ہی سمجھو اس گھر کی مہارانی نہ بناؤ کیا بیہودہ لباس پہنایا ہوا تھا

آج تم نے اسے اس طرح۔۔۔ ہمارے گھروں کی عورتیں نہیں نکلتی

" باہر کیا اسے بھی اپنی ماں کیطرح طوائف بنانا چاہتے ہو

انکی بات عمر پر انگارے کیطرح پڑی تھی جبکہ تائی جان ہاتھ پر ہاتھ مار گئیں

عمر انھیں اور انکی بیٹی کو نیچا دیکھانے چلا تھا

وہ اسے اسکی اوقات ہی یاد نہ دلا دیتی اسکی کمزوری تو تایا جان دبا چکے تھے وہ

خونی نظروں سے انھیں دیکھنے لگا اور پھر جیسے وہ پاگل سا ہو گیا اسنے لاونج

میں موجود تمام چیزیں توڑ ڈالیں

عمر" اشفاق صاحب خود گھبرا کر آگے بڑھے تائی جان ہائے ہائے کرتی آگے

بڑھیں اللہ اللہ کر کے تو اس لاونج کی کچھ شکل باہر ائی تھی وہ بھی وہ پاگل

توڑنے بیٹھ گیا تھا

اشفاق صاحب روکو اسکو گھر ہی نہ توڑ دے پورا" وہ چلا اٹھیں

کوئی باپ اپنی اولاد کو کیسے تکلیف دے سکتا تھا ہاں وہ دنیا کا واحد باپ تھا جو

اپنی ہی اولاد کو اتنی تکلیف دیتا تھا کہ وہ سانس بھی نہ لے پائے۔۔۔

ساز کمرے سے نکلی اور نیچے کا منظر دیکھ کر دل تھام گئ۔

اپکو کیا لگتا ہے اپکی طرح بے غیرت ہے عمر جس کی بیٹی بھگوڑو جس کی بیوی
" طوائف اور بیٹا شرابی بڑے اچھے تمغے سینے پر لگا کر بیٹھیں ہیں
پھولتی سانسوں اور باغی نظروں میں ذرا بھی لچک نہیں تھی وہ لونج کی واس
چیئرز ٹیبلز اور بھی جو سامان رکھا تھا سب توڑ چکا تھا۔
اشفاق صاحب نے غصے سے آگے بڑھ کر اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا
ساز دور کھڑی یہ نظارہ کر رہی تھی سوہا بھی آنکھوں کو تسکین دے رہی
تھی اسکے مقابلے میں اپنی بیوی کو لا رہا تھا
جبکہ بدر نے باہر نکلنا بھی ضروری نہیں سمجھا وہ جانتا تھا عمر خیام تھا وہ اس
آدمی کو ڈیل کر سکتا تھا اسکے جانے سے نہ ہی کوئی فرق پڑتا تھا اور نہ ہی اسے
کسی کی ضرورت پڑتی
نجما کی آنکھیں بھیگ گئیں بیٹی کو دیکھ وہ تڑپ اٹھی تھی اسکے چہرے پر آج
ایک شرابی کے لیے واضح محبت تھی لیکن وہ آگے بڑھ نہیں سکی۔۔۔۔
اسی طرح چچی اور اسکی فیملی بھی کھڑی یہ تماشہ دیکھ رہی تھی

مجھ پر بول مار رہا ہے تیری وجہ سے کسی کو منہ دیکھانے قابل نہیں ہوں میں اچھا ہوا تیری ماں مر گئی ورنہ آج میں اسکا گلہ دبا دیتا تربیت تو دیکھو اسکی کیا ہے ایک بات میری کام کھول کر سن لو عمر۔۔۔۔۔

عمر خیام وہ بنے جس پر مجھے فخر ہو نہ کہ یہ چار چار بوتلیں چڑھا کر گھر کے اندر جھولتا ہوا داخل ہو کہ محلے کے لوگ پکڑ پکڑ کر پوچھیں کہ آپکے بیٹے نے پینی نہیں چھوڑی دل تو کرتا ہے تیرا گلہ دبا دوں تاکہ تو نہ رہے اور نہ ہی میرا بیٹا کہلائے۔۔۔۔۔

میں اپکا فخر سے سر بلند کروں گا ڈیڈ" اہستگی سے وہ بولتا انھیں کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا وہ یہ تھپڑ بچپن سے کھاتا ایا تھا اور یہ لوگ یوں ہی کھڑے تماشہ دیکھتے تھے جن میں آج اسکی بیوی بھی شامل تھی۔

اشفاق صاحب ایک پل کے لیے رکے اسکی جانب دیکھا

سچ کہہ رہے ہو" دونوں بازو تھم گئے تھے

وہ ایک باغی گھوڑا تھا انکے قابو میں اگیا اس سے بڑی کیا بات ہو سکتی تھی انکی حکومت کا وہ سکہ جو انکو نکیل ڈالنے چلا تھا انھوں نے اسے بھی اپنے قابو میں کر لے یہاں کھڑے پر شخص کو اپنا آپ دیکھایا تھا کہ وہ کیا کر سکتے ہیں

۔

عمر نے سر ہلایا

اچھی بات ہے پھر کچھ ایسا کرنا جس سے لوگ تمہیں عمر خیام نہیں عمر اشفاق سمجھے اور آئندہ گھر کے اصول توڑنے کی کوشش مت کرنا ساز جو ہے اسے وہ ہی رہنے دو تمھارا اسکی زندگی میں عمل دخل نہیں اور آئندہ ایسا لباس مجھے اس گھر کی کسی عورت کے تن پر دیکھا وجود سے ماس کھینچ لوں گا جھنمی ہیں ساری کی ساری نمائش کرتی پھیرتی ہیں" وہ ترچھی نگاہوں سے ساز کو دیکھتے وہاں سے چلے گئے تائی جان بھی مسکرا کر عمر کو دیکھتی چلی گئیں

اور عمر آگے بڑھ گیا ساز کے پہلو سے گزر گیا۔

سازکادل کیااسے خود میں سمالے وہ تو ایسانہیں تھا پھر اسنے اپنے ساتھ کیوں یہ زیادتی برداشت کی۔۔۔وہ سب سے نگاہ چرا کر اسکے پیچھے پیچھے اوپر آئی تھی۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھا گیا کچھ دیر آنکھیں بند کیے لیٹا رہا۔

ساز دور کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

عمر نے آنکھیں کھولیں اور اپنی سیگریٹ ڈھونڈنے لگا اسنے سیگریٹ جلا کر اپنے ہونٹوں میں دبالی

جبکہ دوسرے ہاتھ سے بوتل سے وہ سارا احرام گلاس میں انڈیل کر اسنے ایک ہی باری میں سارا اندر اتار لیا اور پھر سر کو جھٹکا دیتا نگاہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگا جو منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی رو رہی تھی

لڑکیوں کے پاس بھی کیا حل ہوتے ہیں۔۔

ہر بات کے جواب میں رونے بیٹھ جاتی ہیں اور پھر جبکہ وہ جانتی ہیں انکے رونے دھونے سے مسائل میں فرق نہیں آئے گا۔

ادھر آؤ" بھاری لہجے میں وہ بولا

ساز بلکل اچھے بچوں کیطرح اسکے پاس اگئی اُسکے ساتھ بیٹھ گئی جس کے ساتھ بیٹھنا بھی کبھی نہیں چاہا تھا

جس کا نام بھی زبان پر حرام سمجھتی تھی آج اسکی تکلیف پر دل گھٹ رہا تھا

رو کیوں رہی ہو" اسنے سیگریٹ کا گھیرہ کش لیا اور پیچھے صوفے کی بیک سے ٹیک لگالی

ت۔۔۔تایا جان نے اپکو مارا ہے" وہ بے ساختہ رو دی

عمر نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

سیدھا ہوا آگے بڑھا لبوں پر مسکراہٹ ایسی تھی جیسے بہت بڑی کوئی خوشی مل گئی ہو۔

یہ آنسو تم میرے لیے نکال رہی ہو" وہ حیران تھا

ساز نے اسکی جانب دیکھا

وہ سنجیدہ تھی وہ مذاق پر اتر گیا تھا

میں سنجیدہ ہوں انھوں نے آپکو کیوں مارا آپ۔۔۔اپ تو۔۔۔اپکو پتہ ہے عمر مجھے لگتا تھا آپ ہی وہ انسان ہیں جو تایا جان کو ہرا سکتے ہیں انکے ظلم کے خلاف جا سکتے ہیں" وہ بولی جبکہ عمر اسے اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں سمائے مسکرا کر دیکھتا رہا

تم دیکھنا اب میں کیسے ماروں گا" وہ سکون سے بیٹھ گیا پاؤں جھلانے لگا

ک۔۔۔کیا مطلب" وہ سمجھی نہیں

کچھ نہیں پہلے مجھے خوش ہونے دو کہ کوئی اپنی اتنی قیمتی چیز میرے لیے ضائع کر رہا ہے" اسنے ساز کے گال پر اہستگی سے انگلی پھیری اور اسکے گال سے انسو چن لیے

ساز نے تھم کر اسے دیکھا دل کا شور عمر کو سنائی دے رہا تھا وہ دور ہو گیا ساز نے کچھ جھجھک کر اسے دیکھا

وہ بے باک تھا اسکی ہزاروں گرل فرینڈز تھیں جہاں تک سنا تھا لیکن اسکی جانب کبھی نہیں بڑھتا تھا۔

تم رو نہیں یہ میری جنگ ہے اور میں اپنی جنگ کا وہ کھلاڑی ہوں جو جیت سامنے والے کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اپنے حصے میں کر لے گا" وہ انکھ دبا کر بولا۔

ساز نے نفی میں سر ہلایا اور عمر شانے اچکا گیا۔

جاؤ اب سو جاؤ" وہ بولا اور اپنے کام میں مگن ہو گیا

عم۔۔۔" وہ اسے روکنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں بن پا رہی تھی

عمر" بلا خر ہمت کرتی پکار اٹھی جبکہ اسنے اوپر دیکھا

آپ نہ پیے" وہ اتنے میں ہی تھک گئی تھی

عمر نے چونک کر اسکی صورت دیکھی

کیوں؟ سوال عام سا تھا ساز کے پاس پھر بھی جواب نہیں تھا

یہ حرام ہے" وہ اہستگی سے بولی

جاؤ سو جاؤ" اسنے جیسے موضوع ہی ختم کر دیا اور ساز کا منہ سا اتر گیا۔

وہ مڑ گئی عمر نے اسکی پشت دیکھی۔

اور وہ چلتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی اُسکی جانب سے پیٹھ کر کے اور آنکھیں بند کر لیں

وہ گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگا گیا مگر اندر اتار نہ سکا غصے سے گلاس ٹیبل پر پٹخ دیا۔۔۔

اسک یوں مرجھا جانا اسے برا لگتا تھا

اسکا مطلب یہ بھی نہیں عمر خیام اسکے اشاروں پر ناچ ناچا ہتے ہوئے بھی

اسنے پورا گلاس زبردستی خود میں اتارا اور اٹھ کر بیڈ پر اندھا گیر گیا

زمیر کے پاس عمر خیام کی کال حیرانگی کا باعث تھی اسنے کال اٹھالی

ہاں یار بولو" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا

کہاں کام کرتے ہو تم" سنجیدگی سے سوال کر گیا

زمیر نے جواب دے دیا

" مجھے اڈریس سینڈ کرو

لیکن کیوں؟

جتنا کہا ہے اتنا کرو" سختی سے بولا

اور زمیر نے نہ سمجھی سے اسے سارا اڈریس بتایا

" کیا کام ہے تمھارا جو تم یہ سوال کر رہے ہو

تیری بہن سے شادی کر رہا ہوں تجھے کارڈ دینے آنا ہے" اسکی بات پر زمیر تپ کر کچھ بولتا کہ کھڑاک سے فون بند ہو گیا زمیر نے اسے دو چار گالیاں دیں جبکہ عمر خیام سر جھٹک کر مسکرا دیا اور پھر وہ مسکراہٹ ایک سرد پن میں تبدیل ہو گئ۔

وہ ایزہ سے ملنا چاہتا تھا۔

یہ شاید وہ اسکی شکل دیکھنا چاہتا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا کتنی مطمئین ہے وہ یہ شاید وہ اپنے دل کے اندر کی بھڑاس نکالنا چاہتا تھا وہ بھڑاس نکالتا

سوہا بیڈ پر بیٹھی اسکی جانب دیکھ رہی تھی جس نے ولیمہ کل دیا تھا اور کل سے اب تک اسنے اسکے سے ایک لفظی بات تک نہیں کی تھی

صرف دوکان کے کاغذات چاہیے تھے تمھیں" وہ بولی کمرے کی خاموشی میں اسکی آواز گونجی

ہاں یہ ہی سمجھ لو" وہ سکون سے بولا

ابو نے وہ کاغذات مجھ سے واپس مانگے ہیں" سوہا بولی بدر مڑا

کیا جواب دیا تم نے" سختی سے بولا

یہ ہی کہا کہ دے دوں گی اور کہہ بھی کیا سکتی تھی

باپ بے حس ہے میرا اور شوہر انتقام لے رہایے مجھے تو یوں لگ رہایے میں ایک بیکار چیز ہوں بس" کہتے کہتے اسکا لہجہ بھر گیا

چلو یہ احساس تمھیں جلد ہو گیا مجھے دلانا نہیں پڑا کہ تم بے کار ہو" اسنے برش بالوں میں پھیرا

اور ہاں" وہ کوئی جواب دیتی وہ پہلے ہی بول اٹھا

دوکان کے کاغذات تو کیا انھیں اس دوکان کی شکل بھی نہیں دیکھنے دوں گا
"

کیا فائدہ مل رہا ہے تمھیں میں کرلوں گی ابو سے بات وہ تمھیں کام پر رکھ
لیں گے ان سے جھگڑا مول لے کر صرف پچھتاؤ گے"

واٹ "وہ جیسے بھسم ہی ہو گیا اسکی بکواس پر اور جس طرح وہ چلایا تھا سوہا ذرا
گھبرا گئی

کیا بکواس کی ہے تم نے تمھارے باپ کی ملازمت کروں گا اب تمھاری اولاد
کرے گی میں اسکی شکل دیکھنا نہ پسند کروں اور کیسی بیچ عورت ہو تم شوہر کو
باپ کی ملازمت پر لگا رہی ہو "برش اسنے بیڈ پر پھینک کر مارا
یہ یہ تم کیسے بات کرتے ہو مجھ سے "وہ روہانسی سی ہوئی۔
ویسے ہی جیسے تمھارا باپ سب سے برا لگتا ہے اور آئندہ یہ مشورے مجھے
دینے کی کوشش کی تو گردن دبا دوں گا "وہ انگلی اٹھا کر بولا جبکہ سوہا خاموشی
ہو گئی۔

" کیا کرو گے تم اس دوکان کا

بیچوں رکھو ضائع کرو یہ کچھ بھی اپنا حصہ لیا ہے تمھارے باپ کا کچھ نہیں لیا

" وہ بگڑ کر بولا جبکہ سوہا لب دبا گئی

بستر جھٹک کر اٹھی۔۔۔

اور ہاں " وہ بگڑے ہوئے تیوروں سے اسے دیکھنے لگا

یہ میرا بیڈ ہے رات تو میں برداشت کر گیا کہ تم میرے اٹھنے سے پہلے سو گئی

تھی جانتا ہوں جان بوجھ کر سوئی تھی مگر آئندہ ایسا نہ ہو " وہ گھور کر بولا

جبکہ سوہا نے مڑ کر دیکھا

" پسند تو مجھے کرتے نہیں پھر وہ سب کر کے مجھے اذیت کیوں دینا چاہتے ہو

" عجیب لڑکی ہو شوہر کی قربت اذیت لگتی ہے چہ چہ چہ

شوہر محبت سے کرے۔۔۔۔

محبت کرنے والی شکل بھی ہونی چاہیے ضرورت پوری ہو جائے بڑی بات

ہے " سر جھٹک کر وہ بولا

سوہا کے اندر جیسے اسکے الفاظ چبھ سے اٹھے اسنے جلتی آنکھوں سے اسے

دیکھا دانت پیستی وہ واشروم میں چلی گئ بے ساختہ اسے بے شمار رونا ایا تھا

بہت زیادہ۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی بال باندھنے لگی یہ سب مل کر اسے ہرانا چاہتے

تھے وہ ہارے گی نہیں۔۔۔۔

اسنے تہیہ کیا اور اپنے چہرے پر پانی ڈالا

بار بار چہرہ دھوتی وہ جیسے احساس کمتری کا شکار لگ رہی تھی

کیا ہو گیا ہے مجھے " اچانک رک کر اسنے ائینے میں اپنا چہرہ دیکھا ہاں وہ اس کی

طرح خوبصورت نہیں تھی

لیکن اسکے پاس تو سب تھا یہ گھر یہ سب کچھ تھا اسکا اور ارہم کا

تو وہ اسکے دباؤ میں اکیوں نہیں رہا تھا وہ خود کو دیکھتی سوچتی چلی گئ

کچھ دیر بعد وہ واشروم سے نکلی تو وہ کمرے سے جا چکا تھا

وہ بھی باہر اگئ

ارے سوہا'' ثروت چچی نے اسے رات والے لباس میں دیکھا تو منہ پر ہاتھ رکھ گئیں اسکے لباس پر پڑی شکنیں الجھے بال بہت کچھ بیاں کر رہے تھے لیکن ایسا تھا نہیں جیسا سب سوچ رہے تھے اور وہ کر رہی تھی

جی فرمایئے کیا کہنا ہے'' وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی

نہیں میں تو وہ'' وہ گھبرا گئیں

سب کچھ ہو رہا ہے اس گھر میں آدھے لباس میں پھیرنے والیاں طوائفوں کا بازار لگا ہوا ہے اب میں جیسے مرضی پھیرو آپ کون ہوتے ہیں روکنے والی'' وہ غصے سے چیخی ثروت چچی کا منہ سا اترا وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی جبکہ ساز نگاہ چرا گئ

وہ اسے اب اسی طرح اسے پکارتی تھی تائی جان بھی

جبکہ ساز کو اپنے لیے یہ لفظ بہت برا لگتا تھا کل بھی وہ لباس تباہ کر کے اتارا تھا عمر کے رنگ میں رنگ جانا اتنا آسان نہیں تھا۔

سازنے ناشتہ بنایااور عمر کاناشتہ بناکر وہ باہر جاتی لیکن وہ اسے باہر جاتاپہلے ہی دیکھ گیا

وہ اندر اگئ

"کیاحلیہ بنایاہوا ہے

جس آدمی سے شادی کی ہے جب اس نے صبح شام طعنے مارنے ہے اور اسے میری شکل میں دلچسپی نہیں ہے تو میں نے تیار ہو کر کیا کرنا ہے" اسکی آنکھوں میں واضح سرخی تھی تائی جان نے سر جھٹکا

جانے دے بس یہ شرابیوں جے ہی کا ہوتے ہیں اپنی عورتوں کے پلو سے لگے رہتے ہیں سارے سارے دن ورنہ ہمارے مرد۔۔۔"

وہ بولیں ساز سے ان دونوں کے آگے کپ رکھا

اپنی شکل لے کر دفع ہو جاو تم" وہ بھڑکی

ساز نے اسکی جانب دیکھا وہ واقعی وہ سوہا نہیں لگ رہی تھی مرجھایا ہوا چہرہ اور انداز میں چیڑ چیڑا پن جیسے وہ دکھی ہو لیکن اپنے دکھ کو بیان نہیں کر پا رہی ہو ساز کو اپنے بھائی پر غصہ سا آیا۔

انتقام کے لیے ایک لڑکی کا چناؤ اچھا نہیں تھا وہ اسکے پاس سے ہٹ گئی اور کچن میں اکر دوبارہ کاموں میں لگ گئی۔

بدر نے اس دوکان سے تایا جان کا سارا مال نکلوا کر باہر کروا دیا تھا تایا جان نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ اسکا خون کر دیں گے لیکن وہ جیسے سر پھرا ہو گیا تھا اسے پرواہ نہیں تھی اسنے بقیہ پیسوں سے جو عمر کے لیے تھے اس دوکان میں مال ڈالا یہ مال بہت تھوڑا تھا لیکن اسنے اپنے بل بوتے پر کچھ کرنے کی ٹھان لی تھی اچھا کرتا یہ برا جو بھی کرتا وہ اسکا تھا

تایا جان نے پوری مارکیٹ میں اسکا مذاق اڑا دیا تھا لیکن وہ اللہ توکل پر بیٹھا تھا جبکہ تایا جان اور عمر جتنا ہو سکتا تھا اسے بے عزت کر رہے تھے انکے لہجے اور انداز میں جو جلن اور حسد تھی اکثر لوگوں نے محسوس بھی کر لی۔۔۔۔

یہ چار پانچ ریک بھر کر تم کاروبار کر رہے ہو" ارہم ہنسا

بدر نے جواب نہیں دیا۔

اور اپنے کام میں مصروف رہا ارہم نے گھور کر اسے دیکھا

اس کے پاس اتنا بھی مال ڈالنے کے پیسے آئے کہاں سے" وہ اپنی دوکان میں آتا ہوا بولا

" یہ ہی میں سوچ رہا ہوں

کہیں آپکے اس شرابی بیٹے نے تو نہیں دیے" ارہم بولا

جبکہ تایا جان نے نفی کی

" نہیں وہ اسے منہ کیوں لگائے گا

اپنی بیوی کو لگا چکا ہے اور بولیں مت اسکی بیوی اس کی بہن ہے" وہ غصے سے بولا تو تایا جان جیسے چونک گئے آنکھیں پھیل سی گئیں۔۔۔

کہا تھا آپ سے اس ساز کو میرے قبضے میں دے دیں نہیں عمر خیام سے نکاح پڑھوا دیا" ارہم بھڑکا اور تایا خاموش رہ گئے جیسے گھیری سوچ میں ہوں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ گھر اسکے اپنے گھر سے بھی کئی گناہ بڑا تھا وہ اپنی شاندار گاڑی میں آیا تھا اسکی گاڑی دیکھ کر ڈرائیور نے دروازے کھول دیے لیکن وہ اندر نہیں گیا تا دیر وہ گارڈ دروازے کھلے کھڑا رہا لیکن عمر اندر نہیں آیا۔۔

وہ بیچ میں ہی گاڑی روکتا باہر نکلا اور گھر کے اندر داخل ہوا تو اسکی کیفیت کچھ نہیں تھی

کون ہیں آپ بھائی صاحب رکیں کہاں سے آئے ہیں" وہ گارڈ پیچھے پیچھے بھاگا اور عمر خیام سیگریٹ ہونٹوں میں دبائے آنکھوں کی کیفیت کو گاگلز سے چھپائے وہ اندر بڑھتا چلا گیا

یہاں تک کے وہ رک گیا گارڈ چونکہ بھاگتا ہوا آیا

" صاحب جی اپکو اندر جانے کی اجازت نہیں

اجازت مانگی بھی نہیں جا کر اندر کہو عمر خیام آیا ہے" وہ بولا اور لون کی دوسری طرف مڑ گیا جبکہ وہ گارڈ اسے حیرانگی سے دیکھ کر اسکی شخصیت سے مرعوب ہو کر اندر گیا اور دادی جان سے کہا کہ وہ جی باہر کوئی عمر خیام آیا ہے" وہ بولا جبکہ دادی جان نے برا سا منہ بنایا

کون عمر خیام" وہ بولیں

" پتہ نہیں جی اسنے کہہ اندر جا کر کہو عمر خیام آیا ہے

" لو بھلا اب ہم کیا جانیں کون ہے عمر خیام کہو بعد میں آئے

وہ بولی جبکہ اچانک کچن سے ایزہ اپنی اور دادی جان کی چائے لے کر آ گئ

وہ دادی جان سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی اور دادی جان خود ہی بولے جا رہی تھی آج اسنے ڈاکٹر کے پاس جانا تھا شاہنواز کچھ دیر تک اسے خود لینے آ رہا تھا اسکا دل جیسے کسی مٹھی میں جکڑا ہوا تھا لیکن وہ بے حس ہو جانا چاہتی تھی اتنی بے حس کے اسکا واقعی ایک وجود باقی رہ جائے جزبات بچیں ہی نہ وہ قاتل ہی تھا اسنے فہیم کو مار دیا تھا اپنے بچے کا قتل کر رہا تھا اور وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔

پیغام تو ایسے بھیجا ہے کہ پرائم منسٹر ہو" ایزہ نے توجہ نہیں دی

" تو جی کہہ دوں شاہ صاحب آئیں تو آنا

لو بھلا یہ سوچنے والی بات ہے میں نہیں جانتی تو میرا شاہ عمر خیام کو کیوں

" جانے گا

ایزہ کے ہاتھ سے ایکدم کپ چھٹا اور چمکدار فرش پر چائے چار و سمت پھیل گئ

عمر بھائی "لبوں میں نام کو دہراتی وہ اس چائے پر اپنے سرخ قدموں کے نشان چھوڑتی اس کپ کی کانچ ہی چبھن کو نظرانداز کرتی باہر کی سمت بھاگی

ارے کہاں جا رہی ہے تو۔۔۔کون ہے یہ عمر خیام کون سا عاشق آ گیا اب تیرا جو ایسی پاگل ہو گئ ہے

یا اللہ ابھی تو کوئی خوشخبری سنی تھی ہائے ہائے کرتی وہ اسے کوستی خود بھی اٹھی ایزہ باہر بھاگی اور عمر نے محسوس کیا اسکے پیچھے کوئ ہے اور وہ مڑا تو شاید ہی اسے سال بعد دیکھا تھا۔

وہ بھاگتی ہوئی اسکے نزدیک آئی تو چہرے پر اتنی معصومیت اور اتنا نور تھا کہ لمحے بھر کے لیے وہ ساکت رہ گیا

وہی نور جو اسے ساز کے چہرے پر دیکھتا تھا جس کی وجہ سے وہ اس سے متاثر ہوا تھا وہی پاکی اسے اسکے چہرے پر دیکھی۔۔۔

اور اسکی انکھ سے بہتے آنسو ایزہ منہ پر ہاتھ رکھ گی جیسے معجزہ ہو گیا ہو۔

ب۔۔۔بھائی" کانپتے ہاتھ اسکے بازو تھام گئے عمر خیام خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

میرا۔۔۔میرا بھائی" وہ اسکے کبھی بازو چھوتی کبھی اسکا چہرہ۔۔۔۔۔

آئے ہائے غضب خدا کا یہ کیا نامحرم سے لپٹ گئی تھی ہی آوارہ یہ منحوس عمر نے آنکھ اٹھا کر دیکھا ماتھے پر تیور سے بنے اور وہ سنجیدگی سے اس بوڑھی عورت سے نگاہ پھیر گیا جو یقینا ایزہ کے بارے میں ہی بول رہیں تھیں ایزہ اسکے سینے سے لگ گئی عمر اب بھی پینٹ کی جیب میں بازو ڈالے ویسے ہی کھڑا تھا۔

اور اسکی ہچکیاں چیخوں میں بدل گئی وہ اس سے لپٹ کر اس طرح روئی عمر ساکت کھڑا رہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کس کی گاڑی ہے" شاہنواز کی دھاڑ پر ڈرائیور جیسے پریشان سا ہوا اٹھا

صاحب جی وہ اندر صاحب آئے ہیں مان کر ہی نہیں دیا ورنہ سائیڈ پر لگا دیتا

گاڑی نہ گاڑی کی چابی دی۔۔۔

کون آیا ہے" وہ ناگواری اور خطرناک تیوروں سے باہر نکلا

جی وہ کوئی عمر خیام ہے" گارڈ نے کہا اور شاہنواز نے جھٹکے سے گارڈ کی

صورت دیکھی پھر گاڑی کی سمت دیکھا اور پھر وہ جیسے اندر بھاگا تھا

وہ اندر داخل ہوا تو اندر کا منظر عجیب تھا اسکی بیوی عمر خیام کے سینے سے لگی

کھڑی رو رہی تھی

وجود میں چونٹیاں سی لگیں وہ دو قدم آگے بڑھتا کہ ایزہ کی بازگشت پر رک

گیا

کہاں چلے گئے تھے بھائی آپ۔۔۔ آپ کہاں چلے گئے تھے بھائ مجھ پر

ظلم ہوا ہے بھائی میں کہیں نہیں بھاگی تھی سب نے مل کر جھوٹ بولا آپ

سے جھوٹ بولا تا کہ آپ میری شکل کبھی دیکھ نہ سکیں دیکھیں دیکھیں مجھے

۔۔۔میں نہیں ہوں ہماری ماں جیسی نہیں ہوں بھائی میں نہیں ہوں" اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ ایک سانس میں بولے اتنا چیخے کہ عمر کو اسپر یقین اجائے جو بت کیطرح اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف شاہنواز کی دنیا پہلی بار اسی کی آنکھوں کے آگے گھوم اٹھی اسے لگا قدموں سے زمین کا کھسکنا صیحی معنوں میں اسکو کہتے ہیں ایزہ عمر خیام کی بہن یعنی ناز کی بیٹی تھی" وہ اپنے ہی قدموں پر لڑکھڑا گیا کہ گارڈ نے اسکو سہارا دیا

سر آپ ٹھیک ہیں" گارڈ بولا

آ۔۔ہاں" وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا یوں لگا ہوا ہیں وجود ریزہ ریزہ ہو گیا ہو۔۔۔۔

وہ آنکھیں جھپک جھپک کر ایزہ کو دیکھنے لگا جیسے واقعی وہ اسے دیکھنا چاہ رہا ہو جیسے آج سے پہلے اسنے کبھی ایزہ کو دیکھا ہی نہیں تھا اور وہ جیسے سن ہوتے دماغ سے وہیں کھڑا دیوار کا سہارا لیے سامنے دیکھتا رہ گیا۔

ایزہ اسکے قدموں میں بیٹھی تھی عمر اسے دیکھ رہا تھا

م۔۔۔میرا یقین نہیں کریں گے نہ" وہ سسکی

اگر ماضی کو اٹھا کر پلٹتے تو ایزہ اس وقت عمر کو دنیا کی سب سے جھوٹی لڑکی لگی

لیکن اگر اپنے دل کی کیفیت کو دیکھتا تو وہ شاکڈ تھا

" شوہر کہاں ہے تمھارا

اسکے اس سوال پر ایزہ نے اسکی جانب دیکھا۔

اعتبار کی کوئی بات اسکی آنکھوں میں نہیں تھی سنجیدگی سے پوچھا ایزہ نے

انسو صاف کر کے ارد گرد دیکھا شاہنواز دور ہی نظر آگیا۔

وہ۔۔۔۔

اور عمر نے اسکی نگاہ کی سمت دیکھا وہ اسکی بہن سے پندرہ سال بڑا تھا۔۔۔

عمر اسکے قریب جانے لگا اور شاہنواز کو لگا اس وقت یہ سب برداشت کرنا

اسکے لیے دنیا کا سب سے بڑا کام ہے عمر اس تک پہنچتا کہ وہ وہاں سے دوبارہ

مڑا اور اسنے گاڑی ریورس کی

شاہنواز کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ حیران کن تھی وہ۔۔۔وہ شخص تھا جو اپنے سامنے کسی کو کھڑا نہ ہونے دے اور عمر خیام کا سامنا اس وقت کر نہیں پایا

عمر بھی وہیں رک گیا۔۔۔۔

کیونکہ شاہنواز قریب آنے سے پہلے ہی چلا گیا تھا اسنے مڑ کر ایزہ کو دیکھا جو بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

دوبارہ آؤ گا" فاصلے سے ہی کہہ گیا

سچ کہیں" ایزہ اسکے قریب آ گئ

سرخ آنکھیں اور بے چینی انگ انگ سے عیاں تھی

میں نے اپنی بات کا کبھی کسی کو یقین نہیں دلایا" وہ سرد لہجے میں بولا

مجھے یقین ہے" وہ جلدی سے بولی

مام کی ڈیتھ ہو گئ ہے" عمر نے سامنے جھولتے درخت کو دیکھتے اسے یہ اطلاع دی

ایزہ ایزہ اپنے پاوں میں لگے زخم کو دیکھنے لگی

اچھاہوا" اسنے اتنا ہی کہا

زندگی میں کبھی انکی شکل نہیں دیکھی میں نے۔۔اچھاہوا مر گئیں کیونکہ

" اگر دیکھ لیتی تو شرمندگی ہوتی کہ میں انکی اولاد ہوں

عمر نے اسکی جانب ناگواری سے دیکھا۔

جیسے اپنا غصہ اندر اتار رہا ہو۔۔۔

بات سنو میری ماں ہے وہ میری۔۔۔ تمیز سے "انگلی اٹھا کر وہ بھڑکتے لہجے

میں بول گیا جبکہ ایزہ نے حیرانگی سے اسکا غصہ کرنا دیکھا۔۔۔

" لیکن ہم اپنی ماں کو نہیں پسند کرتے انکی وجہ سے

ہم نہیں صرف میں تم نے جب دیکھا نہیں انھیں تو اپنے چھوٹے سے دماغ

کو زیادہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ جھڑک گیا

جی ٹھیک ہے" ایزہ سر جھکا گئ

یہ "جی ٹھیک ہے" کیا ہوتا ہے انسان کی انکھ میں انکھ ڈال کر بات کرنی

چاہیے بھلے وہ بھائی ہو شوہر ہو یہ یہ بڈھی" اسنے دادی جان کو دیکھا

بھائی" ایزہ ایکدم پریشان سی ہوئی

" یہ ابھی کیا بکواس کر رہی تھی

وہ عجیب ہی تھا اعتبار اب بھی اسپر کیا نہیں تھا اور حمایت میں لڑنے الگ کھڑا ہو گیا تھا

ب۔۔۔ بھائی" ایزہ نے اسے روکنا چاہا جو کہ دادی جان کی سمت بڑھا رہا تھا

" ہاں تو کیا بکواس شکل رہی تھی ابھی تم

بھائی دادی جان ہیں" ایزہ نے اسکا بازو پکڑا

اے تو۔۔ تو ہے کون تو" دادی جان کی تو زبان ہی لڑکھڑا اٹھی

دیکھ قبر میں پاوں لٹک رہے ہیں زبان بند رکھا کر" وہ گھور کر بولا اور ایزہ کو دیکھا جس کے چہرے کے رنگ فق ہو رہے تھے

دادی جان بھی یہ دیکھ رہی تھیں لیکن چہرے پر واضح خوف تھا کیونکہ وہ ان پر چڑھ جو گیا تھا

" میں۔۔ میرا شاہ اجائے اسکو اور تجھے سیدھا کراتی ہوں میں

چل ٹھیک ہے کہ بلا لے جس کو بلانا ہے کون شاہ ہے بھئی۔۔" وہ بیٹھ گیا

" بھائی

کیا بھائی بھائی اگر تو تم پر لگے الزام جھوٹے ہوئے تو سب کی جان اپنے ہاتھوں سے لوں گا اور اگر سچے ہوئے تو تمھیں جہنم رسید بھی خود کرو گا دو بارہ او گا" وہ گھور کر کہتا

باہر نکلنے لگا ایزہ اسکے پیچھے پیچھے بھاگی اگر کسی مرتے کو آخری امید دلائی جائے کہ وہ نہیں مرے گا تو اسکے جزبات جیسے ہوں ویسے ہی ایزہ کے تھے

۔

عمر بھائی" وہ پکارا اٹھی

وہ مڑا اسنجیدگی سے اسے دیکھا

ایزہ پھر سے اپنی انکھوں سے آنسو نکلتے نہ روک سکی

عمر کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر مڑ کر نکل گیا

ساز کے علاوہ یہ دوسرا شخص تھا جس کے آنسو برداشت سے باہر تھے لیکن یہاں سے نکلتے آج ایک بات تو طے تھی کہانی واقعی وہ نہیں تھی جو دیکھائی جارہی تھی۔

وہ پرسوچ سا ڈرائیو کرنے لگا

شاہنواز نے سٹیرنگ پر سے سر اٹھایا اسکے ہاتھ اب تک کانپ رہے تھے وہ معلوم نہیں کتنی دیر سے یہاں موجود تھا جنگلوں کے بیچ لمبے لمبے درختوں کو جھلوتا دیکھ رہا تھا رات گھیری ہو رہی تھی دن کی روشنیوں کو اندھیرے نے چھپا لیا تھا لیکن شاہنواز اسی طرح سامنے خالی روڈ کو دیکھتا جہاں سے کچھ دیر بعد ایک گاڑی تیزی سے گزر جاتی اور اس وقت تو کافی دیر سے رات کی

گہرائی کی وجہ سے کوئی گاڑی بھی نہیں گزری تھی اسکے سامنے ڈیش بورڈ پر موبائل تھااور موبائل میں حسین عورت مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی اس طرح اپکے ہی وجود سے سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا میں "وہ نگاہ نہیں اٹھا رہا تھا

آپ نے صرف عمر خیام کا نام کیوں لیا مجھے بتایا تو ہوتا کوئی اور بھی آپکے وجود سے جڑا ہے میں پلکیں بھی بچھا دیتا" وہ پھر سے بولا

کچھ دیر خاموش رہا اور پھر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔

مرد روتے نہیں اچانک اسکے کانوں میں کسی کی بازگشت سنائی دی تھی اسکی آنکھیں جو ہلکی پھلکی گیلی ہوئی تھیں فوراً خشک ہو گئی اُسنے اس تصویر کی جانب دیکھا

دل تھا کہ ابھی پھٹ جاتا۔

" تم مجھ سے وعدہ کرو میرے عمر کا خیال ساری زندگی رکھو گے

میں آپکی کسی بات کو رد نہیں کروں گا میں کبھی شادی نہیں کرواگا کہ میرا دھیان کسی اور کیطرف متوجہ ہو" مبہم سی مسکراہٹ نے انکے ہونٹوں کو چھوا جسے اسنے توجہ سے دیکھا۔

وہ اس سے بڑی تھی لیکن محبت کا پیمانہ ایسا تھا کہ وہ انکی بیماری کی رپورٹس دیکھ کر مرنے کو تھا

نہیں میں نے ایسا نہیں کہا بس تم عمر کا خیال رکھنا وہ ضدی ہے چاہتا ہے اسکے ماں باپ ایک ہو جائیں اور حقیقت سے نگاہ چرا لے وہ۔۔۔

لیکن ایسا کہاں ممکن ہے بس تم اسکا خیال رکھنا" وہ بار بار ایک ہی بات کیے جا رہی تھیں

شاہنواز نے تصویر سے نگاہ پھیر لی

دل کر رہا ہے زندگی میں پہلی بار آپ سے خفا ہو جاؤں" وہ سامنے روڈ کی سمت دیکھنے لگا۔

اسطرح گھما کر زندگی مجھے پھر آپ کے قدموں میں ہی لے ائی ہے لیکن میں اپکے ساتھ زیادتی کا تو نہیں سوچ سکتا۔

پھر آپ کے وجود کے ساتھ زیادتی انجانے میں کرتا ہی چلا گیا" مجھے پتہ ہے آپ زندہ ہوتی تو مسکرا دیتی۔

لیکن میں واقعی خفا ہوں کس موڑ پر لا پٹخا ہے آپ نے مجھے محبت کی بہت سخت سزائیں دیں یہ آپ نے مجھے "وہ اس تصویر کی جانب اب نہیں دیکھ رہا تھا

" اب میں اس بچے کا کیا کروں

وہ سٹیرنگ پر مکہ مار گیا جیسے خود سے ہی الجھ پڑا ہو بری طرح میں نے بس اتنا سوچا تھا کہ کبھی اپنی اولاد نہیں ہونے دوں گا عمر میرا ہے آپ نے اسے میرا کہا تو وہ میرا ہے اس سے میری محبت آپکی طرح ہے۔

میں نے اپکا وجود سمجھ کر اس سے محبت کی ہے اپنے بچوں کیطرح سمجھا اسے

لیکن آپ نے بہت بڑا ظلم کیا ہے کہ میرے گھر میں آپ تھیں اور مجھے دیکھائی نہیں دی" اسنے موبائل کو غصے سے سیٹ پر پھینکا اور گاڑی سٹارٹ کرلی۔

اس وقت اسکی کیفیت ایسی تھی کہ گھر جانے کی ہمت نہیں تھی وہ سمجھ ہی نہیں پارہا تھا اب ایزہ پر نگاہ کس نظر سے اٹھائے اسکی خوبصورتی سے مائل ہونے کے باوجود اس سے محبت نہ کرنے کی قسم کھائے شاہنواز شاہ انا کے ایک خول میں قید شخص بن کر اسکے سامنے رہا تھا

اور اسے چاہئے ہی نہیں تھا کوئی شخص اس سے وہ محبت کرے۔۔وہ اپنے حصے کی محبت کر چکا تھا اولاد کے روپ میں عمر خیام کو اپنا مان چکا تھا اسکے توسط سے عمر سے محبت کرتا تھا پھر وہ ضدی سالڑکا جب اس سے ضد منگواتا تھا اسکے سینے میں خودساختہ محبت امڈتی تھی وہ اس سے لڑتا تھا اپنی باتیں شئیر کرتا تھا شاہنواز بس اسکی زندگی میں ایک میجیکل انسان کی طرح تھا جس کے بس میں ہر آسائش تھی اور چٹکیوں میں وہ اسے پوری کر دیتا تھا وہ

جانتا تھا عمر نشہ کرتا ہے اور اسی وجہ سے وہ معملات کی گہرائیوں میں آج تک نہیں اترا اسنے پرواہ نہیں کی کہ شاہنواز کون ہے کیوں ہے کہاں سے اسکی زندگی میں اگیا

وہ یہ بھی جانتا تھا اسے اس ڈائری کی تلاش ہے جو اسے اسکے باپ سے چاہیے مگر وہ ڈائری اسکے باپ کے پاس بھی نہیں تھی

وہ ڈائری کا بوجھ بھی شاہنواز کے سینے پر ہی تھا لیکن فلحال اسے گھر میں موجود اس لڑکی کا خیال تکلیف میں میسر کر رہا تھا جسے پیچھے 87 ماہ سے اسنے ایک روبوٹ کی طرح ٹریٹ کیا کیونکہ اپنے حصے کی محبت میں شراکت برداشت ہی نہیں تھی لیکن قسمت نے بھی اسکے ظلم پر اسے بڑی زور سے پٹخا تھا

جیسے گھما کر اسکے منہ پر ہی تھپڑ مارا تھا اور تھپڑ کی گونج شاہنواز سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

آپ کھانا نہیں کھاتے "اسکے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے وہ بولی عمر نے سر اٹھایا موبائل میں نہ جانے کیا دیکھ رہا تھا

کوئی جواب نہیں دیا جبکہ وہ اپنا دوپٹہ درست کرتی کچھ فاصلے پر بیٹھ گئ

پلیز جلدی کھالیں ابھی گرم ہے سردی کے باعث جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور ویسے بھی بہت مشکلوں سے بچا کر آپ کے لیے لائی ہوں ورنہ سب لوگ کھالیتے اور اپکے لیے کچھ نہ بچتا آپ دیکھیں اس میں چکن بھی ہے میں نے اپکے لیے پوری دو بوٹیاں نکال لیں تھیں پھر مجھے لگا آپ تو زیادہ کھاتے ہوں گے میں نے پھر ایک اور بھی ڈال دی۔۔۔

بدر بھائی کے لیے بھی نکالا ہے بس دعا ہے کسی کی نظر نہ جائے آپ جلدی کھالیں نے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں" وہ بولتے بولتے منہ بنا گی کہ کیا کچھ غلط بول رہی تھی جو وہ ایسے دیکھ رہا تھا

عمر نے کھانے کیطرف دیکھا اس میں تین بوٹیاں واقعی تھی

اسنے اپنے قہقہے کا گلہ گھورنا چاہا تھا مگر اس سے یہ ہو نہیں سکا یوں لگا صدیوں بعد دل سے قہقہہ لگا اٹھا ہو اور ساز جیسے بے حد شرمندہ رہ گئ سر جھک گیا اسکا قہقہہ طنز لگا اور شرمندگی کے احساس نے اسکے گال سرخ کر دیے

ایے بے ریلکس میں تمھارا مذاق نہیں بنا رہا بس دیکھ رہا ہوں اتنی محبت مجھ سے کبھی کسی نے نہیں کی نہ۔۔۔وائے ناٹ میں تمھاری سپیشل تین بوٹیاں کھاؤں گا" اسکی بھیگتی آنکھیں دیکھ وہ فورا بولا اور ساز مسکرا دی لیکن محبت کا لفظ سن کر دل کو کچھ ہوا تھا۔

اسنے موبائل سائیڈ پر رکھا اور کھانا کھانے لگا کھا آ واقعی گرم تھا اٹس گڈ کبھی کبھی ماں ایسے کھانا بنا لیتی تھی" وہ جیسے بے دھیانی میں بولا اور پھر رک گیا

اسنے وہ نوالہ چھوڑ دیا ساز نے بے چینی سے دیکھا

تمھارا ذائقہ انکے جیسا ہے" وہ کھانے کی ٹرے دور کر گیا

سازکا دل شدت سے دکھا اس بات پر نہیں کہ اسنے کھانا چھوڑ دیا نہ اس بات پر کہ وہ نفرت کی حد کرتا ہے شاید ان سے بلکہ اس بات پر کہ آخر کیوں اسکا ذائقہ ان سے جاملا

اسنے عمر کی جانب دیکھا

تم یہ بدر کے لئے رکھ دو" اسنے سنجیدگی سے کہا

سوری مجھے نہیں پتہ تھی یہ بات" ساز کو پھر رونا آنے لگا

اللہ میں کیا کروں تمھارے آنسو کا روندو ہو تم" وہ عاجز سا آیا

اچھا لگا وہ جس طرح سر پکڑ کر بولا تھا

ساز اسے آنکھیں جھپک جھپک کر دیکھنے لگی۔

" میڈیم یہ کھانا رکھ کر آؤ میں کچھ آرڈر کرتا ہوں دونوں کھائیں گے

وہ موبائل اٹھا گیا ساز نے سر ہلایا ٹرے اٹھائی

پھر کیا کبھی میرے ہاتھ کا کھانا نہیں کھائیں گے" اسے فکر ہوئی تھی کہ ایسا کیوں ہوا

عمر نے ہلکی سی مسکراہٹ سے سر جھٹکا

یقیناً تمھارے ہاتھ کا ذائقہ بدل جائے گا اب " وہ بولا

اور ساز کا دل باغ باغ ہو گیا میں کوشش کروگی میں اپکے لیے کچھ نیا بنائیں

" بنا کر لاؤ

ارے نہیں بھئی جاؤ اور جلدی سے آؤ" وہ بولا اور ساز جلدی سے باہر نکل

گئ

اسکے چہرے سے خوشی پھوٹتی تھی اسکی توجہ پر لیکن ایک سچ تھا کہ وہ کافی

لاپرواہ تھا

معلوم نہیں ساز کے لیے وہ سب محسوس کرتا تھا جو ساز اسکو لے کرتی تھی

وہ بے دھیانی میں تائی جان سے ٹکرا گئ

یا اللہ کیا تکلیف ہے تجھے نظر نہیں آتا آندھی ہے یہ اپنے شرابی کے ساتھ

نشہ کرنے لگ گئ ہے" وہ چلا اٹھیں

سازکوبہت برالگاان لوگوں نے اسکانام ہی یہ رکھ دیا تھاوہ پاس سے پھر بھی گزرنے لگی۔

زیادہ ہوامیں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے تیرے ایسے پر کاٹواؤگی یادرکھے گی ابھی تو تیرے اس شرابی نے تھپڑ کھایا ہے نہ تیرامنہ خودرنگ دوں گی

۔

اور یہ تیرابھائی منہ کے بل گیرے گا۔

سازکاباز وموڑتی وہ بولیں اپنے اندر کی بھڑاس نکال رہیں تھیں جبکہ ساز نے انھیں حیرانگی سے دیکھااتنی نفرت اتنی حسد تھی انکے سینے میں سب کے لیے پھر نماز کس منہ سے پڑھتی تھی

تائی جان آپ سب سے حسد کرتی ہیں اللہ حسد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتااور عمر جیسے بھی ہیں میرے ہیں شرابی ہیں یہ نشئ

" ہدایت اللہ سب کو دے سکتا ہے

اسے خود نہیں پتہ تھا وہ کیا بولے جا رہی ہے غصے سے اپنا بازو چھڑا کر وہ انھیں دنگ چھوڑتی کچن میں سامان رکھ کر انکے پاس سے گزری تو دل خوف سے دھک دھک کر رہا تھا دھڑکنیں سخت پڑ گئیں چوڑی چوڑی نظروں سے پیچھے دیکھا وہ اب بھی وہیں منہ کھولے کھڑی تھیں اور وہ تیر کی تیزی سے کمرے میں بھاگ گیٔ دروازے کو تالا لگایا اور دل پر ہاتھ رکھتی جیسے ابھی رو پڑتی

کیا ہوا" وہ حیرانگی سے اسکے پھولتی سانس دیکھتا بولا

وہ۔۔۔ وہ میرے منہ سے کیا کچھ نکل گیا میں نے تائی جان کو کیا کہہ دیا ۔۔۔ یا اللہ اب وہ مجھے نہیں چھوڑیں گی عمر یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے میں ان سے کیا کیا بول ائی ہوں وہ تو جان سے مار دیں گی آف ساز کیسے پٹاپٹ زبان چل پڑی تمھاری۔۔۔۔

یہ یہ آپ کی وجہ سے ہوا ہے آپ نے ہی کیا ہے اب میں تو مر وگی آپ کی وجہ سے" اسنے اسکے دونوں بازو جکڑ کر جھنجھوڑ دیے

ہوا کیا ہے کیا ریس کے گھوڑے کی رفتار سے بولے جارہی ہو" وہ ہنسی روکتا

بولا۔

" میں نے تائی جان کو سنا دی

واو براوو ہاتھ مارو" اسنے اسکا مردہ ہاتھ خود ہی اپنے ہاتھ پر مارا۔

" عمر وہ مجھے جان سے مار دیں گی

"پھر خود زندہ بچ جائیں گی اتنے ٹکڑے کروگا یاد رکھیں گی

سر جھٹک کر وہ بولا ساز اپنے آپ شرما گئی عمر ہنسی ضبط کر گیا

ویسے تم نے سنائی کیا ہے" وہ دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا

" ساز اسے ایک ہی سانس میں سب سنا گئی

" اچھا۔۔۔۔۔۔۔

ساز کو لگا وہ کھڑے کھڑے بے حوش ہو جائے گی اسے بھی سارا سچ بتا گی

تھی تھوڑا سا جھوٹ بھی تو بولا جا سکتا تھا وہ سر جھکا گئی۔۔۔۔

"تمھیں کس نے کہا ہے عمر تمھارا ہے

وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگا جس کی آنکھیں ابھی بہت سارے

آنسو برسا دیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری" وہ ہچکی سی بھرتی بولی اور اچانک لائیٹ بند ہو گئ

لیکن وہ دونوں یوں ہی کھڑے رہے کچھ توقف سے ہلکے ہلکے دونوں کا

عکس آنکھوں میں شناخت پکڑ گیا

عمر خیام نے ایک قدم اسکی سمت اٹھایا اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

اور اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا عمر کی ہتھیلی اسکے آنسوؤں سے بھیگ گئ وہ

جھکا۔۔۔

دل کی دھڑکن کا شور ساز کے وجود کو سر سے پاوں تک کپکپا سا گیا وہ جھکا اور

اسکے ہونٹوں کی نرمی کو مدھم سا چھوا دل و دماغ میں جیسے لہر سی دوڑی اور

دونوں کو جیسے ایک جزبات میں جوڑ گئ اور پھر صرف چھونے کی نیت

کھانے تک کے سفر میں کیسے پہنچ گئ وہ انجان تھا۔

اسے اپنی سمت کھینچ لیا۔

ساز جیسے بے جان ڈال کیطرح اسکے بازو کے حصار میں قید ہو گئ۔۔۔

عمر کی بڑھتی شدت اسکی دھڑکنوں کو اور شور پر مجبور کر گئ وہ اسکے ہونٹوں کی تمام نرمی کو ایک سانس میں پہلی بار یہ ختم کر دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

ارد گرد کا اندھیرہ اور بے ساختگی کا یہ لمس طوفان سا برپا کر رہا تھا

اور یخ لخت وہ دور ہوا۔۔

اس گھیرے اندھیرے کیطرح اس بات کو اپنے دماغ سے مٹا دینا اسنے اسکے کان کی لو کو خود میں بھرتا لیا حدت سی ساز کے وجود میں پھیلی۔۔۔

"عمر کسی کا نہیں ہے۔۔۔۔

اسکے الفاظ ہوش کی دنیا میں اسے کھینچ لائے

ہلکی سی کس اسکے کان پر کر کے وہ دور ہوا اور ساز بیڈ پر گیری اور عمر اسکے پاس سے گزر گیا

لائیٹ اگئ۔۔۔

کیا بس انھیں چند لمھوں کے لیے گئ تھی

یہ کیا ہوا تھا؟

وہ کسی سحر کو یاد کرتی۔۔۔۔

ہر بار ایسے الفاظوں کو چھوڑ جانا اسکے اندر ضروری تو نہیں تھی وہ تو محبت کے اس حسین باغ میں کھیلنے لگی تھی جس سے کبھی آشنائی نہیں تھی اسنے اعتبار ہاتھوں میں تھمایا تھا اسنے توجہ دی تھی اسنے بھرم رکھا تھا اسنے اسکی خواہشیں پوری کی تھی

پھر بھی کیا محبت کا کسی کے وجود میں اٹھنا جرم تھا نہیں محبت کسی کے اندر اٹھ نہیں سکتی تھی کوئی کیسے کسی کو توجہ بن محبت اور اپنائیت کے پا سکتا ہے

وہ بلکل بے جان سی بیٹھی تھی اسنے نگاہ اٹھا کر دیکھا ہونٹوں کی سرخی پہلے مگر شدید لمس کی گواہ تھی۔۔۔۔

کان کی لو پر اسکا پر حدت لمس اب بھی جاگا ہوا تھا اب بھی اسکا بازو اسکی نازک کمر پر سختی کی گرفت ڈالے ہوئے تھا

اب بھی اسکے جسم پر سختی سی تھی عمر خیام کی لیکن دماغ میں اسکے الفاظ ہتھوڑے سے برسا رہے تھے

اسنے سر اٹھا کر دیکھا وہ کھانا جو آرڈر کیا تھا لے ایا تھا

ریکلس ہنی اٹس کومن" وہ اسکا گال تھپتھپا گیا

بلکل پہلے کیطرح لگ رہا تھا

ہاں اندھیرے میں گزارے چند لمحوں میں عجب جنوں تھا لیکن روشنیوں میں وہ پھر ویسا ہی تھا

فرینڈلی لاپرواہ۔۔۔۔

جبکہ وہ لمحے ساز میں جو جذبات ابھار گئے تھے وہ اسکے لیے کومن کبھی نہیں ہوسکتے تھے۔

تو پھر کیسا ہوتا ہے محبوب کا لمس؟

روح فرسا۔۔۔جان لیوا

تو پھر کیا لوگ موت مانگتے رہتے ہیں اور مرتے رہتے ہیں؟

ہاں یہ ہی سمجھو

محبت میں لوگ صدقہ واری جاتے ہیں

اور صدقہ واری جانے کا مطلب آج ساز سمجھ گئی تھی

یونیڈ سم واٹر" اسکے ہونٹوں کی سوجن سے نگاہ چرا کر وہ سنجیدگی سے بولا۔

ج۔۔جی" وہ آہستگی سے بولی

اور گلاس تھام لیا

اسنے پانی پیا اندر کی آگ کچھ ٹھنڈی سی ہوئی اور پھر عمر نے اسے اپنا کھایا ہوا

بر گر تھما دیا

کھاؤ اسے کیا مدہوش بیٹھی ہو" وہ ڈپٹ گیا

اور ساز کھانے لگی وہ اس سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا

ساز ہوں ہاں میں جواب دیتی رہی

اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ سامنے صوفے پر جا کر لیٹ گئی خود کو کمبل میں قید

کیا اور چند لمحوں میں عمر نے دیکھا وہ سو گئی تھی۔

وہ بالکنی میں ہاتھ میں گلاس لیے نکل آیا خود پر شدید غصہ چڑھا

وہ معصوم تھی وہ اسکو استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا

کبھی نہیں اتنا بھی کمزور نہیں تھا لیکن وہ جس طرح کھڑی تھی وہ بہک گیا

چند لمحوں کے لیے ہی سہی۔۔۔

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

وہ رات دیر تک کام کرتا رہا تھا مارکیٹ کے کچھ لوگوں سے بات کی تھی

جنھوں نے یقین دلایا تھا ادھار پر وہ اسے مال دے دیں گے وہ فکر مند تھا

کہیں بیچ میں وہ لوگ انکار نہ کر دیں

وہ گھر لوٹا اور سیدھا کچن میں گیا

اپنی بہن پر پیار بھی آیا جہاں وہ کھانا اسکے لیے چھپا کر رکھی تھی آج کافی

مقدار میں تھا

اسنے اوون میں کھانا گرم کیا اور ٹرے لے کر کمرے میں اگیا

وہ سوئی نہیں تھی سکون سے بیٹھی اپنے ناخن فائل کر رہی تھی اسکے کمرے میں ایل سی ڈی یہ ٹی وی کچھ نہیں تھا

یہ سہولیات صرف عمر کے کمرے میں تھیں تبھی وہ بیٹھی ناخن فائل کر رہی تھی

دوسری طرف بدر کو آتے دیکھ اسکی آنکھیں ایک لمحے کے لیے چمکیں اور پھر وہ نگاہ بدل گئی

وہ کھانے کی ٹرے بیڈ پر رکھ کر بیٹھ گیا اور خاموشی سے کھانا کھانے لگا

" باہر سے کچھ منگا لیتے مجھے بھوک لگی ہے میں نے بھی نہیں کھایا "

تمھارے باپ کے پاس بڑا پیسہ ہے اس سے کہو وہ تمھیں منگا کر دے نہ میں ایسے چونچلے پالو گا اور نہ ہی میرا پاس اتنا پیسہ ہے" وہ سنجیدگی سے بولا

ابھی عمر نے بھی منایا ہے اور جب اتنا بڑا ولیمہ دے سکتے ہو تو چند روپے کھانے پر خرچ نہیں کر سکتے "

نہیں" وہ سختی سے بولا

سوہا خاموش ہو گئ اُسکی آنکھیں بھیگ گئیں جنھیں اسنے صاف کیا۔۔ وہ

اسکے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی

لیلن بھوک بھی بہت لگی تھی اور ضد میں وہ بیٹھی رہی یہاں تک کہ اسنے

سکون سے سارا کھانا کھایا اور فریش ہونے چلا گیا

وہ غصے سے اسکو دیکھتی رہی۔

لیکن بدر کی صحت پر کوئی اثر نہیں ہوا

اور وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلا سوہا کو بلکل اگنور کیے اسنے تھوڑا سا کام

کیا وہ تب تک اسے دیکھتی رہی اور وہ ایسے رہا جیسے کوئی دوسرا کمرے میں ہو

ہی نہ۔۔۔

اور پھر وہ لائٹس آف کر کے بیڈ پر آ گیا

سوہا کے اندر اتنا غصہ تھا کہ وہ کچھ کر دیتی وہ غصے سے اس بیڈ پر سے اترنے

لگی کہ بدر کے ہاتھ کی سخت گرفت میں اسکی کلام اگئ۔

چھوڑو میرا ہاتھ جب پرواہ نہیں ہے تو یہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں

ہے" وہ بگڑ کر بولی

یہ بات تمھارے لیے ہے کہ کم از کم اب ڈرامے کرنا بند کردو شادی ہو چکی

ہے تمھاری میں ساز کو منع کر دوں گا اب وہ میرے لیے کھانا نہیں رکھے گی

یہ کام تمھارا ہے اور دوسروں سے جیلس ہونا چھوڑ دو جو تمھیں چاہیے تھا

ویسے بھی تمھیں مل تو گیا ہے پھر کس بات کی تمھارے اندر اب بھڑاس

"ہے

اسنے اسکا ہاتھ کھینچ کر اپنی سمت کیا اور سنجیدگی سے بولا

نہیں مجھے ایسا انسان نہیں چاہیے تھا جو مجھ سے محبت نہ کرے ضرورت

پوری کرے" بدر بے ساختہ ہنس دیا

پتہ ہے کیا تمھارے اندر تمھارے باپ کے پیسے کا گھمنڈ ہے اور میں

تمھارے اندر سے اس گھمنڈ کو مٹی کردوں گا ائ پرومس" بدر نے اسکی کمر

پر گرفت کو سخت کر لیا

" بدر چھوڑو مجھے نہیں بنانا مجھے تمھارے ساتھ یہ تعلق

وہ مچلی جبکہ اسنے اسکے منہ پر سختی سے ہتھیلی جمائے اور ایکدم اسے جھٹکے سے

بیڈ پر پٹخ کر وہ خود اسپر اپنا اختیار جما گیا۔۔۔

لیکن میں کوئی ناجائز کام نہیں کر رہا یہ مکمل جائز اور میرا حق ہے بھلے اس

"میں۔۔۔ تمھاری یہ فضول کی مرضی شامل ہو یہ نہ ہو۔۔۔

وہ بولا سوہا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

" مجھ سے کبھی محبت نہیں کرو گے نہ تم

ہاں کبھی نہیں اور توقع بھی بے کار ہے تو بہتر ہو گا اس چکر میں پڑنے کے

بجے خود کو انسان کی بچی بناؤ اور ہاں بابا کا ایک فلیٹ تھا جو میرے نام تھا۔۔۔

اس فلیٹ کے بارے میں اس گھر میں کبھی ذکر نہیں ہوا مجھے اس فلیٹ کے

کاغذات چاہیے مجھے بیچنا ہے

اور تم اپنے باپ سے لے کر دو گی وہ کاغذات" وہ بولا جبکہ غصے کی شدت

سے سوہا پاگل سی ہو گئ

وہ اسے صرف ایک کارڈ سمجھ رہا تھا جس کا استعمال کر کے وہ تایا جان سے اپنی چیزیں دوبارہ حاصل کر سکے یہ کیسی شادی تھی سوہا نے زور سے اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

بدر کے لئے یہ شاکڈ تھا

وہ اس سے یہ ایکسپورٹ نہیں کرتا تھا کہ وہ اس قسم کی کوئی حرکت کرنے کی جرت کر سکتی ہے۔۔۔۔

تم گھٹیا اور بے حس انسان ہو مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گی تم سے شادی کر کے تم سے محبت کر کے میں تمھیں کچھ نہیں لے کر دوں گی سمجھے تم"

وہ چیخی اور بدر نے اسکی گردن دبوچ لی اس شدت سے کہ اسکی آنکھیں باہر نکل آئیں

تمھاری جرت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی" اسنے گردن سے ہی کھینچ کر اسے سیدھا کیا

" چھوڑو مجھے جانور ہو تم

جانور بنا ہی کب ہوں میں "اسنے اسکے ایک لگا یا تھا جبکہ بدر نے اسے تین کھینچ کھینچ کر مارے قورا سکے بعد بھی سکون نہیں آیا تو اسنے اسے بستر پر دھکیلا سوہا کے سر کے نیچے سے تکیہ کھینچ کر دور پھینکا اور اسکی قمیض کا گریبان پکڑ کر کھینچ دیا

سوہا مچلی خود کو چھرانے کی کوشش کرنے لگی

چھوڑو مجھے بدر۔۔۔۔

تم نے مجھ پر ہاتھ کیسے اٹھایا" وہ اسکا منہ پکڑتا دھاڑا

کیسے اٹھایا ہاں بتاؤ مجھے تمھاری اتنی جرت اپنے باپ کی طرح مجھے اپنا ملازم سمجھتی ہو۔۔۔ ہو کیا تم اور تمھاری اوقات کیا ہے اپنی شکل دیکھی ہے آئینے میں کبھی نہایت بدصورت لڑکی تمھارے وجود سے چمڑی کھینچ دوں گا ائندہ یہ جرت کی تھی "اور وہ واقعی اسے بری طرح اپنی خوفناک قربت کا نشان بنا رہا تھا

سوہا میں جتنی ہمت تھی اس سے خود کو چھڑانے کی سعی کرتی رہی لیکن بدر پاگل ہو چکا تھا اور اسکا پاگل پن سوہا کو خود پر محسوس ہو رہا تھا

م۔۔۔مجھے معاف کر دو پلیز مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہو دور جاؤ مجھ سے"

وہ بلا خر اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئ

وہ اس سے اپنی انا پر لگنے والی ضرب کے نشان کا حساب لے رہا تھا لمحے طویل ہوتے گئے سوہا کو فجر کی اذانیں کی آواز سنائی دے رہی تھی وہ بے دم سی بھیگتی نظروں سے اس اندھیرے میں اپنی شناخت کرنا چاہ رہی تھی۔

بدر۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔ چھوڑ" لفظ ٹوٹ گئے وہ گھیری گھیری سانسیں بھرنے لگی

آپ "آپ کے علاوہ آئندہ منہ سے کچھ نکلا تو اس سے کی گناہ زیادہ بڑا حشر کر دوں گا ائندہ اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھنا" اسپر کمبل پھینکتا وہ اٹھ گیا جبکہ اسکی پھٹی ہوئی شرٹ بیڈ کے پاس ہی پڑی تھی جس پر قدم دھرتا وہ واشروم میں گھس گیا

اگلے روز ناشتے پر سب جمع تھے

سوہا جاگ رہی تھی وہ صوفے پر بیٹھی تھی اسے دوپٹے کو اچھے سے خود پر لپیٹا ہوا تھا

اسکے اندر اتنی آگ جلی ہوئی تھی کہ وہ کسی کو بھی جلا دیتی

اسے محسوس ہو رہا تھا اسکے ساتھ یہ سب کچھ ایزہ کی وجہ سے ہو رہا ہے اگر وہ ہی مر جائے تو بدر اسکے ساتھ ایسا نہیں کرے گا۔۔۔

ساز اسکے پہلو سے گزری تو اسکے اندر سے اٹھتی مہک سوہا کو مزید جلا گئی وہ اسکے پیچھے پیچھے کچن میں اگئی

جبکہ ساز ہواؤں میں محسوس کر رہی تھی خود کو۔۔۔۔

معلوم نہیں کیوں بس لگتا تھا محبت ہو گئی ہے ایک شرابی سے محبت ہو ہی گئی ہے۔۔۔

اسنے سب سے پہلے عمر کے لیے ناشتہ بنانا چاہا

سوہا اسے کھڑی گھورتی رہی

بہت خوش ہو نہ تم" اسکی آواز پر وہ پلٹی

جی" اسنے سوہا کو دیکھا وہ غصے سے گھور رہی تھی اسے

میں نے پوچھا ہے بہت خوش ہو نہ تم وہ شرابی ہونے کے باوجود وہ

تمھارا خیال رکھتا ہے لیکن مجھ سے تمھاری یہ خوشی برداشت نہیں ہو رہی

کیونکہ تمھارے بھائ نے میرے لیے انتقام کو چنا ہے تو میں تمھیں عبرت

نہ بناو" پین مین تیل وہ گرم کر رہی تھی کیونکہ اس میں ابھی ہاف فرائ

ایگ بنانا تھا۔ عمر کے لیے

سوہا اسکے نزدیک آتی چلی گئ

سوہا اپی اپکو کیا ہو گیا ہے" سا ز دور ہونے لگی

کچھ نہیں بس اگ لگی ہوئ ہے مجھ میں لیکن وہ آگ کسی کو اپنی لپیٹے میں نہیں لے رہی اور تم وہ واحد لڑکی ہو جس پر یہ آگ کی لپیٹ ڈالے بنا میرے اندر لگی یہ آگ ٹھنڈی نہیں ہو گی "

اسنے پین پر ہاتھ مارا اور تیل۔ ساز کے پاوں پر گیرہ

"اہ

وہ چلاتی کہ سوہانے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر زور سے دبا دیا۔

آواز نہ نکلے تمھاری جس طرح تمھارے بھائ کی وجہ سے میری نہیں نکلتی

درد ہو رہا ہے نہ مجھے بھی بہت ہو رہا ہے۔

بہت زیادہ ہو رہا ہے ساز جب کوئ اپنی محبت کو پا کر بھی اسے پا نہ سکے تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے لیکن تم صرف میری ہر اس تکلیف کا نشانہ بنو گی جو میں تمھارے بھائ سے کھاو گی میرا اصل حدف ایزہ ہے اور میں اسے جان سے مار کر چین لوں گی "

ساز

کے انسو متواتر گیر رہے تھے وہ مچل رہی تھی تڑپ رہی تھی مگر وہ بھی اسی بے حسی میں کھڑی تھی جو وہ رات کو سہہ کرائ تھی۔

اگر تم نے میرا نام لیا تو میں تمھارے ساتھ اس سے بھی زیادہ برا کروگی انڈا بناتے ہوئے تمھارا پاوں جل گیا اس سے زیادہ کچھ نہیں سمجھی" وہ دھاڑی

جبکہ ساز نے زور زور سے سر ہلایا۔ کہ وہ سے بس چھوڑ دے

اسے شدت سے تکلیف ہو رہی تھی

وہ دور ہوئ اور ساز رونے لگی اپنا پاوں پکڑ کر۔ سوہا نے دو قدم دور لیے کچن سے باہر دیکھا بدر آ رہا تھا

ارے ساز یہ کیا کر لیا تم نے" وہ جان بوجھ کر بولی۔

بدر تیزی سے اندر ایا۔ سوہا کی آواز سن کر

اور ساز کے جلے ہوئے پاوں دیکھ کر ایکدم اسکی سمت بڑھا

کس نے کیا ہے یہ "اسنے سوہا کو خونی نظروں سے دیکھا لمحے بھر کے لیے سوہا

کے قدموں تلے زمین نکلی کہ اسے اندازا ہو جاتا تو وہ اسے جان سے مار دیتا۔

شاید تیل گرم کر کے اسکی چمڑی جلا دیتا

"م۔مجھے نہیں پتہ

" دفع ہو جاو۔میں نے کہا دفع ہو جاو

وہ دھاڑا۔

میں تمھارا منہ توڑ دوں گا سوہا دفع ہو جاو" وہ ہاتھ اٹھاتا کہ ساز نے اسکا ہاتھ

پکڑ لیا

سرخ چہرے اور انسووں سے تر آنکھوں سے دیکھا وہ پہچان گیا تھا یہ سوہا کا

ہی کام ہے۔

"اپکے ہی کیے کی سزا ملی ہے بھائ مجھے

اسنے کہا

اور کھڑی ہو گئ

اور لڑکھڑاتی ہوئ چلتی وہ باہر نکلی کہ اس سے پہلے سوہا نکل گئ۔

بدر نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

ہلکی ہلکی سسکی کی آواز نے اسکی نیند کھول دی

" اب کیوں رو رہی ہو

وہ چیڑ گیا عجیب لڑکی تھی ہر وقت آنسو بس۔کوئ انسان اتنے بھی انسو نہ بھائے

"آہ۔۔۔۔س۔۔۔سس

ایکدم اسنے سر اٹھایا اور دیکھا صوفے پر بیٹھی وہ اپنے پاوں پر کچھ لگا رہی تھی

وہ لمحوں میں اٹھا تھا۔اس تک پہنچا

یہ کیا ہوا ہے کس نے کیا ہے تمھارا پاوں کیسے جلا شٹ بہت زیادہ جلا ہے یہ تو "

" یو ایڈیٹ تمھیں کس نے کہا تھا کچن میں جاؤ

وہ بھڑ کا اور ساز منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی کہ وہ کافی تکلیف میں تھی

عمر نے اسے بازوں میں کسی نازک گڑیا کیطرح اٹھا لیا۔

اور اسے یوں ہی لیے باہر نکلا سارے گھر نے یہ منظر دیکھا تھا کہ وہ اسے

بانہوں میں لیے باہر بھاگا تھا گاڑی میں بیٹھایا اور ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔

" بے غیرتی پھیلادی اس کی بیٹی نے اس گھر میں

تائی نجما کو دیکھتی چلائیں بدر بھی غصے سے جا چکا تھا تبھی سوہا سکون میں تھی

لیکن جو طوفان ابھی ان سب پر آنا تھا اسکو کیسے روکتے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کہتی ہوں بھائی صاحب سے بات کرو اپنی بیٹوں کی شادیاں تو کر لیں

نجما صحیح اپنی اولاد سے فارغ ہو گئی اب ساری زندگی بھی اس گھر میں گل سڑ

کر کام کرتی رہے کسی کو بھلا کیا فرق پڑے گا میں اپنی بیٹوں کی عمر نکال دوں

جا کر بات کریں بھائی صاحب سے ارہم اور صوفیا کی شادی کی

اور صنم کے لیے رشتہ لگوانے کی اجازت مانگیں میری بچیاں پرائی نہیں ہیں

اسی گھر کا حصہ ہیں" ثروت چچی بولیں جبکہ چچا نے انھیں چپ رہنے کا کہا۔

باہر سب سن لیتے اسکی یہ گفتگو۔

مجھے نہیں فرق پڑتا سن لیں سب میں نے کہہ دیا ہے میری بچیوں کا بھی

انتظام کیا جائے" وہ بولی جبکہ۔

غصے سے وہ لال ہو رہیں تھیں اور چچا بھائی کے خوف سے جوتیاں گھسیٹ

رہے تھے کہ اب وہ باہر جائیں گے تو تایا جان انھیں کیا رویہ دیں گے لیکن

جب وہ باہر آئے تو

ویسے ہی عمر بھی گھر میں داخل ہوا۔

ساز کو بازو میں اٹھایا ہوا تھا اسنے سنجیدگی سے اسے صوفے پر بیٹھایا ساز

شرمندگی سے دھوری ہونے لگی

پین کلر لگا تھا تو اب تکلیف اور جلن کم تھی اسکے پاوں پر ٹیوب لگی ہوئی تھی

۔ان دونوں کی جانب سب ہی دیکھ رہے تھے عمر پاس ہی بیٹھ گیا

کچھ دیر سر تھامے رکھا۔

میں۔میں ٹھیک ہوں" وہ اہستگی سے بولی کہ وہ معلوم نہیں کیا کرنے لگا تھا وہ جھٹکے سے اٹھا اور۔سوہا جو صوفے پر ہی بیٹھی تھی خود بھی جھٹکے سے اٹھ کر پیچھے ہٹی

عمر کو علم نہیں تھا یہ کس نے کیا وہ صرف ڈیڈ کو یہ کہنا چاہتا تھا کہ۔آئندہ ساز کچن میں نہیں جائے گی لیکن سوہا کی حرکت نے اسے یقین دلا دیا کہ یہ سوہا نے کیا ہے اور غصے سے دماغ جیسے مزید بھنا گیا

یہ تم نے کیا ہے" وہ اسکی سمت بڑھا

ہائے میری بچی یہ تو مار دے گا اسکو ارے تیری پھوڑ بیوی۔نے خود گرایا ہو گا اور چڑھ گئی اب تیری گود میں ڈرامے باز نوٹنکی کہیں کی بولتی کیوں نہیں اب منحوس "

"زبان کو لگام دیں اپنی

اور پھر جب وہ دھاڑا تو کسی کی جرت نہیں تھی اسکے سامنے بولے

تائی کی سیٹی ایکدم گم ہو گئی ساز بھی کھڑی ہو گئی۔

نجما ثروت صنم صوفیا بھی باہر اگئیں جبکہ تایا جان نے ارہم کو خود روکا تھا کہ

وہ نہ اٹھے۔

ورنہ بات مزید بڑھتی وہ دونوں خوشی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے

میں نے سوال تم سے کیا ہے تم نے اسے جلایا ہے" عمر اسکی جانب ایک اور

قدم اٹھا گیا۔

" دیکھو میں تمھارا منہ توڑ دوں گا سیدھی طرح جواب دو

وہ انگلی اٹھا کر مزید اسکی سمت بڑھا۔ کہ اب برداشت جواب دے رہی تھی

اور سوہا کا لہجہ لڑکھڑا اٹھا اپنی سنگین غلطی کا احساس ہوا کہ بلاوجہ یہ کر کے

اپنے پیچھے پڑا لیا تھا اسنے سب کو۔

جواب دو" وہ چیخا

اشفاق صاحب" تائی مری اواز میں بولی

مجھے نہیں پتہ میں کیوں۔ میں وہ خود۔

عمر" بدر کی آواز پر سب نے اسکی سمت دیکھا۔

جو سوہا کے سامنے اگیا اور سوہا جلدی سے اسکے پیچھے چھپ گئ۔ سوہا۔ نے حیرانگی سے اسکی شکل دیکھی لیکن عمر کے تیوروں میں ذرا بھی فرق نہیں آیا

۔

وہ انھیں تیوروں سے اسے گھورنے لگا۔

ہاں یہ اسی نے کیا ہے لیکن اس بات کا حساب کتاب میں اس سے خود لوں گا

" مزید اس گھر میں اسپر کوئ نہ چیخے تو بہتر ہو گا

وہ بولا اور سوہا کی سمت دیکھا

ساز سے معافی مانگو گی اور

آئندہ تم ایسا کچھ نہیں کرو گی" ساز مسکرادی یہ اسکے بھائ نے اچھا کیا تھا بات بھڑنے سے رک جاتی لیکن وہ جانتی نہیں تھی سامنے ایک پاگل بھی کھڑا تھا جسے ان معافیوں سے کوئ غرض نہیں تھی۔

اور اچانک ہی اسنے بدر کا گریبان اپنی مٹھی میں جکڑ لیا۔

عمر" ساز نے جلدی سے اسکا بازو تھاما۔ مگر اسنے توجہ نہیں دی

حمایت کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا یہ بدر زمان کی بہن نہیں عمر خیام کی

بیوی ہے اور۔۔۔ میں نے تمھیں کچھ نہیں کہا کیونکہ تم میری بیوی کے

بھائی ہو۔ اپنی بیوی کو اسکی اوقات میں رکھو ورنہ میں اپنی پر اترا تو ایک ایک

کو اسکی اوقات یاد دلا دوں گا۔۔ ائندہ مجھے تمھاری بیوی ساز کے ارد گرد

نظر نہ آئے۔ ورنہ تمھارے سمیت اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجانا میرے

لیے کوئی مشکل کام نہیں" پھنکار کر کہتے اسنے بدر کو جھٹکا دے کر چھوڑا۔

بدر نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔ اگر اسکے پیسوں کا مقروض نہ ہوتا تو۔

اس بگڑے ہوئے انسان کو آج وہ اسکا گریبان پکڑنے کا مطلب سمجھا دیتا

لیکن وہ خاموش رہا۔

اینڈ ڈیڈ آج کے بعد ساز کچن میں نہیں جائے گی اس گھر میں ہزار عورتیں

ہیں اپنا کام خود کریں اور کوئی ضرورت نہیں میرا اور میری بیوی کا بوجھ

اٹھانے کی۔ میرے پاس اتنا ہے کہ میں کوک رکھ لوں۔ تو آئندہ کسی نے

سازکو کسی بھی کام کے لیے بلایا۔ تو وہ اپنی شامت کا ذمہ دار خود ہو گا یہ اپنی بیوی کو سمجھا لیں کیونکہ میں سمجھانے بیٹھا تو لحاظ نہیں کروں گا۔ اور ہاں اسنے ساز کا ہاتھ پکڑا ہر شخص خاموشی سے اسے سن رہا تھا

میری بات سے اوپر بات ہوئی تو میں اس کو لے کر یہاں سے چلا جاوں گا پھر اپنے آئے ٹی ایم کارڈ کا انتظام کسی اور جگہ سے کیجیے گا" وہ طعنہ بھی مار گیا کہ وہ انکے لیے کیا تھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اوپر لے گیا۔

بدر نے سوہا کی جانب دیکھا جو پہلی بار شرمندہ تھی۔

تم ساز سے معافی مانگو گی

ارے کیوں مانگے گی میری بچی تیری بہن بڑی شہزادی۔۔۔

تائی جان" وہ دانت پیس گیا

"اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں بہتر ہو گا بیچ میں مت بولیں

وہ تیور بگاڑ کر بولا۔

جبکہ اشفاق صاحب نے پیچھے سے آواز لگائی۔

سوہا کچھ بولتی کہ بدر اسکا بازو سختی سے تھام گیا

مجھے مجبور نہ کرنا میں سب کے سامنے کوئی ری ایکشن لوں۔ تم ساز سے ہر صورت معافی مانگو گی اور آئندہ گھر میں ایسا کوئی ڈرامہ نہ ہو میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمھارے آگے کھڑا ہوں۔ اور۔ اپنے بھائی کو سمجھا دینا میرے گریبان کو آئندہ ہاتھ نہ لگائے" وہ سختی سے اسے جھاڑتا باہر نکل گیا

۔

جبکہ تایا جان سر تھام گئے۔

کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی "اب انکا زلزلہ اترا نا تھا سوہا سہم ہی گئی۔ یہاں تک کے آنکھیں بھیگ گئیں اور بے بسی سے رو دی مگر ان لوگوں کو اسکے رونے سے زیادہ اپنے خرچے پانی کی پرواہ تھی جو عمر بند کر دیتا تو کیا ہوتا کیونکہ دوکان تو مال بھرنے کے باوجود نہیں چل پا رہی تھی۔ عمر سے ہی ہر کچھ دن بعد اشفاق صاحب چیک لے رہے تھے اور وہ ایک بات تھی بنا کچھ کہے دے دیتا تھا۔

ائندہ مجھے اس گھر میں یہ حرکتیں دیکھیں تو گھر سے نکال دوں گا میں۔

سمجھادو اپنی بیٹی کو " وہ بھڑک کے تائی جان بھی خاموش رہ گئیں۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ساز سے کام کرانے کی۔ اسکا دماغ ٹھیک ہو جائے اسکے بعد دیکھا جائے گا پیسے دینا بند کر دے گا نہ وہ اس دن دیکھو گا تم سب کو روز جو مرغ مسلم ٹھونستے ہو یہ اسی کی مہربانی ہے اور یہ " وہ سوہا کو دیکھ کر بولے

الگ کر و اسکا کھانا پینا بہت اکڑ ہے اسکے شوہر میں تو اٹھائے سارا خرچہ خود

" اس کا کھانا پینا کپڑا ابیل سب الگ کر دو

اشفاق صاحب بیٹی پے اپکی " سوہا حیرانگی سے بال کو دیکھ رہی تھی۔

اب یہ اس کی بیوی ہے جو مجھے ایک لمحہ بھی برداشت نہیں جب دوکان کے

" کاغزات مل جائیں تو کر لینا سب ایک اس سے پہلے یہ الگ رہیں

وہ اخبار پھینک کر چلے گئے

ناشتہ حرام کر دیا " غصے سے بڑابڑائے تھے۔

اشفاق صاحب نماز کی ادائیگی کر کے واپس لوٹ رہے تھے۔آج صبح جو کچھ ہوا انکا بی پی ہائی ہو گیا تھا۔گھر کا سکون ہی غارت ہو گیا تھا انھیں اگر بدر سے بھی زیادہ کسی سے نفرت تھی تو وہ ساز تھی۔یہ انکی سنگین غلطی تھی جو عمر کی شادی ساز سے کرادی تھی۔

بدر کو شیر بنانے والی ساز ہی تھی وہ اپنے شوہر سے پیسے نکلوا کر اپنے بھای کو دے رہی تھی یہ سوچ سوچ کر انکے غصے کا گراف بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

وہ گھر میں داخل ہوتے کہ انھیں کسی جاننے والے نے روک لیا۔

ارے مولانا صاحب اسلام علیکم " وہ جھک کر مودب ہو کر سلام کرنے لگا

تایا جان نے سر ہلا کر جواب دیا اور پھر سے جانے لگے انکا جھوٹے منہ بھی کسی سے بات کرنے کا دل نہیں تھا۔

کیسے ہیں آپ صحت اچھی نہیں لگ رہی۔آج دوکان سے بھی جلدی لوٹ

ائےٰ" وہ ادمی بولا جبکہ تایا جان نے سر ہلایا بس بی پی ہائی ہو رہا تھا۔" وہ

بولے

اچھا وہ آپکے بڑے بیٹے عمر خیام کی وجہ سے" وہ ادمی طنزیہ مسکرا کر بولا تو تایا

جان کو شدید غصہ چڑھا۔انکی عزت بہت تھی شہر میں وہ مولانا تھے اور اپنی

بے عزتی وہ بھی عمر لی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے تھے

نہیں ایسا کچھ نہیں" وہ بولے

"تو پینا پلانا چھوڑ دیا اسنے

تایا جان نے سر ہلایا

ہاں چھوڑ دیا وہ میرا اچھا بیٹا ہے وہ میرا نام روشن کرے گا اور مجھے امید ہے

بہت جلد" وہ بولے جبکہ ساز کو ڈاکٹر کے پاس سے لانے کے بعد اسنے کوک

کا انتظام کرنے کے لیے شہر کے ہر کوک پر کال گھما دی تھی لیکن محترمہ کا

کہنا تھا وہ نہیں کھائے گی۔ وہ تو حیران تھا ایک لڑکی اسکو کیسے چلا رہی تھی
اور وہ چل بھی رہا تھا

وہ باہر سے اسکے لیے اور اپنے لیے کھانے کو لینے گیا تھا۔۔۔۔ جبکہ ساز
نے قسم کھالی تھی کہ وہ تو نہیں کھائے گی وہ پھر بھی زبردستی خود گیا تھا
آرڈر بھی نہیں کیا تھا اور واپسی پر یہ ساری گفتگو اسنے سنی۔
اور۔ چند لمحے وہ۔ باپ کو دیکھتا رہا جس کے چہرے پر بلاوجہ ہی امید نظر ارہی
تھی

اگر وہ انہیں خاموشی سے نوٹ نکال کر دے دیتا ہے۔ اور اسنے یہ کہا کہ وہ
اچھا بیٹا بنے گا تو یہ بات انھیں ماننی نہیں چاہیے تھی وہ کیسے کسی کو اتنے فخر
سے بتا سکتے تھے وہ بھی عمر خیام کے بارے میں یہ انکے چہرے کا اطمینان یہ
انکے چہرے کی خوشی۔ عمر کے پہلو میں جیسے اگ سی لگ گئی۔
ابھی تو معمہ ایزہ کا نہیں سلجھا تھا۔ وہ چند لمحے انھیں دیکھتا رہا اور پھر گاڑی سے
نکلا۔

لو عمر بھی اگیا۔

عمر" انکے پکارنے پر نہ چاہتے ہوئے بھی روکا۔

یہ انکل مرزا ہیں۔ پاس کریانے کی دوکان ہے انکی۔ یہ میرا بیٹا عمر خیام" وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے بولے حالات کچھ اور ہوتے تو وہ اس وقت اسکے دل کی خواہش کو پورا کر رہے تھے لیکن حالات ایسے نہیں تھے کہ۔ وہ انکے اس ڈھکوسلے میں آتا۔

اسنے۔ انکی جانب دیکھا اور مرزا صاحب کے اگے بڑھے ہاتھ کو۔

اور پھر مرزا صاحب کا ہاتھ اسنے اپنے ہاتھ کی آہنی گرفت میں جکڑ لیا۔

وہ ذرا منہ بنا گئے۔

اور عمر انکا ہاتھ چھوڑ کر۔ رسمی بھی مسکرانے کو اہمیت نہ دیتے ہوئے مڑا اور انکو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا۔

یہ وہ کیا کر رہا تھا اسنے اپنے ہاتھوں کی جانب اور پھر اپنے ہی کندھے پر اپنے باپ کا لمس محسوس کر کے وہ کھانا اور سامان وہیں پھینک گیا۔

جتایا تھا خود کو کہ عمر خیام یہ نہیں مڑ کر باپ کو دیکھا اسکی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر رہے تھے اور اسکے اندر اس بات سے عجیب ہی جنوں ابھر رہے تھے

وہ مڑا اور دوبارہ گھر سے نکل گیا جبکہ ساز نے یہ منظر اوپر سے دیکھا تھا وہ نہیں جانتی تھی پل میں تولہ پل میں ماشہ تھا وہ لیکن وہ رزق کی بے حرمتی نہیں دیکھ سکتی تھی وہ انھیں جلے ہوئے پاوں سے دوڑ کر نیچے آیا اور سامان اٹھا لیا کھانا سارا پیک تھا تو نقصان تو کوئی نہیں ہوا تھا اسنے کھانا اٹھایا اور۔ اوپر کمرے میں لے گئ۔

معلوم نہیں اسے کیا ہوا تھا اب وہ پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگی تھی۔

۔ عمر کا سیل فون بجنے لگا وہ گاڑی تیزی سے ڈرائیور کر رہا تھا اسنے نمبر دیکھا کال نہیں اٹھائ اسے ضرورت نہیں تھی فلحال وہ۔ اپنے باپ کا نام روشن کرنا چاہتا تھا وہ کس حثیت سے اس کا تعارف ایک اچھے انسان کے طور پر

کرا رہے تھے اور اسے اپنا بیٹا کہہ رہے تھے اج تک صرف وہ طوائف کا بیٹا تھا چند روپیہ دے کر وہ انکا بیٹا بن گیا اگر اسے دنیا میں کسی چیز سے سخت نفرت تھی تو وہ محبت تھی۔نہ وہ کسی سے محبت کرتا تھا اور نہ کرنا چاہتا تھا یہ محبت نامی شے نہ اسے کبھی میسرائ تھی اور نہ ہی وہ اس شے کو اپنی ضرورت بناتا۔

جبکہ حال دل ایسا تھا جیسے ضرورت سے ہی زیادہ کمزور ہو کہ صرف محبت کی چاہت رکھتا تھا کوئ دو بول صرف اسکے لیے اس سے بولے تو سہی لیکن اس وقت تو جنوں ہی الگ تھے۔

اسنے سعود کو کال کی۔

"ہاں بولو۔عمر

چوری کرنی ہے بڑا بڑا میرا نام انا چاہئے اخبار کے فرنٹ پیج پر عمر خیام نامی شخص نے بینک لوٹ لیا سنار کی دوکان یہ کچھ بھی جلدی بتاو آسان طریقہ

" کیا ہے

وہ ایک سانس میں بولا

او و بھائی پاگل ہو گیا ہے" سعود حیرانگی سے بولا

" پہلے بھی عمر کچھ ٹھیک نہیں تھا مجھے بتاؤ یار

وہ بگڑ کر بولا

" پاگل مت بن ہوا کیا ہے

" کچھ نہیں تو ار ہا ہے یہ میں اکیلا یہ کام کرو

پولیس پیچھے پڑ جائے گی بہت بکھیڑے ہو جائیں گے" سعود نے اسے ڈرانا

چاہا لیکن وہ عمر خیام ہی کیا جو کسی سے ڈر جائے۔

" میں دیکھ لوں گا وہ سب

بھای مجھے جیل نہیں جانا" سعود صاف مکر گیا۔

کچھ دیر عمر خاموش رہا تو سعود سر تھام گیا

اچھا ارہاہوں کہاں مرنا ہے" وہ بولا جبکہ عمر نے اسے سمجھایا۔ وہ اسکے اس

پاگل پن میں اسکا ساتھ دے رہا تھا کیونکہ اسکے علاوہ کوئ راستہ نہیں تھا وہ

اور سعود بہت پرانے دوست تھے اور ہر جرم میں ساتھ تھے سعود نے ہی اسے پینے کی علت لگوائی تھی۔

اسنے کہا تھا وہ آئے گا لیکن دو دن گزر گئے تھے وہ نہیں آیا تھا اور وہ تو کیا شاہنواز دو دن سے گھر نہیں آیا تھا اسے شاہنواز کی پرواہ تھی بھی نہیں جب سے بھائی کو دیکھا تھا بس دل نے دعا کی تھی کہ اسکی نظروں میں وہ سچی ثابت ہو جائے۔

لیکن دادی جان نے اسکو سنا سنا کر جیسے مزید زخمی کر دیا تھا

حالانکہ اسنے بتایا تھا وہ اسکا اسکا بھائی ہے عمر خیام اسکا سگا بھائی لیکن وہ ماننے کو تیار نہیں تھی اور جب انھوں نے کہا

تیرے باپ نے بتایا تھا تو کتنی آوارہ ہے تجھے کیا لگتا ہے تیرے جھانسے میں آجاؤ گی اس دن تیرا بھائی بھی وہیں تھا ارہم جس نے بتایا تھا کہ اگر وہ تجھے نہ روکتا تو کسی سے منہ کالا کروالیتی اسکے دل میں انکے الفاظ چبھے تھے انھیں صرف شاہ کی اولاد کی پرواہ تھی اور وہ دھمکی دے چکیں تھیں کہ جس بھی دن وہ انکا خون انکے ہاتھ میں رکھ دے گی اسی دن وہ شاہنواز اور اسکی طلاق کروالیں گی

اگر وہ سوچتی تو طلاق شاہنواز اسے دے بھی دے تو اسے کوئی فرق پڑتا تھا وہ اتنی سرد ہو رہی تھی کہ دل کسی چیز میں نہیں تھا محبت تو اسے تھی ہی نہیں شاہنواز سے تو وہ چھوڑ بھی دیتا تو کیا ہو جاتا جب اسکی محبت آگے بڑھ گی تو اب اسے کسی کی ضرورت نہیں تھی وہ دن جس طرح اسنے گزارے تھے یہ بات وہ ہی جانتی تھی م۔۔

دادی جان کا بس نہیں چل رہا تھا اسے مارنا شروع کر دیں۔

ایزہ نے لاکھ انھیں یقین دلانا چاہا لیکن بے سود بات وہیں کی وہیں تھی وہ اسے بد کردار سمجھتی تھیں اور اسکے علاوہ کچھ نہیں وہ اس سے حد سے زیادہ بد ظن ہو چکی تھی۔

کچھ دنوں میں جو انکے رویے میں تبدیلی آئی تھی اب وہ ویسی ہی ہو چکی تھی جیسے وہ اسے بیاہ کر لائیں تھیں۔

وہ دادی جان کو چائے دینے لگی جبکہ انھوں نے اسے گھور کر دیکھا

دفع ہو جا میری نظروں کے سامنے سے شاہ کو آنے دے تیرے تو ٹکڑے کرواتی ہوں میں" وہ بھڑکیں جبکہ ایزہ ذرا سہم سی گئ

اس دن عمر کے سینے سے لگی شاہ نے بھی اسے دیکھا تھا اسنے کہا تھا وہ آنکھوں دیکھی بات پر صرف بھروسہ کرتا ہے اور جب اسکی جب عمر بڑھا تو وہ وہاں سے چلا گیا یقینا وہ غصہ ہو گا تبھی وہ دو دن سے گھر بھی نہیں آیا

اب ایزہ چکرا سی گئ

اس بات کی نہیں کہ وہ اسے طلاق دے گا اس بات کی کہ وہ اسپر ہاتھ اٹھائے گا اسکی بات کا یقین نہیں کرے گا ویسے بھی اس نے کہا تھا وہ صرف اسے بیوی کے روپ میں چاہیے اور شوہر کے لیے بیوی صرف بیوی ہی ہوتی ہے

نہ ہی وہ اسکی محبوبہ تھی اور اگر اسکا بچہ اب تک اسکے پاس تھا تو وہ اسے بھی اپنی ضد کے اگے روند دیتا۔۔۔

وہ پیچھے ہو گئیں دادی جان نے تسبیح پڑھنا شروع کر دی۔

وہ سائیڈ پر بیٹھ گئ

آوارہ بد چلن غیر مردوں کے سینوں سے چپکتی ہے اے بے حیا یہ ہی خیال کر لیتی کہ میرے شاہ کی نشانی لیے بیٹھی ہے" وہ ہاتھ بلند کرتی پھر سے چیخیں

دادی جان وہ عمر بھائی ہیں میرے سگے بھائی" اسنے یقین دلانا چاہا

اے بس کر آئی بڑی سگا بھائی تو جو وہ لوگ ہیں وہ کہاں سے اگئے تیر اسگا بھائی" وہ طنزیہ بولیں جبکہ ایزہ خاموشی ہو گئ

تیری تو چمڑی سرخ کراتی ہوں نہ ایسی منحوس ہے میرا بچہ دو دن سے گھر ہی " نہیں آیا دفع ہو جا تو اپنی شکل لے کر دفع ہو جا

وہ باضد ہوئیں تو وہ اٹھ کر کمرے میں آ گی آنکھیں خشک تھیں اسنے اپنا عکس دیکھا آئینے میں سردی کے باعث اکثر وہ سرخ شال لپیٹے رکھتی تھی اور اس سرخ شال میں اسکا گلاب سا چہرہ نکھر جاتا وہ نگاہ پھیر گئ

بات تو حیرانگی کی تھی شاہنواز لاپرواہ نہیں تھا پھر ایسا کیا ہوا جو اسنے رابطہ نہیں کیا یقیناوہ خود میں بہت غصہ رکھ چکا ہے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سہم گئ تھی۔

وہ انکے کمرے کے ساتھ بنی ٹیرس پر پڑے ٹھنڈے جھولے پر بیٹھ گی اور ابھی سکون کا سانس بھی نہیں لے سکیں تھی کہ شاہنواز کی گاڑی اندر داخل ہوئی زمیر نے دروازہ کھولا۔

جب عمر بھائی آئے تھے وہ اس دن کام پر نہیں ایا تھا اور نہ ہی اسے پتہ تھا کہ عمر یہاں آیا ہیں ورنہ جس طرح ایزہ کو سمجھ لگی تھی کہ وہ کتنا لالچی ہے وہ یقینا ایزہ سے بات کرتا۔۔

وہ شاہنواز کو دیکھنے لگی

جس نے اپنا کوٹ کندھے پر ڈالا ہوا تھا اور دور سے ہی وہ بہت تھکا ہوا لگا اور وہ اندر چلا گیا وہ جلدی سے بھاگ کر کمرے کے دروازے کے پاس ائی اب دادی جان کیا کہیں گی آگے کیا ہو گا سب سوچ کر اسکا چھوٹا سا دل بہت پریشانی کا شکار تھا

شاہنواز اندر ایا تو وہ لاونج میں نہیں دیکھی اچھا ہی تھا معلوم نہیں کیوں اب ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس سے پہلی بار مل رہا ہو اسکے اندر ایسے جذبات تھے جو اسکی اپنی سمجھ سے باہر تھے وہ بہت ٹینشن لے چلا تھا اور لے رہا تھا

وہ تھکے تھکے قدموں سے اندر آیا اور دادی جان کو سامنے دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی رک گیا

انھوں نے اسکے سلام کا جواب دیتے ہی تسبیح چھوڑی اور اسے الف سے یے تک کی ساری کہانی بتادی الٹا چار باتیں مزید بھی لگادیں کہ دادی جان نے اس دن شاہنواز کو نہیں دیکھا تھا کہ وہ بھی وہی موجود ہے۔

شاہنواز خاموشی سے سنتا رہا

اور ایسی آوارہ بدذات ہے کہ یوں کہہ رہی ہے میرا بھائی ہے اب بھلا کہاں سے پیدا ہو گیا یہ بدتمیز اسکا بھائی۔

ایسے ایسے مارنے کو چڑھا تھا مجھ پر کیا بتاوں میں تجھے" دادی جان تو اب بھی سہمی ہوئی تھیں

شاہنواز نے بے بسی میں سر ہلایا عمر خیام سدھر نہیں سکتا تھا۔

اب تو کیوں منہ میں گوند لے کر بیٹھ گیا ہے بولا اسے اور اسکے ایسے ایسے

تھپڑ لگا آج کے بعد نا محرم کے سامنے بھی نہ پٹخے" وہ برسیں شاہنواز نے

گھیرہ سانس لیا وہ کچھ بولتا کہ دادی جان کو غصہ چڑھا گیا

" ہو کیا گیا ہے تجھے شاہ غیرت مر تو نہیں گی تیری

اے ایزہ" وہ اسے بلانے لگی جس نے دروازے کی چوکھٹ پر اپنے سفید

ہاتھ کی مٹھی بنالی اور وہ سرخ ہوتی مٹھی کافی حسین لگ رہی تھی وہ ڈر گئ

تھی

"آئے ایزہ

دادی نہ بلائیں" وہ بولا انھیں روکنا چاہتا تھا کہ سامنے کے لیے وہ بہت ہمت

خود میں جکڑ کر لے لایا تھا لیکن اب لگ رہا تھا اس میں ہمت نہیں تو وہ سامنا

نہیں کرنا چاہتا تھا

" اے مر گی کیا

دادی جان میں دیکھ لوں گا آپ نہ بلائیں اسے" وہ بات مکمل کرتا کہ ایزہ آ گئی۔۔۔

جو کچھ وہ کمرے میں اکر کرتا وہ یہاں دادی کے سامنے ہی کر لیتا تا کہ انھیں یقین ہو جاتا کہ انکا پوتا مرد ہی ہے اور اپنی مردانہ انا کو تسکین کیسے دیتا ہے وہ

۔۔۔

وہ ائی تو شاہنواز نے اسکی سمت دیکھا اسکا سر جھکا ہوا تھا

شاہنواز کے اندر عجیب احساسات تھے جیسے اسکے سامنے اسکی محبت ہو اور وہ کتنا لاپرواہ تھا وہ سر تھام گیا

یوں لگا دماغ پر ہتھوڑے برسا دیے ہوں کیسی نے۔۔۔

ہائے شاہ شاہ میرے بچے تجھے کیا ہوا ہے" وہ اٹھیں اس تک پہنچی شاہنواز اب بھی سر تھامے ہوئے تھا

شاہ تجھے کیا ہوا ہے" ایزہ بھی پیچھے پیچھے سے دیکھ رہی تھی

میں ارام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

کہہ کر وہ جھٹکے سے اٹھا اور دھڑ دھڑ سیڑھیاں چڑھا گیا

دادی جان سمت ایزہ بھی اسے سیکھتے رہ گی جبکہ وہ نگاہ ملائے بنا جا چکا تھا

دادی جان کو تو رونا ہی آیا کہ وہ کیا سوچ کر بھولائیں تھیں اور بہو کیسی نکلی وہ منہ پر دوپٹہ رکھے رونے لگیں اور ایزہ خاموشی سے کچن میں بڑھی

اری دفع ہو جا دیکھ اسے ضرورت ہو گی کسی چیز کی معلوم نہیں کیسی لڑکی ہے" وہ اسکا بازو سختی سے پکڑتی غصے سے جھٹکتی بولیں تو ایزی نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے کمرے کی سمت چلی گی

دادی جان نیچے کھڑی ہی گھور رہی تھی وہ اندر جب تک نہیں گی تھی تب تک دادی جان نے اسے گھورا

وہ اندر آئی تو یہاں کا ماحول ہی بہت مختلف تھا۔۔

ہلکا ہلکا گانا کمرے میں چل رہا تھا جبکہ شاور گرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی جس سے مراد یہ ہی تھا وہ نہا رہا ہے ایزہ کا دل کیا بھاگ جائے وہ آنے والے وقت سے خوفزدہ ہو رہی تھی اور وہ باہر جیسے ہی نکلنے لگی دادی جان

کو اب بھی لاونج میں ہی دیکھی وہ ملازمہ سے پاوں کی مساج کرا رہی تھیں وہ اندر ہی چلی گئی اور شاہنواز بھی شاور لے کر باہر نکل آیا۔

اسنے ایزہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

ایزہ نے بھی اسکی سمت دیکھا اور اسکی جانب بڑھی شاہنواز اسے اپنی سمت آتا دیکھتا رہا

ایزہ نے گھیرہ سانس بھرا شاہنواز نے سہولت سے اسکے سانسوں کا یہ اتار چڑھاؤ دیکھا تھا

" وہ عمر بھائی ہیں میرے بھائی میرے سگے بھائی ہیں عمر خیام

اسنے اسکے ہاتھ سے ٹاور لیتے ہوئے خود ہی بتادیا کہ وہ ڈر ڈر کر مر ہی جاتی۔

اچھا ٹھیک ہے ضروری ہے یہ بات مجھے بتانا" شاہنواز نے ٹاول اس سے کھینچا اور ذرا جھنجھلا کر بولا۔

ایزہ کو اسکے اس رویے کی عادت تھی تبھی برا نہیں منایا شاہنواز اسکے پاس سے ہٹ گیا اس لڑکی سے نگاہ کیوں نہیں ملا پا رہا تھا وہ۔۔۔

" وہ بہت اچھے ہیں اپ ان سے ملیں گے تو اپکو بھی اچھے لگیں گے

وہ اپنے بھائی کا ذکر کرتی مسکرا دی

جانتا ہوں " بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا ایزہ نے چونک کر دیکھا۔

آپ جانتے ہیں بھائی کو " وہ سمجھی نہیں تھی

میرا مطلب ایسا ہو سکتا ہے وہ اچھا ہو " وہ بات گھما گیا

دادی جان غلط سمجھ رہی ہیں " وہ شرمندگی سے بولی

شاہنواز نے برش ڈریسنگ پر رکھا اور زور سے آنکھیں بند کر لیں

تم باہر جاؤ " وہ اہستگی سے بولا

دادی جان گھوریں گی پھر باتیں سنائیں گی اور خفا ہو گئ " وہ بولی تو شاہنواز نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا چند لمحے دیکھتا رہا جیسے دل نے کہا وہ اب بھی غلط ہے اسکے ساتھ۔

اسکو اسکے اس رویے کی کتنی عادت ہو گئ وہ کتنا بھی روڈ ہو جائے وہ برا نہیں مناتی۔۔۔

"شاہ اپکو میرا یقین ہے نہ
وہ اہستگی سے نہ معلوم کس دھیان میں بولی کہ شاہنواز کے اندر تک جیسے
سب جھنجھوڑ گئی

اسک بھیگا لہجہ شاہنواز ایکدم اسکی سمت بڑھا تھا وہ جو خول اپنے ارد گرد بنا رہا
تھا کہ وہ اسے مزید تکلیف نہیں دے گا اس سے دور رہے گا۔۔۔

کیسے وہ اس سے آنکھ ملائے گا ایکدم اسکی سمت بڑھا اسکا چہرہ تھام لیا
تمھیں کسی اعتبار کی ضرورت نہیں ہے تم پر مجھے انکھ بند کر کے بھی یقین
ہے یہ تم نے سوال کیا ہی کیوں مجھ سے" وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے
پیالے میں تھامے پوچھ رہا تھا ایزہ نے آنکھوں کو حیرانگی سے اسپر ٹکا دیا
شاہنواز نے بھی اسکی آنکھوں کی حیرانگی بھانپ کی۔

اپنی بے اختیاری پر ذرا سٹپٹا سا گیا دور ہوا اور اسکا راستہ چھوڑ دیا۔۔۔

میں سونا چاہتا ہوں تھوڑی دیر مجھے اکیلا چھوڑ دو" وہ بار بار اسے ایک ہی
بات کہہ رہا تھا

میں بھی سونا چاہتی ہوں" وہ بولی

اور بیڈ پر لیٹ گئی جبکہ رات کا کھانا وہ کھا چکی تھی بس دادی جان کو چائے ہی دی تھی اور انکی باتیں برداشت کرنے لگی۔

شاہنواز نے اسے اپنے بستر پر دیکھا

یہ کیسا امتحان تھا وہ سر تھام گیا اور باہر ٹیرس پر آگیا

آسمان کو دیکھتا وہ کچھ کرنے اور نہ کرنے کے درمیان پھنس گیا تھا

ایک طرف عمر خیام جس سے اسکی محبت والہانہ تھی ایک طرف ایزہ جو دو دن سے اسکے دل کو جیسے گرفت میں لیے کھڑی تھی

عجیب و غریب رویہ تھا اسکا کیا کرے کیا نہ کرے۔

وہ پہلے جان نہیں سکا اگر وہ جان جاتا وہ کبھی شادی نہ کرتا جب عمر کو اولاد کیطرح سمجھا تھا تو ایزہ جو عمر سے بھی بہت چھوٹی تھی مگر اسکی بیوی تھی

وہ ٹیرس میں رکھی چیئرز پر بیٹھ گیا۔

اور معلوم نہیں ان سوچوں نے کب اسے نیند کی گہرائیوں میں اتارا تھا۔

شاہنواز "ایک حسین آواز جسے ہر پل سننے کا خواہش مند تھا وہ۔۔وہ جھٹکے

سے اٹھ کھڑا ہوا

آنکھوں میں حیرانگی لیے انھیں دیکھنے لگا۔

تم پریشان ہو "وہ مسکرا رہیں تھیں

آپ یہاں "وہ کافی حیران تھا ابھی تو یہاں ایزہ تھی وہ سوئی تھی اسکے سامنے

پھر۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔تم میری بیٹی سے کیوں خفا ہو اب "وہ دروازے میں کھڑی

اپنی شخصیت کا اثر آج بھی اسپر یوں ہی چھوڑتی بولیں

خفا نہیں ہوں "وہ مڑ گیا

" پھر

خفا تو آپ سے ہوں "اسنے اہستگی سے کہا

مجھ سے خفا تم ہو ہی نہیں سکتے "وہ ہنس دیں

شاہنواز نے جلتی ہوئی آنکھوں سے انکی طرف دیکھا

کوئی اس طرح بھی اپنی محبت سے فائدہ نہیں اٹھاتا'' وہ خفگی سے بولا

'' تمھیں کتنی بار سمجھانی پڑے گی یہ بات تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے

جھوٹ آپ جھوٹ بول رہی ہیں بیس سالہ لڑکے کو تو آپ بیوقوف بنا سکتی

''ہیں پینتیس سالہ شاہنواز کو نہیں تو پلیز یہ کہنا چھوڑ دیں

لو بھلا تم بھی حد کرتے ہو'' وہ ہنس دیں

بتاؤ ذرا تم نے میرے لیے کس کس مرد کو مرنے کے لیے چھوڑا'' وہ سینے پر

ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگیں

کیا مطلب'' وہ سمجھا نہیں

'' بھئ مجھے بتاو کتنے فہیم ایسے تھے جن کو تم نے میرے لیے مار دیا

'' میں کمزور تھا تب

نہیں تم کمزور نہیں تھے۔۔

محبت کوئی مجبوری نہیں تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے ہاں تم میری عزت
کرتے ہو اور اگر تمھیں مجھ سے محبت ہے تو چلو مانگ رہی ہوں میں وہ
محبت تم سے "انھوں نے ہاتھ آگے بڑھا دیا
شاہنواز جانتا تھا وہ انھیں چھوئے گا تو وہ غائب ہو جائیں گی ہاتھ نہیں تھاما
۔۔۔وہ مسکرانے لگیں

" کیا چاہیے
ایزہ سے عشق۔۔۔ عشق کی حدوں کو پار کرتا جنون ایسا عشق جو دنیا کی
" تاریخ میں نہ ہو
میں اپکے بیٹے سے کر تو رہا ہوں" وہ ڈوبی ڈوبی آواز میں بولا۔
ہاں تو میرے بیٹے کو کبھی بھولنا بھی مت لیکن اب تمھیں میری بیٹی سے
بھی محبت کرنی ہے لیکن اسکے لیے تو محبت تمھارے اندر موجود ہے بس تم
مانتے نہیں" وہ ایزہ کیطرح منہ بنانے لگیں شاہنواز خاموش کھڑا رہا
"تم نے مجھے کبھی مایوس نہیں کیا

اور آپ نے کبھی مجھے خوش نہیں کیا

میں نے تمھیں اپنی قیمتی چیزیں دیں ہیں

لیکن مجھے آپ چاہیے تھی" وہ ہنس دیں

میرا وجود تمھارے پاس ہے مجھے اس طرح اپنی نظروں اور رویے کی مار نہ

مارو" مدھم ہوتی آواز دور ہوتی چلی گئ شاہنواز اسکے پیچھے چلنے لگا

آپ مت جائیں" وہ بے چینی سے بولا

"میں تمھارے پاس ہی ہوں

وہ پھر سے مسکرادیں اور ایکدم اسکی انکھ کھل گئ۔

یااللہ" ایزہ محترمہ جھک کر اسکو دیکھ رہی تھی وہ ڈر کر پیچھے ہٹتا اور ایکدم

کرسی سے گیر گیا

غیر ارادی طور پر وہ ہنستی چلی گئ۔

شاہنواز نے ذرا غصے سے دیکھا۔

بہت ہنسی ارہی ہے تمھیں وہ اسی لہجے میں کھڑا ہوتا ہوا بولا ایزہ کی مسکراہٹ سمٹ گئ

سوری وہ میں دیکھ رہی تھی آپ یہیں سو گئے اور پھر کچھ بول رہے تھے

کیا بول رہا تھا" وہ گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

ایزہ سر جھکا گئ

آپ مت جائیں" وہ بولی جبکہ شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا جیسے خواب یاد آ گیا

اچھا" اسنے کہا ایزہ سر ہلا کر اسکے پاس سے گزر گئ جبکہ شاہنواز خاموشی سے اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا

وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو کافی فریش تھا یہ ہونے کی کوشش کر رہا تھا اسنے نظر گھمائی ایزہ دیکھائی نہیں دی یقینا کچن میں تھی۔۔ وہ دادی جان کے سامنے بیٹھ گیا انھوں نے تسبیح روکی اور جھک کر پوچھا

تو نے اسکا دماغ درست کیا" انکے سوال کو رات بھی شاہنواز اگنور کر گیا تھا

دادی جان جو آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے" اسنے سہولت سے بات سمجھانی چاہی

لو بھلا ویسا کچھ نہیں ہے کا کیا مطلب ہوتا ہے ارے اسکے باپ اور بھائی نے اسکی بد کرداری کے قصے مجھے خود سنائے تھے وہ کیا نام تھا اس لڑکے کا جس کے ساتھ معشوقی کرتی ہوئی پکڑی گئ تھی یہ منحوس۔۔۔

وہ" کچھ توقف لے کر سوچنے لگیں

ایزہ کے ہاتھوں ناشتے کی ٹرے کانپ اٹھی شاہنواز نے سرخ چہرے سے دادی جان کی جانب دیکھا

"بدر

ہاں اسکے چاچا کا بیٹا ہے اسکے ساتھ پکڑی گئی تھی تو مان نہ مان شاہ یہ بد کردار ہی ہے اور میں نے تیرا بچہ ہونے کے بعد طلاق دلوا کر اسے اس گھر سے نکالنا ہے اور۔۔۔

بس" وہ چلا اٹھا ایزہ کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ گئی چھناکے کی آواز چارو سمت پھیل گئی۔

اسے یوں لگا ابھی شاہنواز اسکے ٹکڑے کر دے گا بدر اسکی زندگی کا وہ نام تھا جس کا نام لیتے ہوئے بھی اسے خوف محسوس ہوتا تھا اور دادی جان کو اسکے اپنے باپ نے یہ سب بتایا تھا۔

اسکا بس نہیں چلا کہ زمین کھلے اور وہ اس میں سما جائے وہ خوفزدہ نظروں سے شاہنواز کو دیکھنے لگی

بس کریں اپ۔۔دنیا میں کوئی بھی منہ اٹھا کر اجائے گا اور ایزہ کے کردار کی گواہی دے گا تو تب بھی مجھے اسکے کردار کی گواہی کی ضرورت نہیں ہے اگر اسکے پاس کردار نہیں ہے تو دنیا کی کسی عورت کے پاس کردار نہیں ہے اور میں مزید اس موضوع پر بحث نہیں سنوں گا اور آئندہ یہ بات گھر میں نہیں ہوگی کوئی نام ایزہ شاہ کے ساتھ نہیں جوڑا جائے گا کیونکہ اسکے ساتھ جس کا نام جڑا ہے اسکے بعد کسی کی جرت نہیں ایزہ کے ساتھ اپنا نام جوڑے

آپ طلاق کی بات کر رہی ہیں دادی جان مجھے اس گھر میں اب اس قسم کی بدمزگی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔۔یہ جہاں جانا چاہتی ہے جائے میری طرف سے اجازت ہے یہ جس سے ملے جس کے ساتھ بھی ہنسے بولے پڑھنا چاہتی ہے تو پڑھے گھر سے باہر جائے دوستوں میں جائے یہ اپنے گھر یہ کہیں بھی اس سے جواب طلبی تو میں نہیں کر سکتا پھر آپ کیوں کر رہی ہیں "

باولا ہو گیا ہے" دادی جان منہ پر ہاتھ رکھ گئیں کہ کس قسم کی اجازتیں دے رہا تھا وہ اسے۔۔۔۔۔

ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لیں ائندہ اسکے کردار کو برا مت کہیے گا اور نہ ہی ایزہ کے ساتھ برا رویہ رکھیے گا اور یہ بات میں آخری بار کہہ رہا ہوں" اسکی آنکھوں میں گھوری تھی آج تک ایسا رویہ یا پھر اونچی آواز سے اسنے انکے سامنے بات نہیں کی تھی اور آج وہ انھیں اس چھٹانک بھر کی لڑکی کی وجہ سے سنا رہا تھا۔

دادی جان کو تو یقین ہو گیا تھا ایزہ نے کوئی جادو تعویذ اسے گھول کر پلا یا دیا

ہے

شاہنواز نے ایزہ کی صورت دیکھی دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

وہ ٹوٹے ہوئے برتن دیکھ کر اور ارد گرد پھیلی چائے دیکھ کر سر جھٹکتا وہاں

سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ ایزہ بھی مڑ گئی اُسکے پیچھے دادی جان کچھ نہیں بولیں تھیں پوتے نے

آج سنا جو دی تھی جو حقیقت تھی وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا

شاہنواز کمرے میں اگیا جبکہ ایزہ دوڑ کر اسکے پیچھے آئی تھی اسنے مڑ کر دیکھا

کیا؟ سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

اپکو کیا ہوا ہے" وہ بس اتنا ہی پوچھ سکی

تمھیں کیا لگتا ہے کیا ہوا ہے" اسنے ایزہ کا ہاتھ تھام لیا ایزہ نے سر اٹھا کر

اسکے چہرے کی طرف دیکھا جہاں ایزہ کے لیے نرمی تھی۔

ایزہ ہاتھ کھینچ گئی

اپکو بخار ہو گیا ہے" وہ منہ بنا کر بولی

نہیں میں ٹھیک ہوں اور ٹھیک ہونے کی کوشش کر رہا ہوں کیوں تمھیں

" اچھا نہیں لگ رہا

" اس میں اچھا کیا ہے اپ نے دادی جان کو سنا دیا یہ تو اچھی بات نہ ہوئی تو وہ تمھارے کردار کے بارے میں جو کچھ بول رہی تھیں وہ سنتا رہتا۔۔۔

پہلے بھی بولتی تھیں تب تو کچھ نہیں ہوتا تھا" ایزہ جتنی حیران تھی اتنی ہی تیزی سے جواب دے رہی تھی

پہلے اور اب میں فرق ہے پہلے تم بس ایزہ تھی اب مجھے کسی نے کہا ہے تم

" میری ہو بس

وہ نگاہ چرا گیا ایزہ تو چکرا کر گر جاتی یہ سب ہو کیا رہا تھا۔۔۔

وہ اسے کھڑی گھورتی رہی یہ بات تو خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اسے گھور رہی ہے جبکہ شاہنواز نے اسکے پاوں دیکھے جوتا پہن لو تمھیں چوٹ لگ سکتی ہے" وہ اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے نکلنے لگا

آپ اپنا بچہ مارنا چاہتے تھے اپ بھول گئے ہیں" ایزہ نے اسے یاد دلایا اور

شاہنواز میں جیسے شاہنواز ہی لوٹ آیا

شدید غصے سے مڑ کر اسکی صورت دیکھی

ہاں بس یہ ہی شاہنواز کی عادت تھی اسے وہ اچھا بننے کی کوشش کیوں کر رہا

تھا جب وہ کہہ چکا تھا ایزہ صرف اسے بیوی کے روپ میں چاہیے

" یہ ہمارا بچہ ہے اور ایسا کچھ نہیں ہو رہا "

شاہنواز" وہ پیچھے سے بولی مگر وہ سنے بنا باہر نکل گیا۔

وہ مار دیتا یہ جاننے کے بعد کہ وہ بچہ جس عورت کے وجود سے ہے

کبھی نہیں۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں

ہاں اگر یہاں کوئی اور عورت ہوتی تو شاید وہ اس بچے کو کبھی نہ رکھتا

۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناشتے پر سب تھے سوائے سوہا اور بدر کے تائی جان کی بے چینی اتنی تھی کہ انھیں بیٹھنے ہی نہیں دے رہی تھی وہ کبھی ادھر پہلو بدلتی تو کبھی ادھر تایا جان یہ سب محسوس کر رہے تھے لیکن انھوں نے کبھی کسی کے جذبات کو اہمیت نہیں دی تھی۔

آج ناشتہ ثروت اور نجمہ نے بنایا تھا ساز بھی اہستگی سے نکل کر اگئی ماں کے احساس میں کہ اگر وہ نہ ائی تو یہ لوگ اسکی ماں کو کاموں پر لگادیں گے لیکن تائی جان اسے دیکھتی ہی اکھڑ گئیں

کیا آئی ہے تو مہارانی جب تیرے شوہر نے حکم دے دیا کہ تو کام نہیں کرے گی تو اپنے قدموں کو میرے کچن سے دور رکھ اور بلا لے وہ کک کو ۔۔آیا بڑا" وہ بھڑکیں ساز شرمندہ ہوئی۔

میں کر دیتی ہوں تائی جان ایسی کوئی بات نہیں" وہ بولی جبکہ انھوں نے ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کر دیا اور ساز ابھی کچھ بولتی ہی کہ وہ کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھیں دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئیں

میری بچی کو الگ کر دیا اس غریب کے حوالے کر دیا۔

مر جاتی وہ منحوس ہی اسکے ساتھ تو بہتر تھا میری بچی کا قصور ہی کیا ہے" وہ بولنے لگیں تایا جان ارہم سے کاروبار کی باتیں کرنے لگے یعنی انکی بات کو ذرا بھی اہمیت نہیں دی اور ابھی سب اپنی اپنی جگہ پر مصروف تھے کہ پولیس اہلکار اندر داخل ہوئے

پولیس کی وردی میں موجود وہ ایس ایچ او نوجوان نے ایک نظر چاروں سمت دوڑائی اور ساز کے فق چہرے کو بھی دیکھا جو زندگی میں پہلی بار اپنے گھر پر پولیس کو دیکھ رہی تھی

عمر خیام کے والد کون ہیں؟ سب سے پہلا سوال آگے بڑھ کر ایک سپاہی نے یہ ہی کیا

جبکہ وہ ایس ایچ او گھر کا جائزہ لے رہا تھا اشفاق صاحب حیرانگی سے اٹھے انکا

کبھی اپنی زندگی میں پولیس سے آمنا سامنا نہیں ہوا تھا اشفاق صاحب کو

اٹھتا اور پھیکا بے رنگ چہرہ دیکھ وہ ایس ایچ او آگے بڑھا۔۔۔

تمھارا حلیہ تو بتا رہا ہے کہ محلے کے معزز میں شامل ہو اور بیٹا تمھارا چوریاں

کرتا پھر رہا ہے" وہ گھور کر بولا

وہاں سب دنگ رہ گئے اشفاق صاحب نے ارہم کی طرف دیکھا

میں نے کچھ نہیں کیا" وہ ایکدم بولا

اور سب کو پتہ تھا عمر خیام کا نام لیا ہے انھوں نے ساز منہ پر ہاتھ رکھ گئ

بلاو اسے" وہ بھڑکا

جبکہ اشفاق صاحب کا چہرہ بلکل پھیکا ہو گیا باہر سے محلے والوں کی چیما گویاں

بڑھتی ہوئی سنائی دے رہی تھی

مولوی صاحب کے گھر پولیس ائی ہے مولوی صاحب کے بیٹے نے چوری

کی ہے یہ مولوی صاحب کا بیٹا چور نکلا شرابی نکلا

کیسی تربیت ہے انکی۔۔۔۔۔

مولوی صاحب نے تو سب پر ہاتھ پھر دیا باہر سے مذاق ہنسی افسوس حیرانگی ہر قسم کے تاثر کی آواز انکے کان میں پڑ رہی تھی جس پر انکا چہرہ سرخ ہو گیا

کہاں ہے عمر خیام '' وہ پولیس والا بولا

میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا اسکے پاس بہت کچھ ہے اسے چوری کی ضرورت نہیں '' اشفاق صاحب نے حمایت لی

مولانا صاحب زیادہ زبان چلائی تو تھانے کے اندر کی سیر کرادوں گا چوری کی ہے اسنے وہ بھی بینک میں تو زیادہ میرا میٹر خراب نہ کرو اسے بلاو ورنہ اس گھر کی ایک ایک چیز ٹوٹے گی اگر تلاشی لی ہم نے تو'' وہ بھڑک کر بولا

اے منحوس کھڑی کیوں ہے بلا کر لا اپنے اس شرابی چور کو دفع ہو منہ لے کر انکھیں پھاڑے کھڑی ہے پردے کا تو احساس نہیں '' تائی جان ساز پر چیخیں جس کا وجود برف کا ہو گیا تھا

عمر نے چوری یہ بات کتنی عجیب ہے وہ شخص جس کے اکاؤنٹس بھرے رہیں وہ چوری کرے گا "

بی بی ہمارے پاس وقت نہیں ہے" ایک کانسٹیبل چیخیں تھیں اسپر اور اسکے قدموں میں ایکدم پھرتی بھر گئی وہ تیزی سے اوپر بھاگی اور عمر جو سکون سے سو رہا تھا خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا ساز کے کانپتے ہاتھوں نے اسے جھنجھوڑ دیا

عم۔۔۔ عمر" اسکا لہجہ کانپ گیا آنکھیں بھر آگئیں

عمر پو۔۔۔ولیس آئی ہے" عمر خیام نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی

ہاں تو رونے کی کیا بات ہے" وہ جلدی سے بلکل لاپرواہی سے اٹھا جیسے اسے اس بے عزتی سے فرق نہیں پڑتا ہو الٹا سکون سا بھرا ہوا وہ واشروم میں گیا فریش ہوا اپنے کپڑے چینج کیے اور بن ٹھن کر وہ نیچے چلا گیا ساز

اسکے قابل دید سکون کو بس دیکھ رہی تھی وہ شاکڈ کر دینے میں کسی کو بھی مہر تھا جیسے اس وقت گھر کا ہر دوسرا فرد شاکڈ تھا۔

وہ نیچے آیا تو اسکے ٹھاٹ باٹ سب نے دیکھے تھے۔

اسنے باپ کی جانب دیکھا جس کا پھیکا چہرہ گواہ تھا کہ بے عزتی کے احساس نے اس خود غرض لالچی شخص کی بنیادیں ہلا دیں ہوں محلے میں انکی عزت کی دھجیاں اڑا دیں ہوں اسنے مڑ کر دیکھا بدر بھی اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جیسے بات سمجھ سے باہر ہو۔۔۔۔

ہاں بھی شہزادے چوری کر کے بھی شہزادوں کیطرح آیا ہے تھانے چل تیری ساری ہیرو گیری نکالتا ہوں" ایس ایچ او اسے دیکھ کر اگے بڑھا اور اسکا گریبان جکڑا

اب تک جو اسکے چہرے پر مسکان تھی لمحوں میں غائب ہوئی اور اسنے ائس ایچ او کے ہاتھ سے کھینچ کر اپنا گریبان چھڑایا۔

ساتھ چل رہا ہوں اتنا کافی ہے ورنہ عمر خیام اپنی مرضی کا مالک ہے چاہے تو یہیں کھڑے کھڑے تمھیں ایکسپل کرا سکتا ہے تو ایس ایچ او صاحب وردی میں رہو ہاتھوں کو قابو میں رکھو" مسکرا کر اسکی بے عزتی کرتا وہ آگے بڑھا

اسکے حلیے شکل و صورت سے وہ پہلے ہی متاثر ہو چکا تھا کچھ لمحے اپنا کانفیڈنس بحال کیا اور پھر چلایا

لے کر چلو اسے اسکی چمڑی سرخ کرتا ہوں" وہ بولا جبکہ عمر بنا کسی تردید کے گاگلز لگائے گھر کی دہلیز پار کر گیا

لیکن جاتے جاتے اسنے مڑ کر دیکھا تھا۔

وہ عین اسکے پیچھے کھڑی تھی اور آنکھوں سے آنسو بشار کی مانند بہہ رہے تھے عمر نے جیسے ہی دہلیز پار کی وہ کسی کچی ڈال کیطرح زمین بوس ہو گئی

وہ جو سکون اطمینان اسکے چہرے پر تھا وہ جو لاپرواہی تھی وہ جو بے نیازی تھی باپ کو بے عزتی کر کے جو سکون ملا تھا لمحوں میں ہوا ہوا اور عمر خیام کی بے چینی عروج پر پہنچ گئ

وہ مڑا پیچھے جانا چاہتا تھا وہ بیچم بیچ پڑی تھی اسے کسی نے نہیں اٹھایا تھا وہ ان پولیس اہلکاروں کو ہٹانا چاہتا تھا لیکن وہاں بہت لوگ تھے محلے والے

۔۔۔۔

پولیس اہلکار نے اسے گاڑی میں ڈالا اور لے گئے جب تک عمر نے اسے دیکھا ساز کو کسی بے نہیں چھوا تھا

جبکہ معلوم نہیں بدر کو یہ اسکی ماں کو دیکھائی کیوں نہیں دیا تھا اور اسے پولیس ڈالے میں لے گئے تو اسکی پر سکون روح کی بے چینی دیکھنے لائق تھی وہ پولیس اہلکار بھی حیران ہو گئے اب کس چیز نے اس کو بے چینی دی جبکہ نکلا تو ایسا تھا جیسے سب جان بوجھ کر کیا ہو۔۔۔

لیکن عمر خیام نے یہ نہیں سوچا ایک معصوم سا وجود اسکے ساتھ بندھا ہوا ہے اور اس بات کا احساس شدت سے اٹھا تھا اس کے اندر جبکہ دوسری طرف تائی کا واویلا دیکھنے لائق تھا ارہم نے لوگوں کو گھر سے نکالا۔۔۔

مولوی صاحب کچھ تو تربیت کی ہوتی محلے کے نوجوان بچے نئ نسل کیا سیکھے گی

انھیں مولانہ کی گدی سے ہتا دیا جائے بہتر یہ ہی ہوگا

دیکھو ذرا منہ مومنہ کرتوت کافرانہ والا حال ہو گیا انکا تو۔۔۔۔

اولاد کی تربیت تو کر نہ سکے مسجد میں بیٹھ کر درس دیتے ہیں لمبے چوڑے "

اتنی چیما گویاں تھی جنھوں نے انکا زلزلہ مزید بڑھا دیا

اٹھاؤں اسے اور نکالو اس کی بیوی کو گھر سے " وہ دھاڑے

ساز " بدر پلٹا اور بہن کو بے ہوش دیکھ کر تڑپ کر اس تک پہنچا

امی " نجما بھی جو کچن کے دروازے میں پتھر کی بنی کھڑی تھی ہوش میں ائ اور بیٹی کی سمت بھاگی

پانی ڈالا مگر وہ ہوش میں نہیں آئی

میں کال کرتا ہوں ڈاکٹر کو" بدر نے فون گھمایا

بت کیطرح کیوں کھڑی ہو جاؤ دیکھو میری بہن کو" سوہا کو لگے ہاتھ جھاڑ دیا

۔

یہاں مقصد اسے جھاڑنا نہیں تھا صرف تایا کو جتانا تھا کہ اگر اسکی بہن کا شوہر بے غیرت ہے تو بھائی ابھی زندہ ہے کوئی اسے اس گھر سے نکال نہیں سکتا اور یہ ساری چین بنانے والے اور اس ہی چین میں خود پھسنے والے تایا جان خود ہی تھے

سب اچانک ہی رک گئے سوہا اکڑ کر کھڑی رہی وہ ساز سے اتنی نفرت کرتی تھی جتنا اس سے ہو سکتا تھا بدر نے ڈاکٹر کو کال کی اور دوبارہ بہن کی جانب بڑھا

یہ سب کیا ہو رہا ہے بدر" نجمارو دی

جی یہ ہی سوال ہے یہ سب کیا ہو رہا ہے داماد ہے تو تمھارے ہی اٹھا شرابی

" الگ جواری الگ کسی روز زنا کر کے پہنچ جائے گا تم دیکھ لینا

تائی جان کے طعنوں نے انھیں جینے نہیں دینا تھا

یہ آپ لوگوں کی زیادتی ہے جو ایسے شخص سے میری بہن کو بیاہ دیا بدر

دھاڑا تو ایکدم سناٹا چھا گیا

تایا جان غصے سے پھنکارتے ہوئے اندر چلے گئے

جب عیاشیاں کرے اسکے مال پر تب دونوں ماں بیٹے کی ہنسی دیکھنے لائق

" ہوتی ہے شرابی تو تھا ہی اچھا ہوا تمھارے بیٹی کے ساتھ

چپ کراو اپنی ماں کو " بدر سوہا کی جانب دیکھتا انگلی اٹھا کر بولا جیسے کہہ رہا ہو

آخری بار کہہ رہا ہوں پھر اچھا نہیں ہو گا

سوہا نے ماں کو پکڑا اور دوسرے کمرے میں لے گئیں

ساز کا چیک اپ کر کے ڈاکٹر نے اسے میڈیسن دی

کسی چیز کا صدمہ اچانک ملنے پر ایسا ہو جاتا ہے

توآپ لوگ انھیں ریسٹ کرنے دیں اور پریشانی سے دور رکھیں" ڈاکٹر کہہ کر دوائیں دے کر چلا گیا اور نجما بیٹی کو سینے میں بھینچے روتی رہی گئ بدر بھی مٹھیاں بھینچے کھڑا تھا اسکا بس نہیں چلا کہ عمر کا جا کر سر پھاڑ دے اتنی بے عزتی اتنی ذلت اپنے گلے میں ڈال کر اسے کیا ملا۔

باپ کو نیچا دیکھانے کے لیے خود کو گرانے کی ضرورت کیا تھا بدر سمجھ گیا تھا سارا معاملہ لیکن یہ طریقہ اسے بے حد فضول لگا تھا الٹا بے عزتی کا انبار منہ پر پڑا تھا

امی آپ میرے کمرے میں جائیں ساز کو کچھ کھلائیں یہ کچھ دیر تک ہوش میں اجائے گی میں ذرا دیکھتا ہوں آگے کی کاروائی" وہ کہہ رکھ باہر نکل گیا

حالانکہ یہ اتنی بڑی خبر نہیں تھی کیونکہ عمر خیام کوئی سلیبرٹی نہیں تھا لیکن پھر بھی جب بندہ ہی اپنی خبر بنوانے نکل پڑے تو آگ کیطرح دنیا میں پھیل سکتی تھی

آج صبح ہی گرفتاری ہوئی تھی اسکی اور اج صبح کے ہی اخبار میں بڑا بڑا اسکا نام اور تصویر درج تھیں

نوجوان نسل کس راہ پر چل پڑی" عنوان کے ساتھ اسکی مسکراتی تصویر " اور لوگوں کا ہجوم واقعی سے بہت بڑا کوئی سٹار بنا گئے تھے

یہ خبر سب کے لئے اہم نہیں ہو سکتی تھی تب تک جب تک وہ اخبار پر ایک پریشان حال مرد عورت بچہ یہ نوجوان کو دیکھ کر یہ سوچتے کہ آج کے حاکم میں بے روزگاری نے ہماری نسل کو کہاں سے کہاں پہنچادیا۔۔۔

افسوس کرنے کے بجائے دنیا حیران ضرور تھی پہلا چور تھا جس کے مسکراتے چہرے نے سب کو متوجہ کر لیا اور اسکی شخصیت اس بات کی گواہ خود بخود بن گی کہ کسی غلط الزام میں پھنس گیا

یہ پھر کسی بڑی پارٹی کی اولاد لگ رہی ہے جس نے جان بوجھ کر یہ سب کیا وہ خود باخود ہی کلئیر ہوتا چلا گیا لیکن اخبار اسکے ہاتھ میں ساکت رہ گیا

جب اسنے عمر کی تصویر دیکھی اور سر تھام گیا ایکدم وہ اٹھا اور موبائل نکالا۔

اسکو کال کی لیکن بیل جا رہی تھی کوئی اٹھا نہیں رہا تھا اسنے اپنے پی آئے کو فوراً اس تھانے تک پہنچنے کا حکم دیا تھا۔

یہ کیا بچپنا ہے عمر" شاہنواز کے ماتھے پر بل سے پڑے اور بار بار اخبار کو دیکھتا وہ سر نفی میں ہلانے لگا

"میں نے کہا ہے فورا پہنچو ایک لمحہ بھی وہاں نہ رہے وہ

جی سر بس ابھی" اسکے پی اے نے کہا اور شاہنواز نے اسے آرڈرز دیے کہ وہاں پہنچتے ہی عمر کی اس سے بات کرائی جائے

\-

او ہیلو مجھے کھانے کو دو مجھے بھوک گی ہے" سلاخوں کے پیچھے سے اسکی یہ کوئی تیسری فرمائش تھی

"تم پرائمنیسٹر کے بیٹے ہو جو پولیس کو اپنا سسرال سمجھ لیا ہے

کانسٹیبل چلایا

اب تو کچھ کھانے کو دو گے نہ "پانچ ہزار کا نوٹ کھڑاک سے اسکی ہتھیلی پر سجاد یا وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا

آئس ایچ او صاحب اگئے تو

لو اگئے اسنے پیسے جیب میں رکھ لیا مگر کام نہیں بن سکا عمر نے یس ایچ او کو دیکھا

مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کے لیے دو اسکے علاوہ مجھے میرا موبائل دو مجھے ضروری کام کرنی ہے "وہ جانتا تھا بدر نے اسے دیکھ لیا ہو گا لیکن اسکے دل میں فکر تھی تبھی وہ باضد تھا۔

نہیں مہیں نواب زادہ کے لیے لڑکیوں کا بھی انتظام کر دو "طنزیہ نظروں سے ایس ایچ او نے اسے دیکھا

نہیں فلحال نہیں رات میں یہ انجوائمنٹ کر چکا ہوں "وہ آنکھ دبا گیا جبکہ ایس ایچ او نے گھورا

بلاوجہ محنت لگارہے ہو مجھے گھورنے میں وقت ضائع اس سے بہتر ہے کوئی اچھی سے چیز آملیٹ اور کافی بنوادو" وہ سکون سے بولا

اسکی "ایس ایچ او اسکے حرکتوں سے عاجز آتا غصے سے اسکی سمت بڑھا کہ کانسٹیبل نے روک لیا

سر جی کوئی پہنچی ہوئی شے ہے یہ" وہ اہستگی سے اسکے کان میں بولا اسنے بھی سر ہلایا

اتنا اترانا کسی عام انسان میں نہیں ہو سکتا

ہو سکتا تھا اسکی بیل لمحوں میں ہو جاتی لیکن ایس ایچ او مسکرادیا۔۔۔

آج ہفتہ تھا اور سرکاری کاروائی سوموار کو ہوتی تو کم از کم وہ دوراتیں اسکے پاس مہمان تھا اسکی ایسی درگت لگاتا کہ یادرکھتا

ابھی وہ مڑا ہی تھا کہ ایک جانا مانا وکیل اور اسکے ساتھ ایک لڑکا تھانے میں داخل ہوئے اسنے کاغذات پھینکے

بیل تو ہو ہی نہیں سکتی وکیل صاحب" وہ ایس ایچ او مسکرایا

" معلوم ہے لیکن پھر بھی بیل چاہیے ایل لیگل ہی سہی

"ناممکن یہ تو ہو نہیں سکتا ہے ہمیں بھی جواب دینا ہے

تو تمھیں آگے سے فون" پے آئے کے پاس آنے والی کال نے وکیل کی

بات دھوری چھوڑ دی اور وہ پی آئے عمر کی جانب بڑھ گیا

اسے ایس ایچ او کے سامنے موبائل تھما دیا وہ مسکرا اور فون کان سے لگا لیا

وہ لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے عمر سکون سے دیوار سے ٹیک لگا گیا

دوسری طرف خاموشی تھی آج سوال نہیں تھا

" کیسے ہو شہزادے ایسے بات کریں یار

"کیا ہے عمر خیام نے یہ حرکت کیوں کی disappoint تم نے مجھے

دوسری طرف سے سنجیدہ آواز ابھری

انھیں لگتا تھا میں انکا اچھا بیٹا بن سکتا ہوں انھوں نے میرے منہ پر تھپڑ مارا

میں نے بس جواب دیا ہے اور کچھ نہیں" وہ سکون سے بولا

" تم پاگل ہو گئے ہو یار تم ٹھیک ہے بدلہ کسی اور طرح بھی لیا جا سکتا تھا

اچھا سچ بتائیں اپکو کیسے پتہ چلا'' وہ واقعی اسکے سامنے بچہ تھا

تمھیں مزا ارہا ہے'' شاہنواز نے سر نفی میں ہلایا

ایسا ویسا'' وہ ہنس

'' کوئی حال نہیں ہے بیل مل جائے گی تم اپنے گھر جاؤ آرام کرو

نہیں ملے گی جناب ہفتہ ہے اج'' ہنستے ہوئے وہ بولا

عمر'' شاہنواز نے دانت پیس لیے

پہلی بار مجھ پر غصہ کر رہے ہیں اپ'' وہ جانتا تھا اپنی ماں اور بہن کیطرح منہ

بنا چکا ہوگا وہ بھی۔۔۔

'' ہاں کیونکہ تم نے حرکت ایسی کی ہے

اتنی بھی بڑی نہیں چوری ہی تو کی ہے'' وہ شا نے اچکا گیا

اور وہ چوری کا پیسہ کہاں ہے'' شاہنواز کے سوال پر وہ ہنسا

'' وہ تو میں نے بانٹ دیا سوچا کچھ ثواب کما لوں

'' بہت اچھے طریقے سے ثواب کمایا ہے تم نے

" تھینکس

اب کیا چاہیے تمھیں "شاہنواز کا تو فرض تھا جیسے یہ سوال کرنا

" ایک ریکوسٹ تھی

حکم کرو یار ریکوسٹ تم تھوڑی کرو گے ریکوسٹ تو میں کروں گا آئندہ ایسا

" مت کرنا عمر

"وہ ہنس دیا ٹھیک ہے ماں لی اپکی ریکوسٹ اب میرا حکم سنیں

وہ بولا

ہاں بولو "شاہنواز بولا ۔۔۔

آپ اسکتے ہیں "اسنے کبھی دیکھا نہیں تھا اسے

شاہنواز چند لمحے ٹھہر گیا

"ضروری ہے

" اپنے کہا حکم کرو

شاہنواز نے گھیرہ سانس بھر کر فون بند کر دیا جواب نہیں دیا لیکن عمر کی ایکسائیٹمنٹ عروج پر تھی آج وہ اس شخص سے ملتا جو اسکی زندگی میں کیسے آیا اسے خود خبر نہیں تھی۔

شاہنواز تھانے میں داخل ہوا تو بیچ میں صرف پندرہ منٹ کا دورانیہ تھا عمر پیٹھ مڑے کھڑا تھا اسنے اسے اندر آتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جبکہ اسکا پہ آئے وکیل یہاں تک کے ایس ایچ او بھی کھڑا ہو گیا

سر آپ کیوں اگئے ہم کر لیتے ڈیل" وہ لوگ بولے

جبکہ شاہنواز نے سر نفی میں ہلایا

مجھے بیل چاہیے "اس آواز پر عمر جھٹکے سے مڑا

اور اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ کر اسکے چہرے پر بچوں جیسی خوشی تھی۔

"سر بیل ہی بیل ہے لیکن کچھ قانونی کروائی ہے

ہم عمر سر کو شفٹ کرا دیں گئے بہترین جگہ ہو گی انھیں بلکل محسوس نہیں ہو گا کہ تھانے میں ہے ہر سہولت ہو گی" یہاں یس ایچ او بولا

ابھی تو تم ناشتہ دینے کو تیار نہیں تھے" عمر کے پنگے بھی ضروری تھے سر جی وہ تو بس منگا لیا فکر کیسی" وہ ایس ایچ او مسکرایا

شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا

" مجھے ڈیٹیلز دو

وہ سیاست کی دنیا میں ایسا جھنڈا گاڑھ رہا تھا کہ اسے پاکستان کا ہر شخص سہولت سے جانتا تھا وہ اسکی جانب بڑھا شاہنواز اسکے پاس جا کھڑا ہوا۔

دروازہ کھولو" اسنے کانسٹیبل کو حکم دیا

نہیں ایسے ہی" عمر نے کہا

"پہلی بار ملو گے ایسے ملو گے

" جب آزاد ہو جاو گا پھر ملو گا

" تم آزاد ہو شہزادے

معلوم ہے" وہ مسکرا دیا

ایسے کیوں خوش ہو رہے ہو" شاہنواز ہنس دیا

ہاں یہاں اسکی بہن دیکھ لیتی تو حیران رہ جاتی وہ شخص ہنستا بھی ہے شاہنواز کو محسوس ہوا اسکی بہن کو ڈیل کرنا عمر کو ڈیل کرنے سے زیادہ مشکل تھا

بس یوں سمجھیں کافی بڑی دنیا میں پہلی بار کسی اپنے کو دیکھا ہے" وہ بولا

شاہنواز کا دل باغ باغ ہو گیا مسکرا دیا

لیکن یہ حرکت اچھی نہیں کی تم نے" وہ سنجیدہ ہوا

وہ شانے اچکا گیا لاپرواہی سے

مجھے علم تھا میں زیادہ دیر یہاں نہیں رہو گا مگر دن غلط چوز کیا غلطی سے" وہ ہنسا جبکہ شاہنواز بھی مسکرا دیا

خیر تم فکر مت کرنا صرف یہاں رہنا ایک فارمیلیٹی ہے تمہیں تمام سہولتیں مل جائیں گی"

" آہ

میں کیا کروں گا" وہ منہ بنا گیا

شاہنواز ہنس دیا کھل کر۔۔

" کیا ہوا

" کچھ نہیں

" تو پھر بتاو کیا چاہتے ہو

" ام ہاں وہ ایک تو میں سیل میں نہیں رہو گا کوئی روم ہو

" ٹھیک ہو گیا

"اور دوسرا ساز کو میرے پاس پہنچادیں

کون ساز" وہ چونکا

بیوی بھئی میری" وہ سکون سے بولا

ابھی تم نے کہا دنیا میں تمھارا میں ہوں" وہ ویسے ہی اسے چھیڑنے کو بولا

" ہاں تو اسکا میں ہوں

اوہ" شاہنواز سر ہلا گیا

" تو محبت بھی کرتے ہو کسی سے

آ محبت نہیں نہیں یوں سمجھیں دوست ہے میری بس نازک مزاج ہے

میری حرکتوں پر رونے لگ جاتی ہے " وہ مجبوری بتا گیا

شاہنواز کی مسکراہٹ مدھم پڑ گئ

بہت ظالم لوگ ہو تم سب محبت کسی سے نہیں کرتے اپنے پیچھے لگا کر رکھتے

ہو "

بلکل اپنی ماں کیطرح " اگلے الفاظ وہ دل میں ہی بول گیا۔

عمر نے اسکی جانب دیکھا

"محبت دنیا کی سب سے بے کار شے ہے اور مجھے کسی سے نہیں ہے

وہ سر جھٹک کر بولا۔

" ٹھیک ہے تمھارے پاس سب پہنچ جائے گا اور وہ کیا نام بتایا

سازیار آپ کیسے بھول سکتے ہیں " اسے برا لگا

" اچھا بھئ نہیں بھولتا اب

" اوکے ہو جائے گا تم ٹینشن نہیں لو

ناشتہ "وہ فرمائشوں کا انبار لیے کھڑا تھا

اسنے کانسٹیبل ناشتہ لانے کو کہا

میرا موبائل "وہ پھر بولا

شاہنواز نے خود موبائل نکال کر دیا

عمر سکون سے موبائل استعمال کرنے لگا

مجھے دس منٹ کے اندر اندر یہ ساری پوزیشن چینج چاہیے "اسنے حکم دیا

یس سر ابھی ہو جائے گی "اسنے اپنے پی آئے کو باہر بلایا

ساز نامی کوئی لڑکی ہے اشفاق احمد کے گھر میں عمر خیام کی بیوی

" اسے عمر تک پہنچا دینا

اوکے سر "وہ سر ہلا کر باہر نکل گیا

آج کافی خوشی محسوس ہوئی تھی پھر دل میں ایک خیال سا آیا

اور اسنے کال گھمائی۔

ایزہ جھولے پر بیٹھی آسمان کی جانب دیکھ رہی تھی آسمان شفاف تھا لیکن اسلام آباد کی ٹھنڈ اور پھر دھند کافی حسین تھی اسکا دل کرتا تھا وہ ان راستوں پر جائے جہاں سے آسمان بہت قریب ہوں بادلوں کو وہ چھو سکے لیکن ہر شخص کی قسمت اچھی نہیں ہوتی اور وہ انھیں بدقسمتی میں سے تھی دادی جان بلکل چپ ہو گئیں تھیں اسے بہت برا لگتا تھا ہاں وہ تلخ کلامی کرتی تھی اسکا دل بھی دکھتا تھا لیکن اسنے کبھی یہ نہیں چاہا تھا وہ چپ ہو جائیں۔

وہ ان سے بولی بھی تھی لیکن انھوں نے جواب نہ دیا تو وہ خاموشی سے باہر آ گئی

یہ سب شاہنواز کی وجہ سے ہوا تھا بھلا کیا ضرورت تھی اس سے اتنا اچھا بننے کی۔۔۔

اچانک ہی ملازمہ اندر سے ائی اور اسنے بتایا کہ شاہنواز کا فون ہے اسکے لیے

شاہنواز توان مردوں میں سے تھا جو بیوی کو ایسی سہولیات دینے پر مانتے ہی نہیں پھر اسکے لیے باقائدہ فون کا آنا انوکھا ہی تھا

کیا کر رہی ہو" اسکی پر سکون آواز ایزہ کو چوکنا کر گئ۔

جی میں کچھ نہیں اپکو کوئی کام ہے" اسکے سوال پر دوسری طرف وہ لب دبا گیا

نہیں کوئ کام نہیں ہے باہر ارہا ہوں آؤ تمھیں شاپنگ کرا آتا ہوں" وہ بولا جبکہ ڈرائیور بھی حیران تھا یہ شاہنواز ہے جو اپنے اکڑوں پن کی وجہ سے مشہور ہے کسی سے اتنا جھک کر بات کر رہا ہے۔

مجھے شاپنگ کی تو ضرورت نہیں" وہ حیرانگی سے بولی پیچھے اتنے عرصے میں یہ خیال نہیں ایا وہ ان چار دیواری سے نکلی نہیں کبھی اچانک اس خیال کا آنا معمولی تو نہیں ہو سکتا۔

شاہنواز کی جانب سے چند لمحے خاموشی رہی

تمھیں گھر سے باہر نہیں نکلنا" اسکے سوال پر ایزہ کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ اتنی کنفیوز تھی سمجھ نہیں پا رہی تھی یہ تبدیلی کس بنا پر ہے

" کیا آپ لے جائیں گے

افکورس" وہ مسکرایا کہ وہ پھنس گئ

پھر نہیں جانا" عام سے لہجے میں اداسی سے کہہ گی لیکن اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ ایکدم وہ کیا بول گئ

شاہنواز کے تیور دوسری طرف تن گئے

"آگے سے جواب دینے کا تو بہت شوق ہے تمھیں

میرے بھائی نے کہا تھا" جی ٹھیک ہے "نہیں کہنا" وہ ذرا فخر سے بولی کہ اسکا بھائی بھی زندہ ہے شاہنواز اسے یوں ہی رول نہیں سکتا

" ہاں تمھارا بھائی تو مجھ پر گورنر لگا ہوا ہے نہ

" تو آپ اسے دیکھ کر کیوں بھاگے تھے

ایزہ کو مزاہ آنے لگا تھا اسکی ٹانگیں کھینچ کر۔۔

میں ڈرا نہیں تھا" وہ بولا لیکن لہجہ کمزور تھا وہ واقعی اس دن ڈر گیا تھا گھبرا گیا تھا کیونکہ اسکے سامنے جو منظر تھا وہ کبھی زندگی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

" تو پھر

" اچھا اب سوال بند کرو اور باہر آؤ باہر کھڑا ہوں

اپکو ہوا کیا ہے آپ میرے ساتھ اتنا نرم کیوں ہونے کی کوشش کر رہا ہیں"

ایزہ صاف گوئی سے بولی

" تمھیں برا لگ رہا ہے

جی" وہ بولی کیونکہ میں نے صرف اکڑتا ہوا اور زبردستی کرتا ہوا اک انا

"پرست شخص دیکھا ہے اور شاید مجھے اسی کی عادت ہے

لیکن وہ انا پرست شخص تم سے محبت کرنے کی کوشش بھی کر سکتا ہے"

شاہنواز حیران تھا وہ لڑکی اسکے قابو میں کیوں نہیں ارہی تھی جبکہ عمر کو قابو میں کرنا اتنا مشکل نہیں تھا ہاں وہ سر پھیرا ضرور تھا وہ کبھی زندگی میں بھی اس ڈائری تک پہنچ جاتا تو شاید اس دن شاہنواز مر جاتا کیونکہ عمر سے محبت عجیب تھی وہ جو اسکی آنکھوں میں اپنے لیے خوشی دیکھ آیا تھا اب وہاں نفرت دیکھ نہیں پاتا

لیکن یہ لڑکی واقعی اپنی ماں کیطرح ضدی تھی اور شاہنواز کا ٹمپر لوز کر رہی تھی جب وہ کوشش کر رہا تھا تو وہ مان جاتی

لیکن دوسری طرف ایزہ کے دل میں اپنے بھائی کو دیکھ کر جو تقویت تھی وہ اس گفتگو کی گواہ تھی کہ وہ لاوارث نہیں ہے شاہنواز یہ دادی جان کچھ کریں تو سہی پھر اسکا بھائی بتائے گا جبکہ شاہنواز کی سوچ بس اتنی تھی بیس

سال کی لڑکی ہے لاوبالی سی وہ لمحوں میں اسے یہ امارات دیکھا کر اپنا کر لے گا

مگر یہاں اسے سامنا کسی اور چیز کا کرنا پڑ رہا تھا

شاہنواز نے فون بند کر دیا اچانک ایک آواز سی کانوں میں ٹکرائی

شاہنواز مسکرایا کرو کیوں اتنا اکڑتے رہتے ہو دیکھو تم مسکراتے ہوئے کتنے اچھے لگتے ہو" وہ سر جھٹک گیا

دونوں کی سوچ میں بہت تضاد تھا

اسنے آفس جانے کا کہا ڈرائیور کو۔۔۔

اور ساتھ پی آئے کو دوبارہ آرڈرز دیے کہ عمر کے پاس ساز کو لمحوں میں پہنچا دیا جائے" جبکہ ایزہ کو ٹریپ کرنے کے طریقے اسکا دماغ سوچ رہا تھا کیسے ایک چھٹانک بھر کی لڑکی اسے فکر میں ڈال رہی تھی۔

بدر عمر کے پاس آیا لیکن وہاں اس تھانے میں تھا ہی نہیں پریشانی اور فکر اسکے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی صبح سے رات ہونے کو آئی تھی کسی ایک نے بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ عمر کے پاس جائیں سارا دن گزر گیا تھا تائی جان نے ساز اور نجما کو ایک لقمہ توڑنے تک نہ دیا اور پورا دن انھیں طعنہ مارتی رہیں۔

دیکھو بھلا چوری کرلی تبھی میں کہوں اس حرام کھانے والے کے پاس اتنا پیسہ آتا کہاں سے ہے ڈاکے ڈالتا ہے اور اوپر سے ڈھٹائی کی انتہا تو دیکھو ذرا جو آنکھ میں شرم کا پاس ہو شرمندگی ہو کہ یہ کیا کیا ہے میں نے منہ اٹھا کر چلتا بنا جیسے اسکا باپ تو منسٹر لگا ہے فوراً اسے چھڑوا لے گا

میں نے تو کہہ دیا اشفاق صاحب کو بھلے ہڈیاں گل جائیں اسے چھڑانے کی ضرورت نہیں جھنمی جھنم میں ہی دفع ہو گیا چلو جان ہی چھٹ گئی

اے سازاے مر گی کیا ہو گئے تیرے خواب پورے اتر جااب بستر سے" وہ نیچے سے چیخیں ساز نے ماں کی جانب دیکھا نظروں میں بہت سی شکایت تھی

میرا نصیب ایسا کیوں ہے امی" وہ ماں کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی اسکے پاوں کے زخم ٹھیک نہ ہوئے تھے کہ وہ اب دل پر زخم دینے لگا تھا

ساز تم فکر نہیں کرو اللہ بہتر کرے گا" وہ اسکو پیار کرتی ہوئی بولیں

نہیں کچھ ٹھیک نہیں ہو گا ہماری بے عزتی پہلے کم نہیں ہوتی تھی جواب

" وم۔۔ عمر کو کیا ضرورت تھی کیوں کیا

اور ایک لمحے کے لیے وہ ٹھہر گی جیسے کچھ یاد آیا ہو اسکے الفاظ۔۔۔

تم دیکھنا اب میں کیسے تھپڑ مرتا ہوں" ساز جیسے سن سی رہ گئ

تایا جان تو شرمندگی کے مارے کمرے سے نہ نکلے تھے وہ سر تھام گی

اسنے اپنے باپ کو نیچا دیکھانے کے لیے یہ سب کیا تھا اپنی بے عزتی کروالی تھی معاشرے میں صرف اپنے باپ کو نیچا دیکھانے کے لیے بڑا بن گیا تھا

یہ کیسا جنون ہے اس میں اتنی نفرت کرتا ہے وہ خود سے اپنے باپ سے اور ماں کا تو نام بھی سننا نہیں چاہتا۔

لیکن ساز کو پھر بھی اسپر غصہ تھا ابھی وہ پچھ کہتی ہی کہ نیچے سے آنے والی آوازوں پر گھبرا گی۔۔۔۔بدر آیا تھا

بھائی" ساز نے پکارہ اور بدر نفی میں سر ہلا گیا

وہ وہاں ہے ہی نہیں میں نے معلوم کیا ہے کہتے ہیں اسے تو بڑی جیل پہنچا دیا گیا ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا یہ کیا ہو گیا ہے" بدر فکر مندی سے صوفے پر بیٹھ گیا

سیدھی بات ہے تیری بہن کا سہاگ اجڑ رہا ہے انشاءاللہ "تائی ہاتھ اٹھا کر بولی جبکہ بدر نے اسکی جانب دیکھا وہ سوہا کو تلاشنے لگا

اپکی بیٹی کا بھی اجاڑ جائے تو کہہ دیجیے انشاءاللہ بیوہ ہو یہ طلاق یافتہ بدر "تائی نے غصے سے کہا

دوسروں کوسنانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لیں کچھ کر نہیں سکتیں تو طعنے مارنا بھی بند کردیں اس سے شادی کرانے والی بھی آپ ہی تھیں" بدر کو تو صبح سے غصہ چڑھا ہوا تھا تائی نے سر جھٹکا سوہا جبکہ ایک طرف کھڑی تھی بدر کی آنکھوں میں غصہ نفرت وہ دیکھ سکتی تھی اسنے نگاہ پھیر کر اپنی بہن کے انسو صاف کیے اور اسے کچھ سمجھانے لگا

اور ابھی وہ سب گفتگو ہی کر رہے تھے کہ شاہنواز کا پی آئے بلیک پینٹ کوٹ میں اندر داخل ہوا دو سکیورٹی گارڈ کے ساتھ دو پولیس اہلکار بھی تھے ان کے ساتھ۔۔۔

مسز عمر خیام کون ہیں" انھوں نے چھوٹتے ہی سوال کیا ساز نے بدر کا بازو تھام لیا

سب ایک دوسرے کی شکل دیکھتے حیران تھے

جی آپ کو کوئی کام ہے" بدر ہی آگے بڑھا ساز پیچھے کانپنے لگ گی پولیس اسے بھی لے جائے گی مگر اسنے تو چوری نہیں کی تھی

مسز عمر خیام سے ہی بات کرنی ہے اس کے علاوہ کسی سے نہیں" وہ بولا

بدر نے پلٹ کر ساز کو دیکھا وہ بے چارگی سے دیکھ رہی تھی پولیس کی وجہ

سے بدر کچھ نہیں بولا اور ساز کے پاس کھڑا ہو گیا

اور پی آئے سمجھ گیا یہ ہی ساز ہے

گڈ ایوننگ میم "انھوں نے مودب ہو کر اسے کہا

ساز کے رنگ جیسے اڑ رہے تھے سب ہی دیکھ رہے تھے

سر کے آرڈرز ہیں اپکو انکے پاس پہنچا دیا جائے ہم اپکو بحفاظت انکے پاس

پہچانے آئے گے" وہ بولا ساز نے حیرانگی سے پہلے ان کو اور پھر اپنے بھائی کو

دیکھا

کیا مطلب کون سا سر کہاں لے جانا ہے "بدر نے ذرا غصے سے پوچھا

سر ہم صرف مسز عمر سے بات کریں گے اور انکی ہی بات کا جواب دیں گے

ہمیں سٹریکلی آرڈرز ہیں کہ ہم کسی کی بات کا جواب نہ دیں تو آپ ہم سے

سوال کر کے ٹائم ویسٹ نہ کریں" وہ بولا عمر کی جانب سے سخت پابندی تھی کہ بات صرف ساز نے کرنی ہے

پوچھوان سے "بدر ذرا ابھڑ کا ساز کو رونا آنے لگا

میں نے نہیں جانا" وہ سیدھا بولی

میم نہ جانے کا کوئی آپشن نہیں تو پلیز ہمیں زبردستی کرنی پڑے اس سے بہتر ہے آپ ہمارے ساتھ چلیں" اسنے کہا نگاہیں اب بھی جھکی ہوئی تھیں

بھائی مجھے نہیں جانا کون بلا رہا ہے کیوں بلا رہا وہ میں نے چوری نہیں کی" وہ بری طرح رو دی

تبھی ایک لیڈی پولیس کانسٹیبل آگے آئی

میم اپکو عمر سر نے بلایا ہے اپ پریشان مت ہوئیں ہم اپکو ان تک پہنچا دیں گے "

نہیں جانا اسنے کہہ تو دیا

نہ جانے کا آپشن نہیں ہے سر" وہ عورت بولی

ارے اشفاق صاحب دیکھو ذرا کیا تماشہ لگا یا رہا ہے "تائی اپنے اگلے پیٹتی

اندر دوڑی

اشفاق صاحب بھی آوازیں سن کر باہر اگئے

" یہ لوگ اپکے نواب زادہ کے لیے اسکی رکھیل لینے آئے ہیں

تائی جان " بدر دھاڑا

اپنی ماں سے کہو زبان کو لگادے ورنہ تمھارا حشر بگاڑ دوں گا " وہ سوہا کو انگلی

اٹھا کر بولا ساز کے جیسے سینے میں چھبے تھے یہ الفاظ اب بات عمر سے ہی ہونی

چاہیے تھی وہ اور کیا الفاظ سنانے والی تھی۔

امی چپ رہیں تھوڑی دیر کیا چاہ رہی ہیں بیٹی پیٹے اپکی " سوہا جھنجھلا کر بولی

تائی نے منہ بنالیا

کس نے بلایا ہے " اشفاق صاحب کے سوال کا جواب ان لوگوں نے نہیں

دیا

اگر کوئی سوال ہے تو میم کریں گی باقی کسی کے جواب دینے کے پابند نہیں

ہیں ہم "پی آئے بولا

انکا منہ سا اترا صبح سے بس بے عزتی ہی کھا رہے تھے وہ۔۔۔

عمر پر ایسا جلالی غصہ تھا کہ سامنے ہوتا تو ٹکڑے کر دیتے اور وہ ایسا ہی کرے

گے وہ سوچ بیٹھے تھے وہ کیا کرتا باپ کو مارتا نہیں اتنی بھی جرت نہیں تھی

اس میں۔۔۔

اور اگر تھی بھی تب بھی انھیں یقین تھا وہ ایسا کچھ نہ کرتا۔

کہہ دو جا کر اس سے ہمارے گھر کی عورتیں یوں گلیوں بازاروں میں اسکی

ماں کیطرح اپنے محرم سے بھی نہیں ملیں گی" انکی بات اگر سن لیتا عمر تو

ایک بار تو اس لاونج کا حلیہ بگاڑا تھا دوسری بار بھی بگاڑ دیتا جنون میں۔۔۔

میم پلیز چلیں "سب کچھ اگنور کر کے وہ لوگ پھر ساز کی جانب متوجہ

ہوئے

نہیں جانا" وہ بھائی کا بازو تھام گئ

" میم آپ پلیز چلیں ہمیں فورس کرنے کی اجازت ہے

پلیز آپ لوگ جائیں عمر سے کہیں وہ گھرا جائیں میں نہیں اسکتی " اچانک

بجنے والے فون پر پی آئے نے کال پک کی

جی سر " اسے یقین تھا وہ انکار ہی کرے گی

لیں میم " اسنے ساز کی جانب فون دے دیا ساز کو عجیب ہی احساس ہو رہا تھا

کانپتے ہاتھوں سے فون تھام لیا

جو یہ تمھیں کہہ رہے ہیں ویسا کرو ورنہ کندھے پر اٹھا کر تمھیں مجھ تک

لے آئیں گے پھر روتی رہنا نا محرم نے چھو لیا

اور دیکھو پاگل تو میں پہلے ہی ہوں یہ پولیس والوں کے پاس بندوق دیکھی

ہے نہ یہ تمھارے سر میں اتاریں گے پھر ضدی لڑکی سیدھی طرح مجھ تک

پہنچو "

ک۔۔ کیوں " وہ گولیوں کو دیکھتی تھوک حلق میں اتارتی سوال کر گئی

" کیونکہ میں کہہ رہا ہوں

" میں میں نے نہیں

ٹھیک ہے دو فون احمد کو " چیڑ کر وہ بولا

ساز نے فون ہٹایا اور پی آئے نے کان سے لگایا

" اٹھا کر لے آؤ اسے

" اوکے سر

فون بند ہوا اور ساز کی جانب دیکھا ساز بدر کے پیچھے چھپ گئ

جاؤ ساز " بدر کی اجازت پر سب حیران رہ گئے

" پاگل ہو تم گھر کی عزت کو کہاں بھیج رہے ہو

" شوہر کے پاس جا رہی ہے اپنے

او بے غیرت شرم کر تیری بہن جا کر اب کس کس جگہ بیٹھے گی تو تو قابل

" ہی نہیں کسی

اشفاق صاحب نے غصے سے اسے دھکیلا جبکہ ساز کو بدر نے آگے بھیج دیا

" ــــــ جاؤ تم

بھائی۔۔۔۔

" جاؤ ساز

ساز "تایا جان کے پھنکارنے کے باوجود بھی بدر نے زبردستی اسے وہاں سے ان لوگوں کے ساتھ باہر نکال دیا

روتی ہوئی وہ گاڑی میں سمٹ کر بیٹھ گی گاڑی ڈرائیور سے لے کر پی آئے خود ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ گاڑی میں ایک لڑکی بھی موجود تھی تاکہ وہ گھبرائے نہیں مگر وہ ان سب کے بیچ بھی گھبراتی ایک سانس رو رہی تھی

دوسری طرف تایا جان نے بدر کو لعنتیں ملامتیں دے دے کر بڑا حال کر دیا تھا

سوہا مجھے کھانا دو" وہ بس اتنا کہہ کر کمرے میں چلا گیا

سوہا باپ کو دیکھتی رہ گئی جو اسے نفرت سے دیکھ رہا تھا اسکی آنکھیں بھیگ گئیں بدر کی وجہ سے اسکا باپ اس سے بدظن ہو گیا تھا لیکن اسے یہ سمجھ

نہیں ارہا تھا اسکا باپ ایک لالچی آدمی ہے اور صرف لالچ سے جڑا ہے وہ

۔۔۔۔

بدر نے اسے سبزی دی تھی صبح مگر اسنے بننے کی زحمت نہیں کی باپ کے نکالنے کے باوجود ماں کے ساتھ کھانا کھایا تھا اور اب بھی اسی ہانڈی میں سے بدر کے لیے لے گئ

وہ کمرے میں آئی اور اسکے سامنے ٹرے رکھی بدر نے گوشت دیکھ کر سوالیہ نگاہ اٹھائ تھی اسکی جانب۔۔۔

میں نے نہیں بنائی وہ سبزی جب گھر میں گوشت بنا ہے تو ہم کیوں کھائیں

وہ۔۔۔

تمھارا باپ ہم دونوں کو نکال چکا ہے "بدر نے پھر بھی تحمل سے جواب دیا تم معافی مانگ لو تمھیں بھی اکڑنے کا نیا نیا شوق چڑھا ہوا ہے "وہ سر جھٹک کر بولی بدر نے چند لمحے اسکی جانب دیکھا اور پوری ٹرے اٹھا کر دیوار میں دے ماری اپنی جگہ سے اٹھا سوہا سہم کر دور ہوئی۔

تم ایک نمبر کی بے غیرت عورت ہو وہ نکال چکا ہے اور تمھارے اندر اتنی غیرت نہیں کہ تم اپنا کھاؤ وہ کھاؤ جو تمھارے شوہر نے کمایا

تمھیں ہر بات ہوا میں لگتی ہے یہ تمھیں یہ لگتا ہے اب سب پہلے جیسا ہو گا سوہا اپنا دماغ درست کرو" وہ دھاڑا باہر تک اسکے دھارنے کی آواز تھی نجما دل تھام گئ۔

اپنے آپ کو اپنی اوقات میں رکھو ورنہ تمھاری اوقات یاد دلا دوں گا میں۔۔۔ تم سمجھتی کیا ہو خود کو ہاں تم ایک غریب شوہر کی بیوی ہو اس سے " زیادہ کو شناخت نہیں تو جو میں لایا ہوں وہ لے کر او

وہ۔۔۔ وہ میں" وہ اپنے آنسو ضبط کرنے لگی گھر کی خاموشی میں سب نے اسکی یہ بے عزتی سنی تھی۔

بدر نے اسکا ہاتھ جکڑا اور اسے کچن میں لے ایا اسکی سبزیاں ایک طرف پڑی تھی

اسنے وہ سبزیاں اٹھائیں اسکی محنت کی کمائی اسنے کس بے توجہگی سے پھیکی ہوئی تھی غصے سے بھرا وہ اسکے ہاتھ میں گوبھی آلو دے گیا۔

" بناؤ اسے

سوہا نے اسکے ہاتھ سے سبزیاں لیں اسے کچھ خاص کوکنگ نہیں آتی تھی بس جتنا آتا تھا اسنے بنانے کی کوشش کی تھی کیونکہ بدر اسکے سر پر ہی کھڑا تھا اور پھر سوہا نے اسکے سامنے کھانا رکھا تو وہ خاموشی سے کھانے لگا۔ مم سوہا اسکی صورت دیکھنے لگی سرخ چہرہ اور ناگواری سے بھرپور وہ اسے بلکل پسند نہیں کرتا تھا۔

سوہا نے دیوار کی جانب دیکھا

آئندہ جو میں لا کر دوں وہ ہی بنانا اور خود بھی وہ ہی کھانا منہ کھولو" اسنے اسکی جانب لقمہ بڑھایا

مجھے نہیں کھانا" وہ منہ پھیر گئی بدر نے اسکی کلائی پکڑی اور گھور کر دیکھا سوہا منہ کھول گئی

یخ اس میں مرچیں بہت تیز ہیں" وہ فورا پانی پینے اٹھی

یہ بلکل اچھی نہیں بنی" وہ اسکی صورت دیکھنے لگی

میری محنت کی کمائی ہے جیسی بھی ہے میری ہے" وہ اسے جتا گیا تھا جبکہ سوہا شرمندہ سی ہوئی کہ اسے کچھ ڈھنگ کا بنانا نہیں آتا یا اسنے پورے دن میں سب کھایا اور وہ بھی کیا کھا رہا تھا اسے شرمندگی ہوئی

" پلیز اسکو چھوڑ دو میں دال بنا دیتی ہوں

نہیں کھانا مجھے جا کر وہ دیوار صاف کرو" اسنے اسکو ٹوکا اور کام بھی بتا دیا

سوہا نے گھور کر دیکھا مگر بدر کی توجہ نہیں تھی پانی کے گلاس مسلسل چڑھا رہا تھا اور آدھی روٹی بھی بمشکل ہی کھائی تھی اسنے وہ کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر پلٹ گیا وہ سوچ رہا تھا کہ ساز کیا پہنچ گئی ہو گی

اور پھر خیال آیا کہ عمر کے پاس تو موبائل موجود تھا۔

اسنے جلدی سے عمر کو کال ملایا مگر نمبر بند تھا وہ پریشان سا ہوا جبکہ سوہا منہ بنا کر دیوار صاف کر رہی تھی اور گیلا کپڑا غصے سے دیوار پر پھیرنے لگی

بدر تقریبا آدھ گھنٹے اسے دیکھتا رہا سوہا اپنی سوچوں میں مگن تھی۔

رگڑ رگڑ کر سوراخ کرنا ہے تم نے اس دیوار میں" وہ سنجیدگی سے بولا تو وہ ذرا چونک کر مڑی

" اٹھو اور میرے پاس آؤ اور یہ لائٹس آف کر دینا تھک گیا ہوں میں وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ گیا۔

بدر میں" وہ کچھ بولتی کہ اسنے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹا کر اسکی صورت دیکھی گندمی سا رنگ تھا لیکن کھلتا ہوا

نقوش خوبصورت تھے لیکن اسکی حرکتیں بدر کو اسکی طرف کبھی مائل نہیں کر سکتی تھی

لائیٹ بند کر دو اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے کل تم منمنائی تو اچھا نہیں ہو گا" اسنے بے رخی سے کہا اور کروٹ لے گیا

سوہا کے خواب جیسے اسکے قدموں میں ہی کہیں رل سے گئے تھے۔۔۔

اسکی آنکھیں دھندلا گئی اور خاموشی سے وہ باہر چلی گئی بدر نے اسے باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا

پہلے ٹھنڈ کم تھی کہ وہ برف سی ہوتی ٹھٹرنے لگی تھی اسکا وجود بلکل برف کی مانند جم سا گیا تھا۔
وہ واقعی جیل میں تھی رو رو کر انکھیں الگ سوجھا لیں تھیں اسکی حسین آنکھوں کے بھاری ہوتے پردے اور ہلکی سی ان میں سرخ لالی دل کی دھڑکنوں کا یہ عجیب خوف سے سہمی یہ ہلکی ہلکی دھڑکن اور اسپر ناراضگی اپنا چہرہ آدھا چھپائے وہ کسی اس معصوم بچے کیطرح لگ رہی تھی جو میلے میں کھو گیا ہو اور کسی اپنے کو تلاشنا چاہتا ہو وہ سب اسکے ارد گرد چل رہے تھے

جیل اپنی آنکھوں سے پہلی بار دیکھ رہی تھی اور اسلامہ اباد کی سردی تو ہڈیاں جمادے۔۔۔درخت بھی اس سرد ہوا میں جھول رہے تھے وہ ان سب کے ساتھ آگے آنے لگی اور وہ اسے ایک برآمدے سے لے کر جاتے ایک حال کمرے میں لے آئے

یہاں کا ماحول قدرے بہتر اور کوزی تھا لیکن اتنا بھی نہیں بس باہر کی نسبت فرق تھا وہ دیوار کے قریب کھڑی ہو گی اُس حال میں تین افسر بیٹھے تھے تینوں نے ساز کی پشت کو گھورا تھا

عمر خیام کی مسز ہیں" پی آئے نے کہا تو وہ تینوں ہی ایکدم سیدھے ہوئے۔

اچھا اچھا۔۔۔وہ ساز نے کن انکھیوں سے دیکھا وہ تینوں کھڑے ہو چکے تھے یہ کیسے پولیس افسر تھے چور کی بیوی کے آنے پر ایسے ہو گئے تھے گویا وہ کوئی بہت بڑی حاجی ہو۔۔۔یہ سب کیا تھا

میم کو اس طرف لے ائیں" وہ بولے تو پی آئے نے سر ہلایا اور وہ لیڈی کانسٹیبل جو اسکے پہلو میں چل رہیں تھیں اسے اس جانب لے کر چلنے لگی

عام سی زندگی گزارنے والی لڑکی یہ کس خاص سے انسان کے ساتھ بندھ گئی تھی جو اتنا پروٹوکول رکھتا تھا اسکا رونا پھر شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

سر جھکائے وہ ان سب کی قیادت میں اندر کی جانب گئی اندر ایک اور کمرے تھا اور وہ سب وہیں رک گئے

میم آپ اس کمرے میں چلی جائیں" ان سب نے کہا

شرمندگی سے اس سے سر نہ اٹھایا گیا اسکے بارے میں سب کیا سوچیں گے کیا کرنے آئی تھی وہ یہاں یہ بلا گئی تھی وہ حیا سے دھوری ہوتی قدم آگے بڑھا نہیں پا رہی تھی کہ عمر صاحب نے خود ہی دروازہ کھولنے کی زحمت کر لی

اپنا چہرہ چھپائے وہ ان سب کے بیچ سر جھکائے کھڑی تھی

سر اگر آپکو کچھ اور چاہیے تو میں یہیں ہوں" وہ پی آئے بولا

نہیں فلحال کچھ نہیں تم لوگ جاؤ" اپنے مخصوص انداز میں وہ بولا

اور یہ ڈور لاک کر دینا جب تک میں نہ کہو کھولنا مت" اسنے اس ڈور کیطرف اشارہ کیا جس کمرے میں وہ کھڑے گئے ساز کا چہرہ خوف اور شرمندگی سے لال سرخ ہونے لگا لوگ کیا سمجھیں گے وہ ایسی باتیں کیوں کر رہا تھا پہلی بار کسی چور کو عزت ملتے دیکھی تھی اسنے۔۔۔۔

وہ سب جانے لگے تھے

اچھا بات سنو پیسے دے دیے" عمر نے پی آئے سے پوچھا

سر پیسے بھر دیے گئے ہیں اپ فکر نہ کریں" وہ سر ہلا کر بولا

اوکے" وہ کہہ کر اگے بڑھا ساز کا ہاتھ تھاما اور اسے اندر لے ایا اور دروازہ بند کر لیا۔

کمرہ تھا یہ عالیشان لگزری سا اپارٹمنٹ

خوبصورتی سے سجا کمرہ اور ہر آسائش وہاں موجود تھی وہ آنکھیں پھاڑے ارد گرد دیکھنے لگی یہاں تک کے حجاب اپنے آپ ہٹ گیا اور عمر نے تھوڑی فرصت سے اسے دیکھا۔

اسکے تو ہر نقوش میں اتنی نزاکت سی بھری تھی

چھوٹی سی ناک جو سرخ ہو رہی تھی بلکل ملائی جیسی رنگت اور بڑی بڑی

آنکھیں تھوڑا منہ سا بنایا تھا اسنے تو گہرائی میں ڈوبتا ایک گال میں گڑھا

عمر پہلی بار دل کی دھڑکنوں کو محسوس نہ کر سکا اسکی گردن کی شفافیت اور

پھر اس گردن پر دور سے بھی چمکتا ایک تل۔۔۔

ایکدم ساز نے اسکی جانب دیکھا شاید وہ کمرے کا جائزہ لے چکی تھی۔۔۔

عمر ڈر ہی گیا آنکھوں پر ہاتھ رکھ گیا

چوری وہ نہیں تھی جو اسنے کی اور وہ یہاں بیٹھ گیا چوری یہ تھی جو اسنے کی

اور فورا پکڑا گیا

ساز اسکی کیفیت کو سمجھ نہیں سکی اور عمر بھی اپنی بیوقوفی پر خود کو ڈپٹتا سیدھا

ہوا چند لمحے ہی تو لگے تھے اسے۔۔۔خود کو سنبھالنے میں

ساز کچھ نہیں بولی

کیسی ہو بیوی" وہ آنکھ دبا کر بولا

سز نے رخ پھیر لیا

ڈونٹ پوز می کہ تم مجھ سے ناراض ہو" اسکے پیٹھ موڑ لینے پر وہ جلدی سے اسکے آگے آیا

اپکو تو جیل میں قید ہونا چاہیے تھا یہ سب کیا ہے" وہ اپنے ذہن کا سوال پوچھنے لگی

یہ سب" عمر نے بالوں میں ہاتھ پھیرا پتہ نہیں کیا تھا اس میں اسکے آگے جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا

دنیا میں میرے لیے ایک اینجل ہے جو میری ساری وشیز پوری کرتا ہے بس جب انھیں پتہ چلا تو انھوں نے مجھے یہاں بھیج دیا" وہ شانے اچکا گیا۔

ساز حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

اتنی خوشی تو کسی کا ذکر کرتے نہیں ہوتی تھی اس کے لبوں پر۔۔۔

کون؟

کیوں بتاو" وہ تیوری چڑھا گیا

نہ بتائیں یہ بتائیں کیوں بلایا ہے" وہ ذرا غصے سے بولی

تم بے ہوش ہو گئ تھی مجھے فکر ہو رہی تھی بھئ ایک تو احساس کروا و پر سے غصہ کرتی ہے" وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا ناراضگی سے بولا

عمر آپ نے چوری کی ہے" ساز کا لہجہ بھیگ گیا اور بس عمر کی جان پر بن جاتی تھی وہ اسکے نزدیک ہوا

ساز چوری میں نے کی ہے مجھے فکر نہیں ہے تمھیں کیوں رونا رہا ہے دیکھو پلیز رومت جو پیسہ میں نے چرایا تھا وہ واپس بھی دے دی گیا ہے اور قسم سے وہ چوری کا پیسہ اپنے پاس تھوڑی رکھا ہے میں نے بانٹ دیا ہے "

یہ کوئی نیکی نہیں ہے اگر تو اپکو لگ رہا پے کہ بہت اچھا کام کیا ہے تو بیوقوف ہیں اپ" وہ اسکو دور دھکیلتی بولی اور انسو صاف کیے۔

اچھا مجھے لگا ثواب ملے گا" وہ کنفیوز سا ہوتا اسے دیکھنے لگا

عمر کیا ہیں اپ اپکو یہ نہیں پتہ چوری چوری ہوتی" وہ چیڑ گئ

یار پتہ ہے اس میں جذباتی ہونے والی کیا بات ہے تم کہو تو تمہارا انچ کر گھر حلال کا پیسہ دے دوں ان لوگوں کو" وہ صوفے پر بیٹھ گی اور وہ غیر ارادی طور پر ایک کمفرٹیبل سا موڑھا کھینچ کر اسکے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا

محبت تھی نہیں یہ وہ مانتا نہیں تھا لیکن فکر اسکی پوری تھی اچھا تو اب وہ چھت بھی کھینچ لیں گے آپ اپکا یہ جو اینجل ہے نہ اسنے اپکو سر چڑھا لیا ہے اپکو دو تھپڑ کھانے چاہیے تھے چوری کرنا کتنا سخت گناہ ہے اپکو علم ہی نہیں "مزے سے بیٹھے ہیں

اپکو پتہ ہے تائی جان نے مجھے کیا کچھ سنایا ہے انھوں نے آپکے بارے میں کیسی کیسی باتیں کیں ہیں" عمر سکون سے اسکا ہچکیاں بھرنا دیکھنے لگا

"تم اپنے لیے رو رہی ہو یہ میرے لیے

آپکے لیے آپکے لیے آپ نے مجھے ہرٹ کیا ہے اپکو یہ بات ہی نہیں سمجھ اتی کہ آپکے ساتھ میں بھی جڑی ہوتا یا جان سے بدلا لینے کے لیے آپ نے

ہم دونوں کو بدنام کر دیا۔۔۔وہ لوگ اپکو شرابی نشئی پہلے سمجھتے تھے اب چور بھی شامل ہو گیا۔

میری تو پہلے بھی عزت نہیں تھی عمر لیکن آپکی تو تھی نہ آپ نے ایسا کیوں کیا" وہ بری طرح رودی اور یہ پہلا لمحہ تھا جب عمر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اب تک اسے کوئی احساس چھو کر نہیں گزرا تھا۔۔۔خاموش ہو گیا

اچھا بات سنو" اسنے کچھ توقف سے اسکا ہاتھ پکڑانا چاہا

دور رہیں مجھ سے اور مجھے یہاں بلانے کا کیا مقصد تھا اپکو پتہ ہے لوگ مجھے کیسے دیکھ رہے تھے۔۔۔تایا جان نے مجھے کیا کہا۔

میں۔۔۔میں طوائف نہیں ہوں عمر نہ ہی آپکی رکھیل" وہ غصے سے بول گئ جبکہ عمر کے تیور ان دو لفظوں پر ایسے تھے کہ ابھی اسکا قتل کر دے۔۔۔

سب نے مجھے اسی نظر سے دیکھا

آپ اپنی دنیا کے بادشاہ ہیں سمجھ لیا ہے میں نے مگر آپکے ساتھ میں بھی

سانس لے رہیں ہوں اب مجھے اسطرح رسوانہ کریں" وہ کافی کچھ سنا گئی وہ

خاموشی اٹھ گیا چپ چاپ اٹھا اور دور جا کر بیٹھ گیا

ساز کچھ دیر روتی رہی وہ مٹھیاں بھینچے کھڑا رہا اور جب وقت کا دورانیہ

بڑھنے لگا تو اسنے اپنے آنسو صاف کیے اور سو جھی سو جھی آنکھیں اسپر

اٹھائیں

اب وہاں جا کر بیٹھ گیا تھا

معلوم نہیں کیا سوچ رہا تھا پھر اسنے فون اٹھایا اور کال ملائی

" کیسے ہو شہزادے کوئ کمی کوئی دقت کوئی پریشانی

دوسری طرف سے آدھی رات میں بھی اسکے لیے والہانہ محبت ٹپک رہی

تھی ۔؟

مجھے سیل میں بھیج دیجیے گا کل ہاں مگر میرے سیل میں کوئی دوسرا نہ ہو اور میں بس ایک دن روکو گا وہاں مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے لیکن ایک دن سے زیادہ نہیں مناؤ گا "

تو تمھاری ساز تمھارے پاس ہے" دوسری طرف سے شاہنواز بے ساختہ ہنس پڑا اور اسے یقین تھا وہ منہ پھلائے بول رہا ہے

ساز بھی سر اٹھائے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

کیا میں بات کر سکتا ہوں؟

نہیں ۔۔ صاف ٹکا سا جواب دیا

" اچھا پھر سپیکر کھول لو بس

کیوں" وہ تو راضی ہی نہ ہوا

ارے بھائی میرے پاس بہت خوبصورت بیوی ہے مجھے بلکل انٹرسٹ نہیں کسی میں" وہ بولا تو عمر نے سر جھٹکا

اور سپیکر کھول دیا شاہنواز نے سلام کیا

دیکھیں آپ نے وہ کیا ہے جو میں چاہ کر بھی نہ کر سکتا

بس اس بار اسکو معاف کر دیں آئندہ ایسی غلطی پر میں خود اسکو دو چھتر لگاؤ گا

"بھاری سی آواز لکھے میں عمر کے لیے محبت مان تھا جبکہ وہ اس آواز کے

سامنے ایک ناراض سا بچہ لگ رہا تھا جس کا فیصلہ ساز کے ہاتھ میں تھا

ساز حونک سی ہو گئ

" وہ نہیں مانے گی

معافی تو اللہ سے مانگنی چاہیے میں تو کچھ بھی نہیں" وہ بولی

اوئے چلو وضو کرو اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگو اور پھر اپنی بیگم کو بھی مناؤ"

شاہنواز کی آواز پر اسنے سپیکر بند کر دیا

کیا یار تم بھی کیا حرکتیں کرتے ہو" شاہنواز نفی میں سر ہلانے لگا

تھینک یو" وہ بولا

اب کس لیے" وہ مسکرایا

میرا کانفیڈینس بحال کرنے کے لیے ورنہ میں تو اس مولانی کے اگے بلکل

دب ہی گیا تھا مجھے لگا بس اب قیامت ہے" وہ سر کھجاتا کنفیوز سا بولا۔

تم سدھر جاو عمر" شاہنواز کھل کر ہنسا

ہاں تھوڑا بہت اچھا وہ والی بات کینسل ہے" وہ ہلکی سی آواز میں بولا شاہنواز

کا قہقہہ ابھرا

ایسے کیسے تمھیں سیل کی ہوا کھلادوں گا چھوڑو اس بات کو ایزی رہو پیسے

میں دے چکا ہوں لیکن وعدہ یہ ہے دوبارہ ایسا کچھ نہیں ہوگا اور توبہ کر لینا

وہ ٹھیک کہہ رہی ہے" عمر نے کال بند کر دی

مڑ کر اسکی جانب دیکھا جو بڑی بڑی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اب مجھے ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے میں تم سے بات بلکل نہیں کر رہا

ہوں تو بات ختم" وہ بول کر بستر پر لیٹ گیا

ذرا جو دو لمحے بھی خود کو شرمندگی کی کیفیت میں رہنے دیا ہو۔

اسنے موبائل پر گیم لگائی اور کھیلنے بیٹھ گیا لھانا بھی ٹیبل پر رکھا تھا ساز کو غصہ سا آیا اسپر اسنے موبائل کھینچ لیا

عمر نے گھورا

فری نہ ہو مجھ سے "وہ وارن کرنے لگا

مجھے نہیں شوق آپ سے فری ہونے کا اٹھائیں" وہ سختی سے بولی

عمر اٹھ گیا اور ساز نے اسکے سامنے کھان رکھا دیا

" یار میرا موڈ نہیں ہے کھانے کا تم سو جاؤ مجھے بس پینا ہے

وہ لاپرواہی سے بولا ساز نے دیکھ تھا وہ بہت کم کھاتا تھا اور پینے پر اتنا فوکس تھا کہ سارا سارا دن بھی پی سکتا تھا لیکن پھر بھی وہ اتنا خوبصورت دیکھتا تھا۔

کھانا کھائیں" وہ بولی

عمر نے کھانے کی جانب دیکھا کافی مزے دار کھانا تھا

" تم نے کھایا ہے

"نہیں

لو پہلے بتانا تھا نہ جب سے ائی ہو لڑے جا رہی ہو" وہ اٹھا اور ٹرے اٹھالی

گرم کروا کر لاتا ہوں" اسنے کہا ساز نے سر ہلایا اور بیٹھ گئ وہ باہر چلا گیا

اسے بہت شدت سے پیاس لگی تھی

رو رو کر اسنے بڑا حال جو کیا تھا اب پیاس تو لگنی ہی تھی اسنے سائیڈ ٹیبل پر

رکھا گلاس اٹھایا اور ایک سانس میں چڑھا گئ

عجیب سا ذائقہ تھا

منہ بنا کر اسنے گلاس کی جانب دیکھا

کیا یہ پانی تھا" آنکھیں پھیلیں

اس کمرے کے کسی گلاس پر یقین ہی نہیں کرنا چاہیے تھا منہ پر ہاتھ رکھے وہ

اس گلاس کو گھورنے لگی۔

وہ کھانا گرم کروا کر لایا تھا اور کمرے میں جیسے ہی آیا۔۔۔۔۔

گھیرہ سانس بھر اوہ ناراض زیادہ تھی لیکن بس اب اس سے زیادہ وہ اسے منا
نہیں سکتا تھا

اب یوں کیوں بیٹھی ہو بار بار ڈرا رہی ہو جیسے کوئی بھوتنی بیٹھی ہو۔۔۔

" آؤ کھانا کھاتے ہیں

اور دل پر نہ لو نہیں کرتا ایسا کام آئندہ جو تمھیں تکلیف دے " وہ بولا ساز
نے گردن گھما کر دیکھا

وہ وائین کا پورا گلاس چڑھا گئ تھی اور دس منٹ میں اسکے دماغ کو نشہ چڑھ
گیا تھا۔

عمر نے اسکو مسکراتے ہوئے دیکھا

کچھ عجیب سا احساس ہوا اور وہ آگے بڑھا تو اسکے ہاتھ میں گلاس دیکھ کر
ایکدم اسکے چھکے چھوٹ گئے

ساز " وہ دنگ تھا

عمر" وہ پوری طرح اپنے گڑھے کی نمائش کرتی اٹھی اور ایکدم قدم لڑکھڑا گئے کہ عمر نے اسے آگے بڑھ کر سہارا دیا تو وہ اسکے گریبان میں جھول گئ

اسنے سائیڈ ٹیبل پر اپنا گلاس نہ دیکھ کر اسکے ہاتھ میں وہ گلاس دیکھا فلحال وہ صرف مسکرا رہی تھی اور گلاس اسکے ہاتھ میں جھول رہا تھا

" تم نے شراب پی لی

میں نے ش۔۔۔شراب پی لی" وہ ہچکی لیتی سرخ ہوتی نظروں سے ہونٹ نکال کر بولی اور عمر کے کندھے پر تھپڑ دے مارا

م۔۔۔میں نے شراب پی لی عم۔۔عمر میں نے شراب پی لی" وہ رونے لگی اور گلاس عمر کو دے کر مارا

اہ" عمر نے اپنے بازو کو سہلایا

کیا تم پاگل ہو" اسے غصہ چڑھا یہ لڑکی کتنی بیوقوف تھی اسے پانی اور شراب میں فرق نہیں پتہ تھا۔

ہاں میں پاگل ہوں۔۔پاگل عمر پاگل ساز پاگل پاگل" اسنے تکیہ اٹھا کر مارا

عمر تکیے سے جھک کر بچ گیا

ساز نے اپنا دوپٹہ اتار اکر اسکے منہ پر مارا

یا اللہ ساز یہ کیا کر رہی ہو عجیب جاہل لڑکی ہو کھڑی ہو" وہ پریشانی سے اسکی سمت بڑھا صبح اٹھ کر اسنے نئے سرے سے ڈرامہ کرنا تھا اور پھر ایسے ایسے فتوے لگاتی تھی عمر کو لگنا تھا بس قیامت منہ پر کھڑی ہے اور وہ کہاں پھر رہا ہے

کیوں اٹھو" ساز لیٹ گئ

ساز" عمر نے گھورا اور ساز نے اسکے گال پر تھپڑ مار دیا

آپ بہت برے ہیں بہت زیادہ برے" وہ منہ بسور کر بولی جبکہ عمر نے آنکھیں سکیڑ لی

تمھیں تو اس مار کا جواب کل دوں گا میں اٹھو میں منگواتا ہوں کچھ اپنی اتر جائے گا یہ نشہ" وہ اسکو اٹھانے کی کوشش کرنے لگا جو کہ اسکی گردن میں جھول گئ

ساز مجھے غصہ نہ دلاؤ تم نے پی کیوں ہے؟ وہ جو خود دن میں دس دس بوتلیں چڑھا جائے اور راتوں کا تو حساب ہی نہیں اسے اپنی بیوی کے پینے سے جتنی تکلیف ہوئی تھی یہ تو وہ ہی جانتا تھا اوپر سے غصہ اسپر الگ چڑھ رہا تھا کہ اسے دیکھائی نہیں دیا کہ وہ کیا پی رہی ہے

وہ ساز کو بہت پاک سمجھتا تھا بہت معتبر تبھی اسے کم از کم اپنے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش نہیں کی تھی ورنہ یہ کام کوئی مشکل بھی نہیں تھا

اٹھو واشروم میں چلو" وہ اسے گھسیٹ کر اٹھانے لگا مگر ساز نے اسے دھکیلا اور کمرے کے بیچ میں گول گول گھومنے لگی

عمر اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا اتنی ٹھنڈ میں بھی اسکی سانسیں پھول گئیں تھیں اور پیشانی پر ایک پسینے کی لکیر سی نکل آئی تھی---------

عمر" وہ گول گول گھومتی اس سے پہلے بیڈ میں جا کر لگتی عمر نے اسکی کمر میں اپنا بازو سختی سے ڈالا اور اسے روکا

وہ ہنسنے لگی

" عمر موسم کتنا اچھا ہے دیکھیں دھوپ نکل رہی ہے

ہاں تمھارے دماغ پر بھی دھوپ نکلی ہے پاگل" وہ چیڑ گیا

کیا دھوپ نہیں نکل رہی" وہ ہونٹ نکال کر رونے کو بے چین ہو گئ

اچھا بابا نکل رہی ہے واو" وہ عاجز سا بولا اور اسے واشروم میں لے جانے لگا

گرم پانی دماغ پر پڑتا تو کچھ بہتر ہوتا ہاں نشہ اترتا نہ لیکن کافی فرق پڑتا کم از کم وہ پاگلوں والی حرکتیں نہ کرتی۔

یپ" وہ اچھلی

ساز" وہ بھڑکا

وہ رک گئی اُسے دیکھنے لگی

"عمر ہم دھوپ میں چلیں مجھے گرمی لگ رہی ہے

اف" وہ لمحوں میں عاجز آیا تھا اسے چھوڑ کر بیڈ پر بیٹھ گیا

کیا ہوا آپ ناراض ہو جاتے ہیں جائیں میں خود ہی چلی جاؤ گی" اسنے سر جھٹکا

سامنے پوری گلاس وال شیشے کی تھی جس میں سے باہر کا منظر واضح تھا

خالی پلاٹ تھا اور ہریالی اور درخت اور گھیرہ اندھیرہ اس وقت سردی کی

شدت سے تو جیسے درخت بھی اکڑے کھڑے تھے اسے دھوپ لگ رہی

تھی۔۔۔۔

عمر نے اسے نہیں روکا وہ سیدھا شیشے میں جا کر بجی اور پھر شیشے کو گھورنے

لگی اور پھر وہیں بیٹھ کر رونے لگ گئ

میں پاگل ہو جاؤ گا اچھا بھلا کھانا کھانے کا موڈ بن گیا تھا دل تو کرتا ہے ایک

لگاؤ" اسنے ہاتھ اٹھایا وہ اپنا چہرہ چھپا گئ

اسنے پی آئے کو کال کی مگر جیسے وہ بھی گھوڑے گدھے بیچ کر سو گیا تھا

لیکن کیوں وہ اسکی ڈیوٹی پر تھا اسے غصہ چڑھا یہاں سے وہ نکل نہیں سکتا تھا اور حالت یہ رہے تو صبح تک وہ پاگل ہو جائے گا اسنے دروازہ بجایا لیکن کسی نے نہیں کھولا جبکہ ابھی کچھ دیر پہلے اسنے کھانا گرم کرایا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے اسنے کھانا گرم کرایا تھا عمر نے دروازے میں لات ماری

اور غصے سے دوبارہ اندر آگیا

وہ اب بھی وہیں بیٹھی تھی

سردی لگ جائے گی اٹھو وہاں سے اسنے ساز کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور اٹھتے ساتھ ہی ساز نے اسکی گردن میں اپنے دونوں بازو حائل کیئے اور اسکے سینے سے لگ گئی

عمر ایک لمحے کے لیے ٹھہر گیا جبکہ ساز کی انگلیوں کی گردش جو کہ وہ بخوبی جانتا تھا نشے کی وجہ سے ہو رہا ہے کیونکہ اگر وہ نشے میں نہ ہوتی تو عمر کے اتنے قریب تو وہ اتنے عرصے میں پہنچی بھی نہیں تھی آنکھوں میں محبت کا جو طوفان تھا عمر دیکھ سکتا تھا اور اس طوفان کی آمد کو وہ خاموشی سے کھڑا دیکھ رہا تھا

اس طوفان کو لانے والا بھی وہ خود تھا

آپ۔۔۔آپ اچھے ہیں" وہ اسکی انکھوں سے نشے میں بھی آنکھیں چرا گئ

عمر دانت پر دانٹ چڑھا گیا

اسنے آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور اسکی جانب پھر سے دیکھا جس نے اسکے شانے پر سر رکھ لیا تھا

" عم۔۔عمر

آپ بہت اچھے ہیں آپ۔۔۔اپ اچھے لگتے ہیں مجھے۔۔آپ مجھے پہلے اچھے نہیں لگتے تھے پھر آپ مجھے تھوڑے اچھے لگے اور اب پورے اچھے لگ گئے ہیں" وہ منہ بنا کر بولی

عمر سنجیدگی سے سنتا رہا اسنے ارد گرد دیکھا

یہ اسکا قصور نہیں تھا ایسا الجھایا تھا اسے اپنی باتوں میں کہ وہ پھنس گئ تھی اور ریزلٹ یہ ہی ہونا تھا پھر سے کیوں سمجھ نہیں ارہی تھی کہ نتیجہ اچھا نہیں

عمر" وہ اسے جھنجھوڑ گئ

کیا عمر عمر۔۔۔۔ہٹو یہاں سے بیوقوف لڑکی ہو تم تمھیں شراب اور پانی کا فرق نہیں پتہ" وہ غصے سے بولا۔

آپ ڈانٹ رہے ہیں" وہ آنکھیں جھپکنے لگی

یہ یہ جو تم اداکاری کر رہی ہو اور۔۔اور یہ تم نے دوپٹہ کیوں اتارا ہے ساز ایک جھانپڑ کھاؤ گی مجھ سے" وہ بھڑک کر اسپر دوپٹہ اوڑھ گیا

مجھے نہیں لینا دوپٹہ مجھے گرمی لگ رہی ہے اتنی تیز دھوپ میں دوپٹہ کون لیتا ہے اپ اپ لڑکے دنیا میں مزے کرتے ہیں ہم لڑکیوں تو گھٹ گھٹ کر مرنے آئی ہیں پانچ گز کا سوٹ پہنو اور دو گز کا دوپٹہ آپ چاہتے کیا ہیں مر جاؤ" وہ بھنائی

عمر کو بے ساختہ اسکے چھیڑنے پر ہنسی اگئ جبکہ وہ اس موڈ میں نہیں تھا فکر مند ہو گیا تھا

ہنس لیں ڈانٹتے ہیں ہنستے ہیں باہر جانا ہے مجھے" وہ ضدی لہجے میں بولی

باہر سردی ہے" وہ مسکراہٹ روک گیا

" آپ اندھے ہیں

ہاں میں اندھا ہوں اور نشے میں بھی میں ہوں" اسنے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر واشروم میں پھر سے لے جانے لگا

مجھے نہیں اتارنا نشہ" وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر بولی

دیکھ لو" وہ وارن کرنے لگا

دیکھ لیا" وہ خوش ہو گئ

ٹھیک ہے پھر مجھے مت کہنا کہ میں نے کیا ہے یہ صبح تیزاب سے غرارے

بھی خود ہی کرو گی" وہ شانے اچکا گیا اور صوفے پر بیٹھ گیا ساز اسکے سامنے

کھڑی تھی۔

ساز نے اپنے ریشمی بالوں کی چوٹیاں کھولنی شروع کی

ساز" عمر حیرانگی سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے گا

" یہ کیا کر رہی ہو

مجھے نہ اپنے بال کھولنے کا بہت شوق ہے لیکن کوئی گھر میں کھولنے ہی نہیں

دیتا میں کھول رہی ہوں تائی جان چڑیل ہیں نہ" وہ مصروف سی بولی عمر نے

نگاہ پھیرلی

اسکے لمبے بال آبشار کی طرح پھیل گئے

ریشم سے بھی زیادہ نرم و ملائم لگ رہے تھے عمر نے مٹھیاں بھینچ لیں

اچھے لگ رہے ہیں نہ" وہ گھوم گھوم کر اسے دیکھانے لگی

عمر کو لگا ہیٹر تیز ہو گیا ہے اسنے ریموٹ تلاشنا چاہا

آپ مجھے نہیں دیکھ رہے" وہ منہ بنا کر اسکا چہرہ اپنی طرف موڑتی بولی

دیکھ رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ تم صبح یہ سب یاد کر کے یقیناً دو سالوں

کے قیدیوں کے پانی کا انتظام کر کے جاؤ گی" وہ بولا اور اچانک سازا سکی گود

میں بیٹھ گئ

عمر ایکدم چونکا وہی ریشمی بالوں جن کو چھونے کی خواہش میں اسنے خود کو

روکا وہ اب اسکے ہاتھوں میں خود باخود تھی

یہ کیسی خوشبو تھی جو اسکے ارد گرد سے اٹھ رہی تھی یہ بس عمر کو محسوس ہو

رہی تھی

وہ اسکی گود میں بیٹھی تھی جیسے صوفے پر بیٹھی ہو ٹانگیں چڑھا کر اسکی

گردن میں بازو ڈالے۔۔۔

وہ سکون سے بیٹھ گئ

اب آپ نے صرف مجھے دیکھنا ہے" وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی

مجھے اکسانا بند کروں پشتاؤ گی پھر تم" وہ بھڑک کر اسے دور کرنے لگا

اپکو کیا ہے" ساز نے اسکے گال پر ہلکا سا تھپڑ مار دیا

اپکو چاہیے آپ مجھ سے پیار سے پیش آئیں

وہ نہ ایک دن میں نے نہ کچھ دیکھا تھا" وہ شرمائی شرمائی سی بولی

کیا" عمر حیران ہوا وہ باتیں اگل رہی تھی تبھی وہ متوجہ ہوا اور اسکی کمر میں

ہاتھ بھی ڈال کر اسے مزید قریب کر لیا۔

" کیا دیکھا تھا

وہ ارہم بھائی لون میں نہ ایک مووی دیکھ رہے تھے تو وہ" اسکے گال سرخ

ہوئے

کیا وہ" عمر نے تیوری چڑھائی

تو اسنے میں۔۔۔ میں نے دیکھ لیا تھا کہ ہیرو ہیروئین سے بہت سارا پیار

کیسے کرتا ہے" وہ جلدی سے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ گئ

معلوم نہیں کیوں عمر کو شدت سے غصہ آیا دل کیا ارہم کے تو کھینچ کھینچ کر

دو چار اور لگا دے

گھر میں ایسی چیزیں دیکھنے کا مقصد اب کسی کا معصوم ذہن وہ خراب کر چکا تھا

ہاں عمر خیام ابو بن جاؤ اب تم خود بڑے اچھے ہو" اسکے دل نے ایکدم کہا

جبکہ وہ اپنے دل کو بھی گھور گیا کہ وہ اتنے غصے میں تھا ساز تو بہت معصوم سی

تھی اسے ان چیزوں کی کیا خبر

بہت اچھی بات ہے شرم نہیں آتی" وہ بولا

آتی ہے" وہ شرمندہ ہو گئی پلکیں جھکا گئیں اتنی بڑی بڑی پلکیں اور اسکا نرمائی

کا احساس لیے چہرہ اسکے بے حد نزدیک تھا۔

" ہاں تو نہیں دیکھنا آئندہ ایسا کچھ

لیکن اس دن آپ بھی دیکھ رہے تھے" اسنے وہ دن یاد دلایا

بڑا تیز دماغ ہے میں دیکھ سکتا ہوں تم نہیں دیکھو گی مجھ سے ایک تھپڑ کھاؤ گی آئندہ فضول بولی" وہ گھور گیا اسکا ضمیر اسے طعنے مار رہا تھا جنھیں وہ اگنور کر گیا

" ٹھیک ہی مگر امی نے بتایا تھا کہ پیار تو ہوتا ہے

کون ہے تمھاری امی پوچھتا ہوں آج جا کر ان سے " وہ چیڑ گیا

آپ غصہ کر لیں " وہ بھی غصے سے اٹھ گئ

اور عمر کو جو ابھی کچھ دیر پہلے اپنائیت کا احساس تھا وہ جاتا رہا ایسا لگا اسے نہیں جانا چاہیے اسکی قربت میں سے "

اسنے دوبارہ کھینچ کر اسے وہیں بیٹھا لیا اسے طریقے سے۔

غصہ نہیں کر رہا روک رہا ہوں خود کو تم بیوقوف ہو اور میں نہیں چاہتا تم صبح پشتاؤ" اسکے چہرے کی نرمی کو اپنی انگلیوں کے پور سے چھوتے وہ کہہ گیا

اتنے نرم تھے اسکے گال کہ عمر کا دل کیا بار بار چھوئے ساز کی بہکی بہکی نگاہیں اور بکھرے ہوئے بال

تمھیں مجھ سے محبت نہیں کرنی چاہیے تھی ان ساری باتوں میں بس یہ

بات بڑی ہے ساز میں تمھیں محبت نہیں دے سکتا نہ ہی تم سے کر سکتا

ہوں "اسکے چہرے پر اپنی انگلی سے سطر بناتے وہ اسکی انکھوں کو مزید بہکا رہا

تھا جبکہ اسکی آنکھوں کے خمار کو دیکھ کر نشہ سا دماغ میں اترتا محسوس کرنے

لگا

ساز پیچھے کو لیتی چلی گئ اور عمر اسپر اگیا وہ بار بار خود کو روک رہا تھا بار بار اسنے

خود کو تنبیہ کی

بہت معصوم ہو تم میں نہیں چاہتا میرے ہاتھوں مسلی جاؤ میں اس وقت

تک صرف رحم دل ہوں جب تک تمھیں مجھ سے محبت نہ ہو اسکے بعد

میری رحمدل ختم ہو جاتی ہے" وہ جھکا اسکے چہرے کے نیچے شفاف گردن پر

اپنے ہونٹ رکھ دیے

ساز کا ایک سانس سا پھولا اور عمر نے اپنا چہرہ ہٹا لیا

تم میری سختی میری بے رخی سہہ نہیں سکتی میں محبت کا عادی نہیں ہوں" وہ

اسکے بالوں کو سنوارتا ان میں انگلیاں چلانے لگا

ساز نے بھی اسکی گردن میں بازو ڈالے لیے

مگر۔۔۔ مگر میں بری نہیں ہوں" وہ سچ بولی تھی

عمر اس سچ پر انکھ بند کر کے یقین رکھتا تھا

جانتا ہوں" اسکے ہونٹوں کو انگوٹھے سے رگڑتا وہ بولا

مگر میں بہت برا ہوں کیونکہ مجھے امید نہیں تھی تم ایک شرابی سے محبت کرنے لگ جاؤ گی ہمارا تو کوئی جوڑ ہی نہیں شرابی نشئی جواری اور اب چور۔۔ اور تم نازک سی نرم سی معصوم سی مولانی جو پانچ وقت کی نمازیں ہے جس کے چہرے پر نمازوں کا نور چمکتا ہے جس کی آنکھوں میں نور ہے جس کے وجود میں بھکی بھکی سی خوشبو ہے جو قابل محبت ہے لیکن غلط انسان سے سر پھوڑ رہی ہے "

وہ اہستگی سے بولتا بولتا اسکے ہونٹوں کے قریب آیا اسکے ہونٹوں کو اسی طرح دیکھنے لگا جس طرح وہ بہکی بہکی نظروں سے اپنی شراب کی بوتل کو دیکھتا تھا

سازنے اپنے ہونٹوں کو پاؤٹ بنایا لیکن عمر ہلکا سا دور ہو گیا

" یہ آگ ہے اس میں جلنا کیوں چاہتی ہو

وہ اسکے منہ بنانے پر پھر منہ کھولتا اسکے قریب ہوا اور بنا چھوئے ہی دور ہوا اور اسی طرح وہ جیسے انوکھے سے طریقے سے اسے بن چھوئے اپنا احساس دینے لگا ساز بے چین سی ہوئی اسکی گردن میں بازو ڈالے لے مگر بے سود وہ عمر خیام تھا بے چینی کی مار مار کر لطف لے رہا تھا

عمر" وہ جیسے بے چارگی سے اسے دیکھنے لگی

یہ محبت کی سزا ہے تمھیں اجازت نہیں دی تھی کہ مجھ سے محبت کرنے لگ جاؤ" وہ بولا اور پیچھے ہٹ گیا ساز چہرے پر ہاتھ رکھ گئی

اچھا بس بس کنڑول کرو خود کو میں نہیں تمہیں اپنا عادی بنانا چاہتا اٹھو بستر " میں لیٹ اور یہ چونچ بند ہو جانی چاہیے اب

وہ بولا

نہیں اٹھو گی" وہ صاف مکر گئ

عمر نے طویل سانس کھینچا اور اسے بازو کی گرفت میں بھر لیا

عمر کے سینے میں چہرہ چھپائے چوری چوری مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی وہ۔۔۔

عمر نے اسے لٹایا اور خود دوبارہ صوفے پر جاتا کہ ساز نے اسکا بازو پکڑ لیا

۔۔۔

نہ کرو وہ جو برداشت نہ کر سکو" وہ فورا اسکے چہرے پر جھکتا بولا وہ جذبات سے لبریز نظروں سے اسے دیکھنے لگی مگر بہکی بہکی نگاہیں تھیں

وہ ان نگاہوں کے اگے ہارنے لگا ایک بٹن پر ہاتھ مارا چار واطراف اندھیرہ چھا گیا اور اپنی شادی کے اتنے عرصے بعد وہ دونوں پہلی بار ایک ساتھ تھے

عمر نے لحاف ڈالا وہ اسکے سینے میں سمٹ گئ۔

عمر کے دل پر جیسے اسکا چہرہ تھا

اسکے دل کی سخت دیواروں میں دھاڑ ڈال رہی تھی لیکن ایسے بھی وہ ڈالنے نہیں دیتا اسنے آنکھیں بند کر لیں جبکہ لبوں پر ایک ہی بات تھی

عمر آپ بہت اچھے ہیں" یہ لفظ جیسے چبھتا تھا اسے۔۔۔ "

کوئی اسے کیسے اچھا سمجھ سکتا ہے وہ قطعی اچھا نہیں ہے

آنے والا وقت ممکن تھا اسکے لیے مختلف ہوتا عمر نے جیسے آخری بار ہر بند توڑ کر اسے اپنے بانہوں میں بھینچ لیا

ساز اسکے بازو میں تھی عمر خود میں بھینچے اسے دیوار کے دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔۔ جبکہ وہ سو چکی تھی

وقت ہاتھ سے گزرنے لگا

وہ اسے خود میں بھینچے ہوئے تھا جیسے ایک لمحہ بھی نہیں چھوڑے گا جیسے وہ ہر لمحے اسکو اپنا کر لے گا

آج تک کئی لوگوں نے اس سے محبت کے دعوے کیے لیکن انکا پیسوں کا مطالبہ عمر کو بدظن کرتا چلا گیا

لیکن اسنے دیکھا تھا وہ قیمتی چیک آج بھی اس دراز میں رکھا تھا اور جب جب وہ یہ چیک دیکھتا اسکا سینہ جیسے فخر سے چوڑا ہو جاتا ہاں وہ چیک اسنے اسے دے دیا تھا وہ اسے استعمال کر سکتی تھی ممکن تھا اپنے بھائی کو دے دیتی لیکن وہ چیک محفوظ سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا گواہ تھا اسکی ساز بہت معصوم ہے اسے پیسوں کی حرص نہیں تو اب عمر اسکے لیے کیا کر سکتا تھا سوائے محبت کہ وہ نہ محبت کر سکتا تھا اور نہ ہی اسے بیوقوف بنانا چاہتا تھا

رات جیسے آنکھوں میں کٹ گئی

لمہ بھر خو بھی اسنے اسے خود سے الگ نہ کیا کہ دن نکل آیا

اسنے کمرے میں پھیلتی روشنی کو توجہ دی ہی نہیں۔۔۔۔۔

وقت گزرتا جارہا تھا وہ چاہتا تھا وہ اسکے بازو میں ہی سو کر اٹھے اگر اس کمرے سے نکلنے پر وہ اسکے لیے مختلف ہوتا تو وہ اس کمرے میں اسکو اپنائیت

کا وہ ہی احساس دینا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا وہ اسکے بازو میں ہی اٹھے وقت گزرتا جا رہا تھا وہ تھکا نہیں اسے نیند نہیں آئی اسے بے زاری نہیں ہوئی اور ساز کسمسائی

عمر کے لبوں کی تراش میں سرائیت سے مسکراہٹ دوڑ گئی

وہ ہوش میں آنے لگی اسے نیند میں ہی دور کرنے لگی

عمر نے اسے چھوڑ دیا

بند آنکھوں سے دوسری طرف کروٹ لے کر اسنے جیسے لحاف کو خود پر لپیٹنا چاہا کہ عمر نے اسکی گردن کی پشت پر اپنے ہونٹ رکھے اور دور کر لیے

گڈ مارنیگ ہنی" جان بوجھ کر وہ اسے رلانے کا پورا اہتمام کر رہا تھا

مسکراہٹ روکے اسکی صورت دیکھنے لگا جس نے جھٹکے سے پٹ کر آنکھیں کھولیں تھیں

آآآ" اچھل کر لمحوں میں دور کھڑی ہو گئی

عمر" وہ چلا اٹھی

ریلکس ساز کیا ہو گیا ہے تھکا ہی دیا یار تم نے تو" وہ گردن موڑتا جیسے

تھکاوٹ اتارنے لگا اور ساز کو لگا ابھی زمین کھلے گی آدھی تو وہ اس میں سما

جائے گی بھلا کیا کر رہی تھی وہ اس سے چپکی

وہ منہ کھولے بستر میں پڑی شکنیں کو دیکھنے لگی

" منہ بند کرو بلکل وہی ہوا ہے جو تم نے ارہم کے موبائل پر دیکھا تھا

وہ بولا اور واشروم کی سمت بڑھ گیا

ساز کی آنکھیں مزید کھل گی عمر نے مڑ کر آنکھ دبائی اور مزے سے ہنسی

روکتا واشروم میں گھس گیا

میں عمر۔۔۔ارہم بھائی میں نے "اسکی یادداشت میں گویا سب واپس آنے

لگا

اسنے شراب پی تھی اسنے حرام پی لیا پھر عمر کے ساتھ اور ارہم بھائی والی

بات وہ کیا کیا بولی اسنے کیا حرکتیں کیں

یہ اللہ" وہ منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی ہچکی روک گئی جبکہ عمر فریش سا باہر نکلااور گیلے بالوں میں ٹاول پھیر کر اسنے ساز کی جانب اچھال دیا

جاؤتم بھی لے لو ویسے مزاہ کافی آیا" وہ پھر انکھ دباتا اسکا جیسے چہرہ لٹھے کی مانند سفید کر گیا

" میں نے کیا کیا۔۔۔آپ نے میں مجھے شراب پلائی ہے اپ نے

وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنے آنسو بھاتی اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی

مجھے یقین تھا یہ الزام میرے سر ہی آئے گا بلکل میں ہی تو فارغ ہو جو تمھیں شراب پلاؤ گا میرے پاس اپنا منہ تو ہے نہیں اور پتہ بھی ہے کتنی مہنگی ہے جاپان سے منگوائی تھی" وہ بولتا چلا گیا جبکہ ساز اپنے کھلے بال محسوس کر گئی خود پر دوپٹہ۔۔۔۔

اسنے سرخ نگاہوں کو گھمایا اور دوپٹے پر عمر خیام ہی کھڑا تھا

ساز نے اسے دھکیلا اور بس نہیں چلا کہ مکے برسا دے وہ باقائدہ بچوں کیطرح روتی چلی گئی

دوپٹہ سر پر رکھے بالوں کو سمیٹنا بھی چاہتی تھی

عمر کو پہلی بار اسکے رونے پر ہنسی آئی وہ بچوں کیطرح رو رہی تھی

لڑکیوں کے پاس کیا پہلا آخری حل بس رونا ہے رونا دھونا بند کرو پیزا

''' کھاتے ہیں ویسے بھی محنت کے بعد خوراک اچھی ملنی چاہیے

چپ ہو جائیں عمر'' وہ بھڑکی

لو میں کیوں چپ ہوں میں تو تمھیں بتانے والا ہوں کہ کیا کیا ہوا دیکھو میں

'' یہاں انسانوں کیطرح بیٹھا تھا خدا قسم

عمر عمر مجھے نہیں سننا مجھے جانا ظے یہاں سے '' وہ کشن مارنے لگی تھی اسے

عمر خیام کے قہقہے بلند ہوئے ساز بھاگ کر واشروم میں بند ہو گئ

جبکہ عمر ہنستا ہوا سر نفی میں ہلا گیا

پھولوں کا بکے اپنے سامنے دیکھ کر اسنے سائیڈ پر رکھ دیا شاہنواز نے اسکی صورت دیکھی

" کیا تمھیں پسند نہیں آیا

مجھے پھول نہیں پسند " وہ ناک چڑھا کر بولی

بلکل اپنے باپ پر گئی ہو " وہ بھی گھورتے گھورتے جیسے نارمل ہوا

اوکے سنیکس " اسکے پاس اتنے آپشنز تھے کہ کہیں تو وہ پھنستی

میں بچی ہوں " ایزہ نے پھر منہ بنایا

اہ " شاہنواز نے اسکے سامنے موبائل اور ٹیب بڑھایا

اسکا بھائی تو ہر نئی چیز کا خواہش مند تھا وہ کیا پسند کرتی تھی جس سے وہ خوش ہو جائے فلاپ تھے فلحال سارے پلین اسکے۔۔۔۔

میں نے کبھی استعمال نہیں کیا اور نہ ہی عادت " وہ سر جھٹکتے بولی

اب ایک آخری چیز تھی شاہنواز نے اسکے آگے ٹیڈی بئیر کیا اور اسنے اچھل کر اچک لیا چھین ہی لیا گویا اسکے ہاتھوں سے۔۔۔۔

شاہنواز کو لگا وہ امتحان میں پاس ہو گیا ہو۔۔۔۔وہ سکون کا سانس لے گیا

میری طبعیت خراب ہے تبھی آپ دادی جان کے خلاف جا کر مجھ پر توجہ دینا چاہتے ہیں" وہ سنیکس بھی کھانے لگی تھی

دادی جان سے بد تمیزی نہیں کرنی بڑی ہیں ہماری" وہ بچوں کیطرح اسے سمجھانے لگا

خود کو سمجھائیں آپ آپ کرتے ہیں بد تمیزی" اسنے جواب دیا

یہ جب سے تمھارا بھائی آیا ہے تمھاری اتراوٹ عروج پر ہے

ہاں تو آپ بھی تو سیدھے ہو گئے ڈر گئے نہ میرے بھائی سے" وہ فخر سے اسکی صورت دیکھتی آنکھیں گھماتی بولی جبکہ شاہنواز نے اسکی جانب دیکھتے سر جھٹکا

ایزہ نے وہ ٹیب اور موبائل بھی کھینچ لیا۔

شاہنواز آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں برش کر رہا تھا اور پیچھے اسے بھی دیکھ رہا تھا اپنے آپ مسکرا دیا اور پھر مسکراہٹ سمٹ گئ

" تم ڈاکٹر کے پاس جاو گی زمیر آئے گا وہ لے جائے گا

شاہنواز نے واچ پہنتے کہا ایزہ کی اس کی طرف توجہ نہیں تھی

شاہنواز سکندر جب بولے اور کسی کی توجہ نہ ہو اور وہ سہن کر لے ایسا ممکن بھی نہیں تھا

رات مہمان آئیں گے تیار ہو جانا اور بد تمیزی سے گریز" اچانک وہ رک گیا اسکے چہرے کی خوشی کسی میں جا ملی تھی

شاہنواز چند لمحے کھڑا دیکھتا رہا اور پھر جیسے ہوش میں آیا دو انسان ایک نہیں ہو سکتے

اور کسی کے لیے کسی سے محبت کرنا کتنا مشکل تھا وہ یہ جان گیا تھا

ایزہ" وہ غصہ ضبط کرتا اسکے قریب کھڑا ہو گیا

مجھے یہ سیکھنا ہے شاہ اپ سکھائیں نہ" وہ اسے کھینچ گئ

بچی ہو" اسنے اسی کی بات لٹا دی

ہاں" وہ سکون سے بولی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ جو طوطے کی طرح زبان چلنے لگ گئ ہے نہ ایک بات اپنے دماغ سے نکال دو مجھے کوئی ڈر ور نہیں لگتا تمھارے بھائی سے" وہ آنکھیں گھما کر بولا۔

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا

" اچھا بس اب نہ نکالو آنکھیں تمھارے قابو میں آنے والا نہیں ہوں مجھے آپکو کرنا بھی نہیں" صاف مکر گئ

کیوں" اسنے ٹیب ذرا غصے سے پٹخا

آپ میرے ٹائپ کے نہیں مجھے وہ دے دیں کیا ہے اپکو" وہ ٹیب اٹھانے کی کوشش میں تھی جبکہ شاہنواز نے ٹیب کو سامنے زمین پر پھینک دیا

ایزہ کا منہ کھلا گیا لیکن اسنے طے کر لیا تھا وہ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرے گی

ٹیب چکنا چور ہو گیا اور شاہنواز سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا ایزہ اٹھی اور

جلدی سے موبائل اچک کر صوفے کی جانب بھاگ گئ

آپ تو سب توڑ دیں پیسے کی تو قدر نہیں ہے "وہ سر جھٹکنے لگی

کیا ٹائپ ہے تمھاری "اسنے عجلت میں سوال کیا

ایزہ نے اسکی صورت دیکھی اتر سا گیا تھا چہرہ حیرانگی تھی شاہنواز سکندر اور

اسکی باتوں کو اہمیت دے۔

میری ٹائپ "اچانک بدر کا چہرہ آنکھوں میں لہرایا کہ وہ فورا سنبھلی سر جھٹکا

ہاں تمھاری ٹائیپ کیا ہے "وہ جیسے جلدی جاننا چاہتا تھا۔

گڈ لینگوتج ہینڈ سم اینڈ میرے بھائی جیسا انسان "جیسے اسے یاد آ گیا

شاہنواز نے گھیرہ سانس لیا۔

ہاں چھچھورا "وہ بیوی کے آگے عمر سے بھی چیڑ گیا

دیکھیں یہ کوئی مذاق نہیں ہے میرا بھائی دنیا کا سب سے خوبصورت مرد ہے

" اور یہ سچ ہے

ہاں خوبصورت تو تم اور وہ ہو باقی سب کو تو ویسے ہی رف عمل کے لیے بھیج

دیا

شاہنواز جہاں کھڑا ہو جائے نہ آگے کوئی انہیں سکتا اسکے" وہ بے دھیانی

میں اس سے لڑ تا رہا تھا

ایزہ کو مزاہ آ رہا تھا

بس بس ایسا بھی کچھ نہیں" اسنے بات ہوا میں اڑا دیں اور آہستگی سے کمرے

سے نکل گئ

شاہنواز جو 35 سالہ مرد تھا ایک لمحے کے لیے شیشے میں مڑ کر خود کو دیکھا وہ

واقعی ایک بھرپور وجاہت کا مالک تھا اور یہ سچ تھا جہاں وہ کھڑا ہو جاتا اسکے

سامنے کوئی نہیں ٹک سکتا تھا

چھٹانک بھر کی لڑکی اسے کمپلیکس میں ڈال گی

وہ اپنی حرکت پر خود پر غصہ کرتا خود بھی نیچے آگیا وہ دادی جان کے پاس

بیٹھی تھی۔

دادی جان آپ ایسے چپ نہ ہوئے نہ" وہ بولی

" بس زیادہ پٹ پٹ نہ کر تو نے ہی کہا اس سے وہ بولے میرے اگے سچی میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا آپکے پوتے کی قسم" وہ جلدی سے بولی آئے ہائے خبر دار جو آج کے بعد قسم کھائی اسطرح نہیں کوئی قسم ہوتی بلاوجہ یہ تو لڑکی سر پر سوار ہو گئی" وہ منہ بنا کر بولی شاہنواز سامنے بیٹھا یہ سب خاموشی سے دیکھ رہا تھا ایزہ پہلے سے کافی مختلف لگ رہی تھی معلوم نہیں توجہ کا اثر تھا یہ کچھ اور مگر وہ کافی حد تک مختلف لگ رہی تھی

اتنا بھی قیمتی نہیں ہے" وہ منہ بنا کر بولی

شاہنواز نے ائی برو اچکا کر اسکی شکل دیکھی

آئے ہائے تو دیکھ رہا ہے کیسے کھینچی کیطرح چلتی ہے اسکی زبان ذرا جو یہ عمر کا بھی لحاظ رکھے" وہ گھورتے ہوئے بولی

میرا مطلب" وہ اٹک گئی

بس اپنے مطلب والے مجھے نہ سمجھا اور ایک بات بتا سارا سارا دن اس

موئے درخت کے نیچے بیٹھی رہتی ہے سائے وائے چمٹے ہوتے ہیں

درختوں کو دیکھ میرے پر پوتے یہ پوتی کو کچھ ہوا تیری ہڈیاں توڑ دوں گی"

وہ آنکھیں سکیڑ کر بولیں جبکہ ایزہ سر ہلا گئ

اسکا واقع دل نہیں لگ رہا تھا وہ کچھ نہیں بولتی تھیں

اور وہ تیرا بھائی ہے واقعی" دادی جان کے سوال پر شاہنواز نے انکی جانب

دیکھا۔

جی وہ میرے بھائی ہیں" وہ تو اترا ہی گئ تھی جب سے بھائی اکر گیا تھا جیسے

سب مل گیا ہو۔

بہت ہی بگڑا ہوا ہے" وہ جیسے اس دن کو یاد کرتے ہوئے بولیں ایزہ نے منہ

بنا کر شاہنواز کو دیکھا وہ ان دونوں کی اس بیکار کانووکیشن کا حصہ بننا ہی نہیں

چاہتا تھا۔

دادی جان مہمان ارہے ہیں کچھ تو آپ کو کوئی دقت تو نہیں یا پھر میں اپکو

" کچھ دیر کے لیے انکل کے ہاں چھوڑ آؤ

دادی جان کی بہن کا گھر بھی اسلامہ اباد میں تھا

تو نظر لگوائے گا شاہ" وہ ایزہ کو دیکھتی بولیں

نہیں لگتی نظر فکر نہ کریں میری نظریں پوری پوری ہیں آپکی بہو پر" وہ اسے

دیکھنے لگا جو چھوٹی سی پیشانی پر بل ڈال گئ۔

شاہ نے نگاہ پھیری۔

ہاں چھوڑ آ" وہ بولیں

جبکہ ایزہ نے ان کی اٹھنے میں مدد کی تو شاہنواز نے انکا ہاتھ تھام لیا وہ دونوں

باتیں کرتے ہوئے باہر کی جانب چل دیے

دادی جان اب بھی اسکی برائیوں میں لگیں تھیں

لیکن ایزہ کو برا نہیں لگ رہا تھا معلوم نہیں کیوں اسے ہنسی ارہی تھی اب وہ آنے والی نسل کی لیے کو نشیس تھیں یہ پھر یہ انکی عادت تھی شاہنواز بھی تو کچھ نہیں بول رہا تھا۔

سارا دن کچھ نہیں کھاتی اس موئے درخت کی تو عاشق ہو گئی ہے لو بھلا پتہ ہے ماں بننے والی ہے تو کچھ تو خیال کرے

پتہ نہیں کہاں سے آج کل کی لڑکیوں کو اتنی ہوا لگ گئی اسے مسلسل آوازیں ارہیں تھیں

ایزہ کو لگا وہ کھل کر سانس لے پا رہی ہے اسنے ایک گھیرہ سانس بھرا وہ مسکرا رہی تھی

کیوں بے ساختہ ہی مسکراہٹ نے لبوں کو کیوں چھوا

کیا شاہنواز کی توجہ سے؟ اسے ہنسی آئی وہ مختلف چیزیں لایا تھا

اسے تو ساری چیزیں پسند تھی مگر اکڑ بھی دیکھانی تھی لیکن فلحال یہ سمجھ سے باہر تھا وہ بدل کیوں رہا تھا وہ باہر لون میں آ گئی

مالی پودوں کو پانی دینے میں مصروف تھا حالانکہ اتنی سردی تھی پھر بھی وہ پانی دے رہا تھا وہ کھڑی دیکھنے لگی اور دل کیا کہ وہ خود بھی پانی دے وہ آگے بڑھی اور مالی سے پانی کا پائپ لے لیا ایزہ بی بی آپ گیلی ہو جائیں گی" پانی اچھا خاصا گرمائش لیے ہوئے تھا تازہ پانی تھا اسے بہت اچھا لگا

یہ تو کافی گرم پانی ہے" وہ خوشی سے بولی

جی بی بی تازہ پانی دیتے ہیں شاہنواز صاحب غصہ کر جاتے ہیں ورنہ" مالی بولا

وہ کیوں غصہ کرتے ہیں" وہ حیران ہوئی۔

جی شاہنواز صاحب کو بہت پسند ہیں پھول پودے یہ باغ جی انھوں نے بڑی بی بی کے لیے لگوایا تھا کیونکہ انھیں بھی پھول بہت پسند" اچانک مالی جیسے تھم گیا یہ وہ کیا بولے جا رہا تھا ایزہ کے سامنے خوف اسے چہرے پر پھیلا کیونکہ ایزہ اسکی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

کون بڑی بی بی" اسنے بالآخر سوال کر ہی لیا

وہ جی بڑی بی بی" وہ ایسے بولا جیسے کہہ رہا ہو دادی جان

او اچھا دادی جان کا کہہ رہے ہیں اچھا لیکن انھیں کبھی باہر آتے اور لون میں بیٹھتے نہیں دیکھا" وہ بولی تو مالی خاموش ہو گیا

پودے تو مجھے بھی پسند ہے خاص کر وہ جگہ جہاں جھولے کے ارد گرد کئ پھول ہیں

"خیر آج میں پودوں کو پانی دوں گی آپ وہاں کھڑے ہو جائیں

صاحب غصہ کریں گے" وہ بے چارگی سے بولا

ایک کام کریں وہ آپ پر غصہ کریں گے نہ تو آپ یہاں سے چلے جائیں جتنا غصہ ہو گا مجھ پر کر لیں گے" وہ آئیڈیا دیتی بولی

لیکن میں ایسا نہیں چاہو گا" وہ بولی تو مالی نے نفی میں گردن ہلائی

" نہیں آپ مجھے

آپ جائیں وہ پاوں پٹخنے لگی۔

اور بہت زیادہ تردد کے بعد مالی کی ہار ہوئی اور اسے وہاں سے جانا ہی پڑا۔۔۔۔

ایزہ نے پودوں کو پانی دینا شروع کیا اور پودوں کو کیا دیتی وہ تو سارا پانی خود پر گیرا چکی تھی اور پھر اسنے مالی کا سامان اٹھا کر اپنی مرضی سے چھاڑیاں کاٹنی شروع کر دی۔

یہاں تک کے وہ ایک پودے کے قریب آئی وہ مرجھا سا رہا تھا لیکن اسکو زبردستی بندھ کر کھڑا کیا ہوا تھا ایزہ نے اس پودے کی شاخ کاٹ کر پھینک دی

شاہنواز اپنے دوستوں سے بات کر رہا تھا آج اسکے گھر سب نے آنا تھا سیاست میں آئے روز کی پارٹیز کوئی اتنا بھی بڑی بات نہیں تھی وہ اندر ایا گاڑی پورچ میں پارک کر کے وہ جیسے ہی مڑا یوں لگا جان سی نکل گئی ہو

موبائل پھینکتا وہ تقریبا دوڑا تھا

ایزہ" اسے غصے سے چیختے اسنے پیچھے کھینچا اور معلوم نہیں کیسے اسکا ہاتھ اٹھا اور ایزہ کے نازک گال پر نشان چھوڑ گیا

کیا کر رہی ہو یہاں ہاں تمھیں کس نے حق دیا یہاں کسی چیز کو چھونے کا کس کی اجازت سے تم نے یہ شاخ کاٹی ہے تم نے یہ یہ کاٹ دی تم جانتی بھی ہو کتنی مشکلوں سے اس پودے کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں میں یو جسٹ آبل شیٹ تم ایک بیوقوف احمق لڑکی ہو دل تو کر رہا ہے تمھارا بازو کاٹ دوں" وہ دھاڑ رہا تھا ایزہ کی آنکھوں میں آنسوں سیلاب کیطرح پھیل گئے وہ شاہنواز کو تو کبھی اسکے خاص ملازم جو کہ زمیر تھا دور کھڑا تھا اسے دیکھتی سر جھکا گئ

بیوقوفی کی بھی حد ہوتی ہے مجھے سخت زہر کرتا ہے یہ بے تکہ بچپنا میچور بنو شادی شدہ ہو اور ماں بننے والی ہو آئندہ تمھیں لون میں دیکھا تو سر یسلی ایزہ میں تمھارے ٹکڑے کر دوں گا" وہ دھاڑا

دفع ہو جاؤ" وہ بھڑ کا اور ایزہ اندر بھاگ گئ

شاہنواز نے اس شاخ کو اٹھایا ایسا لگا اسکے دل کا کوئی ٹکڑا الگ ہو گیا ہو اسنے اس شاخ کو دیکھا اور ایک منظر آنکھوں میں لہرایا گیا

"آپ میرے ساتھ گھر چلیں

"جی نہیں میرے پاس اپنا گھر ہے

"پلیز چلیں وہ گھر میں نے اپکے لیے خرید اہے

" کیوں

تاکہ جب اپکا شوہر اپکو باہر نکال دے تو آپکے پاس رہنے کی جگہ ہو کیونکہ آپ نے شادی تو مجھ سے کرنی نہیں" وہ خفگی سے بولا

تم بلاوجہ خرچے کرتے مت پھیرو میرے پاس میرا گھر ہے" وہ صاف مکر گئی اتنی ہی سنگ دل تھی

"ایک بار بھی اپنے قدم نہیں رکھیں گی وہاں

تم پاگل ہو گئے ہو" وہ مسکرائی۔

ہاں شاید ایک بار چل لیں دوبارہ کبھی ضد نہیں کروں گا" وہ بولا تو ایک گھیرہ مگر حسین سانس کھینچ کر وہ سر ہلا گئی اور اسکے بعد وہ دو روز بعد خود آئی تھی

اور اسکے لیے یہ پودا لائی تھی اپنی جان سے زیادہ اسنے اس پودے کی حفاظت کی اور آج وہ اسکی شاخ کاٹ گی

کتنا مشکل تھا اسکے لیے اس شاخ کو دوبارہ جوڑنا لیکن اب یہ شاخ جڑ نہیں سکتی تھی

پودا تباہ ہو چکا تھا اسکی چہرہ سرخ ہو گیا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایزہ کو ایک اور لگا دے اسنے وہ شاخ اٹھالی اور اسے لیے اندر آگیا جبکہ زمیر نے یہ سب کچھ دیکھا تھا اتنی سی بات پر اتنا شدید ری ایکشن کیوں تھا اسکا۔۔۔

وہ سمجھا نہیں تھا خود بھی لیکن یہ اپڈیٹ عمر کو دینا ضروری تھا اسنے فون اٹھایا اور باہر نکل گیا۔

شاہنواز کا دماغ اتنا خراب تھا کہ اگر وہ کمرے میں چلا جاتا تو یقینا کچھ غلط کر دیتا وہ لاونج میں ہی بیٹھ گیا سر تھام لیا۔۔

اسکا فون بجا تو کچھ دیر تک وہ حوش میں ایا تھا اسنے اپنا فون اٹھا یار مشہ کی کال تھی

"کیا مسلہ ہے تمھیں کب سے فون کیے جا رہے ہیں

ہمم ہاں بولو کیا کام ہے" وہ ارد گرد پھیلے اندھیرے کو دیکھنے لگا وہ سویا نہیں تھا لیکن اتنا کھو گیا تھا اپنے سوا کچھ اسے محسوس نہیں ہو سکا کہ اندھیرہ پھیل گیا ہے

"ارے بھئی تم اپنے گھر کے دروازے کھولو گے تو ہم لوگ اندر آئیں گے

اسنے کہا تو اسنے وقت دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا اسکا گھر اندھیرے میں ڈوب تھا

" مر گئے تھے کیا ملازم

اسنے فون بند کیا اور لون میں اکرزمیر پر دھاڑا جو کہ کانوں میں ائیر فونز لگائے سکون سے آدھا لیٹا ہوا تھا بینچ پر۔۔۔۔۔

دروازہ کھولو" برہمی سے کہہ کر وہ وہیں کھڑا رہا۔

ضروری سی پارٹی تھی اور وہ ان سب سے یوں ہی ملا

رمشہ اسے غور سے دیکھنے لگی

سوری میں ذرا فریش ہو آتا ہوں" وہ بولا اور رمشہ کو ان سب کو ڈیل کرنے کا بیٹھا کر وہ مڑا

تو ملازمہ بھی دوڑتی ہوئی اندر آئی شاہنواز تپ ہی گیا

صاحب جی وہ بیٹا سیڑھیوں سے گیر گیا تھا میرا" وہ شرمندگی سے بولی تو شاہنواز بنا جواب دیے اندر چلا گیا۔

وہ اوپر کمرے میں آیا

ایزہ بیڈ پر پوٹلی کیطرح سکڑی سمنٹی پڑی تھی اور سو رہی تھی

شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا بہت رونے سے تکیہ بھی گیلا کر لیا تھا اسنے اسپر لحاف ڈالا دیا اور خود فریش ہو کر چینج کر کے نیچے اگیا

ایزہ کہاں ہے؟ رمشہ نے کھوجتی نگاہوں سے دیکھا

" سو رہی ہے طبعیت نہیں ٹھیک اسکی

وہ سکون سے بولا اور جیسے ایزہ کا موضوع کرنا نہیں چاہتا ہو وہ ادھر ادھر ہو گیا

اور اپنی پارٹی میں مصروف سا ہو گیا

اشتہا انگیز کھانوں کی خوشبو اور ہلکی پھلکی گفتگو پارٹی میں ایک کلاس سی تھی

اور تبھی دروازہ کھلا

وہ ڈارک پلم ویلویٹ کی ساڑھی میں کمرے سے نکلی اور چلتی ہوئی جب وہ نیچے اتری تو گویا یوں لگا ستاروں میں چاند سا اتر رہا ہو۔

ویلویٹ کی ساڑھی میں جڑے ستارے دور سے ہی آنکھوں کو خیر کر دیتے پھر اسکا نوخیز حسن کمال تھا وہ نیچے آئی شاہنواز لمحے بھر کے لیے بس اپنی جگہ ساکت رہ گیا

نیچے آتے ہی سب سے پہلے وہ رمشہ سے ملی

اسنے ہلکا پھلکا میکپ کر کے اپنے نشان چھپا لیے تھے شاہنواز کو ذرا غصہ بھی ایا

ہر مرد کیا عورت کی بھی نگاہ اسپر تھی

اور آفت تو تب ہوئی جب اسنے اپنے سارے بال ایک طرف کر کے اگے کر لیے اسکی ملائی سی رنگت اور کمر پر گھیرہ گلہ ۔۔۔ پھر تنگ بلاوز وہ خود اپنی جگہ برف کا ہو گیا تھا تو کسی اور کو کیا روکتا

لیکن جلد ہی حوش میں اتے وہ ایزہ کی طرف بڑھا اور اسکی کمر میں بازو حائل کر لیا۔۔۔

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا وہ ہلکا سا مسکرایا اور اسکے بال پیچھے کر لیے ایزہ کسمسا کر اسکے پہلو سے نکلی اور بالوں کو دوبارہ ایکطرف کر کے وہ سب سے یوں ہی ملنے لگی

اسکے چمکتے پاوں پرپل کلر کی اونچی ہیل والے سینڈل میں قیمت لگ رہے تھے وہ سب سے بات کر رہی تھی پچھلے اتنے ماہ میں اتنی بار وہ ان سب لوگوں سے مل چکی تھی اب کوئی آپشن نہیں بنتا تھا وہ جھجھکے شاہنواز نے پھر سے اس کے بال نزدیک جاتے پیچھے کر دیے اور کمر پر گرفت سخت کر لی

شاہنواز تو لگتا ہے تم سے بہت پیار کرتا ہے" ایک عورت بولی وہ شاہنواز کے دوست کی بیوی تھی ایزہ مسکرا دی

جی بلکل انکے پیار کرنے کے بھی الگ ہی طریقے ہیں۔

کبھی عرش پر بیٹھانے کی کوشش کرتے کبھی فرش پر پھینک دیتے ہیں

۔۔۔اب کیا بتاؤں میں اپکو

پارٹی شروع ہونے سے پہلے ہی تھپڑ کھایا ہے" وہ بے ساختہ کھلکھلائی تو محفل جیسے تھم گئ

شاہنواز نے جھٹکے سے اسکی جانب دیکھا جبکہ وہاں قریب کھڑے چند لوگ حیرانگی سے شاہنواز کو دیکھنے لگے

نہیں نہیں ڈرانے والی کوئی بات نہیں ہے مجھے تو عادت ہے۔۔۔ بلکل عادت ہے مجھے آپ ٹینشن نہ لیں" وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی

" اوکے میں ذرا ڈرنک لے آتی ہوں

وہ کہہ کر وہاں سے ہٹ گئ جبکہ اسنے اپنے بال پھر آگے کر لیے تھے۔

وہ لوگ شاہنواز سے سوال نہیں کر سکتے تھے۔

شاہنواز نے نگاہ پھیر لی دانت پر دانت جما لیے

ایزہ لون میں جھولے پر بیٹھ گی اور ہاتھ میں سوفٹ ڈرنک تھی

ہ۔۔۔ہائے "ایک 14 پندرہ سال کا بچہ اسکے سامنے کھڑا ہو گیا وہ اسکی جانب دیکھتی مسکرائی

ہیلو "ایزہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا وہ بچہ جیسے سانس بھر گیا اور ایزہ کھل کر ہنسی

کیوٹ "اسنے اسکا گال کھینچ دیا

آپ بہت خوبصورت ہیں اپکو پتہ ہے جب آپ آئ تو سب جیسے دل تھام گئے "

اچھا" وہ ہنس دی

لیکن شاہ انکل تو بہت بڑے ہیں آپ مجھے سے شادی کر لیں" وہ منہ بنا گیا

ہاہاہا" وہ کھل کر ہنسی

تم مجھے پہلے نہیں ملے نہ" وہ منہ بنا کر بولی

''اف آپ بہت کیوٹ بھی ہیں کیا میں اپکا گال کھینچ سکتا ہوں

ایزہ نے اپنا گال آگے کیا اور وہیں شاہنواز نے اس بچے کا ہاتھ جکڑ لیا اور اتنی شدت تھی اسکا ہاتھ پکڑے جیسے توڑ دے گا

شاہ'' ایزہ کا بس نہیں چلا شاہنواز کے تھپڑ مار دے اتنے ہی جنون تھے اس میں ''

جاؤ اپنے گھر'' وہ سنبھل کر پھر بھی تحمل سے بولا۔

رمشہ نے ایزہ کو دیکھا ایزہ نے کوئی ریسپونس نہیں دیا

اسے اس بچے کی آنکھوں میں آنسو بہت برے لگے تھے بچہ مڑ گیا اور ایزہ جلدی سے اسکے پاس سے بھاگ گئ۔

شاہنواز کھڑا دیکھ رہا تھا

تم پریشان نہ ہو ہم دونوں ڈیٹ پر جائیں گے یہ میرا نمبر ہے'' وہ مسکرائی سچ میں'' وہ بچہ خوش ہو گیا ایزہ بھی مسکرادی

کسی کو خوشی تھما دینا اتنا بھی مشکل نہیں تھا اور وہ اسکی طرح تھی بھی نہیں

کہ ہر انسان پر حکمرانی کرتی وہ صرف 13 سال کا بچہ تھا۔۔۔

تقریبا سب مہمان شاہنواز کا موڈ دیکھ کر نکلتے چلے گئے آخر میں رمشہ ہی رہ

گئی

تمھیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

" یہ امپورٹنٹ تھی پارٹی شاہ کے لیے

اگر آپ انکو اور وہ اپکو اتنا انڈرسٹینڈ کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے آپ

دونوں ہی شادی کر لیتے میرے ساتھ اس تکلف کی ضرورت ہی کیا تھی

ایزہ" وہ رمشہ حیران ہوئی

جی بلکل دور سے اس آدمی کی وجاہت پر کوئی بھی مر سکتا ہے لیکن قریب

سے ان کی بدصورتی صرف میں نے دیکھی ہے اور میں کیوں نہ بتاو۔۔

صرف ایک پودے کی ٹہنی ٹوٹنے پر میرے شوہر نے مجھے مارا ہے۔

اپکو ہی مبارک ہو یہ اپکا شاہ نہ ہی مجھے ان میں دلچسپی ہے اور نہ ہی مجھے لینی

" ۔۔۔تو کسی کا بھی ہوئے مجھے کوئی فائدہ نہیں

وہ اچھی خاصی سنا کر وہاں سے سیدھی ہو گئ تھی اندر شاہنواز ایک لفظ نہیں

بولا رمشہ حیران تھی اسکے نزدیک آئی

تمھیں شرم نہیں اتی "رمشہ غصے سے بولی

" وہ پودا ناز نے لگایا تھا

" وہ مر چکی ہے یار تم کیا حرکتیں کر رہے ہو

ایزہ ناز کی بیٹی ہے اور عمر کی بہن "وہ اہستگی سے بولا

رمشہ جیسے جھٹکا کھا گئ جیسے زبان پر مزید کچھ بھی بولنے قابل نہیں رہا۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

پھر تو تمھیں ڈوب کر مر جانا چاہیے شاہ اسپر ہاتھ اٹھاتے "وہ غصے سے

پھنکارتی وہاں سے چلی گئے ہاں ذہن میں کئی سوال تھے لیکن اس وقت

پوچھنے نہیں چاہتی تھی

شاہنواز تنہا وہیں کھڑا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا اور تو پورے گھر میں بس ملازم بکھری چیزیں اور سامان سمیٹتے دیکھائی دیے اسنے اوپر کی جانب چہرہ اٹھایا وہ کمرے میں تھی وہ سانس کھینچتا اوپر چلنے لگا اسے اسطرح سب کے سامنے نہیں کہنا چاہیے تھا اور مرد بھی کیا سوچ رکھتا ہے غصے میں بیوی پر ہاتھ اٹھالے تو اسکی عزت نہیں گھٹتی اگر وہ ہی حرکت بیوی سب کو بتادے تو عزت گھٹ جاتی ہے وہ اوپر چلتا جارہا تھا اسنے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا ایزہ ڈریسنگ میرر کے سامنے کھڑی اپنے گلے سے نکلیس نکال رہی تھی شاہنواز اسکے نزدیک آیا اور اسکا بازو پکڑ کر رخ اپنی جانب موڑ لیا

یہ کیا تماشا تھا" اسکے سوال پر ایزہ نے اس سے سب سے پہلے اپنا بازو چھڑوایا اور اسکی جانب دیکھنے لگی

آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے " اسنے بھی الگ ہی سوال کیا

" دیکھو جتنا تم سے پوچھا ہے اتنا جواب دو

میرے پاس جواب نہیں ہے کیونکہ سارے جوابات سے آپ آگاہ ہیں " وہ اسکے پاس سے ہٹنے کی کوشش کرنے لگی۔

ایزہ جسٹ شیٹ آپ اتنی زبان درازی نہ کرو تو بہتر ہے کیونکہ تمھیں پتہ ہونا چاہیے تمھارے سامنے کوئی تیرہ سالہ بچہ نہیں شاہنواز سکندر کھڑا ہے

" تو سب سے پہلے اپنا لہجہ اور انداز درست کرو

نہیں کروں گی " ضدی تو وہ سب ہی تھے معلوم نہیں اتنے عرصے اسنے خاموشی سے کیسے کاٹے لیں ایک لفظ نہ اختلاف اٹھایا اب شاید اسکے ارد گرد ڈھارس تھی

ایک تو وہ اپنے بھائی سے ملنے کے بعد مکمل بدل چکی تھی دوسرا اماں بننے والی تھی پھر شاہنواز کا نرم رویہ بھی اس میں ہمت مجتمع کر چکا تھا

شاہنواز نے غصے سے اسکی جانب دیکھا

ڈونٹ ٹیسٹ می " انگلی اٹھاتا وہ جیسے اپنے ضبط اور برداشت کی حدوں کو چھو رہا تھا

مجھے آپکی کسی بات سے فرق نہیں پڑتا میں تو دعا کر رہی ہو کاش کہیں سے بھی عمر بھائی اجائیں تو میں انکو اپکا اصل چہرہ دیکھاو اور یہاں سے چلی جاو "

او قات میں رہو اپنی " وہ دھاڑا

ڈرتا نہیں ہے شاہنواز کسی سے اور اگر کسی دن بھی جرت کی تم نے اس گھر سے قدم نکالنے کی تو طلاق بھی منہ پر مار سکتا ہوں

مجھے منظور ہے " بھیگی پلکوں سے وہ جیسے ضد پر اڑی کھڑی تھی

شاہنواز کو امید نہیں تھی وہ یہ کہے گی اسے لگا تھا وہ ہمیشہ کیطرح ڈر جائے گی سہم جائے گی اسکی جانب دیکھے خود اسکی جانب بڑھے گی

ایزہ اسکے پاس سے ہٹ گئی اور ڈریسنگ روم میں چلی گئی شاہنواز اسی جگہ کو کھڑا گھورتا رہا جہاں وہ ابھی کچھ دیر پہلے موجود تھی

بدر کا کام چل رہا ہے ابو اور ہمارا نہیں آپ عمر کو واپس لے آئیں تاکہ اپنی دوکان میں نیا مال لائیں" ناشتے کی ٹیبل پر ارہم نے باپ سے کہا جبکہ اشفاق صاحب کے چہرے پر سنجیدگی اور سختی بھری ہوئی تھی دانت پر دانٹ چڑھائے بیٹھے تھے۔

بدر کچھ کرو میری بچی بھی وہاں ہے" نجما کچن میں کھڑی رو رہی تھی بدر انکے پاس ایا تو وہ بے چینی سے بولیں

میں کچھ کر رہا ہوں لیکن بات نہیں بن رہی فلحال ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں "

میں تمھارے تایا سے بات کرتی ہوں ہٹو ایسے کیسے وہ خاموش بیٹھ سکتے ہیں آج تیسرا دن ہے بچے کو قید ہوئے کچھ تو کریں" وہ بولیں بدر نے انھیں پکڑ لیا

اس آدمی کے منہ لگنے کی ضرورت نہیں اول تو عمر خود بہت بڑی چیز ہے جو جیل میں اپنی بیوی کو فون کال کر کے بلا سکتا ہے وہ یقینا اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہے تو آپ انکی فکر نہ لیں باقی میں خود بھی دیکھتا ہوں" وہ اسے سمجھانے لگا مگر ماں تھی دھڑ کا سا لگا ہوا تھا دل کو۔

بدر باہر ایا اور صوفے پر بیٹھ گیا

سوہا کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی اب وہ بیمار کیوں ہوئی وہ نہیں جانتا تھا اسے کیا مسلہ ہے لیکن اسنے ساتھ اسے اٹھایا اور ناشتہ بنانے کا حکم دے دیا اشفاق صاحب اور ارہم اسے ہی گھور رہے تھے وہ سمجھ سکتا تھا ان کی تکلیف بدر کی دوکان کارنر کی تھی جبکہ انکی اندر کیطرف تو گاہک کا پہلا رخ اسکی دوکان کی جانب ہوتا تھا اور وہ تو جیسے اپنی خوشیاں دبائے پھر رہا تھا اگر ایک

جگہ اسکی ڈیلینگ ہو جاتی تو انشاءاللہ وہ ترقی کی پہلی منزل پر قدم رکھ لیتا وہ موبائل سکرول کر رہا تھا سوہا باہر نکلی اور اسکی جانب دیکھا

بدر میری طبعیت نہیں ٹھیک آج نجما آنٹی سے بنوا لو" وہ بولی آہستگی سے

بدر نے سر اٹھایا

جا کر ناشتہ بناؤ اور دوسری بات نہیں سنو گا میں" سختی سے کہہ کر وہ پھر موبائل دیکھنے لگا

سوہا کی آنکھیں بھیگ گئیں وہ جیسے اسے توڑ کر رکھ دینا چاہتا تھا

ہاتھ کا بدلہ جسم کو تکلیف دیتا ہے جو دو چار دن میں ٹھیک ہو جاتی ہے لیکن زبان سے بدلہ ساری عمر بھی زخموں کو بھر نہیں سکتا

وہ اسکے لہجے اور لاپرواہی پر ایک گھونٹ حلق میں اتارتی کچن کی جانب بڑھ گئ

تائی جان بھی باہر دیکھائی نہیں دے رہیں تھیں ورنہ سب سے پہلے انکا بولنا تو فرض تھا

اور سوہا کے باپ اور بھائی کو بدر کی دوکان اور اسکے کاروبار سے غرض تھی بس۔۔۔

سوہا کچن میں آئی اور کانپتے ہاتھوں سے بال سمیٹ کر اسنے پراٹھے کے لیے سامان تیار کرنا شروع کیا
اسکے واضح کانپتے ہاتھ اور سرخ چہرہ نجما دیکھ سکتی تھی
سوہا بیٹا کیا ہوا ہے طبعیت نہیں ٹھیک کیا" نجما بولی تو سوہا نے جواب نہیں دیا نہ ہی وہ کسی کے منہ لگنا چاہتی تھی۔

" بیٹا طبعیت ٹھیک ہے
مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ دھاڑی بدر سمیت سب کو سنائی دیا تھا

اندھی ہیں آپ دیکھائی نہیں دیتا آپکے راجہ آندھر کے لیے پراٹھا بنا رہی ہوں میری طبعیت کا ٹھیک ہونا یہ نہ ہونا ضروری نہیں ہے اپنے کام سے کام رکھا کریں" بہتی آنکھوں سے وہ انپر ٹوٹ پڑی نجما شرمندگی سے سر

جھکا گئی جبکہ بدر نے دانت پیستے ہوئے یہ بکواس سنی تھی سوہا بدر کو دیکھ کر سٹپٹائی

وہ اسکے نزدیک آیا اور اسکے ہاتھ سے سامان کھینچ لیا

یہاں کھڑے ہو کر میری ماں نے بخار سے جلتے وجود سے تمھاری پسند کی چیزیں بنائی ہیں

میری ماں نے ان ہاتھوں سے تم لوگوں کی خدمت کی میری ماں کے جسم کے کسی بھی حصے میں درد ہوتا تھا وہ اس درد میں کھڑی وہ کر اس خاندان کی بھوک مٹانے کو بنا رہی ہوتی تھی چیزیں اور تم ایک رتی بھر بخار پر اترا رہی ہو" وہ دھاڑا

اصل بے غیرتی تو باپ بھی کی تھی جو اٹھ کر نہ آئے سوال نہیں کیا

سوہا کے چہرے کے رنگ آڑے

معافی مانگو امی سے ابھی" وہ اسکا رخ امی کی جانب کرتا بولا نجما پریشان سی ہوئی۔

کیونکہ سوہا کی انکھ سے آنسو لڑی کی مانند بہہ رہے تھا

میں نے کہا معافی مانگو اور آئندہ تمھاری آواز میری ماں سے اوپر ہوئی تو زبان کٹ کر رکھ دوں گا اور میں یہی کروں گا" اسنے نجما کی جانب اسے دھکیلا دیا۔

نہیں بدر اسکی ضرورت نہیں اسکی طبعیت نہیں ٹھیک تم مجھے کہتے میں ناشتہ بنا دیتی "

امی بیوی یہ ہے میری اور اسکی ذمہداری ہے کہ یہ یہاں وہ سب کرے جو کہ آپ نے کیا ہے شوہر کے مرجانے کے باوجود بھی۔۔۔وہ بولا تو نجما سوہا کو دیکھنے لگی

" میرا ہاتھ اٹھا تو تمھیں زیادہ بے عزت کرے گا سوری کرو

سوری چچی" وہ بولی اور بدر کو جیسے چین سا آیا۔

بلا چوں چراں ناشتہ دے دو مجھے دیر ہو رہی ہے مجھے "بدر لاپرواہی سے کہہ کر باہر نکلا سوہا نے خاموشی سے ناشتہ بنایا اور اور بمشکل ہی بنا ہوا پراٹھا انڈہ لیے وہ باہر آ گئ

ایک بات تھی وہ جیسا بھی بنا لیتی وہ چپ چاپ کھالیتا وہ خاموشی سے کھا رہا تھا

پراٹھا جلا ہوا بھی تھا لیکن وہ کھانے میں مصروف تھا کھا کر وہ باہر نکل گیا۔

اور سوہا جلتی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔

نہ محبت نہ توجہ۔۔۔زبردستی کے بنائے گئے رشتے ایسے ہی ہوتے تھے شاید ۔۔۔شدید غم کی سی کیفیت میں اسنے باپ کی اور بھائی کی جانب دیکھا جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھے ٹوٹے ہوئے قدموں سے وہ کمرے میں آئی اور لیٹ گئ اور بے شمار رو دی

ان روائیوں کی عادی نہیں تھی وہ اسکے باپ نے تو اسکو بہت محبت دی بھائی نے دی ماں نے دی اب وہ بدر کی دوکان کی وجہ سے یہ سب کر رہے تھے اسے منہ کی مار دے دی تھی

وہ روتے روتے سو گئ تھی

معلوم نہیں شام کے کس پہر آنکھ کھلی صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا ایک تو بھوک پھر تیز بخار اسکا سر چکرا گیا ہاتھ کانپنے لگے تھے وہ اٹھنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں تھی سردی کا بخار تھا اسکی جان لے رہا تھا

کوئی آیا ہی نہیں اسکے پاس اسے دیکھنے۔۔۔

اسے لگا تھا اسکی ماں آئے گی سب سے پہلے مگر نہیں کوئی نہیں تھا وہ بستر پر ہی پڑ گئ ہمت تھی کہ ختم ہو رہی تھی

وہ وہیں لیٹی رہی اور کھڑکی کے باہر رات کی چادر آسمان پر پھیلتی اسنے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔

اسنے آنکھیں بند کر لیں۔

اور معلوم نہیں وہ پھر گھل میں چلی گئ تھی

اور پھر جیسے اسے احساس ہوا کہ اسکو کوئی ہلا رہا ہے اسنے آنکھیں کھولیں بدر تھا

اوپر ہو کر لیٹو" اسنے حکم دیا

سوہا اسے دیکھتی رہی اسنے اسکا بخار چیک کیا وہ واقعی تپ رہی تھی وہ میڈیسن لایا تھا اسکے لیے۔۔۔

اسنے سب سے پہلے کھانے کے شوپر کھولے اور خود ٹرے میں کھانا رکھ کر لے ایا

سوہا اسے دیکھ رہی تھیں وہ سنجیدگی سے یہ سب کر رہا تھا وہ اسکے نزدیک بیٹھا اور اسکے منہ کی جانب دو چار لقمے بڑھائے اور اسکے بعد اسکے ہاتھ میں دے دیا تھا بریڈ بوائل ایگ اور بازاری کھانے کے ساتھ ایک بیمار بندے کا بھی کھانا تھا وہ چپ چاپ اپنا کھانے لگا سوہا اسے دیکھنے لگی

یہ توجہ تھی یہ بھیک تھی

وہ برحال چھوٹے چھوٹے لقمے لینے لگی اور کچھ ڈھارس آئی تھی وجود میں جیسے راحت سی میسر ہوئی ہو کچھ سمجھ لگا ہو دماغ کو۔۔

اس میں جتنی ہمت تھی اتنا کھا کر رکھ دیا

بدر نے فورس نہیں کیا پہلے اسنے مکمل کھانا کھایا اور پھر دوا نکال کر اسکی ہتھیلی پر رکھ کر اسے گلاس تھما دیا۔

تم بیمار مت ہوا کرو پیسے نہیں ہیں میرے پاس اتنے کے کھانے کو بھی دوں اور یہ بے تکے چونچلے بھی اٹھاو'' سرد مہری سے کہہ کر وہ برتن اٹھا گیا

سوہا خوش ہو گی تھی کہ اسے اسکا احساس ہے لیلن وہ مجبوری میں کر رہا تھا

اسنے داوئی لی اور پانی کا گلاس سائیڈ پر رکھ کر لیٹ گی اسے سخت سردی لگی تھی۔

یہاں تک ہے وہ دو کمبل میں بھی کانپ رہی تھی۔

بدر صوفے پر بیٹھے کسی سے بات کر رہا تھا کاغذ پنسل سے کچھ لکھ رہا تھا۔

سوہا اسے دیکھتے دیکھتے سو گئی تھی پھر دوائی نے کچھ اثر کیا تو اسکا دماغ شعور میں تھا مگر آنکھیں بند کیے وہ سوتی جاگتی کیفیت میں تھی

معلوم نہیں کس وقت کام سے فارغ ہو کر وہ اسکے نزدیک آیا

اور اسکے ساتھ لیٹ گیا سخت تھکاوٹ تھی اسنے کچھ دیر لیٹ کر چھت کو گھورا

کمبل گرم تھے لیکن وہ سکڑی ہوئی لیٹی ہوئی تھی بدر نے سر جھٹک کر اسکا گال تھپتھپا دیا

اٹھو" وہ بولا سوہا نے آنکھیں کھولیں

لائیٹ بند کرواور" وہ رک گیا اپنی قمیض کا گریبان چاک کرتے اسنے اسکی صورت دیکھی سوہا کی آنکھیں حیرانگی سے پھیل گئی

اس میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی وہ خواہشمند کس بات کا تھا اس سے

"بدر

سوہا مجھے بکواس نہیں سننی" اسنے بس اتنا ہی کہا

لیکن میری طبعیت نہیں ٹھیک" وہ جیسے منت کرنے لگی

یہ میرا مسلہ نہیں ہے کہ تم بیمار ہو اور ویسے بھی کھا ہی چکی ہو بحث کر کے

میرا موڈ سپائل نہ کرنا" اسنے کہا اور اسکی جانب دیکھا

تم بہت بڑے وحشی ہو" وہ رو پڑی

اچھا دیر سے احساس ہوا تمھیں اس بات کا" وہ اب بھی لاپرواہ تھا

میں تمھاری شکایت ابو کو لگا دوں گی" وہ بے بسی سے بولی

اچھا ٹھیک ہے جاؤ لگا دو میں بھی دیکھ لوں گا وہ باپ جو تمھیں منہ لگانا پسند نہ کرے وہ کیا کرے گا تمھارے لیے" اسکی بات پر سوہا بے بسی سے اسے دیکھنے لگی

میرا ٹائم ویسٹ کر رہی ہو کیسی بیوی ہو تم سارا دن محنت کر کے آیا ہوں اور تم اپنی تکلیف اور طبعیت کے ڈھکوسلے لے کر بیٹھ گئی ہو "

وہ بولا سوہا نے گال صاف کیا کانپتے ہاتھوں سے لائیٹ بند کی کمرے میں

اندھیرا چھا گیا لیکن چونکہ انکے کمرے میں ہیٹر نہیں تھا تبھی سردی کا

احساس شدید تھا

لائیٹ بند ہوتے ہی سوہا اندھیرے میں اسکی پہچان کرنے لگی اور بدر اسے

اپنی جانب کھینچ لیا وہ اسکے سینے پر گیری

تمھیں پتہ ہے میں تمھارے ساتھ ہوتے اس اندھیرے میں کیوں ڈوبنے

کی خواہش رکھتا ہوں" سختی سے اسکی کمر پر اپنی آہنی گرفت کرتا وہ بولا

تاکہ مجھے تمھاری شکل نہ دیکھنی پڑے تاکہ مجھے تمھاری شکل سے جتنی

نفرت ہے اسکا اظہار میں روشنیوں میں کر کے واقعی ایک جانور نہ بن جاؤ"

وہ اسکے کان کی لو کو اہستگی سے اپنی انگلیوں کے بیچ زور سے دباتا بولا سوہا

اسے دیکھتی رہ گئ

اتنی نفرت" بے ساختگی میں آہ نکلی تھی منہ سے

اس سے بھی کہیں گناہ زیادہ

اسنے ایکدم سے بال مٹھی میں جکڑے اور اسکی گردن پر جھکا۔ سوہا کو اپنی گردن پر اسکا لمس محسوس ہو رہا تھا اسنے سوہا کو کروٹ دے کر اپنے پہلو میں لیٹا لیا اور اسکے چہرے کو ہاتھوں میں جکڑے وہ اسکے خشک ہوتے ہونٹوں پر جھکا تھا

سوہا کو اسکی یہ قربت بھیک لگ رہی تھی جیسے اسکے جسم کو بس نوچا جا رہا ہے بنا احساس کے وہ اپنی تھکاوٹ ہی تو اتار رہا تھا اور وہ کر بھی رہا تھا

سوہا دم سادھے پڑی تھی بدر کا لمس چار سو تھا لیکن کوئی اچھا احساس کوئی گدگدی دینے والی بات کچھ نہیں تھا بس ایک خالی پن ایک کھوکھلا پن تھا جسے وہ سہہ رہی تھی۔

اسکی آنکھیں بھی خشک تھیں اور بدر اپنی من مانی پر اترا ہوا تھا۔

اور جب اسکا دل راضی ہو گیا تو وہ منہ سا بن گیا۔

اتارو اس بخار کو کل مجھے تمھاری یہ حالت نہیں چاہیے" برہمی سے کہتے اسنے اپنے بٹن لگائے

اس پر اپنی تھکاوٹ اتار کر اپنی خواہش پوری کر کے وہ براسامنہ بنا گیا تھا

اسنے لیمپ اون کیا اور موبائل میں وقت دیکھتا کر وہ لیٹ گیا آنکھیں بند کر لیں

سوہا کی آنکھیں یوں ہی کھولی ہوئی تھیں اور وہ دیوار کو گھور رہی تھی۔

شاہنواز ساری رات آنکھوں میں کاٹ چکا تھا سیگریٹ پیتے

اور اسے جیسے احساس ہو گیا کہ وہ عمر کی ہر غلطی کو ایسے اگنور کرتا تھا جیسے

اسکی غلطی پانی پر لکھی جا رہی ہے اور جبکہ ایزہ کی غلطی گناہ بنا کر فوراً سزا دے دیتا تھا

عادت پرانی تھی تبھی چھوٹ نہیں رہی تھی وہ جانتا تھا وہ بھی اس سے

ناراض ہو جائے گی کہ وہ اسکی بیٹی کے ساتھ کیا کر رہا ہے جبکہ وہ اندر خواب

خرگوش کے مزے لے رہی تھی

وہ اٹھا اور اسکے پاس آکر اسکے چہرے پر سے کمبل ہٹایا تو حسین سا چہرہ ہلکا ہلکا
گرمائش سے سرخ ہو گیا تھا
وہ آرام سے سو رہی تھی اسے بے سکون کر کے
شاہنواز اسکے نزدیک لیٹ گیا اور اسکے گال پر ہاتھ پھیرنے لگا نشان تھا لیکن
ہلکا سا۔۔۔
اسکے بال سنوارے اور گھیرہ سانس بھر کر اٹھ گیا
ضد تو ان سب میں شاہنواز سے بھی بڑھ کر تھی آخر کو جس کے بچے تھے
اسکے اندر کم ضد تھی وہ اٹھ گیا۔
دادی جان کو دو دن بعد لینے جانا تھا اسنے عمر کے پاس بھی جانا تھا کل اسکی
بیل ہونی تھی
ویسے بھی آج سنڈے تھا اور اسنے شام میں ہی باہر نکلنا تھا

\-

وہ کسمسا کر اٹھی اور ایکدم اسکا ہاتھ ایک نرم نرم چیز سے ٹکرایا کچھ ڈر کر آنکھیں کھولیں تو ایک بڑا سارا بھالو عین اسکے پہلو میں تھا اسنے جلدی سے وہ بھالو اٹھالیا تو بیڈ پر اتنے سارے بھالو دیکھ کر وہ اچھل پڑی

اور پھر صوفے پر موجود چاکلیٹس دیکھ کر تو دوڑ کر چاکلیٹ کھانے پہنچ گئی تھی

اسنے ٹیبل پر دیکھا فلورز تھے اور انکے بیچ ایک کارڈ تھا اسنے وہ کارڈ اٹھالیا اور چاکلیٹ کھول کر بڑی ساری بائیٹ لی

سوری آئندہ تم پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤ گا ای پر ومس" اسنے پڑھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی

منانے کا طریقہ تو اچھا تھا لیکن وہ کنفیوز سی ہو گئی

ہاں وہ کبھی کچھ تھا کبھی کچھ لیکن وہ ماننے والی نہیں تھی

مزے سے چار چاکلیٹس کے پیک کھا کر وہ فریش ہوئی اور اسکے بعد پھلیے بھالو اٹھا اٹھا کر دیکھتی خوش ہونے لگی مگر اسنے پھولوں کو نہیں چھوا تھا

چاکلیٹس بھی ویسے ہی پڑی تھیں بس وہ انھیں دیکھ رہی تھی

"شاہنواز نے ملازم کو بھیجا کہ وہ ناشتے کے لیے نیچے جائے

نہیں کرنا ناشتہ "وہ بولی اور سر جھٹک گئ

کچھ دیر بعد شاہنواز خود اگیا

ناشتہ نہیں کرنا "نرمی سے بولا

نہیں "وہ بس اتنا ہی بولی

تمھیں پھول اچھے نہیں لگے "وہ گلابی پھولوں کو دیکھتے ہوئے بولا

مجھے ریڈ پھول پسند ہیں "وہ بولی شاہنواز اسکا نکھرے دیکھ رہا تھا اور بڑی بات تھی سہہ رہا تھا۔

"اوکے تم مجھے لسٹ بنا دو تمھیں کیا کیا پسند ہے

" اپکو کیوں بتاؤ

کیونکہ میں تمھارا شوہر ہوں" وہ اسکے نزدیک آیا گیا

"میں نہیں مانتی

ہیں نکاح نامہ ہے میرے پاس تمھاری ماننے یہ نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں

پڑتا" وہ بولا

تو اپنے پاس رکھیں اسے آپ بڈھی روح ہیں" وہ بولی اور اسکے پہلو سے

ایک بھالو اٹھا کر نکل گئ

واٹ" شاہنواز اسکی ان باتوں سے پریشان ہی ہو جاتا تھا آئینے میں خود کو دیکھ

کر وہ اسکے پیچھے پیچھے گیا تھا وہ جو اپنے پیچھے لوگوں کو چلاتا تھا خود سے پیچھے گیا

" تم نکھرہ دیکھانا بند کر واب بس

"کس لیے" میں سوری بولا تو ہوں

وہ انا پرست شخص منہ سے معافی مانگتا ہی کیسے۔

کیا بولا ہے" وہ بھی زچ کر رہی تھی

وہی" وہ بس اتنا ہی بولا

منہ سے بولیں" وہ بولی

زیادہ فری نہ ہو" وہ انگلی اٹھا کر بولا

ایزہ صوفے پر بیٹھ کر اپنا موبائل دیکھنے لگی

بات کر رہا ہوں تم سے" وہ موبائل چھین گیا

تھپڑ ہی ماریں گے اپ ماریں" وہ بھی غصے سے بولی

اچھا ٹھیک ہے

س۔۔۔سوری" وہ بولا ایزہ کو بے ساختہ ہنسی آئی۔

میں نے معاف نہیں کیا" وہ بولی اور باہر نکل گئی

ایزہ" وہ غصے سے چیخا اور ایزہ لون میں آ گئی شاہنواز نے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا۔

"میں اس پودے کو توڑو گی اسکے بعد معاف کرو گی

" اب تم میری برداشت آزما رہی ہو

" کیا ہے اس میں جو اتنا قیمتی ہے یہ

کیا ہے اس میں اتنا قیمتی جو آپ کی جان جا رہی ہے" ایزہ نے اسے غور سے دیکھا

نہیں کچھ نہیں ہے بس پلانٹس سے میری اٹیچمنٹ ہے تو مجھے اچھا نہیں لگتا کوئی انھیں چھیڑے۔۔۔۔

میں کوئی نہیں ہوں شاہنواز سکندر" وہ اسکی اس بے کار ڈیفینیشن پر جیسے تڑپ اٹھی بنا لحاظ کے اسنے اسپر ہاتھ اٹھالیا تھا اور اب کیا تفصیل دے رہا تھا میں کوئی دروازے پر پڑا ڈور میٹ نہیں ہوں جیسے جب چاہیں گے اسپر قدم رکھ دیں گے یہ پودے آپکے لیے اتنی ویلیو رکھتے ہیں کہ آپ انکی وجہ سے ایک جیتے جاگتے انسان کو بری طرح پیٹ ڈالیں اور بس یہ ہی وجہ ہے ہمارے بیچ میں کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا" بھیگے لہجے میں بولتی وہ بھالو کو اسکے قدموں میں پھینک گئ

مجھے بھی ٹیڈی بئیر ز بہت پسند ہیں اگر آپ انھیں چھیڑیں تو اجازت دیں کہ میں بھی اپکو تھپڑ مار سکوں" وہ دو قدم دور ہوتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی شاہنواز خاموش رہ گیا ہاں جو وجہ اسنے بتائی تھی وہ سننے میں تو کافی بے کار تھی۔

ایزہ میری بات" وہ ابھی کچھ بولتا کہ وہ اس پودے کے پاس گئی اور اس پودے کی سوکھی ہوئی بقیہ ٹہنیاں اور جھاڑیاں ساری نکال کر پھینک دی یہاں تک کے اسکے ہاتھ بھی زخمی ہو گئے۔

ایزہ نے شاہنواز کی جانب دیکھا وہ لہو ہوتی آنکھوں سے برداشت کے ڈھانے پر کھڑا تھا اس پودے کو دیکھ رہا تھا

ایزہ نے اپنی بھیگی پلکیں صاف کیں اور اسکے پاس سے گزرنا چاہا کہ شاہنواز نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ہاتھ پر گرفت پہلے سخت تھی لیکن ایزہ کی آنکھوں میں دیکھ کر اسنے گرفت نرم کرلی

سوری میں واقعی آئندہ تم پر ہاتھ نہیں اٹھاؤ گا میری بات کا یقین کرو" وہ بولا تو لہجہ نرم تھا وہ ریکویسٹ کر رہا تھا وہ حیران رہ گئ

یہ شاہنواز سکندر ہے جو دوسروں کو صرف اسکی اوقات پر رکھتا ہے یہاں تک کے ایزہ کو بھی جو اسی کی بیوی ہے

شاہنواز کی بات پر اسنے مڑ کر اس پودے کو دیکھا

وہ میں نے توڑ دیا اپکو غصہ نہیں ارہا" اسکے سوال پر شاہنواز نے ایک نگاہ گھما کر بھی نہیں دیکھا تھا کہ وہ کیسے بکھرا ہوا پڑا تھا

" نہیں

" تو اس دن کیوں آیا

بہت سوال کرتی ہو اتنے سوال نہ کیا کرو" اسنے اسکا گال تھپتھپایا لیکن ایزہ کی آنکھوں میں الجھن تھی۔

شاہنواز اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا اسکا بھالو خود اٹھا کر اسے اندر لے آیا

ایزہ حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی

آپکو واقعی بخار ہو گیا ہے" وہ منہ بنا کر بولی شاہنواز نے سر جھٹکا

ناشتہ کرو" اسنے بیٹھنے کا کہا

" دادی جان کب آئیں گی۔

" شاید دو چار روز تک

اتنی دیر سے میں بور ہو جاؤ گی" وہ گھیرہ سانس بھر گیا

" اچھا تو تمہیں انکے طعنے سن کر مزاہ آتا ہے

شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا جبکہ وہ سکون سے ناشتہ کر رہی تھی

" جی نہیں لیکن بس گھر بڑا نہیں لگتا

اداس مت ہوا کرو تمھیں جو چیز چاہیے جس سے تم اداس نہ ہو جس سے

" تمھارا دل لگ جائے بتاؤ مجھے۔۔۔ میں تمھارے پاس اویلیبل کر دوں گا

وہ کانٹا منہ کیطرف لے جاتا بولا

ایزہ کا ہاتھ تو رک گیا تھا مجھے ان مہربانیوں کی وجہ سمجھ نہیں ائی" اسکے سوال

پر شاہنواز نے خاموشی سے اسے دیکھا اور سر ہلا یا۔

ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں مگر پرومس کرو کہ تم کوئی سوال نہیں کروں گی
"

جی" وہ اپنا ناشتہ چھوڑ چکی تھی
بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آپ کسی پیاری سی لڑکی کے ساتھ ہوئی زیادتیوں کو دل سے فیل کر لیتے ہیں اور پھر کوشش کرتے ہیں کہ اسے خوش کر دیں
" تو بس اتنی سی بات ہے
آپ مجھے خوش کرنا چاہتے ہیں" وہ بولی شاہنواز نے اسکا خوبصورت ہاتھ تھپتھپایا

"ہاں
" اچھا۔۔اور اگر میں اپکو ایک بات بتاؤ
وہ جیسے اسے آزمانا چاہ رہی تھی جیسے چاہتی تھی کہ ابھی وہ اس کھول سے باہر نکلی اس نقاب سے جو وہ اپنے منہ پر چڑھا کر اس سے باتیں کر رہا ہے

تبھی اپنی جان کی پرواہ نہیں کی تھی

کیا بات" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

میں بلکل ویسی ہی ہوں جیسا دادی جان کہتی ہیں" وہ بولی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

آوارہ کہہ سکتے ہیں میرے گھر والوں نے میری شادی اسی وجہ سے مجھ سے پندرہ سال بڑے مرد سے کی کیونکہ میری عاشقی معشوقی پکڑی گئ تھی

ہاں لوگوں کی زبانیں ان ساری باتوں کو انھیں لفظوں میں ادا کیا جاتا ہے

میرے بھائی کو بتایا گیا تھا کہ میں گھر سے بھاگ گئ ہوں

میرا کردار" اسنے سانس لی

جیسے ماضی یاد کر کے اسکے اندر تک تکلیف اتر گئی تھی

سب کے سامنے معمہ ہی رہ گیا" اسنے انکھ سے بہنے والے آنسو کو صاف کیا اسے بہنے نہ دیا

شاہنواز نے اپنے اندر کی تمام برداشت کع اس وقت آزمائش میں ڈال دیا تھا

اسنے دو بار گھیرے سانس بھرے

" کس سے محبت کرتی تھیں تم

وہ محبت تو نہیں ہوتی بد کردار ہوتی ہو جائے پاک نہیں ہوتے جھوٹے

فریب ہوتے ہیں ہمارے سلام میں محبت جائز نہیں تھپڑ جائز ہیں

بہن بیٹی بیوی یہاں تک کہاں کو مارنا حلال ہے لیکن محبت حرام یہ تو بات

بھی نہیں ہو سکتی کہ محبت کسی سے کی جائے " وہ بری طرح رو پڑی شاہنواز

اسے دیکھتا رہا۔

لیکن۔۔۔۔میں قسم کھاتی ہوں میں نے اپنے بچے کے بعد کسی کو سوچنا

نہیں چاہا " وہ اپنا جرم بتا رہی تھی

شاہنواز اسکے پہلو سے اٹھ گیا

" ناشتہ کر لینا ضروری ہے تمھارے لیے

وہ غصہ نہیں ہوا تھا لیکن اسکے چہرے پر کئی رنگ تھے

ایزہ کی سچائی اتنی ہی تھی کہ اسنے بدر سے محبت کی تھی لیکن جنگ کے

میدان میں وہ بھی اجنبی ہی تھا کہ اسے پتہ ہی کہاں تھا اس محبت کا۔۔۔جو

اچانک کھل گئ تھی

ایزہ سر جھکائے آنسو صاف کر گئ

اسنے سوچ لیا تھا وہ بلکل نہیں روئے گی

شاہنواز بھی تو کسی سے محبت کرتا ہے وہ جانتی تھی شاید اسی خوبصورت

عورت سے" اسنے گھیرہ سانس بھرا

اپنے منہ سے وہ سب سچ بتا چکی تھی اسے

اب دل پر بوجھ رکھنے کو کچھ نہیں تھا آزاد ہو گئ تھی وہ ہر چیز سے لیکن اسکا

بہت دل تھا وہ عمر سے ملے اسکا بھائی آئے وہ اس سے باتیں کرے۔

اور کسی چیز کی تو تمنا نہیں تھی اسے۔۔۔۔

ہممممم یہ گھر کا اڈریس ہے تم نے یہاں پر 4 دن سے زیادہ ریلی نہیں کرنی یہاں ایک لڑکا ارہم ہے اور ایک اسکے علاوہ ہے وہ لڑکا اسکی تصویر اور اسکی ڈیوٹیلز مجھے چاہیے "

اس کے ہاتھ میں اشفاق صاحب کے گھر کا اڈریس تھما کر وہ سنجیدگی سے بولا تو زمیر سر ہلا گیا۔

ارہم کے علاوہ وہاں بدر تھا وہ جانتا تھا سب کو لیکن شاہنواز کے اگے بول نہیں کھول سکتا تھا اپنی۔۔۔

جی سر کہہ کر وہ باہر نکل گیا

شاہنواز صبح سے سٹڈی میں ہی تھا۔

ایزہ کے بارے میں جان کر اسکے اندر کا ایک انا پرست مرد انگڑائی لے رہا تھا بار بار ایک جنون کیطرح اسکی انا اٹھتی جسے وہ بمشکل بیٹھا تا تھپتھپا دیتا یہ بات اسے ہضم ہو ہی نہیں رہی تھی کہ اسکی قربت میں اسکی بیوی کسی اور مرد کے خیال میں رہتی تھی

اسنے سچ بتایا تھا اپنے منہ سے بتایا تھا

کوئی اور حالات ہوتے یہ ایزہ کی جگہ کوئی اور عورت ہوتی وہ اسکی زبان ہی کھینچ دیتا کہ اسکی جرت کیسے ہوئی وہ اسکے سامنے بیٹھ کر اپنے کرتوت سنائے اور یہ بتائے کہ وہ ابھی اپنے بچے کے بعد اسے بھولی ہے

اگر وہ اپنے گریبان میں جھانک لیتا تو کیا وہ ایزہ سے محبت کرتا تھا جو اسکی محبت کی کہانی پر تڑپ اٹھا تھا۔

اپنی محبت اپنی تھی دوسرے کی غیرت پر بن رہی تھی

مردوں میں انا ایک سی ہی ہوتی ہے بھلے وہ عاشق ہی کیوں نہ ہو۔

دوسری طرف سارا دن گزر گیا تھا اسے پریشانی ہو رہی تھی اب اسنے شاہنواز کے لیے وہ ساری ٹہنیاں اکٹھی کی اور انپر ایک ریڈ بو باندھ کر اسنے وہ ملازم کے ہاتھ سٹڈی میں بھیج دیں

لیکن ملازم اندر سے تڑپ کر نکلی کہ وہ ٹہنیاں شاہنواز نے اسکے منہ پر ماری تھی وہ بھاگ کر باہر اگئ

ایزہ کا تو دم ہی نکل گیا

معلوم نہیں کس جون میں بہک کر اسنے سب سچ اگل دیا اب تو دل تھا سہم ہی اٹھا تھا۔

ایزہ نے اپنے کانپتے ہاتھ دیکھے اور دل تھام لیا

اب کیا ہو گا وہ کیا کرے گا شاید اسکو مار مار کر وہ بھی گھر سے نکال دے کیا ضرورت تھی اسے یہ سب کہنے کی۔۔۔

وہ اپنی بھیگی آنکھیں سٹڈی کے دروازے پر جما گئی تھی۔

شاہنواز کی ایک پکار پر جیسے دل منہ کو آ گیا

ایزہ" غصہ نہیں تھا سنجیدگی تھی اسکے لہجے میں اسے یاد آیا اسنے فہیم کو مار دیا تھا کیونکہ اسنے ایزہ کو چھونے کی کوشش کی تھی تو اب کیا ہو گا وہ باہر کھڑے ہی رونے لگی۔

ایزہ" دوبارہ پکارہ

ایزہ دروازہ کھول کر اندر آئی

تقریبا اندھیرہ تھا سٹڈی میں بس ایک لیمپ ہی چل رہا تھا وہ اندر آئی اور

دروازے کے نزدیک رک گی ٔشاہنواز نے اسے اپنے پاس بلایا۔

ایزہ گویا مجرموں کیطرح اسکے نزدیک آئی وہ اسے مارے گا۔

اسے یقین تھا وہ اسکے پاس ائی اور شاہنواز نے چیئر کو تھوڑا دور کر کے اسے

اپنے بازوں میں اٹھا کر ٹیبل پر ایک جھٹکے میں بیٹھا دیا اور چیئر عین اپنے

قریب کر دی

ایزہ اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

لیٹ جاؤ" یہ وہی شاہنواز لگ رہا تھا جس سے وہ شادی کے پہلے روز ملی تھی

۔

ایزہ کے پاس دوسرا کوئی اوپشن نہیں تھا شاہنواز نے ہاتھ مار کر ٹیبل کا سارا

سامان پھینک دیا۔

" شاہ

چپ" وہ آنکھیں نکال کر بولا ایزہ نے انکھیں زور سے بند کر لیں

شاہنواز اٹھا اور اسکی کمر پر ہاتھ رکھتا اسکے چہرے پر جھکا

تمھیں میری خوشبو آرہی ہے" سنجید گی سے اسکے کانپتے لبوں کو دیکھا تھا

اسنے سوال کیا

ج۔۔۔جی" وہ جواب دینے کی پابند تھی

سمیل می" اسنے کہا ایزہ نے ایک گھیرہ سانس بھر کر اسکی خوشبو کو اندر اتارا

" ج۔۔۔جی

Open your eyes and look at me fast "

اسنے جتنی تیزی سے کہا اتنی تیزی سے ایزہ نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں

یہ خوشبو تمھارے شعور اور لاشعور بلکہ ہر حد میں ہونی چاہیے ایزہ شاہ۔۔۔

تم شاہنواز سکندر کی بیوی ہو اور آخری سانس بھی تمھیں اسی حالت میں

لینی ہے کہ تم پر تمھارے دماغ پر تمھاری روح پر میرا اختیار ہو صرف

شاہنواز کا ورنہ میرے لیے یہ کام کہاں مشکل ہے کہ میں فہیم کیطرح کسی

کو بھی مروا دوں

بدر زمان یہ نام میرے ذہن میں چھپ گیا ہے تمھاری حرکات اسکی زندگی

یہ یاد رکھنا

میں اپنے لیے کمپرومائز نہیں کرتا

آ۔۔۔۔آ" اسکی پھیلتی آنکھوں پر پیار کرتے وہ بولا

حیران مت ہو میں نے کہا نہ تمھاری کوئی بھی حرکت اسکی زندگی۔۔

اور مجھے ایمپریس کرنے کی کوشش مت کرنا

" میں کوئی بھی تمھارا عمل اسکی زندگی کے لیے برداشت نہیں کروں گا

اسنے اسکے ہونٹوں کو چھوا اور اہستگی سے وہ چھوتا وہ تیزی پر اتر گیا۔۔

ایزہ کیا کرتی بدر کی زندگی کا سوچتی یہ پھر اپنے اوپر برستے اس شخص کو۔۔۔

" کم اوں ریسپونس کروائی ڈونٹ لائیک ایٹ

وہ شدت سے اسکے ہونٹوں پر برستہ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ وہ اسکی ہے اور

ہر صورت اسی کی رہے گی وہ یہ سمجھنا بھول جائے کہ وہ اس سے انجان ہے

اسنے ناز کا لگایا پودا آج ناز کی بیٹی سمجھ کر نہیں ایزہ سمجھ کر ہی اسنے اسے اگنور کیا تھا لیکن اسکی حرکت شاہنواز کو غصہ دلانے کے لیے کافی تھی

وہ اسکے ہونٹوں سے اترتا اسکی گردن کو چھونے لگا بدر کہیں دور چلا گیا

ایزہ اسکے لمس کو محسوس کر رہی تھی شاہنواز نے اسکے گلے سے دوپٹہ اتارا کر اپنے ہاتھ میں جکڑتا وہ اسپر جھکا کھڑا تھا۔

ایزہ مچل سی گئی وہ مسکرا دیا

پہلی بار ایک الگ سا احساس تھا

وہ دور ہوا۔۔۔۔ کھڑا ہو گیا

سٹینڈ آپ" اسنے بولتی اسکی آنکھوں میں دیکھا اور اسکی جانب ہاتھ بڑھایا

شاہ" وہ کچھ کہنا چاہتی تھی شاہنواز نے اسکے لبوں پر اپنی انگلی جما دی نہ کوئی سوال نہ کوئی جواب اتنا بھی ہلکا نہیں ہے شاہنواز سکندر کے اسکی قربت میں تم کسی کو سوچ سکو بات یہیں ختم مجھے دوبارہ تمھاری اس زبان پر شاہ کے علاوہ کوئی نام سنائی نہ دے" اسکا گال تھپتھپا کر وہ بولا

اور چیئر پر بیٹھ گیا اسکے ہاتھوں میں اب بھی ایزہ کا دوپٹہ تھا۔

اور وہ سکون سے چیئر گھماتا ایزہ کو ہی دیکھ رہا تھا جس میں رتی بھی نگاہ اٹھا کر

یہ سوال کرنے کی ہمت نہیں تھی کہ بدرزمان کا اسے کیسے پتہ چلا

وہ آپ نے کہا" وہ چپ ہو گئ

کم ہئیر آج تم نے میرا موڈ بنا دیا ہے

کمرے میں آؤ" وہ اٹھا اور اسکا دوپٹہ ایک ہاتھ میں لیے وہ آگے بڑھا

ایزہ سن سے ذہن سے بیٹھی تھی

ایزہ شاہ کہیں دیر نہ ہو جائے" وہ بس اتنا ہی بولا ایزہ نے پریشانی سے سر اٹھایا

اور جلدی سے اسکے پیچھے لپکی

وہ اسکے پیچھے پیچھے چلتی ایک معصوم سی پری لگ رہی تھی جو بلکل ڈر گئ تھی

اس سے۔۔۔شاہنواز کمرے میں داخل ہوا اور ایزہ بھی پیچھے پیچھے اگئ۔

دروازہ بند کر کے ڈریس چینج کرو میں زیادہ دیر ویٹ نہیں کروں گا" اسنے

کہا تو وہ دروازہ بند کر گئ

اس وقت اسکے دماغ میں صرف شاہنواز کا خیال تھا وہ کیا کر رہا تھا کہیں اسکی وجہ سے بدر کی زندگی وہ اسکی بات کو مذاق نہیں سمجھ سکتی تھی وہ فہیم کو مار سکتا تھا تو بدر کیا تھا

بہت دنوں بعد کوئی فرمائش کی تھی اسنے۔۔۔

اور ایزہ نے ہینگ ہوئی نائیٹز میں سے ایک پرپل کلر کی نائیٹی کھینچی اور اسے لیے واشروم میں چلی گئ

شاہنواز بیڈ پر لیٹا موبائل سکرول کر رہا تھا کہ زمیر نے اسے بدر کی تصویر سینڈ کی

خوبرو سا نوجوان تھا ہینڈسم تھا لیکن وہ مان نہیں سکتا تھا اس سے زیادہ ہے

۔۔۔

خستہ حال ٹوٹی پھوٹی بائیک پر بیٹھا تھا اسنے سر جھٹک کر موبائل پھینک دیا ایک اختیار سا اسکے اندر سما گیا

اسنے ایزہ کو دیکھا وہ اسکی تھی اسکا حق تھا وہ اسے چھوتا اسکے ساتھ جو مرضی کرتا نا چاہتے ہوئے بھی جیلس تھا وہ بدر سے۔۔

موبائل پھینک کر اسنے ایزہ کو آگے بڑھ کر کسی نازک گڑیا کی طرف خود پر خود ہی کھینچ لیا

وہ سردی سے کانپنے لگی تھی

شاہنواز نے ہیٹر تیز کر دیا اور اسکی صورت دیکھی جو نگاہ نیچے جھکائے ہوئے تھی

کیا سوچ رہی ہو" شاہنواز کی بات پر ایزہ نے اسکی سمت دیکھا۔

میری زندگی میں اب آپکے علاوہ کوئی نہیں بھلے آپ مجھ سے محبت کریں یہ پھر نہ کریں" ایزہ بے اپنا ٹھنڈا ہاتھ اسکی گردن پر رکھا لیکن آنکھیں اوپر نہیں اٹھائی تھیں اس نے۔

وہ بقر بار پلکیں جھپکا رہی تھی جھکا رہی تھی دوسری طرف شاہنواز نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

مجھے علم ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیے" وہ سنجیدگی سے بولا

ایزہ نے سر ہلایا

مجھ سے نگاہ چرانے کی ضرورت نہیں ٹیک ایٹ ایزہ دیکھ لیا ہے اس پھٹیچر

کو میں نے انسان کا محبت کرنے کا کوئی ٹیسٹ بھی ہونا چاہیے" اسکے

ہونٹوں پر نرمی سے انگوٹھا رگڑتے وہ بولا

ایزہ کچھ نہیں بولی پھر اسے اس عورت کا خیال آگیا

آپ بھی تو کسی سے محبت کرتے ہیں" اچانک ہی اسنے پوچھ لیا شاہنواز نے

آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

" میں نے تمھیں یہ کبھی اپنے منہ سے کہا ہے

لیکن میں نے وہ تصویر دیکھی ہے" وہ منہ بنا کر بولی اور شاہ نے اسکے

ہونٹوں کو پوری طرح خود میں قید کر لیا

کہ سانسیں بھی اسکی سانسوں میں بھرنے لگی تھی وہ۔۔۔

شاہنواز کے ہاتھوں کی حرکت چار واطراف میں پھیلی ہوئی تھی وہ مدہوش سی ہوتی اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی

جس دن اپنے منہ سے بتاؤ اس دن مان لینا" وہ اسے تکیے پر لیٹاتا بولا اور اسکی گردن سے نیچے نائیٹی کانیٹ کا گاون ہٹایا۔

آپ نے کہا تھا مجھ سے محبت نہیں کر سکتے" اسے یاد تھا

کافی ذہین ہو۔۔۔

" ممکن ہے کرلوں

اہستگی سے بولتا وہ ایزہ کو دنگ چھوڑتا اسکی گردن سے کچھ نیچے جھکا اور ایزہ کی جیسے جان ہی کھینچ گیا

ایزہ کے جسم کا رواں رواں شاہنواز کے لبوں کی حرکت پر جاگ رہا تھا وہ آنکھیں بند کر گئی اور وہ اس پر زور شور سے برسنے لگا

شاہنواز نے اسکے دونوں بازو اپنی گردن میں حائل کر لیے ایزہ کو اپنے لبوں پر اپنی گردن پر اسکی سارے احساس تھے

شاہنواز نے اسکے بازو پر جو وہ اس نیٹ گاؤں سے آزاد کرا چکا تھا دانت چبھو

دیے

وہ سسکی اور ماتھے پر مدھم سے تیوری ڈالتی اسے دیکھنے لگی وہ مسکرایا اور اپنی

شرٹ کے بٹن آدھے کھول کر چھوڑ دیے

Open it "

اسنے حکم دیا

ایزہ نے کانپتی انگلیوں سے بٹن کھولے اور شاہنواز نے اپنی شرٹ اسکی

آنکھوں پر باندھ دی

" شاہ

ششش "اسنے روکا اور اسپر اپنے تمام اختیار کو اپنے قبضے میں لیے وہ اسکی جان

پر بنا رہا تھا

آج اس قربت میں ایک الگ ہی اختیار تھا اگر نہیں تھی تو صرف ضرورت

نہیں تھی

جو ہمیشہ سے ان دونوں کے بیچ رہی تھی

آج شاید ایک ننھا منھا سا اپنائیت کا پودا جنم لے چکا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بدر نے پولیس اسٹیشن کے چکر لگا لیے تھے لیکن اب اسے یہ پتہ چل رہا تھا کہ عمر خیام کی تو بیل ہو چکی ہے اور وہ جا بھی چکا ہے بدر نے ایک سانس کھینچا معلوم نہیں کہاں گیا تھا اور بیل کس نے کرائی تھی اسکی۔۔۔

پھر اسکے پیسے کا خیال آیا تو اسنے اپنی بائیک گھمائی اور وہاں سے اپنے دوکان پر واپس اگیا۔

دماغ میں ساز کی فکر تھی آج تیسرا دن تھا ساز اسکے ساتھ رہتے پاگل ہو جاتی یقیناوہ دوکان کے اندر ایا اور سب سے پہلے خدا کا شکر ادا کیا تھا

یہ سب اسکا تھا اسنے محنت کی تھی۔

ابھی تو اسنے اس پلاٹ کا ذکر نہیں کیا تھا جو صرف بدر کے نام تھا اور یہ باتیں اسے ابو کی الماری میں لپیٹے ہوئے ایک پیج پر لکھی ملیں تھی شاید حساب کتاب تھا۔

اور تب سے وہ پکا ہو گیا تھا کہ اس گھر میں اسکا بہت کچھ ہے وہ خدا کا شکر ادا کرتا اندر ا یا اور اپنے کام پر بیٹھ گیا۔

اسکی دوکان گاہکوں سے بھر جاتی تھی اور اب بھی ایسا ہی ہو رہا تھا

تایا جان اپنی دوکان سے نکلے اور اسکی دوکان میں اگئے۔

بدر نے توجہ نہیں دی اپنے کام میں مگن رہا۔۔۔

یہ بہت ہلکی کوالٹی کا کپڑا ہے" وہ اس عورت کے ہاتھ سے کپڑا کھینچتے بولے

بدر کی پیشانی پر شکنے پڑے کہ یہ وہ کیا کر رہے تھے وہ کچھ بولتا کہ وہ عورت خود ہی بول اٹھی

بھائی ہم پہلی بار نہیں آئیں ماشاءاللہ بچے کی دوکان سے جو بھی لیا بہت ہی اچھا تھا تبھی دوبارہ آئے ہیں اپ ہٹیں ذرا راستے سے" وہ عورت سوٹ تایا جان کے ہاتھ سے کھینچتی ذرا ناگواری سے بولی اور وہاں سے چلی گئ

تایا جان اسکی پشت گھورتے رہے اور دوسری طرف بدر سر جھٹک کر اپنا سامان سمیٹنے لگا

تم تمھیں لگ رہا ہے تم ان پروں پر اڑ لوگے بس ایک دوکان اور ادھار کا پیسہ "وہ ذرا غصے سے بولے

مجھے اللہ اڑائے گا کیونکہ نہ ہی میں نے کسی کا حق مارا ہے اور نہ ہی کسی پر بری نگاہ رکھیں ہے مسجد کا موذن ہونے کے باوجود۔۔۔

" اور ذرا احتیاط سے بات کریں بدر زمان کے پاس آپکی بیٹی ہے اب

ارے بھاڑ میں گی بیٹی ویٹی مجھے کون سا فرق پڑتا ہے پہلے کون سا پڑا تھا جس وہ تیری معشوقہ کو ایک بڑی عمر کے آدمی سے بیاہ دیا تھا تو اس دوکان کو فورا

خالی کرو ورنہ تیرے لیے اچھا نہیں ہو گا میرے مقابلے پر آنا چاہ رہا ہے" وہ

پھنکارے

بدر نے انھیں حیرانگی سے دیکھا اسے لگا تھا وہ سوہا اور ارہم سے تو کم از کم

محبت کرتے ہی ہیں لیکن بات تو غلط ثابت ہوئی

انھیں صرف مال و دولت کی حرص تھی اور تو کچھ بھی نہیں

اور وہ بیوقوف سمجھتی ہے اسکا باپ اس سے محبت کرتا ہے" وہ طنزیہ مسکرایا

اشفاق صاحب کا خون کھولنے لگا

باہر نکلیں" بدر ہر لحاظ اٹھا کر رکھ چکا تھا

میں نے کہا باہر نکلیں اور آج کے بعد یہاں قدم بھی مت رکھیے گا کیونکہ

" مجھے وہ پلاٹ چاہیے اب جو کہ آپ دبا کر بیٹھے ہیں اور وہ میرا ہے

اسکے منہ سے پلاٹ کا ذکر سن کر وہ چونکے کہ اس بارے میں اسے کیسے علم

ہوا۔

لیکن اسے علم ہو جانا اتنی بھی بڑی بات نہیں تھی وہ طنزیہ مسکرا دیے۔

" پلاٹ تو کیا اب تجھے اپنا تھوک بھی نہ دوں میں

ہاں یہ تو وقت بتائے گا کہ کیا ہو گا" اسنے تایا جان کو دھکا دیا وہ ایک سٹیج نیچے اتر گئے

دوبارہ میری دوکان پر مت آیئے گا" غصے سے پھنکارتا وہ انھیں حیران کر گیا تھا جبکہ تایا جان مڑ گئے اور گھر کی جانب بڑھ گئے انکا دماغ کافی تیزی سے حرکت کر رہا تھا۔

وہ مڑے اور راستے میں سے سوہا کی پسند کی کچھ چیزیں لیں اور گھر آ گئے۔

دوکان کے لڑکے کے ساتھ وہ لڑکا چلا گیا اور وہ جیسے شکستہ قدموں سے گھر میں داخل ہوئے سوہا کا بخار ابھی اترا ہی تھا پہلی بار بس چند گولیاں کھا کر بخار اتارا تھا اسنے ورنہ تائی جان اسے روئی کا پھویا بنا لیتی تھی۔

وہ بھی اپنے کمرے سے نکلی ہی تھی کہ جب تایا جان کی نظر اسپر پڑی اور بیٹی کے لیے انھوں نے بازو کھول دیے

سوہا کو لگا اسکے اندر جیسے کچھ ٹوٹ رہا ہو وہ دوڑ کر باپ کے بازوں میں سما گئ

سوہا بے ساختہ بے شمار رو دی

تایا جان کا بھی ڈرامہ عروج پر تھا تائی اور باقی سب بھی انکے رونے پر اکٹھے ہو گئے۔

ابو آپ مجھ سے اتنا اجنبی ہو گئے" وہ بولی جبکہ انھوں نے اسکے سر پر پیار کیا اور اسکے ہاتھ میں سامان پکڑایا۔

سوہا مسکرا دی وہ مختلف ڈرائے فروٹس تھے سوہا خوش ہو گئ وہ اسے لیے صوفے پر بیٹھ گئے

بدر نے بہت بے عزتی کی ہے میری آج" وہ سر جھکائے بولے

دھکے دے کر دوکان سے باہر نکال دیا جبکہ میں صرف کھانے پینے کا پوچھنے گیا تھا کہ صبح سے کام میں لگا ہے نیکی بھی اب تو دریا میں ڈال والی مثل ہو رہی ہے" انھوں نے کہا تو سوہا نے ماتھے پر تیوری ڈال دیے

اب دوکان چل نہیں پا رہی تو شامل ہو جائے ہمارے ساتھ۔۔

غصے میں تمھیں نکال دیا اپنے ساتھ سے لیکن باپ ہوں سب دیکھ رہا ہوں

" میری پھول سی بچی کا کیا حال کر کے رکھ دیا ہے اسنے

لیکن ضد اور اکڑ " وہ چپ ہو گئے

سوہا کے چہرے پر نا گواری کے اثرات پھیل گئے

احسان فراموش لوگ ہیں ابو یہ سب انکی بیٹی کی شادی کرا دی ہم لوگوں نے تین وقت کا کھانا دیتے ہیں اور بیٹے کو دوکان بھی دے دی تب بھی ان سب کے دلوں سے نفرت نہیں نکل سکتی۔

" اور دفع کر دیں کسی کے لیے اچھا سوچنے کی ضرورت نہیں

وہ نجما کو دیکھتی بولی تائی جان نے اسکا شانہ جیسے فخر سے تھپتھپایا کہ آج وہ بہت اچھا بولی تھی۔

نجما کا چہرہ سا اتر گیا اور کچن میں چلی گئ

اچھا بیٹا تم سے کہا تھا دوکان کے کاغذات۔۔۔

" ابو میں ڈھونڈو گی الماری میں ہی ہوں گے میں آپکو دے دوں گی

وہ سکون سے بولی

یہ ہوئی نہ بات" وہ ہنس دیے

یہ کام بیٹا جلد از جلد کر لینا" سوہا بھی مسکرا دی

مگر اب کے تائی جان نہ مسکرائی وہ اشفاق صاحب کو توجہ سے دیکھنے لگی۔

بیٹی انکے رد عمل سے دھوکا کھا سکتی تھی وہ نہیں وہ عرصے سے ان کے ساتھ

تھی واقف تھی کہ وہ کیا چال چل رہے ہیں لیکن اب کی بار بیٹی کے گھر میں

انھیں شرم آنی چاہیے تھی۔۔۔۔

سوہا تو باپ کی اتنی سی توجہ سے پھولے نہ سمائی تھی۔

تایا جان ریسٹ کرنے چلے گئے اور اسنے انکے ساتھ ہی کھانا کھایا اور آج جو

بدر سبزی دے گیا تھا اسے ہاتھ تک نہ لگایا۔

شام ڈھلتے ہی ارہم گھر واپس لوٹ آیا۔

تھکا تھکا سا وہ بیٹھ گیا اور رات کے کھانے پر بحث چھیڑ دی کہ اسے نہیں کھانا

تھا اسے پلاؤ کھانی تھی

بہت نکھریلا ہوگیا ہے یہ اسکی شادی کریں تاکہ اسکی بیوی نکھرے اٹھائے اسکے ماں کی ہڈیوں میں دم نہیں رہا اب" وہ بولی اور دوسری طرف نجما کو پلاؤ کا حکم دے دیا اور وہ بے چاری اب اسکے لیے پلاؤ بنانے لگ گئ تھی۔
ہاں تو کر دیں" وہ سکون سے بولا کوئی شرم نہیں تم دونوں بہن بھائی میں

وہ بولیں لیکن وہ کہاں گھاس ڈالتے تھے انھیں سر جھٹک گیا تھا ارہم نے کھانا کھایا گیا بہت اچھے ماحول میں۔

عمر کی بیل کا کیا بنا" ارہم نے باپ سے پوچھا

" ہاں کل جاؤ گا کرانے

کیوں" وہ پوچھنے لگا اتنے دن تو خیال نہ آیا

" پیسے چاہیے مجھے

دوکان بھری ہوئی ہے ابو مال بک نہیں رہا" وہ حیران تھا۔

تم چپ کر جاؤ" انھوں نے تیوروں میں کہا اور کھانا کھا کر اٹھ گئے سوہا بھی کمرے میں اگئ

ڈرائے فروٹس سائیڈ پر رکھے اور ابھی بیٹھنے ہی لگی تھی کہ بدر بھی اگیا اسنے کچھ سامان سائیڈ پر رکھا اور اسکی جانب ایک نظر دیکھ کر نگاہ پھیر گیا

مجھے بات کرنی ہے تم سے" سوہا نے فورا کہا

کہو" وہ پانی کا گلاس خود اٹھا کر پانی نکالنے لگا لیکن جگ خالی تھا اسنے گلاس وہیں رکھا اور جگ اٹھا کر باہر نکل گیا

سوہا نے دیکھا وہ پانی لینے گیا ہے۔

وہ تھوڑی دیر بعد واپس آیا پانی گلاس میں انڈیل کر پینے لگا جبکہ بیڈ پر بیٹھ گیا

تم نے ابو کے ساتھ جو بدتمیزی کی ہے تمھارا حق بنتا تھا کتنے بڑے احسان فراموش ہو بلکہ تم سب بہن بھائی تمھیں ابو نے آج تک سب کچھ دیا ہے اور تم اتنے ناشکرے انکے دیے مال پر اتنا نہ اترا و بدر" وہ مظبوط لہجے میں بول رہی تھی گویا باپ کی توجہ مل گئ تھی

اسنے جواب نہیں دیا

کھانا لے آؤ مجھے بھوک لگ رہی ہے" وہ اتنا ہی بولا

کھانا کھانا ہے میرے ہی باپ کے مال پر پل رہے ہیں تمھارے سارے گھر والے اور بات سنو یہ روز روز کی سبزی لا کر میرے سر پر نہ رکھ دیا کرو میں " نہ ہی بناؤ گی اور نہ میں نے بنائی ہے جو گھر میں رکھا ہے وہ لا دیتی ہوں رک جاؤ" اسکی ساری بکواس وہ خاموشی سے سنتا رہا اسے ٹوک دیا۔

تم نے کھانا نہیں بنایا" اسنے بس اتنا ہی پوچھا

نہیں" وہ دوٹوک بولی اور بدر خود کچن میں اگیا سردی کی وجہ سے اج کل سب اپنے بستر میں جلدی گھس جاتے تھے وہ کچن میں آیا اور گاجر کاٹنے لگا تم میں اتنی ضد کیوں ہے یہ کھانا بنا ہوا ہے کھا کیوں نہیں لیتے" اسکے ہاتھ سے چھری کھینچتے وہ بھڑکی

بدر نے کوی ریسپونس نہیں دیا اسنے گاجر بنائیں جیسی بھی پکیں اور روٹی بھی اسی اڈے میں سے کچھ نہ کچھ کر کے اڑی ترچھی بنا کر وہ کمرے میں اگیا اور خاموشی سے کھانے لگا سوہا کے اندر عجیب بے چینی بھر گی تھی۔

کیا تھا وہ اسکے ہاتھ کا بھی بے کار سا کھانا کھالیتا تھا اور اپنے ہاتھ کا بھی صرف انا کے چکر میں۔۔۔۔

اسنے کھانا کھایا اور گلاس میں تھوڑا سا پانی انڈیل کر اسنے ابھی لبوں سے لگایا ہی تھا کہ وہ بول اٹھی

دوکان کے کاغذات مجھے دے دو میں نے ابو کو واپس کرنے ہیں جو چیز انکی ہے اسپر قبضہ نہ جماؤ اتنی انا ہے تو سب اپنی محنت سے کرو" وہ بڑا کھل کر وار کر رہی تھی بدر نے گلاس لبوں سے ہٹایا اور سارا پانی اسکے منہ پر انڈیل دیا ایک جھٹکے سے

منہ دھو کر رکھو کہ تمھارے کمینے باپ کا میرے پاس کچھ ہے الٹا میں نے چھوڑا ہوا ہے اسکے پاس پلاٹ کے۔ کاغزات لینے ہی ان ابھی تو۔ میں نے

اس سے۔ تمھارے کمینے باپ کی حرام کی کمائی نہیں ہے یہ کھانا گھر پر بنا کر رکھا کرو آئندہ تمھارے نکھرے برداشت نہیں کروں گا" اسنے گلاس سائیڈ پر رکھا اور ٹرے اٹھا کر باہر نکل گیا

بے عزتی کے احساس سے۔ سوہا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

غصے سے ایکدم اٹھی اور اسکا گریبان جکڑ لیا

یہ سب تم میرے ساتھ کیوں کر رہے ہو و" سرخ انکھوں سے وہ اسکے گریبان کو پکڑے سوال کر رہی تھی

زور سے انا پر لگی ہے نہ تمھارے۔ بس میرے بھی اسی طرح لگتی ہے۔ تو نہ تم چھیڑا کرو مجھے نہ میں جوابی کاروائی کروں گا" وہ بولا اور اسکے ہاتھ جھٹک کر وہ۔ سائیڈ سے نکل گیا۔

جبکہ سوہا کی انکھ سے انسو نکلا۔

مجھے دوکان کے کاغزات چاہیے" وہ تحمل سے بولی

ٹھیک ہے اپنے باپ سے کہو پلاٹ کے کاغزات دے دے دوکان کے لے لے اب مجھ سے مزید مت الجھنا میں تھکا ہوا ہوں" وہ زرا غصے سے اسے گھور کر بولا۔

اور سو پا۔

سر ہلا گئ

بیوقوفوں کیطرح۔اور اپنا چہرہ صاف کر گئ اُسے بے عزتی سے سرخ ہوتا وہ چہرہ محسوس ہو رہا تھا۔

سوہا ائینے کے سامنے کھڑی تھی۔

بدر انکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا ہوا تھا وہ بار بار اسے پلٹ کر دیکھ رہی تھی

اج اسنے کوئ بات نہیں کی

اپنے پاس نہیں بلایا اسپر حکم نہیں جمایا اور وہ۔جیسے لاشعوری طور پر منتظر سی تھی

" بات سنو

اسنے انکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا۔

سوہا نے مڑ کر دیکھا۔

" میرے پاوں دباو زرا

وہ سنجیدگی سے بولا

سوہا کے جیسے سینے میں خنجر کیطرح چبھی تھی وہ کسی کے پاوں دباتی۔

؟؟؟؟؟؟؟

ایسا کہاں ممکن تھا۔

اسنے نہایت ناگوری سے مڑ کر دیکھا

کیوں تمھارے پاس اپنے ہاتھ نہیں" وہ تڑخ کر بولی

بدر نے مڑ کر دیکھا۔

تو کیا اب اپنی تھکاوٹ اتارنے کے لیے باہر سے بلاو عورت کو" وہ زرا

بھڑک کر بولا

ہاں تمھارے پاس تو بہت پیسے ہے تو بلا لو اپنی ہر قسم کی تھکاوٹ اسی سے اتروایا کرو

اور سوہا

تمھارے پاوں کو چھوئے گئ۔۔۔ کبھی نہیں

کہہ کر وہ بیڈ کے دوسری سائیڈ پر لیٹ گئ۔

جبکہ بدر نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا اور اٹھ کر بیٹھ گیا

" سوچ لو سوہا

وہ اہستگی سے بولا جیسے کہہ رہا ہو واقعی سوچ لو

سوچ لیا بدر زمان " وہ بھی الجھی تھی اور بدر اٹھ کر باہر نکلنے لگا

کہاں جا رہے ہو " وہ تو ایکدم تڑپ کر اٹھی تھی

"عورت کو لینے جو میرے پاوں دبا کر میری تھکاوٹ اتار دے

کہہ کر وہ باہر نکل گیا

بکواس مل ہی نہ جائے تمھیں عمر خیام لائے تو مان لوں تم اور ایسی فضولیات کر ہی نہیں سکتے " وہ دانت کاٹتے بولی جیسے خود کو تسلی دے رہی تھی

" لیکن وہ ایک خوبرو حسین مرد ہے

لیکن کنگلا بھی تو ہے ؟؟؟

لیکن بازاروں عورت تو مرد کے حسن پر مرتی ہے ؟

نہیں مرد کی جیب میں موجود پیسے پر مرتی ہے ؟؟؟

یکدم اسکے پاس کئ سوال آئے اور وہ لب کاٹتی گھڑی کو گھورتے ہوئے دیکھتی رہی کہ اچانک اسے بدر آتا دیکھائی دیا۔

پورے دو گھنٹے بعد وہ واپس لوٹا تھا۔

سوہا نے اسے غور سے دیکھا

نیند میں بلکل دھت تھا۔اور بستر پر گیرہ اور معلوم نہیں کیسی گھیری نیند میں اتر گیا

یہ کیا طریقہ تھا وہ اسکے قریب گئی تو خوشبوں میں لپٹا تھا سوہا کے رنگ سے اڑ گئے۔

اسنے بدر کا چہرہ دیکھا۔

وہ حسین ترین تھا

اسکی بریڈ بھی بلکل بلیک نہیں تھیں ہلکی ہلکی براونش پر تھی۔

اور جیسے ہی بدر کی شرٹ کے کلر پر اسے لیپسٹک کا نشان دیکھا سوہا تو جیسے ختم ہی ہو گئی کھڑے کھڑے۔

جھنجھوڑ دیا اسے

یہ تم کیا کر کے آئے ہو" وہ چیخی

تمھاری خواہش پوری" وہ کروٹ لیتے بولا جبکہ یہ سب جان بوجھ کر کیا تھا اسنے نہ ہی وہ کہیں گیا تھا اور نہ ہی یہ کسی لڑکی کی لیپسٹک کا نشان تھا اول تو وہ امی کے پاس تھا جنھوں نے بہت محبت سے اسکا سر دبایا تھا اور یہ نشان اسنے خود لگایا تھا معلوم نہیں کیوں۔۔

بدر" سوہا کی انکھ کا آنسو اسکے گال پر گیرہ

تم ایسے نہیں ہو تم عمر خیام نہیں ہو میں نے غصے سے کہہ دیا تو اسکا مطلب یہ تو نہیں ہے یہ حرکتیں کروت۔ تم کیسے کسی لڑکی کے ساتھ سو سکتے ہو۔ میں مر گئی ہوں کیا "

وہ بری طرح روتے اسے جھنجھوڑتی بولی وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا جو بلکل ہی آوٹ ہو چکی تھی ایک بات تو طے تھی۔

وہ نہایت جذباتی لڑکی تھی۔

" تم نے جو کہا میں نے وہ ہی کیا

ہاں میں کہو گی چھت سے کود جاو کود جاوگے تم تم کر کیسے سکتے ہو کس منحوس کے ساتھ سو کر آئے ہو" وہ بھڑکی

ہاں میں تمھیں دھکا دے دوں گا تا کہ تم مر جاو اب تنگ مت کرنا مجھے نیندا رہی ہے"

وہ بولا اور کروٹ لے لی

ایسی کی تیسی تمھاری نیند کی میں پاگل ہوں جو بخار میں بھی تمھیں وقت دیا میں نے تم میرے ساتھ اس قسم کی ناانصافی کر کیسے سکتے ہو میں تمھارے

"ہاتھ پاوں نہ توڑ دوں

بلا وجہ ہی بدر کو ہنسی آگئ تھی اسکی بات پر اسنے تکیے میں منہ دے دیا۔

" یہ یہ تم منہ کیوں چھپا رہے ہو تم چاہتے ہو میں پاگل ہو جاو

وہ جھلا اٹھای اور سر پکڑ کر بے شمار رو دی۔

"مر و مت کہیں نہیں گیا تھا میں امی کے پاس تھا

وہ جس طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اسے کچھ ترس آیا سو ہا پر۔چپ ہو گیٔ اُسکی صورت دیکھنے لگی

تو یہ لیپسٹک۔

اسے تسلی نہ ہویٔ

تمھیں انسان بنانے کے لیے جان بوجھ کر لگایٔ تھی۔

اور پرفیوم

"اف ہو بھئ وہ میرا ہی ہے

" پہلے تو خوشبو نہیں ائ تم میں سے

" تمھارے پاس دماغ نہیں تھا اب ناک بھی نہیں ہے مجھے ہو گیا ہے علم

وہ غصے سے بولا۔

"قسم کھاو نجما چچی کی کھاو مجھے تو مارنے کے لیے جھوٹی کھالو گے

میں کیوں کھاو اپنی ماں کی

اللہ کے علاوہ کوئ قسم جائز نہیں

"تو کھاو اللہ کی

وہ جلدی سے بولی

" ہاں بھی قسم سے

وہ زیچ ہوا

تو اسے چین آیا

اور پھر اسے گھورنے لگی۔

" تم تمھاری جان لے لوں گی بدر اور تم کسی اور کے پاس گئے تو

وہ سنجیدگی سے بولی۔

مجھے تمھاری بکواس میں بلکل انٹرسٹ نہیں ہے تم۔لائیٹ بند کرو ساتھ اپنا

"منہ بھی

سنجیدگی سے بولتا وہ لیٹ گیا

سوہا کو لگا جان میں جان ائ

اسنے لائیٹ آف کی اور لیٹ گیٔ وہ خاموشی سے جیسے سونے میں مصروف

۔۔۔۔تھا یہ کوشش کر رہا تھا

سوہا نے اندھیرے میں ہی اسے اٹھ کر دیکھا بدر کی آنکھیں بند تھیں

وہ ڈر گیٔ تھی آج بہت یہ ویسا ہی ڈر تھا جیسا اسے ایزہ کی محبت کا جان کر ہوا تھا

بدر اسکا تھا ہمیشہ سے وہ کتنا بھی لڑتی وہ اسی کا رہتا۔

اسنے اسکا بازو کھولا اور سر رکھ لیا۔

اور اسکا چہرہ دیکھنے لگی

بدر کے وجود میں جنبش نہیں ہوئ تھی گھیری سانسیں گواہ تھیں وہ سو گیا

ہے

"میں ڈر گئ تھی بہت میں تمھیں شئیر نہیں کر سکتی

وہ اپنی بے بسی بیان کر رہی تھی

اور پھر اٹھ کر اسنے اپنا آنسو صاف کرتے اسکے گال کو چھوا۔

اچانک بدر کے بازو کی گرفت سخت ہوئ تھی اسکی کمر پر۔

"تم جاگ رہے تھے

وہ دنگ ہوئ اور پہلی بار شرم بھی ائ۔

بدر نے اسے جلتی انکھوں سے دیکھا

یعنی اب تم میری تھکاوٹ اتارنے کو تیار ہو" وہ سکون سے پوچھنے لگا۔

سوہا کچھ نہیں بولی

بدر نے اسے بلنکیٹ میں چھپا لیا اور اسپر کسی گھیرے بادل کی طرح سایا کر

لیا۔

لیکن سوہا کی آنکھوں کی لو اسکی آنکھوں میں بدر کے لیے محبت کا طوفان بدر کو کسی بھی عمل سے روک گیا

اگر آج یہ قربت ہوتی تو محبت کی بنیاد پر اور وہ نہ ہی اس سے محبت کرتا تھا اور نہ ہی اس بدتمیز لڑکی کو خوش فہم کرنا چاہتا تھا اسنے اسے چھوڑ دیا اور کروٹ لے لی وہ خاموشی سے اسکی کمر سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر گئ

اسکے لئے اتنا احساس کافی تھا وہ اسکا ہے--------

وہ اسے لیے ایک بہت بڑے گھر میں آگیا تھا وہ اپنے گھر جانا چاہتی تھی لیکن عمر خیام کا دماغ کیسے درست کرتی اول تو ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ اسکی جانب دیکھ بھی لے اسنے اسے شدید تنگ کیا ہوا تھا

وہ اسے بار بار یاد دلا رہا تھا کہ اسنے ارہم بھائی کے موبائل میں کیا دیکھا تھا اور ساز جیسے ہی اسکی یہ باتیں سنتی سن رہ جاتی اور شرمندگی سے سر جھکا لیتی کہ اب تو بولنے کے لیے اسکے پاس الفاظ نہیں اور اسی چکر میں وہ اسے یہاں لے آیا تھا یہ بہت بڑا گھر تھا پتہ نہیں کیوں ساز کو لگ رہا تھا عمر اسے ناز آنٹی کے گھر لے ایا ہے کیونکہ یہاں پر موجود ہر چیز کی نک سک بیان کر رہی تھی کہ یہ انکا گھر ہے وہ کمرے سے باہر نکل ائی کیونکہ عمر بیڈ پر پھیل کر سو رہا تھا اور وہ صوفے پر ہی تھی۔

وہ باہر اگئی تھی فریش ہو کر اور اسنے ایک نگاہ پورے گھر پر گھمائی رہنے والے کی نازک مزاجی کی طرح تھا یہ گھر کچھ بہت حسین بہت خوبصورت اور پھر وہ پورے گھر کی سیر کو نکل گئی اُسنے کمرے کھول کر چیک کیے۔

عجیب نچوڑ والی چیزیں تھیں کہیں ویڈیو گیم کا پورا ایک سسٹم تھا اور کہیں دیوار پر پوری ایل سی ڈی لگی تھیٹر کی شکل دے رہی تھی

کسی کمرے میں عمر کے سردیوں کے کپڑے تھے کسی میں گرمیوں کے

کہیں عمر کا کچھ تھا کہیں کچھ اور جم بھی تو تھا اسی گھر میں۔۔۔

یہ عمر کا گھر تھا یہ ناز آنٹی کا انکا تو کوئی کمرہ نہیں تھا وہ پر سوچ ہوئی اور اچانک

سکی نگاہ ایک چھوٹے سے دروازے پر گی اُسنے وہ دروازہ کھولا

اور اندر سے بڑی پیاری سی خوشبو اسکے ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی اور وہ

اندر اگیٔ

بلکل عام سا فرنیچر اور بلکل عام سا کمرہ

ایک جائے نماز بچھا ہوا تھا بستر پر شکنیں تھیں جن پر ڈھول جمی ہوئی تھی اور

جائے نماز پر رکھی تسبیح کے دانے آدھے ہوئے ہوئے تھے پانی کا گلاس

آدھا رکھا تھا اور ایک سفید شال لپٹی ہوئ ایک طرف رکھی تھی

وہ حیرانگی سے ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی۔۔

یہ تو عمر ناز آنٹی کے مرمت کے بعد یہاں آیا ہی نہیں تھا یہ پھر اسنے ان

چیزوں کو انکے احساس کو ایسے ہی چھوڑا ہوا تھا اگر ایسا تھا تو وہ تو عشق کرتا تھا

اپنی ماں سے۔۔۔ وہ دل ہی تھام گی کہ اسکے دل میں بھی کبھی اسی محبت نہیں آئ اپنی ماں کے لیے

کیا کر رہی ہو یہاں" اچانک پیچھے سے آتی آواز پر وہ ذرا ڈر گی مڑی تو وہ دروازے کے باہر کھڑا تھا آف سردی اتنی تھی اور وہ یوں ہی شرٹ لیس ا گیا تھا

آپ کپڑے تو پہنیں" وہ جلدی سے چہرہ موڑ گی۔

تم باہر او" اسنے سنجیدگی سے کہا

ساز کو احساس ہوا کہ وہ غلطی کر چکی ہے وہ خاموشی سے سر جھکاۓ باہر اگئ اور بنا اندر جاۓ ہی اسنے وہ دروازہ بند کر دیا

"آپ اندر کیوں نہیں گئے

مجھے طوائفیں پسند نہیں" سر جھٹک کر وہ بولا اور کچن کی جانب بڑھ گیا۔

طوائفیں نماز بھی تو نہیں پڑھتی ہو سکتا ہے کہ انھوں نے توبہ کرلی ہو آپ ایسے تو ان پر ٹھپا نہیں لگا سکتے کہ اگر وہ طوائف تھیں تو مری بھی طوائف رہ کر ہی ہیں" اسنے جراح کی

ڈاکٹر ڈاکٹر ہو کر مرتا ہے وکیل وکیل ہی مرتا ہے شرابی شرابی ہی مرتا ہے اور نمازی نمازی ہی مرتا ہے اور طوائف بھی طوائف ہی مرتی ہے مجھ سے بحث مت کرو میں تمھارے ساتھ سخت رویہ نہیں رکھنا چاہتا کافی پیو گی" وہ اپنی بات پر ایسے زور دے گیا جیسے یہ ہی حقیقت ہو اور وہ اسے چلا نہیں سکتی۔

مجھے نہیں لگتا ایسا ہے نہ ہر شرابی ہو کر مر سکتا اور نہ ہر طوائف طوائف ہو کر ہدایت کسی کو بھی کسی بھی وقت مل سکتی ہے ایک نمازی سے زیادہ" اسنے اپنی بات مکمل کی عمر نے سنجید گی سے دیکھا

کافی پینی ہے" اسنے پھر پوچھا

"میں کالا پانی نہیں پیتی اور مجھے گھر جانا ہے مجھے میری امی یاد آرہی ہیں

کون ہیں تمھاری امی مجھے تو کبھی نہیں ملوایا تم نے" وہ کافی بنا کر خود پینے لگا

اور اسکے لیے فریج سے جوس دودھ چاکلیٹ جام کا جار اور بریڈ رکھ دیا

اتنے سب کچھ وہ بھی بنا محنت کے اسنے پہلی بار دیکھا تھا

یہ میں کھالوں۔" وہ عجیب ایکسائیٹمنٹ سی شو کرنی لگی تھی چاکلیٹ کو دیکھ

کر۔۔۔

افکورس بھوت تو ہیں نہیں یہاں" عمر نے سر جھٹکا

اور ساز بریڈ کھول کر اسپر زیادہ زیادہ لگانے لگی جیسے اسے بس ایک ہی

سلائس کھانا ہے اور وہ جتنا بھی لگائے گی اب ابھی لگا لے بعد میں ملے نہ

ملے۔

ہے ہے ریلکس یہ سارا تمھارا ہے بریڈ ٹوٹ رہا ہے تھوڑا تھوڑا کر کے کھاو"

وہ بولا اور اپنی مسکراہٹ کپ کے پیچھے چھپالی وہ شرمندہ سی ہو گئ

تمھیں چاکلیٹس پسند ہیں" اسنے اسے اہستہ سے کھانے کو بولا

جبکہ ساز کی انگلیوں میں چاکلیٹس لگ گئیں تھی ساری اسنے سر ہلایا پورے جوش سے اور اپنی ایک انگلی منہ میں لے لی۔

عمر اسے دیکھ رہا تھا

کتنی پسند ہے" وہ سنجیدگی سے اسے گھورتی نگاہوں سے دیکھتا سوال کرنے لگا

بہت پسند ہیں مگر میرے پاس پیسے نہیں ہوتے تھے تو کھانے کو بھی نہیں ملتی تھی بدر بھائی کبھی کبھی لادیتے تھے۔۔کوئی لاتا ہی نہیں تھا۔۔پھر اسنے دوسری انگلی بھی منہ میں ڈالنی چاہی کہ عمر نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا۔

حالانکہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے شیلف کے اسطرف وہ تھی اسنے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کر لیا۔

ساز اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی اسکا کپ کافی کا دھواں اڑا رہا تھا۔۔ جنوری کی یکم تھی سرد ہوائیں وجود میں اتر رہیں تھیں پہلے ہی اوپر سے اسنے بھی

اسکے اندر جیسے برف جما دی اسکی آنکھیں عجیب ہی طرح سے ساز کو دیکھ رہی تھی۔

مجھے بھی بہت پسند تھی یہاں تک کے ایک بار میں نے مام سے ضد لگالی کہ مجھے اپنا پورا روم چاکلیٹ سے بھرا ہوا چاہیئے تھیں چھوٹا تھا کافی۔۔۔

" اور تم جانتی ہو جب میں سکول سے آیا

وہ روکا اسکی کمر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر اسے شیلف پر بیٹھا دیا ساز جیسے آنکھیں پھاڑے سے دیکھتی رہ گئ

عم۔۔۔ عمر" عمر کو سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔

ساز کو لگا سردی اتنی بڑھ گئ ہے کہ وہ ٹھٹھرا رہی ہے عمر عین اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

میں سکول سے آیا تو میرے کمرے کو انھوں نے چاکلیٹس سے بھر دیا

دیواروں پر بیڈ پر میرے کپڑوں میں ہر جگہ چاکلیٹس تھی

میں نے خوشی سے انھیں کیسیز کر ڈالیں ایسے۔

اسکے حسین سے چہرے پر جھک کر اسنے اسکے گال پر ایک چھوٹی سی کس کی

۔۔۔ساز کو ہچکی لگ گئی لیکن عمر اسکی حالت کی پرواہ نہیں کر رہا تھا اسنے

ایکدم اپنے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھے اور اسے دباؤ دے کر دور کرنے

لگی مگر مجال ہو اسکے پہاڑی وجود کو وہ ہلا بھی پا رہی ہو۔

اسکی ٹھنڈی انگلیاں ساز کو اپنے قبضے میں قید کر رہیں تھیں

پھر یہاں کس کی " اسنے دوسرے گال پر بھی کس کی۔

پھر ناک پر کی اسکی دونوں آنکھوں کی نرمی سی لبوں میں دبا لیا ساز کی سردی

جاتی رہی اور لگا جیسے ماحول میں تپش بڑھ رہی ہو اسکے کان سرخ ہو گئے اور

گالوں پر لالی الگ بکھرنے لگی۔

عمر کچھ دیر بعد اسکی آنکھوں پر سے ہٹا اور دور ہو گیا۔

بدلے میں انھوں نے بھی ساری مجھے کس کی تھیں" وہ بولا ساز پہلے کم

حونک تھی جو مزید ہو گئی اسکو پھر سے ہچکی آئی شرمندگی سے ادھر ادھر

دیکھنے لگی

خیر بتانے والی بات یہ ہے کہ ہم دونوں کو چاکلیٹس پسند ہے ہاو کو من "

اسنے چاکلیٹ کا ڈبہ اٹھا اور اس میں سے چمچ بھر کر منہ میں رکھ لی

کھانا چاہو گی" وہ مزے سے اسکے دیکھتا بولا۔

ن۔۔۔ نہیں" اسنے ری جیکٹ کیا اور۔۔۔ شیلف پر سے اترنے لگی۔

عمر خیام کو انکار کرنے والوں کا انجام نہیں ہوتا میری ہر طاقت کا جواب ہاں

ہے "

کیوں ہٹیں دور ہوئے مجھے گھر جا" اسکے الفاظ ادھورے رہ گئے اسنے اسکا

چہرہ اپنے دونوں ہتھیلیوں میں جکڑا اور اسکے لبوں پر جھک گیا۔

ساز کو یہ کھیل نہیں کھیلنے اتے تھے جبکہ وہ تو لگتا تھا بادشاہ ہے اس دنیا کا

جب وہ اپنی ایسی جھلک دیکھا دیتا ساز جیسے سن رہ جاتی اسے دماغ عمر کے قبضے

میں چلا جاتا اور دماغ کے ساتھ ساتھ اسکے دل اور اسکے جسم پر بھی عمر خیام کا

اختیار ہو جاتا

اسنے اسکی کمر میں ایک ہاتھ ڈال لیا اور وہ خود بھی کھا رہا تھا اسے بھی کھلا رہا تھا جیسے چاکلیٹ کے ٹیسٹ میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔

ساز کو اپنے منہ میں گھلتی وہ چاکلیٹ فیل ہو رہی تھی اور اسکے ساتھ ساتھ زبردستی احتجاج کرتا اسکا لمس جو زبردستی اسے کھلا رہا تھا گویا وہ کھانے پر مجبور تھی اور چاکلیٹ تمام ہوئی عمر نے ساری چاکلیٹ صاف کر لی اور پھر جیسے جھٹکے سے دور ہو گیا

ساز کے سرخ ہونٹ گویا تھے شدت خوب تھی پر زور تھی۔

وہ یہ سب نہیں کرنا چاہتا اسکے ساتھ پھر بھی اسے اپنی جانب اب کھینچنے لگی تھی۔

ساز جہاں منہ جھکا کر بیٹھی تھی وہیں عمر دور ہو گیا۔

اسکا چہرہ دیکھنے لگا اپنے بے اختیار ہونے پر خود کو کوسنے لگا یہ کیسی بے اختیاری اسے اپنے ارد گرد لپیٹ رہی تھی وہ اسے چاہتا نہیں تھی پھر اسکے

ساتھ یہ سب کرنے کا کیا مقصد تھا یہ زیادتی تھی لیکن وہ کر رہا تھا وہ اسے چھوڑ دے گا وہ جانتا تھا

پھر اسے اپنا کر کے کیوں چھوڑنا چاہتا تھا وہ چھوڑ دیتا نہ ویسے ہی جیسی وہ ہے لیکن یہ بے خیالی سے اپنے قبضے میں بڑی طرح جکڑ رہی تھی وہ جیسے دماغ کی ہر دلیل پر لعنت بھیجتا آنے والے وقت کی پرواہ کیے بنا دوبارہ اسکی جانب بڑھا نیوٹرلا کی چمچ بھری اور ساز کے لبوں پر پھیر دی۔

Open your mouth ......

حکم دیا وہ لب وا کر گئی دل کی دھڑکنوں کی بے ہنگمی عمر کو سنائی دے رہی تھی وہ کان بند کر گیا اور اسکے منہ میں چمچ ڈال کر اسکے ہونٹوں کو اور ادھ کھلے منہ کو دیکھنے لگا۔

عمر۔۔ ساز نے جیسے اسے روکنا چاہا

عمر نے اسکی آنکھوں میں دیکھا اور جیب میں سے اپنا رومال نکال کر اسکی آنکھوں پر باندھ کر وہ اسکے شانے پر دباؤ ڈال کر اسے شیلف پر لیٹا چکا تھا۔

ساز جیسے کسی بے جان گڑیا کیطرح اسکی ہر بات مان رہی تھی وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور اسکے بعد اسکے کان میں مدھم سی سرگوشی کی تھی

مجھے آج سے پہلے اتنا ذائقہ کیوں محسوس نہیں ہوا" وہ سوال کر رہا تھا اور کرتے کرتے ساز کے لبوں پر سے اسکے ساری چاکلیٹ صاف کر دی ساز کی سانسوں کی آواز بہت تیز تھی اتنی کہ عمر کو پاگل پن پر اکسا رہی تھی اور عمر نے اسکے آدھے کھلے منہ کو دنوں ہاتھوں سے پکڑا اور پوری طرح اسپر چھا گیا

اسکا لمس آگ تھا اور وہ خود کسی انگارے سے کم نہیں تھا جلا کر راکھ کر دیتا۔

لمحے سرک رہے تھے پل بڑھ رہے تھے مدہوشی سر پر چڑھ رہی تھی دیوانگی سی محسوس ہو رہی تھی جسے فلحال ایک ضدی شہزادہ کوئی نام نہیں دینا چاہ رہا تھا لیکن دل کے ہاتھوں مجبور ہو رہا تھا

ان لمحوں کی خوبصورتی نہ قابل بیاں سی تھی۔

وہ اسکے ہونٹوں سے گال پر آیا مٹھاس جیسے بڑھتی گئی ساز چہرہ موڑ گئی اور عمر نے اس گال پر بھی مٹھاس گھول دی

چاکلیٹ سے زیادہ ذائقہ ہے تم میں جس چیز کا ذائقہ مجھے سمجھ اجائے میں اسے اسے ختم کر دیتا ہو۔۔پورے طرح "ہلکی سی چاکلیٹ اسکے ہونٹوں کے کنارے پر تھی اسنے وہ بھی صاف کی اور اسکی جانب دیکھا

وہ اسکے شولڈرز پر سختی سے ناخن چبھوئے ہوئے تھی عمر نے اسکی آنکھوں کی ہٹی یوں ہی کھول دی

ساز آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔

حسین "عمر ایک لفظ میں بات تمام کر گیا اور ساز کے لب مسکرا دیے۔

وہ اس حسین مسکراہٹ کو پہلی بار بہت قریب سے دیکھ رہا تھا

یہ سب بھول جانا تمھاری زندگی میں ایسا بھی کچھ ہوا تھا "اور پھر خود ہی دور ہو گیا۔

میں فریش ہو جاتا ہوں "وہ پیچھے ہٹ گیا

پھر ہم گھر چلیں گے" وہ بولی

" ابھی نہیں ابھی مجھے تمھارے ساتھ تھوڑا اور وقت گزارنا ہے

وہ مڑ کر اسکی جانب دیکھنے لگا۔

لیکن آپ گھر میں بھی تو گزار سکتے ہیں" وہ اہستگی سے بولی

پھر عمر خیام تمھیں مختلف ملا تو تم ہرٹ ہو گی

اسنے کہا۔

کیا مطلب" ساز کو سمجھ نہیں آیا۔

کچھ نہیں وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

ساز اس انوکھے چاکلیٹ کھانے کے طریقے سے جیسے بہک گئ

معصوم جذبات تھے اسکے بھاؤ میں بہتے چلے گئے۔

ایک لمحے کے لیے بھی ان مہربانیوں کے پیچھے کی وجہ نہیں جاننی چاہی تھی

وہ محبت کرنے لگا تھا وہ یہ جان گی تھی اور جب محبت ہونے لگ جائے تو

کہاں عقل کہ باتیں سمجھ آتی ہیں وہ بھی بہتی جا رہی تھی

وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو فریش تھا

" چلو نیو ائیر اس بار تمھارے نام

کیا نیو ائیر " وہ بریڈ کھا رہی تھی۔

عمر کو کافی اچھی لگتی تھی اسکی یہ سادگی۔

" آج فرسٹ جنوری ہے

" تو

"تم پاگل ہو

"اب آپ مجھے پاگل کہیں گے

پاگل کو پاگل ہی کہا جاتا ہے دماغ تو گھٹنے میں ہے تمھارے " وہ اسکو اوپر سے

نیچے تک دیکھنے لگا

ویسے تم کم و بیش میری بیوی نہیں میری ماسی لگتی ہو " ساز نے اسے گھورا

" آپ ہٹیں مجھے اپنے گھر جانا ہے

مجھے اپنے گھر جانا ہے " وہ منہ بنا کر بولا

"چلو شوپینگ کرتے ہیں تمھاری

اسنے کہااور ساز کے نہ چاہنے کے باوجود اسے کھینچ کر اسنے گاڑی میں بیٹھادیا

میرے پاس بہت کپڑے ہیں" وہ بولی تھی وہ نہیں کرنا چاہتا تھی شاپینگ

تواور لے لو" اسنے شانے اچکا کر گھر سے باہر گاڑی نکالی اور گارڈ نے دروازہ

بند کر دیا یہ واحد شخص تھا جوان دونوں کے علاوہ یہاں موجود تھا۔

اسنے زن سے گاڑی آگے بڑھائی اسکی گاڑی کی آواز ساز کے دل کو ہمیشہ

پریشان کرتی تھی۔

یہ اسراف ہے فضول خرچی گناہ ہے اللہ تعالٰی پسند نہیں کرتے حساب

کتاب نہیں دینا آپ نے" وہ گھورنے لگی

میرے باپ کی جگہ دھاڑی مونچھ لگا کر مسجد کا امام بن جاؤ۔۔۔ چلو اللہ کے

گھر میں ڈھونگی انسان کی جگہ ایک اچھا انسان بیٹھ جائے گا جو لوگوں کو ایسی

باتیں بتا کر سیدھا کر دے گا" وہ ہلکا سا ہنسا

وری فنی" وہ منہ بنا گئ

اوئے تمھیں انگلش بھی آتی ہے" وہ حیران ہونے کی اداکاری کرنے لگا۔

جی الحمدللہ میں نے ایف ایس سی کیا ہے اور بہت اچھے گریڈز میں پاس ہوئی تھی "

ایکدم جھٹکے سے گاڑی رکی۔

تم ایف ایس سی کی سٹوڈنٹ ہو" وہ حیران ہوا

جبکہ ساز تو پھولے نہ سمائی وہ ایمپریس ہو گیا تھا اس سے۔

جی" وہ دانت نکالنے لگی

اچھا" بس اتنا کہہ کر اسنے گاڑی آگے بڑھ لی

" آپ نے کتنا پڑھا ہے

پی ایچ ڈی انگلش" بات ختم بس

اسکا منہ کھلا گیا جبکہ وہ لاپرواہ ڈرائیو کر رہا تھا

جھوٹ" وہ بس اتنا ہی بولی اور عمر کا قہقہہ گاڑی میں بلند ہوا۔

سر یسلی جھوٹ نہیں ہے یہ بس وقت زیادہ تھا تو پڑھتا گیا اور گھر آنے کا دل نہیں کرتا تھا" وہ بولا

ساز کو رونا نے لگا وہ تو چوڑی ہو گئ تھی کہ وہ ایف ایس سی کیے ہوئے ہے۔ ایک شرابی کیسے اتنا پڑھ سکتا ہے اسے کیوں یقین نہیں ارہا تھا مگر وہ سنجید گی سے بول رہا تھا

مجھ سے بات نہ کریں" وہ منہ بنا کر منہ پھیر گئ

"لو مجھے کیا پتہ تھا تم نے بس ایف ایس سی کیا ہوا ہے

تو حیران کیوں ہوئے تھے" وہ آنکھیں نکال گئ

اوہو یار مجھے یقین نہیں ایا تم اتنی چھوٹی ہو بس" وہ پہلی بار تفصیل دے رہا تھا کسی کو جبکہ ساز کو رونا ارہا تھا اب

"میں نے کہا نہ مجھ سے بات نہ کریں گھر چلیں

لو میرے پڑھنے پر ناراض ہو گئ ہے کہا ہے نہ تمھاری عقل گھٹنوں میں ہے

" وہ سر جھٹک گیا

جبکہ ساز گھور کر بے بسی سے چہرہ موڑ گئ

وہ دونوں مال پہنچے اسکا منہ بنا ہوا تھا عمر نے سب سے پہلے اسکا ڈریس چینج

کرایا وہ اب بھی منہ پھلائے ہوئے

اچھا میری ڈگریاں تم لے لینا میرے تو کسی کام کی نہیں" اسنے اسکے شانوں

پر بازو پھیلا کر اسے اپنے نزدیک کر لیا۔

ایسا تھوڑی ہوتا ہے" وہ ہونٹ نکال گئ۔

عمر کو ہنسی ارہی تھی

تم واقعی اس بات پر دکھی ہو" وہ حیران تھا

ہاں" اسنے کہا

آہ اب کیا کیا جائے تم ایڈمیشن لے لو آگے پڑھ لو" وہ بولا

جبکہ وہ اداس ہو گئ

"تایا جان نہیں مانیں گے

" تمھاری شادی تایا سے ہی تو ہوئی ہے

استغفر اللہ استغفر اللہ" وہ توبہ توبہ کرنے لگا وہ ہنسنے لگا اور ایک فوڈ کارنر پر رک گیا دونوں کے لیے برگر خریدا

وہ خوش لگ رہی تھی اسکے ساتھ۔

اگر میں بھی تمھارے تایا جیسا ہوتا یہ بڑی ساری دھاڑی موںچھیں اور لالچی

" وہ ہنس دیا۔

آپ بہت اچھے ہیں عمر" وہ اہستگی سے بول دی

عمر کی مسکراہٹ سمٹی اور سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا

مجھے یہ الفاظ مت کہا کرو میں بلکل اچھا نہیں ہوں نہ تمھارے لیے نہ کسی اور کے لیے" وہ سکون سے بولا اور ایک شاپ میں داخل ہوا۔ ساز ذرا ہچکچا سی گئ وہ ہر بات منہ پر جو مارنے کا عادی تھا یہ جنٹس شاپ تھی وہ اپنے لیے کچھ دیکھ رہا تھا۔

اور وہاں سے اپنے لیے شاپنگ کر کے وہ باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر پورا دن اسنے ساز کے ساتھ نیو ائیر کا پہلا دن بنایا تھا اسے اپنی دنیا کی سیر کرا دی تھی۔

وہ بھی خوش تھی اسکے ساتھ اور اب ایسی کوئی بات نہیں کی جس سے وہ اداس ہوتا یہ اسکے منہ سے کوئ تلخ بات نکلتی۔

پورا دن دونوں نے ساتھ گزارا تھا اور رات کے ڈنر کے وقت جب وہ ٹیپ ریکارڈر کیطرح چل رہا تھا

اچانک زمیر کی کال دیکھ کر رکا۔

' ویٹ میں ابھی آیا

اسنے کہا اور ساز نے سر ہلا دیا وہ خاموشی سے کھا رہی تھی تبھی کسی نے اسے پکارہ

" ہائے کسی ہو ساز

وہ سبحان تھا ایک بار جب انکے گھر آیا تھا اسنے دیکھا تھا ایکدم وہ کھڑی ہو گئ اور مڑ کر دیکھنے لگی

عمر وہاں کسی سے محو گفتگو تھا

"اپ

جی میں سبحان کیسی ہیں اپ نںنم اپ گھبرا کیوں رہی ہیں" وہ مسکرایا

آپ جائیں" وہ بس اتنا ہی بولی وہ بر بار مڑ کر دیکھا رہی تھی۔

تو آپکی شادی ان سے ہوئی ہے عمر خیام شرابی" سبحان نے منہ بنایا

اور عمر نے کال بند کی مڑا تبھی سبحان بھی ایسے مڑ گیا جیسے بس گزر رہا ہو

کھانا کھالیا" وہ سنجیدگی سے بولا

ج۔۔جی چلیں پھر" اسنے پوچھا تو وہ سر ہلا کر اٹھ گئ

لیکن سبحان نے ان دونوں کو ہی دیکھا تھا

گھر چلنا ہے ؟۔۔۔

یہ چوتھی بار اسنے بس چھوٹے سے راستے میں پوچھ لیا تھا

جی عمر اور کہاں جائیں گے "پہلے وہ سبحان کو دیکھ کر حیران تھی پھر اس بات پر اور حیران ہو گی کہ وہ اس سے بات کرنے پہنچ گیا پھر عمر کو شرابی کہہ کر کے کتنا برا سامنہ بنا گیا تھا وہ دل ہی دل میں پریشان سی تھی

ہو سکتا ہے یہ اتفاقا ہو۔۔۔

ہو سکتا دوبارہ کبھی سامنا نہ ہو اسنے بلا خر اپنے سر سے اتار کر اسکے سوال کا جواب دیا۔

اچھا اگر بالفرض ہم گھر نہ جائیں تو "وہ روڈ کی جانب دیکھتا پھر اسکی طرف دیکھتا بولا۔

تو اور کہاں جائیں گے سڑکوں پر گھومنا ہے کیا؟

اسکی آنکھوں میں نرمی اور محبت اتر آئی معلوم نہیں کیوں وہ ایسا تھا کہ دل کرتا تھا اس سے کھل کر محبت کی جائے اسے دیکھتے رہنا بھی ایک عجیب ہی محبت اور دیوانگی کا ثبوت تھا۔

بس میرا دل نہیں کر رہا تمھارے تایا کے گھر جانے کا میرے گھر چلتے ہیں"

وہ بولا

عمر نہیں امی کو سب نے پریشان کر رکھا ہو گا وہ لوگ خود سے کام نہیں کرتے امی پھر سارے کام اکیلے کریں گی وہ بیمار ہو جائیں گی پہلے ہی میں شرمندہ ہوں میں بلاوجہ ادھر ادھر گھوم پھر رہی ہوں امی کا احساس ہی نہیں کر رہی" وہ منہ بنا گئ

تم ذرا اپنی امی سے ملوانا مجھے میں بھی دیکھو کون ہیں وہ جن کا خیال مجھ سے زیادہ کیا جا رہا ہے میرے لیے تو کبھی ایسے جان نہ نکلی۔۔۔ تمھاری بد تمیز ہو یار تم بہت" وہ سر جھٹک گیا

اپکو کیا پتہ جب پولیس اپکو لے کر گئ تو واقعی جان نکل گی کہ اس منظر کو نہ سہتے ہوئے بے ہوش ہو گئ تھی" وہ سر جھکائے اہستگی سے بولی عمر نے اسکی جانب دیکھا۔

ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔۔۔

لیکن تمھیں سنبھالنا چاہیے خود کو ایسے بچوں والی حرکتیں وہ بھی میرے ساتھ رہتے ہوئے مجھے پریشان کرتی ہیں تم اگر بیوی ہو میری تو تمھارے اندر دس مردوں کی طاقت ہونی چاہیے" وہ اسے مسکرا کر دیکھانے لگا ساز کو بے ساختہ ہنسی اگی اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ ہنسنے لگے تھے

بہت براجوک تھا" ساز نے چہرہ موڑا

عمر بھی سر نفی میں ہلانے لگا۔۔

چند لمحے دونوں کے مابین خاموشی سی پھیلی

عمر جیسے کسی گھیری سوچ میں تھا اور ساز کے قدم زمین کو ٹک نہیں رہے تھے اسنے کھڑکی کھولی اور تیز ٹھنڈی ہوا گاڑی کے اندر آنے لگی جس میں وہ ہاتھ باہر نکالے ہوا سے لطف لے رہی تھی

یہ کیا فضول حرکت ہے کوئی ہاتھ اتار کر لے گیا نہ ایک ہاتھ سے کرنا پھرا پنی ماں کی مدد" اسنے اسے اندر کھینچا اور شیشہ بند کر دیا۔

ساز نے منہ بنایا۔

یہ تم نہ اوور ایکٹنگ کم کیا کرو۔۔۔۔

تمھیں پیسے نہیں ملتے اوور ایکٹنگ کے ایسے منہ بنائے گی بندے کا دل حلق میں آجائے" وہ بڑ بڑایا

میں بور ہو رہی ہوں" وہ بتا گئ

عمر نے اسے موبائل نکال کر دیا

میں پکچرز کھینچتی ہوں" وہ ایکدم خوش ہو گئ اور ساز نے عمر کی تصویریں لینا شروع کر دیں وہ مسکراہٹ روکے اسکی آوٹ پٹانگ حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

آپ کتنے خوبصورت لگتے ہیں تصویروں میں" وہ اداسی سے بولی

" اب اس میں اداس ہونے والی کیا بات ہے

میری تصویر اچھی نہیں اتی آپکی آتی ہے" اسنے موبائل بند کر دیا

یااللہ" عمر نے گھیرہ سانس بھرا اور گاڑی کو آٹومیٹک موڈ پر ڈال کر موبائل اس سے کھینچ کر کیمرہ اوپر کیا اور دونوں کے چہرے موبائل میں دکھ رہے تھے۔

جیسے وہ ایک دوسرے کے لیے بنے ہوں۔

عمر نے کلک لیا تھا ایک یاد محفوظ کر لی تھی۔

" اتنی تو اچھی ا رہی ہے

جی نہیں سوہا نے کہا تھا شکل دیکھو اپنی سفید اٹا لگ رہا ہے اور براؤن لوگوں کی پکس اچھی آتی ہیں" وہ بولی

جبکہ عمر نے گھیرہ سانس لیا

یہ تو رائلٹی ہے کہ سکن ٹون جن کی لائیٹ ہوتی ہے انکی پکس زیادہ اچھی آتی ہے لیکن آپکی تو وائیٹ ہے" وہ جواب پر جواب دیتی الجھتی جا رہی تھی

عمر کھل کر ہنسا

تم بہت خوبصورت ہو اور یہ بات ہر آنکھ مانتی ہے کیمرے کی آنکھ بھی۔

" ہممم چلو ٹھیک ہو کر بیٹھو میں لیتا ہوں

نہیں نہیں مجھے شرم آئے گی۔

عمر یہ سب ویڈیو میں ریکارڈ کر رہا تھا

ہائے ساز" عمر نے کیمرہ اسکے چہرے کی جانب کیا اور ساز کا چہرہ لال سرخ ہونے لگا وہ ہنستا ہی چلا گیا

یہ اسکی زندگی کا بہترین سفر تھا جسے وہ کبھی ختم نہیں کرنا چاہتا تھا اسنے سیو کی اور موبائل رکھ دیا۔

ساز اب بھی چہرہ چھپائے ہوئے تھی اور اچانک ہی عمر نے جھٹکے سے گاڑی روک لی

گہیرہ سانس بھرا تھا۔

شاید یہ ہنسی مسکراہٹ یہ دل کا زندہ ہونا یہیں تک تھا وہ یہیں تک محسوس کر سکتا تھا۔

اسکے بعد کا سفر وہ کہانی میں سے اپنا کردار نکال کر تلخ کر دیتا لیکن یہ حقیقت تھی اور کچھ نہیں۔

اوئے گھر اگیا" ساز خوش ہو گئی عمر اسکی خوشی خاموشی سے دیکھنے لگا وہ گاڑی سے اتری

رکو" اسنے مڑ کر دیکھا۔

عمر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

ساز کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں ذرا کانپا جس پر اسنے قابو پایا

عمر نے اسے اپنی سمت کھینچا

"عمر

"شش۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر صرف لمحے اتنے ہی ہیں تو ایک بار میں تمھیں پوری شدت سے چھونا

چاہتا ہوں" اور کہتے ہی اسنے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں اسکا چہرہ بھرا اور

اسکے ہونٹوں کو خود میں پیوست کرتا وہ اسکی سانسوں کو اپنا غلام بنا چکا تھا

ساز کی آنکھیں خود باخود بند ہوتی چلی گئیں اور عمر نے جیسے ساری شدت

ایک ساتھ ہی لٹادی

ساز اسکی اس عجیب شدت پر پریشان سی ہو گئ

اسکی سانسیں الجھنے لگی تھی جبکہ عمر خود میں بھینچے اسے کسی پیاسے کو ملنے والا عرصے بعد پانی کیطرح خود میں اتار رہا تھا

ایم سوری "اور اپنی مرضی سے اسکے ہونٹوں کے کنارے سے نکلتے خون کو اسنے صاف کیا اور دونوں کی سانسیں پھول گئیں

بھول جانا سب کچھ ہر چیز جو کچھ ہمارے بیچ ہوا

"ک۔۔کیوں۔

" کیونکہ یہ ہی ہونا تھا

اہستگی سے کہہ کر اسکا گال تھپتھپا کر وہ خود پہلے نکل گیا

ساز نے سامنے پڑا ٹشو پیپر اٹھا کر لبوں کے کنارے صاف کیے اور خود بھی اسکے پیچھے پیچھے اگئ

رات گھیری تھی وہ سیدھا اوپر چل گیا

باقی سب بھی سونے میں مصروف تھے

وہ امی کو ایک نظر دیکھ کر خود بھی اسکے پیچھے اگئ وہ اپنی بوٹلز اٹھا رہا تھا

سازکا دل کی اسے روک دے وہ مان لے گا شاید

نہ پیئیں" وہ جھجھکتی ہوئی اس سے بولی۔

وہ مسکرایا

تمھیں پتہ ہے ساز شرابی بدلتا نہیں ہے میری بس اتنی بات یاد رکھنا

تم کہہ سکتی ہو میں سانپ ہوں یہ جو مرضی۔

میں نہ ہی بدلو گا اور نہ ہی کسی کو خود کو بدلنے دوں گا۔

میرے کندھوں پر رویوں کا اتنا بوجھ ہے کہ میں خوش بھی ہوتا ہوں تب بھی میرے اندر سے ایک آواز اٹھتی ہے کہ تم خوش کیوں ہو تم میرے لیے اپنے آپ کو ہلکان نہ کرو سو جاؤ اور بار بار نہیں کہوں گا" سنجیدگی سے کہہ کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا

تم بیڈ پر سو سکتی ہو اگر سونے کا ارادہ نہیں" وہ کہہ کر گلاس میں انڈیلتا اور ایک باری میں ادھا گلاس چڑھا گیا اور اسے لگا کہ شراب نے اسے حقیقت میں لا پٹخا

سازکے سرپر سے یہ گفتگو گزر رہی تھی وہ کیا کہہ رہا تھا کیا تھا سمجھ نہیں ائی

اسنے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر اسکے لیے دعا کرنے لگی

عمر سر جھٹک کر بالکنی میں چلا گیا۔

اگلی صبح وہ ساز سے پہلے اٹھ گیا تھا اسنے ایک لمحے کے لیے انکھ بند نہیں کی

تھی تبھی اس پر نشہ ابھی سوار ہی تھا۔

جبکہ اسنے شاور بھی لیا تھا اور اپنے کپڑے بیگ میں ٹھونسنے لگا اور اچانک اسکا

پاوں ٹیبل سے ٹکرایا تو گرتے گرتے بچا اور تبھی ساز بھی جاگ گئ۔

اسنے سنبھل کر اپنا بیگ بند کیا

نیچے سب جاگ گئے تھے وہ گھر میں پھیلی ہل چل سے گھبرا کر اٹھی۔۔اور

سامنے عمر کو بیگ باندھتے دیکھ اسنے ذرا حیرانگی سے اسکی سمت دیکھا

آپ کہیں جا رہے ہیں" وہ بولی

ہاں" ایک لفظی جواب

کہاں۔" وہ ذرا تیزی سے اٹھی
انہونی دل میں کھٹکنے لگی

جہاں سے آیا تھا وہاں یہ پھر تائی لینڈ یہ پھر ملیشیا امریکہ جہاں دنیا میں

میرے لیے جگہ ہو گی" وہ بولا اور بیگ اٹھالیا

" کیا مطلب عمر میرا دل بیٹھ رہا ہے

اپنے دل کو۔۔۔ میرے دل سے لگانے کی ضرورت ہی کیا تھی جواب بیٹھ

گیا ہے" وہ لاپرواہی سے بولا۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں" اسکی آنکھیں بھیگ گئ اور آگے بڑھ کر اسنے عمر کے

بازو تھام لیے

عمر کیا ہو گیا ہے" وہ پیار سے بولی تھی عمر نے اسکے ہاتھ جھٹکے۔

میں جا رہا ہوں میں نے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا تھا

اپنا خیال رکھنا اس دراز میں کارڈ ہے جب جہاں جیسے تمھیں جس چیز کی

ضرورت ہو تم وہاں سے پیسے خرچ کر لینا۔

بہت جلد تمھیں آزاد کر دوں گا" وہ بولا ساز کی آنکھوں میں ڈھیروں پانی بھر گیا۔۔ وہ شاکڈ تھی اتنی حیران کہ ایسا لگا جیسے دل کی دھڑکنیں بس ابھی بند ہو جائیں گی

وہ شاکڈ کھڑی رہ گئی اور وہ پہلو سے گزر گیا۔

بے ساختہ وہ بیڈ پر دھپ سے گیری۔

کچھ سمجھ نہیں آیا ہو کیا رہا تھا اسکے ارد گرد۔

وہ اٹھی اور اس سے پہلے وہ دروازے سے نکلتا وہ اسکے سامنے آ گئی

اپکو مجھ سے محبت نہیں ہے" بہت ہمت اور حوصلے سے یہ سوال کیا تھا اسنے جیسے اپنے جسم کی تمام طاقت اس ایک سوال پر سرو کر دی ہو جس کا جواب سننا بھی نہ چاہتی ہو لیکن سوال پھر بھی کر دیا تھا۔

بتائیں عمر" وہ جھنجھلا اٹھی اسکے انسو تیزی سے بہنے لگے تھے

نہیں مجھے تم سے محبت نہیں ہے اور میں نے تمھیں نہیں کہا تھا مجھ سے محبت کرو" وہ سفاکی سے بولا

تو تو وہ سب " وہ جیسے انکے درمیان کچھ اچھے لمحوں کو یاد کرنے لگی عمر نے

ایک نظر دیکھا

کہا تھا نہ بھول جاؤ" وہ سختی سے بولا

میں کھلونا نہیں ہوں " وہ چیخنا چاہتی تھی۔

شکر مناؤ کھلونا سمجھا بھی نہیں تمھیں اپنے آپ کو مجھ پر تھکا ومت ساز۔۔"

وہ اسے پیچھے کرتا باہر نکلا ساز اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی خوشیاں ٹھیک سے

اسکے دروازے پر آئیں ہیں کب تھیں جو جا رہی تھیں

وہ سامان لیے نیچے اتر گیا

دل کیا بھاگ کر روک لے اسکے پاؤں میں پڑ جائے وہ نہیں کرتا تھا محبت

لیکن وہ تو کرتی تھی نہ پھر وہ ایسے سفاک کیوں ہو رہا ہے وہ تو سب جانتا ہے

ایسا کیا ہو ہے جو وہ ایسا کر رہا ہے

وہ دروازے سے نکلتا کہ اشفاق صاحب کی آواز پر قدم رک گئے

کہاں جارہے ہو" وہ آج اسی کی بیل کے لیے جارہے تھے لیکن اسے گھر سے جاتے دیکھ کچھ حیرانگی سے پوچھنے لگے

جہاں سے آیا تھا کیونکہ مجھے علم ہے جو مجھے چاہیے وہ آپکے پاس نہیں آپکے پاس وہ ڈائری نہیں ہے مجھے پتہ ہے اور میرا یہاں کام نہیں ہے" ترچھی نگاہوں سے دیکھتا وہ آگے بڑھنے لگا

کیا بکواس ہے بیوی ہے یہاں تمھاری ایسے کیسے منہ اٹھا کر اپنے نام پر بیٹھا کر نکل سکتے ہو تم" انھیں ساز کی ایک پرسنٹ بھی پرواہ نہیں تھی انھیں پرواہ اپنے جاتے ہوئے ان بلینک چیکوں ان پیسوں کی تھی جو وہ اس سے نکلوانے رہے تھے لیکن نشانہ ساز کو بنایا تھا

طلاق دے دوں" اسکے الفاظ ساز پر جیسے تیزاب کی طرح گیرے تھے آنکھوں میں شناسائی سی جاتی رہی۔

بتائیں دے دوں کیا سمجھا ہے آپ نے مجھے۔۔۔جب چاہا کسی سے بھی اٹھوا کر شادی کروادی اور سمجھ لیا عمر بندھ گیا

کیا ہیں اپ مجھے سمجھ کیوں نہیں آتا لیکن مزے داری والی بات تو یہ ہے "

وہ آنکھ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مسکرا رہا تھا

اپکو بھی سمجھ نہیں ارہا میں کیا ہوں سب تو ٹھیک ہی تھا پھر اب کیا ہو گیا تو

مائے ڈیٹ ڈیڈ سب آپکی نظر میں ٹھیک تھا۔

میری نہیں " وہ طنزیہ مسکرایا۔

تم یہ صرف مجھے تکلیف دینے کے لیے کر رہے ہو " اشفاق صاحب سمجھ رہے تھے وہ چین سے کبھی بیٹھے گا نہیں۔۔

ہاہا وہ طنزیہ ہنسا دیا۔

میرے جانے یہ نہ جانے سے تکلیف کا آپ سے کوئی تعلق نہیں تو ایسا کچھ "نہیں ہے خوش فہمیاں نہ پالیں

وہ انکا کاندھا تھپتھپا کر وہاں سے جانے لگا ان لوگوں کے ارد گرد رفتہ رفتہ سب ہی جما ہونے لگے تھے بدر حونک تھا جبکہ نجما فورا ساز کے پاس گی تھی

سوہا بھی حیران تھی ہاں ٹھیک ہے اسے ساز پسند نہیں تھی مگر عمر سے اس حرکت کی امید بھی نہیں تھی۔

سوائے تائی جان اور ثروت چچی اور ارہم کے کسی کو کوئی خوشی نہیں تھی

سب حیران تھے

ایزہ گھر سے بھاگی تھی؟

بس اتنا ہی سوال کیا تھا اسنے اور باپ کی آنکھوں میں دیکھا وہ فورا نگاہ چرا گئے

ہاں اس بدبخت کا نام میرے سامنے مت لینا" وہ بھڑک اٹھے

ہمممممم بدبخت بے غیرت" وہ سر جھٹک کر باہر نکلنے لگا

تم پاگل ہو گئے ہو گھر میں جو تمھارے نام سے پڑی ہے اسے کہاں لے کر

" جاو گا میں

" میں آزاد کر دوں گا

عمر۔" بدر نے جھٹکے سے اسکا گریبان جکڑ لیا

عمر نے ناگواری سے اسے دیکھا

میری بہن ہے وہ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو" وہ چلا اٹھا

عمر نے اسے جواب نہیں دیا اور اسکے ہاتھ جھٹک دیے اور وہاں سے نکل گیا

عمر عمر" وہ دھاڑا مگر اسنے جواب نہیں دیا اور شاید زندگی بھر میں اسے اپنے

کسی فیصلے کا کبھی افسوس نہیں ہوا تھا جتنا اس فیصلے کا تھا اسنے ایک نظر گاڑی

کی جانب دیکھی اور گاڑی میں سوار ہونے لگا اور اسکا دل جیسے کئ ٹکڑوں میں

بٹ گیا اس معصوم لڑکی کے ساتھ اسنے زیادتی کی تھی وہ بھاگ کر باہر ہی آ

رہی تھی اسنے گاڑی کو ٹرن لیا

ایک لالچی باپ اور کئ جھوٹے اور سوتیلے رشتے وہاں کھڑے ہونے لگے

تھے لیکن ان میں سے وہ کسی ایک کا دل توڑ کر جا رہا تھا اسکی گاڑی زن سے

آگے بڑھ گئ اور وہاں سب دیکھتے رہ گئے بدر فورا بہن کی جانب بڑھا

ساز" اسنے اسے جھنجھوڑا جو پتھر کی بنی کھڑی تھی

بھائی یہ سب" وہ جیسے اب تک کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی

ہونا ہی تھا جب تک ہواؤں میں اڑنا تھا تم نے آخر کو زمین پر پٹخا ہی جانا تھا چلو خیر صبح کا بھولا گھر لوٹ آئے تو اسے بھولا تھوڑی کہتے ہاہا" ثروت چچی نے باقائدہ نفرت کا اظہار کیا اور اندر چلی گئیں اور دوسری طرف تائی منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی۔

نہ سہاگن بنی نہ کنواری رہی" انکے الفاظ کافی تلخ تھے وہ لوگ اندر چلے گئے

نہ بدر کچھ بولا نہ ہی ساز اس میں ہمتیں ختم تھیں

امی پلیز یار" سوہا ذرا جھنجھلاتی ہوئی ماں کو ٹوک گئ

ہیں تو اب اس کی حمایت لے گی" تائی جان نے ائ بروا چکا کر دیکھا

میں کسی کی حمایت نہیں لے رہی میں اس بیچ حرکت پر حیران ہوں جو اسنے کی ہے "

اچھا ہی کیا ہے عمر خیام تھا دو گلی عورت کا بیٹا۔

ان کے دلوں میں وفا ہوتی تو کیا ہی بات تھی" وہ سر جھٹک گئیں

" اصل تو اسپر حیرانگی ہے شرابی سے محبت کے پینگے بڑھا رہی تھی

وہ کھل کر ہنسی تھی۔

امی" سوہا نے ماں کی جانب دیکھا

" تو بن جاان کی حمایتی

وہ چیڑ کر بولیں بدر ساز اور نجما بدر کے کمرے میں چلے گئے تھے

معلوم نہیں کیوں سوہا کو اچھا نہیں لگ رہا تھا بلکل ایسا نہیں تھا اسے ساز سے ہمدردی ہو رہی تھی لیکن پھر بھی اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا لمہہ بھر کے لیے جب اسے یہ محسوس ہو کہ بدر کسی اور کا ہے تو اسکے جذبات کیا تھے

آج بس ایک لڑکی کے جذبات کی حیثیت سے وہ ساز کے ساتھ ہوئی اس حرکت پر افسوس کر رہی تھی اور وہ ہی کیا۔۔۔

صنم اور صوفیا بھی تو کھڑی تھیں وہیں۔

ارہم تو مسکرا کر کب کا جا چکا تھا

اشفاق صاحب لاونج میں سر تھامے بیٹھے تھے پیسہ نہیں ڈلے گا دوکان کیسے چلے گی جبکہ بدر کا تو یوں تھا کہ آہستہ آہستہ وہ اوپر چڑھنے لگا ہوا ایک ایک قدم پھونک کر رکھتا وہ اپنا کام بنا رہا تھا۔

اشفاق صاحب کو لگا دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی وہ اٹھ کر کمرے میں چلے گئے

سوہا بار بار اپنے کمرے کے دروازے کی جانب دیکھتی اور پھر پانی کا گلاس لے کر وہ اندر چلی گئ

ساز کے رونے کی آواز باہر تک ارہی تھی صوفیا اور صنم بھی اگئیں تھیں یہ ویسا افسوس تھا جیسا اس دن ہوا تھا کہ ساز کی شادی ایک شرابی سے ہو گئ ہے بس اسی طرح کا افسوس تھا لیکن اب اس افسوس میں سوہا بھی شامل ہو گئ تھی۔

وہ تینوں پہلی بار کھڑی ہوئی تھی اندر داخل ہوئیں۔

تو وہ جیسے بن پانی ہی مچھلی کیطرح تڑپ رہی تھی

بھائی میں کیا کروں گی اب" وہ بدر کا چہرہ پکڑے سوال کر رہی تھی

اسپر تو طعنوں کی بوچھار ابھی سے شروع ہو گئ تھی

بدر اسے تھامے بیٹھا تھا نجما ایک طرف بیٹھی رو رہی تھی سوہا نے ساز کے

اگے پانی کا گلاس بڑھایا۔

پی لو وہ واپس اجائے گا انشاءاللہ" وہ آہستگی سے بولی

غلام نہیں ہے میری بہن اسکی جب چاہے اجائے جب چاہے چلا جائے خلع

اب میں خود لوں گا" وہ سختی سے بولا ساز نے سر اٹھا کر بھائی کی جانب دیکھا

" ہاں ایسا ہی ہو گا

نخوت سے بولتا وہ بہن کو سینے میں بھینچ گیا جبکہ وہ بری طرح رو دی پھوٹ

پھوٹ کر بہت کہ سب کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں اسکا قصور کیا تھا وہ اتنا

بتا کر چلا جاتا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی روک کر وہ باہر نکلا اور چوکیدار کو تو اس سے چیڑ ہو گئی تھی عین دروازے کے بیچ میں گاڑی روکتا تھا۔

وہ جمپ لگا کر نکلا اور سیدھا اندر بڑھا

صاحب گاڑی کی چابی دے دیں یا گاڑی سائیڈ پر لگا دوں" بلاخر وہ بول ہی اٹھا

کیوں" اسنے سیدھا سوال کیا

" میری گاڑی میں جہاں مرضی پارک کروں

بڑے صاحب غصہ کریں گے تمھارے بڑے صاحب کے دانت توڑ کر ہتھیلی پر سجادوں گا" گھور کر کہتا وہ اندر بڑھا۔

اور لون میں ہی رک گیا

ایزہ اکیلے تھی لون میں ہی تھی ایکدم نگاہ اسپر گئی تو دوڑ کر اسکے پاس آئی اور اسکے سینے سے لگ گئی

کسی ایک جان کا دل دکھا کر آیا تھا اور دوسری کو تکلیف دینا نہیں چاہ رہا تھا

کیسے ہیں اپ بھائی" وہ مسکرا کر سوال کر رہی تھی

تمھارا شوہر کہاں ہے" وہ غور سے اسے دیکھتا پوچھنے لگا

شاہ" وہ پر سوچ ہوئی

پتہ نہیں کچھ صبح گئے تھے" وہ لاعلم تھی

" اپنے شوہر کو کال ملاو پر اٗئمنیسٹر ہے میں جب آتا ہوں گھر پر نہیں ہوتا

جب سے زمیر نے بتایا تھا کہ شاہ نے ایزہ کو بڑی طرح مارا ہے تب سے اسکی کیفیت بدل گیٗ تھی لاپرواہی کی جگہ جیسے اس تکلیف نے لے لی جو اسنے اپنا سارا بچپن دیکھ کر گزار دی

اگر اسے کسی بات سے خوف آتا تھا تو وہ یہ ہی تھا کہ اسکے رشتوں کو یہ پھر دنیا کی سب سے معصوم مخلوق کو مار اپیٹا نہ جائے

بحال ایک لڑکی یہ عورت اتنی طاقت رکھتی ہے کہ مرد کہ وحشی پن سے جان بچا لے۔

اسکے ہاتھ کو پکڑ کر وہیں سے توڑ دے۔

نہیں شاید کبھی نہیں رکھتی

بھائی وہ "ایزہ حیران ہوئی

" تم نمبر ملا رہی ہو یہ پھر میں اس تک پہنچو

" نہیں نہیں آپ کہیں مت جائیے گا

وہ دونوں بازو پکڑ گئی تھی اسکے شاہ کا نمبر ڈائل کیا۔

" ہمممم

مصروف ہوں تم نے سہی بچوں کیطرح تنگ کیا ہوا ہے مجھے "اسکی طبعیت

پہلے ہی خراب تھی

اور ایزہ بار بار فون کر رہی تھی آواز بھاری ہونے کی وجہ سے عمر پہچان نہ سکا

گلے کی خرابی شاہنواز کو بچا گئی تھی

اووو و مصروف بات سن میری "شاہنواز ایکدم تھم گیا

اسنے عجلت میں فون نمبر چیک کیا۔

کہیں وہ پہچان تو نہیں گیا

فکر اسکے چہرے سے عیاں تھی۔

بہن ہے میری اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں دوبارہ تم نے ایزہ پر ہاتھ اٹھایا خدا کی قسم وہ ہی ہاتھ جڑ سے نکال دوں گا لاوارث نہیں ہے یہ "شاہنواز کی ہمت تھی وہ آگے کچھ بولتا۔

بھائی "ایزہ کو فکر ستا رہی تھی بھلا شاہنواز اتنی کسی کی برداشت کر لیتا وہ کسی کو بھی آسانی سے ختم کرا سکتا تھا

دوسری طرف سے جواب نہیں ملا تو عمر نے خود ہی فون بند کر دیا

" میرے ساتھ چلو تم دونوں چلتے ہیں یہاں سے دور

وہ جانتی تھی وہ نہیں لے جائے گا لیکن اسکے یہ لفظ جیسے اسے کسی نعمت کیطرح لگے وہ مسکرا اٹھی اور اسکے سینے سے لگ گئی۔

آپ مجھے بس چند گھڑیاں دے دیں میرے لیے وہ ہی سب کچھ ہے "وہ بولی

عمر نے گہرہ سانس بھرا اسکے چہرے میں بار بار ساز دکھ رہی تھی

وہ جھولے میں بیٹھ گیا وہ بھی اسکا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئ

" جا رہا ہوں میں یہاں سے

کہاں " ایزہ حیرانگی سے اسکی جانب دیکھنے لگی

جہاں دنیا میں جگہ ملے گی " وہ شانے اچکا گیا

اچھا " وہ اداسی ہو گئ

تم اداس کیوں ہوئی " اسے لگتا تھا صرف ساز اسکے لیے اداس ہوتی ہے پھر ایزہ کیوں ہوئی۔

کیونکہ مجھے برسوں بعد کوئ اپنا ملا تھا " وہ ہلکا سا مسکرائی

ایک ٹوٹے پھوٹے شرابی کا سہارا مت لینا ایزہ

آج میں تمھارے لیے بول رہا ہوں کل کچھ نہ بولوں " وہ شانے اچکا گیا

اپکو یقین اگیا کیا کہ میں غلط نہیں تھی " اس نے اس سے سوال کیا تھا

معلوم نہیں بس جانے سے پہلے تم سے ملنا چاہتا تھا " اسنے کہا

میں سچ میں نہیں بھاگی تھی

" مجھے جاننا نہیں
" پلیز جاننے کی کوشش تو کریں
جھوٹ ہی ہے سب باپ جھوٹ بول کر اپنے گھر لے گیا معلوم نہیں تم
جھوٹی ہو یا نہیں میرے ارد گرد ایزہ اتنا جھوٹ ہے کہ شاید جو سچا ہے میں
" اسے بھی نہیں پہچان پاتا خیر
وہ کھڑا ہو گیا
خیال رکھنا اپنا" بس اتنا کہا اور سیدھا چل دیا
بھائی" اسکی پکار پر رکا مڑ کر دیکھا
" آنکھوں میں کسی بات کا دکھ ہے اپکی
ہاں کسی معصوم کا دل دکھا دیا" اسنے کہا ایزہ خاموشی ہو گئی اور وہ باہر نکل گیا

-

گاڑی میں سوار ہوا اور ائیر پورٹ کی جانب بڑھ گیا
کیوں لوٹنا مشکل لگ رہا تھا اسے اس وقت یہ سب کرنا

اسنے ائیر پورٹ کے باہر گاڑی روکی اور نکلتا کہ شاہنواز کا فون دیکھ کر اسنے کال پک کی

کیسے ہو یار کہاں ہو "فریش کرنے کی پوری کوشش تھی۔۔اسنے آواز کو سنبھالا تھا عمر اگر اپنی ذہنی الجھن میں نہ ہوتا تو اسکی اس چوک کو پکڑ چکا ہوتا

۔

پاکستان سے باہر جا رہا ہوں اور ٹھیک نہیں ہوں "معلوم نہیں کیوں اسکے سامنے بچہ سا بن جاتا تھا وہ منہ بنائے ہوئے بولا

کیا ہوا ہے عمر "وہ تو جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

"بس مجھے خود بھی نہیں پتہ بس سب سے دور جانا ہے مجھے

"ساز سے جھگڑا ہوا ہے۔

وہ جھگڑتی نہیں "وہ ہلکا سا مسکرایا

" پھر

پھ کچھ نہیں بائے

فون بند کیا اور کانوں میں ائیر پورٹس لگا لیے تا کہ اسے کسی کی آواز نہ آئے اتنا ہنگامہ اتنا شور ہو جائے اور وہ دوبئی کہ لیے فلائے کر گیا وہاں سے سیدھا تھائی لینڈ کے لیے فلائے کرنا تھا اسنے

دن بڑی تیزی سے پر لگا کر اڑنے لگے لیکن بس ساز کے لیے دن گزارنا اور پھر رات اسی کمرے میں کاٹنا سالوں کی طرح بن گیا۔

وہ کوشش کرتی تھی پورے دن میں اتنا تھک جائے اتنا تھک جائے کہ نیند اسکے ٹوٹے پھوٹے وجود پر رحم کھالے۔

بنا افسوس بنا کسی بھی بات کی پرواہ کیے یہ یہ سوچے کہ کوئی تو اسکا احساس اور خیال رکھے وہ کام میں لگ جاتی۔

نجما کوشش کرتی تھی وہ بات کرے تائی جان کے طعنوں پر اپنی ہی ماں سے شکواہ کر لے مگر ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکلتا تھا۔

وہ سارا سارا دن کام میں لگی رہتی اور جب کوئی کام نہیں بھی ہوتا تب بھی وہ کچھ نہ کچھ ڈھونڈ ہی لیتی

ذہنی اذیت اگر دیکھی جاتی تو شاید اس غم کو جو سینے میں چھپائے وہ خاموشی سے پھر رہی تھی کوئی دیکھ کر مر نہ جاتا۔

اسکے جانے کے بعد تو نفرت ہونی تھی اس سے یہ محبت میں شدت نے جگہ لے کر اسے محبت سے اوپر کے راستے کیوں دیکھا دے بدر ہر طرح سے کوشش کرتا تھا ساز کو نارمل کرنے کی۔۔۔

لیکن وہ ہوں ہاں میں جواب دے دیتی اور جو سب سے بڑی حیرانگی کی وجہ تھی گھر میں وہ تھی سوہا۔

جو کہ تائی جان کو تو ہضم نہیں ہو رہی تھی ثروت چچی بھی حیران تھی کہ آخر معاملہ کیا ہے کیا بدر نے اسے سیدھا کر دیا تھا

لیکن بدر تو اسے منہ بھی نہیں لگاتا تھا تو وہ بدر کو ایمپریس کرنا چاہ رہی تھی نہیں وہ اسکی غیر موجودگی میں بھی ساز کا لاشعوری طور پر خیال کر رہی تھی لیکن نہ ہی ساز کام میں کسی کی مدد لیتی تھی اور نہ ہی اسے ضرورت تھی اگر کوئی کام کر بھی دیتا اسے لگتا اب وقت بچ گیا ہے اب سوچیں اسے جینے نہیں دیں گی لیکن پھر بھی سوہا کہ سینے میں کیوں اسکے نام کی ہمدردی جنم لے رہی تھی۔

شاید اس لیے کہ لمحہ بھر کے لیے اسنے بدر کو کسی اور کا سوچ لیا تھا وہ لیپسٹک کا نشان وہ خوشبو اس وقت اسکا پاگل پن ایسا تھا کہ وہ چیخیں مرے پھر ساز بھی تو ایک لڑکی ہی ہے اور اسکی آنکھوں کی ویرانی اسکی محبت کی گواہ تھی۔

صنم اور صوفیا بھی کشمکش میں تھیں اپنی ماں کی باتوں پر وہ غصہ کرتی لیکن ساز تو بس وہ ربڑ کا کھلونا بنتی جا رہی تھی جس کو مار بھی لیا جائے اسکی صحت پر اثر نہیں پڑے گا۔

سازکچن میں کھڑی برتن دھورہی تھی ڈھنڈے پانی میں انگلیاں شل تھیں وہ دھورہی تھی

اور تبھی جیسے کسی کا احساس اپنے پیچھے ہوا تھا ابھی وہ مڑتی کہ کسی نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھا اور ساز مڑی ارہم کو دیکھ کر وجود سے جیسے خون ہی خشک ہو گیا

کیسی ہو اداس اداس رہتی ہو آنکھیں بھی اداس ہیں بھئی مسکرا و تمھیں

" چاہنے والے کم تھوڑی ہیں تم نے بلاوجہ اس شرابی کو اپنا مان لیا ہے

ارہم بھائی" وہ جھٹکے سے دور ہوئی۔

" دیکھو بھائی وائی کہہ کر موڈ نہ خراب کرو بتاؤ تمھیں ائسکریم کھلا و

جائیں اپ یہاں سے" وہ کانپ اٹھی۔

یہاں کون سا کوئی تمھیں دیکھ رہا ہے اتار دو یہ شرافت کا اور معصومیت کا

" ماسک آؤ چلو

ارہم بھائی" اسکی جیسے دنیا کی ہل گئ تھی۔

چھوڑیں میرا ہاتھ میں چلا چلا کر سب کو اکٹھا کر لوں گی" وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی

اچھا ٹھیک ہے ڈرامے بند کرو اس شرابی کے ساتھ بھی تو لمحوں میں سیٹ ہو گئی تھی میرے ساتھ کیا تکلیف ہے" ارہم گھور کر دیکھنے لگا تھا

" شوہر ہیں وہ میرے

تھا میری جان تھا جس کے سر کے سائباں نہیں اسے ہمارے جیسوں کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔

"تو زیادہ منہ بنانے کی ضرورت نہیں

ارہم بھائی میرا ہاتھ چھوڑیں آپ یہ سب کیا کر رہے ہیں" وہ بے بسی سے رو دی۔

بھائی" وہ چلاتی کہ ارہم نے اسکے منہ پر ہتھیلی جما دی۔

تیرے کمرے میں بھی گھس سکتا ہوں اپنی زبان کو لگام دے ائندہ یہ

ڈرامہ برداشت نہیں کروں گا تیرا اور تو ہے کون تو اب اس گھر میں فالتو اور

" بے کار چیز ہے تو تیرے ساتھ تو سب سے پہلے میں کھیلوں گا

وہ دانت دیکھاتا وہاں سے چلا گیا ساز کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جب وہ

کنواری تھی تب ارہم کی جرت نہیں ہوئی تھی اور آج جب وہ اسے تنہا چھوڑ

گیا تھا تو اسے نوچنے کے لیے اسکے گھر سے ہی سب سے پہلے کھڑا ہو گیا تھا۔

آنکھوں سے آنسو یوں بہنے لگے جیسے پانی ٹپک رہا ہو وہ دوڑ کر کمرے میں

بند ہو گی ٔاور اسکا یوں بند ہونا سوہا نے دیکھا تھا پھر اپنے بھائی کو دیکھا جو

دانت نکوس رہا تھا

کیا ہوا ہے اسے " اسنے سنجید گی سے ارہم سے پوچھا

بے چاری اب تک شوہر کے غم میں ہے " وہ ہنس دیا

سوہا اسے سنجید گی سے دیکھتی رہی

ڈوب کر مر جا وار ہم " اسنے اسے پیچھے دھکیلا

اووہیلو تمھیں اگر ہمدردی کا دورہ پڑ گیا ہے تو ضروری نہیں سب کو پڑ جائے

" میرے معملات سے دور رہو

میں بدر کو بتادوں گی" وہ وارن کرنے لگی ارہم ہنس دیا

اسکے پاس سر کھجانے کی فرصت نہیں ہے

وہ تو تمھاری بات پر کیا توجہ دے گا کہا نہ میرے معاملے سے دور رہو" وہ سختی سے بولا

شادی شدہ ہے وہ" سوہا نے جیسے یاد دلایا تھا

" شرابی کی بیویوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے

ارہم" وہ بھڑکی

اف ہو زیادہ ہی اوور ہو گئی ہو تم تو" وہ جھنجھلا گیا

اور وہاں سے چلا گیا جبکہ سوہا کو کیوں افسوس تھا وہ خود بھی انجان تھی وہ پانی کا گلاس وہیں رکھ کر ساز کے کمرے میں اگئی اور دروازہ کھولا ہوا تھا وہ

دروازے سے ہی ٹیک لگائے بیٹھی تھی اتناڈسٹرب ہو گئ تھی کہ سوہاکو

دیکھ کر خوفزدہ ہوتی پیچھے ہٹنے لگی۔

"ساز

" ک۔۔۔کیوں ائ ہیں آآپ

سوہاکادل کٹ ساگیا پہلی بار جو کسی کی تکلیف کو محسوس کر رہی تھی۔

تم پریشان نہ ہو وہ دوبارہ تمھارے ارد گرد نظر نہیں آئے گا میں ٹانگیں نہ

توڑدوں اسکی" وہ دور کھڑی ہی اسے تسلی کے دو بول دے رہی تھی

اوراب تک وجہ خود بھی نہیں سمجھی تھی۔

کہ وہ یہ سب کیوں کر رہی ہے لیکن ایک بات طے تھی ساز کے لیے

ہمدردی خود باخود ہوئی تھی اس میں بدر کا کوئی ہاتھ نہیں تھا

اسنے سوہاکی جانب دیکھااور دیکھتی رہ گئ

ایسے مظبوط الفاظ تو آج تک عمر کے علاوہ اسے کسی نے نہیں دیے تھے ساز

اسے دیکھتی رہی

" تم ایزی ہو جاؤ اور اپنا روم لاک کر لیا کرو

آپ بھائی کو بتائیں گی" وہ بولی

ویسے حق تو یہ ہی بنتا ہے" وہ رک گئ

وہ میرے بارے میں کیا سوچیں گے" وہ سہمی سہمی سی بولی

" وہ سب کے بارے میں سب کچھ سوچ سکتا ہے سوائے تمھارے

میری بے عزتی ہو گی سب مجھ پر الزام لگائیں گے اپ بھی" وہ بول گئ

سوہا کمرے کے اندر اگئ

میں کسی کو نہیں بتاؤ گی" وہ اہستگی سے بولی

آپ اچھی نہیں ہیں پھر کیوں بننے کی کوشش کر رہی ہیں" اسکی سمجھ میں

نہیں آیا تھا سوہا کو ہنسی اگئ

معلوم نہیں کیوں غصہ نہیں آیا

بلکل میں اچھی نہیں ہوں شاید تب تک کوشش کر سکتی ہوں جب تک عمر

لوٹ نہ ائے" وہ شانے اچکا گئ۔

وہ نہیں آئیں گے " وہ بس اتنا ہی بولی اور چہرہ موڑ گئ سوہا چپ ہو گئ اسکو چند لمحے دیکھتی رہی اور پھر وہاں سے جانے لگی

شکریہ " وہ بس اتنا ہی بولی تھی

کہ اسکے اننے سے وہ جو پاگل سی ہو رہی تھی کچھ بہتری آئی تھی

وہ مسکرا دی اور باہر نکل گئ۔

دودھ والے کو پیسے دینے ہیں کب سے روکے ہوئے ہیں "تائی جان نے اشفاق صاحب کی جانب دیکھا جبکہ تایا جان نے حساب کتاب کی کتاب انکے منہ پر ماری

" یہ لے لے اس میں سے پیسے

ابو " سوہا تقریبا ساری رات ہی نہیں سو سکی تھی۔

کیونکہ بدر گھر نہیں ایا تھا وہ جانتی تھی وہ دوکان پر ہی ہو گا آج کل یوں ہی کر رہا تھا

وہ صبح بھی گھر میں سب سے پہلے جاگتی ہوئ نظر ارہی تھی اور ماں کے پاس سے آلگی تو یہ نظارہ دیکھ کر آج اسے تکلیف ہوئی اسکی ماں کی تلخی ایسے ہی نہیں تھی۔

اے دفع ہو یہاں سے "اشفاق صاحب کا جب سے قومی خزانہ چلا گیا تھا وہ تلخ ہو چکے تھے ایسا ہی رویہ تھا کیونکہ ارہم دوکان پر بیٹھتا نہیں تھا کام بن نہیں رہا تھا سیزن شادیوں کا تھا کوئی نیا مال نہیں تھا تقریبا دوکان بند ہی رہتی تھی بدر کو ترقی کرتے دیکھ وہ جیسے کوئلوں پر سوتے تھے وہ دن رات ایک کر رہا تھا جیسے خود کو بنانے میں۔۔۔۔۔

سوہا اپنی ماں کو دیکھنے لگی جو کہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی کھجالت مٹا رہی تھی بس ہر وقت غصہ میں رہتا ہے اب موئے عمر کو ہم نے تو نہیں بھیجا ذلیل عورت یہ تیری ہی منحوست کی وجہ سے ہوا ہے جب سے تو ائ ہے ٹکے ٹکے کے لیے مر رہا ہوں وہ ناز تھی تو پیسہ ٹوٹ ٹوٹ کر برستہ تھا وہ غصے سے انھیں مارنے لگے۔

سوہا اندر داخل ہوئے اور باپ کے سامنے کھڑی ہو گئ

اپنے ہاتھوں کو سنبھال لیں مفت نہیں ہے میری ماں

نکل باہر یہاں سے تو شکل گم کر اپنی" وہ اسے باہر دھکے دے چکے تھے

انھوں نے دروازہ بند کر لیا اور جیسے سوہا کی جان نکلنی لگی

یہ بے حسی تھی جوان سب میں سے احساس اور محبت کو ختم کر گئ

وہ بے ساختہ رو پڑی جب اپنے وجود پر یہ ہی نشان جو اسکی ماں کے وجود پر

تھے بنے تو اسے اندازا ہوا

اسکی ماں ایک جاہل عورت تھی جو شوہر کی مار کو اسکا حق سمجھتی تھی

وہ بس اتنا ہی بول رہی تھی اشفاق صاحب میری ہڈیوں میں آپکی مار سہنے کی

ہمت نہیں اب اور تھپڑ اور مکوں کی آوازیں باہر تک سنائی دے رہی تھی

بدر گھر میں داخل ہوا تو وہ دوڑ کر اس تک گئ

ابو امی کو مار رہے ہیں" اسکی آنکھیں تکلیف کی گواہ تھیں

کچھ کرو بدر وہ بوڑھی ہو گئ ہیں" وہ بے چینی سے اسے جھنجھوڑتی بولی

" اگر وقت پر انکا ہاتھ روک دیتے تو آج باہر کھڑی تڑپ نہ رہی ہوتی

کہہ کر وہ پہلو سے نکل گیا

بدر" وہ چلائی

مگر وہ بھی نہیں رکا اور اندر کی مار بھی نہیں۔

کتنے بے حس ہو" وہ کمرے میں اگی غصے سے بولی

تم لوگوں سے کم ہو" تھکے تھکے اسنے اپنے شانوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے دبایا تھا

سوہا اسے دیکھنے لگی۔

آگے بڑھی اور اپنا ہاتھ اسکے شانے پر رکھ کر خاموشی سے دبانے لگی

بدر نے مڑ کر دیکھا

مہربانی کی وجہ" اسنے سوال کیا مگر اسکا ہاتھ نہیں ہٹایا

تم ابو سے بہتر ہو" اسنے سب اتنا ہی کہا

مجھے تو نہیں لگتا ہاتھ تو میں نے بھی اٹھایا ہے تم پر" اسنے چہرہ اٹھایا کر اسے دیکھا۔

پتہ نہیں لیکن پھر بھی تم ان سے اچھے ہو" وہ جھنجھلا گئ

ماں کے لیے بے چین تھی باہر چلی گئ

آواز انا بند ہو گئ تھی وہ دروازے کو گھورتی رہی دل کیا دروازے توڑ دے پھر اندر آئ

ابو کو پیسے دے دو" بدر نے اسکی صورت دیکھی۔

اس آدمی کو اپنا تھوک بھی نہیں دوں گا برسوں تک میرا حصہ کھائے مجھے بھکاری بنادیا اور اب تم کہتی ہوں پیسے دوں اسے کبھی نہیں" بھڑک کر کہتا واشروم میں چلا گیا۔

سوہا پھر باہر آئی

ابو باہر نکل کر چلے گئے تھے وہ دوڑ کر امی تک پہنچی

وہ بیڈ پر بیٹھیں تھیں سوہا انکے سینے سے جا لگی اور رونے لگی

اے کیا ہو گیا تیرے باپ کی عادت ہے جب پیسہ اسکے ہاتھ میں نہیں ہوتا سب سے پہلے مجھے ہی مار دیتا ہے بس ہڈیوں میں اب مار سہنے کی طاقت نہیں رہی" وہ بس اتنا ہی بولیں سوہا کو یوں لگا جیسے وہ لوگ ڈوب کر مر جائیں ان کے لیے کتنی عام بات تھی شوہر کی مار کو سہہ جانا یہ پھر انکی حمایت کرنا انکے چہرے کے نیلے نشان بھی انھیں تکلیف نہیں دے رہے تھے وہ انکے ہاتھ چومنے لگی

سوہا" انھوں نے اسے حیرانگی سے دیکھا

بڑے بڑے نشان دیکھیں ہیں تو نے مجھ پر آج سے پہلے تو ایسے نہ ہوئی" وہ مسکرائی

خود پر نہیں پڑی تھی نہ تو تکلیف کا احساس نہ ہوا" وہ بولی

اور ان کے ہاتھ پکڑ لیے آپ لیٹ جائیں میں کچھ لاتی ہوں

" ارے نہیں بھئی اٹھو اب نہیں سونا مجھے

وہ بولیں جبکہ سوہا نے زبردستی لیٹا دیا

اور دس منٹ میں وہ سو بھی گئیں وہ باہر آ گئی۔۔

بدر خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

سوہا غصے میں اسکے قریب ائی

بہت بد تمیز اور برے ہو تم" وہ بھڑ کی

اچھا" وہ سینے پر ہاتھ باندھ گیا

مجھے ان جذبات کی ضرورت نہیں ہے بدر میں مر جاو گی اپنے ارد گرد کا ظلم دیکھ کر" وہ اسکے سینے سے لگ گئی

وہ یوں ہی کھڑا رہا وہ روتی رہی

میں اس ڈرامے کو کیا نام دوں یہ بتا دو" اسنے سنجید گی سے کہا۔

سوہا نے غصے سے سر اٹھایا

نہایت گھٹیا ہو" وہ آنسو صاف کر گئی

ناشتہ کرنا ہے میں نے ساز کہاں ہے" وہ بولا

میں بنا دیتی ہوں

تم مجھے ہارٹ اٹیک دے دو" وہ زچ ہوا

چلو کچھ تو آئے تمھیں" وہ کچن میں چلی گئ

زبان تو نہیں روکے گی تمھاری" وہ اسکے لئے ناشتہ بنانے لگی

میں ساز کو دیکھ لوں" اسنے کہا اور اوپر کی جانب بڑھا کہ ساز خود ہی نیچے آ رہی تھی وہ کچن میں آ گئ۔

سوہا کو ناشتہ بناتے دیکھ اسنے جلدی سے اس سے سامان لے لیا۔

آپ لوگ باہر بیٹھیں میں بنا دیتی ہوں

وہ بنا رہی ہے تم ادھر آؤ بدر نے اسکا ہاتھ پکڑا

نہیں بھائی میں۔۔۔۔

جاؤ ساز میں کر لیتی ہوں" وہ بولی تو ساز نے ایک نظر اسے دیکھا اور بدر کے کہنے پر اسکے پیچھے پیچھے ہو لئ

اور اسکے بعد بدر نے اس سے لاکھ سوال کیے جن کا جواب ساز کے پاس نہیں تھا۔

عمر کی فکر تو تھی لیکن وہ ٹریپ پر جا چکا تھا وہ تھائی لینڈ میں تھا اور اسکی جو ایکٹیوٹی جا رہیں تھیں وہ عام نہیں تھی

لیکن دوسری طرف اسکی بہن نے شاہنواز کو گھنچکر بنا دیا تھا

وہ اسکے اشاروں پر ناچ رہا تھا یہ دادی جان کا کہنا تھا۔۔۔

شاہنواز نے اسکی کسی بھی بات کا اختلاف کرنا چھوڑ دیا تھا

اور یہ حالات دیکھ کر ایزہ شیر ہوتی جا رہی تھی اسے لگتا تھا شاہنواز اسکے بھائی کے دھمکانے سے ڈر گیا ہے۔

اور اسے حیرانگی ہو رہی تھی کہ وہ کسی کے دباو میں اگیا البتہ خوش بہت تھی

شاہ اٹھیں ٹیرس پر چلتے ہیں" اٹھتے ساتھ ہی اسنے اسے جھنجھوڑ دیا

ایزہ" وہ کھانے کو دوڑا

کیا" وہ بولی

میرا موڈ نہیں ہے" کہہ کر اسنے سر تک کمبل لے لیا

شاہ" وہ اسکے بازو کے سائیڈ سے کمبل اٹھا کر اندر منہ دیتی اسے دیکھنے لگی

اف" شاہنواز غصے سے کروٹ لے گیا

"دیکھیں چل لیں ایسے بوڑھی روح کیوں بن گئے ہیں

وہ دوبارہ اسکے کمبل کے اندر منہ ڈال گئ

شاہنواز نے وہیں اسکی گردن جکڑی اور اسے اپنے کمبل کے اندر چھپا کر زور سے بھینچتا خود میں آنکھیں بند کر گیا

"یہ کیا بدتمیزی ہے

تم مجھے تنگ کر رہی ہو اور میں بچہ نہیں ہوں تو مجھے تنگ کرنا بند کرو" وہ بولا

شاہ" وہ اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ گڑیا سی کڑکی اسکے چنگل سے نکل نہیں سکتی تھی

منہ بن کر اسنے کوشش ترک کردی تھی

شاہ نے گردن اٹھا کر سکی جانب دیکھا منہ پھلائے ہوئے تھی وہ گھیرہ سانس لے گیا۔

اٹھو چلو چلتے ہیں" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

نہیں جانا اب میں دادی جان کو لے جاوگی" وہ اٹھ کر بھاگی

ایزہ۔" وہ جھڑک گیا

" ایک تو تمھارے اندر معلوم نہیں کون سی مشین لگ گئ ہے

" دادی جان کو لے جاؤں گی نہ۔

تم انھیں بہت تنگ کرتی ہو رات بھی تمھاری شکایتوں کا انبار تھا انکے پاس

" کیوں چھیڑتی ہو انھیں

وہ شور مچاتی ہیں پھر" وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئ

کچھ شرم کرو اور یہ تمھارے بھائی کی دھمکی نہ مجھ تک کافی ہے دادی جان کو دینے کی ضرورت نہیں" وہ گھورنے لگا

میں تو بتا رہی تھی عمر بھائی آئے تھے" وہ بولی جبکہ شاہنواز نے اپنی شرٹ ڈالی اور اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

اسے دیکھنے لگا

ایزہ کی پلکیں جھپک سی اٹھی۔

آنکھوں کے پردے جھک گئے وہ ایسی ہی لو دیتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

اسنے اپنی ہتھیلی اسکے گال پر پھیری

ٹیرس پر کچھ نہیں ہو گا رات بھی تم سوئ ہوئ تھی کیوں نہ ہم کمرے میں ہی رہیں "

اسکی انگلیاں اسکے رخسار پر گردش کر رہی تھیں تیزی سے

ایزہ کو اسکی ٹھنڈی انگلیاں سے عجیب احساس ہونے لگا۔

وہ دو قدم دور ہوئی اور شاہنواز دو قدم نزدیک ہوتا اسے بازو میں اچک کر دیوار سے لگا گیا۔

وہ اسکے شولڈرز تھامے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

شاہنواز اسکے ہونٹوں کو خشک ہوتا دیکھتا رہا اور پھر دیوار پر ہاتھ رکھتا اسنے ایزہ کے ہونٹوں کو تر کرنا چاہا تھا۔

ابھی جزبات کا طوفان انگڑائی ہی لیتا کہ دروازہ کوئی کھولنے کی کوشش کر رہا تھا اور دادی جان اندر آتی کہ شاہنواز جھٹکے سے مڑا۔

ایزہ کو چکرا کر زمین پر گیری کیونکہ وہ مکمل اسپر تھی

" دادی جان آپ

" " آئے ہائے یہ چشمہ کہاں چلا گیا شاہنواز کوئی ملازم بھی نہیں سن رہا شکر یہ تیرا کمرہ تھا۔

شاہنواز نے دادی جان کو دیکھا عینک کے بنا انھیں بس تھوڑا بہت ہی دیکھتا تھا۔

سکون کا سانس لیا مڑ کر دیکھا ایزہ منہ بنائے ہوئے تھی

اٹھو" وہ اہستگی سے بولا

" آئے شاہنواز

" دادی جان ڈھونڈتا ہوں

" نہیں اٹھنا مجھے

" اچھا یار اٹھ جاو کہیں عینک تم نے تو نہیں چھپائی

ایزہ نے فورا نفی کی

"ایزہ

وہ ٹوٹ گی ٔمجھ سے "وہ معصومیت سے بولی

تو بتایا کیوں نہیں مجھے "وہ گھورنے لگا

میں ڈر گی ٔتھی "وہ بولی تو شاہنواز نے گہیرہ سانس بھرا

دادی جان دفع کریں میں نئ بنوادوں گا

یہ ایزہ ہے نہ یہ اسی نے چھپائے ہے بڑی چالاک ہو گی ہے ایسے جواب دیتی

" ہے نہ میں کہتی ہوں شاہنواز اسے فارغ کر

وہ بولیں ایزہ نے شاہنواز کو دیکھا وہ نفی میں سر ہلانے لگا

گویا کہہ رہا ہو ایسا نہیں ہو گا ایزہ اسکے پاس ائ

منہ سے تو اپکا بیٹا کہہ نہیں سکتا دادی جان کہ نہیں چھوڑو گا ایزہ کو کان میں

کہہ رہا ہے" وہ کہہ کر کمرے سے نکل گئ

شاہنواز شرمندہ سا ہو گیا جبکہ دادی جان تو توبہ توبہ کرنے لگی

تو دیکھ اسکی زبان کیسے کھینچی کی طرح چلتی ہے اس چلا کو ماسی کی زبان کیسے تر

تر چلاتی ہے میں کہہ دیتی ہوں شاہ یہ مجھے مار کر دم لے گی" دادی جان آپکی

"عینک ابھی دس منٹ میں بن جائے گی

ہائے بیٹا اللہ تجھے زندگی دے۔

تیرے بچوں کو دیکھنا نصیب کرے مجھے۔۔۔

میرا بچہ ورنہ یہ چڑیل ہے شاہ تیری بیوی تو" وہ منہ بنا گئ

شاہنواز نفی میں سر رکھ ہلا گیا۔۔۔۔

سہی ڈرامہ لگ گیا تھا اسکے گھر میں۔۔۔۔۔

اسنے زمیر سے عینک کا کہااور دادی جان کو کمرے میں لے آیاایزہ دور دور
سے اسے دیکھ رہی تھی شاہنواز نے نگاہ پھیری اور دادی جان کو اندر لے گیا
۔
شاہنواز تیرے ماموں کی بیٹی ہے نہ کیانام ہے بھلا ساا س بچی کا
عائشہ " شاہنواز نے یاد دلایا
ایزہ دروازے کے نزدیک اگئ
ہاں ۔۔ ہاں میرے بچے وہ بچی اتنی کوئ پیاری بچی ہے اسے دعوت دی ہے
میں نے زلیخا کے گھر ائ ہوئی تھی میں نے کہا بیٹا ہمارے گھر بھی آؤ ایسے
پیار سے بولی ہے نہ کہتی دادی جان جب آپ کہیں گی میں اجاوگی میرا بچہ جا
کر اسے تو لے آ اور یہ جو تیری کبوتری ہے نہ اسے بھی ساتھ لے کر چلا جا
ورنہ تجھے چونکے مارے گی توبہ توبہ بڑی تیز ہو گئ ہے
جب سے وہ موا اسکا بھائ آیا ہے نہ ۔۔۔

دادی جان ویسے میں سب سن رہی ہوں اور عمر بھائی تو کہہ رہے تھے کہ آپ سے خصوصی ملنے آئیں گے" وہ شاہنواز کو گھور کر دیکھتی دادی جان کو بولی

آئے ہائے مجھ سے کیوں ملنے آئے گا نہ بابا میں نہیں ملو گی کسی سے کیسے کھانے کو دوڑا ہے شاہنواز میرے بچے تو سن رہا ہے نہ" وہ شاہنواز کو ٹٹولنے لگی

ایزہ" شاہنواز سختی سے بولا

" وہ مجھے کبوتری کہہ رہی ہیں

ہاں تو تو ہے کبوتری تو ہے چالاک لومڑی" دادی جان کہاں پیچھے رہنے والی تھی

چلیں ٹھیک ہے پھر اپکا پوتا چالاک لومڑا ہے" وہ ذرا غصے سے بولی

شاہنواز نے اسے ضبط سے دیکھا اب دادی جان کو تو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا وہ تو اپنا منہ بند کر سکتی تھی لیکن نہیں اسنے کہاں رکنا تھا

دیکھا دیکھا پھر تو کہتا ہے کہ دادی جان سختی نہ کیا کریں آنے دے میری

" عینک اسے میں سیدھا کرتی ہوں

مگر ایزہ تو وہ ضدی انسان بن گئ تھی جسے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھ کسی بھی

بات کا۔

شاہنواز نے اسے بلکل چپ رہنے کا اشارہ کیا اور وہ خلاف توقع چپ بھی ہو

گئ

" دادی جان آپ آرام کریں زمیرا ابھی آپکی عینک لے آتا ہے

اسنے انھیں لٹایا اور انپر کمبل درست کیا

ہاں بیٹا اگر تو نہ ہو تو میرا کیا بنے

یہ تو مجھے کچا کھا جائے گی تھکا دیتی ہے یہ لڑکی ایسے اڑتی پھر رہی ہے لو

بھلا کل کی سن لو کہتی ہے مجھے تیز جھولے دو انسانوں کیطرح تو یہ اب مجھے

لگتی ہی نہیں بھلا بچے کو کچھ ہو جائے کہاں جاؤ گی میں تو میرا بیٹا عائشہ کو لے ا

" یہ تو میرے دن کم کر رہی ہے زندگی کے

وہ لیٹتے لیٹتے بھی بولے جارہی تھیں شاہنواز باہر نکل آیا ایزہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

شاہنواز نے ملازمہ کی جانب دیکھا

ایک کپ کافی لادیں مجھے " اسنے سنجیدگی سے کہا اور اخبار اٹھالیا ایک نظر سرخیوں پر ڈالی اور ماتھے پر کئ بل ڈال گئے

اسکے خلاف آج کل ایک مہم چل نکلی تھی کسی نے فہیم کی آڈیو لیک کر دی جس میں وہ شاہنواز کو چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ مجھے مت مارو اور اسکے بعد وہ آڈیوز اس تیزی سے پھیلی تھی کہ اسکا سب تباہ کرنے پر تلے تھی۔

لیکن اسنے اس بات کو ناک پر سے مکھی کیطرح اڑا دیا تھا وہ اخبار کو ہی غور سے دیکھ رہا تھا

" میرے بارے میں آپ سکون سے برائیاں سن لیتے ہیں

میں نے تمھیں کچھ بھی نہیں کہا" وہ بولا اور کافی کا مگ اسنے ٹرے میں سے اٹھا کر لبوں سے لگا لیا

" کہا نہیں سنا تو ہے نہ

ہاں تو" وہ لاپرواہی ظاہر کر رہا تھا۔

سہی عائشہ کون ہے" وہ سینے پر ہاتھ باندھے اس سے سوال پر سوال کر رہی تھی

"کزن ہے

" کزن یہ

میں نے سوال کیا ہے تم سے کبھی ایسا" وہ گھور کر بولا۔

جو آپ نے سوال کیا تھا نہ جس طرح اسکا بھگتان میں نے اتارا ہے یہ مجھے

" پتہ ہے

تمھاری زبان واقعی بہت لگ گئ ہے" شاہنواز نے اخبار کا پیج پلٹا۔

" اسے زبان لگنا نہیں کہتے اسے

"ہممم

"اسے اسے بس بولنا کہتے۔۔۔۔آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں

ایزہ منہ بند رکھو اپنا" وہ خبر پر پوری توجہ دے رہا تھا ایزہ نے اخبار کھینچ لیا

ایکدم بڑی شدت سے غصہ آیا تھا اسے لیکن سامنے محسوس ہو گیا کون کھڑا

ہے پی گیا

کیا چاہیے تمھیں" وہ جیسے عاجزی سے بولا۔

مجھے باہر جانا ہے" وہ فرمائش کر رہی تھی پہلی بار ہی تھا

اچھا ٹھیک ہے تیار ہو کر آجاو جاو شاباش اور ذرا اچھی سے تیار ہونا

او کے پھر میں بلیک سوٹ پہن لیں" وہ جوش میں آ گئ

ہاں ہاں پہن لو اچھا سا تیار ہونا جاو جاو" وہ جان چھڑا کر اخبار کو دیکھنے لگا

جس میں چھپنے والی خبر ایکدم دماغ ہلا گئ اسنے فون اٹھایا اور زمیر کو کال کی۔

" کہاں تھے کل تم

"سر میں

" ابھی گاڑی نکالو

" سر

" شیٹ اپ

اسکی دھاڑ ہی کافی تھی وہ ویسے ہی اٹھا اور وہ اخبار بھی ساتھ لے کر وہ باہر نکل گیا۔

دوسری طرف ایزہ پورے ڈیڈ گھنٹہ لگا کر تیار ہوئی تھی اور جب وہ نیچے آئی تو ادھورا کافی کا ٹھنڈا کپ اسکا منتظر تھا

شاہ" وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی

بی بی وہ تو بہت دیر کے چلے گئے ہیں" ملازمہ نے کہا

ایزہ چپ ہو گئی اور شدید غصے سے اسنے اپنا دوپٹہ وہیں پھینکا اور ایر نگز بھی اتار کر پھینکے چوڑیاں بھی پھینکی اور اوپر کمرے میں بند ہونے کی نیت سے ابھی جاتی کہ دیکھا ملازمہ سامان اٹھا رہی تھی

خبر دار جو آپ نے کچھ اٹھایا" وہ بھڑکی اور ملازمہ کے دور ہٹتے ہی اندر چلی گئی۔۔۔

شاہنواز گھر پہنچا تو لاونج میں پڑی چیزوں پر توجہ نہیں دی سیدھا دادی جان کو کمرے میں عینک دینے چلا گیا اور پورے گھنٹے بعد وہ اٹھ کر باہر آیا تو اچانک ایزہ پر نگاہ گئی وہ کپ میں چمچ چلا رہی تھی اسنے گھڑی کی جانب دیکھا اور شاہنواز نے سر پکڑ لیا

وہ کیسے بھول گی تھا کہ وہ اسے باہر لے کر جانے والا تھا سنجیدگی سے دیکھ کر ایزہ دوبارہ سے کمرے میں جانے کے لیے اوپر چڑھ گئی جبکہ وہ چائے میں چمچ چلا رہی تھی بلیک ویلویٹ کے سوٹ میں لے تو کمال رہی تھی لیکن وہ پہلی بار ڈر گیا کہ یہ کیا گستاخی ہو گی

اور یہ سب جو کچھ ان دونوں کے بیچ چل رہا تھا بڑا بے ساختہ تھا وہ ایک دوسرے سے ناراض ہو رہے تھے ایک دوسرے کو منا رہے تھے زندگی روش بدل رہی تھی خبر دونوں کو ہی نہیں تھی۔

شاہنواز نے اب لاونج میں پڑا سامان دیکھا ملازمہ اسکے نزدیک آئی

شاہ جی میں اٹھا دوں" وہ بولی

نہیں تم جاؤ" وہ اوپر کھڑی دیکھ اور سن رہی تھی

اور شاہنواز نے جھک کر اسکا سارا سامان اٹھایا اور پھر وہ بال جھٹک کر کمرے میں چلی گی ئ تو وہ بھی اسکے پیچھے اگیا

وہ میں کسی کام سے نکل گیا تھا یاد نہیں رہا" وہ بولا جبکہ ایزہ نے جواب نہیں دیا اترا کر موبائل دیکھنے لگی۔

"تم سے بات کر رہا ہوں

میں بہری ہوں مجھے سنائی نہیں دیتا" اسنے موبائل کو گھورتے ہوئے کہا۔

میں واقعی بھول گیا تھا" وہ بس اتنا ہی بولا

ٹھیک ہے عائشہ کو اس تصویر والی آنٹی کو اور اس ملازمہ کو یاد رکھیں جو شاہ " جی کہہ رہی تھی اپکو

"تو سارے ملازم ہی یہ کہتے ہیں

شاہنواز کو سمجھ نہیں آئی ملازمہ کا کیا سین تھا اس میں۔۔۔

جی نہیں صاحب صاحب کہتے ہیں اسے دور اپڑا ہے شاہ جی کہنے کا تو ٹھیک

" ہے کہتی رہے سننے والا راضی بولنے والا راضی میرا کیا کام ہے

اچھا بس چلے اٹھو چلتے ہیں" اسنے اسکے ہاتھ سے موبائل کھینچا۔

شاہ مجھے غصہ آرہا ہے" وہ آنکھیں دیکھتی بولی

اچھا" وہ موبائل پھینک گیا اور ایکدم ایزہ کو کھینچ کر کے سینے میں بھینچ لیا۔

واہ" وہ داد دینے لھا وہ آنکھیں سکیڑ کر منہ بنا کر صوفے پر سے اٹھنے لگی

شاہنواز نے اسے صوفے پر ہی کھڑا کر لیا اپنے سامنے۔

سوری" وہ اہستگی سے بولا۔

"' نہیں قبول ہو گی

کیوں" وہ اسکے بازو پھر پکڑ گیا ایسے تیر کیطرح بھاگتی تھی جیسے واقعی کبوتری

ہو پر پھڑا کر نکل جائے گی

میرا دل نہیں ہے آپ سے بات کرنے کا دور ہٹیں" وہ غصے سے بولی

" ایسی کی تیسی تمھارے موڈ کی

اسنے ایزہ کو شانے پر اٹھایا اور ملازمہ کو تو وہ پہلے ہی نکال چکا تھا اور دادی جان وظائف پر لگی ہوئی تھیں وہ اسکے چیخنے کے باوجود اسکے ناتواں وجود کو کندھے پر اٹھائے لے جانے لگا تھا گاڑی کیطرف۔۔۔

کہ اچانک دادی جان کے کمرے کا دروازہ کھلا اور دادی جان نے ان دونوں کو دیکھا

چھوڑیں مجھے چھوڑیں آپ بہت تیز ہیں اپ اپنی من مانی کرتے ہیں اپ مجھے بھول بھی کیسے گئے۔

آپ نے خود کہا تھا لے جائیں گے۔

اب رکے کیوں ہیں" وہ چلا اٹھی اور شاہ نواز کو لگا آج دنیا جہاں کی شرمندگی کا سامنا ہو گیا ہے۔

وہ شخص جو ڈرائیور واچمین مالی یہ کسی ملازم کے سامنے نہیں گھبراتا تھا وہ دادی جان کے سامنے جیسے پانی پانی ہو گیا اپنی حرکت پر کہ وہ ایزہ کو کندھے پر اٹھائے لے جا رہا تھا۔

دوسری طرف ایزہ نے اپنے بال ہٹا کر دادی جان کو دیکھا

بچارے دادی پوتا ایک دوسرے کے سامنے ایک لفظ نہیں بول پا رہے تھے

ایزہ کو تو خوب مزاہ آیا جلدی سے شانے سے اتری اور دادی جان کو دیکھنے لگی۔

دادی جان وہ شاہ کو پتہ نہیں تھا کہ آپ جاگ رہی ہیں" جان بوجھ کر پنگا لیا تھا شاہنواز کو مزید شرمندہ کرنے کے لیے

نہیں ایزہ کے پاوں میں درد تھا تو میں نے پھر" وہ نگاہ چرا گیا۔

بلکل نہیں میرے پاوں تو بلکل ٹھیک ہیں اچھل کر دیکھاؤ آپکو" وہ اچھلتی کہ دونوں کی گھوری سے ساری بتیسی اندر چلی گئی

"غلطی آپکے پوتے کی ہے اور دونوں گھوری مجھے جا رہے ہیں

جاو جہاں جا رہے تھے" انھوں نے بس اتنا ہی کہا شاہنواز سر پکڑ گیا کیونکہ دادی جان یہ کہہ کر اندر چلی گئی تھی اور ایزہ کو ہنسی ارہی تھی

یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے "ایسی کی تیسی تمھارے موڈ کی میں نے کہا تھا نہ۔۔۔

" چپ چپ چہ شاہنواز سکندر کیا کیا آپ نے ساری پر سنیلٹی ختم

منہ بند کرواپنا" وہ گھورتا بولا

اور کہہ نہیں سکتی تھی کہ ہاں میرے پاوں میں درد ہے

کیوں جھوٹ کیوں بولتی

" مولوی کی بیٹی ہوں جھوٹ نہیں بولتی

ہاں بڑا اچھا ہے تمھارا باپ تو جتنے فخر سے بتا رہی ہو" وہ طنزیہ بولا اور آگے بڑھا

" آپ ابو کو جانتے ہیں

ایزہ کے سوال پر شاہنواز ایکدم ہوش میں ایا

کون ابو" بے دھیانی میں وہ بول تو گیا تھا اگر ایزہ کے والد سے تو کبھی نہیں ملا تھا جبکہ وہ دنیا میں واحد شخص ہے جس کا خون کر دینا چاہتا تھا وہ۔۔۔

" ابھی آپ نے کہا تمھارے ابو کون سا اچھے ہیں

ویسے ہی کہہ دیا گاڑی میں بیٹھو اب " وہ اسکے سر پر چپت لگاتا بولا اور ایزہ

گاڑی میں سوار ہو گئ۔

" اب یہ ٹیپ ریکارڈر بند کیوں ہوا ہے

اسکی خاموشی سوال تھی اور سوالوں کے جواب سے ہی وہ الجھتا تھا تبھی کبھی

نہیں چاہتا تھا کہ عمر کو یہ پتہ چلے جسے وہ اپنا دوست بھائی یہ باپ یہ فرشتہ

سمجھتا ہے وہ ایزہ کا شوہر ہے اور وہ ہی شخص جو انکی ماں کی زندگی میں تھا۔

" ویسے ہی بھائ کی یاد آ گئ

" دو دن سہی سے ملی نہیں وہ یاد تمھیں رہی ہیں

رشتہ ہے نہ ان سے میرا " وہ بولی

اچھا اداس نہ ہو جب وہ پاکستان آئے گا تو تمھارے ساتھ ساتھ میں بھی

" ملوں گا

واقعی " وہ خوش ہو گئ

میرا بھائی بہت ہینڈ سم ہے" وہ فخر سے بولی جبکہ شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا

اور میں "اسکے سوال پر ایزہ ذرا چپ ہو گئ

" آپ بھی اچھے ہیں لیکن تب جب غصہ نہ کریں

نہیں کرو گا اب یہ ڈیپارٹمنٹ تمھارا ہے غصہ بھی تمھارا ناراضگی بھی

" تمھاری میرا کام صرف منانا ہے

ایزہ منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی

"آپ مذاق کر رہے ہیں

او ہو سچ بول رہا ہوں" وہ بولا تو ایزہ کو جیسے بڑی خوشی ہوئی

اور پھر جہاں جہاں اسنے کہا نہ چاہتے ہوئے بھی شاہنواز نے اسے وہ سب کچھ کھلایا جو وہ کھانا چاہتی تھی

اور اب اسکے پیٹ میں درد شروع ہو چکا تھا پیٹ پکڑے بیٹھی تھی

اور کھاو فضول چیزوں کو" وہ بولا جبکہ وہ منہ بسورا اسے دیکھنے لگی

" جب کوئی بیمار ہو نہ تو اسے ڈانٹنا نہیں چاہیے

ہاں دادی اماں پتہ ہے مجھے چلو اندر بے بی کا بھی پتہ چلے ذرا کچھ مجھے " وہ

رمشہ کے کلینک لے آیا تھا اسے ۔۔۔

وہ دونوں اندر آئے رمشہ اٹھ کر ملی ۔۔۔ایزہ کے چہرے کا اطمینان اور

شاہنواز کا سکون گویا تھا معملات بہتر ہو رہے ہیں جبکہ رمشہ نے ایزہ کو

دوسری ڈاکٹرنی کے پاس بھیج دیا جو چیک اپ کر رہی تھی ۔

شاہنواز کی جانب دیکھا۔

" قبول کر لیا ہے یہ محبت ہو رہی ہے

پتہ نہیں " وہ لاعلمی کا اظہار کرنے لگا

اچھا جو بھی ہے دل نہ دکھانا اب اسکا جب میں پہلی بار ملی تھی نہ اس سے تو وہ

ایک قیدی لگی تھی اور آج وہ تمھاری بیوی لگ رہی ہے بلکہ بیوی نہیں

" محبوبہ

شاہنواز کچھ نہیں بولا۔

تم نے خود چیک کیوں نہیں کیا اسے کچھ ہو گیا تو" رمشہ کھل کر ہنسی

"کچھ نہیں ہو گا وہ چیک کر کے مجھے رپورٹ دے گی میں خود ڈیل کروں گی

تبھی منہ بنائے ایزہ باہر آئی اور جھک کر شاہ کے کان میں بولی

یہ ڈاکٹرنی اچھی نہیں ہے" شاہنواز سمیت رمشہ اور وہ ڈاکٹرنی بھی سمجھ گئی

تھی اور شاہنواز نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

رمشہ نے اسے دراز میں سے چاکلیٹ نکال کر دی

تھینکیو" اسکا موڈ اچھا ہو گیا اور وہ سکون سے بیٹھ گئی

ہمم تو لڑکی تم تو بلکل بھی اپنے بے بی کا خیال نہیں رکھتی ہو دیکھو کیسے ویک

سا ہے" رمشہ نے کہا

شاہنواز نے گھور کر اسے دیکھا

تم اور گند بلا کھاؤ" اسنے چاکلیٹ کھینچ لی اس سے۔

اچھا یار اب لڑنے مت پڑ جانا" وہ ہنسی۔

" تم اسکی ڈائیٹنگ مجھے بتاو میں خود دیکھو گا

ہاں خیال کرو بے بی تو بلکل چھوٹو سا ہے" وہ بولی اور پوراڈائیٹنگ پلین دیا

جس میں گول گپے اور چاکلیٹ اور فضول چیزیں تو بلکل نہیں تھی شاہنواز

اسے لے کر باہر اگیا

" چاکلیٹ تو دے دیں

شاہنواز نے روڈ پر کھڑی چھوٹی بچی کے ہاتھ میں دے دی اور خود گاڑی

کھولنے کھا جبکہ ایزہ اس سے لڑ پڑی تھی

یہ میری ہے" وہ بولی

وہ بچی بھی آنکھیں نکال کر بولی

" یہ آپکے بڑے بھائ نے مجھے دی ہے

تمھارا بھائی ہو گا تمہیں نظر نہیں اتا میرے شوہر ہیں" وہ بھڑکی

ایزہ" شاہنواز نے زبردستی اسے بیٹھایا وہ کافی لڑاکا ہو چکی تھی کھل کر جو

سامنے اگئ تھی اب۔

" کیا کروں میں تمھارا

اتنا تو عمر تنگ نہیں کرتا جتنا اسنے نچادیا ہے مجھے" شاہنواز گھیرہ سانس بھرتا سوچنے لگا۔

ایزہ سارے راستے منہ پھلا کر بیٹھی رہی اور گھر پہنچ کر بھی کمرے میں چلی گئی اور کمبل میں بیٹھ گئی۔

شاہنواز نے ملازمہ سے ڈنر لگوایا۔

ایزہ نے سکون سے ڈنر کیا مگر مجال ہے شاہ سے بات کی ہو

شاہنواز کا ڈنر کا موڈ نہیں تھا تبھی صرف ایزہ نے کیا اور شاہنواز کو لگا وہ تو آج بہت تھک گیا ہو

اتنا تو کام کر کے نہیں تھکتا تھا جتنا وہ آج اس کے ساتھ رہ کر تھک گیا وہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔

" شاہ

اچھا بس چپ" وہ جھٹکا دیتا اسے اپنی جانب کھینچ گیا

سر دباو میرا" اسکو خود میں سموئے وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپاتا بولا

ایزہ کا دل تیزی سے دھڑکا شاہنواز نے اپنی انگلیوں کے نیچے اسکے دل کی بے ہنگم دھڑکن کو اپنے لیے محسوس کیا تھا وہ مسکرا دیا

حسین سے خوشبو اٹھتی تھی اس حسینہ میں یہ بڑی الگ بات تھی

جبکہ اسنے کبھی پرفیوم یوز نہیں لیا تھا شاہنواز اسکی گردن پر پیار کرنے لگا ایزہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔

شاہنواز اسے پیار کرتا کرتا اسکا چہرہ دیکھنے لگا اور پھر اسکے ہونٹوں پر جھک کر اسکی سانسوں کو خود میں اتارنے لگا

ایزہ شرما سی گئ۔

اسکا دل شاہنواز کے لئے دھڑک رہا تھا کافی حیران کن تھا

جب سے اسنے سنا تھا بدر کی شادی کا تب سے اسنے اپنے دماغ کو ہر ممکن طریقے سے اسپر سے ہٹانے کی کوشش کی تھی اور پھر شاہنواز کے اختیار نے اسے سب بھلانے پر مجبور کر دیا

خیال رکھو ہمارے بچے کا" وہ دوبارہ اسکے ہونٹوں کو چھوتا بولا جبکہ ایزہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئ

شاہنواز کو ہنسی آئی تھی اسنے اسکے گالوں کو چھوا اور اسے سینے سے لگالیا

اب چپ" وہ کچھ بولتی کہ وہ روک گی

" تھکتی نہیں ہو بولتے بولتے سارا دن چک چک چک

ایزہ مایوس سی ہو گی اور شاہنواز نے فلحال اسکی اداسی کو اہمیت نہیں دی

اسکی پیشانی پر پیار کرتا وہ اسے سونے کا کہہ رہا تھا۔۔

ایزہ نے انکھیں بند کرلیں

انکھیں بند کرتے ہی خیال پہلا بدر کا آتا تھا لیکن آج صرف شاہ کا تھا

آنسو صاف کر کے وہ جائے نماز طے کر کے اٹھی اور بستر کی جانب دیکھا خالی تھی۔

بچھڑنا کتنا تکلیف دہ ہے

اور پھر امید بھی نہ ہو کبھی دوبارہ ملن ہو گا بھی۔۔۔۔

وہ محبت ہی نہیں کرتا تو وہ آگے کیا سوچتی۔۔۔۔

پہلے کم ڈرپوک تھی اب تو ایسے مرجھا سی گئ تھی۔

ارہم کا خوف دل میں بیٹھ گیا تھا اب تو کام کرنے کے لیے بھی باہر نہیں جاتی تھی تائی جان نے کوسنے دے دے کر چھلنی الگ کیا ہوا تھا چچی کی تمسخر ہنسی اسکی ماں کی بے بس نگاہیں اور بھائی کا بار بار اس کوشش میں لگے رہنا کہ وہ اس گھٹن سے بھرے ہوئے رشتے سے آزاد ہو جائے اگر اسکی دماغی اذیت کھول کر دیکھائی جاتی تو اس وقت عمر خیام سخت سے سخت سزا کا مستحق تھا اسنے ایک معصوم کے دل کے ساتھ کھیلا اور پھر چھوڑ کر چلا گیا وہ کیا کرے ان پیسوں کا جو اسکے پہلو میں چھوڑ گیا تھا۔

اسے ضرورت نہیں تھی کسی چیز کی۔۔۔

محبت کی کمی تھی اپنائیت کی کمی تھی وہ دو چیزیں اسنے اسے بن مانگے دے دی اور پھر مکر ہی گیا کہ محبت کرنے کو کہا تو نہیں تھا۔

اسنے گال صاف کیے ایسی ہی ہزار سوچیں اسکے ذہن پر دن رات گردش کرتی تھیں اسنے وقت دیکھا۔

ارہم تایا جان اور بدر تینوں ہی دوکان پر جانے کے لئے نکل گئے ہوں گے وہ اٹھی۔۔۔

امی نے ہی سارا ناشتہ بنایا تھا پہلے عمر اور اب بیٹی کا غم انھیں جلد تھکا دیتا تھا اسنے پاوں میں چپل اڑائے اور باہر نکلتی کہ دروازہ ایکدم کھلا۔

ساز گھبرا کر پیچھے ہٹی تایا جان کا اسکے کمرے میں کیا کام تھا

عمر کیا دے کر گیا ہے تجھے "؟ انکے سوال پر اسکا دل دھڑک اٹھا۔

ک۔۔۔ کچھ نہیں "ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ تجھے کچھ دے کر نہ گیا ہو بتا تیرے پاس کیا ہے کوئی کارڈ کوئی اکاؤنٹ کیا دے کر گیا ہے وہ" وہ دھاڑے اور اسکا بازو سختی سے جکڑ لیا۔

وہ جیسے بے اسرا سی کھڑی تھی پیچھے ارہم بھی کھڑا تھا تائی جان بھی اگئیں

تھیں چچی چچا جان

میں کہتا ہوں بتا مجھے" اور کھینچ کر تھپڑ انھوں نے اسکے گال پر مارا وہ پیچھے جا

گیری

تایا جان میں۔۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے میں سچ کہہ رہی ہوں اگر ہوتا تو

میں اپکو دے دیتی" وہ بولی آنسو گال پر بہنے لگے۔

تو جھوٹ بول رہی ہے" وہ ادھر ادھر دیکھنے لگے

ارہم اسکے کمرے کی تلاشی لے" انھوں نے بیٹے کو حکم دیا

جی ابو وہ ترنت اندر ایا سازسانس روکے اسے المار ی میں سے اسکے کپڑے

اور عمر کے چند کپڑے جو معلوم نہیں بے دھیانی میں م شاید وہ چھوڑ گیا تھا

نکال نکال کر پھینکنا شروع کر دیے۔

اورانپر اپنے جوتے رکھتا وہ ہر چیز کی تلاشی لے رہا تھا

سازشرمندگی کی انتہاپر تھی کیونکہ یہ اسکی الماری تھی اور وہاں سب کچھ ہو سکتا تھا مگر کسی دوسرے پرواہ نہیں تھی۔

بھائی صاحب بچی کے کمرے کی ایسے تلاشی مت لیں" اسکی ماں بولی جبکہ تایاجان نے خونخوار نگاہوں سے مڑ کر دیکھا

اپنامنہ بندرکھو" وہ دھاڑے اور ارہم نے سارے دراز الٹ دیے۔

اور ان درازوں میں سے اس الماری میں سے کہیں کچھ نہ ملا یہاں تک کہ وہ زمین پرپڑی تھی اور اسکا کمرہ ان سب نے تباہ کردیا تھا۔

ابو یہ کپڑے میں لوگا" اسنے عمر کی جیکٹ اٹھالی سازکو لگادل پاتال میں جا گیرہ ہو۔

وہ ارہم کو دیکھنے لگی جو اپنی مرضی سے اسکے کپڑے اٹھارہا تھا تایاجان سر تھام کر خود بھی تلاشی میں لگ گئے۔

یہ ایل سی ڈی بھی اتروالینی ہے میں نے بلکہ اسکو اس کمرے سے نکالو یہ کمرہ میں لوں گا" ارہم سکون سے بولا۔

تایا جان نے سر جھٹکا

تمھیں ان بے کار چیزوں کی پڑ گئ ہے" وہ ذرا اسپر بھی غصہ کر گئے جسے فرق نہیں کوئی نہیں پڑا تھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے" اور اچانک پیچھے سے سوہا کمرے میں اگی معلوم نہیں اسکی انکھ دیر سے کیوں کھلی بدر تو تھا ہی نہیں اور باقی سب کہاں چلے گئے تھے وہ اوپر آئی تو سب وہیں تھے اور کمرے کی حالت اور ساز کے چہرے پر تھپڑ کا نشان دیکھ کر وہ اندر ائ

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ سوہا چلائی

نظر نہیں اتا تلاشی لے رہے ہیں" ار ہم مزے سے بولا

تمھیں شرم آتی ہے" وہ بھڑک اٹھی

" لو اب یہ شرم دلوائے گی ہمیں

بکواس بند کرو اپنی" وہ دھاڑی

اور شاید ایسی جرت اسکے علاوہ کوئی دیکھا نہیں سکتا تھا جب سے اسنے اپنے باپ کا روپ ان آنکھوں سے دیکھا تھا جو تکلیف دے رہا تھا تب سے اسے کوئی خاص چیڑ ہو گئ تھی اپنے باپ بھائی سے

سوہا" تایا جان کی آواز پر وہ بل کھا کر مڑی

ابو اپکو شرم آنی چاہیے یہ کیا حرکتیں ہے کسی کہ کمرے میں گھس کر اسکی چیزوں کی تلاشی لینے کا "

تجھ سے نہیں پوچھا

مجھ سے پوچھا ہے یہ نہیں پوچھا میرے سوال کا جواب دیں اور نہیں دے سکتے تو جائیں یہاں سے اس گھر کی ہر عورت آپکی غلام نہیں ہے تو سمجھنا بھی چھوڑ دیں" تایا جان اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا

سوہا اس کمینی کے لیے تو باپ سے زبان درازی کر رہی ہے" تائ جان بولی تو وہ سر تھام گئ۔

معلوم نہیں کیوں اسکی آنکھیں کھل گئیں تھیں جو اسے وہ سب نظر ارہا تھا

جو ناجائز ہو رہا تھا خود پر بیٹھتا احساس ہوا تھا۔

کمینے ہم سب ہیں امی اس گھر کی عورتیں صرف کمینی ہیں اپ میں یہ سب

اور سب سے بڑا جرم تو یہ ہے ہمارا کہ ہم اپنی جیسی عورت کو ہی تکلیف دینا

چاہتے ہیں" وہ بولی جبکہ ارہم کی جانب دیکھا جو ساز کو گھور رہا تھا

تم یہاں سے دفع ہو جاو ورنہ خدا کی قسم ارہم میں نے بدر کو بتادی تمھاری

حرکات تو وہ تمھیں جان سے مار دے گا" اسنے چلا کر کہا تو ارہم اسے غصے

سے دیکھتا باہر نکل گیا

تایا جان کو کچھ نہیں ملا تھا تبھی وہ بھی نکل کر چلے گئے

باولی ہو گئی ہے" تائی نے کہا اور مڑ گئی جبکہ چچی بھی مڑ گی اور نجما دروازے

پر ہی کھڑی بیٹی کو بے بس سا بیٹھا دیکھ رہی تھی تم نہ ائندہ جو تمھارے

کمرے میں آئے منہ نوچ لینا۔

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے تھپڑ کھا کر سکون سے بے بس ہو جاؤ" وہ ساز پر بھی چلائی

اٹھو" اسنے اٹھایا اور صوفیا صنم نے جلدی سے اسکا سامان دوبارہ اسی جگہ پر رکھنا شروع کیا۔

ساز کے چہرے پر لگے نشان سوہا کو کیوں اتنی تکلیف دے رہے تھے وہ سمجھ نہیں پارہی تھی اسے اب اندازا ہوا تھا کہ کتنا ظلم ہوتا رہا ہے اس گھر میں اور وہ اس سب میں شامل تھی۔

ساز اب بھی سر جھکائے بیٹھی تھی

سوہا بے ساختہ اسکے گلے لگ گئ

صوفیا صنم سمیت نجما بھی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی اسنے ساز کے گال صاف کیے

میرا بس نہیں چل رہا میں ان مردوں کے بھی اسی طرح تھپڑ مارو جس طرح یہ عورتوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں انکے ہاتھ توڑ دوں یہ چلنے پھرنے قابل بھی نہ رہیں" وہ بولی جبکہ وہ تینوں بھی آگے اگئیں۔

ساز ہمیں معاف کر دو" وہ دونوں بولیں جبکہ ساز اب بھی چپ چاپ بیٹھی تھی۔

آنکھوں کے گرد گھیرے حلقے اور اداسی میں ڈھلا وہ وجود بلکل قابل رحم تھا اسنے جواب نہیں دیا تھا تبھی وہ دونوں چپ ہو گئیں وہ تو اسکی بہت اچھی دوستی تھیں پھر اسی کے ساتھ ایسا کیوں کیا وہ کیسے اتنی جلدی راضی کر سکتی تھی ان کو۔۔۔۔

تبھی وہ دنوں چپ ہو گئیں اور نجما نے بیٹی کے گال پر ہاتھ رکھا اور اسکے انسو صاف کرے میں ناشتہ لاتی ہوں تم سب کے لیے۔۔۔

نہیں آج میرے ہاتھ کا ناشتہ کھانا سب" سوہا بولی

ہم نے نہیں کھاتے جلے ہوئے پراٹھے" صوفیا صنم بروقت منہ بنا گئ

سوہانے آنکھیں سکیڑ لی۔

مجھے بہت اچھی کوکنگ آتی ہے سمجھ آئی بات اور اب تم سب دیکھنا میرا جادو

" وہ سب ایک دوسرے سے ہلکے پھلکے انداز میں بولے

بدر بھائی پر چلاو ہم پر نہیں" وہ بولی تو سوہا شانے اچکا گئ

چل ہی نہ جائے" وہ باہر نکلی اور صوفیا صنم بھی نکل گئیں کہ وہ اسکی ہیلپ

کر دیں گی جب اسنے کبھی کچھ کیا ہی نہیں تو اب کیسے ان سب کو ٹھیک ناشتہ

کرا سکتی تھی۔

نجما اور ساز رک گیے تھے پیچھے۔

سوہا بدل رہی ہے" نجمانے کہا ساز چپ چاپ بیٹھی تھی۔

" سب کچھ بدل جائے گا ساز بہت جلد بدل جائے گا

عمر واپس اجائیں گے" اسکے سوال پر نجما چپ ہو گئ

دو مہینے گزر گئے ہیں ایک بار بھی پلٹ کر نہیں پوچھا آپ بات کر رہی ہیں

سب بدل جائے گا امی ہم ایسے کیوں ہیں ہم واقعی کمینی ہیں تائ جان بلکل

ٹھیک کہتی ہے جو کمینے لوگ ہوتے ہیں انکی حیثیت کسی کی نظر میں نہیں ہوتی وہ کسی سے ٹوٹ کر محبت بھی کریں تب بھی انکی حیثیت کمینے ہی رہے گی اور انکی حیثیت کی بنا پر ان سے محبت اور نفرت کی جاتی ہیں انکی عزت لوٹ لی جائے کیونکہ وہ کمینی ہیں

کیوں ہوں میں کمینی ہوتی میں بھی کسی بڑے امیر باپ کی بیٹی۔

تو کیا میں کمینی کہلاتی۔

مجھے نہیں پتہ ارہم بھائی سے میرے عمر سے کپڑے واپس لے کر دیں" وہ بولتی بولتی ضد کرنے لگی۔

وہ میں کیسے "ساز رونے لگ گئ

ساز بچوں کیطرح ضدی نہ کرو تم کیا کرو گی انکا۔۔

مجھے چاہیے وہ عمر کے کپڑے ہیں کسی کو نہیں دینے میں نے نہ میں یہ کمرہ دوں گی" وہ ماں کی گود میں سر رکھے سسکتی رہ گئ جبکہ نجما کی آنکھیں بھر گئیں کاش عمر لوٹ آتا

وہ آس لگائے بیٹھی تھی۔

وقت کی رفتار بڑھتی گئی اور ساز کو لگا بس اسی کے لیے سسک سسک کر وقت گزر رہا ہے اسنے ہر ممکن کوشش کی کہ وہ ارہم کو نہ دیکھے لیکن ارہم کی پنچ حرکات دن بادن بڑھتی چلی گئ

بدر کا دھیان گھر پر نہیں تھا وہ اپنے کام میں اس قدر مگن تھا کہ کامیابی کی منزلوں کو طے کرتے اسے لگ رہا تھا قدم تھک نہیں رہے وجود میں کوئی تھکاوٹ نہیں

وہ جو چاہتا ہے ہاتھ بڑھا کر پا لے گا اور ایسا ہی ہو رہا تھا۔

وہ زیادہ تر کراچی لاہور کے چکر لگانے لگا تھا مال کے لیے بڑی بڑی پارٹیز سے ڈیلنگ ہو رہی تھی اسکی دوکان دن دگنی رات چگنی ترقی کر رہی تھی۔

اور یہ بات تایا جان کے سینے میں خنجر کی طرح کھب گئ تھی کہ لوگ اسپر ٹرسٹ کرر ہے تھے تایا جان جو عرصے سے یہاں بیٹھے تھے انپر نہیں نہ انکی دوکان کی سیل اچھی جارہی تھی اور نہ ہی کچھ اور۔۔۔۔

ارہم بھی سارا سارا دن گھر میں پڑا رہتا بھلا اب وہ اکیلے کیسے سب سنبھالتے بھائی پر زلزلہ گراتے رہتے تھے۔

ہر کوشش کے باوجود ساز کے کمرے سے وہ چیک نہیں ملا تھا جو واقعی عمر اسکے پاس چھوڑ کر گیا تھا

معلوم نہیں وہ کہاں چھپا چکی تھی کیونکہ اب اس کمرے پر اس کمرے کی ہر چیز پر ارہم قابض ہو گیا تھا

ساز کا کام ہر وقت رونا تھا یہاں تک کے رو رو کر اسکی نظر بھی خراب ہونے لگی تھی اور یہ بات صرف وہ جانتی تھی۔

نہ اسنے کسی کو بتایا تھا اور نہ ہی وہ کسی کو بتانا چاہتی تھی اسنے اپنے لیے یہ تکلیف خود چنی تھی۔

چار ماہ گزر گئے عمر کے آنے کی ہر امید دم توڑ گئی۔۔۔

اب وہ کیوں آتا۔۔۔ اسنے اپنے آنسو صاف کیے سوہا پیچھے ہی کھڑی تھی ان

چار ماہ میں سوہا کے ساتھ کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی کیونکہ وہ اسکا خیال

رکھتی تھی۔

" تم رونا چھوڑ دو آگے بڑھو وہ نہیں آئے گا

بہت ہی کمینا ہے" وہ بولی جبکہ ساز نے نفی میں سر ہلایا

اب نہیں روگی" وہ سر ہلا گئی

اوہ تھنک گاڈ" وہ بولی جبکہ ساز ہلکا سا مسکرائی۔

" بدر بھائی نے کراچی سے کب آنا ہے

مجھے کون سا بتا کر جاتا ہے تمھارا بھائی جو مجھے پتہ ہو گا" وہ شانے اچکا گئی

اور ساز صوفیا اور صنم کے ساتھ اب نہیں رہنا چاہتی تھی تبھی اسنے سٹور کو

ٹھیک کر لیا تھا

تمھیں بھی عمر نے کافی ضدی بنا دیا ہے

"اچھا بھلا کمرہ چھوڑ کر یہاں اگئی ہو

میں ٹھیک ہوں یہاں" وہ بولی تو سوہا سر ہلا گئی۔

چلو تم قرآن مجید پڑھو میں آتی ہوں" وہ کہہ کر باہر نکل گئی اور ساز نے

قرآن مجید اٹھا لیا سوہا باہر ائی تو بدر اندر ار ہا تھا اسے لگا اسنے بھی عرصے بعد

اسے دیکھا تھا سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گی

اسلام علیکم" وہ کافی خوش مزاجی سے بولا وہ حیران تو تھی لیکن خاموشی سے

اسے دیکھنے لگی۔

جواب بھی دے دیتے ہیں" خوش تھا تبھی اسکے ساتھ نارمل تھا۔

جب کہیں جارہے ہوتے ہیں تو بتا بھی جاتے ہیں" اسنے طعنہ مارا

تمھیں بتانا ضروری بھی نہیں میرے لیے" بدر نے آنکھیں گھمائی

"ہاں تمھاری ملازمہ ہوں نہ میں

کچھ ایسا ہی سمجھ لو" وہ شانے اچکا کر کہتا آگے بڑھا

" تمھاری شکایت لگادی نہ میں نے پھر پتہ چلے گا تمھیں

اپنے باپ سے لگاؤ گی" بدر ہنس دیا

بدر" سوہا کو اچھا نہیں لگا اسکا یوں کہنا۔

کیوں برا لگا ساری زندگی تم لوگوں سے نکالی کے تمغے کھائے تب تو تمھارے سینوں میں کوئی تکلیف نہ اٹھی اچانک اپنے باپ کے لیے سن کر تڑپ اٹھی" وہ سر جھٹک کر نجما کے کمرے میں گھس گیا وہ پیچھے پیچھے اگئ

چچی یہ مجھے طعنے دے رہا ہے" وہ بولی

ہیلو میری ماں کو بیچ میں نہ گھسیٹو" وہ سختی سے بولا

کیوں بھئ میری بہو مجھے شکایت لگا رہی ہے میں تمھاری مار لگا دوں تمھاری تمیز سے رہا کرو" نجما نے کہا بدر حیرانگی سے کھڑا ہو گیا

واہ یہ کب ہوا" اسے یقین نہ آیا

بس ہو گیا تمھیں نظر نہیں اتا تم گھر آتے کب ہو مہینے سے زیادہ ہو گیا شکل" بھی نہیں دیکھی

تو میری شکل نہیں دیکھی تو اس دوغلی لڑکی سے اپ نے دوستی لگالی۔

واہ اپنے مطلب کے ساتھ چپکی ہو گی اسی باپ کی بیٹی ہے سانپ کیطرح ڈسے گی" کافی تلخ الفاظ تھے اسکے سوہا کا منہ اتر سا گیا۔ اور نجما نے بدر کی جانب دیکھا

تم کیسے بد تمیزی کر سکتے ہو اتنی" وہ گھور کر بولی۔

یہ اپکو بیوقوف بنا سکتی ہے مجھے نہیں ساز کہاں ہے" وہ بولا

نجما کچھ کہتی کے سوہا نے چپ کرا نے دیا۔

اور خود اسکے پیچھے ائی

وہ سٹور میں ہے" وہ اہستگی سے بولی

کیوں" وہ سختی سے پوچھنے لگا

وہ کمرہ ارہم نے لے لیا

تمھیں بتانا چاہتی تھی میں لیکن تم گھر نہیں آتے تھے زیادہ تر" اسنے کہا بدر نے حیرانگی سے سوہا کو دیکھا۔

اور فورا اسٹور میں آیا وہ قرآن مجید پڑھا رہی تھی چھوٹے سے سٹور میں اسکا سامان رکھا تھا

بدر کو اپنی بے توجہ پر جی بھر کر غصہ آیا اور بھڑک کر اسنے سوہا کو دور کیا تھا

۔

تم لوگ نہایت پنچ ہو اور پنچ ہی رہو گے۔۔۔

" اٹھو ساز یہاں سے میرے کمرے میں چلو

نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں

ساز" بھائی پلیز ضد نہ کریں

ساز میرا دماغ خراب نہ کرو" وہ بھڑک اٹھا اور زبردستی اسے اٹھایا ساز نے قرآن مجید واپس رکھا اور بدر اسے لیے اپنے کمرے میں آگیا اور سوہا کا سامان اٹھا اٹھا کر باہر پھینک دیا

تم رہو جا کر سٹور میں تاکہ تمھارے باپ بھائی کو احساس ہو

" بھائی یہ کیا کر رہے ہیں اپ سوہا کا اس سب میں کوئی قصور نہیں ہے

قصور تمھارا ابھی نہیں ہے پھر بھی سزا بھگت رہی ہو نہ اسکا بھی نہیں ہے مگر

"سزا بھگتے گی یہ بھی اپنا سامان اٹھاو اور دفع ہو جاؤ سٹور میں

ان لوگوں کو احساس نہیں ہو گا" بھیگی انکھوں سے اسنے بدر کی جانب دیکھا

" ہو گا ہو گا جب کسی اپنے کو تکلیف ملتی ہے تو ہو گا دفع ہو جاو

وہ بے حس بنتا کہہ گیا سوہا نے خاموشی سے اپنا سامان اٹھانا شروع کیا

بھائی یہ کیا حرکت ہے نہیں ایسا مت کریں سوہا آپی آپ اسی کمرے میں

" رہیں

" رہنے دو ساز کچھ نہیں ہوتا وہ ٹھیک کر رہا ہے جو بھی کر رہا ہے

وہ بولی اور وہاں سے سامان اٹھا کر رکھنے لگا

"آپ سب ایک جیسے ہیں صرف عورت کو تکلیف دیتے ہیں

چپ ہو جاو ساز تمھارے ساتھ ساتھ ان سب تکلیفوں کا حصہ دار میں بھی

ہوں" وہ سختی سے بولا اور دروازہ بند کر لیا۔

سوہا نے خاموشی سے اپنا سامان اٹھانا شروع کر دیا

یہ کیا کر رہی ہو "تائی نے اسکا بازو پکڑا تو اسنے ماں کی جانب دیکھا

باپ بھائی کا بھگتان بھگت رہی ہوں " وہ بولی اور سٹور کی جانب بڑھ گئی

ارے او بدر تیرا بیڑا غرق ہو میری پھول سی بچی کا برا حال کر دیا اور منحوس

"امی سوہا نے اسے ٹوک دیا

وہ جائز ہے اسکی بہن میرے بھائی کی وجہ سے در بدر ہوئی ہے تو وہ مجھے

کرے گا جب احساس نہیں ہو تا رشتوں میں تو باقی پیچھے صرف بدلہ بچ جاتا

" ہے

اسنے کہا اور تائی اسکا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔۔۔

اسے کیا ہو گیا تھا یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

نائیٹ کلب میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا شور ہنسی مذاق قہقہے اور نازیبا

حرکات سب جاری اور ساری تھی تھائی لینڈ کے سب سے مہنگے کلب میں

اس وقت وہ اتنے شور گل میں ایک خالی ٹیبل پر بیٹھ تھا

چار ماہ سے وہ تھائی لینڈ میں تھا اور چار مہینے میں اسکی کوئی ایکٹیویٹی نہیں رہی

یہ تو وہ ہوٹل میں ہوتا یہ پھر خالی شراب ہی اندر اتارتا رہتا

چھوڑ تو آیا تھا لیکن سازا اسکے اعصابوں پر سوار تھی چلو مان لیتے ہیں محبت ہو

گئ تھی اور ان چار مہینوں میں وہ مان گیا تھا وہ جس طرح اسے اپنے ارد گرد

دیکھتی تھی جس طرح ہر لڑکی ہر انسان یہاں تک کے اسکا دوست سعود جو

کہ اسی کی وجہ سے یہاں ایا تھا وہ بھی اسکی خاموشی پر حیران تھا

اووبھائی اٹھ یار وہ دیکھ" سعود نے اسے جھنجھوڑا جس کی آنکھیں سرخ ہو

رہیں تھیں

پھر زیادہ پی لی تو نے" سعود نے سر پکڑ لیا

کیا دیکھا رہا ہے" وہ نارمل بولا کیونکہ وہ نارمل تھا

وہ دیکھ "وہ ایک لڑکی کیطرف اشارہ کرتا بولا
منی سکرٹ اور بلاؤز میں کافی خوبصورت تھی عمر تھا اس لڑکی کے نزدیک گیا۔

اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال لیا وہ ساز کو کچھ زیادہ ہی سوار کر چکا تھا وہ جب اسے خود اتار کر پھینکے گا تب ہی کچھ ٹھیک ہو گا اسنے اس لڑکی کا چہرہ اپنی جانب موڑا

وہ لڑکی عمر کے آگے تھر کنے لگی اسکی گردن میں بازو ڈالے لیے اور عمر اسکے چہرے پر جھکنے لگا

سعود نے خوشی سے نعرے لگا دیے سب لوگ متوجہ ہوئے اور شور شرابہ ملنے لگا وہ لڑکیاں جو کہ اسپر ٹرائے کر رہی تھی جیلس سی ہو گئیں جب کہ وہ لڑکی جس کی کمر میں عمر ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔ خوشی سے پھلے نہ سمائی اور عمر خیام اسکے ہونٹوں پر جھکتا ہی سعود نے اسکے اوپر شراب کی بوتل پورے پریشر سے اچھال دی۔

وہ لڑکی بھی بھیگ گئی اور عمر کا چہرہ خود ہی پکڑ کر وہ اسکے ہونٹوں کی طرف لمحوں میں بڑھی کہ وہ اکتایا ہوا اسا اسکے ہونٹوں کو دور کر گیا اور باہر نکل آیا بالوں میں ہاتھ پھیرا

اور سر پکڑ گیا یہ سب کیا تھا کیوں وہ آگے بڑھ نہیں پا رہا تھا کیوں وقت ساز پر رک گیا تھا

او تو پاگل ہے" سعود چیخا

" ہاں

تو اسکی بے عزتی کر کے اگیا یار بہت غلط بات ہے" وہ اسکے مکہ مارا گیا جبکہ عمر نے سر جھٹکا اور گاڑی کی طرف بڑھا

" چل ٹھیک ہے اب مان لیتے اس سے محبت ہو گئی ہے

سعود چار مہینے میں جیسے تنگ اگیا تھا خود ہی اسکے پیچھے پڑ گیا۔

مجھے نہیں ہے" وہ کمزور سا بولا جیسے اس بات میں دم نہ ہو

اووبس کر آیا بڑا تو محبت کرتا ہے تو میرے بھائی گھبرانے کی بات کیا ہے تیری ملکیت ہے سالے تو کیوں ڈر رہا ہے" سعود مسکرایا

ڈر نہیں رہا۔۔۔

"ڈر رہا ہے تجھے لگ رہا ہے ہر عورت ایک جیسی ہے

وہ جانتا تھا وہ اپنی ماں کو لے کر حساس ہے تبھی معنی خیزی سے بولا عمر نے اسے دیکھ سرخ نظروں سے دیکھا سعود ہاتھ اٹھا گیا بات صاف ہے بھلے بری لگے تب بھی۔۔۔

تو بس ایک ہی ٹریک کا سوچ رہا ہے یہ کیوں نہیں سوچتا جس لڑکی کو چھوڑ کر " آیا ہے اسکے ساتھ تیرے باپ نے اور سوتیلی ماں نے کیا کیا ہو گا طعنے دیے ہوں گے روئی ہو گی بہت" وہ سامنے درختوں کو دیکھنے لگا سب پتہ ہے پھر بھی جان بوجھ کر حرکات کر رہا ہے بیوقوف" وہ بولا جبکہ عمر نے سر ہلایا۔

چھوڑ اس موضوع کو میں پلٹ نہیں سکتا" وہ گھیرہ سانس بھر گیا

اور سعود نے ذرا چیڑ کر دیکھا

چل چلیں" وہ کلب کے اندر جانے کا کہنے لگا

ضرورت نہیں ہے بور کر کے رکھ دیا ہے" وہ سر جھٹک کر بولا اور خود اندر

چلا گیا جبکہ عمر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

دل تھا کہ بس اسکے علاوہ کچھ دیکھنے کا خواہش مند نہیں تھا۔

امی میں نے ساز کا رشتہ کر دیا ہے" بدر کے اچانک کہنے پر ساز نے ماں کی

گود سے سر اٹھایا

حیرانگی سے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی

سبحان سے وہ خلع کے پیپرز خود تیار کرا رہا ہے اور اج رات ہی پیپرز آ جائیں

گے صرف سگنیچر کرنے ہیں" وہ بولا تو ساز سے نگاہ نہیں ملا پا رہا تھا۔

بدر" نجما کچھ توقف لے کر بولی

" امی ساری زندگی اس شرابی کے نام پر نہیں بیٹھاؤ گا میں ساز کو

وہ سیدھا بولا تھا

دل میں کچھ چبھا تو تھا لیکن پھر وہ کھڑی ہو کر چلی گئ

آپ پلیز اسے سمجھائیں گا" بدر نے ماں کا ہاتھ پکڑا۔

تم بس سوہا کو کمرے میں لے جاؤ وہ بچی تمھارے لیے سٹور میں رہ رہی ہے
"

ڈرامے کر رہی ہے فکر نہ کریں" وہ بولا اور اٹھ گیا۔

بہت ہی بے رخی اختیار کر لی ہے بدر تم نے" وہ غصہ ہوئی

جیسے کو تیسا" وہ کہہ کر چلا گیا جبکہ ساز کے لیے شام تک کا انتظار بہت مشکل تھا وہ چاہتی تھی شام آئے ہی نہ اور عجلت میں سوہا کے پاس گئ

بھابھی" وہ سوہا کو رشتے سے پکارنے لگ گئ تھی۔

ہمم" سوہا ابھی شاور لے کر آئی تھی بھائی خلع کے پیپرز منگا رہے ہیں اور سبحان سے شادی کرا رہے ہیں" وہ سر جھکا کر بولی۔

سوہا نے اسکی صورت دیکھی

" یہ تو تمھارا بھائی بہت ہوا میں ہے میں اسکا دماغ درست کرتی ہوں

وہ تن فن کرتی سیدھا کمرے میں پہنچ گئی سازپریشان سی ہو گئی دونوں کی

لڑائی نہ ہو جائے جبکہ سوہا نے دروازہ بند کر لیا اور بدر نے مڑ کر دیکھا ہفتے

بعد آئی تھی وہ کمرے میں۔

" تم سمجھتے کیا ہو خود کو

" تمھارا شوہر

شیٹ اپ " وہ بھڑکی

یو شیٹ اپ " وہ بھی گھورنے لگا۔

ایک نمبر کے کمینے انسان ہو تم کیوں تم دوسروں کے دلوں سے کھیل رہے

" ہو

واہ درس بھی وہ دے رہے ہیں جو منافقت کی حد کر چکے ہیں " بدر طنزیہ ہنسا

اگر کوئی سر دھرنا چاہتا ہے تو اسے زبچ نہیں کرنا چاہیے " وہ اہستگی سے بولی

سدھرتے وہ لوگ ہیں جو واقعی سدھرنا چاہتے ہوں تمھارے جیسے مطلبی نہیں جو صرف مجھے اپنی اچھائی دیکھانا چاہتے ہیں تو تم پوری دنیا کو الو بناؤ مجھ پر اثر نہیں ہوگا "

ایکسپوزمی مسٹر بدر زمان" اچانک ہی وہ اسکا گریبان پکڑ گئی بدر نے اسکا ہاتھ دیکھا اور پھر غصے سے بھری آنکھیں۔۔۔

مجھے بلکل شوق نہیں ہے تم پر جادو چلاؤ بلکہ اس گھر کے ہر مرد سے مجھے نفرت ہو گئی ہے اس میں تم بھی شامل ہو "

اچھا واقعی" وہ سکون سے بولا جیسے کہہ رہا ہو کہ ذرا شکل دیکھاؤ ایسا ہے بھی "

جی ہاں" وہ ذرا نگاہ چرا گئی

تمھیں دیکھانے کو کچھ نہیں کر رہی سمجھے اور مجھ سے نہ الجھا کیوں ساز کے خلع کے پیپرز بنوائے ہیں تم نے" وہ اسکا ہاتھ جھٹکتا بیڈ پر بیٹھ گیا

تو کیا ساری زندگی تمھارے بھائی کے نام پر بیٹھا دوں اسے۔۔۔

لیکن وہ اب بھی آ سکتا ہے۔۔۔

بھی اس بھی کے لیے اپنی بہن کی زندگی تباہ نہیں کروں گا میں تو بہتر ہے تم اس معاملے سے دور رہو۔۔۔۔

لیکن وہ عمر سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔

ہماری زندگیوں میں محبت کا کوئی کام نہیں ہے کسی کو کسی سے محبت کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سب دوسرے کی اصلیت سے واقف ہیں سمجھ آ گی تو جو میں کر رہا ہوں کرنے دو مجھے"

لیکن "بدر نے اسکی جانب دیکھا

ٹھیک ہے شاید تم ٹھیک ہو" وہ ہار مانتی بیٹھ گئ

اسکی شرٹ گیلی تھی بدر نے اسکی بھیگی کمر پھر اوپر بندھے بال اور دوپٹے کے بنا دیکھا یعنی وہ سارے گھر میں یوں ہی گھوم رہی تھی۔

یہ کون سا طریقہ ہے گھر میں گھومنے کا" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اختلاف کر گیا۔۔۔۔

کیوں کیا ہے اب اور ویسے بھی میں کیوں آئی ہوں تمھارے کمرے میں یہ

تو بادشاہ اکبر کا کمرہ ہے'' وہ فورا کھڑی ہو گئ

اکبر کی کنیز کبھی کبھی اسکتی ہے'' وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا جبکہ سوہا کو تو زور

سے چبھے کنیز بنا رہا تھا

کسی اور کو بناؤ اپنی کنیز'' وہ گھور کر کہتی جانے لگی

پھر تمھارے اندر چڑیل اجاتی ہے'' وہ ایکدم اسکا ٹاور کھینچ گیا بال سارے

کھلتے الجھے الجھے سے اسکی کمر پر پھیل گئے اور وہ اسکی جانب دیکھنے لگی

کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ'' وہ اپنا تولیہ لینے کو آگے بڑھی

'' محسوس تو تمھیں ہو رہا ہے پھر اترا کیوں رہی ہو

مجھے اس کمرے سے نکال چکے ہو سمجھے اب مجھ پر حکم نہ جماؤ دو میرا تولیہ''

وہ اس سے لینے کو جھکی۔

ہممم'' وہ تولیہ صوفے پر پھینکتا اسے لکڑی کی الماری سے لگا گیا

اہ میری کمر" ہینڈل اسکی کمر پر لگا تھا جبکہ بدر نے پوزیشن چینج نہیں کی

یہ تم دیکھنے لائق ہوتی جا رہی ہو یہ پہلے بھی تھی" وہ اسکا سنہری چہرہ دیکھنے لگا

سوہا چپ ہو گئ۔

چھوڑو مجھے تمھارے مقابلے کی نہیں ہوں" وہ غصے سے بولی

چلو خیر ہے لائیٹ بند کر کے کر لیں گے لائیٹ بند ہونے کے بعد تو ہر

عورت ایک جیسی ہے بھلے خوبصورت ہو یہ نہیں" وہ اسے ٹیز کر رہا تھا۔

محبت کرنے والی عورت کا مقابلہ کسی وحشت سے نہیں کر سکتے سمجھے اور

آئندہ مجھے ہاتھ لگایا تو ہاتھ توڑ دو گی" وہ آگ بگولہ ہوتی اسے دور دھکیل کر

اسے شرمندہ کر گئ تھی جبکہ باہر نکلتے اسنے تولیہ بھی اٹھا لیا۔

بدر نے گھیرہ سانس کھینچا

تیار ہو کر وہ سعود کے ساتھ باہر جانے کے لیے نکل ہی رہا تھا کہ اسکا سیل فون بجا اور فون پر اسنے دیکھا تو ایکدم اسکی آنکھیں پھیلیں اور پھر سکڑ گئ

اگر تم نے سائین نہ کیا تو عدالت کی طرف سے مزید ایک مہینے بعد تم دونوں کی طلاق ہو جائے گی تو بہتر ہے سائین کر کے میری بہن کو آزاد کرو

ایک مسیج میں یہ تھا جبکہ دوسرے میں ساز کے ساتھ سبحان کی تصویر تھی جس پر لکھا تھا

یہ سبحان ہے تم سے بہت بہتر اور بہت چاہنے والا۔۔۔۔

عمر نے ایک سانس کھینچا اور اسے دوبارہ ہوا میں چھوڑا جیسے بھول گیا

دانت پر دانٹ جما لیے وہ سر ہلانے لگا۔

اسنے کال ملائی۔

" ہمم پاکستان جانے والی پہلی فلائیٹ کی ٹکٹ چاہیے

اوکے جلد از جلد " کہہ کر اسنے فون بند کیا اور مڑ کر پیکنگ کرنے لگا

کیا ہوا " سعود اندر آ گیا

کچھ نہیں ساز کی شادی کر رہے ہیں" وہ سنجیدگی سے بولا

اور تو اب ہیر وکیطرح جائے گا اور کہے گا نہیں یہ میری ہے اور پھر وہ لڑکی

تجھے لگتا ہے تیرے سینے سے لگے گی

عمر۔۔ کہاں تھے تم مجھ پر میرا بھائی ظلم کر رہا تھا" وہ بولا اور ہنسنے لگا جبکہ عمر

نے اپنا بیگ بند کر کے سنجیدگی سے اسے دیکھا

تیری مریم کا نکاح کسی اور سے کروگا پہلے جا کر پاکستان۔۔۔۔۔

اووہیلو مریم صرف میری ہے" سعود گھور کر بولا

عمر نے سر جھٹکا اور ائیر پورٹ کے لیے نکل گیا

یار اب تھائی لینڈ آئے ہی تھے آخری بار چلتے ہیں نہ وہاں" سعود بولا

شیٹ اپ" وہ گاڑی میں سوار ہو گیا

اس بار واقعی تو مولوی کا بیٹا لگا ہے

گاڑی سے باہر پھینک دو گا منہ بند کر" وہ بھڑکا یہ پہچان اسکے لیے خوشی کا

باعث کسی دن نہیں تھی وہ گاڑی ائیر پورٹ کی جانب ڈال گیا تھا۔

ہیلو ساز کیسی ہو" سجان مسکرایا۔

ٹھیک ہوں" وہ بھی ہلکا سا مسکرائی

پیپرز بھیج دیے ہیں" اسنے کہا تو وہ سر ہلا گئ

سارے آنسو اندر دبا کر مسکرا دی کیونکہ بدر سمیت امی اور اب تو سوہا نے بھی کہا تھا کہ وہ کیوں اسکا انتظار کرے گی سجان پڑھا لکھا سلجھا ہوا لڑکا ہے کوئی عیب نہیں ہے اس میں شرابی نہیں ہے اور نہ ہی چھوڑ کر جائے گا اسنے دل پر پتھر رکھا اور قبول کر لیا۔

اور سجان سے منگنی بھی ہو گئ تھی بس خلع ہوتے ہی کچھ مہینوں تک شادی ہو جاتی

عجیب ہی بات تھی بیوی کسی کی منگنی کسی سے وہ اپنی قسمت پر صرف ہنس سکتی تھی

وہ سوالیہ نشان بنا گیا تھا تبھی وہ ایسی ہو گئ تھی۔

سبحان ابھی کچھ دیر پہلے ہی آیا تھا

تائی جان تایا اور ارہم تینوں ہی آمنہ آنٹی کے گھر دو دن سے گئے ہوئے تھے

بدر نے یہ فیصلہ اپنے قدموں پر لیا تھا تبھی کسی کے اختلاف کو خاطر میں

نہیں لائے تھے اور سبحان تبھی گھر ارہا تھا

صنم اور صوفیا سامنے ہی نہیں آئی تھی سوہا کبھی کبھی اجاتی تھی

اپکو پڑھنے کا شوق ہے میں نے بھی ماسٹرز کیا ہوہے سائیکالوجی میں "وہ

مسکرایا

عمر نے پی ایچ ڈی ان انگلش انکا ایکسینٹ انکا لہجہ سب کافی زبردست ہے "

وہ بے ساختہ بولی سبحان چپ ہو گیا جبکہ ساز کو شرمندگی ہوئی

سوری "وہ آہستگی سے بولی

جی آئندہ خیال کیجیے گا اس شرابی کا ذکر مجھے پسند نہیں "سبحان سنجیدگی سے

بولا تو ساز نے سر ہلایا

میں اپکے لیے ائس کریم لایا تھا" اسنے کہا تو ساز نے سر ہلا یا اور کچھ دیر ادھر ادھر کی بات کے بعد وہ چلا گیا

ساز ایکدم صوفے پر بیٹھ گئ

بار بار اس کمرے کو دیکھا جہاں اسکا دل تھا۔

ارہم کو ابھی خبر نہیں تھی کیونکہ ہفتہ پہلے وہ گیا تھا اور اسی ہفتے میں یہ منگنی ہوئی تھی ورنہ جس طرح اسنے جینا حرام کیا تھا کچھ نہ کچھ کرتا ضرور وہ شکر ادا کر گی اُسے خبر نہیں ہوئی تھی ابھی۔

پاکستان میں قدم رکھتے ہی اسکے پاس گاڑی پہنچ گئ وہ آتا اور شاہنواز کو خبر نہ ہوتی وہ سوار ہوا اور سعود بھی ہوا

اب اپنی کمر باندھ لے" وہ بولا اور گاڑی کو سپیڈ دی اور اسکے بعد اسنے نہ کوئی سگنل دیکھا نہ ہی کوئی پولیس پوسٹ گاڑی طوفان کی طرح چل رہی تھی

کتے کمینے پولیس پیچھے لگ گئی ہے پورے 10 اسگنل توڑے ہیں تونے وہ بھی

چیک پوسٹ پر" سعود چلایا

اور عمر کے چہرے کی ایکسائٹمنٹ بتارہی تھی وہ کیا چاہتا ہے۔

اسنے مڑ کر دیکھا واقعی پولیس پیچھے تھی اور بس اسنے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی

اور پولیس کو نچا ہی دیا

وہ آگے کے ہر سگنل کو توڑتا جارہا تھا

شاہنواز کی کال سعود نے پک کی تھی

عمر یہ کیا کر رہے ہو" شاہنواز بھڑکا

عمر آئے اور اپکو پتہ نہ چلے کہ عمر آیا ہے اب تو محبت ہو گئی ہے اب تو پورے

" اسلامہ اباد میں شور مچادے گا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں

عمر" سعود چلایا آگے ٹرک تھا۔

شاہنواز بول رہا تھا اسے کچھ سنائی نہیں دیا تھا

جو جیلس اسے ساز کو سبحان کے ساتھ دیکھ کر اٹھی تھی بس دل کیا ٹکڑے کر دے اپنے ہی وہ اسکی تھی

اسکی ہے اسکی رہے گی اور یہ بات پتھر پر لکیر تھی

اسکے دل نے مان لی تھی نہ پھر کیا چاہیے تھا وہ پاگلوں کیطرح ڈرائیو کر رہا تھا اور بھاگتا ہی چلا گیا جیسے مزہ ارہا تھا۔

جبکہ شاہنواز کے پاس پولیس کروائی چل ہی تھی اسلام آباد کیپیٹل تھا اس میں اتنا ہنگامہ مچانے کی طاقت بھی عمر ہی رکھتا تھا۔

" سر اپکی گاڑی سگنلز توڑ رہی ہے

ایس ایچ او کی کال پر وہ ایک نظر ایزہ کو دیکھ کر رہ گیا

جو سٹڈی کی کھڑی سے پاگلوں کیطرح جھانک رہی تھی کہ نیچے ہی گیر جائے

اسنے فوراً اسے پیچھے کھینچا اور انسپکٹر سے بات کرنے لگا

" آپ روکے میں کال کرتا ہوں

میں نیچے ہی تو جھانک رہی تھی میں گیرتی نہیں اپ چھوڑیں مجھے "اسنے عمر کو پھر کال ملائی

" یار شہزادے اللہ کے واسطے رک جاو

نہیں "وہ بولا اور شاہ نواز نے ایک ہاتھ سے ایزہ کو پکڑا تھا دوسرے سے عمر سے بات کر رہا تھا۔۔۔

اسکی دعا تھی گھر جلدی اجائے تاکہ یہ ہنگامہ بند ہو اور ایزہ تو اج دو تھپڑ کھائے گی اس سے سو فیصد۔۔۔

گھر کے آگے گاڑی رکی تو دل کیا بس اندر جائے اسے اٹھائے اور بھاگ جائے وہ اندر داخل ہوا۔

ہر چیز ویسے ہی تھی

سوہا کچن سے ارہی تھی ایکدم اسکے ہاتھ سے کپ چھوٹ گئے

چھناکے کی آواز پھیلی تو نجما ساز صوفیا صنم چچی اور چچا سب باہر گئے

سعود کی ہنسی چھوٹتی چھوٹتی رہ گئ ساز اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی حیران تھی

شاکڈ تھی

یقین نہیں ایا یہ معجزہ لگا کچھ تو تھا چار ماہ بعد اسے دیکھا تھا۔

وہ" وہ ساز کی جانب ہی دیکھ رہا تھا سمجھ نہیں آیا اسے کہے کیا۔۔۔

ہر شخص میوٹ کھڑا تھا۔

وہ میں" وہ اسکی جانب بڑھا

ہائے بیوی" وہ مسکرایا

اور معلوم نہیں ساز میں کیا جنون اٹھے اسنے عمر کے تھپڑ دے مارا

تھپڑ میں جان تو نہیں تھی مگر تھپڑ تھا ابھی شاید سب بے حوش ہو جاتے اور وہ پلٹ گئ جبکہ اس حرکت کے بعد کپکپاہٹ چڑھ گئ تھی اسے۔۔۔

اوئے یہ تو تجھے نکھرے دیکھا گئ" سعود بڑبڑایا

جچتا ہے اسپر" سکون اور ڈھٹائی سے بولتا وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر سب کی جانب دیکھتا اوپر چڑھ گیا لیکن کافی کچھ بدل گیا تھا یہ بات اسے سمجھ آنی چاہیے تھی

وہ کمرے کو ایک نظر دیکھ گیا اتنا گندا کیا ہوا تھا کمرہ۔۔۔

لگ تو نہیں رہا تھا سازرہتی ہو گی یہاں۔۔۔

سعود واپس جا چکا تھا۔۔۔

عمر نے کچھ دیر اسکا کمرے میں ویٹ کیا

تھپڑ مار گی عمر تجھے" وہ گال پر ہاتھ رکھتا سوچنے لگا

چلو اتنا تو ڈیزرو کرتا ہے" اسنے سکون سے سوچا اور تقریبا آدھے گھنٹے اس کباڑ جیسے کمرے میں اسکا انتظار کرتا رہا لیکن کچھ خاص فائدہ نہ ہوا کیونکہ اسنے انا ہی نہیں تھا وہ کمرے سے باہر آگیا

" یقین تھا کچن میں ہو گی

وہ کچن میں آیا خالی کچن تھا۔۔۔کچھ حیران سا ہوتا ادھر ادھر دیکھنے لگا

ساز کو ڈھونڈ رہے ہو" ہمیشہ کیطرح بدر کا دیر سے آنا جانا تھا اسی وجہ سے سوہا ہی دیکھائی دی تھی

اسے بلکل شوق نہیں تھا اس گھر کے کسی فرد سے بات کرنے کا وہ رخ موڑ گیا۔

وہ اوپر اس والے کمرے میں ہے جہاں شادی سے پہلے ہوتی تھی" وہ بولی تو عمر اس کمرے کی جانب بڑھ گیا

بات سنو" سوہا کی پکار پر اسنے ایک نگاہ مڑ کر دیکھا

وہ صرف ساز کے لیے آیا تھا اور کسی میں دلچسپی نہیں تھی اسے

وہ اوپر بڑھا دھڑا دھڑ سیڑھیاں چڑھیں اور ساز کے کمرے کا دروازہ کھولا تو لاک تھا اسنے دروازہ بجایا لیکن اندر سے کوئی ریسپونس نہیں آیا

سوہا نیچے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھنے لگی عمر نے بھی اسکی جانب دیکھا

ہر کسی کا دماغ ٹیڑا نہیں ہے تمھاری طرح" اسنے چابی اچھلی جسے ایک ہاتھ سے عمر نے کیچ کیا اور مڑ کر دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا

شکر ہے" سوہا نے گھیرہ سانس بھرا اور سٹور روم میں چلی گئ جبکہ دوسری طرف عمر اندر ایا تو صوفیا اور صنم بیڈ پر بیٹھیں تھیں جبکہ وہ جائے نماز پر بیٹھی بے تحاشہ رو رہی تھی روئے جا رہی تھی

عمر کا دل مٹھی میں پکڑا گیا وہ واقعی ایک معصوم جان پر بڑا بوجھ ڈال کر گیا تھا

صوفیا اور صنم دونوں ہی اسے دیکھ کر جلدی سے اٹھیں اور باہر نکل گئیں۔

ساز چہرے پر ہاتھ رکھے روئے جا رہی تھی وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا پتہ نہیں کیوں اسکا رونا دل پر لگتا تھا اور اسنے چار مہینے رلایا تھا اسے۔۔۔

عمر نے اسکے چہرے پر سے ہاتھ ہٹایا۔

سازنے اسکا ہاتھ جھٹکا اور اسکے منہ پر پھر تھپڑ دے مارا

اف" عمر نے ذرا گھوری ڈال کر اسے دیکھا

یہ کیا جب دیکھو تھپڑوں کا تحفہ دے رہی ہو" وہ بولا ساز نے کوئی جواب نہیں دیا اور اپنا جائے نماز سمیٹ کر کھڑی ہو گئ

اچھا یار غلطی ہو گئ۔

غلطی" وہ مڑی عمر اسکی سوجھی سوجھی آنکھوں کو دیکھنے لگا۔

جائیں یہاں سے اپکا اور میرا کوئی رشتہ نہیں ہے خلع کے پیپرز پر سائین کر دیے ہیں میں نے" سیدھا بے رخی سے بولی تھی وہ۔۔

کیا فضول باتیں کر رہی ہو" اسنے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا ساز نے ہاتھ جھٹکے سے چھڑا لیا

کون ہیں اپ کیوں آئے ہیں اور کیوں میرے پیچھے پڑے ہیں اپ مجھے چار ماہ اس سولی پر لٹکا کر چلے گئے تھے عمر اور میں نے عمر خیام کا چیپٹر تبھی اپنی زندگی سے ختم کر دیا تھا" وہ بھڑکی۔

تو آنکھیں کیوں سو جھائی اتنی" وہ اہستگی سے بولا اسے خود پر افسوس تھا وہ

اسکا ہی دل نہیں دکھانا چاہتا تھا بس اور سب سے زیادہ اسکا دل دکھا دیا۔
آندھی ہو گئ ہوں میں نظر نہیں آتا مجھے ٹھیک پھر بھی میرے آنسو نکلنے کے

" لیے بے چین ہیں لیکن کم از کم اپکا مسلہ نہیں ہے یہ
ساز" عمر کا دل جیسے پاتال میں گر گیا وہ اسکے نزدیک آیا وہ اور دور ہو گئ

میرا اپکا کوئی رشتہ نہیں ہے عمر میری شادی سبحان سے ہو رہی ہے تو بہتر

ہے آپ مجھے" لفظ رک گئے ہمت نہیں پڑی یہ الفاظ منہ اٹھا کر کہہ بھی

دے

ط۔۔م۔ طلاق دے دیں۔" آنسو پھر گیر نے لگے۔
یہ تو کبھی نہیں ہو گا ہاں تم ناراض ہو آئی نو یار لیکن میں تمھیں پتہ ہے نہ

میں پاگل ہوں" وہ معصومیت دیکھانے لگا۔
پی ایچ ڈی انگلش اور پاگل سوری اپکا یہ ایکسکیوز بے کار ہے" اسنے کہا اور باہر

جانے لگی۔

عمر نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

طعنہ بھی پڑھائی کا مار کر گئی تھی بھلا کیا ضرورت تھی پی ایچ ڈی کرنے کی عمر خیام کے لیے تو دس بھی کافی تھی سر جھٹک کر سوچتا وہ خود پر ہی غصہ کر رہا تھا وہ باہر نکل گئی وہ اسکے پیچھے پیچھے بڑھا۔

اچھا بات تو سنو" وہ پیچھے پیچھے آیا۔اور ساز کچن میں چلی گئی

مجھے بھی بھوک لگی ہے تمہیں لگ رہا ہے تم سکون میں نہیں تھی تمھیں پتہ بھی ہے چار مہینے میں نے صرف تمھیں سوچا ہے ہر لڑکی میں تم ہی دیکھتی تھی "

مجھے بھی سبحان میں اپ دیکھتے ہیں تبھی اسی سے شادی کرو گی" وہ بولی اور سنجیدگی سے اپنا کام کرنے لگی

کیا بکواس ہے یار پورا پورا عمر خیام تمھارے پاس ہے اور تم سبحان سبحان لگائے ہوئے ہو "

وہ بھڑکا جبکہ سامنے کوئی ریسپونس نہیں دیا امی کے لیے چائے بنا کر وہ امی کے کمرے کی جانب بڑھی اور عمر اسکے پیچھے پیچھے۔اسی کمرے میں اگیا نجما جو کسی کپڑے پر کڑاہی کر رہی تھی ایک دم کھڑی ہو گئ

اور عمر نے پہلی بار ساز کی والدہ کو دیکھا تھا بلکل ساز جیسی ہی تھیں یعنی اسکی ساز بوڑھی ہو کر ایسی دیکھتی چلو ٹھیک تھا۔

بس نکھرا کم ہو جاتا جو اسے یقین تھا اسے دیکھتے ہی شروع ہوا تھا۔

آیئے عمر بیٹھیے" نجما تو شاکڈ سی بولی

" امی یہ اتنے اہم نہیں ہیں کہ انکو آپ ایسے پکاریں اور بیٹھ جائیں

ساز چائے کا کپ رکھتی بولی تو عمر اسکے اٹیٹیوڈ کو دیکھتا رہ گیا

"جی جی شیور پلیز سٹ ڈاون۔

ہمارے سامنے انگلش بولنے کی ضرورت نہیں ہے امی ان سے کہیں جائیں یہاں سے سونا ہے مجھے" وہ بولی جبکہ نجما تو ساز کے تیور دیکھ کر پھر عمر کو اپنے کمرے میں دیکھ کر غش کھا رہی تھی۔

عمر کا دل کیا اپنی ڈگریاں ہی پھاڑ دے وہ پہلا شوہر تھا جس کی بیوی اسکے ایجوکیٹیڈ ہونے سے جیلس تھی۔

ساز نے اسکے لیے دروازہ کھول دیا

ساز" نجمانے گھور کر دیکھا

جائیں یہاں سے" وہ سختی سے بولی"

اٹس او کے۔۔۔ میرا مطلب اپ رہنے دیں وہ غصہ ہے" وہ بھلا پھر طعنہ مار دیتی اسکی انگلش پر تبھی فورا سنبھلا اور باہر نکلتے نکلتے اسکا ہاتھ پھر پکڑنا چاہا لیکن ساز نے دروازہ کھینچ کر مارا اور عمر سانس بھر گیا

یہ اتنا بھی اسان نہیں تھا جبکہ دوسری طرف ساز دروازے سے سر ٹکائے رو دی

چار مہینے منتیں مرادیں مانگتی رہی ہو اسکے لوٹنے کی۔۔۔ لوٹ ایا ہے تو اس پر برس رہی ہو کیا ہو گیا ہے ساز" ساز نے آنسو صاف کیے اور ماں کی جانب دیکھا

ٹمرا گئے ہیں امی" وہ ماں کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی بدر کے فورس کے باوجود اسنے سائین نہیں کیے تھے خلع کے پیپرز پر

سبحان سے شادی کا کوئی سوال نہیں تھا اور نہ ہی اسنے کرنی تھی پھر کیوں

" اسکے ساتھ یہ کر رہی ہو۔۔۔جب وہ آ گیا ہے

میں نے انکے لوٹنے کے لیے دن رات ایک کیا ہے میری محنت سے آئیں ہیں وہ اس میں انکا کوئی عمل دخل نہیں ہے اور وہ یہ سب ہی ڈیزرو کرتے ہیں نہ مجھے انھیں معاف کرنے کا شوق ہے نہ میں کرو گی" وہ اٹھ کر بستر پر بیٹھ گئ۔

اور شاید چار ماہ بعد چین کی نیند سونے لگی تھی کیونکہ اسکا محافظ موجود تھا اب اس گھر میں۔۔۔۔

دوسری طرف وہ پچھتاوا لیے لون میں گردش کر رہا تھا ایک تو ساز کی امی کا کمرہ لون سے دیکھتا بھی نہیں تھا بے کار لون تھا چھوٹا سا وہ منہ بنائے ادھر سے ادھر چکر لگانے لگا۔۔۔۔

_ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _

یہاں تک کے صبح ہو گئی اور صبح سورج کی کرنیں نکلنے کے ساتھ بدر بھی گھر میں داخل ہوا تو لون میں اسکو کھڑا دیکھ غصہ ضبط کر گیا

عمر کو کہاں نیند آنی تھی ساری رات ویسے بھی الو کی طرح جاگنے کا عادی تھا درخت کو گھور رہا تھا۔

اسنے بھی بدر کو دیکھا اور دل کیا سب سے پہلے اسکا منہ توڑ دے چلا تھا اپنی بہن کی شادی کرنے وہ وہیں کھڑا رہا دونوں ایک دوسرے کو گھور رہے تھے اور اس انا پرست کی انا کو جانتے ہوئے وہ خود ہی آگے آیا اور اسکے سامنے کھڑا ہو گیا

" کیوں آئے ہو اب

مجھے خبر ملی تم اپنی بہن کی شادی کروا رہے ہو تو تمھاری زنگ لگے دماغ کو

" بتانے آیا ہوں کہ وہ شادی شدہ ہے

" اوووو اچھا اسے ضرورت نہیں ہے بھگیڑو چور اور شرابی آدمی کی

واو تمھیں تو میری ساری خاصیت پتہ ہیں

پلیز ان میں ضدی پاگل اور سر پھیرا ابھی ایڈ کر لو تا کہ تمھیں حساس ہوتا

" رہے عمر خیام کون ہے

عمر خیام جو بھی ہے آئندہ میری بہن کے ارد گرد نظر نہ آؤ تم" وہ آنکھیں

نکلتا انگلی اٹھا کر بولا

عمر اسے آنکھیں سکیڑ کر دیکھنے لگا

بیوی ہے وہ میری" وہ جتا گیا

ہمم کم ظرف اور بھگیڑو آدمی سے شادی کرادی لیکن کچھ نہیں ہوتا طلاق

کوئی مشکل کام نہیں سبحان پڑھا لکھا سلجھا ہوا اور بہت قابل اور ساز سے

محبت کرنے والا لڑکا ہے اور تمھارے بارے میں سب جانتے ہوئے بھی

ساز سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔ تم جہاں گئے تھے وہاں جاؤ اور پیپر زسائین

" کر کے اسے آزاد کرو

واہ" وہ ہاتھ اٹھا کر بولا دل کیا اسکا منہ مکوں سے سرخ کر دے۔

تم سالے نہ ہوتے نہ میرے تمھارا منہ ابھی اپنے جوتے سے رگڑ دیتا اپنی بکواس کو اپنے منہ میں رکھو یہ میرا میری بیوی کے ساتھ مسلہ ہے۔۔۔یہ جو " سبحان کی پھلجھڑی لے کر گھوم رہے ہو تمھیں تو اچھے سے بتا دوں گا میں تم بھی میرے سابقہ بہنوئی ہو ورنہ تمھاری عقل ٹھکانے میں ایسے لگاتا کہ سارا نشہ اتر جاتا میری بہن سے دور رہنا ورنہ ہاتھ پاوں توڑ دوں گا" غصہ سے کہتا وہاں سے بدر ہٹ گیا جبکہ عمر بینچ پر بیٹھ گیا پوکٹس میں ہاتھ ڈالے وہ اس راستے کو دیکھنے لگا جہاں سے ابھی بدر گزرا تھا۔

تھوڑی دیر اسے سو جانا چاہیے تھا تا کہ ذرا تازہ دم ہو کر وہ کچھ کرنے قابل ہو کیونکہ سارا کھیل تو اپنے ہاتھوں سے بگاڑا تھا اسنے وہ اٹھا اور اندر جانے لگا۔ کہ سوہا دیکھائی دی یہ کچھ عجیب سی وابز تھیں وہ کچن میں کام کر رہی تھی۔ سدھر گئ تھی یہ ایکٹنگ کر رہی تھی وہ نا چاہتے ہوئے بھی کچن میں آ گیا اب اسکی بیوی تو پردہ نوش روح پوش ہو چکیں تھیں۔

سوہا بدر کے لیے ہی ناشتہ بنا رہی تھی اسکو دیکھ کر چونکی

ہاں جی عمر خیام صاحب کیا بنا ماں گی ٔاپکی بیگم " وہ بولی

"پہلے یہ بتاؤ انسان بن گی ٔہو یہ تمھیں ایکٹنگ کے پیسے ملیں ہیں

وہ غور سے دیکھتا بولا۔

سوہا نے اسکی جانب دیکھا اور ہلکا سا مسکرائی۔

جب اپنے وجود پر مار پڑی تو دنیا کی ہر عورت کی مار کا احساس ہو گیا" وہ بس اتنا ہی بولی اور سر جھکائے کام کرنے لگی

عمر کی اس سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی یہاں تک کے وہ اسکی سوتیلی بہن تھی اسے اس باتیں بھی دلچسپی نہیں تھی لیکن اتنا سدھر جانا کسی انسان کا حیران کن تھا۔

کیونکہ دیکھتا تو اسے سب کچھ تھا بولتا نہیں تھا یہ الگ بات تھی کیونکہ ان رشتوں لسے کبھی رشتے بنانے کی سوچھی نہیں آج بھی وہ صرف ایک رشتہ قبول کر کے اس گھر میں تھا اور وہ ساز سے عاشقی کا تھا اسکے علاوہ کچھ بھی نہیں

تمھیں ناشتہ چاہیے" سوہا کچھ توقف سے بولی

بدر تمھیں مارتا ہے" وہ سوال کر گیا۔

سوہا کے ہاتھ سے چمچ چھٹا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

ن۔۔۔ نہیں۔" بس اتنا ہی بولی

ہمم تم بیویوں میں عجیب ہنر ہوتا ہے۔۔اپنے شوہروں کے عیبوں کو چھپانے کا۔۔۔ خیر آئندہ وہ ایسی حرکت کرے تو اسے بتا دینا میرا دماغ اسپر پہلے ہی خراب ہے کبھی اسکے ہاتھ توڑ دوں" وہ بولا اور جانے لگا

بات سنو" سوہا سے یہ بات ہضم ہی نہیں ہوئی

"تم میرے لیے اسے مارو گے

ہو سکتا ہے عورت پر ہاتھ اٹھانے والا ہر مرد کم ظرف ہے تمھارا باپ کم ظرف کی پہلی صفت پر کھڑا ہے اور اب وہ بدر بھی جس میں تازہ تازہ پیسے کی "ہوا صاف دیکھ رہی ہے لیکن خیر بچہ بچارہ محنت کی ہے تو اپنے تک رکھے

لیکن تم میری حمایت کیوں لو گے ہم ہم دونوں ایک دوسرے سے کبھی

"بہن بھائی والا بھی رشتہ نہیں رکھتے۔

وہ اسکے سامنے اگئی جو احساس وہ اپنے رشتوں سے چاہتی تھی وہ عمر خیام اسے

دے رہا تھا جسے وہ شرابی سمجھتی تھی عیبی سمجھتی تھی۔

ہاں تو زیادہ فری نہ ہو مجھ سے" وہ اسے دور کر کے باہر نکل گیا سوہا کی

انکھیں بھیگ سی گئیں

ایک ایسے انسان سے جذبات کی توقع رکھ لینا کتنا انوکھا ہے جس میں صرف

عیب ہی عیب ہوں وہ مسکرا دی۔

اپنی ہر غلطی پر پشتانے کے سوا اسکے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

صرف پچھتا رہی تھی وہ اپنے ماضی پر اپنے ماں باپ سے سیکھی تلخ کلامی پر دنیا

کا رخ یہ حسین تھا یہ ہی خوبصورت تھا۔

وہ کمرے میں ایا گندبلا دیکھ کر اسنے کراہیت سے ہر چیز دیکھی تھی۔

بیڈ پر گندے کپڑے صوفے پر کھانے کے ڈبے ایل سی ڈی چل رہی تھی اسکا سارا سامان اسکے کپڑے وہاں کچھ نہیں تھا لیکن وہاں ساز کا سامان بھی نہیں تھا یہ سب تو کسی مرد کا تھا

اب یہاں بدر اور ارہم کے سوا کوئی نہیں تھا بدر اتنا نکیلا تھا کہ وہ یہاں کبھی نہ آتا یہ ارہم کا کام تھا اسکا دماغ غصے سے بھنا گیا

دروازہ دھاڑ کر کے مارا اور لاونج میں صوفے پر بیٹھ گیا پاوں جھلانے لگا

سب گھر والے اسے دیکھ رہے تھے وہ غصے سے تپا بیٹھا تھا اور ایک ساز تھی کمرے سے نکل ہی نہیں رہی تھی لیکن کسی میں جرت نہیں ہوئی اس سے پوچھ لے کہ ہوا کیا ہے۔

اور تبھی تایا جان تائی جان اور ارہم تینوں لوٹ آئے تھے گھر تایا جان کی تو عمر کو دیکھ کر جان ہی لوٹ ائ ایسا لگا زندگی انھیں واپسی مل گئ ہو۔

عمر" وہ بے تابی سے آگے بڑھے اور وہ یوں ہی بیٹھا باپ کو دیکھنے لگا وہ رک گئے

یہ بیٹے کی چاہت نہیں پیسے کی لالچ تھی وہ بھی جانتا تھا انکی ہر نیت آر
حیرانگی سے دیکھ رہا تھا تائی بھی منہ بنائے کھڑی تھی

میرے کمرے میں کون رہتا ہے" اسنے باپ سے سوال کیا انھیں علم تھا

وہاں ارہم رہ رہا ہے

وہ۔۔ تمھارا بھائی ہے نہ چھوٹا ہے تو اسنے تمھارے کمرے میں رہنے کی ضد

کی تو ساز خود ہی بولی کہ آپ رہ لیں بھائی تو اسی وجہ سے" وہ جھوٹ بھی

بولتے تھے ساز دروازے میں کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی

وہ میرا کمرہ ہی عمر خیام کا نہ ساز کا نہ ہی آپ کے اس بندر کا تو کسی کو وہاں

رہنے کی اجازت کے لیے مجھ سے پوچھنا تھا" وہ بھڑکا۔

عمر چلو کوئی نہیں بھائی ہے

بھاڑ میں گیا بھائی" اسنے اشفاق صاحب کا ہاتھ جھٹکا جو وہ اسکے شانے پر رکھ

چکے تھے۔

اس سے کہیں فورا میرا کمرہ صاف کرے جلدی۔۔اور ایک ایک چیز اگر صاف نہ ہوئی نہ سیریسلی ڈیڈ میرے پاگل پن کی اپکو اچھے سے خبر ہے سارا کمرہ جلا دوں گا" آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ بول رہا تھا اشفاق صاحب جانتے تھے وہ ایسا کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو برا ثابت کرنے کے لیے بلاوجہ ڈاکہ ڈال کر جیل چلا جائے وہ یہ سب بھی کر سکتا تھا۔

انھوں نے مڑ کر ارہم کو دیکھا

میں ایسا نہیں کروں گا میں نے نہیں کرنا کچھ "ارہم بولا اور تائی نے تو بیٹے کو ایسے پکڑ لیا گویا وہ اسکا ابھی خون کرنے والا ہو اور وہ بچا سکتی تھیں تو بچا لیتی۔

عمر پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا انکی شکل دیکھ رہا تھا

سارا گھر سانس روکے یہ دیکھ رہا تھا سوائے بدر کے جو کمرے میں تھا شاید سو گیا تھا۔

" جاو ارہم صاف کرو بھائی کا کمرہ

اشفاق صاحب میرا بیٹا اسکا ملازم نہیں ہے "تائی بگڑ کر بولی

تو تیرے بیٹے کو کسی نے کہا بھی نہیں تھا اسکی بیوی کو نکال کر خود قبضہ جما لے" بے دھیانی میں وہ سچ اگل گئے تھے عمر نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تھا لیکن خاموش رہا

میں نہیں کرو گا" ارہم پلٹ کر جانے لگا

اشفاق صاحب اسکا بازو پکڑ کر اسے کمرے میں لے گئے اور جا کر معلوم نہیں کیا بات کی کہ ٹھیک دس منٹ بعد وہ غصے سے بھرا اوپر کمرہ صاف کرنے چلا گیا عمر بھی اسکے پیچھے ہو لیا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف سارا گھر یہ منظر حیرانگی سے دیکھ رہا تھا ارہم تو اس گھر کا وہ لاڈلا تھا جو پانی بھی خود نہیں پیتا تھا۔

اور عمر خیام کا کمرہ صاف کر رہا تھا ساز سر جھٹک کر اندر چلی گئ

سوہا اسکے لئے ناشتہ بنا کر کمرے میں لائ مگر وہ سو رہا تھا

اچھا لگ رہا تھا سوتے ہوئے سوہا نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔اور اسپر کمبل ڈال کر اسنے جوتے خود اتارنے لگی کہ بدر کی نیند میں ڈوبی آنکھیں خود کھل گئیں

کیا کر رہی ہو جوتوں کو ہاتھ نہ لگاو" وہ نیندوں میں بولا اور خود ہی اتار کر پھینکے کر پھر سے لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں۔

سوہا نے گھیرہ سانس لیا اور باہر جانے لگی کہ مڑ کر دیکھا وہ سو گیا تھا

دل کیا اسکی پیشانی پر پیار کرے

لیکن وہ تو ہر وقت ہی اکھڑا ہوا رہتا تھا محبت سے دیکھنا تو دور کی بات۔۔۔

اپنی شکل ہی نہیں دیکھاتا تھا وہ کیا کرتی

چلو جب میسر تھا وہ حق تو جتا سکتی تھی حالانکہ اس وقت اس کے قریب آنے پر وہ چیڑ گئی تھی۔

پہلے اور اب خود سے اسپر پیار آرہا تھا

وہ اسکے نزدیک آئی اور جھک کر اسکی پیشانی پر اپنے ٹھنڈے ہونٹ رکھ

دیے

" تم بہت قیمتی ہو میرے لیے بہت محنت سے تمھیں پایا ہے میں نے

وہ بہت گھیری نیند میں تھا وہ مسکرائی کہ وہ جاگ نہیں رہا تھا اور پھر باہر آ گئ

نجما کے پاس ساز بھی وہیں تھیں

سبحان کے مسیجیز آئے تھے جنھیں دیکھ کر وہ سائیڈ پر موبائل رکھ گئ

کیونکہ یہ موبائل بھی اسے سبحان نے دیا تھا زبردستی کوئی بہت مہنگا نہیں تھا

عام سا موبائل تھا لیکن پہلی بار اسکے پاس آیا تھا

ارہم کو رولادے گا وہ" سوہا ہنسی

" نہیں سوہا بری بات ایسے مت ہنسو ارہم بھی اپنا ہی بچہ ہے

یار چچی آپ کی نرمی دلی تو معلوم نہیں کیا ہے" سوہا سر تھام گی کافی اچھی

انکے ساتھ ہو گئ تھی اسکی۔۔۔ساز خاموش بیٹھی تھی

لیکن اصل تو چنے ساز چبوا رہی ہے عمر کو" سوہا مسکرائی۔

ساز پھر بھی کچھ نہیں بولی

"اب کس فکر میں ہو بھئی

سبحان کے میسجز ہیں ملنے کا کہہ رہے ہیں" وہ بولی

" عمر تو ہنگامہ کھڑا کر دے گا

تو میں اپکے بھائی کی ملازمہ تھوڑی ہوں جو وہ کہیں وہ کروں جاؤ گی میں"

اسنے بھی طعنہ دے مارا سوہا کو ہنسی آئی

اور اسنے غصے سے سبحان کو ٹھیک ہے کا مسیج کر دیا۔

"اب میں تیار ہو رہی ہوں

واہ بھئی چچی ساز کے تیور دیکھ رہی ہیں اپ کوئی منانے والا ہو تو نکھرا تو خود ا جاتا ہے" وہ ہلکا سا مسکرائی کہ اسکے لیے ایسا کوئی نہیں تھا وہ روٹھ بھی جاتی وہ ساری زندگی بات نہ کرتا ساز کچھ نہیں بولی بس اٹھ کر تیار ہونے لگی

نجما ذرا غصے سے بولی

پاگل ہو گئی ہے یہ لڑکی" وہ بھڑکیں

لیکن ساز نے کوئی اثر نہیں لیا

" ہاں جی شہزادے کہاں مصروف ہو ساز کیسی ہے تم کیسے ہو

شاہنواز کی کال اسنے ٹیرس میں سنی تھی سارا کمرہ ارہم سے صاف کرایا تھا

بٹ اسکا دل نہیں لگ رہا تھا۔

ٹھیک ہوں" وہ منہ بسور کر بولا

" کیوں کیا ہوا ہے ایسے اداس کیوں ہو

ساز ناراض ہے" وہ بچوں کیطرح بولا شاہنواز کا قہقہہ ابھرا

آپ ہنسیں مت میں منا سکتا ہوں اسے

" افکورس عمر خیام ہو تم شیر۔۔۔ شیر میرا

ہاں یار بس دل اداس ہو گیا

تم نے کہا تھا نہ ہر چیز آپ اتنی جلدی کیسے دے دیتے ہیں بس دیکھو یہ چیز

" نہیں دے سکتا نہ تمھیں خود لینی ہے

میری ہے لوں گا" وہ سکون سے بولا

ویری گڈ" شاہنواز مسکرایا

" میں خوش ہو تم پاکستان اگئے ہو

"ہاں خوش تو میں بھی ہوں لیکن الجھا ہوا ہوں فلحال

خیریت" وہ تو جیسے اسکی ہلکی سی شکن پر پریشان ہو اٹھتا تھا

ارہم نے میرے کمرے میں سٹے کیا ہے مجھے یہ کمرہ زیر لگ رہا ہے مجھے

" سخت نیند ارہی ہے مگر میں اس بیڈ پر نہیں سو گا

شہزادے اس میں گھبرانے والی کیا بات ہے میں لیبر بھیجتا ہوں تمھارا کمرہ

"رینو ویٹ کرادے گے

یس پلیز" وہ بولا شاہنواز نے سر ہلایا

چلو تم مجھے دس منٹ دو میں لیبر بھیجتا ہوں پھر فرنیچر وغیرہ دیکھ لینا اور

"اداس نہیں ہونا ٹھیک ہے

ہاں کوشش کروں گا ٹھیک ہے میں نے گاڑی بھی نئی لینی ہے اور ہاں وہ میں شادی کرنے لگا ہوں دوبارہ" شاہنواز ہنسا۔

فکر ہی نہ کرو ایسی شادی ہوگی پورا اسلام آباد گونجے گا

افکورس لیکن مجھے آپ چاہیے ہیں اس شادی میں" اسکی فرمائش پر شاہنواز تھم گیا تھا

کیا ہوا آپ انہیں سکتے کیا" وہ ترنت بولا۔

آہاں شاید دیکھتا ہوں" اسکے جواب پر وہ خاموش ہو گیا اور فون بند کر دیا

شاہنواز نے ایک نظر خالی خالی سکرین پر ڈالی ایسے پہلی بار انکار کیا تھا کسی چیز کا اسکو۔

اور وہ خاموش ہو گیا تھا شاہنواز کو اچھا نہیں لگا وہ کیسے جا سکتا تھا وہاں ؟

ہاں اسے کسی نے نہیں دیکھا تھا یہاں تک کے اشفاق صاحب خود نہیں جانتے تھے کہ شاہنواز کون ہے لیکن وہ اس آدمی کے اگے کھڑا نہیں ہو سکتا تھا وہ اسکا خون کر دیتا شاید خود کو سنبھال نہ پاتا۔۔۔۔

موبائل سے نگاہ ہٹا کر اسنے سامنے دیکھا وہ بھاگ کر کمرے میں آئ تھی اور جلدی سے اسکے پاس بیٹھ گئ سانسیں پھول رہیں تھیں

دادی جان مجھے مارنے ارہی ہیں وہ پھولی سانسوں میں اسکے بازو کے نیچے چھپ گئ۔

اور تبھی دروازہ کھلا اور دادی جان ہانپتی ہوئ لاٹھی اٹھا کر اسکے پیچھے پیچھے تھی۔

شاہنواز جلدی سے کھڑا ہو گیا وہ کیا سوچتی بھلا اسکے بارے میں پہلے ہی وہ بہت شرمندہ تھا اچھا بھلا انسان اس لڑکی کی وجہ سے اپنی عزت سے جاتا رہا تھا

دادی جان اسے کیا سمجھتی ہوں گی اور وہ کیا کر رہا تھا۔

ہٹ جا شاہ اب نہ روکیو مجھے۔اس لڑکی نے میرا جینا حرام کر دیا ہے ہٹ جا بس" وہ لاٹھی اٹھاتی اگے بڑھیں تھیں

کیا ہو گیا دادی جان "شاہنواز نے انکی لاٹھی پکڑلی۔

" اس میسنی گھنی کے پر کاٹتی ہوں میں

ہوا کیا ہے شاہنواز نے مڑ کر گھور کر ایزہ کو دیکھا

میرے ساتھ لوڈو کھیل رہیں تھیں اور میری گوٹیاں مار رہی تھیں

" میں نے انکی لوڈو پھاڑ دی

وہ تیرے دادا کے ہاتھ کی تھی تو چھوڑ دے مجھے یہ پیٹے گی مجھ سے "دادی جان کے جذبات جتنے جڑے تھے دادا جان کی چیزوں سے یہ وہ خوب جانتا تھا۔۔

شاہنواز نے کھا جانے والی نظروں سے ایزہ کو دیکھا

" لوڈو ہی تو ہے مارنے پڑ گئیں ہیں

اۓ ہاۓ کیسی بد بخت ہے دل تو کر رہا ہے اس چیونٹی کو مار مار کر سیدھا کرو

۔۔۔"وہ بھڑکیں۔

ہاں تو اپکو خیال رکھنا چاہیے بار بار میری ہی گوٹی کے پیچھے پڑ گئیں تھیں

" سکینہ انٹی کی گوٹی مار لیتی

" آۓ ہاۓ اسکا منہ بند کرا دے شاہ میں جان لے لوں گی اسکی

اچھا اپ میرے ساتھ ائیں

" نہیں

دادی جان نشانی بندہ کوئ اچھی رکھ لیتا ہے اب لوڈو کا کیا سین ہے" اب وہ مزے لینے لگی تھی کیونکہ اتنا تو یقین تھا شاہنواز اسے کسی صورت کچھ بھی نہیں کہے گا۔۔۔

بہت زبان دراز ہے یہ بہت زیادہ" وہ شدید اداس ہو گئیں تھیں۔

شاہنواز نے دروازہ بند کیا اور دادی جان کو لیے نیچے اگیا معلوم نہیں کیسے سیڑھیاں چڑھیں ہو گئیں

یہ ہلکان کر دیتی ہے شاہ مجھے تیری بیوی۔۔۔

میں سمجھاؤ گا" اسنے اس خستہ حال لوڈو کے ٹکڑے دیکھے آج تک اس لوڈو کو سنبھال کر رکھنے کا مقصد اسکی سمجھ سے بھی باہر تھا لیکن اسکے اور دادی جان کے بیچ لحاظ کا ایک بھرپور رشتہ تھا تبھی اسنے کسی بات پر نا ہی انکا مذاق بنایا اسکی بھانڈ بیوی کی طرح اور نہ ہی اختلاف کیا یہاں تک کے کچھ چھیڑا بھی نہیں تھا۔۔۔

اسنے ملازم سے ٹیپ منگائی اور اس لوڈو کو جوڑ کر انکو دیا تو وہ ذرا مطمئین ہوئیں

اور لوڈو چھپالی جبکہ ایزہ لاونج کے دروازے سے ہی دیکھ رہی تھی چھپ چھپ کر دادی جان نے اپنی چیز چھپالی۔۔۔

دادی جان اپکے خزانے میں اور کیا کیا ہے" ایزہ کو انکی معصومیت پر پیار آگیا

تو پٹ جاے گی دور ہو" وہ انکے گلے میں بازو ڈال گئ

اور چٹاچٹ انکے گال زبردستی چوم لیے

سوری میں آئندہ آپکی کوئ چیز نہیں پھاڑو گی لیکن آپ بھی وعدہ کریں آئندہ میری گوٹی نہیں ماریں گی

مجھے تیرے ساتھ کھیلنا ہی نہیں" دادی جان نے منہ بنا کر کہا

شاہنواز مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

" " کیوں میں اپکو پوری دولا کر دوں گی

کوئ بچی ہوں میں" وہ چیڑیں

ٹھیک ہے پھر جائیں" وہ بھی منہ بنا گئ

میں لادوں گا" وہ بیچ میں بولا

وہ میری ہو گی دادای جان کی نہیں" ایزہ جلدی سے بولی"

" ہاں تو دفع ہو پرے مر۔۔۔۔ جا لے اپنے خسم سے

اپ تو اپنے خسم کی لڈو سے کھیلیں گی" وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی دادی جان شرمندہ سی ہو گئیں۔

ایزہ" شاہنواز نے سنجید گی سے پکارہ ایزہ کی ہنسی کو بریک لگی۔

ذرا میری شرٹ نکلوا کر پریس کروادو مجھے جانا ہے" اسنے منظر پر سے اسے ہٹایا دادی جان توبہ توبہ کرنے لگیں وہ انھیں دیکھنے لگا

اب تو ہنسنے کی کوشش مت کر" وہ گھور کر بولیں

نہیں میں نہیں کر رہا آپ چائے پیئیں میں نے ایک دوست سے ملنے جانا ہے" وہ بولا تو دادی جان سر ہلا گئیں

تجھے کہا تھا عائشہ کو لے ا" وہ بولیں

میں آج ہی لے آتا ہوں آپ فکر نہ کریں" وہ بولا تو وہ اسے دعائیں دینے لگیں تھیں۔

وہ سر ہلا کر اوپر آیا تو وہ الماری میں گھسی ہوئ تھی اسکے کپڑے دیکھ رہی تھی شاہنواز نے اسکی کمر میں بازو ڈالا اور اسے اٹھالیا۔

ایزہ ایکدم ڈر گئ۔

وہ اسے ایک اونچی ٹیبل پر بیٹھا گیا ہلکی پھلکی گڑیا کیطرح سی تھی وہ اسے گھورنے لگا جبکہ ایزہ سر جھکا گئ۔

میرا تو۔۔۔

چپ" وہ اسے ٹوک گیا۔

"لیکن وہ

بلکل چپ" وہ جھکا اور اسکے ہونٹوں پر اپنی انگلی سے دباو دے گیا۔

ایزہ کا دل زور سے دھڑ کا کون سا مزاہ آتا ہے یہ سب کر کے " وہ اپنی قربت میں اسکی آنکھوں کا جھکاو دیکھتا دلچسپی سے بولا۔

" نہیں میں تو ویسے ہی دادی جان

"ویسے ویسے میں کبھی پٹ جاو گی

آپ بچا لیں گے" وہ جلدی سے بولی

مجھ پر اتنا بھروسہ ہے" اسنے سوال کیا ایزہ ایکدم رک گئ

ش۔۔۔ شاید آپ بچا لیں" جیسے اسے ماضی کی بھی یاد اگئ تھی شاہنواز نے اسے ایکدم سینے میں بھینچ لیا۔

شاید نہیں تم یہ بات یقین سے کہہ سکتی ہو شاہنواز تمھارے خلاف کبھی نہیں جائے گا" وہ مدھم سرگوشیاں اسکے کان میں کر رہا تھا جبکہ اسکے ہونٹوں اسکے کان کو چھو رہے تھے وہ اس لمس میں بہک سی گئ ایزہ کو شرم سی ائ اور شاہنواز نے اپنے عنابی لب اسکے شفاف گال پر رکھے ایزہ کا دل کسی ننھے بچے کیطرح دھڑکنے لگا شاید وہ مزید اسکو اپنے ہونے کا احساس دلاتا کہ اچانک ہی کال آنے پر اسنے مڑ کر دیکھا اور اسے دور ہونا پڑا

-

اسنے موبائل دیکھا زمیر کا میسج تھا ضروری کال تھی تبھی اسے جانا پڑا

ایزہ شاہ دادی جان کو تنگ مت کرنا ہو سکتا ہے میں لیٹ اوں اور ساتھ عائشہ کو بھی لے اوں اوکے" اسنے ہتھیلی سے اسکا گال سہلایا

" کون عائشہ

آئے گی تو دیکھ لینا اب جلدی سے اٹھو اور تھوڑی دیر ریسٹ کرو بہت کھیل کود ہو گئ" اسنے کہا تو وہ اسکی بات مانتی اٹھ گئ اور بستر میں بیٹھ گئ

لیکن شاہ نواز کو دیکھتی رہی

کبھی وہ اسے اس قابل بھی نہیں چھوڑتا تھا وہ اپنے قدموں پر چل بھی لے

اور اب ؟؟؟؟

کیا محبت کرنے لگا تھا شاید اسکے دل میں بھی تو ننھا سا پودا جنم لے رہا تھا وہ اسے تیار ہوتا دیکھتی رہی تب تک جب تک وہ چلا نہیں گیا اور جانے سے پہلے اسکے ہونٹوں کو تر کر کے جانا اپنا فرض سمجھتا تھا کہ وہ اسکے احساس میں گیری رہے

شاہنواز کی بھیجی گئی لیبر نے سارے کمرے سے سامان نکال کر باہر کر دیا تھا اور نیا پینٹ ہوا تھا اسکے روم میں نیند اڑ گئی تھی سب چیز نئی رکھنے کے شوق میں

وہ کھڑے کھڑے چیزیں خرید رہا تھا۔

یہ فرنیچر یہ سامان کچھ جم کا سامان اسنے آرڈر کیا اور خود سکون سے بیٹھ گیا سارا گھر یہ سب دیکھ رہا تھا عمر کے لیے کوئی چیز مشکل تھی ہی نہیں سوائے اسکے کہ سامنے ہی ساز کمرے سے نکلی اور سر پر دوپٹہ جما کر باہر جانے لگی کہاں جا رہی ہو میں ڈراپ کر دیتا ہوں" جمپ لگا کر اسکے سامنے کھڑا ہو گیا ۔

ساز نے پیچھے دیکھا سبحان بھی کھڑا تھا عمر نے بھی مڑ کر دیکھا
تو تم آ گئے" سبحان پوکٹس میں ہاتھ ڈالے اسکی صورت دیکھنے لگا۔
وہ دروازہ ہے یہ تو باہر دفع ہو جاو ورنہ یہیں تمھاری قبر کھود دوں گا"
سنجیدگی کی انتہا تھی مسکراہٹ سمٹ گئ تھی۔
اچھا یہ ٹیکا جا کر کسی اور پر دیکھانا جانتے بھی ہو کس سے بات کر رہے ہو۔
انسپکٹر سبحان ہتھکڑیاں ڈال کر تھانے میں بیٹھا دوں گا نشئ سالہ چلو ساز" وہ بولا ساز کو ایکدم عمر کے تیوروں سے خوف سا آیا تھا۔

اسنے ایکدم ساز کا ہاتھ پکڑ تھا اور عمر کے وجود پر چونٹیاں سی رینگ گئیں

اسنے سبحان کا ہاتھ جکڑا اور کھینچ کھینچ کر اسکے منہ پر ایک دو نہیں پانچ چھ تھپڑ مار دیے

عمر خیام جا کر اپنے کسی بھی باپ کو میرا نام بتا دے اور ہاں دوبارہ اسکے ارد گرد نہ دیکھنا "

عمر "ساز اسکے ہاتھ پکڑ گئ۔

"آپ اپ پاگل ہیں

چپ "وہ جھڑک گیا

مجھ سے لڑنا ہے نہ لڑو جھگڑوں مارو پیٹو لیکن میرے ساتھ یہ کھیل مت کھیلنا جھ میں سٹمنا نہیں ہے "وہ بتا گیا۔

سبحان آپ پلیز جائیں "وہ آگے اگئ

" ایسے کیسے اسنے مجھے مارا ہے میں اسکو چھڑوا گا نہیں

اووچل دھکا دے کر اسے باہر نکالا اور سبحان نے باہر کھڑا ہو کر فون گھمایا

"وہ پولیس والے ہیں اپکو آرٹسٹ کر لیں گے

وہ پولیس والا ہے اپکو آرٹسٹ کر لے گا

ڈونٹ ویری ہنی" وہ مسکرایا۔

" عمر آپ ہماری زندگی میں دخل نہ دیں

اس پھٹیچر کا مقابلہ مجھ سے نہ کرو ذرا انا پرست ہوں چبھتی ہے کوئی لے کر

" او عمر خیام کی ٹکر کا

" آوارہ نہیں ہوں جو لے کر او

یہ ہی بات تو دل کو چھوتی ہے مجھے آپ سے بات نہیں کرنی

کب تک رہو گے یوں دور دور ہم سے ملنا پڑے گا ایک دن ضرور ہم سے

۔۔۔وہ اسے مڑ کر جاتا دیکھ بولا

اچھا سنو بھاگ کہاں رہی ہو" وہ لاونج میں آگے اکر کھڑا ہو گیا ساز نے ادھر

ادھر دیکھا وہ تو بے شرم تھا اب وہ تو بے شرم نہیں تھی۔

بالفرض پولیس مجھے لے جائے۔

" اچھا ہو جائے گا

دیکھ لو" وہ بولا

" میں کیا کروں جہاں مرضی جائیں

تو میں تمھیں اپنے پاس بلا لوں گا نکھرا دیکھائے بنا انا

" کیوں آپکے ابو کا ہے تھانہ

بڑی زبان لگ گئ ہے بھی" وہ ونک دیتا بولا۔

ساز کو بھی شرمندگی ہوئ۔

میرے باپ کا تو اپنا باتھروم نہیں ہے تھانا تو دور کی بات ہے ایسی باتیں کر

کے موڈ نہ خراب کرو

" ایک جیل میں رہے کریں گے مزاہ آئے گا

عمر آپ کیا ہیں" ساز تنگ سی ائ۔

دیکھو دل لگانے کی سزا عمر خیام ہی ہے" اسنے مزے سے کہا

میرا اپ سے کوئ دل نہیں لگا" وہ بے رخی سے بولی

ٹھیک ہے میرا تو لگ گیا نہ اور میں نہ ذرا چیکو قسم کا آدمی ہوں جس سے

چپک گیا اسکو ایسے چپک ساز کی کمر میں اپنا بھاری ہاتھ ڈالتے اسنے اسکی

نازک کمر کو اپنی فولادی گرفت میں جکڑ کر خود میں دبالیا

ایک عجیب شعلہ ساعمر خیام کے وجود میں کندہ تھا ساز کی حیرانگی سے پھیلی

آنکھیں پر لطف تھی اس کے وجود سے اٹھتی مہک حسین تھی پھر اسکے

چہرے پر تو کئ رنگ بھر سکتا تھا وہ

اسکی نکلوں کے بار بار جھکنے پر تو دل سب سے پہلے آیا تھا

پھر اسکے گڑھے جو گالوں کی گہرائ میں دل کو لے جاتے تھے۔

تفصیلی نگاہوں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا

ساز ایکدم جھٹکا کر دور ہوئ کوئی دیکھ لیتا کتنی شرمندگی ہوتی تائ تو جان سے

ماردیتی بے حی بے حیا کہہ کہہ کر اسے

" میرا اپکا کوئ تعلق نہیں

" آویں

"آپ اپنی منوا نہیں سکتے

" منوا کر رہو گا

ساز دانت پیستی کمرے میں جانے لگی کہ عمر بھی پیچھے ہو لیا

"کیوں تنگ کر رہے ہیں اپ مجھے

"تم مان جاو سیدھی بات

پہلے آپ جیل جائیں "اسنے پیچھے اشارہ کیا۔

"سبحان دروازہ پیٹ رہا تھا اسکی ماں کی

عمر" وہ غصے سے بولی گالیاں دے رہا تھا کتنی آرام سے۔

مولانا صاحب معذرت چاہتے ہیں" وہ جھکا کر دل پر ہاتھ رکھتا معافی مانگ

گیا اور باہر چل دیا

ساز پریشان سی ہو گی معلوم نہیں کیا ہو گا پولیس لے جائے گی کیا

دل پریشانی سے دھڑکنے لگا۔

ہاں بھئی اللہ بھلا کرے" وہ دروازے میں اڑ گیا

اریسٹ کرواسے" سبحان بولا عمر نے موبائل نکالا اور شاہنواز کو کال ملالی۔

میں نے کہا آرٹسٹ ہم" وہ چلایا اور شاہنواز نے کال اٹھالی

سبحان نے اس سے موبائل کھینچا اور اسے گاڑی میں ڈال کر لے گئے

ساز کی آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو تھے وہ خود سے ہی تنگ تھا ویسے تو

اشارے سے اسے رونے سے روکا اور شام چھ بجے گھر آنے کا پروسیس کر

لیا۔

ساز نے آنسو صاف کیے اور پریشانی سے اندر بھاگی امی کو بتایا نجما بھی پریشانی

سے تھی اور بدر کر کال کرنے لگی تھی سوہا بھی وہیں اگئ تھی

شاہنواز کا پڑا ہائی ہو چلا تھا اسکے اندر جیسے زلزلہ سا بھر گیا

وہ اٹھا اور کال گھمائی اور خود گاڑی میں سوار ہوا جبکہ وہ ایک اہم کام سے جا رہا

تھا

زمیر نے نوٹ کیا وہ کہاں جا رہا ہے

" سر میں چلتا ہوں

نہیں تم یہیں رہو میں اکیلا جاوگا" کہہ کر وہ باہر نکل گیا اور زمیر وہیں رہ گیا

شاہنواز کے پیچھے وکیل اور اسکا پی آئے بھی تھا زمیر کی ایک حرکت کی وجہ

سے وہ اسے اپنے ساتھ نہیں رکھتا تھا۔

ایف آئی آر کاٹ کر اسپر لاٹھی چارج سبحان نے لگا دیا تھا جبکہ عمر کی

آنکھوں میں وہ آنکھیں گھوم گئ

اسکا دل کیا خود کو دو چار لگا دے نمبر بنانے چلا تھا جیل پہنچ گیا سبحان ڈنڈا لے

کر اندر ایا عمر نے اسکی جانب دیکھا

اور شاہنواز اپنی بھرپور چال چلتا اندر داخل ہوا اور سامنے کا منظر دیکھ کر

اسنے ٹیبل پر ایک لات ماری تھی۔

انسپکٹر سبحان سسپینڈ ہونا چاہتے ہو تو اسکو ہاتھ لگانا" عمر سکون سے مسکرا کرا سے دیکھنے لگا

سبحان شاہنواز کو جانتا تھا بلکہ کون نہیں جانتا تھا وہ شاید کافی مشہور تھا پھر یہ بات تو کافی مشہور تھی

سبحان باہر نکلا اپنی ٹیبل دیکھی جو الٹ گئی اور شاہنواز بھرے ہوئے شیر کیطرح اسپر جھپٹ کر اسکا گریبان جکڑ گیا

عمر خود ہی باہر آیا اور ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

یہ میری بیوی سے شادی کرنا چاہتا ہے بائے ڈا وے" وہ سکون سے بتانے لگا

سر۔۔۔۔۔۔وہ میری منگیتر ہے" وہ کانپتے ہوئے بولا

اچھا واقعی اب تیری منگنی کی مٹھائی کھلاتا ہوں تجھے وہ اٹھا اور اسے مارنے کہ شاہنواز نے اسے پیچھے کر دیا۔

دور رہو ساز سے" بس اتنا کے الفاظ کافی تھے۔

چلو عمر" شاہنواز کو اس ایف آئی آر کی پرواہ نہیں تھی سبحان سنجیدگی سے
ان دونوں کو دیکھنے لگا
وہ دونوں باہر نکلے اور عمر کا تو خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا شاہنواز کو اس وقت وہ
اسکی بہن جیسا لگا تھا۔
یار آپ مجھے شیر کہتے ہو خود کیسے لائین کینگ کیطرح اینٹری ماری" وہ بولا
جبکہ شاہنواز نفی میں سر ہلانے لگا
تم آئندہ کوئی حرکت ایسی نہیں کرو گے کہ تمھیں یہاں آنا پڑے" وہ
وارن کرتا اسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہنے لگا
عمر نے اسکی گاڑی دیکھی
میں ڈرائیو کروں گا" شاہنواز کے ہاتھ سے چابی لے کر وہ گلز لگاتا جمپ لگا
کر گاڑی میں سوار ہوا اور شاہنواز گہرہ سانس بھر گیا وہ بھی بیٹھ گیا۔
پہلے لڑکے ہو جو تھانے سے ایسے نکلے ہو" وہ بولا جبکہ عمر بڑی تیز ڈرائیو کر
رہا تھا۔

ہاں میں بہت سارے کام پہلی بار ہی کرتا ہوں خیر میری شادی میں ارہے

" ہیں یاد ہے اپکو

شاہنواز نے خاموشی سے اسکی جانب دیکھا اور عمر نے غصے سے گاڑی روک دی

آپکے علاوہ کون ہے میرا جسے میں اپنی خوشیوں میں شامل کروں گا" وہ زرا سی بھڑک کر بولا۔

جبکہ شاہنواز کا سینہ فخر سے چوڑا ہو گیا وہ مسکرایا پھر ہنس دیا اور پھر عمر کے چہرے پر ہاتھ رکھا

بس تم دولہا بنو تمھاری گھوڑی کے اگے میں ہی ہوں گا" وہ مسکرایا

جبکہ عمر بھی مسکرایا سر ہلایا اور پھر گاڑی کو سٹارٹ کیا

" زبردست گاڑی ہے آپکی تو

ہاں تم سے سستی رکھی ہے زیادہ مہنگی نہیں ہے" وہ ہنسا جبکہ عمر نے بھی قہقہہ لگایا اور سپیڈ بڑھالی

عمر" وہ بھڑکا۔

"اب ذرا عمر خیام کی قربت کا مزہ لیں

یہ مزے ساز کو دینا" شاہنواز بولا جبکہ عمر قہقہہ لگا اٹھا۔

ابھی تو ہاتھ نہیں لگ رہی مزے کی بات ہی نہیں" اسنے گھمائی

اگر تم نے کوئ سگنل توڑا تو تھپڑ پڑے گا" شاہنواز نے گھورا تو اسنے اچھے

بچوں کی طرح بات مانی اور گاڑی کی سپیڈ سلو کر لی۔۔۔

اور پھر ہر سگنل پر وہ روکتا رہا تھا۔

گھر نہیں جانا" شاہنواز نے پوچھا

اپکو ایک بات بتاو" وہ ذرا خوشی سے بولا اور گاڑی روک لی

شاہنواز نے مسکرا کر اسے دیکھا

میں اپکے ساتھ اور ساز کے ساتھ اتنا خوش کیوں رہتا ہوں۔

مجھے لگتا ہے مجھ پر کوئی وزن نہیں نہ ہی کسی بھیانک ماضی کی یاد آتی کیوں

آج تک میں نے اپکے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی پھر بھی اپکے

" ساتھ خوش رہتا ہوں ایسا کیوں ہے

وہ بولا شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا اور اسکا ہاتھ پکڑا۔

یار ایک وعدہ کرو" وہ بولا تو عمر نے حیرانگی سے اسے دیکھا

وہ اس سے کوئ وعدہ کیوں لے رہا تھا

میرے بارے میں جاننے کی کوشش مت کرنا بس ایسے ہی انجان رہو جیسے

ہو" وہ بولا تو عمر خاموش ہو گیا اسکی پیشانی پر جیسے سوال تھے

چلو گھر چلتے ہیں

نہیں کھانا کھائیں گے " اسنے کہا شاہنواز مسکرایا اور عمر نے گاڑی آگے بڑھا

دی

تم لوگوں کا دماغ خراب ہے اسنے سبحان کو مارا ہے اور اب جیل میں بیٹھا ہے بلکہ بہت اچھا ہوا ہے اسکے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا" بدر سوہا پر برسا کیونکہ وہ اور نجما بار بار اسے عمر کو لے کر آنے کا کہہ رہے تھے تائی پیچھے پیچھے ہنس رہی تھی سوہا کو علم تھا اسکی ماں کی عادت تھی تبھی وکچھ نہیں بولی جبکہ چچی کے بھی سینے میں سکون سا اترا صوفیہ صنم البتہ پریشان تھیں تایا جان ابھی تک گھر نہیں لوٹے تھے اور ارہم ناراض ہو کر جا چکا تھا گھر سے تبھی بدر کا دماغ کھایا جا رہا تھا

میں اسے چھوڑانے نہیں جاؤ گا۔۔اچھا ہے دو چار ڈنڈے کھائے گا تو جتنا بگڑا ہو ہے سیدھا ہو جائے گا" بدر غصے سے بولا جبکہ سوہا نے بھی غصے سے دیکھا

" ٹھیک ہے پھر ہم چلے جاتے ہیں

" تم گھر سے پاوں تو باہر نکالو ٹانگیں توڑ دوں گا

توڑ دو" وہ بھی بھڑکی اور اٹھ گئ

ہاں بیٹا چل میں چلتی ہوں جب سے کمانے لگا ہے اسکے اندر بہت نشہ گھس گیا ہے پیسوں کا" ساز اب بھی خاموش بیٹھی تھی

امی بات یہ نہیں ہے بات یہ ہے کہ میں نے سبحان سے ساز کی شادی کرانی

" ہے وہ جان بوجھ کر کر رہا ہے اب سب

اچھا ساز نے تو نہیں کرنی" نجما پہلی بار غصے سے بولی۔

ارے کوئی اس سے بھی پوچھ لو ایک انار پر سو بیمار ہو گئے ساز نہ ہو گئی کو ہے

" نور کا حرا ہو گئ مردوں کا جھمگھٹا لگ گیا

تائی جان نے سر جھٹکا جبکہ الفاظ تلخ تھے لیکن بات درست تھی ساز کھڑی ہو گئ

بھائ جو آپ کریں گے میں اپکے ساتھ ہوں" اسنے آہستگی سے کہا

ساز" سوہا اور نجما حیران رہ گئیں

آپ چاہتے ہیں کہ میں سبحان سے شادی کروں تو میں ایسا ہی کروں گی کم از کم بار بار وہ جیل تو نہیں جائیں گے یا چھوڑ چھوڑ کر تو نہیں بھاگیں گے" وہ بولی اور اٹھ کر اندر چلی گئ۔

سن لیا ہو گا اپنے کانوں سے اب تو" بدر نے جتاتی نظروں سے اسے دیکھا

" خود تو محبت تمھیں کرنی نہیں آتی دوسروں پر بھی جلاد بن جاو

وہ ذرا غصے سے بولی اور کمرے میں چلی گئ نجما بھی غصے سے اٹھ گئ بدر کو بڑا غصہ چڑھا جو سوہا کہہ کر گئ تھی۔

وہ ماں کیطرف بڑھتا کہ ماں نے روم لاک کر لیا اور بدر ساز کے پاس گیا

تم یقین مانو یہ فیصلہ تمھارے لیے بلکل ٹھیک ہے" ساز کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ بولا

جی بھائی مجھے آپ پر یقین ہے" وہ ہلکا سا مسکرائی

انشااللہ سب ٹھیک ہو گا" وہ بولا اور اسکے سر پر ہاتھ رکھتا نیچے آیا اور اس سے پہلے کمرے میں جاتا کہ اچانک اسکی بات یاد آگئ

اسے محبت نہیں کرنی آتی یہ اسے الہام ہوئے تھے وہ سمجھتی تھی کہ محبت صرف وہ کر سکتی ہے وہ سٹور روم کی جانب بڑھ گیا

وہ میٹرس پر بیٹھی تھی معلوم نہیں کیا سوچ رہی تھی

ہمم تو یہاں رہا جا رہا ہے "ارد گرد سامان اور نیچے میٹرس بچھا دیکھ وہ سکون سے بولا جبکہ اپنے پیچھے دروازے کو کنڈی چڑھا دی

" کس لیے آئے ہو

ایک شوہر بیوی کے پاس کیوں آتا ہے " وہ اسکی جانب دیکھ کر بولا۔

جس کے بال بکھرے سے ہوئے تھے جبکہ اسکا رنگ کافی سنہری ہوتا جا رہا تھا

معلوم نہیں شادی کے بعد کا اثر تھا۔

میرے شوہر کو مجھ سے صرف یہ ہی ایک کام پڑتا ہے لیکن مجھے کوئی شوق نہیں جاو تم مجھے پہلے ہی غصہ رہا ہے " وہ بولی اور کمبل منہ تک تان کر لیٹ گئی

بدر کی پیشانی پر بل پڑے

وہ سمجھتی کیا تھی خود کو وہ اسکا غلام تھا جو اسکی مرضی سے چلتا اسنے جوتے اتارے اور اپنی واچ اتارنے لگا۔

سوہا کو یقین تھا وہ چلا جائے گا تبھی آنکھیں بند کیے کروٹ لے گی جبکہ دوسری طرف اسنے میٹرس کے ایک طرف اپنی چیزیں پھینکی اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولے اور اسکے پہلو میں لیٹ گیا۔

بدر" وہ غصے سے اٹھی

اپنا منہ بند رکھو سمجھ تمھارے دماغ کو لگ چکی ہے میں کیا چاہتا ہوں تو

" شرافت سے لیٹ جاو

چونکہ وہاں ایک ہی تکیہ تھا بدر نے اپنے سر کے نیچے لگا لیا جبکہ سوہا اسے بلکل اپنے ساتھ دیکھ کر ذرا پریشان سی ہوئی

وہ محبت نہیں کرتا تھا قربت چاہتا تھا

بلکل اسکے باپ کیطرح اسکے باپ نے بھی تو اسکی ماں کو بیوی ہی سمجھا تھا پھر

بیوی کی جگہ کم وہ انکی ماتحت اور غلام بنتی چلی گئی علم نہیں ہوا

میں نہیں چاہتی'' وہ اٹھنے لگی بدر نے غصے سے اسکا ہاتھ جکڑا

ہو کیا تم ہاں جو اتنا نکھرا دیکھا رہی ہو۔

ہو کیا اپنی شکل دیکھی ہے میرے تو ہاتھ کا رنگ بھی تمھاری اس شکل سے

میچ نہیں کرتا اور اترا ایسے رہی ہو جیسے کوئی اپسرا ہو ہاں ہے تمھارے پاس

ایزہ جیسا حسن تو اٹھاؤ تمھارے نکھرے۔

تمھاری جیسی نہ گلی بازاروں میں پانچ پانچ سو میں ریٹ لگوائے کھڑی ہیں

اپنی اوقات نہ بھولا کرو تم اگر بدر ان کی بیوی ہو تو اس میں تمھارا کمال کوئی

نہیں ہے بدر زمان کا کمال ہے کہ تمھیں بیوی بنا رکھا ہے آئندہ مجھے منع کیا

نہ تم نے کسی بات سے تو منہ توڑ کر ہتھیلی پر رکھ دوں گا۔

یہ یہ ہی اوقات ہے تمھاری پڑی رہو یہیں'' وہ اٹھا

اپنا سامان اٹھایا شرٹ کے بٹن بند کیے

وہ ساکت بیٹھی اسکی صورت دیکھ رہی تھی

میں بدصورت ہوں اور بدصورت ہی رہو گی بدر کیونکہ واقعی میں تمھارا مقابلہ نہیں کر سکتی میں واقعی ایزہ جیسا حسن نہیں لا سکتی اور نہ کبھی چاہتی کہ تم میرے نکھرے اٹھاؤ لیکن خدا کی قسم تمھیں اس بدصورت لڑکی سے زیادہ دنیا میں کوئی چاہ نہیں سکتا

بازاروں میں پانچ پانچ سو میں میرے جیسی ہی بکتی ہیں لیکن وہ میری طرح تمھارے لیے اپنی جان نہیں دیں گی

تمھارے تو شاید پاوں بھی مجھ سے زیادہ خوبصورت ہیں لیکن تم کہو میرے پاوں کو چوم لو تو وہ پانچ سو میں بکنے والی تمھارے پاوں کو چومنے کی دیوانگی نہیں رکھیں گی

ایسا نہیں ہے کہ میں تمھاری خوبصورتی سے متاثر ہوں۔۔۔ نہیں وہ دور پرانا ہو گیا

میں شاید۔۔شاید تم سے والہانہ محبت کرنے پر ہار گئی ہوں میں ہر چیز تمھاری جائز ہی مانو گی تم نے ٹھیک کہا۔۔۔۔

آج پہلی بار اللہ تعالٰی سے شکواہ ہو گیا کہ مجھے تمھاری طرح حسین کیوں نہیں بنایا۔۔۔۔۔۔ورنہ میں نے کوشش کی کہ تمھیں پسند اجاو۔۔

پہلے تو پسند آنے کا سوال نہیں تھا پھر میں نے سچ کی آنکھ سے سب دیکھا مگر میں تمھیں کبھی پسند نہیں اوگی کبھی نہیں۔۔۔

میں خود سے ایسی کالی بد صورت یہ پھر۔۔۔اتنی بری کہ تم مجھے بازاری عورت سے ملاو خود سے نہیں ہوں۔۔۔بدر

میں پیدا ہی ایسی ہوئی بتاو تیزاب پھینک کر اگر صورت بدل لوں تو قبول کر لو گے۔۔۔۔

اسے لگا وہ زمین میں دھنس گیا ہو۔

وہ رو نہیں رہی تھی۔۔ہلکی سی پانی کی ایک لہر تھی آنکھوں میں اور دیوانگی کی حد

اپنا آپ اتنا چھوٹا لگا اس وقت کہ الفاظ کچھ باقی بھی نہ رہے

بتاؤ مجھے میں خود کو کیسے بدلو۔۔۔۔

بازاری عورتوں جیسی ہی ہوں میں لیکن وہ تمھاری لیے اپنی عصمت کو

بحال کر نہیں رکھیں گی۔

تم مجھے زندگی بھر تھوکتے رہو میں تم سے پھر بھی عشق کرتی ہوں اور

میرے جیسا عشق تم سے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا یہ میرا دعوا ہے۔

یہ سوچ رہے ہوگے میں تمھاری قربت میں خوش کیوں نہیں رہتی تو شاید

تم سے محبت کی توقع تھی لیکن آج دم توڑ گئی۔۔

میں نے مان لیا کہ تم مجھ جیسی بدصورت لڑکی سے محبت نہیں کروگے۔

ٹھیک ہے "اسنے آنکھیں صاف کیں دوپٹہ اتارا کر ایکطرف رکھا اور اپنا

گریبان چاک کرلیا

بدر کے منہ پر تمانچہ تھا جیسے بڑی شدت سے۔۔۔۔

کیا بازاری عورتیں اسی طرح اپنا آپ پیش کر دیتی ہیں" وہ لیٹ گئی تھی اسکے لیے۔۔۔

سوہا نے آنکھیں بند کرلیں

بدر نے دو قدم دور لیے اور باہر نکل گیا جبکہ وہ ویسے ہی پھوٹ پھوٹ کر روتی چلی گئی۔

یہ اسکا قصور نہیں تھا وہ اسکی طرح خوبصورت نہیں تھی وہ آج سسک سسک کر روئی تھی

اسکی ہر بات سر آنکھوں پر تھی اسنے کہا ایزہ جیسا حسن ہوتا تو وہ نکھرے اٹھاتا کیوں کیوں ایزہ کو لے کر آیا وہ بیچ میں۔۔۔۔

وہ ایسی ہی تھی اسکے لیے سیلفش اور بہت سیلفش

وہ بہت روئی تھی اس رات خود پر اپنے چہرے پر وہ احساس کمتری اسکے اندر بیٹھ گیا تھا جو شاید سوہا کو سر سے پاوں تک بدل دیتا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا گھیری رات تھی اور نیند سے غش کھا رہا تھا لیکن پورے گھر میں کھٹکٹ پٹ لگی ہوئی تھی کیونکہ عمر خیام صاحب کا کمرہ رینوویٹ ہو رہا تھا

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا سب کے کمروں کے دروازے بند تھے۔

کہاں جاتا اسنے ساز کے کمرے کی جانب دیکھا

وہاں اور بھی لڑکیاں تھیں جن کے نام تک سے واقف نہیں تھا وہ لیکن وہ اوپر آگیا اور دروازہ کھولا اب تو چابی اسکے پاس تھی۔

وہ اندر ایا وہ جائے نماز پر بیٹھی تھی

کیا جوڑی تھی انکی بھی وہ ہر وقت جائے نماز پر رہتی تھی۔۔

اور اسکی آوارہ گردی کچھ زیادہ ہی ریکارڈ توڑ رہی تھی اسنے دیکھا کمرے میں ساز کے علاوہ کوئی نہیں تھا

ایکدم خوش ہو گیا اندر ایا اور ایک سنگل بیڈ ہر لیٹ گیا

اف اتنے سارے بیڈ کیوں تھے یہاں ۔۔۔ ہوسٹل کا کمرہ لگ رہا تھا دو بیڈ مزید تھے۔

ساز کو معلوم نہیں کیوں احساس نہیں ہوا

اسنے جگ اٹھا کر دونوں بیڈ پر پانی پھینک دیا۔

ہاں اب ٹھیک تھا

شاید وہ دعا مانگتے مانگتے سو گئی تھی پانی کی آواز اور ہلکی پھلکی چھینٹ پر جاگی مڑ کر دیکھا وہ کھڑا تھا

وہ ایکچلی غیر گیا مجھ سے" وہ معصومیت سے بولا

ساز جلدی سے اٹھتی کہ رک گئی۔۔۔۔ یاد آگیا اسنے نکل ہی آنا تھا

میرے لیے دعا مانگ رہی ہو نہ" وہ بولا

" یہ تمھارا بیڈ ہے

لگ تو تمھارا رہا ہے تمھاری ہی خوشبو ہے اور وہ دھڑام سے گیرہ

" پلیز میرے ساتھ لیٹ جانا

وہ کہتا کہتا نیند میں اترنے لگا جبکہ ساز اٹھی جائے نماز سمیٹا

بے چاری صوفیی اور صنم اسنے گیلے بستر کو دیکھا پھر گھڑی میں وقت دیکھا

رات تین بجے کا وقت تھا نیند سے تو اسکا بھی دماغ گھوم رہا تھا اور آنکھیں

خشک ہو گئیں تھیں رو رو کر۔

لیکن اسکے پاس لیٹ جانے کا مطلب اسے خوش فہمیاں کے سمندر میں

غوطہ دلوانا تھا

" وہ ماں لیتا ساز اسی کی ہے کیونکہ اب وہ اسکی نہیں ہے

اسنے سوچتے ہوئے اسکے جوتے اتارے اور اسپر اپنا کمبل ڈال دیا اتنے ٹھنڈا

تھا یہ کمبل معلوم نہیں وہ کیسے سوگا

اسنے صوفیا اور صنم کا کمبل بھی ڈال دیا تھا اسپر

وہ اسکے بیڈ پر پورا نہیں ہوا تھا لیکن بلکل بے سود سو گیا تھا وہ کچھ دیر چیئر پر

بیٹھی رہی پھر اسے رونا آنے لگا صوفیا صنم کے بستر دیکھے وہ بری طرح گیلے

تھے اور ساز کو چارنچار اس بیڈ پر بیٹھنا پڑا۔

اب وہ امی کے کمرے میں جا کر انھیں تنگ نہیں کرنا چاہتی تھیں وہ ہزار سوال کرتیں اور ویسے بھی انکے پاس ایک ہی چارپائی تھی وہ تنگ ہوتی۔

وہ فاصلہ بنا کر آدھی نیچے تھی کردوں سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور آہستہ آہستہ اسے گھیری نیند نے جالیا۔

وہ کب عمر پر غیر گئی پتہ ہی نہ چلا تھا اسے اسکے گیرنے پر عمر نے تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا ہلکا سا مسکرایا

اور بڑی چاہت اسے خود میں سمیٹ لیا وہ بھی تو سکون سے جیسے سونا چاہتی تھی

کمبل اسپر اچھے سے ڈالتے وہ اسے سینے سے لگائے اس سنگل بیڈ کا حق ادا کر رہا تھا

ایک دوسرے میں سمٹے وہ دنیا کو بھلائے گھیری نیند میں اتر گئے تھے اور دروازہ تو عمر پہلے ہی لاک کر چلا تھا۔

کم از کم بھی وہ ڈیڈ دو دن سونے کا اردہ رکھتا تھا۔

اگلی صبح بدر کام پر پہلے ہی جا چکا تھا جبکہ سوہا کمرے سے نکلنا ہی نہیں چاہتی تھی وہ ساری رات نہیں سو سکی تھی بر بار آئینے میں اپنا رنگ اپنا چہرہ دیکھتی

-

حالانکہ سنہری رنگ تھا اور اچھے پیارے نقوش تھے لیکن پھر بھی وہ اسے احساس کمتری میں اتار چکا تھا

جبکہ دوسری طرف ساز کی آنکھ کھلی تو اسکی باہوں میں خود کو قید پا کر وہ جھٹکے سے اٹھی

عمر جبکہ سکون سے پھیل گیا

وہ جلدی جلدی اسکی قربت کے حصار سے نکلی باہر گھر والے کیا سوچیں گے اسکے بارے میں صوفیا صنم کتنی بار ادھر آئی ہوں گی

اف یہ اسنے کیا کیا ہے وہ دکھ سے پریشان ہو گی اسکی نماز بھی قضا ہو گی تھی

وہ بھاگ کر نکلی تھی کمرے سے جبکہ اسے خبر نہیں تھی سوچکا تھا دل

دھڑک رہا تھا وہ کمرے سے ہی نکل گیٔ۔

وہ کمرے سے نکلی تو لیبر گھر سے جارہی تھی یعنی عمر کا کمرہ بن چکا تھا۔

وہ پہلے ہی بھکلائی ہوئ تھی آگے سے تایا جان اسے ہی گھور رہے تھے اسکا تو

دماغ چکرا گیا

امی کے کمرے میں چلی گیٔ اور دروازہ ہی لاک کر لیا

تایا جان ارہم کو کال کر رہے تھے جو کہ ناراض ہو کر نکلا تھا

اب کچھ وجوہات ایسی تھیں کہ وہ عمر سے دشمنی مول نہیں لے سکتے تھے

اور یہ بات ارہم کو سمجھ ہی نہیں ارہی تھی۔

تائی جان بھی بار بار بول رہیں تھیں جبکہ چچی جان کا آج کل موڈ بہت

خراب تھا کیونکہ انکی بیٹیوں کے بارے میں اس گھر میں کوئی نہیں سوچتا تھا

رات نو بجے وہ اٹھا تھا اور بھرپور انگڑائی لی

کمرے میں صوفیہ اپنا سامان لینے ائی تھی اسے اٹھتا دیکھ بھاگ اٹھی جبکہ عمر کو رتی بھی فرق نہیں پڑا وہ مزے سے اٹھا اور باہر اگیا۔

رات کا کھانا کھایا جارہا تھا اور کھانے کی ٹیبل پر سبحان کو دیکھ کر اسکے مزاج ہی بدل گئے اسنے نگاہ گھمائی وہاں ساز نہیں تھی۔

یعنی ڈرامہ بھرپور کرنے کو تیار تھا۔

وہ سبحان کے ساتھ ہی چیئر کھینچ کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا۔

تم کھاؤ سبحان" بدر بولا

" ہاں ہاں سبحان ٹھونسو میرے سالہ نیا نیا امیر ہوا ہے

عمر سکون سے بولا اور چمچ بھر کر سبحان کیطرف بڑھادی۔

ہٹاو اپنا ہاتھ" سبحان نے چمچ جھٹکی تایا جان تائ چچی چچا ار ہم سب ہی موجود تھے جبکہ صوفیا صنم نجما وہ صوفے پر بیٹھے تھے توجہ سب کی ہی یہیں تھی ساز کچن میں تھی اور سوہا بھی۔

"تو آپ مجھے بتائیں بدر بھائی کہ ڈیٹ کب کی فائنل کرو

ہاں ڈیٹ تو فائنل کر لو یار۔۔۔ بارات کے اگے ناچنے والوں کا انتظام پہلے

" سے ہونا چاہیے

"بتاو شاباش ڈیٹ

بدر نے کھا جانے والی نظروں سے عمر کو دیکھا جبکہ عمر شانے اچکا گیا اور

سبحان جبکہ کافی غصے سے اسے دیکھ رہا تھا

اسکی فضولیات پچا جان کی ہنسی بے ساختہ تھی جبکہ اسکا باپ بھی ہنس دیا تھا

۔

لیکن بولے کچھ نہیں کیونکہ وہ بدر کے طور اتوار دیکھ رہے تھے تبھی اس

معاملے میں نہیں بولے اور عمر اکیلا ہی کافی تھا اس بات کی خبر بھی سب کو

تھی۔

" اپنی بکواس بند رکھو تمھیں نچوا دوں گا میں

اوکے۔۔۔۔میں تو ناچو گا میری شادی ہے اپنی ویزڈیڈ مجھے ساز سے

دوبارہ شادی کرنی ہے" وہ سیدھی طرح بولا

اجازت کی ضرورت نہیں تھی اسے لیکن پھر بھی بتا رہا تھا اشفاق صاحب

کھانا کھاتے ہوئے سر ہلا گئے

تاریخ بتاو" اختلاف کی کوئی وجہ ہی نہیں تھی تبھی اسی کی سائیڈ لینی تھی

انھوں نے۔۔

ارہم تو جل بھن گیا جبکہ سبحان نے بدر کو دیکھا جو خاموش بیٹھا تھا لیکن غصے

سے دماغ کی رگیں پھول چلیں تھیں۔

یہ ہی کوئی ہفتے بعد" اسنے کہا

" ٹھیک ہے اگلے جمعے

"زبردست پہلی بار کوئی اچھا کام کیا ہے آپ نے ویل اینڈ گریٹ

وہ thumbs up کر کہتا اٹھا۔

" یہ کیا ہے بدر بھائی

للو یہ عمر خیام کا جلوا ہے تجھے سمجھ کیوں نہیں آتا" وہ ہنستا ہوا بولا اور کچن میں آ گیا۔

سبحان اگلے جمعے کی تاریخ فائنل ہے تم تیاری کرو" وہ بولا اور اٹھ گیا سبحان مسکرا دیا جبکہ عمر نے سنجیدگی سے سنا تھا یہ سب وہ کچن میں ایا تو ساز کام میں لگ گیٔ اور سوہا ویسے ہی کچھ کٹ رہی تھی۔

یہ تمھارا شوہر کچھ زیادہ ہی اوقات سے باہر ہے" وہ سوہا سے بولا اور سوہا نے نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا اور نگاہ جھکا گیٔ

عمر کی پیشانی پر ایکدم بل ڈلے۔

لیکن بولا کچھ نہیں چپ چاپ۔۔ بیٹھا رہا تھا۔

فلحال وہ سوہا تو نہیں لگ رہی تھی وہ خود کو چھپا کس لیے رہی تھی وہ سیب سائیڈ سے اٹھا گیا۔

دامن بچانے والے یہ بے رخی کسی۔۔۔ بتا دو ہمیں اگر ہو گیا ہے کوئی قصور " ہم سے

شادی کی شاپنگ کے لیے چلیں" وہ مزے سے ساز کو دیکھ کر بولا۔ ساز پریشانی سے سوہا کو دیکھنے لگی

جو پلیٹ میں کھانا ڈال کر سٹور میں جا رہی تھی عمر نے بھی دیکھا تھا۔

کیا چاہتے ہیں اپ" وہ بھڑکی اسکے نکلتے ہی

آپ سے شادی" وہ مسکرایا

عمر تنگ نہ کریں جو ہو رہا ہے وہ ہی ہماری قسمت ہے" وہ مسکرانے لگا

جان عزیز۔۔۔ کیسا لگا تمھیں اپنا نام" وہ خود ہی خوش ہوا جبکہ ساز کا دل دھک دھک کرنے لگا۔

ہاں تو سنو جان عزیز تنگ تم مجھے کر رہی ہو سیدھی طرح شادی کرو تمھیں کس نے کہا ہے خیام سے پنگے لو" وہ سیب کی بائیٹ لیتے بولا

"مجھے خیام نہیں چاہیے

عمر لے لو میرے پاس تو دونوں تمھارے لیے مفت ہیں یار کیوں بھاو کھا گئ ہو غلطی ہو گی کیا اب بچے کی جان لو گی" وہ جھنجھلا کر بولا

"سب کیا سوچیں گے اپ اتنا چیخ چیخ کر بول رہے ہیں

"ساز جانتی تھی باہر سب کے کان یہیں لگے ہوں گے

میں پوری دنیا کو کہہ سکتا ہوں مجھے تم سے محبت ہے اور ہے اور ہے تم بھی

مان جاو" وہ گلا پھاڑ پھاڑ کر بولا

ساز کو یقین تھا دس منٹ اور کھڑی ہوئ تو یہ شخص اسے ذلیل کروا دے گا

وہ وہاں سے نکل گئ

کچن کا دروازہ دوسری طرف صحن میں کھولتا تھا وہ بھی وہی چلا ایا۔

دیکھو ہم ہنی مون سوئٹزرلینڈ میں کریں گی اُپنی ویڈینگ نائیٹ میرے گھر

۔۔۔اور تم کہو تو شادی بھی میرے گھر کر لیتے ہیں اس سے بڑا ہے یار یہ

تمھارے رشتے داروں کو بھی تمھارے منہ پر ایک ہفتہ برداشت کر لوں گا

"بس تم حکم کرو

اسکی بکواس پر وہ شرمندہ تو ہوئی تھی لیکن مڑی اور اسکی جانب دیکھا وہ

سکون سے چیئر پر بیٹھا تھا

"میں حکم کروں آپ مانیں گے
وہ اسکے سامنے کھڑی ہو گئ

Anytime

" سوائے تمھاری جان چھوڑنے کے کچھ بھی
وہ بولا اور جیب میں سے سیگریٹ اور لائیٹر جلا کر سیگریٹ پینے لگا
مجھے طلاق دے دیں" اسکے مطالبے پر وہ مسکرایا
تم میری جان مانگو نہ اپنی جان کیوں مانگے رہی ہو۔۔۔
تمھاری جان کسی کو نہیں دینی وہ میری ہے سمجھ جاو اور ایسے باربی ڈول سی
میری بیوی اتنے بھاری بھاری لفظ بولتی اچھی نہیں لگتی ہمم تو آئندہ مت کہنا
تم شادی کی تیاری کرو" اسکے سامنے کھڑا وہ اسکا گال تھپتھپا گیا۔
عمر میں سنجیدہ ہوں" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی
میں سنجیدہ ہوا تو تمھارے بھائ کی جان لے لوں گا تو انسان کے بچوں
" کیطرح میری محبت کے اثر میں رہو

" آپ اپ سمجھتے کیا ہیں خود کو

عمر خیام صرف عمر خیام "سکون سے کش بھرا تھا اسنے

میں سبحان سے شادی کروں گی اور آپ دیکھیے گا" وہ بھڑک کر جانے لگی

" چلو تمھیں تمھارا بھائی عزیز نہیں

"آپ مجھے بلیک میل کر رہے ہیں

تم ایسے سمجھ لو" جواب تو ہر بات کا تھا۔

جتنا تم مجھے تنگ کر رہی ہو نہ تمھاری لیے اتنا مشکل وقت نہ لے کر آیا تو عمر

خیام نہیں میرا نام" ذو معنی لہجے میں کہتا وہ اسکے پاس سے جانے لگا

کہ اچانک اسکے ہاتھ میں موبائل پر نگاہ گئ۔

یہ کہاں سے آیا" اسے علم تھا ساز کے پاس کوئی موبائل نہیں

چھوڑیں سبحان نے لے کر دیا ہے مجھے" وہ اس سے موبائل کھینچنے لگی۔

عمر نے سنجیدگی سے اسکی صورت دیکھی اور موبائل کو پھینک کر مارا اور توڑ

دیا

عمر" وہ ایکدم حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

مجھے غصہ نہ ہی آئے تو بہتر ہے" اسنے خود کو کول ڈاون کیا ساز گھبرا گئی اُس سے پہلے بھی ایک بار اسے غصہ چڑھا تھا تو اسنے چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکیں تھیں وہ کتنا ڈر گئی تھی اور اب بھی موبائل کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے جبکہ عمر نے اپنے جوتے کے نیچے اسے مسل دیا۔

اور اپنا موبائل اسکے ہاتھ میں تھما دیا

مجھے اتنا تنگ کرنا جتنا میں برداشت کر سکوں میرے علاوہ تم کسی کی نہیں ہو یہ اپنے دماغ میں بیٹھا لو" سنجید گی سے کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غصہ تو بہت آیا تھا لیکن فلحال اسنے کچھ نہیں کہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ ان لڑکیوں کیطرح نہیں ہے وہ اس سے صرف چار ماہ کا بدلہ لے رہی ہے ایک

یہ بات سوچ کر اور اپنا نیا کمرہ دیکھ کر دل راضی ہو گیا وہ سکون کی نیند لے کر اٹھا تھا بھوک کے احساس نے اسے جلدی جگا دیا کل رات بھی سیب ہی کھایا تھا بس۔۔۔۔

اسی وجہ سے وہ اٹھا بالوں میں ہاتھ پھیرا فریش ہوا اور باہر نکل آیا اور ابھی کوئی اٹھا نہیں تھا

اتنی جلدی اٹھ گیا یار۔۔بیوی بھی پتہ نہیں کس کمرے میں ہے یہ لڑکی کراتی ہے مجھ سے۔۔۔۔poison slow

وہ ڈھونڈنے کو سیدھا اسی کمرے میں آ گیا مگر وہاں ساز نہیں تھی دو اور وجود ضرور تھے وہ فوراً باہر نکل گیا اور پھر ساز کو تلاشہ مگر وہ اسے کہیں نہ دیکھی یہاں تک کے پوری بداخلاقی کو نبھاتا وہ سب کے کمروں میں جھانک چکا تھا اور پھر وہ سٹور روم کے سامنے اگیا۔۔۔

اسے علم نہیں تھا یہ سٹور روم ہے۔۔۔اسنے دروازہ کھولا اور سامنے سوہا کو میٹرس پر دیکھ ایکدم چونکا تھا۔

حیرانگی سے ماتھے پر تیوری سی بنی۔

آج تک اسے اس گھر کے کسی فرد سے کوئی غرض نہیں تھی نہ ہمدردی تھی

نہ ہی اسنے کسی کو بھی اپنا مانا تھا تو ہمدردی کیسی

مگر کل رات بھی جس سوہا سے ملا تھا وہ بہت مختلف تھی اور آج اسے سکڑا

سمٹا لیٹا دیکھ وہ وہیں کھڑا رہ گیا۔

یہ بدر زیادہ اوقات سے باہر ہو چکا تھا بس اسکے دماغ میں اتنی بات ائی تھی

اور شدید غصہ بھی چڑھا کیا اس کا باپ یہ بھائی نہیں جانتے تھے۔

شاید نہ جانتے ہوں کیونکہ ذلیل صرف اسکے باپ نے اسے کیا تھا باقی اپنی

ساری اولاد کو کلیجے سے لگا کر رکھا تھا

سوہا کہاں سو پا رہی تھی دو تین راتوں سے۔۔ کھٹ پٹ کے احساس سے۔

وہ اٹھ گئی مڑ کر دیکھا عمر کھڑا تھا وہ جلدی سے اٹھ گئی۔۔۔ اسکی آنکھوں

میں دیکھنے لگی جہاں سنجیدگی تھی

وہ شرمندہ ہوئی کھڑی ہو گئی

اسنے اپنے اپکو چھپالیا پتہ نہیں اپنا چہرہ دیکھاتے ہوئے اب دل دھک سے رہ جاتا تھااور بار بار دل میں خیال آتا تھا کہ کوئی اسکے چہرے کو دیکھ کر کیا سوچ رہا ہوگا۔

وہ سر جھکا گئ اور عمر وہاں سے ہٹ گیا۔

سوہا نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا جبکہ عمر نے مڑ کر دیکھا اور پھر وہ کچن میں اگیا

ہمیشہ اپنے لیے سب خود ہی کیا تھا۔۔۔

تو اسے یہ بات انوکھی نہیں لگی وہ کچن میں چیزوں کے ساتھ مکمل چھیڑ کھانی میں مصروف تھا کہ ساز جو دوسرے صحن میں بیٹھی تھی کچن کا دروازہ کھول کر اندر آئی تو اسے دیکھ کر چند لمحے کے لیے تھم گئ۔

عمر نے بھی مڑ کر دیکھا

اوہ تھینک یار تم دیکھ گی۔۔ مجھے ناشتہ بنادو" وہ گھیرہ سانس بھرتا بولا اور سائیڈ پر ہو گیا

میں کیوں بنا کر دوں میں آپکی کچھ نہیں لگتی اور یہ آپ اپنا موبائل لیں اور یہ اپکا اے ٹی ایم کارڈ نہ ہی مجھے آپکے پیسوں کی ضرورت ہے نہ ہی آپکی کسی بھی چیز کی تو مجھ سے دور رہیں اور اگر مزید آپ کچھ بولے تو اچھا نہیں ہو گا "وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ وہ غصے سے بھڑکی۔

وہ۔۔۔"میں نے کچھ نہیں سننا"عمر کے ہاتھ میں پکڑا کر وہ باہر جانے لگی۔

نہیں میں یہ کہہ رہا تھا"وہ غصے سے مڑی عمر نے فورا لبوں میں لب دبا لیے وہ پوری ڈرنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا اسکے ساتھ۔

یار وہ میں تو بس اتنا کہہ رہا تھا کہ یہ کپڑے بھی تو میں نے دلائے ہیں اتار کر دے جاؤ ایسا کرو منہ پر مارو"وہ پورے دانت دیکھاتا بولا ساز کے چہرے پر ایکدم لہو رنگ چھا گیا۔

اسے لگا تھا وہ غصہ ہو جائے گا اسنے بات ہی ایسی کی تھی لیکن نہیں اسنے الٹی بات ہی کرنی تھی ساز اسے دیکھ بھی نہ سکی

اچھا نہ سوری ایک منٹ رکو نہ" وہ شیلف پر سے جمپ لگا کر دوسری طرف گیا اور جلدی سے بھاگ کر اگے اگیا۔

سوری یار آئندہ تمھیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاوں گا۔۔ پکا" وہ بولا جبکہ ساز نے سر جھٹکا اور اسکے پہلو سے نکلنے لگی

ویسے بہت مغرور ہو گئی ہو" عمر نے منہ بنایا

مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی آپ نے سب چیزوں کو مذاق سمجھ لیا ہے ہر بات مذاق ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔ میرے نزدیک نہیں ہے چار ماہ ایک پل چین کی نیند نہیں لی آپ میرے ایک آنسو کا بدلہ نہیں دے سکتے اور مجھ سے دور رہیں پلیز" وہ کہہ کر پہلو سے نکلنے لگی

اچھا تم چاہتی ہو میں سیریس ہو جاؤ" اسنے سوال کیا

جی پلیز ہو جائیں تاکہ آپ کو محسوس ہو تکلیف کیا ہوتی ہے" وہ بولی جبکہ عمر نے ہلکا سا مسکرا کر دیکھا۔

اور اسکا چہرہ پکڑ کر اسکے دونوں گالوں کو چٹاچٹ چوم لیا ساز تو جیسے چکرا ہی گئ دل دھک دھک ہو گیا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

میرا دل نہیں ہے اج کل سریس ہونے کا۔۔اف تم کتنی ذائقے دار ہو بس اب ناشتہ ہو گیا پیٹ بھر گیا بہت شکریہ" وہ جھک کر دل پر ہاتھ رکھ گیا ساز نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔

اور اسے رونا آنے لگا وہ انسان اتنا ضدی کیوں تھا اتنا ڈھیٹ اسکی بے رخی سخت لفاظ تھپڑ کوئ چیز اثر نہیں کر رہی تھی اسپر

ہے ہے رونا نہیں۔۔۔رونا نہیں" اسنے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔

عمر یہاں سب ہوتے ہیں یہ اپکا گھر نہیں ہے کہ آپ کچن میں شروع ہو جائیں" اسنے اسکے ہاتھ جھٹکے اچھا تمھیں یاد ہے" وہ مزے سے انکھ دبا گیا ساز کو لگا اسکی ہمت جواب دے گی ہے اسنے ذرا غصے سے اسے دیکھا اور دانت پیستی اسکے پہلو سے نکل گئ۔

تیری عاشقی میں۔۔۔یہ کیسا نشہ ہے۔

تو جانا ہے میری تو میری دل رہا ہے۔

وہ گنگنایا اور سیدھا تو چلنا آتا ہی نہیں تھا صوفے پر سے جمپ لگا کر دوسری طرف چلا گیا اور اوپر کمرے میں چلا گیا اسنے ناشتہ نہیں کیا جبکہ ساز نے پیچھے سے مڑ کر دیکھا فکر بھی ہوئی تھی ناشتہ جو نہیں کیا تھا اسنے۔۔۔

لیکن وہ زبردستی خود کو دوسری طرف لے گئی۔۔

امی کے کمرے میں اگئی وہاں بدر بھی موجود تھا۔۔۔

تم کہاں تھی میں تمھارے پاس ہی آیا تھا" بدر نے سوال کیا ساز خاموشی سے بیٹھ گئی۔

جی بھائی" وہ بولی جبکہ بدر نے سر ہلایا

" امی کو سمجھاؤ یہ آدمی قابل بھروسہ نہیں ہے سبحان بہت اچھا لڑکا ہے تم اسے کہو کہ تمہیں ڈائیورس دے تاکہ سبحان سے تمھاری شادی ہو" وہ بولا جبکہ دوسری طرف نجما نے کانوں کو ہاتھ لگایا

کیسے بد بخت بھائی ہو تم بدر اپنی بہن کو طلاق کا کہہ رہے ہو کہ وہ اپنے شوہر سے طلاق لے۔۔۔

" وہ شوہر شوہر کہلانے قابل نہیں ہے
شوہر کہلانے قابل تم کب ہو دن رات تمھیں بھابھی کو سنا دیتی ہیں انکے
"کوسنے سمیٹ کر تم دوکان پر کون سا کاروبار کر لو گے
بس امی بہت ہو چکی ہیں یہ باتیں مجھے علم ہے کہ میری زندگی کیسی ہے مگر میں ساز کی زندگی تباہ ہونے نہیں دوں گا عمر اس قابل ہوتا تو اس سے طلاق کا نہ کہتا

تم اس سے بات کرو تا کہ معملات آگے بڑھیں" اسنے کہا اور کھڑا ہو گیا

بھائی سوہا بھابھی سٹور میں کیوں ہیں" ساز کیطرف سے یہ پہلا سوال تھا

" بچے یہ آپکا مسلہ نہیں ہے آپ اپنے مسلے پر دھیان دو
بھائی اگر عمر نے بھی میرے ساتھ وہ ہی سلوک کیا جو آپ بھابھی کے ساتھ کر رہے ہیں تو" وہ بولی جبکہ بدر خاموش ہو گیا

نہیں کرے گا وہ تمھارے ساتھ ایسا اسکے ہاتھ پاوں توڑ دوں گا" وہ بولا اور ان سب کے سوالات سے بچنے کے لیے وہ وہاں سے باہر نکل گیا آج موسم کچھ خراب سا تھا۔

یوں لگتا کہ کسی بھی وقت آسمان برس اٹھے گا۔

ساز خاموش ہو گئ بدر باہر نکلا اور گھر سے ہی نکلنے لگا کہ سٹور پر نگاہ گئ وہ اس رات کے بعد اسے دیکھی ہی نہیں تھی وہ گھر سے چلا گیا جبکہ نجما نے ساز کو

" دیکھ تم اسے صاف انکار کرو کہ تم ایسا کچھ نہیں کرو گی

" لیکن بھائی

" بس چپ ساز

میں بھائی کے خلاف نہیں جاو گی امی " وہ سر جھکا گئ

تم دونوں بہن بھائی پاگل ہو چکے ہو " وہ غصے سے کچن میں چلی گئیں جبکہ ساز انگلیاں موڑنے لگی۔

وہ دیر سے اٹھا تھا بر ش کر رہا تھا۔

اسنے اٹھتے ساتھ ہی کھڑ کی کیطرف دیکھا چند لمحے بر ش کو گھور تار ہا اور پھر اٹھ کر جلدی سے کھڑ کی بند کر دی

وہ جب سے یہاں ایا تھا تب سے شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگا یا تھا نشے میں چلا جاتا تو کون ساز اسے یاد ہی نہ رہتا

شراب کی بوتل کو گھورتے کافی دیر ہو گئ تھی اسے بارش کا شور کانوں میں شور کر رہا تھا

نہیں پینا چاہتا تھا وہ اسنے اپنی ساز کو منانا تھا لیکن شراب کی بوتل اسے اپنی جانب ایسے کھینچ رہی تھی جیسے وہ مقناطیس ہو

اور کافی دیر اگنور کرنے کے بعد تھک کر اسنے بوتل اٹھا کر منہ سے لگالی۔

یہ بارش۔۔۔یہ بارش کیوں ہوئی تھی اسے سخت نفرت تھی بارش سے۔

کیوں ہو گئ تھی بارش جب بھی بارش ہوتی وہ کمرے میں ایسے بند ہو جاتا جیسے اب کبھی نہ نکلنا ہو۔

اسنے پردے اگے کر کے کمرے میں تیز آواز میں گانے لگا دیے پورے کمرے میں گانوں کا شور تھا اور پورا گھر دھڑ دھڑا اٹھا

تائی جان مغرب کی نماز کے بعد فارغ ہو کر تسبیحات کر رہیں تھی اور یہ شور سن کر انھوں نے ساز کو گالیاں نکالنا شروع کر دیں

اے منحوس اس آوارہ کو جا کر کہہ نماز قرآن بھی کر لیا کرے مولوی اشفاق کا بیٹا اور کیسا نکلا ہے

جا اسے کہہ بند کر یہ سب" وہ بولیں جبکہ ساز نے نہیں جانا تھا

وہ جیسے بہری بن کر کچن میں کھڑی کام کرنے لگی اشفاق صاحب بھی گھرا گئے تھے

ارہم اور آج تو قسمت سے بدر بھی گھرا گیا اور سب ہی گھر میں یہ شور سن رہے تھے۔

اب جا کر کہو گی اسے کہ یہ بند کرے تماشہ" اشفاق صاحب دھاڑے۔

کہ اچانک گانے خود ہی بند ہو گئے وہ پوری بوتل اتار چکا تھا اب قدرے بہتر تھی کیفیت اب بارش کا شور ہوتا یہ دنیا شور مچا دیتی اسکی بلا سے۔۔۔

وہ سکون سے بیڈ پر غیر گیا جبکہ اشفاق صاحب نے گھور کر اوپر دیکھا اور سر جھٹکا کافی دیر وہ کمرے میں لیٹا رہا

اور پھر اٹھ کر نیچے آگیا

کھانے کی خوشبو کافی مزے دار تھی مگر اسے کچھ نہیں کھانا تھا

وہ جیسے بچوں کیطرح اسکے پاس کچن میں اگیا

وہ جانتا تھا وہ وہیں ہو گی

بارش کب بند ہو گی" سرخ نظروں سے اسنے سوال کیا تھا ساز کو اسکے کلون میں شراب کی بو بھی محسوس ہو رہی تھی اسنے اسکی جانب دیکھا اور رخ موڑ لیا

"پلیز کچھ کرو بارش بند ہو جائے۔

کیوں بارش میں اب اپکو کیا مسلہ ہو جاتا ہے" وہ تنگ کر بولی

اچھی نہیں لگتی" وہ بس اتنا ہی بولا۔

سازنے جان بوجھ کر کچن کا دروازہ کھولا اور صحن میں بڑی تیزی سے بارش برس رہی تھی۔

عمر کی یاداشت میں ایک منظر گھوم سا گیا

وہ باہر صحن میں نکل گئی حالانکہ ٹھنڈ کی بارش تھی پھر بھی اسے چھڑانے کے لیے بارش میں نکل گئی لیکن اسے بارش پسند بھی تھی

عمر صحن کی جانب دیکھنے لگا

اشفاق بچہ ہے وہ ان چیزوں کی خواہش تو کر ہی سکتا ہے کہ اسکے ماں باپ اکٹھے رہے "

اشفاق نہ کریں اسطرح چھوڑیں

عمر" کی آوازیں اسکے کانوں میں گونجی

عمر۔۔ عمر میرے بچے کچھ نہیں ہوتا مت باہر جائیں گیا آپ اکیلے نہیں ہو

پلیز اشفاق دروازہ کھولو۔۔۔۔ وہ بچہ ہے اسکے ساتھ اسطرح مت کریں

ٹھیک ہے جو آپ کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی

اسکی ماں شیشے کی دیواریں بجا بجا کر چلا رہی تھی جبکہ اسکے باپ نے اسے رات کی اسی سردی کی بارش میں باہر دھکیل دیا۔

کہو تمھارے خواب صرف خواب ہیں۔۔

کہو تم آج کے بعد اپنے ماں باپ کو اکٹھا دیکھنے کا خواب کبھی نہیں دیکھو گے

کہو" کھینچ کھینچ کر تھپڑ مارے تھے انھوں نے اسکے اور اسے اس برف کیطرح پڑتی بارش میں تنہا چھوڑ دیا۔

تمھاری ماں طوائف ہے کہو" وہ دھاڑے

My dreams are just dream ...

دوبارہ کہو" وہ پھر دھاڑے

میرے خواب صرف خواب ہیں میری ماں طوائف ہے" اسکی چیخوں نے اندر اسکی ماں کو تڑپا دیا

اور ایک سانس ایک گھنٹے اس برستی بارش میں ان الفاظوں کو چیختا رہا چیختا رہا

جبکہ اسکا باپ مسکرانے لگا تھا

وہ چیختا رہا۔۔اور جتنا چیخ سکتا تھا وہ چیخا اور پھر بے ہوش ہو گیا ایکدم جیسے وہ

ہوش میں ایا۔

پاس پڑا سارا سامان اٹھا کر پھینک دیا۔

عمر" وہ جلدی سے اندر اگئ۔

اسکی سرخ آنکھیں انگارہ ہو رہیں تھیں جیسے ابھی چھلک اٹھیں گے آنسو۔

ساز بے ساختہ اسکا بازو تھام گئ۔

عمر نے اپنے ہاتھ جھٹک کر چھڑوائے تھے اس سے اور وہ کچن سے باہر نکل

گیا

عمر" وہ بے دھیانی میں اسے پکار گی

عمر نے اپنی انکھ سے نکلتا پانی اپنی ہتھیلی سے رگڑا اور اوپر جاتا کہ اشفاق

صاحب کی نگاہ سے نگاہ جا ملی

یہ بارش عمر کی حالت انھیں بھی اسی لمحے میں گھسیٹ گئ وہ طنزیہ مسکرائے

اور عمر نے واس اٹھا کر دے کر مارا

مجھ پر ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ دھاڑا۔

مجھ پر مت ہسنا۔۔ مجھ پر مت ہسنا" وہ چلا اٹھا

عمر" ساز آگے بڑھی بدر نے اسکی جانب دیکھا اور ساز کے قدم رکے۔

میں نے کہا مجھ پر مت ہنسنا" وہ دھاڑا انکا گریبان جکڑ گیا

" مجھے خوشی ہوئی تمھیں اب تک وہ رات یاد ہے

کتنے پنچ انسان ہیں اپ" جیسے وہ دونوں ارد گرد سے بھگانے ہو گئے تھے

۔۔۔۔

عمر کی آنکھوں میں ایک زلزلہ تھا

پنچ میں۔۔۔ میں پنچ تمھیں اپنے عزت کے نام میں رکھا ہے طوائف کے

بیٹے ہو تم ورنہ۔

" شکر بناؤ

بس کریں" وہ جیسے تڑپ اٹھا اسکی انکھ سے پانی گیر رہتا تھا نظریں سرخ تھیں اشفاق صاحب کرسی پر بیٹھے تھے جبکہ وہ جھکا انکا گریبان مٹھیاں میں جکڑے تکلیف سے دھرا تھا

میں بس کروں تم یہ تماشہ بند کرو تمھاری ماں نے تمھیں بدنام کیا ہے۔ وہ غیر مردوں کے ساتھ سوتی رہی ہے اور تمھیں کیا لگتا ہے اسے کینسر ہوا " ہی کیوں کسی مرد کی گندگی

ڈیڈ" حلق کے بل چیختا وہ جیسے کچھ کر دیتا

میری ماں ایسی آپکی وجہ سے بنی تھی اپ نے اسے مجبور کیا تھا دوسرے کے بستر پر اپ نے سلایا تھا اسے۔۔۔اپ ایک گھٹیا ذلیل ادمی ہیں اپ۔۔ لالچی مطلب پرست" وہ چیخا اسنے ٹیبل پر لات ماری

کھانے کی ٹیبل الٹ گئ

سازسے مزید برداشت نہیں ہوئی کیوں تایا جان اسے تکلیف دے رہے تھے وہ دوڑ کر اس تک گئی تھی اور معلوم نہیں کیسے اسنے عمر کو اپنے دونوں ناتواں بازوں میں بھر لیا

ایکدم سب حیران رہ گئے جبکہ وہ جو شعلہ بنا ہوا تھا اسکے بازوں میں کیوں چھپ گیا اسے خود علم نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

سازنے اسے چھپا لیا سب سے۔۔۔ جیسے کسی بچے کو چھپایا ہو۔۔۔

وہ کچھ دیر سر جھکائے واقعی اسکے بازوں میں بیٹھا رہا۔

بکواس بھر رکھی ہے تمھاری ماں نے تمھارے دماغ میں گندی وہ اپنی مرضی سے بنی تھی۔

اسکے اندر گندا خون تھا اور تو۔۔ تو بھی اسی کا گندا خون ہے تو کچھ بھی کر لے عمر خیام طوائف کا بیٹا ہی رہے گا اور طوائف بھی وہ جس نے ساری زندگی دوسرے مردوں کو سکون دیا ہے" وہ جھٹکے سے اٹھا اور مڑ کر اندر چلا گیا۔

سازاسکے پیچھے لپکی وہ کتنے گندے تھے تایا جان کتنے برے تھے

ایک انسان تکلیف میں ہے اسے مزید تکلیف دے رہے تھے۔۔۔

اور وہ سب کے سامنے اسکے ساتھ اس کے ہی کمرے میں چلی گئی اور یہ سب پر ثابت کر گئی کہ ساز صرف عمر کی ہے اور ہمیشہ عمر کی رہے گی جبکہ بدر نے سنجیدگی سے یہ منظر دیکھا تھا۔

نجما نے اسکا ہاتھ تھاما وہ ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں انھیں الگ نہ کرو"

وہ بولیں

"میں اسکی خوشی چاہتا ہوں

وہ خوش ہے اسکے ساتھ۔۔" وہ بولیں بدر خاموش ہو گیا تھا جبکہ نجما مسکرائی وہ بہت خوش تھی کہ ساز کو خود ہی عقل آگئی ورنہ عمر نے اسے ایسا کوئی قدم اٹھانے بھی نہیں دینا تھا

وہ دور کھڑی تھی جبکہ وہ بیڈ کی شیٹ مٹھیوں میں بھینچے بیٹھا اپنے پاؤں کو گھور رہا تھا۔

ع۔۔۔ عمر" وہ اسکی تکلیف پر بے ساختہ رو پڑی تھی جبکہ عمر نے اسکی جانب دیکھا۔

انھیں سچ میں انھوں نے مجبور کیا تھا وہ ایسی" وہ رک گیا

وہ واقعی ایسی نہیں تھیں" وہ بولی

نہیں مجھے انکے نام کی ہمدردی نہیں چاہیے تم" اسنے اسکے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے دل سے لگا لیے

تم مجھ سے وعدہ کرو تم ایسی عورت کبھی نہیں بنو گی تم میرے ہوتے ہوئے کسی کیطرف نہیں دیکھو گی تم صرف میرے لیے اتنی وفا رکھو گی تم وعدہ کرو ساز تم کسی کی نہیں ہو "

میں وعدہ کرتی ہوں میں صرف عمر خیام کی ہوں اور ساری عمر اسی کی رہو گی" وہ بولی جبکہ عمر نے اسکے ہاتھوں کو لبوں سے لگا لیا۔۔

لیکن میں ناراض ہو مجھ سے فری نہ ہوں آپ" وہ اپنے ہاتھ چھڑا کر اسکے پاس سے اٹھی عمر نے گھیرہ سانس بھرا اور پیچھے غیر گیا

دل میں اگئ ہو کمرے میں اگئ ہو یہاں بھی اجاو گی " وہ اپنی بھیگی پلکوں سے

ونک کر گیا جبکہ ساز نے مڑ کر دیکھا

" یہ خواب ہیں اپکے

وہ ذرا دھڑکتے دل بے قابو دھڑکنوں سے کہہ گئ جبکہ عمر نے سر اٹھا کر

اسکی جانب دیکھا

ہائے میرے خواب " وہ جیسے اس فیس سے نکلا نہیں تھا ساز اسے دور سے

دیکھنے لگی

اسنے کہا تھا اسے تکلیف ہو تو اسے پتہ چلے اس وقت اپنی بات پر ہی غصہ آیا

جو تکلیف عمر خیام خود میں لیے ہوئے ہے۔۔۔ وہ تکلیف اسے چھو کر بھی

نہیں گزری اسنے دروازہ کھولا عمر نے فورا سر اٹھایا۔

" کہاں

ساز اپکی ہے لیکن ناراض ہے شادی کرنی ہے تو منالیں " وہ آہستگی سے کہہ

کر جانے لگی

سوچ لو" اس میں مڑ کر دیکھنے کی ہمت نہیں تھی جلدی سے باہر نکل گئی

سارا دن اگلا لگ گیا تھا اسے سوئے سوئے ساز بے چینی سے پھر رہی تھی

تائی جان چچی دونوں نے مل کر اسکا جینا حرام کر رکھا تھا

ہائے کیسی بے حیا بے غیرت نکلی سب کے سامنے استغفراللہ۔۔۔، عمر نے اس میں بھی اپنی ماں والی عادات ڈال دیں ہیں" وہ سنجیدگی سے سن رہی تھی لیکن منہ بند تھی وہ جانتی تھی عمر اٹھ کر آگیا ان سب کی چونچیاں اپنے آپ بند ہو جائیں گی وہ تائی اور چچی سے الجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔

اور بالآخر اسنے ناشتہ خود ہی بنایا اور اوپر لے گئی اُسکے کمرے۔۔۔

آئے ہائے بھابھی جان کیسی آوارہ ہو گئی ہے ساز ایک ہاتھ میں سبحان قابو میں کرلیا اور ایک میں عمر ناز پر چلی گئی ناز کی بہو" وہ بولی تو تائی نے بھی سر ہلایا

بس پتہ نہیں کیوں یہ بات عمر کو تکلیف دیتی تھی۔۔۔ کہ اسکی ماں کو برا کہا جائے لیکن جب تائی چچی یہ باتیں کرتی تھیں اسے شدید دکھ ہوتا تھا وہ اسے ناز کے ساتھ تو نہ ملائیں۔

لیکن اسکے اندر آج بھی کچھ بھی بولنے کی ہمت نہیں تھی رات والی حرکت کی وجہ سے وہ پہلے ہی کسی سے نگاہ ملا نہیں پا رہی تھی۔

اپنے بھائی سے خاص کر۔۔۔

وہ ناشتے پر بھی نہیں آئی تھی تائی نے کہہ دیا تھا تایا کو کہ یہ جو سامان یہ پاگل توڑ چکا ہے اس سے پیسے لے کر دیں تاکہ میں نیا سامان منگواؤ کیونکہ اسکے کمرے کی جگ مگ دیکھنے کے لیے سب ہی بے چین تھے مگر وہ تھا کمرے سے نہیں نکلتا تھا ساز اندر آئی عمر بیڈ پر سو رہا تھا۔

اسنے دیکھا اور لیمپ کو اون کر دیا

کیا تھا سارا سارا دن ایسے ہی سو یار ہتا تھا کیا عمر کوئی کام نہیں کرتا تھا اسکے

پاس پیسے کہاں سے آتے تھے۔

اچانک اسکا سیل فون بجنے لگا اور ساز ڈر گئ

اسنے کچھ دیر توقف لیا کہ وہ اٹھ جائے مگر وہ تو بلکل مدہوش تھا اور ساز کچھ جھجھکتی ہوئی آگے بڑھی سکرین پر فادر کا نیم چمکنے لگا اسے ایکدم جھٹکا سا لگا

۔

اسنے موبائل اٹھایا کیا تایا جان اسے کال کر رہے تھے۔۔ کیا وہ تایا جان سے بھی اتنی محبت کرتا تھا۔

عمر" اسنے ہلکی آواز میں پکارہ لیکن وہ تو مردوں سے شرط باندھ چکا تھا

کروٹ لے گیا

عمر یہ فون" اسنے کہنا چاہا مگر وہ منہ بنا کر کمبل منہ تک لے گیا نیندوں میں اسکے گال بھی لحاف کی گرمائش سے کسی بچے کیطرح سرخ ہو رہے تھے وہ مسکرادی۔۔۔

معلوم نہیں اتنی محبت کیسے ہو جاتی تھی کسی انسان سے۔

فون بند ہو گیا وہ گھیرا سانس بھر کر اٹھنے لگی کہ فون پھر سے بجا تو اسنے ہمت کر کے فون اٹھالیا

تایا جان کو جواب تو دے نہیں سکتی تھی لیکن۔۔۔ پھر بھی اس نے کال پک کرلی اور دوسری طرف سے آنے والی آواز پر کچھ حیرانگی تھی اسے۔۔۔

میرے شہزادے کیسے ہو یار جب سے آئے ہو کوئی آتا پتہ نہیں ہاں بھول تو نہیں گئے اپنی ساز کے چکروں میں مجھے" اسنے موبائل کان سے ہٹایا یہ کون تھا جو اسے بھی جانتا تھا

ہیلو" شاہنواز بولا۔

ہیلو" وہ شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔

وہ۔۔۔وہ سو رہے ہیں" ہلکی سی آواز میں بولی تھی ایکدم شاہنواز خاموش ہو گیا

ساز" کچھ توقف سے بولا۔

ج۔۔۔جی" وہ بس اتنا ہی بولی کچھ اسکی آواز کے رعب میں بھی تو آگئی تھی

کیسی ہو بیٹا" وہ بولا جبکہ اسکے عمر کی ہی لڑکی اسکی بیوی تھی

"ج۔۔۔جی میں ٹھیک ہوں

"عمر سے ناراض ہو سنا تھا میں نے

وہ مجھے چھوڑ گئے تھے نہ لیکن کل رات کے بعد نہیں ہوں" وہ بے دھیانی میں سچ اگل گئی اور اسکے بعد منہ پر ہاتھ رکھ لیا

کل رات کیا ہوا ہے" وہ عجلت میں بولا۔

" وہ۔۔۔ک۔۔۔کچھ

ٹیل می" سختی سے بولا۔۔

تایا جان اور عمر کا جھگڑا ہوا تھا ناز آنٹی کو لے کر تایا جان اچھے نہیں ہیں عمر کو ٹیز کرتے ہیں" آہستگی سے بولی اور عمر جیسے نیندوں میں ہی لحاف اٹھا کر اسکی صورت تکنے لگا

اب کس کو کہانی سنا رہی تھی وہ۔۔۔ وہ اٹھا اور اسکے ہاتھ سے موبائل اچک لیا۔

"یار آپ کو بھی چین نہیں ہے۔۔۔ بندہ سو بھی جاتا ہے کبھی کبھی

میری جان تم سونے کے علاوہ کیا کام کرتے ہو" ساز کو آواز آئی تھی اسکے انداز میں بے شمار محبت تھی۔

ہاں وہ میں تھک جاتا ہوں" وہ بالوں میں ہاتھ پھیر گیا۔

اس سے بات کرتے ساز کا دھیان نہیں رہا وہ کھڑی تھی اسکے پاس۔

" اچھا تم تھک جاتے ہو۔۔۔ چلو پھر اور ریسٹ کر لیا کرو

اچھا اب مجھ پر طنز نہ ماریں" وہ بولا۔

" میری مجال ہے خیر تم ٹھیک ہو

ہاں جی ٹھیک ہوں۔

" ہمممم کسی چیز کی ضرورت

" نہیں۔۔۔۔بس وہ برونڈی آرڈر کی تھی اب تک نہیں ائ

اجائے گی فکر نہ کرو" ساز کا منہ بن گیا

روکا کیوں نہیں تھا کہ شراب پینا تو اچھی بات نہیں ایسا لگا وہ کوئی بوتل کا جن

ہو جو اسکے ہر حکم پر جی ہاں کہے گا

" تھینکیو

" شادی کی شاپینگ کب کرنی ہے

ام ہاں کرتے ہیں یہ محترمہ بتائیں گی وہ تو" ساز مڑ کر جانے لگی۔

" ارے تم کہاں جا رہی ہو

" کرلیں آپ بات جن سے کر رہے ہیں جن کی آپ جان ہے

بس جلا دیا آپ نے میری بیوی کو" موبائل پھینک کر وہ اٹھا

یار وہ مرد ہیں" ساز سنے بنا باہر نکل گئ وہ دروازہ کھول کر اسے دیکھنے لگا

ناشتہ رکھا ہے کر لیجیے گا ورنہ آپکی جان ہیں انکے پاس جائیں" وہ ہلکی آواز

میں کہہ کر نیچے اتر گئ جبکہ عمر بالوں میں ہاتھ پھیر گیا

اور ناراض ہو گئ" وہ منہ بنا کر بولا

سوری" شاہنواز ہنسا دیا اور آگے سے عمر کچھ بولتا کہ شاہنواز کے کان سے

موبائل چھین کر ایزہ نے فون بند کر دیا۔

شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا اب یہ باتیں نئ نہیں تھیں اسنے منہ بنائے

اس لڑکی کو اپنے سامنے ٹیبل پر بیٹھا لیا

" جی فرمایئے اب کیا ہے

شاہ مجھے بھی گاڑی لینی ہے سب اپنی بیویوں کو گاڑی لے کر دیتے ہیں میں

" نے ٹک ٹاک پر دیکھا تھا

تمھیں گاڑی چلانے آتی ہے" اسنے سوال کیا

ام نہیں" وہ بولی جبکہ شاہنواز نے اسے کھڑا کیا۔
او پہلے گاڑی چلانا سیکھ لو پھر تمھیں گاڑی دلواو گا
سچی" وہ چلا اٹھی
ایزی ایزی۔۔۔" اسنے اسکے گال کھینچے اور وہ جلدی جلدی آگے چلنے لگی کہ شاہنواز نے اسے بازوں میں بھر لیا
دادی جان گھر پر نہیں تھیں وہ عائشہ کو لینے خود گئی تھیں کیونکہ شاہنواز انکے بقول اپنے کاموں اور اپنی بیوی میں لگا ہوا ہے اسنے معذرت بھی کہ مگر وہ خود چلی گئیں
ایزہ اسکے جان لٹانے والے انداز پر پھولے نہ سماتی تھی
اسے بازوں میں اٹھا کر وہ پورچ تک لایا تھا اور پہلے روز سے اسے کسی گارڈ اور کسی کی پرواہ نہیں تھی۔

ایزہ ڈور کھولنے کے لیے آگے بڑھی کے شاہنواز گاڑی میں پہلے سوار ہوا اور اسے اپنی گود میں بیٹھنے کی دعوت دی" وہ شرمندہ سی زمیر کو اور باقی گارڈز کو دیکھنے لگی

کم اون" وہ اسے اپنا ہاتھ دے گیا جسے تھام کر وہ اوپر چڑھی اور شاہنواز کی گود میں جھجھکتے ہوئے بیٹھ گئی جبکہ۔۔ایزہ شرمندہ سی تھی زمیر نے ڈور کلوز کر دیا

شاہنواز نے اسے اپنے ساتھ ہی بیٹھایا گاڑی آٹومیٹک تھی لوکیشن سیٹ کرنی تھی بس جو وہ بیٹھنے کے بعد پہلی فرصت میں کر چکا تھا اب ایزہ اس گاڑی کو کھلونے کی طرح ٹریٹ کرتی یہ کچھ بھی کرلیتی گاڑی اپنی جگہ پر خود پہنچ جاتی اور اسے کہتا کہ وہ ڈرائیو کر رہی ہے

چلاؤ"م۔۔مگر مجھے چلانا نہیں آتا

" لو چل بھی پڑی اس میں مشکل کیا ہے

وہ بولا جبکہ ایزہ کی گردن سے دوپٹہ ہلکا سا سرکایا

شاہ میں گاڑی چلا رہی ہوں "ایزہ جھنجھلائی

ہمممم چلاؤ لیکن میں تو فارغ ہوں نہ "وہ بول اور اسکی گردن پر جھک کر اسنے ایزہ کی نازک نرمائی سے بھرپور گردن کو اپنے لبوں سے ہی سرخ نشان سے نواز دیا وہ اس نشان پر انگلی چلانے لگا

ایزہ کو لگا اسکی آنکھیں بند ہو جائیں گی۔۔۔

وہ منہ بنانے لگی شاہنواز مسکرایا اور عین اس نشان کے ساتھ ایک اور نشان بنایا تھا

ہمارا ایکسیڈنٹ ہو۔۔ ہو جائے گا" وہ بولی تھی

ہونے دو "اسنے نارمل کہا۔

" آپ اپ اس لیے لائیں ہیں مجھے

ہمممم گھر میں کہاں ہاتھ لگتی ہو یہاں بھاگ نہیں سکتی تم "وہ اسکی گردن پر پیار کرتا اسکا چہرہ اپنے شولڈر پر پیچھے کیطرف کر کے اسکی آنکھوں پر ہاتھ دھرتا اسکی گردن پر پوری طرح جھک آیا۔

اور اسکی دیوانگی کی آواز گاڑی میں بھی گونجنے لگی تھی ایزہ ایکدم کراہی وہ دور ہوا

مسٹر شاہ گاڑی آٹو میٹک ہے اپکا بے بی نہیں "وہ کھلکھلادی

شاہنواز اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبا گیا

بہت چلاکو ہو "وہ ہنسا اور اسکے گال چومتا اسے سیدھا کر گیا۔

اور اسکے بعد آٹو میٹک سے گاڑی ہٹا کر اسکو گاڑی سیکھنے لگا تھا لیکن یہ بات مان لینا اسکے لیے آسان ہو گیا کہ یہ لڑکی نہایت نکمی ہے تبھی پڑھنے کی کوشش بھی نہیں کرتی "

سارا سارا دن سٹور میں بیٹھے گزر جاتا تھا اب تو اسکی ماں بھی توجہ نہیں دیتی تھی یوں لگتا تھا۔۔۔ محبتیں ایک ساتھ ہی دم توڑ گئیں۔

نجما اور ساز بھی سارا سارا دن کاموں میں لگی رہتی کوئی اسکے پاس نہیں آتا تھا۔

وہ بھی تنہائی میں اترتی جارہی تھی اسنے اپنے پاوں دیکھے۔

میں اتنی کالی کیوں ہوں" حالانکہ ایسا نہیں تھا اسکا رنگ سنہری تھا لیکن وہ کمپلیکس میں اترتی جارہی تھی بار بار اپنے ہاتھوں اور پاوں کو دیکھتی اور انپر کپڑا ڈال دیتی۔۔۔

اچانک دروازہ کھلا اور عمر کو اپنے سامنے دیکھ وہ حیرانگی سے اٹھی۔

" ہائے" وہ اندر اگیا تم یہاں

ہاں میں مجھے لگا تمھیں یہ جگہ پسند ہے تو خیر بھی دیکھ لوں کیا ہے یہاں ایسا کیا کہیں تمھارے بدر کی لاش واش تو نہیں چھپی ہوئ

اللہ کرے کیسی باتیں کررہے ہو" اسے خود لگا وہ برسوں بعد بولی ہو۔

ایک تو تم عورتوں کی سمجھ نہیں آتی یوں چٹکیوں میں سر پر چڑھتی ہو اور چٹکیوں میں سر پر مرد کو چڑھا لیتی ہو

خیر یہاں کیوں رہتی ہو تم" اسنے سٹور کا سامان الٹنا شروع کردیا

عمر یہ میرا بستر ہے" سوہانا راضگی سے بولی

ہاں دیکھ رہا ہے شاہی محل ہے" وہ الٹ پلٹ کرتا جا رہا تھا۔۔۔اسکے بستر پر

سامان پھینک رہا تھا۔

سوہا کو بے ساختہ رونا آگیا اسکا دل بہت کمزور ہو رہا تھا۔

وہ مڑا اور اسکی جانب دیکھا جو منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی تھی

" تمھارے باپ بھائی کو علم نہیں تم یہاں سوتی ہو

سب کو پتہ ہے لیکن۔۔۔جو بے حسی مجھ میں تھی وہ سب نے اختیار کر لی

ہے "

تم نے کیا کیا تھا ان سب کے ساتھ" وہ اسکے نزدیک آگئ

ت۔۔۔تمھاری ساز کے پاوں میں نے جلائے تھے" عمر نے سنجیدگی سے

اسے دیکھا۔

آئندہ احتیاط کرنا" بس اتنا ہی بولا تھا وہ۔۔۔سوہا نے آنسو صاف کر کے سر

ہلایا۔

" تم انسانوں کیطرح رہو یہ کیا دوپٹہ سے منہ چھپاتی ہو

" تم میرے پاس کیوں آتے ہو

اچھا سوال ہے ایکچلی پتہ ہے کیا جس سے میرا باپ نفرت کرے مجھے خود ہی

" اس سے محبت ہو جاتی ہے

" میں تمھاری سوتیلی بہن ہوں

" تو

" میرے سگوں کو بھی میری خبر نہیں تو کیوں میرے پاس آئے ہو

بات سنو میں اتنا ایڈوانس نہیں ہو سوال کم کرو مجھ سے۔۔مجھے غصہ آیا لڑو

گا بھی

اور جہاں لگے گا کچھ غلط ہے تو منہ بھی توڑ دوں گا تو اتنے سوال نہ کرو۔

" خیر۔۔چلو میرے ساتھ

کہاں

اوو یار میری شادی ہے بھئی" وہ جھنجھلا گیا۔

تو اپنی بیوی کو لے کر جاو جسے چھوڑ گئے تھے" عمر نے سینے پر ہاتھ باندھ لیے

میں کہیں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔" وہ اداسی سے بولی۔

" تھپڑ لگا کر لے جاو یہ ایسے ہی چلو گی

" کہاں

" جہاں لے جا رہا ہوں چپ چاپ چلو

لیکن عمر " اسنے روکنا چاہا۔

اور عمر ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے باہر لے گیا تائی جان سمیت چچی اور ساز اور نجما کو بھی جھٹکا لگا تھا

آوے آدھی رات کو میری بچی کو کہاں لے جا رہا ہے او کمبخت منحوس کہاں نکل رہا ہے " وہ اسے گاڑی میں بیٹھا کر گاڑی باہر نکل گیا جبکہ بدر اسی وقت اندر داخل ہوا تھا

عمر خیام ساتھ سوہا کو دیکھ کر پیشانی پر بل پڑے اور عمر اسکے پہلو سے لے کر نکل گیا

کچل دوں تمھارے شوہر کو " پنگے اسکے رکنے نہیں تھے

" کیا ہے عمر پہلے ہی مجھے ڈر لگ رہا ہے

اس پھٹیچر سے " وہ سر جھٹکا

" تم بتاوگے کہاں لے جا رہے ہو سب کو ہارٹ اٹیک دلوا دیا ہے تم نے

پتہ ہے کیا نہ یہ میرا شوق ہے میں اپنے باپ کو چین سے بیٹھنے نہیں دے

سکتا "

" تو تم کیا کرنے والے ہو

رک جاو " وہ مسکرا دیا سوہا کو کچھ سمجھ نہیں آیا

" پلیز مجھے بتاوگے

بات سنو بہن ہو تم میری بھگا کر لے کر نہیں جا رہا صبر سے بیٹھی رہو "

معلوم نہیں وہ دھیانی میں بولا تھا یہ واقعی مان رہا تھا اسکی بات۔

اسکا دل ایکدم جیسے بھر سا گیا آنکھ میں نمی اگی عمر ڈرائیو کر رہا تھا۔۔

" تمھاری گاڑی اچھی ہے

تمھیں چاہیے " وہ نارمل تھا

تم دے دو گے" وہ مسکرائی۔

" ہاں اس میں کیا بڑی بات ہے یہ لو

ابو کو جلانا چاہتے ہو نہ" سوہا سمجھ گئی تھی جبکہ عمر نے نفی کی

نہیں گاڑی چھوٹی چیز ہے فکر نہ کرو دل سے دے رہا ہوں ہماری دوستی پر

" تحفہ

ہم دوست ہیں" وہ سوال کر رہی تھی حیرانگی سے۔۔

ہاں سوتیلی بہن سننے میں ہی ذرا مزہ نہیں دے رہا نہ عمر خیام کی دوستی۔۔

بھی قیمتی ہے" وہ آنکھ دبا گیا۔

ہمم قیمتی ہے کیونکہ تم خوبصورت ہو بدر بھی قیمتی ہے وہ بھی خوبصورت

ہے دنیا میں خوبصورت لوگ قیمتی ہوتے ہیں" اسنے مدھم آواز میں کہا

جبکہ عمر نے ماتھے پر بل ڈال کر اسے دیکھا

" کیا مطلب تمھیں یہ کس نے کہا سب اپنی شکل آپ ہوتے ہیں

" نہیں صرف خوبصورت ویلیو رکھتے ہیں

نہیں ایسا تو کچھ نہیں "وہ رک گیا جیسے اسے سمجھ اگئی ہو۔۔۔۔

" خوبصورتی پیسے سے ہے

نہیں چہرے بھی خوبصورت ہونے چاہیے "وہ ہنس دیا تمھارے باپ نے

اس خوبصورت چہرے پر اپنے جوتے مارے ہوئے ہیں وہ بھی اتنے اتنے کہ

شاید ہی کوئی سوچ سکے تو خوبصورت چہرے کچھ نہیں ہیں جیب میں پیسہ ہو

" گا آپ دنیا کے سب سے خوبصورت انسان ہو

اسنے کہا تو۔۔ سوہا اسے دیکھتی رہ گئی اُسنے سر جھٹکا۔

چلو او۔۔ پھر ساز کی شاپینگ بعد میں کریں گے پہلے بدر کے دل پر مارتے

ہیں خنجر لیکن "اسنے گاڑی روکی۔

" نہیں مجھے نہیں مارنا

اوہ شیٹ اپ یار "وہ بدمزاہ ہوا اور پھر آہستہ آہستہ اسکے کان میں کچھ نہ کچھ

بتانے لگا گیا۔

سوہا کو ہنسی اگئی بے ساختہ ایسے کوئی خوبصورت نہیں ہو جاتا

تم باہر نکلو گاڑی سے۔۔۔۔

" تم کیوں کر رہے ہو یہ سب

دل کر رہا ہے۔۔اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا" وہ بولا جبکہ سوہا نے گھور کر دیکھا

اور عمر کا قہقہہ ابھرا۔

" بہت بد تمیز ہو

ہاں۔۔' اسنے کہا اور گاڑی سے اترا

وہ سوہا کو کہاں لے گیا تھا بدر کے اندر جیسے اگ سی بھر گئی وہ سمجھتا کیا تھا خود کو جو دل میں آئے کرے گا ایسا کیسے ممکن تھا سوہا گئی کیوں اسکے ساتھ۔

وہ غصے سے ادھر ادھر چکر لگانے لگا

" تمھیں پتہ ہے کہاں لے کر گیا ہے تمھارا شوہر

" نہیں مجھے نہیں پتہ

وہ خود جلی ہوئی بیٹھی تھی پتہ نہیں کیوں جل گئی تھی حالانکہ کوئی جلنے والی بات تو نہیں تھی۔

سب کو پتہ تھا بہن ہے وہ اسکی اور اسکو بھی دیکھو منہ اٹھا کر نکل گئی

پوچھا تھا اسنے مجھ سے جو چلی گئی

معلوم نہیں کہاں لے گیا ہو گا" وہ فکر مند سا بیٹھا گیا

بھائی آپ مجھے بھی ڈرا رہے ہیں" وہ منمنائی۔۔

تمھارا شوہر ہے ہی اوارہ" وہ سر جھٹک کر بولا۔

"جی نہیں وہ کسی کام سے گئے ہوں گے

آج سے پہلے تو نہ پڑا اسے ایسا کوئی کام۔۔۔

"وہ دیکھوا گئے

کہاں گئی تھی تم اس کے ساتھ مجھ سے پوچھا تھا یہ کون سا طریقہ ہے گھر سے نکلنے کا "

وہ سب کے سامنے سوہا پر بھڑکا عمر صاحب سکون سے ائسکریم کھانے لگے تھے

اور ساز جو ناراضگی سے اسے دیکھ رہی تھی اسے بھی آفر کی لیکن اتنے بیہودہ طریقے سے کہ وہ پانی پانی ہو گئ اُسنے ائسکریم زبان پر لگا کر اسے زبان دیکھائی اور ونک کی جبکہ وہ تو شرمندہ رہ گئ۔

جبکہ وہ ہنس کر۔۔بدر کو دیکھنے لگا

سوہانے عمر کی جانب دیکھا ایک سانس بھرا اور بدر کی طرف دیکھا

اپنے بھائی کے ساتھ گئ تھی کس بات پر بھڑک رہے ہو" وہ سکون سے بولی

وہ آج بڑا تمھیں یہ بھائی لگ رہا ہے" وہ اسکا بازو سختی سے جکڑ گیا۔

تائ بھی اگئ۔۔تھی وہ آگے بڑھتی کہ عمر کے بولنے پر رک گئیں

تم برساتی مینڈک اتنا ہوا میں نہ اڑو۔۔۔بس بہت ہے جتنا کر چکے ہو سمجھے

اپنے اندر کی ہوا کسی اور پر مارنا عمر خیام پر یہ اسپر آئندہ حکم نہ چلانا کیونکہ جو

تم ہو اسکے پیچھے کون ہے یہ تم بہتر جانتے ہو ہے بیوی کے بھی ہو تبھی اتنی

" بھی عزت دے رہا ہوں سمجھے

اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ بولا بدر کا جیسے خون کھول گیا

بدر کا جیسے خون کھولنے لگ گیا اپنی اوقات میں رہو عمر خیام "بدر نے اسے

نہایت ناگواری سے دیکھا تھا۔

اچھا بدر زمان میری اوقات جانتے ہو " ائسکریم پھینک کر وہ بلکل سیدھا ہو

چکا تھا

کیا ہو رہا ہے یہ "تایا جان بیچ میں ہی بولے وہ ابھی کمرے سے نکلے تھے ارہم

تو مزے سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

جبکہ ساز ایکدم آگے بڑھی۔

شیٹ اپ "یہ جرت عمر خیام کی ہی تھی کہ باپ کو جھاڑ دیتا۔ تایا جان کو

اسکی ان ہی حرکات پر شدید غصہ چڑھتا تھا۔

"بتاو مجھے کیا اوقات ہے میری

وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

میرے منہ نہ ہی لگو تو بہتر ہے اور آئندہ میری بیوی کو میری اجازت کے بنا

" کہیں مت لے کر جانا انڈر سٹینڈ دیٹ

وہ اسکے پہلو سے نکلنے لگا تھا عمر نے۔۔۔ایک قدم دور لیا۔۔۔

بدر نے سر جھٹکا وہ سوہا کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔ سوہا بھی خاموشی سے بدر کو

دیکھ رہی تھی

چلو" بدر نے اسکا ہاتھ پکڑا۔اور اسے کمرے میں لے جانے لگا۔

سوہا نے فورا اپنا ہاتھ چھڑایا

تم بھول رہے ہو میں سٹور میں رہتی ہو" وہ سنجیدگی سے بولی

تماشہ نہ کرو دماغ گھومانہ میرا تو ابھی یہ ساری اکڑ نکال دوں گا چلو کمرے

میں" عمر سکون سے سینے پر ہاتھ باندھے دیکھ رہا تھا۔۔۔

" ٹھیک ہے بدر اپنا دماغ گھوما لو

اسنے اپنا ہاتھ چھڑایا اور سٹور میں چلی گئ۔۔

اسے کہتے ہیں اوقات" وہ مسکرا کر اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے مڑا ساز کا ہاتھ پکڑا بدر پر جتاتی نگاہ ڈالی اور وہیں سے کمرے میں چلا گیا۔۔بدر کی پیشانی کی رگیں پھول گئیں تھیں

" روز روز کا تماشہ لگانا ضروری ہے تم سب کا۔۔۔

تایا جان بھڑکے تو بدر دانت پیستا کمرے میں چلا گیا۔۔

جبکہ۔دوسری طرف کمرے میں آتے ہی ساز نے اسکے ہاتھ سے ہاتھ چھڑانا چاہا۔

اور عمر نے اسے اچک کر سینے میں بھر لیا۔

ہائے ہنی۔مائے بے بی سوئفٹ سوئیٹ" وہ اسکے گال کھینچتا بڑے پیار سے بولا

"اپکو شرم آتی ہے

"یہ میرا کمرہ ہے یہاں بے شرم ہو سکتا ہوں

آپ نے میرے بھائی کو انسلٹ کیا ہے" وہ ناراضگی سے بولی

وہ اسی قابل ہے" وہ شانے اچکا گیا۔

"عمر

حکم میری جان" وہ اسے فلائنگ کس کرتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔

" دیکھو آئے بائے شائیں کی باتوں کو اب بند کرو اور فوکس کرو شادی پر

"مجھے تو نہیں کرنی آپ سے شادی

وہ بھڑکی اپنی بات کے علاوہ دوسرے کی بات تو بے کار تھی نہ اسکے نزدیک

یار پلیز ایسا مت کرو چھوٹا سا چھوٹا سا میرا دل ہے اداس ہو جاتا ہے تمھارے

بنا تو" وہ معصومیت سے بولا۔ ساز سر پکڑ گئی۔۔

آپ جب مجھ سے بات نہیں کرتے تھے تب ہی زیادہ اچھے تھے" وہ بولی

اور پھر جانے لگی۔۔۔

" کیسی ناشکری لڑکی ہو تم۔۔۔

وہ افسوس کرتا بیڈ پر چت لیٹ گیا۔

"عمر میں واقعی شادی نہیں کروں گی

میں تمھیں تمھارے گھر سے اٹھا کر لے جاوں گا مسز عمر خیام تم نے مجھے سمجھا کیا ہے" وہ دروازہ کھولتی باہر نکلی تھی جبکہ وہ پیچھے پوری بلند آواز سے بولا جبکہ وہ فانوس کو گھور رہا تھا لبوں کی تراش میں دلچسپ مسکان تھی۔

"میں نہیں جاو۔۔ جاو گی

وہ بھی باضد ہو گی کافی ضدی ہو گئ تھی اسکے ساتھ رہتے رہتے۔۔۔

وہ مسکرا دیا۔۔۔

" چلو پھر فورس میرج کے لیے ریڈی رہو

وہ سکون سے بولا۔۔ ساز کو علم تھا وہ یہاں کھڑی ہو گی یہ شخص پاگل کر دے گا اسے وہ باہر نکل گئ تھی۔۔۔

اور امی کے کمرے میں گئ

اب کیوں منہ بنائے بیٹھی ہو ایک تو تم دونوں بہن بھائی نے مجھے اب تنگ کر دیا ہے "

اپکا داماد بلکل اچھا نہیں ہے مجھے نہیں کرنی اس سے شادی" وہ بولی جبکہ

۔۔۔ نجما نے ایک نظر ساز کو دیکھا

"   بہت ضدی ہو گئی ہو ساز تم

شکر نہیں ہے تم میں اب۔ اپنے شوہر کا دل دکھا کر اپنے رب کو کیا منہ

"دیکھاو گی

امی" وہ پریشان ہو گی

" ہاں تو ٹھیک کہہ رہی ہوں گناہ ہے شوہر کے ساتھ ایسا رویہ کرنا

"اور شوہر جو بھاگ گیا تھا۔ بیوی کو چھوڑ کر اس کا بھی گناہ بتا دیں

وہ رونے والی ہو گئی تھی نجما کچھ بولتی کہ خود ہی اٹھ کر وہ۔ بستر میں لیٹ گئی

۔

بدر سے رات چین سے گزری ہی نہ تھی۔۔۔۔وہ غصے سے سٹور کی جانب گیا تھا

لیکن وہاں لاک تھا دروازہ وہ بجائے بنا ہی واپس آ گیا۔۔۔

اور اگلی صبح سوہا کو کچن میں دیکھ اسنے ارد گرد دیکھا کوئ نہیں تھا۔

اور وہ کچن میں گیا اسکا ہاتھ جکڑا اور دیوار کی جانب دھکیل کر اسکے دونوں ہاتھ دیوار سے لگا دیے

" یہ کیا ڈرامے بازی لگائ ہوئ یے تم نے

" کیا۔۔ کیا ہے میں نے اور یہ یہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا

سوہا نے خود کو چھڑانا چاہا

سوہا آئندہ مجھے عمر کے ساتھ نہ دیکھنا" وہ وارن کرنے لگا

بدر۔۔ وہ میرا بھائ یے اور وہ اگر میرے ساتھ دیکھ رہا ہے تو تمھیں کوئ

" مسلہ نہیں ہونا چاہیے

بدر نے اسکا منہ جکڑ لیا سوہا حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

تم اتنے برے ہو گئے ہو کہ میرا دل نہیں کرتا میں تمھاری طرف دیکھو بھی

" "

اسنے کہا تو بدر طنزیہ مسکرایا

کیا تمھارے اس سو کولڈ آوارہ بھائی سے بھی زیادہ برا جس کے ہاتھ میں

" شراب کی بوتل اور ماتھے پر چور کا ٹیگ ہے

اس میں انسانیت بھی ہے جو تم میں اور میرے باپ میں نہیں۔ اگر اس میں

" عیب ہیں تو وہ تمھیں سب سے پھر بھی بہتر ہے

غصے سے کہہ کر اسنے اسے دور دھکیلا بدر نے دانت پیسے

" روم میں اپنا سامان لے کر دوبارہ او

نہیں" وہ تڑخ کر مڑی

سوہا" وہ غصے سے اسپر ہاتھ اٹھا گیا۔ لیکن یہ ہاتھ ہوا میں ہی بلند تھا کہ سوہا کی

آنکھوں میں ڈر سا اترا

اسنے ہاتھ نیچے کر لیا

" جتنا کہا ہے تم اتنا کرو تمھارے نکھرے دیکھنا ہی نہیں چاہتا بدر زمان ۔۔

ہاں بہت اچھے سے جانتی ہوں لیکن میں وہ پھر بھی نہیں کروں گی جو تم

"چاہتے ہو ۔۔

وہ بولی اور اس سے دور ہوئ

"اچھا ٹھیک ہے میں بھی دیکھتا ہوں مجھ سے کس طرح ضد باندھو گی

بدر"؛ وہ غصے سے نکلا سوہا جانتی تھی وہ اسکا سامان اٹھانے پہنچ گیا ہے اور

اسنے ایسا ہی کیا سٹور سے سامان نکال لیا اور کمرے میں لا کر بیڈ پر پھینکا۔

انسان کے بچوں کیطرح رہو میرے ساتھ تمھارے باپ کا ملازم نہیں

" ہوں میں اب

"ہاں تم بہت امیر ہو چکے ہو بہت اچھے سے پتہ چل گیا ہے مجھے

اسنے بیڈ پر سے سامان اٹھایا لیکن باہر کیسے جاتی وہ روم کو لاک کر چکا تھا وہ

بھی بقائدہ چابی سے ۔

سوہا اسے دیکھنے لگی اور بدر کی نگاہ اسکے سامان پر ایک چابی پر گئی وہ گاڑی کی چابی تھی

کہاں سے آئی یہ " وہ حیرانگی سے بولا سوہا کچھ نہیں بولی صوفے پر بیٹھ گئی

" میں نے کچھ پوچھا ہے

معلوم نہیں کیوں اسے رونا آرہا تھا نہ جانے کتنا سفر رہتا تھا ابھی اسکے مزاج میں بلکل تبدیلی نہیں تھی وہ حاکم وہی رویہ وہ نہ ہی اپنی کسی بات پر شرمندہ تھا نہ ہی اسے یہ دکھا تھا کسی انسان کے دل میں وہ کیسا خوف اتار گیا ہے۔۔

سوہا کے انسوؤں کی قدر نہیں تھی کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا مگر صاف کرنے کے لیے ہاتھ نہ بڑھایا اسنے وہ جھک کر اسکی شکل دیکھنے لگا اور سوہا نے گال رگڑ کر صاف کیے

" عمر نے دی ہے

" آہ بھیک لینی شروع کر دی اب تم نے چلو اپنے باپ والا کام کر رہی ہو

بدر" وہ سسک اٹھی تو اور کیا کہو یہ کیا ہے کیوں لی تم نے اس سے یہ

" چابی

اس نے گفٹ کی ہے بھیک لینے کا اتنا شوق ہوتا تو وہ یہاں عرصے سے ہے

" بہت پہلے لے لیتی

واہ گفٹ "اسنے چابی پھینک کر ماری عمر خیام اب اسکی برداشت سے باہر ہو

چکا تھا۔

سوہا کو بھی شدید غصہ چڑھ گیا اسنے اپنا سامان پھینکا اور وہ چابی اٹھا لی

" جب تم مجھے یہ دلوانے قابل ہو جاو تب یہ رویہ دینا

اسنے بھی پورا بدلہ لیا۔۔اور دروازے کی جانب بڑھنے لگی کہ مزید اس سے

برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ اسکے ساتھ یہ رویہ رکھے۔

جبکہ بدر نے اسکی کلائی پکڑ کر موڑی اور اسے دیوار سے لگا دیا ایسے کہ اسکا

چہرہ دیوار سے لگ چکا تھا

" تمھیں یہ لگتا ہے بدر یہ سب نہیں کر سکتا

چھوڑو مجھے بدر انسان ہوں میں پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دو" وہ لب دانتوں میں

دبا کر دیوار سے ہی سر ٹکا کر رو دی تھی

بدر نے جھٹکے سے چھوڑا اس سے چابی کھینچ لی۔

" " آئندہ یہ تمھارے پاس نہ دیکھے

ٹھیک ہے وقت نکالو اور مجھے مار دو تاکہ تمھیں تسلی ہو جائے رحم تو تمھیں

مجھ پر آئے گا نہیں لیکن میں بھی نہیں کھاوگی مجھے کس بات کی سزا مل رہی

" ہے مجھے سمجھ نہیں اتا

بدر مسکرادیا۔۔۔۔

اسکی آنکھیں سوج سی گئیں تھی رو کر۔

سزا"؟؟؟؟؟

جو سب کچھ تم نے ایزہ کے ساتھ کیا اسکے بعد تو تمھیں خود کو ختم کر دینا

" چاہیے ویسے وہ سب عمر کو پتہ چل جائے

سوہا کا چہرہ ایکدم اترا معلوم نہیں ایزہ کا نام ہی اسکے لیے کمزوری تھی۔

توتم کیا کروگی ہاں کیا کروگی جب اسے پتہ لگے گا کہ ۔۔جو اسکا حق تھا اسپر
تم نے ڈاکہ ڈالا ہے جو سچ تھا وہ تم نے ایسے بیان کیا اسکا گناہ بن گیا۔
تو میں تمھارے سو کولڈ بیلوڈ بھائی کا رویہ دیکھنا چاہو گا
" تمھارے ساتھ

وہ مسکرایا اور سینے پر ہاتھ باندھ کر کچھ دیر اسکی شکل دیکھتا رہا۔۔
جو اسے ہی دیکھ رہی تھی جھاگ کیطرح بیٹھ گئ

" میرے ساتھ انسانوں کیطرح رہوتا کہ ت۔ھارا راز فاش نہ ہو اوکے
وہ قریب آیا اسکا گال تھپتھپایا اور۔۔اسکی سانسیں اٹکا کر وہ باہر نکل گیا
ایزہ خالی کمرے کو دیکھتی رہی اور پھر بیڈ ہر بیٹھ گئ۔۔
زندگی اتنے امتحان تو نہ لے جو بھی کچھ کیا ہاں وہ مان گئ اُسنے غلط کیا لیکن
اسنے تو اپنی محبت لی تھی۔۔یا چھین لی تھی۔
اسکی آنکھوں سے آنسو گیر نے لگے ایسا نہیں تھا اسے عمر سے کچھ چاہیے تھا

لیکن۔۔۔وہ بس ایک ہی سہارا لگ رہا تھا اسے۔۔اپنائیت سی لگی تھی وہ کھونا نہیں چاہتی تھی۔

لیکن پریشانی اور فکر نے اسکا چہرہ بلکل پھیکا کر دیا۔ تھا اور پھر بیٹھے بیٹھے ایک فیصلہ کر لیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔

ایزہ شاہ اگر نیچے گیر گی ُتو نہ ہی میں تمھیں بچاوگا اور نہ ہی تمھارے مرنے پر غم مناوگا تو بہتر ہے انسانوں کیطرح اس کھڑکی سے دور ہو جاو "

وہ تنگ تھا اس سے کھڑکی سے جھانکنا کوئ عجیب بات نہیں تھی اب جاہلوں کیطرح جھانکنے کی ضرورت ہی کیا تھی کہ آدھا وجود باہر غیر جائے۔۔وہ پریگنینٹ تھی اور کسی ایک دن بھی نہیں لگتا تھا شاہنواز کو کہ ہاں واقعی وہ ایک سریس دور سے گزر رہی ہے

" میں مر گئی اپکو دکھ نہیں ہو گا مجھ سے تو پیار کرتے ہی نہیں ۔۔ آپ

وہ بولی اور اسکے ہاتھ سے کتاب کھینچ لی ۔۔۔

اسنے کتاب کھینچی شاہنواز نے اسے کھینچ کر گود میں بیٹھایا اور دل سے لگالیا

اب تو تمھیں کہیں جانے نہیں دینا ۔۔ میں نے مرنے کی باتیں نہیں کرنی ہممم لیکن تم بھی تو دیکھو آدھی کھڑکی سے باہر نکل جاتی ہو کوئی دھیان کرو

"

" شاہ آپ واقعی مجھ سے محبت کرتے ہیں

" پہلے تم جواب دو تم کرتی ہو

ہاں تھوڑی سی " وہ تنگ کرنے کو بولی

شاہنواز نے سنجیدگی سے اسکا چہرہ دیکھا ۔

سوری ناراض کیوں ہو جاتے ہیں " وہ ہونٹ نکال گئی " شاہنواز نے اسکے ہونٹوں کو خوبصورتی سے ۔۔ خود میں بھرا اور اپنی سانس کو بڑی مدھم سے انداز میں اسکی سانسوں کا حصہ بنا گیا

ہاں میں تم سے محبت کرنے لگ گیا ہوں اور میری محبت تمھیں کسی اور کا

" سوچنے کی اجازت نہیں دیتی

وہ اسکا چہرہ دیکھتا بولا ۔۔ جو بے حد حسین تھا وہ شرما گئ اور بھی پیاری لگی تھی

۔۔۔

" مجھے بھی ہے مگر آپکے غصے سے اب بھی ڈر لگتا ہے

وہ شرمائ شرمائ سی بولی ۔ جبکہ شاہنواز مسکرایا ۔

اور اسکا گال چومتا چلا گیا

' میں بے کب کہا ہے اب غصہ الٹا تمھاری مرضی سے چلنے لگ گیا ہوں

وہ جیسے خود پر افسوس کر رہا تھا

ایزہ کھلکھلا دی ۔۔۔

" نہیں وہ جب آپ گھورتے ہیں نہ تو ڈر لگ جاتا ہے

تو تم انسانوں کیطرح رہتی کب ہو

پریگنینٹ ہو تم اور پورے گھر میں ادھم اٹھانا فرض سمجھتی ہو اپنا ۔

" خیراب عائشہ کو تنگ مت کرنا وہ دادی جان کو بہت پسند ہے

"میں کیوں کروگی مجھے وہ نہیں پسند

وہ منہ بناگئ

کس لیے "اسنے حیرانگی سے پوچھا حالانکہ عائشہ کافی نائیس نیچر لڑکی تھی۔

"وہ اپکو دیکھتی ہے

وہ بولی شاہنواز ہنستا چلا گیا۔

میں تمھارا علاج بڑے زوروں شور سے کرنا چاہتا ہوں لیکن کیا کروں یہ

"دل اب تمھارا احساس کرنے لگ گیا ہے

شکر ہے اللہ کا ورنہ پہلے تو آپ" وہ رک گئ

"پاور آف مین مائے ڈائیر کسی لڑکے سے شادی نہیں ہوئ تمھاری

ایزہ کا چہرہ ایکدم سرخ سارہ گیا

وہ سٹپٹائ اور شاہنواز اسکے چہرے کے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ کتنی

خوبصورت تھی وہ۔۔

اور شکر تھا ملازمہ نے دروازہ بجا ڈالا۔

"چھوٹی بی بی آپ سے ملنے کوئی خاتون آئیں ہیں

مجھ سے" وہ خوش ہو گئی

کون ہے" شاہنواز نے سوال کیا

"وہ جی وہ کہہ رہی ہیں کہ وہ بی بی کے گھر سے ہیں

گھر سے"، شاہنواز کھٹک سا گیا۔

ایزہ شا نے اچکا گئی

میرے گھر سے کیسے ہو سکتا ہے کوئی۔۔۔

وہ شاہنواز کی جانب دیکھنے لگی گویا پوچھ رہی ہو چلی جائے۔

"ہمم جاو تم میں دیکھ رہا ہوں

وہ کیسے وہ مسکرائی۔

" شاہنواز نے۔۔۔ سکرین اسکی جانب کر دی

'آپ نے کہاں کہاں کیمرے لگائے ہوئے ہیں

"ہاں تمھارے واشروم میں بھی ہے

شاہ" وہ غش کھا گئ شاہنواز کا قہقہ ابھرا

" نہیں تمھیں وہاں پرائیویسی دی ہے اب جاو اور جلدی او

اسنے کہا تو وہ شکرادا کرتی سر ہلاتی باہر آ گئ

سیڑھیاں اتر کر وہ ڈرائنگ روم میں آئ۔۔

اور ایکدم قدم جیسے زمین میں دھنس گئے

ایزہ نے سوہا کی جانب دیکھا اور سوہا ایزہ کو دیکھتی رہ گئ

یہ وہ حسن تھا جس پر بدر زمان روز اسے طعنہ دے رہا تھا

لیکن وہ حسین ترین لگ رہی تھی

اور وہ پریگنینٹ تھی۔۔۔

سوہا اسے دیکھتی رہ گئ

ایزہ کی آنکھقں میں ماضی کے اوراق جیسے بڑی ہی تیزی سے پلٹنے لگے۔

دونوں ایک دوسرے کو اذیت سے دیکھ رہیں تھیں

ایزہ نے ہمت کر کے دروازہ بند کر دیا۔

اور اسکے سامنے بیٹھ گئ۔

سوہا خود با خود اسکے سامنے جھکتی جا رہی تھی۔۔

اپنا جرم اسے اندر اندر کھا رہا تھا۔۔

وہ آگے بڑھی ایزہ نے چہرہ جھکا لیا

یعنی وہ اسکی صورت دیکھنے کی روادار نہ تھی۔۔۔

"میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں

" مجھے آپ سے شکایت نہیں

وہ بس اتنا ہی بولی۔

" خدا کے لیے مجھے معاف کر دو ایزہ

وہ اسکے پاس بیٹھ گئ

اور ہاتھ جوڑ دیے

سوہا

۔سوہا اسکے آگے ہاتھ جوڑے۔۔وہ حیرانگی سے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی

اسکی آنکھوں میں انسو تھے خوف تھا معلوم نہیں کیسی اذیت تھی جس میں مبتلا لگی تھی وہ

۔

ائزہ اسکے ہاتھ تھام گئی

"مجھے معاف کردو میں۔نے ظلم کیا تم پر

وہ سسک اٹھی

"تم جیسے سزا دینا چاہوں ویسے مجھے دے دو بس بس ایک بار بس ایک ہی چیز تم سے مانگو گی۔۔

" عمر

عمر بھائی" وہ حیران رہ گئی

" وہ کچھ نہیں جانتا وہ جان گیا تو مجھ سے نفرت کرے گا پلیز

ایزہ نے سر جھکا لیا ہلکا سا مسکرائ

"سارے راشتے چھین لینا چاہتی ہیں آپ مجھ سے

وہ بولی جبکہ سوہا لب دبا گئ۔۔

"سب کچھ چھین کر آپ مجھ سے میرے بھائ کو مانگ رہی ہیں

،" ایزہ میں

وہ جسے یہ تک اعتبار نہیں کہ اسکی بہن پاک دامن ہے جو شاید کبھی میری

" شکل دیکھتا ہے تو ڈپریشن میں چلا جاتا ہے۔۔

وہ خود بھیگے لہجے میں بولی

آپ مجھ پر ایک رحم کھائیں اگر آپ چاہتی ہیں میں آپکی جانب سے دل

" صاف کرلوں۔انھیں یقین دلادیں کے میں پاک دامن ہوں

وہ بولی سوہا سر جھکا کر سر ہلانے لگی

ہاں میں ایسا ہی کرو گی۔بہت قیمتی یے عمر۔۔مجھے اندازا ہے ے مھارے

" لیے بھی میرے لیے بھی

وہ بولی تو ایزہ مسکرادی۔بس اتنے میں ہی وہ اپنا سارا غم بھلا گی تھی

اور بدر" سوہا نے اسکا نام لیا

ایزہ کو جیسے فرق ہی نہیں پڑا دل میں بھی کوئ خیال نہ آیا

میں شادی شدہ ہوں سوہا اپی اور اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔

" اور

شاید اپنے بچے کا بتا رہی تھی

سوہا مسکرادی۔

شرمندگی کی تہوں میں ڈوب گی

وہ خود بری تھی تبھی سب کو برا سمجھتی تھی۔

چلتی ہوں"اٹھ گئ

" آپ کس کے ساتھ ائ ہیں اپکو میرے گھر کا کیسے پتہ چلا

ایزہ اٹھی۔

ایک بار ابو کے منہ سے سنا تھا شہر کے مشہور شخص کی بیوی ہو تم دیکھو ایزہ

اللہ نے تمھیں کس طرح بھر دیا۔۔۔

"اور میں اسے پا کر بھی خالی ہاتھ ہوں

اداسی سے مسکرا کر وہ باہر نکل گئی

۔

اور جیسے ائی تھی ویسے ہی چلی گئی

ایزہ چند لمحے دروازے کو دیکھتی رہی

۔۔

اور پھر بیٹھ گئی

۔

گہرہ سانس بھرا اور باہر نکلنے لگی کہ شاہنواز کو دروازے میں پایا

"شاہ آپ ہماری باتیں سن رہے تھے

وہ منہ بنا کر بولی۔۔۔

شاہنواز نے جھک کر اسکی پیشانی چومیں اور اسکے شانے پر ہر ہاتھ رکھ کر اسکے ساتھ دوسری باتوں میں لگ گیا۔

شاید انسان کے اندر اپنی غلطی کا احساس جنم لے جائے تو اس سے بڑھ کر کچھ نہیں اسوقت شاہنواز کے اندر ماضی میں کیے گئے رویے کا دکھ سا بھرا تھا جو اسنے ایزہ کے ساتھ کیا۔

وہ کمرے میں بیٹھی۔۔۔ تھی مکمل اندھیرہ تھا کمرے میں دل اداس تھا ہر بات کو لے کر شرمندگی تھی اسپر جو اسنے کیا

ہاں وہ وعدہ کر کے ائی تھی کہ وہ عمر کو سب بتادے گی لیکن۔ کیا پھر۔

وہ خاموشی سے لیٹ گئ

حالانکہ ہوا بہت تیز تھی آج پھر بھی اسنے کمرے کی کھڑکی کھول کر کمرے کو برف کیطرح ٹھنڈا کر رکھا تھا۔

وہ گھیری رات۔۔اور تیز ہوا کو شدت سے محسوس کرنے لگی۔۔۔

تبھی دروازہ کھلا اور بدر کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے داخل ہوا

"جی ٹھیک ہے پھر انشاءاللہ میں اپکے پاس کل ہی چکر لگاتا ہوں

سوہا نے اسکی جانب دیکھا اور سوتی بن گئی اُسکا دل ہی نہیں تھا بدر سے بات کرنے کا وہ۔

اسنے کال بند کی لائیٹ کھولی اور جھر جھری سی ائی تھی اسے اتنا ٹھنڈا کمرہ تھا

آگے بڑھ کر اسنے کھڑکی بند کی مڑ کر دیکھا بنا کمبل کے وہ ویسے ہی لیٹی

معلوم نہیں سو رہی تھی یہ پھر ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی

بدر کو کمرے میں ٹھنڈک کے احساس نے چین نہ لینے دیا۔

کیا پاگل لڑکی ہے کھڑکیاں کھول کر بیٹھی تھی۔

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا تو احساس ہوا اسکے کمرے میں ہیٹر ہونا چاہیے تھا۔

لیکن اب کیا کرتا۔وہ۔اسی سوچ پر پریشان ہوتا۔ادھر ادھر دیکھ رہا تھا پھر

سوہا کی جانب دیکھا اور اسکے نزدیک آیا۔

اسکا ہاتھ پکڑا

برف کیطرح ٹھنڈا تھا۔

بے ہوش ہو گئ تھی کیا جو جاگی نہیں اتنی ٹھنڈ میں کیسے لیٹی ہوئ تھی اسنے

۔

اسپر کمبل ڈال دیا۔

اور خود میں تو اپنی جیکٹ بھی اتارنے کی ہمت نہ تھی۔

وہ اپنے شوز اتار کر سوکس سمیت۔۔ سردی سے پریشان ہوتا۔

اسکے ساتھ کی کمبل میں گھس گیا سوہا کے وجود میں حرکت بھی نہ تھی۔

اف" وہ سردی سے پریشان تھا اسنے دوسرا کمبل اور ایک لحاف بھی دونوں

پر ڈال لیا

اور وہ جیکٹ پھینک کر لیٹ گیا

سوہا نے اسکی پشت دیکھی۔

اسے سردی لگ رہی تھی معلوم نہیں کیوں اسے ہنسی اگئ۔۔

کیونکہ وہ اسکی طرف کھسک رہا تھا۔

اتنی سردی لگتی تھی اسے۔

وہ جان بوجھ کر دور ہو گئ۔۔

بدر نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

اور سیدھا لیٹ گیا

" مجھے سردی لگ رہی ہے پلیز اٹھو

وہ بولا سنجیدگی سے جبکہ سوہا نے کروٹ نہ بدلی

"تم سن رہی ہو یار سردی لگ رہی ہے

" تم بچے ہو۔۔ جو شور کر رہے ہو ہو جائے گا کچھ دیر میں ٹھیک

وہ بولی اور سکون سے لیٹ گئ

"تمھیں نہیں لگ رہی

نہیں اسنے سنجیدگی سے کہا اور بدر کچھ دیر کروٹ بدلتا رہا۔اور پھر تھک کر اسنے سوہا کی کمر میں ہاتھ ڈالا اسے کھینچ کر خود میں بھینچ لیا

لمبا سانس اسنے کھینچا اور مکمل اسکے ہاتھ پاوں کو خود سے جوڑتا وہ اسے اپنے قبضے میں کرتا۔ خود کو ریلکس چھوڑ گیا۔

ت

تممممم۔

" ۔بہت بھاری

اسنے کچھ کہنا چاہا

" صبح تک تم سے حاصل کرلوں صبح ہوتے ہی کمرے میں ہیٹر لگوالوں گا

تم کتنے چیپ ہو صرف اپنی خواہش پر میرے نزدیک آنے کا سوچتے ہو

وہ اسے دور کرنے لگی جبکہ

بدر نے سر جھٹکا۔

تمھیں سردی کیوں نہیں لگ رہی

" کیونکہ میرے اندر وہ درد نہیں ہے جو تم میں ہے دور ہٹو

کچھ زیادہ ہی چیڑتی ہو میرے نزدیک آنے پر۔ بہاو کھاتی ہو یہ۔ کوئی اور

"بات ہے

اسکے سوال پر سوہا نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

بہت قریب تھا وہ دل کیا تھا ہر بات چھوڑ کر اسکے وا اپنے بازو میں بھر کر

محبت کی اس چھاوں میں بیٹھا یا کہ ہر سردی گرمی سے محفوظ ہو جاتا۔

کیونکہ تم ایک خوبصورت لڑکی ڈیزرو کرتے ہو پھر میرے پیچھے کس لیے پڑ

" گئے ہو

"میں کیا کروں میں حلال کھانے کا عادی ہوں

وہ مزے سے بولا جبکہ سوہا نے سانس کھینچا

" بدر تم واقعی بہت بھاری ہو پلیز دور

بدر نے اسکی ٹھنڈی ہوتی ناک سے اپنی ناک مس کی

جسٹ فیل جو مجھے چاہیے وہ میں لے کر رہو گا تو تم بھی اپنی چونچ بند کرو

"کیونکہ سردی تمھیں بھی لگی ہے

" ٹھیک ہے ہمارے پاس ہیٹر ہے میں لگا لیتی ہوں

تمھارے باپ کی تو اپنے کمرے میں روح بھی گھسنے نہ دوں تم ہیٹر کی بات

" کر رہی ہو

" ضد نہ کرو میں

" تم ضد کرنا بند کرو۔۔

اسنے اسکی آنکھوں پر اپنا ٹھنڈا ہاتھ رکھا اور اسکے چہرے پر آہستگی سے اپنا چہرہ

مس کرتا سہلاتا ہونٹوں پر ٹھہر گیا۔

سوہا محسوس کر سکتی تھی سب۔

وہ دور ہونا چاہتی تھی لیکن بدر تو اسپر چھایا ہوا تھا۔

اسنے۔اسکے کانوں کو چھوا سوہا کے وجود میں واقعی حدت سی بھرنے لگی وہ

سمٹنے لگی تھی اس میں اسکی آنکھیں بند تھیں

وہ بہت خوبصورت تھا سوہا دیکھ سکتی تھی اسے بند آنکھیں کیے وہ اسکو چھو رہا

تھا۔

" کہیں دماغ میں ایزہ تو نہیں

جیسے وہموں نے اسے جکڑا

" اب ہلنا مت سوہا

ایکدم خوشی کا احساس اسکے وجود میں بجلی کی طرح کندہ
ممکن تھا مدہوش لمحوں میں وہ اس شخص کا نام لیتا جسے سوچ رہا تھا۔

لیکن نہیں اسنے اسکا نام لیا جسے۔وہ چھو رہا تھا۔۔۔

اسکے گال اسکی گردن

بدر کے ٹھنڈے چہرے پر اسنے جھرجھری سی لی۔۔

اسنے ایک ائ برواچکا کر دیکھا

اور بدر نے اسکی گردن کو اپنے ہونٹوں کے گھیرے نشانوں سے سجادیا

سوہا کی بڑھتی سانسیں۔

بدر کے اندر بھی بے چینی بھرتی تھیں اور ابھی وہ۔شاید ہر حد پار کر گزرتا

کہ۔

اچانک دروازہ بجا بدر نے آنکھیں کھولیں

سوہا کی جانب دیکھا جو اس سے نگاہ بچا رہی تھی

اور تیزی سے بجنے والے دروازے پر سوہا بھکلا گئ

نہیں جانا کہیں بھی

"اے سوہا دروازہ کھول تیرا باپ کھڑا ہے

تائ جان کی آواز پر بدر نے مٹھیاں بھینچ کر اسکو دیکھا

وہ "سوہا نے کچھ کہنا چاہا

" میں نہیں کھولوں گا

بدر نے کہا اور اسے مزید زور سے جکڑا

بدر پلیز ہو سکتا ہے کوئ کام ہو

تم سے کیا انکے پاس اپنا شیطانی دماغ کم ہے جو تمھارا استعمال کر کے انھوں

نے اپنی بھوتیا طاقت بھڑانی ہے

ہو گی فضول گوئ" وہ غصے سے بولی

ہاں تمہارے بماں باپ تمہارے سگے ہیں اچھی بھلی کچھ سردی تھمی تھی اٹھم جائے گی آگے بھی چند لمحے نکل جانے سے دوبارہ برف نہیں ہو جاو گے" وہ بولی تو بدر نے آنکھیں سکیڑ کر اسکی جانب دیکھا اور گھیرہ سانس بھرتے دونوں نے دروازے کو دیکھا جو کہ ابھی ٹوٹ جاتا حالات ایسے تھے

اسنے دروازہ کھولا تو اسکا باپ دروازے پر کھڑا تھا

جی ابو" وہ بولی جبکہ وہ اسے دھکیل کر سیدھا اندر گھس گئے بدر نے ناگواری سے منظر دیکھا۔۔ سوہا سنبھلی ورنہ وہ گیر جاتی

کہاں ہیں دوکان کے کاغذات تیری اتنی جرت کہ جن سے میرا کام ہے انھیں اپنی طرف کر لے گا تو ان سے کام کرے گا" وہ اگ بگولہ سے ہو گئے تھے۔۔ انھوں نے چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیں بدر اپنی جگہ سے اٹھا خاموشی سے انھیں دیکھنے لگا۔۔

ابو" بدر کچھ نہیں بولا ہلکی پھلکی مسکراہٹ سے انھیں دیکھ رہا تھا

" ابو آپ

اے چپ" وہ دھاڑے یہ تیری وجہ سے میرے سر پر ناچ رہا ہے بلکل غلط بلکل ہی غلط شادیاں ہوئیں ہیں اس منحوس ساز کی بھی اور تیری بھی تو مجھے دوکان کے کاغذات دے گا واپس" وہ اسکی آنکھوں میں سکون دیکھ کر بولے

میں اپنی چیز اپکو کیوں دوں گا۔۔۔" وہ بولا جبکہ اشفاق صاحب نے غصے سے اسکا گریبان جکڑا بدر کافی تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کر رہا تھا جبکہ اشفاق صاحب اتنی ہی تیزی سے۔۔ زمین بوس ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

بدر نے انکے دونوں ہاتھ پکڑے اور جھٹکا دے کر اپنا گریبان چھڑایا

میں آپکی بلکل عزت نہیں کرتا نہ ہی اسطرح کہ آپ میری بیوی کے باپ ہیں اور نہ اسطرح کے میرے تایا

ایک پنچ گندی نظر رکھنے والا لالچی آدمی۔۔ جو موقع ملنے پر اپنی اولاد کو بھی

نوچ کر کھا جائے گا۔۔۔ تو یہ جو آگ اپنے اندر لگا رکھی ہے نہ اسے اپنے تک

محدود رکھو" اس نے دور دھکیلا وہ سنبھل نہ سکے اور پیچھے سوہانا تھامتی تو گیر

جاتے۔۔

تائی منہ کھولے کھڑی تھی۔۔۔۔ جبکہ انکا شور سن کر سب باہر اکٹھے ہو گئے

تھے نجمانے بیٹے کی جانب دیکھا۔

میرے کمرے سے ابھی کے ابھی نکل جائیں ورنہ۔۔ میں نکالو گا تو شاید

آپکی زیادہ بے عزتی ہو جائے گی" وہ سنجید گی سے بولا

بدر" نجمانے اسکا ہاتھ پکڑا کہ وہ کیا کر رہا تھا اپنے تایا کے ساتھ۔۔۔ لیکن

بدر نے فلحال کسی پر توجہ نہیں دی اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا

تجھے میں مروانہ دوں تو میرا نام بدل دیو" کہہ کر وہ خود ہی باہر نکل گئے سوہا

دل تھام گئی

نجما ساز کا بھی یہ ہی حال تھا جبکہ باقی سب یہ روز کا تماشہ دیکھ کر جا چکے تھے

اور تائی نے غصے سے سوہا کو دیکھا

کہا تھا تیرا باپ پاگل آدمی ہے وہ جو کہہ گیا ہے کر بھی گزرے گا نہیں دیکھے

گا یہ تیرا شوہر ہے اسکی بیٹی کا سہاگ ہے۔۔۔ وہ وہ ہی کرے گا جو چاہتا ہے تو

دے دے اسکو کا غذات "معلوم نہیں وہ فکر میں بول رہیں تھیں یہ کیا بات

تھی البتہ بدر نے تو اس بات کو اہمیت بھی نہ دی۔

تائی وہاں سے چلی گی اور۔۔ نجما نے بیٹے کی جانب دیکھا

" کیا مل رہا ہے تمھیں بدر یہ سب کر کے تمھارے علاوہ کون ہے میرا

ہم جلد یہ گھر چھوڑ دیں گے فکر نہ کریں آپ بلکہ میں کل ہی کوئی گھر رینٹ

پر دیکھتا ہوں اور یہ مجھے کیا ماریں گے کسی دن میرے ہاتھوں ہی نہ مر جائیں

" اسنے سوہا کا فق ہوتا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔

جس طرح وہ بلکل بے جان سی لگ رہی تھی

بھائی پلیز یہ کیسی بات کر رہے ہیں ہم کہاں جائیں گے "ساز بھی بولی

تمھارے بھائی کے ہاتھوں میں پوری طاقت ہے اب۔۔

کل ہی ہم یہاں سے جا رہے ہیں" اسنے کہا اور وہاں سے واشروم کی طرف چلا گیا نجما نے سوہا کی جانب دیکھا

بیٹا تم ہی سمجھا سکتی ہو یہ تو پاگل ہو گیا ہے" نجما نے آنسو صاف کیے سوہا نے سر ہلا دیا وہ دونوں بھی چلی گئیں

سوہا نے ایک نظر چاروں طرف دیکھا

کیا تھا اسکا باپ کیسا انسان بیٹی کے کمرے میں گھس کر چیزیں توڑ کر اسکے شوہر کو مار دینے کی دھمکی دے گیا تھا۔

وہ چیئر پر بیٹھ گئی تبھی بدر بھی اگیا اور اسنے اسکی جانب دیکھا جو چپ چاپ بیٹھی تھی۔۔ سر جھٹکا تھا اسنے

کچھ نہیں ہو رہا مجھے اس وہم میں جانے کی ضرورت نہیں ہے سو جاو

" تمھارے باپ کو ڈرامے کرنے کی عادت ہے

دوکان کے کاغذات کہاں ہیں" وہ سنجیدگی سے بولی۔۔

یہ تم میں سے کسی کا مسلہ نہیں ہے نہ ہی کوئی یہ سوال کرنے کا حق رکھتا ہے
مجھ سے" وہ زچ ہوتا دھاڑا تھا۔

تم کیوں نہیں سمجھتے ہو تم بہت اہم ہو میرے لیے وہ واقعی تمھیں مار دیں
گے میں پاگل ہو جاوگی بدر یہ سب بند کر دو" وہ چلا اٹھا ی اور رونے لگی

۔۔۔

انھیں کا غذات دے دو پھر ہم یہاں سے چلے جائیں گے" وہ اٹھی اسکے بازو
تھام لیے

تصور بھی نہ کرنا ایسا" اسنے غصے سے کہا اور بیڈ پر لیٹ گی سوہا کھڑی اسے
دیکھتی رہی

کچھ نہیں ہو گا تم اپنی مرضی سے فکر لے رہی ہو" سوہا نے چہرہ موڑ لیا اور
خود بھی واشروم میں چلی گئ

نہ اسنے ماننا تھا اور نہ ہی مان رہا تھا وہ گھیرے گھیرے سانس لیتی رہی پھر بھی
بری طرح رودی کہ اسکے رونے کی آواز باہر تک سنائی دے رہی تھی

کتنا روح کھینچ لینے والا خیال تھا کہ بدر اسکا نہیں رہے گا بدر جبکہ سر پکڑے بیٹھا تھا

اعتبار تو تھا اسکی دیوانگی پر۔۔۔ لیکن وہ ماضی کو چھوڑنے پر امادہ نہیں تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تایا جان کے ان الفاظوں نے رات کی نیند ہی چھین لی اللہ اللہ کر کے رات کٹی اور صبح ہوتے ہی وہ عمر کے کمرے میں آگئی وہ سکون سے سو رہا تھا جبکہ ۔۔ کروٹ لیتے ہی آنکھ کھول دی ساز ایکدم ڈر گئی وہ مسکرا دیا

شادی سے پہلے یوں انا جانا مناسب نہیں کیونکہ بندہ ناچیز نہایت بے ہودہ موقعے کا فائدہ اٹھانے والا اور۔۔ آوارہ ہے" اسنے آگے بڑھ کر اسکو کھیچنا چاہا لیکن ساز بر وقت پیچھے ہٹی

عمر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا

وہ خوش ہو گئی تھی کہ بچ گئی

" چلو۔۔۔ جب۔۔ وقت آئے گا پھر دیکھو گا

آپ بات کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں مجھے ضروری بات کرنی تھی"

وہ بولی اور متفکر سی اسے دیکھنے لگی

"مجھ سے ضروری بات کیوں کرنی ہے کیا کرنی ہے

اب آپ خاموشی سے سنیے گا نہ آپ بہت بولتے ہیں عمر" وہ منہ بنا گئ

اوکے پھر ایک کس بس اسکے بعد تم بولنا میں سنوں گا" وہ آگے بڑھا

ن۔۔۔ نہیں" وہ بھکلائی اور عمر کو غصہ چڑھا۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا ساز کا دل دھک دھک کرنے لگا وہ کیوں ائی اس سے مدد لینے۔۔ وہ پچھتانے لگی جبکہ وہ لحاف ہٹا کر اٹھا وہ پیچھے ہوتی گئ اور جلدی سے بھاگ کر صوفے کے پیچھے ہو گئ۔ دیکھو اب وقت تم ضائع کر رہی ہو"

وہ ناراضگی سے بولا

" تو۔۔ تو آپ ایسے کام کیوں

تو بیوی ہو تم میری" وہ ہلکا ہلکا اسکی جانب بڑھا اور ایکدم اسے اچک کر بیڈ پر پھینکا ساز کے اوسان خطا ہو گئے۔

Will you be my food tonight 😋 "

وہ لبوں پر زبان پھیرتا۔۔۔اسے آنکھ مارتا مکمل ڈرا چکا تھا

سازنے اپنادوپٹہ ٹھیک کیااور عمر کا قہقہہ بلند ہوا وہ ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

واہ واہ عمر خیام تمھاری اپنی ہی بیوی تمھاری حرکتوں پر اپنا دوپٹہ سیٹ کر

رہی ہے "

اچھا بولو بچہ بولو اب مزید تنگ نہیں کرنا تمھیں۔۔" وہ اسکے گال کھینچتا بولا

جبکہ ساز کی بس ہو گئ تھی

وہ۔۔۔۔میں جا رہی ہوں" وہ اٹھنے لگی عمر نے اسے دوبارہ بیٹھا لیا

بات کرو میں واقعی اب تنگ نہیں کروں گا" وہ سنجیدہ تھا ساز کو بھی لگا اب

سنجیدہ ہے" وہ مڑی اسکے جانب دیکھا۔۔۔

" ع۔۔۔عمر

یس پرینسیز" وہ اسکا روشن چہرہ دیکھ رہا تھا ساز کو اسکی نظروں سے ہی

پریشانی ہوئی

وہ۔"۔اسنے نگاہ جھکالی تاکہ بات مکمل کرے

وہ تایا جان۔۔۔۔"ایکدم وہ بلکل سنجیدہ ہو گیا

"کچھ کہا ہے تمھیں انھوں نے

ن۔۔نہیں مجھے نہیں وہ۔۔۔وہ بھائی کو مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں

وہ۔۔۔وہ چاہتے ہیں بھائی اپنی دوکان کے کاغذات واپس انھیں کر دیں تاکہ بھائی انکے ماتحت ہو جائیں اور پھر ویسی ہی زندگی گزاریں مگر بھائی نہیں دے رہے اور انھوں نے بھائی کو دھمکی دیں ہیں عمر مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے

"۔۔۔

اس فلوپ فلم میں میرا کردار ہیرو کا ہے یہ ویلن کا" وہ بولا جبکہ سا منہ بنا گئ

آپ سیریس نہیں ہوتے" وہ وہاں سے اٹھی

اچھا سوری یار اویں ناراض ہو جاتی ہو۔۔

اچھاتو تم کیا چاہتی ہو اس کہانی ایک شریف ہیرو کیطرح تمھارے بھائی کی

جان بچاو اچھا ہے مر جاے جان بچے سب کی" وہ سر جھٹک کر بولا

عمر" وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی جیسے اسکے لفظوں دل دکھا گئے تھے

آنکھوں میں پانی بکھر گیا اور پھر ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگا

اچھا سوری سوری پلیز مت رو۔۔ اچھا نہ۔۔ یار۔" وہ جلدی سے اسکے انسو

صاف کرنے لگا۔

آپ۔۔۔اپ کیسی باتیں" وہ سسکی

اچھا اب نہیں کروں گا۔۔۔ لیکن میں کیا کروں تمھارا بھائی سمجھدار ہے وہ

دیکھ لے گا" ایسے الفاظ بولتے ہوئے خود ہی منہ کڑوا ہو گیا تھا

نہیں وہ نہیں مان رہے میں کہہ رہی تھی کہ۔۔ آپ اپ۔۔" وہ کچھ جھجھک

سی گئی

" ہاں میں تمھارے بھائی کی حفاظت کروں باڈی گارڈ سمجھا ہے کیا

وہ بگڑا

سوری" ساز نے جیسے دیکھا تھا وہ پھر چپ ہو گیا

حکم فرمائیں" وہ بولا تو ساز کنفیوز بھی تھی

" آپ۔۔اپ پیسے دے دیں

تمہیں؟ نہیں

تمھارے بھائی کو" وہ سوال پر سوال کر رہا تھا

" تایا جان کو

اس سے کیا ہو گا" وہ سمجھا نہیں

وہ پھر بدر بھائی کا پیچھا نہیں لیں گے

" واہ کیا سکیم ہے میری بیوی کے پاس۔۔ شوہر کنگلہ ہو جائے

آپ" وہ کچھ بھی بولنے نہیں دے رہا تھا۔

آپ کے پاس تو بہت سارے ہیں نہ" وہ اسکے ہاتھ تھام گئی جبکہ عمر نے اسکی

جانب دیکھا

" پلیز عمر

پلیز" وہ ہنس دیا اور بڑی نرمی سے اسے بانہوں کے گھیرے میں لیا

ائندہ پلیز مت کہنا جو میرے پاس ہے وہ۔۔سب تمھارا ہے تم کسی کتے کو

دو یہ بلی کو میں کسی دن سوال نہیں کروں گا" وہ بولا جبکہ ساز کو اسکے دل کی

دھڑکن سنائی دے رہی تھی

کتنا خوبصورت لگا تھا وہ دل جو اسے چاہ رہا تھا وہ شرما سی گئ

ایک منٹ" وہ بیچ میں ہی ٹوک گیا کہ ابھی راضی نہیں تھا وہ۔

" تمھارے تایا کو پیسے دوں میں اور مجھے بدلے میں۔۔ شنی

"آپ۔۔۔اپ بہت بدتمیز ہیں

ہیلو ہیلو چیک تبھی کٹے گا جب ایک کس ملے گی۔۔

" وہ بھی تم خود دو گی سمجھی اب سوچ لو

وہ سکون سے بول کر لیٹ گیا ساز کی تو ٹانگوں میں جان ہی نہ رہی۔۔وہ مڑ

کر اسے دیکھنے لگی وہ چالاک تھا بہت شاید اسے تنگ کر رہا تھا۔

سوچنا بھی نہ مفت میں کچھ دوں گا تمھیں۔۔۔اور ہاں وہ اٹھ کر اسکے سامنے آیا

میرے ساتھ شادی کی شاپینگ کرو گی ناراض بلکل نہیں ہو گی جہاں میرا دل کرے گا میں کس کروں گا۔۔پیار کرو گا جب دل کرے گا تمھیں کمرے میں بلالوں گا جب دل کرے گا تمھارے کمرے میں گھس جاو گا اور ہاں بھوک لگ رہی ہے ناشتہ بنا دیا کرو میرا۔۔کام چور" وہ لسٹ اسے سناتا جھک کر اسکے گال چومتا وہاں سے فریش ہونے چلا گیا جبکہ ساز۔۔بے چارگی سے واشروم کا دروازہ دیکھنے لگی جہاں وہ چلا گیا تھا۔

ناشتے کی ٹیبل پر سب تھے اور تبھی سبحان اور اسکی والدہ بھی اگئیں بدر سے ملے نجما سے ملے جبکہ تایا جان مسکرا کر دیکھنے لگے اب کیا کرتا وہ۔۔۔

ساز فوراً ہی کچن میں چلی گئ تھی

ارے ساز کہاں جا رہی ہو ادھر اکر بیٹھو میرے ساتھ۔۔۔

زبردستی اسے اپنے پاس بیٹھالیا دوسری طرف سبحان بیٹھا مسکرارہا تھا

"آنٹی وہ میں کچن میں

ارے بیٹا جانے بھی دو اب ان کاموں کو" وہ بولیں جبکہ ۔۔ساز کو عمر کی فکر تھی اور چچی حسرت سے اس لڑکے کو دیکھ رہی تھی وہ انکی بیٹی کے لیے بھی تو اسکتا تھا انھیں اسی بات کی وجہ سے ساز سے چیڑ اور نفرت ہو گئ تھی

ہاں جی بدر بیٹا آپ نے کہا تھا ڈائیورس ہو جائے گی تو۔۔۔

آگے معملات بڑھائیں گے" وہ بولیں

جی لیکن" ابھی وہ جواب دیتا عمر سیڑھیوں سے اتر کر وہیں آرہا تھا سارا گھر اب یہ تماشہ کافی شوق سے دیکھنے والا تھا

تم پھرا گئے" وہ ساز کو اس بیچ سے کھینچ کر اپنے بازو کے ہلکے میں لے کر کھڑا ہو گیا۔

سازکا دم خشک ہو گیا سارا گھر اور چند اجنبی لوگ۔۔۔سب اسکی بے

ہودگی دیکھ رہے تھے کتنی باتیں بناتے وہ اسکے بازو کے ہلکے سے نکلنا چاہتی

تھی لیکن عمر خیام نے نکلنے نہ دیا

سبحان کی والدہ کو یہ خبر نہیں تھی کہ عمر واپس اگیا تھا۔

سبحان نے گھور کر اسے دیکھا۔

" یہ کیا ہے بدر

"عمر خیام نظر نہیں آتا۔۔۔یہ دیکھو عمر اور یہ ساز "عمر کی ساز

اور سنو آنٹی جی۔۔یہ میری ہے اپنے اس پھٹے ہوئے بیٹے کو سمجھا دو کہ جو

عمر کا ہے۔۔وہ اسے کسی کو نہیں دے گا کسی صورت نہیں اور یہ آخری بار

منہ سے سمجھا رہا ہوں اگلی بار تمھارے ماتھے میں گولی ماروں گا" وہ سکون

سے انکے گال کھینچ کر مسکرایا۔

ایسے کیسے۔۔۔تمھاری ہے ہم نے رشتہ ڈالا تھا

" اچھا

عمر مڑا ساز کی جانب دیکھا اسکا چہرہ پکڑا اور پورے گھر کے سامنے اسکے

چہرے پر جھکتا کہ ساز نے چہرہ چھپا لیا وہ ہنس دیا۔

کیا خیال ہے ثابت یہیں کر دوں یہ میری ہے اینڈ ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں

بائے" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا جبکہ سب دنگ نظروں سے ان

دونوں کو دیکھ رہے تھے اور وہ لے کر بھی اڑ گیا

بابو سب کے بیچ میں نہیں بیٹھ جاتے۔۔" گاڑی سٹارٹ کرتے وہ بولا لہجے

میں جتنی محبت تھی ساز نے مسکراہٹ روک کر دیکھا اسکی گاڑی کی آواز ہی

دل کی دھڑکنیں بڑھا دیتی تھی ساز کو لگا سانسیں اب بھی اوپر نیچے ہو رہیں

تھیں۔

\-

سبحان کی والدہ تو اکھڑ ہی گئیں اور بدر نے بڑی مشکل سے ان سے بات

چیت کی لیکن وہ کیس کروانے کی دھمکی دے چکیں تھیں۔

نہیں نہیں آپ کوشش کریں انشاءاللہ شادی ہوگی میری اور ساز کی سجان

" اب بھی باضد تھا

ایسا نہیں ہونے دوں گی اسکا شوہر دیکھتا نہیں تمھیں " وہ بھڑکیں

سجان نے بدر کو دیکھا

میں معافی چاہتا ہو سجان " وہ بولا تو سجان نے دانت پیس کر اسے دیکھا

لیکن مجھے تمھیں معاف نہیں کرنا میں تمھیں اچھے سے بتاوگا اور اس عمر

" خیام کو بھی اور ساز سے شادی میں ہی کروں گا

خیر پھر تمھیں عمر اچھے سے بتادے گا " بدر بھی زچ ہوتا بولا

اچھا اسے تم لوگوں نے غنڈہ بنا رکھا ہے " سجان غصے سے اگ بگولہ ہو گیا۔

نہیں ساز کے معاملے میں وہ ایسا ہی ہے تم اچھے سے جان گئے ہو اسے تو پنگے

" نہ لو جا سکتے ہو تم اب

بدر نے جان چھڑایا اندر اگیا آج اسنے گھر دیکھنا تھا تاکہ اپنی ماں کو یہاں سے

لے جائے وہ ناشتہ کر رہا تھا سوہا بھی اب اس کے ساتھ الگ ہی کرتی تھی۔

سامان پیک کر لینا" سوہانے اسکی صورت دیکھی۔۔۔ دیکھی تو سب نے ہی تھی۔

بدر میں کہیں نہیں جاوں گی یہاں سے۔۔۔ تمھارے باپ کی نشانی ہے یہ گھر ان سے جدا ہو گئیں ہوں اسطرح نہ کرو" وہ مدھم آواز میں بولیں

بدر نے ماں کو گھیرہ سانس بھر کر دیکھا

سب ٹھیک ہو جائے گا" وہ انکو تسلی دے کر اٹھ گیا۔

تایا جان نے اسے غصے سے دیکھا تھا وہ نظر ہی نہ آئے تو ہی اچھا تھا۔

شادی کی شاپینگ کروائی تھی اسنے ساز کو اور وہ اتنا خوش تھا کہ اسنے سب کو شاپینگ کے لیے پیسے دیے تھے۔۔

اور کسی نے بھی انکار نہیں کیا اور وہ پانی کیطرح پیسہ اڑانے لگ گیا لیکن اسنے اب تک اشفاق صاحب کو نہیں دیے تھے اپنی شادی کی خوشی میں وہ بری طرح مگن تھا جبکہ بدر گھر ڈھونڈ چکا تھا نجما یہاں سے جانے پر راضی نہیں

تھی وہ کیسے ان کو چھوڑ کر نکل سکتا تھا تبھی بلاخر وہ بھی یہیں تھا۔۔اور سوہا نے محسوس کیا تھا وہ ایک بار پھر اسکو اگنور کر چکا تھا۔

اور دوسری طرف۔۔۔عمر کی شادی

دل دکھ رہا تھا اسکا کہ وہ محبت کیوں نہیں کر سکتا اس سے۔۔

لیکن اب تک کوئی جواب نہیں ملا تھا اسے اس بات کا وہ اسی طرح اجنبی ہو گیا اسے لگتا تھا وہ پاگل ہے جو چند لمحوں کی اسکی توجہ پر ہر تلخ بات کو بھلا دیتی ہے اس امید سے کہ شاید اب کچھ بہتر ہو جائے شاید وہ۔۔وہ اسکو محبت کی نگاہ سے دیکھے اپنے سینے پر اسکا ہر وار سہنے کے باوجود بھی اسے کچھ حاصل نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ گھر کے چھوٹے سے لون میں بیٹھی تھی۔۔۔بہت کچھ تھا جو دماغ میں چل رہا تھا۔۔

عمر نے وہ گاڑی یوز کرنا چھوڑ دی تھی معلوم نہیں وہ کیسے آتا جاتا تھا وہ گھر میں داخل ہوا تو کسی سے فون پر بات کر رہا تھا سوہا نے اسکی جانب دیکھا اور ایزہ کی ریکوسٹ یاد آ گئی۔

کیا وہ اب بھی خود غرض ہو جائے کہ عمر اپنی ہی بہن کو اپنی خوشی میں شامل نہ کرے کیسے کیسے ممکن تھا یہ اسنے سر اٹھایا وہ اسکے سر پر ہی کھڑا تھا

وہ گھیرہ سانس بھر گئی

تم بڑی بے مروت ہو۔۔ مجال ہے کسی چیز میں ہیلپ بھی کرو" وہ موبائل پاکٹ میں ڈال کر بولا۔

سوہا نے اسکی جانب دیکھا اسکا دل اسکے کانوں میں دھڑکنے لگا تھا کیا وہ بتا

دے اسے۔۔۔

کیا وہ سچ بتا دے۔۔۔ اسکے بعد۔۔۔ اسکے بعد اسکی شکل بھی نہیں دیکھے

" گا۔۔۔ وہ کیا کرے

کیا ہوا بھئی" وہ اسکے آگے چٹکی بجائے اسنے جبکہ سوہا ہوش میں آئی۔

" وہ میں۔۔۔وہ تمھیں بہت اہم بات بتانا چاہتی ہوں

کیا" اسکے بھکلانے پر وہ کچھ تیوری چڑھا کر بولا

وہ۔۔م" ابھی کچھ بولتا کہ اسکا فون بجنے لگا۔

ہاں یار ڈیکوریشن میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے

نہیں یہیں کروں گا ہاں ٹھیک ہے" اسنے کال بند کی

" ہاں بولو

عمر" سعود کی پکار پر وہ مڑا

عمر" سوہا میں بعد میں سنو گا تمھاری بات وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ سوہا کہ حلق میں سب پھنس گیا وہ یہ بوجھ خود پر سے اتارنا چاہتی تھی" اسے علم نہیں تھا بدر کب گھر میں ایا کب وہ کمرے میں گیا وہ اپنے خیالات میں اسطرح مگن تھی کہ اندازا نہ ہوا وہ اندر کمرے میں آئی وہ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔

سوہا کو حیرانگی ہوئی مگر سوال کوئی نہیں کیا۔

کیا بتانا چاہتی تھی تم اسے " اسکے سوال پر سوہا نے مڑ کر دیکھا

سب سچ " وہ بس اتنا ہی بولی

پاگل ہو گئی ہو تم " وہ غصے سے بولا۔

اس میں پاگل پن والی کیا بات ہے ایزہ کا کوئی قصور نہیں وہ کیوں دور رہے

" یہ اپنے بھائی کی خوشیاں شامل نہ ہو

" تم زیادہ مہان بننے کی کوشش نہ کرو وہ جان سے مار دے گا تمھیں

ٹھیک ہے " وہ جیسے تھک گئی ہو بدر حیرانگی سے دیکھنے لگا اسکا بازو چھوڑ دیا۔

جان بوجھ کر مجھے ایمپریس کرنے کے لیے یہ سب کر رہی ہو " وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔

نہیں تم صرف مجھے تھکا رہی ہو اور میں واقعی تھک گئی ہوں مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے بدر ہماری زندگی ایسی ہی ہے ایک دوسرے سے الگ۔۔۔

" وہ کہہ کر باہر نکل گئی بدر نے ٹیبل پر لات ماری اسکا رویہ سخت زہر لگ رہا تھا یہ ٹھیک ہے لڑتی بھڑتی تاکہ وہ جیسا بھی رویہ رکھتا جائز کرتا یہ کیا جھکتی

ہی جا رہی تھی ۔۔اور وہ اپنے اندر ہی اندر ۔ناجائز سمجھنے لگ گیا تھا اسکے ساتھ جو بھی کر رہا تھا۔

اسنے ایک خط لکھا اور وہ خط ۔۔۔ عمر کے کمرے میں دینے آگئی ۔۔

اسنے دروازہ بجایا وہ لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا

اوہ ۔۔ہائے فرینڈ ادھر او تمھیں ایک چیز دیکھاو میری تو بیوی نواب زادی ہو گئی ہے " وہ بولا ۔۔اور اسکی سمت لیپ ٹاپ کر دیا

" دیکھو کل کے لیے یہ سیٹنگ کروا رہا ہوں کیسی ہے

بہت اچھی ہے " وہ مسکرائی اور پیپر اسکی ٹیبل پر رکھ دیا کچھ نہیں بولی تھی وہ

۔

اچھا یہ بتاو تمھاری شاپنگ ہو گئی " وہ بولا ۔۔اور پیچرز چینج کرتا دیکھنے لگا تھا

۔

ام ۔۔ہاں جو ہے پہن لوں گی " وہ بولی اور مسکرا کر اٹھنے لگی

یعنی وہ تھارے نودولتی شوہر نے تمھیں کچھ نہیں دلایا ابھی تک" وہ اسکی شکل دیکھنے لگا

وہ مجھے اس قابل سمجھتا ہی نہیں پھر میں نے بھی خود کو سمجھنا چھوڑ دیا

میرے پاس ہیں تم ٹینشن نہ لو" عمر نے لیپ ٹاپ بند کیا گھیرہ سانس بھرا۔

" اوان دونوں بہن بھائیوں کو جلاتے ہیں

" عمر نہیں

" چپ کرو تم

" وہ غصہ کرے گا

کرتا رہے" وہ پکڑ کر اسے باہر لے ایا اور سکون سے باہر لے جانے لگا

ساز نے حیرانگی سے دیکھا تھا جبکہ بدر نے بھی

وہ آگے بڑھ کر روکتا کہ وہ جا چکے تھے

غصے سے خون کھول گیا منع بھی کیا تھا پھر بھی چلی گی تھی وہ۔۔۔

وہ اداس تھی۔۔خود پر شرمندہ تھی اپنے ماضی پر شرمندہ تھی اتنا سب ہونے کے باوجود وہ اسکے ساتھ واقعی دوستانہ رویہ رکھتا تھا کبھی سوہا نے اس سے بات تک نہیں کی تھی اور اب وہ سوچتی رہی عمر بولتا رہا۔۔

اور وہ پیپر وہیں رہ گیا

لیکن اسنے سوہا کو بہت کچھ دلوایا تھا بہت مہنگا بہت ہائی کلاس پانچ پانچ ہزار کا سوٹ پہن کر خود کو بہت ماہر سمجھنے والی لڑکی کو آج اندازا ہوا کہ چالیس ہزار کا بھی کوئی ڈریس ہوتا ہے جو خرچ کرتے ہوئے ایک لمحہ بھی نہیں لگا رہا تھا

۔

اور ایک بدر تھا اب تک کمرے میں ہیٹر نہ لگا سکا اسکے ساتھ رہتے موڈ واقعی فریش ہو گیا

ان دونوں نے اتنی سردی میں ائسکریم کھائ اور کچھ پکس بھی لیں

سٹیٹس پر لگا کر شوہر کو جلنا" وہ ہنسا۔

خوش ہو" وہ بولی

"بہت یوں لگتا ہے زندگی میں پہلی کوئی خوشی ملنے جا رہی ہے۔۔

وہ مسکرایا تو سوہا بھی مسکرادی

سوری عمر میں نے اگر کبھی تمھارا دل دکھایا ہو" وہ شرمندگی سے بولی

اوہ تم میری دوست ہو یہ سوتیلی بہن والا رشتہ مجھے بنانا ہی نہیں سو چل کرو

"وہ مزے سے بولا۔

وہ سر ہلا گئی عمر اسے پارلر لے گیا

" یہاں کیوں لائے ہو

" او تو سہی

تم بھی جاوگے" وہ ہنستا ہوا اسے اندر لے گیا اور اسکے بعد اسنے سوہا کے فیس

ٹریٹمنٹ سٹارٹ کرا دیے تھے دنیا میں پیسہ سب کچھ ہے پیسہ آپکے پاس ہو

تو آپ دنیا کے سب سے حسین انسان ہو اور یہ بات واضح تھی

وہ دونوں رات گئے گھر لوٹے تھے عمر صاحب تو کمرے میں جا چکے تھے

معلوم نہیں کیوں سوہا کا دل کیا جا کر وہ پیپر پھاڑ دے وہ اسے سچ نہ بتائے وہ

اسے کمرے میں جاتا دیکھتی رہی اور تبھی ابو اور ارہم بھی اگئے

کہاں گئی تھی تم اس آوارہ کے ساتھ "ارہم بھڑ کا تو سوہا نے گھیرہ سانس لیا

بھائی ہے میرا تمھیں کیا مسلہ ہے "اسنے سنجید گی سے کہا۔

وہ بھائی نہیں ہے تمھارا یہ بھائی ہے ہو کیا گیا ہے سوہا تمھیں "امی بھی بولیں

تو وہ تلخی سے مسکرا کر وہاں سے جانے لگی۔

بات سنو میری "ابو کی سخت آواز پر وہ مڑی

آئندہ عمر کے ساتھ کہیں مت جانا اچھا آدمی نہیں ہے یہ کوٹھے والی کا بیٹا

ہے تمہیں بھی کوٹھے پر بیٹھا کر بیچ دے گا آئندہ مجھے اس کے ساتھ کہیں

نظر مت آنا" سوہا کے رنگ ایکدم اڑے تھے۔۔۔ وہ باپ تھا وہ ان سب کا باپ تھا۔۔۔

اتنی نفرت ایک ہی اولاد سے کیوں وہ شاید اسکا احساس کر رہے تھے لیکن عمر۔۔اسنے اوپر دیکھا اوپر سنجیدگی سے وہ یہ سب سن رہا تھا

لیکن انھیں رتی بھر بھی اس بات کی پرواہ نہیں تھی۔۔وہ کچھ بھی سنتا پہلے کبھی اسکا احساس نہیں کیا تھا تو آج اچانک کیسے کر سکتے تھے وہ۔۔۔ عمر کمرے میں واپس چلا گیا جبکہ سوہا کو بے ساختہ رونا آ گیا۔

آپ باپ ہیں اسکے ناز آنٹی مڑ چکیں ہیں اپ ایک انسان کو اتنی تکلیف نہ دیں ابو کہ قیامت والے دن آپکی معافی نہ ہو" وہ بول گئی آج وہ اپنے باپ کو بول گئی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ اسے سب کے حقیقی روپ نظر آنے لگ گئے تھے۔۔۔

اشفاق صاحب کو اتنا غصہ چڑھا اس بات پر کے اگے بڑھ کر پہلی بار سوہا کے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مارا کے وہ صوفے پر جا کر گیری

قیامت والے دن میری معافی نہیں ہو گی میری ارے تہجد گزار پانچ وقت

کا نمازی ہوں میں اور تیری اتنی جرت تو مجھے منہ اٹھا کر یہ بات کہے کہ

" میری معافی نہیں ہو گی۔۔

" اشفاق صاحب بیٹی ہے اپکی

بھاڑ میں گیٔ" (گالی)

تایٔ جان بیٹی پر چھاوں بن گیئں پہلی بار جو اسپر ہاتھ اٹھا تھا

مارنے دیں اپ انھیں آپ دیکھیے گا اللہ انھیں کبھی معاف نہیں کرے گا

فرعون والی صفت ہے ان میں" وہ اپنی ماں سے بولی جبکہ شور شرابے کی

آواز پر سب سے پہلے بدر نکلا تھا معلوم نہیں انتظار کرتے ہوۓ اسکی انکھ

لگ گیٔ تھی

اور تایا جان اسکی اس بکواس پر ہتھے سے اکھڑ رہے تھے تایٔ جان بیٹی کا منہ دبا

رہیں تھیں کہ وہ جتنا بولے گی انھیں اتنا غصہ چڑھا گا

بیچ عورت۔۔۔" وہ دوسرا ہاتھ اٹھاکہ بدر نے فوراانکا ہاتھ پکڑ کر پیچھے دھکیلا۔۔۔

"یہ کیا حرکت ہے

" تیرا مسلہ نہیں ہے تو دور ہو

بیوی ہے یہ میری" وہ دھاڑا اور اسکی دھاڑ پر جیسے گھر کا ایک ایک شخص ۔۔۔ سہم اٹھا تھا آج تک اسنے بہن پر اٹھتا ہاتھ نہیں روکا کیونکہ تب ہمت نہیں تھی شاید۔۔اور اختلاف بھی کرتا تو دب جاتا سینے پر تکلیف سہتا رہا تھا لیکن آج اسکے بازوں میں طاقت بھی تھی ہمت بھی

ناچے گی یہ تیری بیوی کوٹھے پر وہ نچوائے گا اسے۔۔۔

تو دیکھ لیو۔۔یہ جتنا اسکے پیسے پر عیاشی کا سوچ رہی ہے منحوس کماتا ہی عورت کی بولی لگا کر ہے ورنہ کہاں سے آتا ہے اسکے پاس اتنا پیسہ۔۔کاروں کے خزانے دبا کر بیٹھا ہے کیا۔۔۔"سازنے فوراا وپر دیکھا تھا۔۔وہ تقریبا بھاگی تھی اوپر وہ ذہنی ڈپریشن میں جاتا تھا اپنے باپ کی ان باتوں پر۔۔۔

عمر" اسکا دل دھک سے رہ گیا جب دروازے کو لاک دیکھا۔

آپ ایک ظالم انسان ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ آپ میرے باپ ہیں"

سوہا غصے سے بولی تھی

تجھے تو میں" وہ آگے بڑھ کر اسکا منہ نوچ لیتے کے بدر نے انھیں پھر دور دھکیلا

میں اپکے ہاتھ توڑ دوں گا اپنی اوقات میں رہیں آپکے پاس اپنی بیوی ہے اسپر ہاتھ صاف کریں اور سچائی سنی کیوں نہیں جاتی آپ سے میں تو آپکے انجام کے انتظار میں ہوں۔۔" انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ غرایا تھا جبکہ ارہم دور کھڑا یہ تماشہ دیکھ کر ہنس رہا تھا۔

تایا جان کا بی پی ہائی ہو رہا تھا۔۔۔۔

آئندہ میری بیوی پر ہاتھ اٹھائیں گا چاہو تو آپکے اس گھر پر لات مار کر جا سکتا ہوں لیکن اس گھر پر میرا حصہ ہے میرا حق ہے لیے بغیر تو کہیں نہیں جاوں گا" وہ مڑا اور سوہا کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے کمرے میں لے گیا جبکہ ساتھ ہی اپنی

ماں کو بھی وہاں جانے کا کہا تایا جان نے گالیاں دے دے کر اپنا حلق خشک خود ہی کر لیا تھا۔

اتنا غصہ اتنا غصہ تھا انھیں کہ اب وہاں صرف ساز دیکھ رہی تھی وہ جیسے جنونی ہو گئے اس وقت بس نہیں چل رہا تھا گھر کے ایک ایک فرد کو جان سے مار دیں وہ اوپر کی جانب بڑھے اور تائی جان نے پہلی بار انھیں روک تھا

بس کریں اشفاق صاحب" وہ بولیں مگر وہ انھیں دھکیلتے اوپر چڑھ گئے

ارہم ارہم اپنے باپ کو روک بیٹے یہ کیا ہو گیا ہے اسے" وہ بولیں ارہم نے سر جھٹکا

اچھا ہے پیٹے" وہ مزے سے بولا

ساز کا دم خشک ہو گیا اور وہ ساکت کھڑی رہ گئ جبکہ۔۔۔تایا جان اس سے پہلے اسپر ہاتھ اٹھاتے دروازہ کھلا اور عمر نے اسے اندر کھینچ کر دروازہ بند کر لیا۔

جبکہ انھوں نے لات ماری تھی اسکے دروازے پر۔۔۔

تم سب جھنمی ہو" گالیاں بکتے وہ وہاں سے اتر گئے جبکہ ارہم کو غصے سے دیکھا

" کبھی باپ کی حمایت بھی لے لیا کر

آپ اپنی حمایت کے لیے خود ہی کافی ہے گبر گبر ہیں اپ۔۔۔" وہ چاپلوسی کرنے لگا

تو دیکھ میں سن سب کے ساتھ کرتا کیا ہوں" تائی جان دونوں باپ بیٹوں کو دیکھ رہی تھیں حیرانگی سے

اسنے پتھر کے ہوئے اسکے وجود کو اندر کھینچا۔۔ وہ اسکے سینے سے اگلی عمر پوری طرح نشے میں دھت تھا۔

کیوں مرنے والے کام کرتی ہو" وہ بولا جبکہ ساز کو بڑی طرح اسپر ٹرسٹ آیا اور اسنے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا اور رو پڑی۔۔ اسکے کانپتے ٹھنڈے ہاتھ اسکے چہرے پر تھے

ہے۔۔رونا نہیں ابھی تو ہمارے شادی ہو گی ویسے۔۔سونے ایک بات تو بتاو" وہ دور ہوا۔۔اور بوتل سے منہ لگا کر اسنے بوتل کو ٹیبل پر رکھ دی

تمہیں لگتا ہے میں تمہیں کوٹھے پر بیٹھادوں گا" اسکے سوال پر وہ تڑپ گئی تھی۔۔۔

وہ اسکی جانب بڑھی

نہیں بلکل نہیں آپ اپ پلیز تایا جان کی باتوں کو دل پر نہ لیں" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

" میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں مگر بڑی زور سے لگتی ہیں

وہ بیڈ پر غیر گیا بوتل ہاتھ میں اٹھا چکا تھا اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ آنکھیں بند کیے لیٹا شراب کی بوتل اندر اتار رہا تھا۔۔ساز کا بس نہیں چلا وہ اسکی ساری تکلیفیں اندر اتار لے۔۔۔اسنے وہ بوتل پکڑ لی

مجھے بھی پینی ہے" وہ جلدی سے بولی۔۔اور اپنی آنکھیں صاف کیں

عمر نے نشے سے بھرپور نگاہیں اسپر اٹھائیں

واقعی" وہ مسکرادیا ساز نے سر ہلایا۔۔۔

لیٹو" وہ بولا آنکھوں میں بے ساختہ اسی گرمائش اتری کہ ساز کا پورا وجود

ایکدم ہی جل اٹھا۔

یہ کیا فضول باتیں وہ بول چکی تھی۔۔۔۔

" لیٹ جاؤ۔۔اور یہ دوپٹہ اتار دو

ساز کا دم ہی نکل گیا۔۔اسکے اندر ہلنے کی ہمت نہیں رہی عمر کا قہقہہ بلند ہوا

۔۔۔۔۔

مولانی" وہ سر جھٹک گیا۔

"آپ نہ پیا کریں

مجھ سے ایسی باتیں نہ کرو وہ سنجیدگی سے بولا

پلیز نہ پیا کریں حرام ہے یہ سخت گناہ ہے آپ کیوں گناہ کمانا چاہتے ہیں"

میں نے کہا نہ مجھ سے ایسی بات نہ کرو" کھانے کو ڈالا تھا وہ وہ سہمی مگر ہار

نہیں مانی

"عمر پلیز میرے لیے چھوڑ دیں
تم اتنی اہم نہیں ہو میرے لیے" وہ سر جھٹک کر بالکنی میں اگیا۔
ساز کے دل میں چھبی معلوم نہیں ٹھان چکی تھی آج وہ اسکے نزدیک گئ۔۔
وہ گرل کے پاس کھڑا ایک سرد رات جس میں روم روم کھڑا ہو جائے اس
میں کھڑا اسکون سے ٹھنڈی ہوا کو اپنے بدن پر سہتا پی رہا تھا
ساز بے کانپتے ہاتھوں سے خود پر سے دوپٹہ اتارا۔۔
وہ ایک چڑیا کے معصوم بچے کیطرح کانپ اٹھی اپنے قدموں کو لاکھ روکنے
کے باوجود آج وہ۔۔۔اسکے سے شراب ہٹانے کی کوشش کا ارادہ بناتی
اسکی جانب بڑھی تھی۔۔۔اور کانپتے ہوئے اسکے پہلو میں کھڑی ہو گئ
۔۔۔
عمر نے مڑ کر دیکھا۔
لمبے ریشمی بال جن کی الجھی ہوئی چوٹیاں۔۔۔اسکے کمر تک جا رہی تھی
شفاف وجود۔۔۔اسکی گردن اسکے گلے کی گہرائ۔۔۔

اسکے وجود قیامت سامنظر لیے اسکے سامنے تھا وہ نشے سے بہکا ہوا خود کو محسوس نہیں کر پایا تھا کہ اسکے سامنے آنے سے بس اسے ہی دیکھتا رہ گیا

۔۔۔

اسکے گال پر ہاتھ رکھا بوتل سائیڈ پر رکھ دی۔

بیٹھو" حکم دیا اسکے انداز میں حکم ہی ہوتا تھا۔۔

وہ بیٹھ گئی۔۔۔

عمر نے شراب کی بوتل اور اسکا موازنہ کیا

ساز کو بہت برا لگا۔

بلاشبہ تمھارے اندر اس سے گئی گناہ زیادہ نشہ ہے۔۔۔ مگر جان عمر میں اپنی عادت ترک کبھی نہیں کر سکتا۔۔۔ میرے غم مجھے جینے نہیں دیں گے"

اسکی ٹھنڈی انگلیاں ساز کے وجود پر تھیں

ساز نے اسے بھیگی نگاہوں سے دیکھا اور اسکا ہاتھ جھٹک کر اٹھی اور اپنا دوپٹہ اٹھا کر وہاں سے چلی گئی۔۔

دروازہ غصے سے کھینچ کر مارا تھا اور عمر نے وہیں منہ سے بوتل لگالی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بدر نے اسکی جانب دیکھا اور اسکے چہرے پر تھپڑ کے نشان دیکھے۔۔۔
تھپڑ کے نشان بڑے واضح تھے بدر نے اسکی آنکھوں میں دیکھا
زبان چلانے کے جتنے جوہر ہیں میرے ساتھ پورے کرلیا کرو میں اگلی بار
" تمھارے باپ کا لحاظ نہیں کروں گا
"تم نے بھی مجھے یوں ہی مارا تھا یہ نئے نشان نہیں ہیں
اسنے اسکے ہاتھ جھٹکے اور اسکے پاس سے چلی گئی۔۔واشروم سے چہرہ دھو کر
اسنے اپنی آنکھوں سے نکلنے والے انسوؤں کو آج بہت بے دردی سے رگڑا
تھا۔۔
بے حسی بھی کمال ہے غم سے دور رہتا ہے انسان لیکن احساس نے تو اسے
تکلیف سے دھرا کر دیا تھا۔

وہ باہر آئی اور لیٹ گئی ہو سکے تو کمرے میں ہیٹر لگوا لو" اسنے نارمل کہا لیکن ایسا لگا طعنہ مارا ہو بدر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا اور وہ لیٹ گئی کروٹ لی اور آنکھیں بند کر لیں جبکہ بدر نے لائیٹ آف کی اور جب وہ اپنا بلینکیٹ لینے لگا تو ایک نگاہ اسے دیکھا اور اسپر اپنا بھی ڈال کر اسکے بلینکیٹ میں لیٹ گیا اور اسکی کمر کے اندر ہاتھ ڈال کر اسے خود سے نزدیک کر لیا تھا۔۔۔۔

اتنی اچھی نہ بنو کہ مجھے تم سے انسیت ہونے لگ جائے میں تم سے محبت نہیں کرنا چاہتا" وہ بولا اسکی گردن میں چہرہ چھپالیا۔

معلوم نہیں کیسی سی خوشبو محسوس ہوئی کہ اپنے آپ اسکی گردن پر پیار کرتا وہ آنکھیں بند کر گیا جبکہ سوہا ایک ہی جگہ کو سکت نظروں سے گھور رہی تھی

\-

میری بات سنیئے گا اور توجہ سے سنیئے گا" وہ بولا۔۔ شاہنواز کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

سنیا یئے" وہ اپنی شرارتی بلی کو دیکھنے لگا۔

اب اگر میرے موبائل میں نیٹ نہیں چلا تو میں اپکا لیپٹاپ توڑ دوں گی" وہ اسکے بازو سے سر اٹھا کر دیکھنے لگی

میں ڈر گیا ہوں" وہ بولا

"شاہ

ہممممم مائے پرنسیز" وہ اسکے گال کو بار بار چومتا بولا تھا جبکہ۔۔۔ ایزہ شرما سی گئی۔۔۔۔

چلو اٹھو شاباش بہت دیر ہو گئی بستر میں اٹھ کر ناشتہ کرو اب میرے بچے کی بھی پیٹ میں بھی کچھ ڈالو" وہ بولا

ہممممم پہلے نیٹ نہیں چل رہا" وہ منہ بنا کر بولی

بات سنو میری اٹھا کر تمھارا یہ ٹیب یہ موبائل پھینک دوں گا اٹھ کر فریش ہو فاسٹ " وہ بولا جبکہ وہ مڑ مڑ کر اٹھی اور ۔۔۔ شاہنواز نے اسکے اوپری بٹن بند کیے ۔۔۔

اور اسکے ہونٹوں پر پیار کر کے اسکا گال تھپتھپایا

جاو جلدی سے " وہ اٹھ گیٔ اور بیڈ سے جمپ کی ۔

شاہنواز ایکدم آگے بڑھا کبھی زمین پر گیرتی وہ ہنسنے لگی تھی اسے ڈرا کر ۔۔۔۔ شاہنواز ضبط سے اسے دیکھنے لگا ۔۔۔۔۔

اور وہ واشروم میں بھاگ گیٔ

شاہنواز نے سر نفی میں ہلایا اور خود بھی اٹھا تبھی دروازہ بجا کر عائشہ کمرے میں آگیٔ

شاہنواز نے فورا اپنی شرٹ اٹھا کر جسم پر ڈالی اور بستر چھوڑ کر اٹھا

وہ " وہ شاہنواز کو دیکھتی ۔۔۔ ادھر ادھر دیکھنے لگی ایزہ نہیں تھی

" نیچے کوئی آیا ہے ایزہ کا پوچھ رہا ہے

ملازموں کو کہہ دیا کرو خود مت آیا کرو" سنجیدگی سے کہہ کر وہ اٹھ گیا۔

شاہنواز کی جانب عائشہ نے دیکھا اور سر ہلا گئ

میں دیکھتا ہوں جائیں اپ یہاں سے" وہ بولا اور عائشہ کمرے سے نکل گئ

اسے عائشہ کی نظروں سے کوفت ہوئی اس سے پہلے بھی وہ ہر بار رہنے آتی تھی دادی جان کی وجہ سے لیکن اس سے پہلے اسکی آنکھوں میں یہ حرکات نہیں دیکھی تھی اسنے جواب دیکھ رہا تھا ایزہ تو پاگل تھی اگر اندازا لگا لیتی تو اسکی جان کو اجاتی

وہ فریش ہو کر آئ۔۔

اور شاہنواز فریش ہونے چلا گیا اور ایزہ تیار شیار ہو کر نیچے اگئ

کیسی ہو ایزہ" عائشہ نے معمولی سا اسے دیکھا

اسلام علیکم عائشہ آپی" وہ مسکرائی۔

وعلیکم سلام ایکچلی میں کمرے میں آئی تو شاہ تھا بس تو تم سے ملنے کوئی ایا ہے

" لون میں ہے لڑکا ہے

عمر بھائی" وہ ایکدم اچھلی۔۔۔۔

عائشہ نے اسے بھاگتے ہوئے دیکھا اور۔۔۔۔۔ وہ دادی جان کی ہائے ہائے

سنے بنا باہر بھاگی وہ لون میں کھڑا تھا پیٹھ موڑے

ایزہ بھاگی اور اس سے چند قدموں کے فاصلے پر رک گئ

عمر مڑا اسکی جانب دیکھا ایک لمبی سانس اسنے کھینچی تھی۔۔۔

عمر بھائی" وہ اسے بے تابی سے دیکھ رہی تھی عمر نے اسکی جانب قدم اٹھائے

اور۔۔۔ اسنے خود سے لگالیا۔۔۔

ایزہ کو لگا وہ غش کھا جائے گی

کیا سوہا نے بتادیا تھا سب انھیں۔۔۔۔ عمر اسکو خود میں بھینچے کھڑا تھا

نانی جان وہ تو اس مرد کے سینے سے لگ گئ" عائشہ بولی جبکہ انھوں نے سر

جھٹکا بھائی ہے اسکا۔

اچھا" عائشہ بیٹھ گئ سامنے کا منظر دیکھنے لگی

تب تک سیاہ شلوار سوٹ میں شاہنواز نیچے اترااور اسنے سفید بہت نرم شال شانوں پر ڈال رکھی تھی وہ دادی جان کے پاس آیا دادی جان نے اسے دعائیں دے ڈالیں۔

عائشہ اسے حسرت سے دیکھنے لگی اسنے یہ سوچا شاہنواز اس سے شادی کرے گا لیکن شاہنواز نے پہلے ناز سے محبت کی پھر اس لڑکی سے شادی کرلی جو اسکی بیٹی لگتی تھی لیکن بیوی تھی اسکی۔۔۔

شاہنواز تھوڑی دیر وہاں کھڑا ہوا اور پھر وہ زمیر سے بات کرنے لگا۔۔

مجھے آج رات کا سارا پلین چاہیے عمر کہاں فنکشن کر رہا ہے کیا کھانا ارینج کرنا چاہتا ہے کن لوگوں کو بلانا چاہتا ہے سب سب مجھے پتہ ہونا چاہیے اور مین سوال وہاں "ایکدم اسکے قدم زمین نے جکڑے اور وہیں عمر خیام نے نگاہ اٹھائی اور دنوں کی نظریں پتھرا گئیں

شاہنواز کو لگا جیسے فلحال وہ ہل بھی نہیں سکتا۔۔ زمیر البتہ مسکرانے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا عمر یہیں پر ہے شاہنواز نے ایک خونی نگاہ زمیر پر ڈالی اور

اسکی مسکراہٹ دم توڑ گئی شاہنواز نے آنکھیں سکیڑ کر اسپر خاموش نگاہ ڈالی

اور۔۔وہیں رک گیا

عمر ایزہ سے الگ ہوا۔۔

اسکی آنکھوں میں الجھن تھی اسکی آنکھوں میں حیرانگی تھی اسکی آنکھوں

میں معلوم نہیں کیا کیا تھا شاہنواز کو لگا اسکا دل دھل گیا ہو۔۔۔

ایزہ مسکرا کر آگے آئی

یہ شاہ ہیں بھائی" عمر ایزہ کی سنے بنا اسکی جانب بڑھنے لگا۔

عمر کی آنکھوں میں جو بے یقینی تھی شاہنواز حلق تر کر گیا۔۔

وہ مسکرا دیا

عمر بھی پھیکا سا مسکرایا لیکن سمجھ اب بھی نہیں آسکا تھا

اپ "بس اتنا ہی بولا

یار سرپرائز تھا تمھارے لیے تم پہلے ہی جان گئے" وہ بات کو کور کرنے کی

کوشش میں تھا لیکن بات میں وزن نہیں تھا

م۔۔ مطلب کیسا سرپرائز" وہ سمجھا نہیں اب بھی اسکی آنکھوں میں سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

میری جان میرے شیر کیا ہوگیا۔۔۔۔ دیکھو ہمارا قریبی رشتہ نکل آیا" وہ اسکے شانے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتا بولا۔

آپ۔۔۔اپ نے مجھے بتایا نہیں" وہ سوال کر رہا تھا۔

شاہنواز کو دنیا میں سب سے زیادہ خوف دو ہی باتوں سے آتا تھا عمر کے سوالوں سے اور یہ جان جانے سے کہ شاہنواز کون ہے۔۔۔

تمھارے شادی کا سرپرائز تھا نہ" وہ مسکرایا

کافی عجیب سرپرائز ہے" وہ حیران تھا۔۔۔

شاہنواز کا دل بیٹھ رہا تھا ایزہ بھی سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

شاہنواز نے اسکو گلے سے لگایا اسکا چہرہ پکڑا

" ٹینشن کس بات کی ہے۔۔۔ بھئی

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا" عمر کی پیشانی پر تیوری تھی۔

شاہنواز نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔

ایکچلی۔۔ یہ سرپرائز تھا میں جانتا تھا یہ بات اور سوچا تھا تمھاری شادی پر دوں

" گا پھر شادی ان حالات میں ہوئی اور آج ہم دونوں نے آنا تھا

یہ واقعی سرپرائز تھا نہ " وہ اسکا چہرہ دیکھنے لگا

ہاں نہ " وہ پھیکا سا مسکرا دیا۔۔

عمر نے ایک طویل سانس کھینچا کھل کر مسکرایا اور آگے بڑھ کر اسکے سینے

سے لگ گیا۔۔۔

آپ پر تو مجھے خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔۔۔" وہ بولا تو شاہنواز جیسے ختم

سا ہونے لگا اسکی کمر پر ہاتھ رکھا کر تھپتھپایا

"پریشان نہیں ہونا میں ہوں نہ

وہ بولا جبکہ عمر اب بھی بے یقین تھا ائ تھنک مجھے چلنا چاہیے ابھی میں ٹھیک

نہیں فیل کر رہا۔۔ ایکدم اتنے دھچکے برداشت نہیں کر پا رہا" وہ ہنسا وہ

مسکراہٹ میں بات ہی نہیں تھی ایزہ خاموشی تھی وہ جا رہا تھا۔۔۔

جبکہ ۔۔۔ شاہنواز نے ایزہ کے گال پر ہاتھ رکھا اندر جاو میں آتا ہوں

لیکن "آتا ہوں نہ وہ مسکرایا ہلکا سا اور جیسے ہی ایزہ اندر چلی گئ۔۔۔

شاہنواز آگے بڑھا خاموشی سے ساتھ زمیر بھی چل رہا تھا۔

اور جیسے ہی وہ کچھ فاصلے پر آئے شاہنواز نے زمیر کے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مارا

اور اتنے مکے مارے کے اسکی ناک سے خون بہنے لگا یہاں تک کے مارتے

مارتے اتنے جنون پر اتر گیا کہ اسکی گردن دبادی جبکہ زمیر چلانے لگا تھا۔

تمھیں پتہ ہے عمر کون ہے تم کیسے جانتے ہو عمر کو۔۔ تم جانتے تھے عمر

یہاں ہے تم نے مجھے جان بوجھ کر انفارم نہیں کیا۔۔" وہ اسکی گردن پر

پاوں رکھ کر کھڑا ہو گیا

اسے اب میری وجہ سے تکلیف ملی ہے میں تمھیں جان سے ماردوں گا" وہ

دھاڑا جبکہ زمیر کچھ بول نہیں سکا شاہنواز کے پی آئے نے اسے دور کیا

اور زمیر اٹھ کر ہاتھ جوڑ گیا تھا ۔۔۔ شاہنواز نے سب کو جھٹکا اور ۔۔۔ اب تک اسکا دل نہیں سنبھلا تھا عمر کے دل کی کیفیت پر وہ جیسے مر رہا تھا

" عمر یہ خط شاید وہ خط ہے جو میں تمھیں کبھی دینا نہیں چاہتی "
لیکن میری مجبوری ہے کہ میں اس بوجھ تلے اب مزید جی نہیں پاوں گی
مجھے معلوم نہیں ہے کہ اسکو پڑھ کر تم مجھ سے شاید زندگی میں کبھی بات کرو لیکن ہم نے جتنا وقت گزارا اچھا ساتھ گزارا
اس وقت اگر میں خود غرضی دیکھا گئی تو ایک مظلوم کا دل پھر بجھ جائے گا
میں چاہتی ہوں میرا دل ختم ہو جائے لیکن اب کسی کا دل میری وجہ سے نہ دکھے تبھی میں نے یہ خط تمھیں دیا ہے ۔۔

اور تمھیں پتہ ہے ان کچھ دنوں میں میں واقعی تمھیں اپنا ماننے لگی ہوں کوشش کی تھی تمھیں اپنے منہ سے بتاؤ تاکہ تم جب میرے منہ پر تھپڑ مارو تو مجھے احساس ہو کہ میں نے خود غرض کی کن حدود کو پار کیا ہے۔

کسی مظلوم کی آہ لے کر میں کیسے بدر کی محبت پا سکتی ہوں۔۔۔۔

نہیں کبھی نہیں جس محبت کے لیے ہر حد پار کی اس محبت نے مجھے ذلیل و خوار کرنے کی ٹھان لی اور بس سو ہا ذلیل اب اپنی چاہت سے ہو رہی ہے شاید شاید اس طرح میرے اعمال اچھے ہو جائیں۔۔۔۔

عمر میں آج سے بس سال پہلے کی ہی بات ہے۔۔

مجھے ہمیشہ جلن سی رہی ہے ساز سے اور ایزہ سے کیونکہ میرا دل یہ حساس دلاتا تھا کہ بدر میری طرف اس لیے نہیں دیکھتا کہ میں خوبصورت نہیں ہوں میں نے ہر ممکن کوشش کی خود کو سنوارنے کی لیکن پھر بھی اگر ابو کے اس جیل سے قید خانے میں کبھی ہم لوگوں سے اسکا سامنا ہو جاتا تو وہ صرف ایک نگاہ ایزہ پر ہی ڈالتا تھا۔۔

مجھے بہت نفرت ہو گئ تھی اسی وجہ سے ایزہ سے لیکن پہلے بھی کوئی انسیت کسی سے میری ماں میرے باپ نے رکھنے نہیں دی آنکھوں پر ایسا چشمہ لگایا تھا کہ وہ نوچ کر بدر سے شادی کے بعد ہٹایا تو دنیا دیکھای دی اور وہ ہی دیکھتا تھا جو ابو اور امی سمجھاتے تھے کہ ناز آنٹی اچھی عورت نہیں تھیں اور انکے وجود سے ہوئی ایزہ بھلے کتنی خوبصورت کیوں نہ ہو میرا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی

وقت گزارنے کے ساتھ پختہ ہو گئ تھی یہ بات مجھ میں اور میں نے باپ کے زور کے ڈنڈے سے سب کو ہانکنا شروع کر دیا۔

سب ایک ہی لیول پر لگتے تھے یہاں تک کے نجما چچی اور ثروت چچی بھی۔

یوں ہی کچھ وقت گزرتا رہا۔۔۔ ساز کو پڑھنے کا شوق تھا بہت اور صنم صوفیا کو بلکل نہیں تھا لیکن اسکے پھرے کے لیے دونوں ساتھ جاتی تھی ابو نے کبھی ایزہ کو کہیں جانے کی اجازت نہیں دی بس اتنا ہی کہا کہ اگر یہ باہر نکلی تو بھاگ جائے گی۔۔

اسنے کبھی ضد بھی نہیں کی۔

پھر ساز کو بدر پڑھاتا تھا کیونکہ ہمارے گھر میں سب سے زیادہ پڑھا لکھا بدر ہی تھا اور ایک دن ایزہ ان دونوں کے پاس جا کر بیٹھ گئی عمر میں تو وہ سب سے چھوٹی تھی ساز سے بھی۔

بدر نے اسے بچوں کیطرح ٹریٹ کیا لیکن اسکا دل کچھ اور سوچنے لگ گیا وہ بدر سے شرمانے پھیرنے لگی تھی مگر ساز کو بھی علم ہو گیا کیونکہ ان دونوں کی آپس میں اچھی گھیری دوستی تھی تو اسے علم ہو گیا کہ ایزہ بدر کو پسند کرنے لگی ہے لیکن ساز ایزہ سے زیادہ ڈرپوک تھی وہ اس بات پر کانپ اٹھی۔۔

ایزہ بھی شرمندہ ہو گئی اور اپنے جذبات چھپا لیے۔

اسکے جذبات کی اہمیت ہو سکتی تھی میرے ہوتے ہوئے اگر مجھے کوئی دیوانہ کہے گا تو میں نے بدر سے دیوانگی کی حد تک محبت کی ہے میری دیوانگی ایزہ کی

لمحوں کی محبت کے اگے سر ٹکائے کھڑی تھی لیکن اس بیو قوف کو دیکھائی ہی نہیں دیا۔

ایزہ ساز اور بدر تینوں لون میں بیٹھ کر پڑھنے لگ گئے ابو نے ایک دن دیکھا لیکن معلوم نہیں آج تک اس بات پر حیرانگی ہے کہ ابو جیسا انسان بس نے ایزہ کو سات پردوں میں چھپا رکھا تھا وہ ایک لفظ نہیں بولے اسے ان دونوں کے ساتھ دیکھ کر اور پھر گھر والوں کو بھی عادت ہو گئی میں یہ نہیں کہہ رہی اختلافات نہیں ہوئے لیکن۔۔۔ابو کے کچھ نہ بولنے سے ایزہ کی بات بن گئی

اور وہ ساتھ پڑھتے مجھے جلن ہونے لگی پھر میں نے بھی پڑھنے کی ٹھان لی اور باضد وہیں بیٹھ جاتی

ایزہ بہت معصوم سی لگتی تھی بدر کو بھی۔۔۔ساز اپنے کام میں مگن رہتی تھی جبکہ مجھے تو کبھی منہ لگانے کی زحمت ہی نہیں کی اسنے کبھی سوچا ہی

نہیں کہ دل بھی تو دیکھ سکتے ہیں ضروری تو نہیں شکل وصورتوں سے ہی محبت ہو گی۔۔

وہ ایزہ کو بہت پیار سے بلاتا تھا بہت پیار سے سمجھاتا تھا مجھے شک ہونے لگا ۔۔۔کہ بدر ایزہ میں انولو ہو رہا ہے۔۔۔

ایزہ بھی مسکرائی پھرتی تھی۔۔۔

پھر ایک دن ساز اپنے پیپرز دینے گئ تھی اور گھر والے بھی سب بائے چانس کہیں نہ کہیں گئے ہوئے تھے اس دن ایزہ اور میں ہی تھے میں اپنے موبائل میں لگی ہوئی تھی اور ایزہ وہی کتابوں میں گھسی ہوئی تھی

بدر آیا اور ساز کو پکارنے لگا وہ اس حد تک شرماتی تھی اس سے کہ۔۔۔ایک لفظ بولنے کی ہمت نہیں پاتی تھی۔۔۔یہ نے ہی کہا پیپر دینے گئ ہے۔

تو بدر نے مجھ پر سے نگاہ ہٹالی

ایزہ پلیز کھانا دے دو مجھے" وہ بولا ہلکی سی مسکراہٹ تھی ایزہ جلدی سے اٹھیں اور اسے کھانا دینے پہنچ گئ

خدا کی قسم میری محبت تکلیف نہیں کھاتی تھی جل کر بھسم ہو جاتی تھی

وہ پڑھ رہی تھی مجھے کہہ دیتے "میں نے کہا تو ہمیشہ کیطرح مجھے اگنور کر کے

وہ کچن میں جا کر ایزہ کے پاس کھڑا ہو گیا میرا دل منہ کو آنے لگا۔۔

پتہ نہیں میری محبت ایسی ہی ہے کچھ پاگلوں جیسی

وہ لمحے بڑی مشکل سے گزرے وہ کھانا لے کر کمرے میں چلا گیا ایزہ پھر اکر

بیٹھ گئی اور۔۔ میں وہیں کی وہیں بیٹھی رہی۔۔۔

پھر بہت سے دن گزرے ایزہ کے انگ انگ سے محبت کی آمد محسوس ہوتی

وہ ایزہ جو چہرے سے دوپٹہ نہ اتارے وہ ایزہ۔۔۔ بدر کو دیکھتی تو ایک ہی

نگاہ میں بدر اسکے حسن کے قصیدے پڑھ ڈالتا اور میں۔۔۔ میں تو مر گئی نہ

کریمیں لگا کر بلیچ کرا کرا کر۔۔۔

میں بری طرح جل چکی تھی تب احساس غم کم ہوتا تھا۔۔۔ دل دکھتا کم تھا

جلتا زیادہ تھا۔۔ اب تو ہر بات دل کے گلے لگ جاتی ہے۔۔۔

خیر وہ دن اگیا جس پر میرے اندر ہی حیوانیت ابھری جلن نے وہ روپ لیا کہ میں نے اس مظلوم کو کڑی سزا دینے کی ٹھان لی۔

اسنے بدر کے نام ایک خط لکھا۔

میں۔۔میں جانتی ہوں عمر وہ خط وہ بدر کو دینا نہیں چاہتی تھی اور شاید کبھی بھی نہ دیتی تمھاری بہن کا دامن اتنا پاک ہے کہ محبت کر کے بھی وہ خط کسی کو دینے کی جرت نہیں تھی اسکی لیکن وہ خط میرے ہاتھ لگ گیا۔

"اس خط میں بس اتنا ہی تو لکھا تھا مجھے بدر اچھے لگنے لگے ہیں

لیکن میرے اندر یہ پڑھ کر جو آگ سے اٹھ گئ

بدر میرا تھا میں اسے کسی اور کا ہونے دے دوں یہ سوچنے کی حرکت کی تو کیسے کی ایزہ نے پسند بھی کیوں۔۔۔۔

میں نے اس خط کو اپنی مرضی سے واہیات بنا دیا۔

مجھے معاف کرنا میں۔۔میں تمھیں کیسے بتاو کیا لکھا میں نے جلن اور حسد میں ہر حد پار کر کر کے وہ خط۔۔۔ابو کو تھما دیا۔

وہ خط کھانے کی ٹیبل پر ابو نے پڑھا آواز اونچی تھی اس پر متعدد بار درج تھا

بدر میں تمھارے ساتھ گزارنا چاہتی ہیں ایک رات ادھار دے دو۔۔۔۔

اور کافی ہے نہ۔۔ کافی تھا یہ ابو کے لیے بلکہ ہمارے گھر کے ماحول کو دیکھ کر

تو بہت کچھ تھا۔۔

ایزہ کہتی رہ گئ تھی کہ یہ اسنے نہیں لکھا لیکن ابو نے اسے سب کے سامنے

مارا اسکے بال نوچ ڈالے اسکے کپڑے پھاڑ دے اسے اسکی ماں کے طعنے

دیتے اس سے دوپٹہ کھینچ کر اسے گھر سے نکال دیا

ایسی مار جس پر دل دہل جائیں کانپ اٹھیں بدر نے بھی تو دیکھا یہ تماشہ مگر

مجال ہے ایک لفظ بھی بولا ہو الٹا اسکی آنکھوں میں کراہیت اتر گئ

مجھے تحسین ملی اور اپنے بروقت فیصلے پر میں مطمئین ہو گئ لیکن ظلم تو ہو گیا

تھا نہ۔۔۔ اور ہو چکا تھا

ابو نے اسے گھر سے نکال دیا کوئی کچھ نہ بولا تماشہ دیکھتے رہے اور گھر سے

باہر نکل دیا ایک تنہا لڑکی کو

وہ بھاگی گو نہیں تھی بلکل نہیں بھاگی تھی تمھاری بہن کے پاک دامن کی گواہی میں خود دوں گی جہاں تم کہو گے۔۔

وہ پاک تھی پاک ہے عزت دار ہے

وہ تنہا لڑکی تھی بس بیس سال کی اسکو گھر دے نکال کر ایک باپ چین کی نیند نہیں سو سکتا لیکن باپ میرے باپ جیسا ہو گا تو چین و آرام کی نیند سوئے گا۔

وہ پوری رات بنا دوپٹے پھٹے لباس سے گلی میں روتی رہی روتی رہی۔۔۔

اگلی صبح اسے بالوں سے کھینچ کر اندر لے آئے

اور کہا کہ ابھی گھنٹے بعد ایزہ کی شادی اس سے تقریباً پندرہ سال بڑے مرد سے طے کر دی ہے انھوں نے۔

پندرہ سال بڑا ایزہ نے ہاتھ پاوں جوڑ جوڑ کر یقین دلانا چاہا لیکن بے سود ان کے اندر محبت نہیں ہے تو وہ کیوں اسکی سنتے۔۔۔

اور پھر عین ایک گھنٹے بعد شادی ہو گئی نکاح میں بس ایک بوڑھی دادی جو

بے حد سختی سے ایزہ کو دیکھ رہی تھی کیونکہ ابو نے تو اسکی آگے کی زندگی

بھی برباد کر دی تھی اس عورت کو سب بتا کر کہ کتنی آوارہ تھی انکی

بیٹی۔۔۔

اس عورت کا رویہ سخت تھا وہ ایزہ کو گھسیٹ کر لے گئی نکاح موبائل پر ہو گیا

تھا۔

ایزہ گھر سے نکلی میں نے ہاتھ جھاڑ کر سکون لیا اور تبھی ابو نے بدر اور

میرے رشتے کا کہہ کر ہمیں ایک کر دیا

"جی کیا ابو کا منہ چوم لوں

میں خوشی سے پھولے نہ سمائی۔۔

اور سنا تھا ایزہ کا شوہر بہت ظالم ہے اسے بہت مارتا ہے شہر کا مشہور آدمی ہے

۔۔۔

ابو نے دوبارہ گھر میں ایزہ کا نام لینے نہیں دیا کسی کو آج اس واقعے کو گزرے سال ہو گیا عمر یہاں کے لوگوں کو خبر تک نہیں لیکن مجھ سے مزید اس بات کا بوجھ نہیں سہا جا رہا تھا

تم کبھی ناز آنٹی کے پاس تو کبھی یہاں رہتے تھے جب تم یہاں آئے تو تمھیں ساری جھوٹی خبریں م دی گئیں۔۔

اور تم نے بھی ان خبروں پر یقین کر لیا اور ایزہ دوبارہ لوٹ کر نہیں ائی

دوسری بار بھی خط پڑھا تو خط ویسا ہی تھا اس میں کوئی رد عمل نہیں تھا

عمر خیام کے دماغ کو گھیرہ جھٹکا لگ چکا تھا شاہنواز کو ایزہ کے شوہر کے روپ میں دیکھ کر اگر وہ ظالم تھا تو اسکی بہن اتنا خوش کیوں تھی اور عمر پر کیوں مہربان تھا وہ۔۔۔۔

کاش کاش وہ کبھی نہ دیکھتا تا کہ کبھی نہ سوچتا وہ سر تھام گیا۔۔

آج مہندی کا فنکشن تھا اور مہمان اکٹھے گھر میں ہو چکے تھے دولہا اب تک کمرہ بند کیے بیٹھا تھا اداس تھا پریشان تھا

یہ ایسا جھٹکا تھا جسے سہنے کی کوشش بھی کر رہا تھا اور سہہ بھی نہیں پا رہا تھا۔۔

یہ بائے چانس تھا یہ کچھ اور۔۔بچہ نہیں تھا پورا ذہن رکھتا تھا ہزار سوال تھے اسکے دل میں۔۔

عمر" باہر سے کئ بار آوازیں پڑ چکیں تھیں لیکن کمرے کو تالہ ڈالے وہ پڑا تھا

۔۔

دل ہی نہیں کیا کچھ کرے شاہنواز وہ واحد خوشی تھی اسکے لیے جسے وہ فرشتہ ہی سمجھنا چاہتا تھا وہ نہیں سمجھنا چاہتا تھا وہ حقیقت بھی ہے لیکن کیوں اسکا دل پریشان تھا۔۔۔

کیوں آخر۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کچھ یقین نہیں کر پا رہا تھا وہ مسلسل بوتل پر بوتل چڑھا رہا تھا آنکھیں سرخ ہو گئیں تھیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فنکشن تھا ایسا کہ انکے خاندان میں بھی ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔

اسکے دوست بیٹھے تھے سعود بار بار دروازے پر اسے پکار رہا تھا۔۔۔

اور پھر ایک لمبی گاڑی۔۔میں شاہنواز سکندر پہنچا تو آگے پیچھے گارڈز پھیل

گئے اس چھوٹے سے محلے کے لوگوں کے لیے تو کوئی بادشاہ اپنے تخت سے

اٹھ کر اپنے روٹھے ہوئے بیٹے کو منانے پہنچ گیا تھا۔

ہاں زمیر کا کیا حال کیا تھا وہ تو ہسپتال والے بتا سکتے تھے کہ اسکے جسم کی

ہڈیاں چوڑا کر دیں تھیں اسنے اور ایزہ کا سامنا کیا ہی نہیں تھا۔۔

وہ آیا پہلی بار صبح سے ایک ہی لباس تھا ورنہ ایک دن میں تین سے چار بدل

لیتا تھا وہ اندر آیا تو ایک ایک شخص اسے دیکھتا رہ گیا۔

یہ کون ہے "ثروت چچی بولیں تائی نے بھی منہ چھپا لیا عورتوں بڑبڑا رہی

تھیں اشفاق صاحب نے شاہنواز کو کبھی نہیں دیکھا تھا اپنی ہی بیٹی کے شوہر

کے روپ میں بھی نہیں بس سنا تھا اور باقی زحمت ہی نہیں کی

عمر خیام؟ اسنے سوال کیا بس اتنا ہی اشفاق صاحب سے نہیں سائیڈ پر

کھڑے بدر سے۔۔۔

بدر نے کچھ مودب ہو کر اسے بتادیا اسکا روعب ہی ایسا تھا چاروں طرف پھیل گیا لوگ جھانک جھانک کر اسے دیکھ رہا تھے

اسکا روم کون سا ہے" اسنے بس اتنا ہی پوچھا اور گارڈز کو وہیں چھوڑ کر خود اندر چلا گیا۔۔۔

وہ اندر ایا اور عمر کے کمرے کی جانب بڑھتا کہ تیار شیار ایک لڑکی پر نگاہ گئ

۔۔

پورے وقت میں پہلی بار آنکھوں میں نمی آئی تھی وہ جان گیا تھا وہ ساز ہے

وہ فورا چہرہ چھپا گئ۔۔

ضدی کتنا تھا اپنی ہی محبت کو بھی لٹکائے بیٹھا تھا۔

وہ اوپر گیا اور دروازے کی چابی لے لی۔۔

دروازہ کھولا۔۔تو سانس ائی پورے صابن دانی جیسے گھر میں اسی کے شیر کا کمرہ قابل تعریف تھا وہ۔۔اندر ایا دروازہ لاک کر لیا۔

عمر نے بوتل منہ سے ہٹا اور اسکی جانب دیکھا

"کیا ہے مجھے بات نہیں کرنی آپ سے جائیں

" ناراض ہو

" پتہ نہیں

شاہنواز نے بوتل لے کر سائیڈ پر رکھ دی۔

چلو یار اب یہ اتنی بھی ناراضگی والی بات نہیں ہے کہ اتنی خوبصورت سی لڑکی کو تم نے انتظار میں لٹکایا ہوا ہے" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

" میرا دل نہیں لگ رہا

کیوں پریشان ہو گئے ہو

" میں اپکو اپنی بہن سے بھی شئیر نہیں کرنا چاہتا تھا

عمر کے بچوں جیسے انداز پر شاہنواز کا قہقہہ ابھرا اور زور سے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔

او و یار میرے شیر میرے دل جو تیری جگہ ہے نہ یہاں خدا کی قسم اس دنیا میں کسی کی بھی نہیں ہے" اسنے اسے سمجھایا۔

" نہیں

اچھا اب کیا چاہتے ہو بتاؤ مجھے " وہ بولا۔۔۔

کچھ نہیں " وہ اب بھی اداس تھا۔

" عمر

" جائیں اپ

اچھا بات سنو۔۔۔ابھی تمھارا موڈ اچھا کرتے ہیں۔۔

آج تمھارے ساتھ میں بھی پیوں گا " اسنے بوتل پکڑی عمر نے پیچھے کھینچ لی

۔

میں اپنی شراب بھی کسی سے شئیر نہیں کرتا

بڑے ہی بے مروت ہو یار تم تو " شاہنواز نے ارد گرد دیکھا تھا سب چیز

وہاں قیمتی تھی۔۔

" آپ ایک کام کر دیں

ہمم حکم کرو" وہ بولا یہ فنکشن ختم کرادیں میرا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا

" وہ بچوں کیطرح منہ پھلا کر لیٹ گیا۔

" باہر ساز تیار ہے

" مجھے اس سے بھی بات نہیں کرنی

" یار تو تو شیر ہے نہ شیر اب اسطرح تو ہار نہیں مانتے

میں نے ایسے نہیں سوچا تھا آپ مجھے ایسے سرپرائز دیں گے " وہ بولا اور پھر

لیٹ گیا

" اوکے آئندہ کبھی تمھیں کوئی سرپرائز نہیں دوں گا

" آئندہ کی کیا بات ہے بات تو کھل گئی نہ

چھپا کر رکھتے " وہ بولا جبکہ شاہنواز اسکو چند لمحے دیکھتا رہا

" چلو اٹھو شاباش بری بات ہے وہ تمھارا انتظار کر رہی ہے

" اسے میرے پاس بھیج دیں شاید دل لگ جائے

کیوں اداس ہو گئے ہو بھئ دیکھو مجھے فکر ہوتی ہے تم اداس ہوتے ہو تو'' وہ

اسے اٹھا کر بیٹھا تا دوبارہ بوتل لے کر ٹیبل پر رکھ گیا

کچھ اور تو نہیں ایسا جو آئندہ مجھے پتہ چلے'' اسکی بات پر شاہنواز لمحہ بھر کے

لیے سانس نہ لے سکا

یار میں نہیں چاہتا آپ بھی ان لوگوں جیسے نکلیں آپ اپ کو پتہ ہے

میں نے اپکا نام کس سے سیو کیا ہوا ہے'' اسنے کھول کر دیکھا یا شاہنواز فادر

لکھا دیکھ کر۔۔۔اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ گیا۔

جب دنیا میں کمر پر کوڑے برسا رہی تھی تب مجھے ایک نرم اسراا اپکا ملا ہے

مجھے نہیں نئے رشتے بنانے آپکے ساتھ'' وہ پھر منہ پھلائے گیا

شاہنواز خوش بھی بہت تھا مگر پریشان بھی۔۔۔

باقی کچھ نہیں ہے ایسا میں سچ کہہ رہا ہوں'' وہ جھوٹ بول رہا تھا لیکن اسے

یقین دلا رہا تھا

وہ سر ہلا گیا شاہنواز بس دیکھتا رہ گیا

وہ اتنا حساس تھا بہت زیادہ وہ جانتا تھا وہ ہے حساس لیکن اس حد تک فلحال انداز انہیں تھا مگر اب ہو گیا تھا۔

اب کیا معافی منگواو گے باپ سے "عمر ہنسا

نہیں "اور خود اسکے سینے سے لگ گیا

اپکو پتہ ہے تھوڑا تھوڑا ساز سے زیادہ آپ سے محبت ہے مجھے لیکن بس تھوڑی سی "وہ بولا اسکے سامنے تو ایک معصوم بلکل چھوٹا سا بچہ لگتا تھا۔

" مجھے بھی تھوڑی تھوڑی

جی نہیں زیادہ کریں اسکو "وہ گھور کر بولا

" میری زندگی ساری تمھاری ہے میری محبت کیا بات کرتے ہو

"ہاں ایزہ سے محبت مجھ سے پوچھ کر کر لیجیے گا پوچھ لیں پہلے

وہ بوتل سائیڈ پر رکھ گیا

" جناب عمر خیام کیا میں اپنی بیوی سے محبت کر سکتا ہوں

عمر ہنس دیا نفی میں سر رکھ ہلانے لگا

" ہاں مجھ سے بس تھوڑی سی کم آپ اسپر ہاتھ اٹھاتے تھے

اچانک وہ بھائی بن کر سے گھورنے لگا

وہ ایکچلی "عمر نے سنجیدگی سے دیکھا

میں اب ایسا کچھ نہیں کرتا۔

بات سنیں میری۔۔۔ ہماری محبت اپنی جگہ بہن ہے وہ میری اسکی تکلیف پر

" ایک گھر سر پر اٹھالوں گا یاد رکھیے گا

"یس مائے لاڈ

" اوکے اب میرا ارادہ نہیں ہے باہر جانے کا آپ ساز کو بھیج دیں

" میں کیسے بھیجوں گا

وہ میری بات نہیں مانے گی پلیززززززز "وہ بولا تو شاہنواز سر تھام گیا۔

تم کیا ہو عمر میری سمجھ سے باہر ہو" وہ ہنسا

"عمر سمجھ اجائے تو بات نہ بن جائے

وہ آنکھ دبا گیا جبکہ شاہنواز کھڑا ہوا اور۔۔۔ اسکا گال تھپتھپا دیا

"اب کل تم میرے گھر ارہے ہو اور وہاں مہندی کر لینا یہ جگہ چھوٹی ہے

ڈن" وہ فورا بولا۔

"ڈیٹا لائیک مائے بوائے کوئ چیز چاہیے

" برونڈی بے شمار

کچھ تو شرم کرو یار" شاہنواز نے ٹوکا وہ منہ بنا گیا

اچھا ٹھیک ہے بلاوجہ تم لوگوں کے منہ مجھے کیش کرتے ہیں" وہ ہنسا

اور شاہنواز باہر نکل گیا دل کا بوجھ خود باخود کم ہو گیا تھا عمر خود ہی باہر نکل آیا

کہ ساز قابو میں انی ہی نہیں تھی لیکن اسکی شکل پر لکھا تھا نشے میں ہے

نشے میں دھت وہ بکھرے بال سیاہ ٹراوزر شرٹ میں وہ ہلکی ہلکی سرخی لیے شاہنواز کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا ارہا تھا اور شاہنواز کتنا گریس فل تھا ساز کے پاس رک گیا

ساز کا سانس اوپر کا اوپر رہ گیا

دھک دھک دل سے اسے دیکھنے لگی

اسنے نرمی سے سلام کیا تو ساز کے ہاتھ پاوں پھول گئے عمر ہنسی روکے دیکھ رہا تھا پیچھے ہی تھا

" کیسی ہو بیٹا آپ

وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا لیکن اسکی شخصیت کا جتنا دبدبہ تھا ساز کی ہمت نہ بن پڑی کہ خود کو نارمل کرنے کی اسنے سانس حلق میں اتارا اور ہلکا سا سر ہلا دیا

یہ لڑکا ذرا پاگل ہے آپ۔۔ ذرا تھوڑی سی بات اسکی اسکے روم میں جا کر

" سن لیں

عمر اپنی ہنسی روکنے کی پوری کوشش میں تھا لیکن پھر بھی ہنس پڑا شاہنواز کے گھورنے پر ایکدم ہنسی کو روکا

آپ بات کر لیں اسطرح تو مان لی" وہ سینے پر بازو باندھ گیا

"پلیز بیٹا میری ریکوسٹ سمجھ لیں

میں معافی چاہتی ہوں آپ نے کوئی بات کی اور اسکی خلاف ورزی کر و لیکن

" یہ بلکل اچھے نہیں ہیں اور میں انکی بات نہیں مانو گی کوئی

یہ اپکو تنگ کرتا ہے" شاہنواز نے پھر گھور کر دیکھا تو وہ معصومیت سے سر نفی میں ہلانے لگا

سریسلی بلکل نہیں۔۔۔۔

خوامخواہ ہی ناراض ہے۔۔۔۔ بتاو بھلا شادی بھی کرنی ہے اور ٹیکا بھی دیکھنا ہے عمر نہیں دیکھتا کسی کا اپنے پاس رکھے" وہ بولا تو شاہنواز نے مڑ کر اسے سنجیدگی سے دیکھا

کیا" وہ حیران ہونے کی اداکاری کرنے لگا

Say sorry to her

" کیا میں سوری کرو۔۔۔ کبھی نہیں

"عمر

"یار یہ غلط بات ہے آپ "اچھا سوری

وہ سر جھٹک کر بولا شاہنواز کو لگا کہ وہ اس سے بھی زیادہ ضدی ہے انا

پرست ہے۔

اسنے پیار سے اسکے گال پر ہاتھ رکھا اور تھپتھپا دیا۔

معاف کردو بچہ ہے" وہ نرمی سے ساز سے بولا

یہ بچے ہیں شراب پیتے ہیں ہر وقت "اسے بھی موقع ملا تھا شکایت کرنے کا

۔

بات سنو میری تم نہ کم شکایتیں لگاو تم بھی کوئی اچھی نہیں ہو بتاو میں پھر

"تمھیں

میں بتاؤں تمھیں" وہ بولا اور اسپر شاہنواز بولا ساز تو چوڑی ہو گی ہہ آنکھیں

گھما کر اسے دیکھا اور منہ پھیر لیا

" شراب نہیں پینی آج کے بعد تم نے

" یہ تو خیر ناممکن ہے۔۔

" بیٹے تمھاری برینڈی کا سٹاک میرے پاس ہی ہے یاد رکھنا

یہ کیا بات ہوئی یار" وہ چیڑ گیا

اور کچھ" وہ مسکرا کر ساز کو دیکھنے لگا جو نفی میں سر ہلا گئ

نہیں کچھ نہیں آپ کون ہیں جو یہ آپ کی بات مان رہے ہیں" اسنے اہستگی

سے سوال کیا تھا

باہر انکے خاندان کا ایک ایک شخص یہ منظر دیکھ اور سن رہا تھا

اور سب کے منہ کے سوال کو اسنے چھین لیا۔

مائے رئیل ڈیڈ۔۔" عمر خوشی سے اسکے شانے پر بازو پھیلا گیا جبکہ شاہنواز

اسے دیکھتا رہ گیا

" اگر وہ واقعی اسکا بیٹا ہوتا تو

تو اسکی بیوی ایزہ نہ ہوتی" وہ نفی میں سر رکھ ہلا گیا اور خیال کو جھٹک دیا۔

شاہنواز مسکرایا

"اب میں چلتا ہوں کل صبح میرے پاس آجانا او کے

ڈن ڈن ڈن" وہ مسکرایا۔

شاہنواز مڑا بس وہ وہاں موجود ایک شخص کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا ورنہ وہ اپنے اندر کے وحشی پن سے بھی واقف تھا وہ باہر نکلتا چلا گیا اسکے گارڈز بھی چلے گئے اسکی گریس ہی الگ تھی عمر نے گہرہ سانس بھر کر اسے دیکھا جو اپنی ہی مرضی کا تیار تھی سر پر دوپٹہ لے کر ایسے بھی کوئی انسان تیار ہوتا ہے"

عمر سر جھٹک کر باہر نکل گیا

ساز کی آنکھیں بھر گہیں گھونٹ نکل گئے اور رونے لگی

وہ مذاق بنا گیا تھا کتنا بد تمیز تھا

ہائے گائیز سوری فار دا بسینس آپ کہیں گے عمر خیام دولہے کے روپ

کے بجائے کیا بنا کھڑا ہے

پہ بھی ہے کہ ویسے تو میں نے پی ہوئی ہے لیکن سب سے اہم آج میرا موڈ

نہیں بنا تو۔۔اس پلین کو کینسل کرتے ہیں کل کا ونیو آپ لوگوں تک پہنچ

جائے گا ہم مہندی کل کریں گے

اوکے بائے" سر پر ہاتھ رکھ کر کہہ کر خدا حافظ کرتا وہاں سے چلا گیا جبکہ

سب مہمان بڑبڑا کر وہیں سے چلے گئے جبکہ اسکے باپ نے مٹھیاں بھینچ

لیں تھیں

کون تھا یہ آدمی؟ پہلا سوال اسکے دماغ کا یہ ہی تھا اور عمر سے کیا تعلق تھا اسکا

اور عمر اتنا فدا کیسے تھا اسپر۔۔۔کئی سوال تھے جو اٹھ رہے تھے

وہ اندر آیا ساز آنسو صاف کر رہی تھی۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑ گیا ساز نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا

یہ جو اتنا نکھرا دیکھا رہی ہو نہ تم مجھے میرے چنگل میں جس دن پھنس گئی نہ یہ منہ پر ہاتھ پھیر کر کہہ رہا ہوں تمھاری ہڈیاں بھی توڑ دوں گا پھر ہائے ہائے کرتی رہنا" شدت سے گھورتا اسے بولتا وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا۔

سازا اسکی پشت دیکھنے لگی اور غصہ اتنا چڑھا کہ اسکے پیچھے پیچھے چلتی ایکدم اسے سیڑھیوں پر روک گئی۔۔۔

آپ نے اپنی حرکتیں دیکھی ہیں میں تیار تھی سارے تیار تھے گھر سجا ہوا تھا اور آپ۔۔۔۔آپ معلوم نہیں کس بات پر ناراض کمرے میں بند تھے

۔۔۔

اور پھر ان انکل کے آنے پر باہر آئے ہیں تو نواب زادہ جناب عمر خیام کا دل نہیں آج مہندی کا فنکشن کرنے کا کل میرا دل نہیں ہوگا جس مرضی کے ساتھ کر لیجیے گا۔۔آپ مسکرا رہے ہیں" وہ پاؤں پٹخ گئی سب حیرانگی سے سازا کا یہ روپ دیکھ رہے تھے۔

نظر آ رہا ہے بولو" وہ دیوار سے ٹیک لگا گیا سازا نے مٹھیاں بھینچ لیں

اگر کوئی نارمل انسان بھی ہو گا نہ آپ اسے پاگل کر دیں گے مجھے یقین ہے

"اسکی آنکھیں بھرا گئیں۔۔

مجھے آپ سے شادی ہی نہیں کرنی کیونکہ میرا موڈ نہیں ہے" وہ کہہ کر

سیڑھیاں اتری

تمھیں تو گھر سے اٹھا کر نہ لے جاوں بات کر رہی ہے" وہ پھر اوپر چڑھ گیا

ساز کا بس نہیں چلا اسکے بال کھینچ لے پیچھے سے لیکن ہھر سب کو دیکھ کر

روتی ہوئی وہ کمرے میں چلی گئ۔۔۔

یہ آدھا مینٹل ہے" ارہم چیڑ کر بولتا خود بھی کمرے میں چلا گیا اور رفتہ رفتہ

سب ہی کمرے میں چلے گئے تھے جبکہ عمر خیام۔۔۔بیڈ پر مند ھا گیرا اور سو

بھی گیا۔۔

اگلی صبح وہ کافی فریش تھا اسنے بلاوجہ سوچنے کی زحمت نہیں کی تھی اور

جلدی سے اٹھ کر وہ نیچے دوڑتا ہوا آیا تھا۔۔

اور اسنے دیکھا اشفاق صاحب ارہم اور سائیڈ پر بدر ناشتہ کر رہے تھے اور خواتین ہمیشہ کیطرح انکے آگے پیچھے تھی۔

اچھا تو اگر کسی کا موڈ ہو میری شادی میں آنے کا تو۔۔ میں وینیو سب کو سینڈ کر دوں گا آجانا" لاونج میں کھڑے ہو کر اسنے کہا اور ادھر ادھر دیکھا۔

ساز دیکھائی نہ دی وہ اسکے نکھروں پر نفی میں سر ہلا وہاں سے باہر نکلنے لگا۔۔

عمر" باپ کی پکار پر قدم جما گئے۔۔ مڑ کر دیکھا۔۔

کہاں کرنی ہے اب تم نے شادی تمھاری ماں کے گھر ہاں میں قدم نہیں رکھو گا" وہ سنجید گی سے بعلے جبکہ عمر نے۔۔ ماتھے پر تیوری ڈالے انھیں دیکھا

وہ ایک قبر ہے ڈیڈ وہاں جانے سے وحشت مجھے بھی ہوتی ہے" سنجید گی سے وہ بولا

میں اوں گا جہاں بھی رکھنا چاہو" بدر بیچ میں ہی بول پڑا۔

ڈیٹا گریٹ" وہ مسکرایا اور اسکی جانب پنچ بڑھایا۔۔

بدر نے ائی برو اچکائی اور اسکے ہاتھ پر پنچ مار دیا

اپنی بیوی کو نہ لانا میں اسکی شکل نہیں دیکھنا چاہتا۔

وہ بولا اور باہر نکل گیا بدر کی مسکراہٹ جو ابھی اہی رہی تھی دم توڑ گئی اُسکے

نکلتے ہی سوہا بھی آ گئی بدر نے سوہا کی جانب دیکھا اور زخمی سا مسکرا دی۔۔

یہ تو ہونا ہی تھا۔

اچھا یہ تھا کہ اکرا سنے اسے شوٹ نہیں کر دیا۔

سوہا نے نگاہیں جھکا لیں سب اسکی بات پر حیران ہو گئے تھے

بدر کو اندازا ہو گیا کہ اسنے اسے سچ بتا دیا ہے ورنہ ایسی سہیلیاں بنتی جا رہی

تھیں دونوں اور اب وہ اسکی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا اسنے کھانا چھوڑا

سوہا کے حلق میں پھنسے ہوئے آنسو اسے دیکھائی دے رہے تھے معلوم

نہیں کیوں دل میں کچھ ہوا اور سوہا جیسے ہی پلٹی وہ بھی کھانا چھوڑ کر اٹھ گیا

آئے دن کا تماشہ ہے اس گھر میں" ارہم بھی اٹھ گیا اشفاق صاحب

خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔

بدر کمرے میں ایا تو وہ آنسو جلدی جلدی صاف کر رہی تھی مڑی اسے دیکھا

اور واشروم جانے لگی

بدر نے اسکی کلائی پکڑی اور اسکا رخ اپنی سمت موڑا

کیا ضرورت تھی بتانے کی "اسکے سوال پر وہ ہلکا سا مسکرائی

خود غرضی بہت بڑھ جاتی اگر ایزہ اپنے سگے بھائی کی شادی میں نہ ہوتی اور

بدر زمان میری طرف سے تم آزاد ہو میں تمھیں۔قید نہیں کرو گی تم جہاں

مرضی جاو جس سے بھی ملو ہاتھ چھوڑ دو میرا مجھے میرا دل گھبرا رہا ہے"

اسنے آنسو صاف کیے اور بولی جبکہ بدر نے اسکی کلائی چھوڑ دی

" نہ بھی بتاتی تو فرق کسی کو نہیں پڑ رہا تھا

وہ بولا اور سوہا بیڈ پر بیٹھ گئ کچھ نہیں بولی

میں تمھیں ڈاکٹر کے پاس لے چلوں" وہ بار بار سینے پر ہاتھ رکھتی گھیرہ

سانس بھر رہی تھی

اسکے سوال پر نفی میں سر ہلا گئ

میں۔۔۔۔میں بہت سارا رونا چاہتی ہوں کیا میں۔۔ تمھارے کندھے پر سر رکھ سکتی ہوں بس چند لمحوں کے لیے میں جانتی ہوں تم مجھے پسند نہیں کرتے لیکن بس اس لمحے کے لیے مجھ پر ترس کھالو"

وہ بولی جبکہ۔۔۔۔بدر کا دل خود اسکی گھٹن پر گھٹنے لگا وہ اٹھا اور اسے سینے سے لگا گیا۔

سوہا بری طرح رو پڑی تڑپ ہی گئ۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ اسکے چپ کرانے پر بھی چپ نہیں ہو رہی تھی

سوہا" وہ بولا۔۔۔۔

بدر کے قابو سے باہر ہونے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اتنا رو دی شاید اپنے کیے گئے ہر ظلم کا پشتاوا اسے چین لینے نہیں دے رہا تھا۔۔۔

اور معلوم نہیں روتے روتے کیسے بے ہوش ہوئی

سوہا" بدر نے اسکا گال تھپتھپایا۔۔

سوہا کیا ہوا ہے سوہا" اسنے اسکو لیٹا یا وہ عمر کیطرح نہیں تھا کہ وہ ڈاکٹر کو فون کرتا اور ڈاکٹر خود بھاگ کر آتا اسے جانا پڑتا اسے بازوں میں اٹھا کر وہ باہر بھاگا تو نجما اور تائی جان سب سے پہلے بھاگ کر آئیں تھیں۔

اشفاق صاحب نے تو سر بھی نہ اٹھایا

کیا ہوا میری بچی کو "تائی کے تو اوسان خطا ہو گئے اسکا ٹھنڈا وجود دیکھ کر۔۔

اسکے پاس بائیک تھی۔۔اور صرف عمر کی گاڑی کھڑی تھی جس کی چابی سوہا کے پاس تھی اس وقت گاڑی ہی آخری حل تھا وہ سوہا کو نجمہ کے پاس چھوڑ کر گاڑی کی چابی اٹھا لایا اور اسنے جب گاڑی کھولی اور سوہا کو لیٹا کر وہ گاڑی باہر نکالی تو اشفاق صاحب کی آنکھیں پھٹی رہ گی

عمر نے یہ اتنی مہنگی گاڑی بدر کو دے دی تھی۔۔

وہ جھٹکے سے اٹھے۔۔غصے سے خون کھول گیا کہ باپ نے کتنی بار مانگ لی وہ قسم کھا چکا تھا جیسے اب نہیں دے گا اور اس کو دے دی گئی۔۔دل کیا بدر

کے ٹکڑے ہی کر دے قسمت اسپر اپنے آپ مہربان ہو رہی تھی کاروبار زبردست چل رہا تھا اور۔۔ گاڑی مفت کی مل گئ۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پریگنینٹ تھی بدر کے لیے یہ حیرانگی کا جھٹکا تھا۔۔۔

آپ کون ہیں ؟ڈاکٹر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

میں انکا ہزبینڈ ہوں۔۔۔ وہ بولا
ہمممم تو بیوی کو پریگنینٹ کرنا بس کام ہے اپکو شکل سے تو بلکل جاہل نہیں لگتے" وہ بھڑکیں بدر شرمندگی کی انتہا پر پہنچ گیا۔
تھری ویکس کی پریگنینسی ہے انکو اور اپکو خبر تک نہیں" وہ اور بھڑکی خون کی شدید کمی ہے ان میں اور بہت سٹریس فیل ہو رہا ہے اپنے بچوں کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو اسکا خیال رکھو ورنہ اپنے ہاتھ سے مارو "ہمارے پاس لانے کی ضرورت نہیں
ب۔۔۔بچے "اسکی جھاڑ پر وہ اسکے ان الفظوں پر غور رک گیا

جی بلکل دو بیبیز ہیں آپکے شادی کو کتنا وقت ہوا ہے" وہ سنجیدگی سے بولی

بدر کو شرمندگی ہو رہی تھی اسکے سوالوں کے جواب پر اور دوسرا دھچکا

ٹوئینز کا تھا

وہ دو یہ تین منتھ شاید" وہ بولا جبکہ ڈاکٹر نے پین پھینک دیا

آپکی بیوی پچھلے ایک ماہ سے کچھ دن کم کی پریگنینٹ ہے بچے ٹوئینز ہیں اپکو

۔۔۔یہ بھی یاد نہیں کہ آپ دونوں کی شادی کب ہوئی زہر کرتے ہیں

"ایسے مرد۔۔انا پرست بیوی کی عزت بھی کوئی چیز ہے

وہ ایک لفظ نہیں بولا سکا۔۔۔

" اب وہ ٹھیک ہے

جی بلکل ٹھیک ہے اگر آپ نے اسے ٹھیک رہنے دیا

دو دن تک ہاسپٹل میں رہیں گی یہ اس لیے نہیں کہ سریس کنڈیشن ہے

اس لیے کہ اپکا دماغ درست ہو کم از کم بیوی کا احساس پیدا ہوا اینی ویزہ خون

کی کمی ہے اور بچے دونوں نقصان میں جا سکتے ہیں خون انکی ٹریٹمنٹ ضروری

ہے "

پرچے پر ادھر ادھر دوائیاں لکھ کر اسے دے کر وہ دوسرے پیشنٹ کو دیکھنے

لگ گئ

بدر نے ایک نظر اس پرچے پر ڈالی وہ اس شاکڈ سے باہر نہیں نکلا تھا کہ باپ

بننے جا رہا ہے وہ بھی ایک ساتھ دو بچوں کا۔۔۔

خوشی تو کہیں دور بھی نہیں تھی ٹینشن الگ ہو چکی تھی۔

کس بات کی وہ بھی نہیں جانتا تھا اسنے میڈیسن لے کر نرس کو دے دی اور

سوہا کو روم میں شفٹ کیا تھا کیونکہ وہ ہوش میں اب بھی نہیں تھی

وہ خاموشی سے کھڑا اسے دیکھنے لگا۔۔۔ پھر اسکے پیٹ کی جانب دیکھا اور سر

تھام گیا۔

اسی کا کیا دھرا تھا اتنا تو وہ مانتا تھا۔

ایک گھیرہ سانس بھرا اور گھر سے آنے والے فون کو پک کیا

جی امی "نجما کی آواز سن کر وہ بولا

بیٹا سوہا ٹھیک ہے دل گھبرا رہا ہے کیا ہوا ہے بچی کو وہیں تائی نے بھی کھینچ لیا

آپ لوگ نانی دادی بننے والے ہو وہ بھی ایک بچے کے نہیں دو کے اب

مجھے تنگ مت کیجیے گا" کھٹک فون بند اور فون پھینک دیا اسنے۔

وہ ناشکری نہیں کر رہا تھا لیکن شاید اتنی جلدی ریڈی بھی نہیں تھا کسی ایسے

آپشن کے لیے

چند لمحے بیٹھتے ہی اچانک ہلکی ہلکی آواز ابھری

بدر "جس جگہ پر لوگ ماں کو یاد کرتے ہیں اسنے اسے یاد کیا تھا وہ اٹھ کر

نزدیک گیا سوہا نے آنکھیں کھول دیں وہ جھٹکے سے اٹھی تھی۔

کیا ہو گیا ہے ریسٹ کرو "اسنے چیڑ کر اسے دیکھا احتیاط ضروری تھی اب۔

ہاں لیکن میں۔۔۔مجھے کیا ہوا ہے" وہ بولی

"ماں بننے والی ہو زیادہ کچھ نہیں ہوا عام سی بات ہے

وہ لاپرواہی سے بولا سوہا کی آنکھیں کھلیں اور لگا اسے پوری زندگی کی پہلی خوشی ملی ہے۔۔۔

کیا" حیران تھی خوش تھی معلوم نہیں کیا کیا جذبات تھے لیکن خوش بہت تھی۔۔۔۔

" تم خوش ہو

"ہاں اللہ نے ہمیں کتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے

اور انکے خرچے کون اٹھائے گا ابھی سب سیٹ نہیں ہوا اور بلاوجہ وزن" وہ بولا جبکہ سوہا نے حیرانگی سے دیکھا تھا اسے۔

کچھ نہیں بولی دل ہی نہ کیا اور سکون سے بیٹھ گئ

منہ پر ہاتھ رکھتی شکر ادا کرنے لگی تھی

ٹوئنز ہیں اور الریڈی ون منتھ کی پریگنینٹ ہو تم" وہ بتا گیا

سوہا تو خوشی کے مارے چلا اٹھی

کیا واقعی ٹوئینز ہیں یا اللہ تمھیں پتہ ہے بدر کبھی سوچا تھا میں نے کہ میرے بچے ٹوئینز ہوں گے اور دیکھو میری بات پوری ہو گی آف میں بہت خوش ہوں" وہ خوشی سے کھڑی ہو گئ۔۔۔

بدر سر تھام گیا

تم پاگل ہو" سنجیدگی سے بولا

اب تو تم مجھے کہہ سکتے ہو میں مائینڈ نہیں کروں گی" وہ مزے سے بولی اور بدر خاموش ہو گیا لیکن سوہا کی خوشی دیکھنے لائق تھی

امی کو بتایا" وہ بولی

" ہاں

ٹوئینز کا بھی" کچھ شرمائی

بدر نے سر ہلایا اور سوہا جلدی سے بیڈ پر بیٹھ گئ اور چہرے پر ہاتھ رکھے معلوم نہیں کیا کیا پڑھنے لگ گئ

بدر نے گہرہ سانس بھرا وہ واقعی پاگل ہو گئ تھی وہ۔۔۔

وہ گھر نہیں لوٹے تھے الٹا سب ل ہسپتال میں ملنے ارہے تھے۔۔۔

تائی جان نجمہ تو بہت ہی خوش تھیں اور ثروت ایک طرف کھڑی تھی

ساز بھی ائی تھی جلدی سے سوہا کے گلے لگ گئ

میں بہت خوش ہوں ماشاءاللہ ماشاءاللہ بھائی بھابھی کی نظر اتارنی چاہیے "وہ بدر کو بولی جو لاپرواہ بن موبائل پر کام کرنے میں مصروف تھا

کیوں دنیا میں کیا عورتیں پریگنینٹ نہیں ہوتی "اسکے سوال پر ایکدم سب کا جیسے منہ اتر گیا مگر سوہا کورتی بھی اسکی بات پر نہیں کر کے گئ تھی۔۔وہ خوش تھی یہ اسکی خوشی تھی اور اب بدر جو مرضی کرے اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

تم رہنے دو اپنے بھائی کو میرے پاس پیسے ہیں تم میرے بچوں کی نظر اتار دو "

سوہا کی بات پر بدر نے اسکی صورت دیکھی۔۔

ذرا غصے سے کھڑا ہوا۔۔ جیب سے کچھ نوٹ نکالے اور اسکے اوپر سے وار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا

دیکھو بھلا اپنی ہی اولاد کی نظر اتارتے ہوئے ٹکا کتنا دیکھا کر گیا ہے "تائی جان منہ بنا کر بولیں

امی رہنے دیں مجھے برا نہیں لگتا رہا آپ بھی نہ سوچیں" سوہا مسکرائی ویسے مجھے ڈسچارج کیوں نہیں کیا گیا" وہ سوال کر گئی اور پھر سب ہلکی پھلکی باتوں میں لگ گئے سوہا البتہ بے تحاشہ خوش تھی

وہ شاہنواز کے گھر میں اور بھی دھڑلے سے گھس گیا تھا اب کی بار بلکل اسی طرح گاڑی دروازے کے بیچ میں پھنسا کر وہ اندر آیا اور سیدھا اندر گھس گیا

۔

ایزہ صوفے پر بیٹھی تھی ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے تھے۔

گو یاناراض ہواور وہ بوڑھی دادی ایزہ کو جھاڑ رہی تھیں اور ساتھ ایک لڑکی بھی کھڑی تھی

ہائے ہائے دیکھو تو سہی اس لڑکے کی جرتیں ایسے گھر میں چلتا ہے جیسے اسکے باپ کا ہے کیا ہے بھئ کیوں آئے ہو "

دادی جان نے اسے دیکھا تو اسپر برسیں

ہیلو بڈھی کے بال۔۔۔۔ میری بہن کو ڈانٹ کس خوشی میں رہی ہیں اپ ۔۔اور ہاں یہ میرے باپ کا گھر ہے اب بتاو کیا کرو گی " وہ اسکی جانب بڑھا دادی جان پیچھے ہوئے۔۔اور ٹھیک اسی وقت لاونج میں باہر سے شاہنواز بھی اگیا۔

عمر" اسکی پکار پر عمر نے مڑ کر تو نہیں دیکھا البتہ قدم پیچھے لیے تھے۔۔

اور دادی جان سینے پر ہاتھ رکھتی شاہنواز کی جانب بڑھی

شاہ میرے بچے نکال دے اسکو گھر سے اب اسکا بھائی ہے تو کیا سر پر بیٹھا لیں دیکھ میرا دل کیسے دھڑک رہا اور یہ ایسے چڑھ کر آیا ہے مجھ پر "

عائشہ بڑی غور سے اس نخریلے لڑکے کو دیکھ رہی تھی جو کہ ۔۔۔اپنی بہن کیطرح سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا

تم یہیں بیٹھو میں اتا ہوں "اسنے عمر کو کہا اور عمر نے ایزہ کی جانب دیکھا جانے کس بات پر منہ پھلائے بیٹھی ہو "وہ اسکے ساتھ ایزی سا ہو کر بیٹھ گیا یوں لگا برسوں کے غم دھل گئے وہ اسے بچپن میں پیار سے جانے کہتا تھا وہ چھوٹی سی تھی اور وہ اسے گود میں اٹھائے پھرتا تھا۔اور دونوں بہن بھائیوں کی تو جان ایک دوسرے میں تھی تبھی وہ اسے اپنی جان یعنی جانے کہتا تھا

ایزہ مسکرائی پھر آنکھیں نم ہو گئیں۔۔

جبکہ دوسری طرف دادی جان شاہنواز پر غصہ کرنے لگیں عائشہ بھی وہیں آ گئی شاہنواز کو فلحال تو پرواہ نہیں تھی اسکی تبھی اگنور کر دی

تو ان دونوں بہن بھائی کو سر پر چڑھا لے نہیں تیری بیوی تک تو ٹھیک تھا یہ "اب منحوس کون ہے جسے تو نے سر پر چڑھا رکھا ہے

ناز کا بیٹا ہے عمر خیام اپکو یاد ہے عمر خیام" اسکے الفاظ تھے کہ دادی جان کو بریکیں لگ گئیں عائشہ بھی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

لیکن وہ صرف ناز تک جانتی تھی عمر خیام کو نہیں۔

ناز۔۔" دادی جان نے حیرانگی سے دیکھا تو شاہنواز نے سر ہلایا

یعنی ایزہ ناز کی بیٹی ہے" انھیں دھچکا لگا

ہ۔۔۔ہاں" وہ گھیرہ سانس بھر گیا

" تجھے پتہ تھی یہ بات

نہیں۔۔۔ کاش پتہ ہوتی تو۔۔ میری مجال تھی میں اسکو تکلیف دیتا بس ایک ہی پشتوا ہے اور وہ یہ ہی ہے" وہ سر جھکا گیا۔

میری بچی ناز۔۔ ناز کی نشانیاں ہمارے پاس ہیں۔۔ میری بچی نے بڑے غم سہے بڑے غم سہے ہیں۔۔" دادی جان بے ساختہ رو دیں عائشہ خاموش کھڑی تھی شاہنواز نے انھیں چپ کرایا۔

وہ باہر انتظار کر رہے ہیں ہمارا۔۔آپ ان دونوں کو ناز کیطرح قبول کر لیں عمر مجھ سے بہت اٹیچ "اسکی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ دادی جان نے آنسو صاف کیے

تو کیسی باتیں کر رہا ہے شاہ وہ میری بچی کا بچہ ہے۔۔اسے قبول نہیں کروں گی تو کیسے کروں گی۔۔وہ کہتے ہی اٹھیں

ایزہ بھائی کے سینے سے لگی تھی اور عمر۔۔اسکو آہستہ آہستہ کچھ سمجھا رہا تھا۔

جی کیا باتیں ہو رہی ہیں "شاہنواز ہلکے پھلکے انداز میں بولتا بیوی کی جگہ عمر کا گال تھپتھپا کر صوفے پر بیٹھ گیا

ایزہ نے خون خوار نظروں سے اسے دیکھا اول تو وہ بتا نہیں رہا تھا کہ وہ عمر کو کیسے جنتا ہے پھر عمر سے ابھی اسنے پوچھا تو وہ بات گول کر گیا اور اب وہ بیوی کو چھوڑ کر بیوی کے ہی بھائی کو پیار کر رہا تھا وہ مٹھیاں بھینچ گئی اور شاہ نواز گھیرہ سانس بھر کر اٹھا اور اسکا گال بھی تھپتھپا گیا

سوری" وہ اپنی غلطی مان گیا تھا عائشہ کو دھچکا لگا کہ شاہنواز سکندر بھی کسی سے معافی مانگ سکتا ہے۔

عمر کا البتہ قہقہہ ابھرا تھا۔

"تم رو کیوں رہی تھی

مجھ سے بات نہ کریں" سید ھاسب کے سامنے کہہ گئ

یہ مان بھی عجیب چیز ہے جب محبت ہو جائے انسان پر مان بھی خود ہی بڑھ جاتا ہے ورنہ وہ ایزہ ایسی نہ تھی کہ شاہنواز کے آگے بول سکتی نہ وہ شاہنواز ایسا تھا۔۔۔

شاہنواز نے سر ہلا گیا

دادی جان بھی آگے بڑھیں اور عمر کا چہرہ دیکھنے لگیں۔۔

اسکے بال سنوارتے انکی آنکھیں اپنے آپ بھیگ گئیں عمر انھیں حیرانگی سے دیکھنے لگا جبکہ۔۔۔ایزہ بھی حیران تھی

دادی جان" شاہنواز نے فورا سنبھالا

چلو بھئی اب تم دادی جان سے دوستی کر لو۔۔۔اور اب تم دونوں کی لڑائی

" ختم

میں زیادہ دوست نہیں بناتا" وہ منہ بنا کر بولا

دادی جان مسکرادیں۔۔۔

انکے انداز کی نرمی یکایک بدلی تھی

جو دونوں کو ہی حیران کر گئی۔۔

چلو کر لو دوستی اب آخری بندے سے کرا رہا ہوں آئندہ کسی سے نہیں کراو

گا" شاہنواز نرمی سے بولا تو وہ سر ہلا گیا۔۔۔۔

اور دادی جان اسکے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیر گئیں۔۔

عمر کے لیے یہ انوکھا تھا وہ نہ رشتوں میں بڑا ہوا تھا اور نہ ہی اپنوں کے

ہوتے ہوئے اسنے کسی سے محبت حاصل کی تھی تبھی آج بے رخی تھی

اسکے انداز میں

وہ آگے بڑھا اور شاہنواز سے ایونٹ کی ڈکشن کرنے لگا اور مجال ہو اس انسان نے اسکی ایک ایک بات کی بھی نفی کی ہو کہ نہیں ایسا نہیں ایسا ہو گا دادی جان بھی بیچ بیچ میں بولنے لگ گئیں تو وہ ان سے بی بول رہا تھا ایزہ البتہ غصے سے لال ہو رہی تھی اور شاہنواز کی اگنورنس پر تو جی جل رہا تھا کچھ ہی لمحوں میں وہ وہاں سے اٹھ کر بھاگ گئ

آپ کی بیوی جلتی ہے مجھ سے " عمر مزے سے بولا

شاہنواز ہنس دیا

شاہنواز کا گھر دولہن کیطرح سج چکا تھا۔۔ عمر نے زبردستی بہت محنت اور مشقت سے ساز کو پارلر بھیج دیا تھا۔۔۔ وہ تو اب تک آئ ہی نہیں تھی اور دوسری طرف گھر والے البتہ سب اگئے تھے ہاں سوہا نہیں تھی۔۔۔

بدر نے اسکی جانب دیکھا وہ خاموشی سے بیٹھی شاید تسبیح کر رہی تھی۔۔

تم مہندی میں نہیں جاو گی" اسکے سوال پر سوہا نے سر اٹھایا

ایک انسان کو اتنی تکلیف نہیں دینی چاہیے کہ اسکی چیخیں دل پھٹنے کا سبب بن جائیں وہ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتا میں اسی لیے نہیں جا رہی آپ چلے جائیں میں ٹھیک ہوں" کہہ کر وہ دوبارہ تسبیح پڑھنے لگی بدر کے تو سینے میں نہ اٹک گیا یہ آپ۔۔۔

کیا کیا کہا ہے تم نے" حیرانگی سے ششدر وہ سوال کر رہا تھا۔

" بدر اس وقت تسبیح کر رہی ہوں آپ تیار ہو جائیں

سوہا تم مجھے پاگل کرنا چاہتی ہو" بدر کے تو دماغ میں کرنٹ لگنے لگا تھا اتنی مار کھانے پر بھی منہ سے آپ نہ نکلا اچانک وہ اسے عزت دینے کھڑی ہو گئ تھی۔

میں نے کیا کیا ہے اب" وہ اسکی صورت دیکھنے لگی

یہ آپ کا ڈرامہ کیا ہے" وہ بولا تو سوہا مسکرادی

ڈرامہ نہیں ہے اپنے آپ منہ سے نکل گیا

کیوں اپکو اچھا نہیں لگ رہا" وہ بولی تو بدر کو شدید غصہ چڑھا آگے بڑھا اور اسکی گردن جکڑ لی

تم کس لیے یہ سب کر رہی۔۔۔ سانپ اپنی فطرت کبھی نہیں بدلتا تم تمھارا باپ تمھاری ماں اور تمھارا بھائی سانپ ہیں میں یہ مان سکتا ہوں عمر نے شراب پینا چھوڑ دی۔۔ لیکن یہ نہیں مان سکتا کہ تمھارے اندر انسانیت بھر جائے تو بہتر ہے جو تمھاری اوقات ہے اسی پر چلو۔۔

تم اتنی مظلوم بن کر ثابت کیا کرنا چاہتی ہو دوسروں کی تکلیف کا احساس ہو رہا ہے تمھیں واہ سوہا بی۔۔ چھوٹی بچی کا کی تو تم جب بھی نہیں تھی جب میری ماں سے اپنے پاؤں دباتی تھی

تم بھولی کچھ نہیں ہوں اور اگر تم ان دو بچوں پر اترا رہی ہو تو تمھارا اس میں کوئی کمال نہیں ہے یاد رکھنا" گردن جھٹکتا وہ غرایا

سوہا نے سانس حلق میں اتارا اور سر جھکا لیا۔۔۔

" میں اپنی ہر غلطی پر معافی

اوو جسٹ شیٹ اپ" وہ دھاڑا۔۔۔

شیٹ یور پ ماوتھ۔۔۔اپنی غلطی پر معافی شکل دیکھو اپنی معافی مانگنے چلی

ہے" وہ کہہ کر باہر نکل گیا

وہ غصہ کر لیتا لیکن ایسے نہ کہتا یہ کہہ کر وہ اسے بلکل احساس کمتری میں مبتلا

کر گیا تھا سر جھکائے وہ بے ساختہ رو دی۔

جبکہ بدر چلا گیا تھا اور گھر میں صرف وہ تھی جو اکیلی تھی۔۔۔وہ رو دی۔۔

وہ جتنا رونا چاہ رہی تھی اتنی تکلیف ہو رہی تھی۔۔

اور اس ایک ہی شخص تو درکار تھا وہ ہی میسر نہیں ہو رہا تھا۔

جبکہ دوسری طرف گھر والوں کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں یہ مناظر دیکھ کر

۔۔

ایک بہت اونچے پول پر لائٹس بندھی کون کی شیپ میں نیچے ارہی تھیں

جہاں ایک صوفہ رکھا تھا جو صرف عمر اور ساز کے لیے تھا باقی سیٹنگ ہلکی

پھلکی لائٹ میں تھی ساری روشنی عمر نے اپنے گرد کرالی تھی شاندار

ڈیکلریشن شاندار کھانے کی خوشبو شاہنواز کے دوست احباب عمر کے

دوست احباب اور بہت سے لوگ وہاں موجود تھے۔۔۔

بہت سی رنگینی تھی ویٹرز سرو کر رہے تھے اتنا بیلنس تھا ماحول کہ اب عمر

خیام کے معیار پر سب اتر رہا تھا۔

بلیک کرتے پر بلیک ہی کولا پہنے وہ ریڈ شال گلے میں لٹکائے باہر آیا تو کسی

یونانی دیوتا کا سا حسن تھا اسکے پاس۔۔اور ایسے ہی عمر خیام سب کے دل پر

چھا نہیں جاتا تھا۔

اسکی خمار زدہ پلکیں ہی کسی بھی لڑکی کا دل لوٹ لیتی تھیں نکھرے سے

بھری کھڑی ستواں ناک پھر۔۔ بریڈ پھر دور سے بھی چمکنے والی رنگت اور

آنکھوں کے رنگ میں ہلکا ہلکا ہیزل براون رنگ وہ باکمال تھا سر سے پاوں

تک کمال تھا۔۔۔

وہ آیا تو سعود اور اسکے باقی دوستوں نے شغل میلہ سا لگا لیا اسکے ارد گرد بھنگڑے ڈالنے لگے وہ مسکرا رہا تھا

شاہنواز بھی اسی محفل کا حصہ تھا۔۔

وہ جتنا گریس فل لگ رہا تھا شاید کوئی لگتا وہی سٹائل اسنے سفید سوٹ پر بلیک شال ڈالی ہوئی تھی اور عمر کو ہنستا ہوا دیکھا اسنے ایک ہزار ہزار کے نوٹ کی گیڈی اسکے سر پر رکھ کر ہوا میں اچھال دی۔۔۔

اور محفل میں زعفران سا بھر گیا ہر منہ پر سوال یہ تھا کہ ان کا آپس میں رشتہ کیا ہے لیکن جو محفل سامنے دیکھائی دے رہی بڑی حسین لگ رہی تھی لیکن اس محفل میں کچھ لوگ ایسے تھے جن کی سمجھ سے باہر تھی یہ محبت۔۔اشفاق صاحب جو یہاں اس دولہے کے والد تھے اصل وہ ایک طرف بیٹھے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔

عمر خیام کی خوشی ہضم نہ ہوئ معلوم نہیں کیوں وقت کے ساتھ ساتھ خود غرضی انکے اندر بستی جا رہی تھی

ارہم باپ کے کان میں لگائی بجائی کر رہا تھا تائی بھی دیکھنے آئی تھی کہ آخر۔۔وہ ہے کون شاہنواز سکندر رہے اور جتنا دیکھ رہیں تھیں اتنا دل بیٹھے جا رہا تھا۔

چچی صنم صوفیا۔۔۔چچا جان اور نجما جو داماد پر دور سے ہی واری صدقے ہو رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ بدر بھی آ گیا تھا نجمہ اس سے بار بار سوہا کا پوچھ رہی تھی وہ سنجیدگی سے بیٹھا تھا چھوڑ تو آیا تھا اسے اکیلے اب دل مٹھی میں تھا کہ کیا ضرورت تھی لڑنے کی اسکی طبعیت بھی ٹھیک نہیں پھر گھر میں اکیلا۔۔۔وہ اسکی بیوی ہے؟

لیکن وہ ڈھیٹ بنا بیٹھا اپنی ہی سوچوں سے لڑتا رہا اور پھر محفل میں ایک پڑی سی اتری

ایزہ شاہ۔۔۔۔گھبرائے گھبرائے سی وہ۔۔۔۔محفل میں ائی تھی۔۔۔

اسنے چاروں طرف دیکھا۔۔۔

بہت لوگ تھے ۔۔۔ وہ ان میں کسی بھی اپنے کو دیکھنے کی خواہش مند نہیں تھی وہ سب کھڑے ہو گئے ۔۔۔

عمر اور شاہنواز نے بروقت مڑ کر دیکھا تھا۔

وہ لونگ شیٹ اور پاجامے میں نازک سی لڑکی اب جو کہ پریگنینٹ ہونے کی وجہ سے بھاری سی ہو گئی تھی بڑی حسین لگ رہی تھی اور اسکا حسن تو مثالی تھا وہ سیڑھیوں پر ہی تھم گئی

گھر کے اندر سے آئی تھی ان سب کو ہارٹ اٹیک پڑنے کو بے چین تھا کہ جو وہ سوچ رہے تھے واقعی ویسا تھا

شاہنواز ایزہ کا شوہر تھا۔۔

ایزہ اتنا امیر آدمی کی بیوی تھی ایزہ کا یہ گھر تھا

اف دلوں لگتے ہوئے سوال تھے

شاہنواز اسکی جانب بڑھا اور اسکا ہاتھ تھام کر اتارا

سب سے پہلے اسکے حسن سے خائف ہوتا اسکا صدقہ کر گیا

کیا ضرورت ہے انسان کو اتنا حسین ہونے کی وہ بولا جبکہ ایزہ نے اسکی جانب سے نگاہ پھیر کی

پہلے آپ میرے بھائی پر مار جائیں میں تو دور دور سے دیکھ لوں گی" شاہنواز ہنس دیا

یار کوئی مرد سے بھی جیلس ہوتا ہے" وہ اسکے گال پر نرمی سے سب کے سامنے ہاتھ پھیر رہا تھا بدر کی نگاہیں اسی پر تھی وہ اب حسین ترین ہو گئ تھی کسی کی محبت کو سنبھالے ہوئے تھی۔۔۔

وقت نے اسے کتنا جادوئی کر دیا تھا۔۔۔

وہ اپنے شوہر کے ساتھ کھڑی محو گفتگو تھی اور مجال ہو محفل میں کوئی ان دونوں پر سے نگاہ ہٹا سکا ہو

مرد آپ نے بتایا تک نہیں اب تک یہ اتنی اچھی دوستی ان سے کیسے ہوئی آپکی بیوی سے تو نہ کی آپ نے" وہ آنکھیں سکیڑ کر دیکھنے لگی

اب ایسے طنز مارو گی تو تمھیں پتہ ہے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا" وہ بولا تو ایزہ جلدی سے دور ہو گئ

دادی جان کا بیپھو بھی بدل گیا تھا کافی خوش تھیں عائشہ البتہ خاموش تھی

دادی جان نے بھی اسپر سے صادقہ وارا اور ان لوگوں کیطرف وہ دیکھ نہ سکی دادی جان اسے سب سے ملانے لگیں۔

مہمان بھر گئے تھے دولہن کا انتظار تھا اشفاق صاحب اور انکی فیملی پر توپ کا گولہ گیرا تھا بدر فورا اٹھا اور وہاں سے نکل گیا

وہ اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا کتنا بدل گئ تھی جو اپنا چہرہ کبھی دیکھا نہ سکے وہ لڑکی سکون سے سب سے مل رہی تھی

ہمم پیسے میں طاقت ہی الگ ہے

ساز کا دم نکل رہا تھا وہ بے ساختہ ہی رونے لگ گئ۔۔۔

عمر نے باہر مینجر کو بھیجا تھا مگر سعود نے اسے بتایا کہ وہ رو رہی ہے عمر فورا اسکے پاس باہر آیا تھا دروازہ کھولا گاڑی کا اور اسے دیکھ کر غش کھا گیا۔

کیا لگ رہی ہو یار ہوٹ۔۔۔"اسے مزید روتا دیکھ الفاظ اندر ہی اتار لیے۔۔

کیا ہوا ہے" بڑی چاہت سے اسکے گالوں کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں

بھرا تھا اسنے۔

دیکھو اب تمھاری شان شایان ہے نہ سب "میرا میرا دل گھبرا رہا ہے میں

"اتنے لوگوں کو فیس نہیں کر سکتی

"کیوں بھئی عمر خیام کی ہو تم کوئی تمھاری طرف نہیں دیکھے گا ڈونٹ وری

" جی نہیں میں نہیں او گی اندر

میں اٹھا کر لے جاو گا" وہ گھور کر بولا

پلیز عمر آپ۔۔۔اپ" وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھ گئ۔

عمر کا تو دل ہی باہر اجاتا۔۔۔وہ جھکا اور بے ساختہ اسکے گالوں کو چوم لیا۔

میرے ساتھ رہنا ہے تو یہ چڑیا سا دل بڑا کر لو ورنہ میں خود کر دوں گا" وہ

اسکے کان کے نزدیک بولا

ساز کو لگا وہ وہیں غیر جائے گی اسکا دماغ چکرا رہا تھا

عمر نے اسے باہر نکالا اور اسکے لڑکھڑاتے وجود کو اپنا سہارا مکمل دے کر وہ

اسے اندر لے ایا۔۔

اور ان دونوں کی اینٹری پر۔۔ایکدم انار جل پڑی فائیر زہونے لگے۔۔

پارٹی بمز پھوڑے تھے ساز نے اسکا ہاتھ سختی سے جکڑا ہوا تھا وہ اسے اسی

جگہ پر لے آیا جہاں ایک صوفہ رکھا تھا اور روشنی کی رنگینی ایسی تھی کہ ان

دونوں کے بعد محفل میں کوئی نہیں دیکھا تھا۔

وہ کھڑا ہو گیا انکی تصویریں دھڑا دھڑ کھنچ رہیں تھیں۔

ایزہ نے اپنے بھائی کے ساتھ ساز کو دیکھا اور بس ہلکا سا مسکرا کر شاہنواز کے

بازو پر سر رکھ کر کھڑی ہو گی اور اسکا بازو تھام لیا

" تم اپنی فیملی سے ملو گی نہیں

" نہیں اسکی ضرورت ہی نہیں

" اور ساز سے

اسکی بھی ضرورت نہیں" وہ مسکرا دی شاہنواز نے اسکا گال سہلایا

" چلو پھر بیٹھ جاو

"کچھ کھائیں

وائے ناٹ ہنی" وہ دونوں مڑ گئے

عمر اور ساز کی تصویریں کھینچی کانپتی ہوئی وہ اسکے پہلو سے چپک کر بیٹھ گئ

اتنا چیپکو گی تو پھر بدلے میں میں بھی چیپکو گا" وہ مزے سے بولا۔۔۔

جبکہ۔۔۔ ساز ایکدم دور ہوئی اور عمر کا قہقہہ ابھرا تھا۔

ساز نے اپنوں کی جانب نگاہ گھمائ اور اچانک اسکی نگاہ ایزہ پر چلی گئ جسے شاہ

کھانا کھلا رہا تھا اور ایزہ نان سٹاپ کسی بات پر بولے جا رہی تھی۔۔۔

ساز دنگ رہ گئ عمر نے بھی دیکھا تھا۔۔

ایزہ" وہ اشارہ کرتی بولی

ہمم ایزہ۔۔" وہ بس اتنا ہی بولا اور پھر مہندی کی رسومات دادی جان نے

شروع کردیں اسکے اپنے گھر والے منہ بنا رہے تھے اور دادی جان نے رسم

کا آغاز کیا

" میرا بچہ ہاں تیزی بیوی بھی پیاری ہے

یہ بھی کا کیا مطلب ہے" وہ ائی بر و چکا گیا۔

بزرگوں حسین ہے ذرا غور سے چشمہ درست کرو" وہ منہ بنا گیا ساز کو

شرمندگی ہوئی

" ہاں میری بہو سے ذرا سی کم" وہ جان بوجھ کر چھیڑ رہی تھیں

پھر میں بولوں گا تو کہیں گی ہائے دیکھ مجھ پر چڑھ رہا ہے" وہ نکل اتار گیا

دادی جان ہنسنے لگی اور عمر نے بھی سر جھٹکا

اور پھر اسکی فیملی بھی اگی تائی جان نے لگائی تو ساز کے گال پر چٹکی ہی کاٹ لی

سی نکلی تھی اسکے منہ سے عمر نے مڑ کر دیکھا اور وہ ہلکا سا مسکرادی کہ اسے

پتہ لگا یہیں شروع ہو جائے گا

عمران لوگوں سے اتنا مخاطب نہیں ہوا تھا۔

اور اشفاق صاحب نے بیٹے کی جانب دیکھا عمر بھی انکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

۔

وہ چند لمحے دیکھتے رہے اور پھر ہر چیز کو ترک کر کے آج وہ اسے سینے سے لگا سکتے تھے لیکن وہ وہ باپ تھا جو اپنے بیٹے سے ہی جل رہا تھا وہ اسکی کسی بھی خوشی میں شامل ہوئے بنا وہیں سے نکل گئے اپنے ساتھ ارہم تائی اور چچا کو بھی لے گئے تو با مجبوری سب کو جانا پڑا انجما کھڑی منہ دیکھ رہی تھی

امی" ساز نے پکارہ تو عمر نے نجما کی جانب دیکھا۔

وہ آگے بڑھی اور کچھ جھجھکتے ہوئے عمر کے گال پر ابٹن لگا دیا

بیٹا ماشاءاللہ آپ بہت اچھے لگ رہے ہو میرا دل تو ہے میں رکو مگر بھائی صاحب" وہ بولیں تو عمر نے انکا ہاتھ پکڑ لیا

" آپ یہیں رکیں میں بھجوادوں گا آپکی بیٹی کی مہندی ہے

وہ نرمی سے بولا ساز کی جانب نجما نے دیکھا تایا جان غصہ کریں گے مجھے بھی جانا چاہیے" وہ بولی جبکہ عمر نے ایسی خونی نگاہوں سے اسے دیکھا کہ وہ سہم ہی گئی۔۔

یہ آپکی بیٹی اسطرح خون پیتی ہے میرا" وہ بھڑکا

ساز غلط بات بیٹے شوہر ہیں آپکے وہ یہاں موجود ہیں بھائی صاحب کی فکر اپ کیوں کر رہے ہو پھر" نجما نے ٹوکا

" لیکن تایا جان بڑے

او دہی بڑے مجھے غصہ نہ دلوا تمھارا اوالی وارث میں ہوں تایا سے کرتی پھر شادی جب اتنا ہی شوق تھا اسکا کہنا ماننے کا" وہ گھور کر بولا تو ساز کا منہ کھلا گیا کتنا بد تمیز تھا وہ" ساز تو شرمندگی سے سر جھکا گئی اور نجما منہ پر ہاتھ رکھ گئی آپ بیٹھیں کچھ ٹھیک سے کھایا بھی نہیں" عمر نے اسکی چیئر لگوادی ساز کو کچھ تسلی ہوئی کہ چلو اسکی ماں کو تو عزت دے رہا تھا۔۔

\-----------------------

اسکے دوستوں نے سٹیج پر ادھم اٹھا لیا تھا ساز بھی بیٹھی تھی عمر کو بیچ میں لیے وہ بھنگڑا ڈال رہے تھے اور پھر سعود نے اسکے ہاتھ میں بوتل دے دی۔ اسکے بعد عمر آپے سے ہی باہر نکل گیا

ساز کا دل بیٹھنے لگا کیوں دی اسکے دوست کے اسکے ہاتھ میں بوتل اچھا بھلا جیتنا تھا۔

شاہنواز نے پیسے کو اسپر پانی کیطرح بہا دیا وہ جھومتا ہوا اسکے نزدیک آیا اور اسنے ساز کے سر پر پانچ ہزار کے نوٹوں کی گڈی اچھالی تو آوازوں سے نعروں سے جیسے پوری محفل گونج اٹھی

ساز سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی

اب تو مسکرا دو" وہ جھک کر آنکھ دبا گیا

اس اصراف پر مسکراؤ" وہ بول کر منہ پھیر گئی۔

بہت ناراض ہوتی ہے" وہ نجما سے بولا جو خود ششدر تھی۔

جانے" اسنے اپنی بہن کو پکڑا جو خود دور کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی اسنے بھائی کو مسکراتے دیکھا تو مسکرا دی ساز سے اور باقی سب سے وہ دور دور رہی تھی۔

چئیر پر بیٹھی تھی دادی جان کے ساتھ وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر محفل میں لایا اور اسکے سر پر سے بھی وار دیے۔۔۔

یہ سب کئی دیر تک چلتا رہا شاہنواز کا تو شوق تھا یہ سب کرنا۔۔
اور پھر جیسے ہی اسکے ہاتھ میں رائفل ائی تو ساز ایکدم کھڑی ہوئی
او میرا شیر "شاہنواز بلائیں اتار رہا تھا اور دونوں نے ایک دوسرے کے شانے پر ہاتھ رکھا اور۔۔۔
جب فائرنگ شروع کی تو عمر کا قہقہہ چاروں طرف گونج رہا تھا
شاہنواز اسکو دیکھ کر خوش تھا دادی جان بھی مسکرا رہیں تھیں وہ جانتی تھی یہ سب عام تھا انکے ہاں۔۔ عائشہ عجیب حسد کا شکار تھی
ساز کی جان پر بنی تھی وہ نجما سے چپک گی جبکہ ایزہ بھی بھائی کے سینے سے لگی رہی یہاں تک کے پورا برسٹ خالی کر کے اسنے سعود سے دوبارہ لی۔۔
دونوں ہنس رہے تھے اور خوشیاں منانے کا انداز کس قدر عجیب تھا
ساز رونے لگ گی لیکن یہ شغل ختم نہ ہوا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیگریٹ منہ میں دبائے وہ پھیل کر صوفے پر بیٹھا تھا ساز کی کمر تختہ ہو گئی تھی یوں لگتا تھا یہ رات بہت لمبی ہو گئی ہے۔۔۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد سب جانے لگ گئے۔۔

" عمر ہم بھی چلیں

کہاں حکم کرو" وہ گھیرہ کش بھر کر اسکی جانب دیکھنے لگا ساز تھوڑا دور ہوئی امی سامنے بیٹھیں تھیں اور اس آدمی کا ڈرامہ ختم نہیں ہو رہا تھا

وہ ہنس دیا اسکی جھجھک پر۔

آنٹی آپ بتائیں کیسا لگا اپکو فنکشن" وہ نجما کو دیکھنے لگا انکی آنکھوں میں سرخی سی تھی۔۔

رات گھیری ہوتی گئی تھی۔۔۔ تقریبا صبح کے چار بجنے والے تھے وہ دونوں ماں بیٹیاں پہلی بار اتنی دیر تک جاگی تھیں تبھی آنکھوں میں نیند کے ڈورے تھے ایزہ کو ان سب چیزوں کو عادت ہو گئی تھی جبکہ دادی جان اندر جا چکی تھی شاہنواز شاید کسی گیسٹ سے بات چیت کر رہا تھا ایزہ ان کے پاس موجود نہیں تھی۔۔۔

بہت اچھا تھا بیٹا ماشاءاللہ" نجما بولی

تھینکیو تھینکیو" وہ مسکرا دیا

آپ ایک کام کریں گھر جائیں آرام کریں" اسنے ارد گرد دیکھا اسکا ڈرائیور اسے دیکھ گیا تھا

ہاتھ اوپر کر کے اسے اشارہ کر کے بلایا

آنٹی کو بحفاظت گھر پہنچا دو" وہ بولا نجما نے ساز کی جانب دیکھا

کیا میں امی کے ساتھ نہیں جاوں گی" وہ رونے والی ہوئی

اپکو میرے ساتھ نہیں رہنا" کتنی چاہت سے بولا تھا نجما خود ہی شر مندہ ہوتی ذرا فاصلے پر ہو گئ۔

نہیں" وہ منہ پھلا گئ۔۔ عمر مسکرا دیا۔۔

چلو ایک رات اور سہی اسکے بعد دامن بچانے کی وجہ دیکھو گا کیا بناو گی" وہ سکون سے بولا اور ساز کے کانوں سے کیا دھواں نکلتا اسکی ماں اپنے آپ شر مندہ ہو گئ تھی

گاڑی کی چابی دو" اسنے ڈرائیور سے چابی لی
"آپ چلیں بیٹھیں آتے ہیں ہم
اسنے کہا تو نجما سر ہلا کر نکل گئ وہ ساز کا ہاتھ پکڑ کر شاہنواز کی جانب چلنے لگا جہاں ایزہ بھی کھڑی تھی ساز نے ایزہ کی جانب دیکھا اور سر جھکا گئ۔

میں جا رہا ہوں" وہ بولا۔

اچھا رک جاتے تم دونوں تمھارا ہی گھر ہے جانے نہ جانے کی کیا بات ہے" شاہنواز بولا تو ایزہ نے مسکرا کر بھائی کو دیکھا وہ ہنس دیا

یہ محترمہ فلحال میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی خیر

چلتا ہوں" وہ آگے بڑھا شاہنواز نے اسے سینے سے لگا لیا۔۔اور عمر نے بھی

کل کے لیے تمھیں کچھ پینے کو نہیں ملے گا" وہ ذرا سختی سے بولا

وہ ہنس دیا

اوکے بوس" وہ اسکی بات سے انکار بھی تو نہیں کرتا تھا

جانے تم گھر آؤ گی کل اوکے" اسنے سے ہٹ کر وہ ایزہ سے ملا

لیکن میں کیا کروں گی" وہ حیران ہوئی

" وہ کوئی رسم نہیں ہوتی وہ بہن کچھ پہناتی ہے سر پر

"سہرا

تو خالی سادولہا بن جاؤ" اسنے یاد دلایا تو ایزہ سر ہلا کر مسکرائی۔۔۔

سازاب بھی خاموش کھڑی تھی۔

عمر نے اسکی کمر پر چٹکی کاٹ دی وہ ایکدم اچک کر اسے دیکھنے لگی

اٹیکیٹز نہیں ہیں تم میں" وہ ناراضگی سے بولا

اللہ حافظ اینڈ جزاک اللہ آپ نے اتنا خرچہ کیا۔۔۔" وہ بولی شاہنواز کی جانب دیکھ کر شاہنواز نے نفی میں سر رکھ ہلایا

" یہ سب عمر نے خود کیا ہے۔۔اس میں میرا عمل دخل کوئی نہیں خیر اب تو مجھے پتہ چل گیا ہے ان کے پاس اتنا پیسہ کہاں سے آتا ہے" وہ اہستگی سے بولی

عمر گھورنے لگا جبکہ ایزہ خاموشی کھڑی تھی

ساز نے ایزہ کی جانب دیکھا ایزہ مڑ گئ

عمر شاہنواز دونوں نے ہی یہ منظر دیکھا تھا

ساز کی آنکھیں بھیگ سی گئیں وہ دونوں بھی حیران کھڑے تھے جبکہ عمر نے ساز کا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

شاہنواز کو فلحال کچھ سمجھ نہیں آئی تھی

اگلی صبح بڑی مصروفیت تھی گھر میں ایک چہل قدمی تھی عمر خیام کے اٹھنے کا انتظار تھا۔

مٹھائیوں کے ٹوکرے سب کے کپڑے کیا کچھ نہیں آیا تھا گھر میں جو اسنے کرایا تھا

سازالبتہ چپ چپ تھی رات سے ہی "نجما نے اسے پیار کیا

اللہ تمھیں نظر بد سے بچائے ساز۔۔ عمر بہت اچھا ہے بس کچھ عادتیں بری ہیں لیکن تم چاہو تو سب چیز چھڑوا سکتی ہو اس سے "

شراب نہیں چھوڑیں گے وہ" وہ منہ بنا کر ماں سے بولی

تمھیں پتہ ہے وہ انسیکیور ہے اسے ڈر ہے جو لوگ اس سے محبت کر رہے ہیں کہیں اسکا دل نہ توڑ دیں اور دل ٹوٹنے کے بعد اسکے پاس واحد سہارا صرف شراب ہے کہ وہ پی کر مدہوش ہو جاتا ہے یہ عادت اسے ایک نشے کیطرح لگی ہوئی ہے۔۔

اسکے اندر کا خوف تمھاری محبت اور وفا ختم کر دے گا پھر دیکھنا عمر خیام بھی تمھارے جیسا بن جائے گا

امی اپکو شاہنواز کچھ عجیب نہیں لگتے مطلب ایک انسان ایک اجنبی پر اتنا مہربان کیوں ہے اور پھر وہ ایزہ کے شوہر نکلے کیا شاہنواز ایزہ اور عمر ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے تھے یہ اگر نہیں تو عمر۔۔کے وہ کیا لگتے ہیں وہ عمر پر اتنا مہربان کیوں مہربان ہیں کہ انھیں اپنی اولاد کیطرح ٹریٹ کرتے ہیں کیوں ؟اسکے دماغ میں رات سے یہ کھچڑی پک رہی تھی جبکہ نجما نے بھی سر ہلایا

یہ سوال ہر انسان کے منہ پر ہے۔۔۔"وہ بولی اور گھیرہ سانس بھرا

عمر کی ماں بھی کوئی عام عورت نہیں تھی ساز بڑی جائیدادیں ہیں انکی جن پر تمھارے تایا اپنا حق سمجھتے ہیں"وہ بولیں

لیکن میں جانتی ہوں عمر کو وہ اپنی ماں کی کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگاتے وہ

شاہنواز سر کے ہی پیسے پر عیاشی کر رہے ہیں اور ایک انسان انکے چونچلے اٹھا

رہا ہے "

یہ سب میری سمجھ سے باہر ہے اور بھائی بھابھی تو کل تھے ہی نہیں" وہ

اداسی سے بولی

وہ ایزہ کو دیکھ کر چلا گیا تھا" نجما آہستگی سے بولی۔۔

ساز خاموش ہو گئی۔۔۔

" تم زیادہ نہ سوچو ان باتوں کو سب ٹھیک ہو جائے گا

نہیں مجھے ڈر ہے کچھ ہے جو غلط لگ رہا ہے کہیں چھپا ہوا ہے ایک انسان کسی

انسان پر بلاوجہ اتنا مہربان نہیں ہو سکتا" ساز کی بات پر نجما نے سر جھٹکا۔

تم تو وقت کے ساتھ ساتھ بہت پاگل ہوتی جا رہی ہو۔۔اور یہ تمھارے

اندر اتنی اکڑ پیدا کس نے دی ہے ہر بات پر اپنے شوہر کو الٹا جواب دیتی ہو

بہت بگڑ گئی ہو تم" نجما نے اسے گھورا

بگاڑا ابھی آپکے داماد نے ہی ہے بھگتے بھی خود ہی" وہ بولی جبکہ بجمانے سر
نفی میں ہلایا۔۔

سازاپنے جوڑے کو دیکھنے لگی

ویلویٹ کا سرخ کندھاری لہنگا جس پر گولڈن تار سے بھاری بھر کم کام تھا

اور کرتی پر تو اسے بیٹھے بیٹھے تپ چڑھ رہی تھی یہ آدمی چاہتا کیا تھا اس سے

اب بھلا یہ بلاؤز کوئی پہنے کی چیز ہے۔۔اوپر سے دو سو کلو کا دوپٹہ۔۔اور پھر
۔۔پچاس لاکھ کا لہنگا تھا یہ جو وہ بس ایک گھنٹے پہنے والی تھی۔۔
اتنے میں کتنے لوگوں کو بھلا ہو سکتا تھا مگر عمر خیام تھا سامنے
اسکے زیورات اسکی ایک ایک چیز تائی اور چچی تو دیکھتی رہ گئیں

سازکا دل ڈوبتا تھا انکی نظروں سے انسان کو اتنا اصراف نہیں کرنا چاہیے کہ سب کی آنکھیں کھل جائیں" وہ ڈرتی تھی سب کی نظروں سے اور ڈر کسی کو نہیں لگتا تھا تو وہ عمر تھا۔

وہ رات آیا تھا وہ جائے نماز پر بیٹھی تھی اسے آتے دیکھ اسنے آنسو صاف کیے اور اسکی جانب دیکھا وہ آیا اور سیدھا بستر پر لیٹ کر لحاف سر تک لے لیا

سوہا نے اٹھ کر ہیٹر کو تھوڑا تیز کر دیا

کیونکہ اب ہیٹر تو لگ گیا تھا تو وہ کمفر ٹیبل ہو کر سو جاتا

لائیٹ بند کر دو اسنے بس اتنا ہی کہا تھا اور پھر اگلی صبح بھی وہ اٹھا نہیں وہ حیران ہوئی لحاف ہٹا کر چیک کیا اسے بخار تھا وہ پریشان سی ہو گئ

بدر تم ٹھیک ہو" وہ بولی

ہاں" اسنے اسکا ہاتھ ہٹایا اور اٹھنے لگا مگر بے سود بخار کی شدت زیادہ تھی اس وقت۔۔

تم بیٹھ جاو پلیز" وہ بولی جبکہ بدر گھیرے سانس بھرنے لگا اور اسکے ہاتھ پر جھٹک دیے

میرے کپڑے نکال دو ذرا

" تمھاری طبعیت

تمھارے ساتھ مسلہ کیا ہے" وہ دھاڑا۔۔۔

سوہا ایکدم دور ہوئی

پاگل ہو تم تمھیں سمجھ نہیں آرہی مجھے تم سے کوئی ہمدردی نہیں چاہیے یو جسٹ گیٹ لاسٹ" سختی سے وہ بولا سوہا نے ایک سانس کھینچا

اچھا ٹھیک ہے ہمدردی نہیں کر رہی پھر بھی لیٹ جاو تمھاری جان میں ہمت ہو گی تبھی ٹھیک سے کاروبار کر سکو گے نہ۔۔۔ پلیز لیٹ جاؤ" وہ اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھ گئی جبکہ بدر نے دانت پیس لیے

لیکن لیٹ گیا اور جیسے کسی سے ناراض ہو سر تک لحاف پھر لے لیا

وہ باہر آئی ارہم سے ڈاکٹر کو بلانے کا کہا

اچھاتو تمھارا نو دولتا شوہر بیمار ہو گیا

چلو اچھا ہے میں اسکی خدمات کے لیے موجود نہیں اپنا کام خود کرو" وہ ٹکا

سا جوب دے کر اٹھ گیا

ابو" وہ باپ کو دیکھنے لگی

جوار ہم کو گاڑی نکالنے کا کہہ کر بنا اسکی بات پر توجہ دیے دونوں نکل گئے

تائی نے بیٹی کی جانب دیکھا جوان دونوں کے رویے پر پریشان سی کھڑی

تھی۔

وہ اٹھ کر بیٹی کے پاس آتی کہ اسنے خود ہی دوپٹہ اچھے سے لیا اور گھر سے

نکل گئ

سوہا میں چلتی ہوں تیرے ساتھ" لیکن وہ چلی گئ

کتنے بے بس آنسو نکل گئے تھے اسکی انکھ سے۔

کہ اسکا باپ اور بھائی سامنے ہی جا رہے تھے وہ پیدل چل رہی تھی اور وہ قریب کے ہاسپٹل میں آئی اسکے پاس پیسے بھی نہیں تھے ڈاکٹر پر اکیلے پہلی بار آئی تھی اسنے کہا کہ وہ ساتھ چلے مگر وہ فیس مانگنے لگ گیا

سوہا کو تبھی دوبارہ گھر لوٹنا پڑا۔

پاگل ہوگئ ہے تو بچے بھی ہیں تیری جان کے ساتھ جڑے تو رک میں ساتھ والے سے کہتی ہوں "تائی کی جان نکل رہی تھی

جب۔۔اپنوں نے ساتھ نہیں دیا غیروں پر اعتبار نہیں مجھے

وہ امی سے پیسے مانگنے لگی

میرے ہاتھ میں تیرے باپ نے ایک روپیہ بھی دینا چھوڑ دیا ہے۔

نجما بھی پریشانی سے کھڑی تھی اسکے پاس بھی کچھ نہیں تھا

سازا ابھی بدر کے پاس سے آئی تھی وہ بے ہوش ہو گیا تھا بخار کی شدت سے اور اسکے پیسے کہاں تھے سوہا کو ڈھونڈنے پر بھی نہ ملے

بھابھی آپ روکیں میں عمر کو اٹھاتی ہوں" سازا اوپر بھاگی۔

نہیں مجھے مل گئے یہ رہے پیسے " وہ دو ہزار لے کر نکل گئ۔۔

" بھابھی

نہیں ساز بدر بے ہوش ہو گئے ہیں " پاگل سی ہوتی وہ بھاگی تھی۔

ساز عمر کے کمرے کا دروازہ بجاتی کہ وہ خود نکل آیا

ہائے مائے لو " پیار سے بولا

عمر وہ " کیا ہوا " وہ اسکو روتا دیکھ بولا۔

" وہ بھائی بے ہوش ہو گئے ہیں بھابھی ڈاکٹر کو لینے گئ ہے

ایک تو تمھارے بھائی میں بڑی عورتوں والی ادائیں ہیں بلا وجہ پریشان ہو رہی ہو

وہ اترا اور بدر کو دیکھنے کے بجائے وہ سوہا کے پیچھے نکل گیا۔

اور تقریبا دور کر اس پاگل لڑکی کو پکڑا تھا جو بھاگ رہی تھی لیکن راستہ لمبا ہو گیا تھا

آنسو سے تر چہرہ بے بس نگاہیں عمر ایک نظر اسے دیکھتا رہ گیا

دو ہزار اسکی مٹھی میں بند تھے

" گھر چلو ڈاکٹر اجائے گا

بدر کو بہت تیز بخار ہے " وہ رو پڑی

اچھا ٹھیک ہے ہو جائے گا ٹھیک مرد ہے وہ بچہ نہیں ہے جو ایسے پریشان ہو

" رہی ہو چلو گھر

اسنے فون گھمایا ایک کال کی اور۔۔ارجنٹ کہہ کر وہ سوہا کو گھر کی جانب چلنے

کا کہنے لگا

وہ کتنی دیر میں آئے گا یہاں قریب ہے ڈاکٹر میں بلا لیتی ہوں اسکو " وہ اچھا

ڈاکٹر ہے اجائے گا سوہا گھر چلو " وہ اب کہ سختی سے بولا۔

سوہا کو اسکے ساتھ واپسی کے قدم لینے پڑے وہ بقیہ راستہ بس روتی ہوئی گئ

تھی

عمر لب دبائے گھر میں داخل ہوا فون پھر کیا اور ڈاکٹر دس منٹ کے اندر

اندر گھر پر تھا

بدر کا چیک اپ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکو میڈیسن دی اور اس بے چاری لڑکی کو کچھ تسلی دی تھی۔۔

جس کا چہرہ بتا رہا تھا دم نکل جائے گا بس ایک بخار سے۔

عمر بھی سائیڈ کر کھڑا تھا

ابھی کچھ دیر میں اجائے گا ہوش کچھ کھایا نہیں ہوا شاید اسی لیے بے ہوشی چڑھ گئ ہے

کہہ کر وہ عمر سے مل کر باہر نکل گیا عمر نے ڈرائیور سے میڈیسن منگا کر دیں اور خود دوبارہ باہر نکل گیا وہ سب خواتین تبصرہ نگار بنی کھڑی تھیں اور اسکا ان سب کے بیچ کوئی کام نہیں تھا۔۔۔

وہ سکون سے کچن میں آیا۔۔اور چیزیں الٹ الٹ کر دیکھنے لگا کہ آیا کچھ کھانے کو مل جائے بھوک ہی شدید تھی۔

اور جب کچھ نہیں ملا تو وہ خود بنانے کھڑا ہو گیا وہ ایسے کام کر کے ساز کو ہمیشہ شرمندہ کر دیتا تھا۔۔۔

وہ باہر آئی اور اسے دیکھ کر کچن میں آگئی اُسے ذرا غصے سے دور کیا

عمر اسکے روز بار وز بڑھتے نکھرے دیکھ سکتا تھا۔

خود ہی پیچھے ہو گیا اور اسے دیکھنے لگا جو اسکے لیے انڈے بنا رہی تھی۔۔۔

وہ غور سے اسے دیکھتا رہا یہاں تک کے ساز کے گال سرخ ہو گئے اور وہ

جھپٹا کر اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

عمر ہنس دیا۔

بنتی کتنا ہو ایک میری آنکھوں کا بوجھ تو سہہ نہیں سکتی اچھا ویسے سچ سچ بتاؤ

سامان ٹھیک لگا ہے تمھیں" وہ شیلف پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور اسے سامنے کھڑا

کر کے اسکے ہاتھ تھام لیے۔۔

ساز نے سر ہلا دیا۔

لیکن آپ بہت خرچہ کرتے ہیں جو چیز پانچ دس ہزار میں آجائے گی وہ

پچاس ہزار کی خریدتے ہیں۔" وہ بولی جبکہ عمر نے اسکے گال پر ہاتھ رکھا

تم مجھ سے محبت کرتی ہو نہ؟

معلوم نہیں اسنے یہ سوال کیوں کیا تھا لیکن ساز کا دل ایکدم جیسے چلا اٹھا ہر

صورت میں وہ اس سے محبت کرتی تھی اسکی تمام برائیوں کے ساتھ اسکے

حساس دل سے۔۔۔ جو شاید کسی لڑکی سے بھی زیادہ نازک تھا۔

وہ ابھی کوئی جواب دیتی کہ وہ خود ہی سر ہلا گیا

کرتی ہو نہ محبت تو میں تمھارے قدموں میں دنیا کی ہر نعمت رکھ دوں گا ہاں

اگر محبت نہ کرتی تو پھر کچھ اور سوچتا" وہ آنکھ دبا گیا

ساز گہیرہ سانس بھر کر سر جھکا گئ

اسکا ناشتہ بن گیا تھا اسنے پلیٹ میں ڈالا اسکے ہاتھ میں دے دیا

"اور یہ پورا کر لیجیے گا کبھی آدھا چھوڑ کر بھاگ جائیں

وہ بولی تو وہ سر ہلا کر کھانے لگا اسے بھوک ہی بہت تھی کانٹے سے کھاتا وہ

ساز کے لیے ہمیشہ الگ روپ ہی رکھتا تھا طبعیت میں تمیز نفاست تھی

مزاج میں اتنا نکھریلہ پن تھا پھر کیوں شراب پیتا تھا اور شاہنواز سے پیسے لیتا

تھا۔

عمر"اسنے پکارہ۔۔اسنے سر اٹھایا۔
واقعی کچھ رازوں سے پردہ ہٹنا نہیں چاہیے لیکن یہاں کہانی کا روپ بدلنے لگا تھا۔۔۔

آپ جانتے تھے شاہنواز سر کو پہلے سے "اسکے سوال پر وہ سر ہلا گیا
ہاں کیوں "یعنی ایزہ کے شوہر ہیں وہ یہ بھی"اسکے سوال پر اسنے نفی کی

۔۔۔

جس دن یہاں مہندی تھی اس دن پتہ چلا۔۔دل اداس ہو گیا کہ میرے علاوہ وہ کسی اور کے بھی ہیں وہ بھی میری ہی بہن کے احتجاج تبھی تو بلند کیا تھا" وہ اپنی ہی بچکانہ حرکتوں پر ہنسا۔
وہ کون ہیں؟؟
اسکے سوال پر عمر کا ہاتھ رکا اسکی جانب دیکھا

میرے لیے فرشتہ میرا بڑا بھائی میرا باپ۔۔۔یہ تم دنیا کا کوئی بھی

خوبصورت رشتہ کہہ سکتی ہو ویسے تم کیوں سوچ رہی ہو اتنا اس بارے میں

"وہ بولا جبکہ ساز نے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں کوئی آپ سے اتنی محبت کرے وہ بھی بے وجہ کیا یہ عجیب نہیں۔۔

اور پھر مجھے نہیں پسند کے آپ اپنی محنت سے نہیں انکے مال پر کھاتے ہیں

"

ہیلو جھانسی کی رانی انکا جو بھی ہے میرا ہے عمر خیام کا۔۔

" مجھے کمانے کی کیوں ضرورت پڑ گئ

وہ اسکی باتوں پر الجھا ضرور تھا لیکن جواب دے گیا

جب ان ہاتھوں کی محنت سے کھائیں گے تو عمر خیام کا کیا ہو گا" وہ بول کر

جانے لگی۔

عمر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

کیا فرق پڑتا ہے میری جیب میں پیسہ ہے میں تمھیں بھوکا کبھی نہیں سلاو

"گا

مجھے میرا اللہ بھوکا کبھی نہیں سلائے گا۔۔۔اور نہ آج تک سلایا۔۔ ٹھیک

ہے امیر ہونے کا شوق سب کو ہوتا ہے۔۔آپ کے پاس بچپن سے سب تھا

اپکو ان پیسوں کی قدر نہیں شاہنواز سر کا خود کا کمایا ہوا ہے سب وہ اڑائیں

لٹائیں کچھ بھی کریں۔۔۔آپ کا کیا ہے ان سب میں کچھ نہیں آپ بچے تو

نہیں ہیں کہ میری بات نہ سمجھیں" اسکی جانب سنجیدگی سے دیکھتی اپنی

بات مکمل کرتی وہ وہاں سے چلی گئ۔۔۔۔

جبکہ عمر نے واقعی دونوالے لیے تھے۔۔

وہ اسکو جاتا ہوا دیکھتا رہا آج انکی بارات تھی اسنے ایک جھیل اور بڑی ساری

بوٹ بک کی تھی اور وہ ساز کو لے کر وہیں جانا چاہتا تھا لیکن اس وقت اسکا

دل بلکل خالی ہو گیا تھا اسکا موبائل فون بجنے لگا۔۔۔

اسنے کال دیکھی شاہنواز کی تھی۔۔

کال اٹھالی۔۔۔جب موڈ بن جاتا تھا تو وہ ہی حل نکال کر دیتا تھا اسے۔۔۔

کال اٹھاتے ساتھ ہی وہ اپنی ٹون میں بولا۔

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی" کہہ کر فون بند کر گیا۔۔۔

دوسری طرف ایزہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔۔۔

شاہنواز نے صبر سے اسے دوبارہ فون کیا

یہ چیٹنگ ہے آپ نے کہا تھا وہ آپکے ایک فون کا پر دیکھیے گا دوڑے چلے آئیں گے۔" وہ اچک کر اس سے موبائل لے گئ

کیا کر سکتا ہوں میں تم دونوں کا" وہ شانے اچکا کر لیٹ گیا۔

ایزہ کو اسپر پیار آیا۔۔۔

وہ اسکا بھی بہت خیال رکھتا تھا اور عمر کا بھی وہ آگے ہوئی اور اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی

شاہ" اسکی ناک پر انگلی پھیری وہ اسکے ہونٹوں تک لے آئی

شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا۔

آپ کو کسی بھی چیز سے ڈر نہیں لگتا نہ "وہ بولی جبکہ شاہنواز پہلے تو اسے دیکھتا رہا اور پھر اسکا نازک ہاتھ لبوں سے لگا گیا۔

" لگتا ہے

واقعی "وہ حیران ہوئی

" ہاں نہ تمھیں کھونے سے اور زندگی کے تلخ ہو جانے سے

" ہمم آپ کوئی نہیں کرتے مجھ سے محبت

وہ منہ پھلا کر دور ہوئی کچھ یاد آگیا تھا وہ اٹھ گی

کیوں بھئی "اسکی بیلی پر ہاتھ رکھ کر اسے نزدیک کرتا وہ اسکی گردن پر ہلکا ہلکا پیار کرنے لگا۔

کیونکہ آپ تو ان خوبصورت سی آنٹی سے محبت کرتے ہیں پتہ ہے مجھے "وہ بولی اور اسکی محبت بھری حسرتوں کو محسوس کرنے لگی تھی۔

شاہنواز یکا یک تھم گیا۔۔۔ایزہ زبان دانتوں تلے دبا گئی

میں نے کچھ غلط کہا ہے "وہ بولی۔

شاہنواز پہلے تو اسے گھورتا رہا۔۔۔۔

وہ پریشانی سے سر جھکا گئی اور پھر۔۔اسکی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر جھٹکے سے اسکا سر اوپر کیا۔

اگر تم سے محبت نہ ہوتی تو تم کبھی میرے پہلو میں اتنی سکون سے نہ بیٹھی ہوتی میں جس سے محبت نہیں کرتا اسے مار دیتا ہوں اس بات کو اپنے دماغ میں بیٹھا کر رکھو" کہہ کر وہ جانے لگا۔

آپ کے موبائل میں انکی تصویر ہے" وہ بیوی تھی اسکی بھلے پندرہ سال چھوٹی تھی بھلے وہ اسے بچوں کیطرح سینے سے لگا کر رکھتا تھا لیکن رشتہ تو بیوی کا ہی تھا اسنے تصویر کھولی دور سے اسے دیکھائی اور ڈیلیٹ کر دی۔۔

معلوم نہیں آج کوئی احساس نہیں ہوا تھا۔

ہیپی" وہ بولا جبکہ وہ اچھل پڑی

بہت سارا" بیڈ پر اچھلتے اسکے گلے کا ہار بنی

آپ بہت اچھے ہیں غصے والے بھی ہیں لیکن بہت اچھے ہیں" وہ بولی

اور شاہنواز نے مسکرا کر اسکے گال چوم لیے

اب اچھلنا بند کرو۔۔مجھے تمھارے بھائی سے جاننا ہے اسے کس بات کے

" نکھرے

اچانک دروازہ کھلا۔۔اسکی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

وہ سب سے لڑ رہا تھا جلدی سے ایزہ دور ہوئی تھی

یہ تو شکر تھا اسکا چہرہ کسی اور جانب تھا تبھی وہ ان دونوں کو دیکھ نہیں سکا

شاہنواز برداشت کرلیتا ایسے ہی کسی کا اجانا منہ اٹھا کر وہ پریشانی سے بیڈ سے

اتری

عمر مڑا

شاہنواز نے نہایت نرمی سے اسے دیکھا ایزہ کی آنکھیں کھل گئ

میرا شیر کیا ہوا آج تو خوشی کا دن ہے لڑ کیوں رہے ہو" وہ دادی جان کو بول

رہا تھا۔۔۔

آپ کون ہیں" اسکے سوال پر۔۔۔ شاہنواز کے قدم زمین نے جکڑے لیے

ایزہ خاموش کھڑی تھی۔۔۔

اور مجھ پر اتنا خرچہ کیوں کر رہے ہیں" اسکی اگلی بات ناراضگی سے بھرپور تھی شاہنواز کی سانس میں سانس آئی شاید کبھی سنجیدگی سے وہ یہ سوال کر جاتا تو وہ کیا جواب دیتا۔

اب مجھے یہ بتاؤ کس نے ناراض کیا ہے" وہ سکون سے اسکے شانے پر ہاتھ پھیلا گیا۔

وہ ہے نہ ایک ساز پیچھے پڑ گئ ہے آپ بتائیں آپکا جو ہے میرا نہیں ہے کہتی ہے خود کماؤ اب میں کیا کماؤ بھلا" وہ چیڑ کر بولا

ساز کے ذکر پر ایزہ خاموشی ہو گئ۔

ہیں عمر خیام کو کسی چیز کی کمی ہے جو وہ محنت کرے گا" شاہنواز بولا جبکہ عمر نے بھی سر ہلایا

ٹھیک کہہ رہی ہے" ایزہ بولی تو دونوں نے گھور کر دیکھا۔۔۔

" یہاں سے جلتی ہیں اپکو کیا لگتا ہے۔

" بلکل جلتی ہی۔۔

لو ہم کیوں جلیں گے " ایزہ نے منہ بنایا

اب کیا ہے مجھے ٹینشن دے دی اسنے " وہ بولا جبکہ شاہنواز نے نفی میں سر ہلایا

کچھ نہیں ہوتا یار بتا کیا کرنا ہے یوں ہی سب کھڑا ہو جائے گا تمھارا ہو گا تمھارے نام ہو گا بس " وہ ایسے بولا جیسے ہر چیز اسکے لیے کھڑی کر دینے کی طاقت رکھتا ہو۔

ہاں لیکن مجھے کچھ نہیں آتا " وہ ذرا زچ ہوا زندگی میں صرف دل دکھانے کے علاوہ کچھ نہ ہی سیکھا تھا اور نہ ہی کچھ ملا تھا۔۔

وہ ہنس دیا اور اسکا گال تھپتھپایا

" کیا تم سیاستدان بننا چاہو گے

وہ کیسے " وہ حیران رہ گیا

بس ایسے "اسنے چٹکی بجائی

عمر حیرانگی سے کسی چھوٹے بچے کیطرح اسکے موبائل سے کان لگا گیا

وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔ وہ سب بنا ایزہ سر پکڑ کر کھڑی تھی۔۔ کتنا زبردست

طریقے تھا کسی کو کام سیکھانے کا۔۔۔ وہ بات کرتا رہا

اور دوسری طرف اوکے اوکے سر ہوتا رہا۔۔۔

" سر صرف دو دن چاہیے

نو پرابلم مجھے عمر خیام کی نام کی پلیٹ چاہیے " وہ بولا تو اسنے سر ہلا دیا۔۔۔

راضی "اسکے سوال پر عمر اسکے سینے سے لگ گیا

میں نہیں جانتا آپ کون ہیں اور میں جاننا بھی نہیں چاہتا آپ میری روح کا

حصہ ہیں باقی کوئی بھی چلا چلا کر کہے کہ شاہنواز کون ہے میرا جواب یہ ہی

ہوگا میرا سب کچھ "وہ بولا۔۔۔ جبکہ شاہنواز نے اسے خود میں بھینچ لیا

اپنی بہن کو نہ بتانا لیکن میرے لیے بھی تم سب کچھ اور سب سے پہلے ہو یار

بس اداس مت ہوا کرو "وہ بولا

مجھے سب سنائی دے رہا ہے بائے داوے کرپشن کرتے ہوئے تھوڑی سی تو

" شرم کرنی چاہیے آپ لوگوں کو

شیٹ اپ یو جیلس پیپل "عمر تو چڑھ ہی گیا

میں کیوں جلوں گی آپ سے بھلا کرپشن کی ہے آپ نے پتہ بھی لگ رہا ہے

"وہ سر جھٹک کر نیچے اتارنے لگی۔۔

ایزہ دھیان سے اترو "عمر کے کندھے پر مسکرا کر ہاتھ رکھتے وہ ایزہ کا بھی

دھیان رکھتا بولا تھا

" پہلے آپ ان سے محبت کر لیں

" جانے تم جل جل کر کالی ہو جاو گی

آپ بھی "وہ بھڑکی اور کچن میں چلی گئ عمر ہنس دیا شاہنواز نے اسکے بال

بکھیر دیے۔۔۔

بارات کے جوڑے میں۔۔وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ عمر نے اسے گھیرہ سانس بھر کر دیکھا

ابھی وہ مسکرا کر اندر داخل ہوتا ہی کہ۔۔۔رک گیا۔

ساز کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی تھی جو اسنے بہت پہلے اتروادی تھی یہ اسکی ماں کی انگوٹھی تھی جو کہ انکے ہاتھ میں ہر وقت موجود ہوتی تھی اور اسکے بعد اسنے ساز کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔

ساز اس انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی۔۔اسنے وہ انگوٹھی رکھ دی

تبھی نجمانے وہ انگوٹھی اٹھائی

تم جانتی ہو نہ ناز نے تمھیں بڑے پیار سے پہنائی تھی پھر کیوں اس انگوٹھی کو ایک طرف رکھ رہی ہو۔

وہ پہلی بار ساز کی امی کو اپنے کمرے میں دیکھ رہا تھا

امی عمر سے بولا گیا پہلا جھوٹ ہے یہ میں نہیں چاہتی وہ اس بارے میں کبھی جان جائیں

میں تو خود انھیں نہیں جانتی تھی کہ عمر خیام کون ہے ہمارے گھر رہنے کے باوجود کبھی انھیں دیکھا نہیں تھا۔

ناز آنٹی نے خود پہنائی تھی معلوم نہیں انھوں نے عمر کے لیے پسند کیا تھا

۔۔شاید پہلے ہی

اچھا واقعی" وہ مسکرائیں۔

لیکن یہ بات عمر نہیں جانتے" وہ ماں کو دیکھنے لگی

کچھ نہیں ہوتا وہ اسکی ماں ہے اور ماں باپ سے انسان آخر کب تک ناراض "رہ سکتا ہے تم اس انگوٹھی کو پہن لو۔۔۔ ہمم

نجما نے زبردستی پہنا دی اور باہر نکل گئی تو اب وہاں کوئی نہیں تھا

ساز نے آئینے میں خود کو دیکھا۔

پھر اس کمرے کی خاموشی کو محسوس کر کے اسپر عجیب سا احساس طاری ہو رہا تھا

اور وہ ہلکا سا مسکرا دی۔

عمر خیام" اسنے مسکرا کر اسکا نام پکارہ

آپ مجھے ہر حال میں قبول ہیں" دل کی دھڑکنوں کو سنبھالتی وہ خود سے ہی مخاطب تھی۔۔۔ مسکرا کر ارد گرد دیکھا کمرے میں کوئی ڈیکویشن نہیں تھی وہ باہر آگئی۔

عمر گاڑی لیے کھڑا تھا۔

ساز کو اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے معلوم نہیں کیوں شرم آرہی تھی گھر کے تقریبا لوگ فنکشن میں جا چکے تھے سوائے بدر اور سوہا کے سوہا بدر کے پاس سے ہلی بھی نہیں تھی جبکہ بدر کی طبعیت بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

وہ گاڑی میں سوار ہوئی اسنے گاڑی آگے بڑھالی

خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

نہ کوئی چھیڑ خانی نہ عادت کے مطابق اسنے کوئی پنگا لیا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی لیکن عمر نے پھر بھی نہیں دیکھا

ساز کا دل بجھنے لگا

آج تو اسے لگ رہا تھا عمر اسکی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر دے گا لیکن اسنے ایک نظر بھی نہیں ڈالی تھی

اور اچانک ساز کی نگاہ اس انگوٹھی پر گئی دل دھک سے رہ گیا۔

ایسا لگا پاتال میں گیرہ ہو کہیں وہ باتیں سن تو نہیں چکا ورنہ ایسا تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اسکے ساتھ ہو اور وہ کوئی بات نہ کرے اسنے نا محسوس طریقے سے انگوٹھی اتار دی۔

ڈیش بورڈ پر رکھ دی

عمر نے پھر بھی توجہ نہیں دی بس پیشانی پر دو بل تھے۔۔۔۔

اور وہ ڈرائیو کر رہا تھا

نہ دل دھڑکا دینے والی کوئی بات کی تھی۔۔نہ ہی نظریں اٹھا کر دیکھا تھا۔

وہ مارکی کے باہر پہنچے عمر نے خود اسکے لیے دروازہ کھولا اور وہاں کی ارینجمنٹس لوگوں کی تعداد چہل پہل دیکھ کر آنکھیں خیر ہو جاتی

یہ پہلی شادی تھی جس پر دولہا دولہن کو خود لایا تھا لیکن دولہا اتنا سنجیدہ تھا کہ دولہن کا دل بیٹھ رہا تھا۔

کوئی بات ضرور تھی اور یقیناً وہ جان گیا ساز نے اس سے جھوٹ بولا تھا۔

ساز کے شانے پر اسنے ہاتھ رکھا اندر لے ایا

وہاں اسکے دوستوں نے ہلا گلہ مچا دیا شور شرابہ سا ہو گیا۔

وہ بھنگڑے ڈالنے لگے عمر کو بھی فورس کیا مگر بے سود وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں شاہنواز نے اسکے سر پر سے کئی نوٹ وار دیے بینڈ کی آواز اور پھر

۔۔۔۔

خوشی کا سماہر شخص مسکرا رہا تھا سوائے اسکے سنجید گی سے ارد گرد دیکھتا آگے بڑھا

ایزہ اسکے نزدیک آئی اور وہ ہلکا سا مسکرا دیا انکی کئی تصاویر کھنچیں۔۔۔اور بڑی خوبصورتی اور سہولت سے سب ہوتا چلا گیا

سعود نے اسے پلانے کی کوشش کی تھی مگر وہ ارادے میں نہیں تھا تبھی کچھ بھی نہیں پیا اور ساز کو اندر ہی اندر یہ خاموشی کسی طوفان کی پیش خیمہ لگ رہی تھی۔

فنکشن عمر خیام کی جانب سے سنجیدگی سے نپٹ گیا۔۔۔اور سب سے پہلے یہاں تک کے مہمانوں سے پہلے وہ جانے کے لیے اٹھ گیا

بس شاہنواز سے ملا تھا اسکے بعد سیگریٹ کا کش بھرتے وہ باہر نکل گیا

ساز کو بھی نجمانے اسکے پیچھے جانے کا اشارہ کیا وہ نہیں چاہتی تھی بیٹی پر باتیں بنیں کیونکہ نوٹ سب کر گئے تھے عمر کو وہ وہاں سے چلے گئے تھے

گاڑی میں سوار ہوئے اور اسکے بعد عمر گاڑی ایک بار پھر چلانے لگا

عمر" اسنے ہمت کرتے خود ہی سوال کیا۔

جواب نادر

اپکو کیا ہوا ہے" وہ بولی مگر اب بھی کوئی جواب نہیں تھا

ایک خوبصورت رات اور اسلامہ اباد کی حسین ٹھنڈ دلکشی ضرور پھیلا دیتی اگر وہ دلکشی کے موڈ میں ہوتا

وہ سنجیدہ تھا کس جانب جارہا تھا علم نہیں تھا اور پھر جیسے ہی تقریبا آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد گاڑی رکی تو عمر گاڑی سے اتر کر کھڑا ہو گیا

ایک خوبصورت سے جھیل تھی جس سے ہوا ٹکرا کر اور بھی ٹھنڈی ہو رہی تھی۔۔

وہ اس جھیل کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔ سیگریٹ کو دوبارہ کش دیا اور جھیل کے اس پار کچھ دیکھنے لگا۔

ساز کو گاڑی سے خود ہی اترنا پڑا تھا وہ اتر کر اسکے ساتھ اگئ

عمر کیا ہوا ہے " اسنے اسکا بازو پکڑا جسے عمر نے جھٹکا

تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا " وہ ایکدم ہی سیدھا ہوا اور سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

ساز نے اسکی جانب دیکھا کافی سنجیدہ تھا

وہ پریشان سی ہو گئی جس بات کا ڈر تھا وہ ہی سوال وہ پوچھ رہا تھا۔ وہ بھکلائی

بھکلائی سی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

تمھیں میرے لیے میری ماں نے پسند کیا اور تم یہ سب جانتی تھی یعنی

" تمھیں یہ سب پہلے سے پتہ تھا کہ تمھاری شادی مجھ سے ہو گی

" ن۔۔ نہیں ایسا نہیں ہے میں نے تو اپکو کبھی دیکھا

شیٹ یور پ ماوتھ یو لائیر "آگے بڑھ کر وہ سختی سے بولا

ع۔۔۔ عمر میں ج۔۔۔ جھوٹ نہیں ب۔۔۔ بول رہی میں سچ میں اپکو تو

جانتی تک نہیں۔۔ یہ۔۔۔ یہ بات تو آپ نے بتائی تھی کہ۔۔ آنٹی نے یہ

ڈیسائیڈ کیا ہوا تھا" وہ گھبراتے ہوئے اپنی بات مکمل کر گئی۔

عمر نے سر جھٹکا۔

اور ایک گھیرہ کش بھرا تبھی سامنے سے ایک بوٹ آتی دیکھائی دی تھی اور

عمر نے ہاتھ اوپر کر کے ہلایا جبکہ ساز آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھ رہی

تھی۔۔۔وہ اسے جھوٹا سمجھ رہا تھا اسکی کسی بات پر اب یقین نہیں رکھتا تھا کیا

۔

اسنے اپنا گال صاف کیا اور سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئ

بوٹ انکے قریب اکر رک گئ عمر آگے بڑھا۔۔۔اور بوٹ پر جمپ لگا کر

سوار ہو گیا

لیکن مڑ کر دیکھا تو اب بھی وہیں سر جھکائے کھڑی تھی

وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھنے لگا۔

کاش اسے بھی رونا اجاتا تو تقریبا غم دھل جاتے۔۔۔۔

ساز" اسنے پکارہ لیکن وہ پھر بھی وہیں کھڑی رہی

زیادہ اکڑ نہ دیکھاؤ مجھے یہیں دھکا دے کر مار بھی دوں گا" غصے میں وہ اتر کر

آیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر بوٹ کی جانب لے گیا جبکہ ساز کو مزید رونا آیا

اور وہ باقائدہ آواز سے رونے لگی تھی عمر نے وہاں کھڑے ورکرز کی جانب

دیکھا اور آنکھ سے اشارہ کر کے ان کو جانے کا کہا۔۔

تو وہ ور کر زاتر گئے اسنے خود ہی اسے بازوں میں اٹھا کر بوٹ پر سوار کر دیا

وہ ایکدم پانی پر بوٹ کے ہلانے پر گھبرا کر رونا بھول گئ۔

آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی عمر بھی سوار ہوا۔اور اسنے رسی کھول دی

جس سے بوٹ ایکدم پانی میں چھٹ گئ اور ساز جلدی سے اسکا بازو تھام گئ

۔۔

" عمر یہ ڈوب جائے گی

ہاں ٹائٹینک ہے میں تمھیں لایا ہی اسی لیے ہوں یہاں کہ تمھیں یہیں

دھکا دے کر جان سے ماردوں" وہ ڈبڈبائ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ

عمر اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وہ بوٹ میں اندر چلا گیا ساز کا دم سا نکلا ایک تو کالی سیاہ رات پھر جھیل کا پانی

کالا سیاہ اور اسپر ستم تنہائی وہ کانپتی ہوئی لہنگا اٹھا کر اندر بھاگی تھی۔

جیسے ہی اندر آئی تو وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں جارہا تھا۔

وہ بھی اندر گھس گئ

پورے کمرے میں گلابوں کی خوشبو اور ٹھنڈک تھی ساز ایکدم ذرا تھمی اور

عمر گول چھوٹے سے بیڈ پر بیٹھ گیا جس پر وائیٹ شیٹ تھی اور نہایت

خوبصورتی سی ہر چیز سجی ہوئ تھی۔۔

ساز دروازے میں ہی کھڑی رہ گئ

عمر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

جب غلطی ہوتی ہے تو سوری کی جاسکتی ہے۔۔ یہ جو اکڑ جاتی ہو نہ یہ دروازہ

"کھول کر لات ماری ہے اور تم پانی کے اندر

آپ اپ ایسا کریں گے" وہ اسکے ڈرانے پر بے حد خوفزدہ ہو گئ تھی۔

"جی بلکل ایسا ہی کرو گا مجھے جھوٹ بولنے والے لوگ بہت بڑے لگتے ہیں

معاف آپ کسی کو نہیں کرتے جھوٹ بولنے والے لوگ آپ کو برے

"لگتے ہیں سب کچھ آپکی مرضی سے ہو گا باقی سب تو کچھ بھی نہیں ہیں

ہاں ایسا ہی تو ہے

عمر خیام سب کچھ نہیں ہے کیا" وہ اٹھالو دیتی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا اور اسکے چہرے پر آتی چند لٹوں کو سنوارنے لگا

نہیں" روتے میں بھی جواب دے گئ

ہاں اسے امید نہیں تھی ساز اس سے جھوٹ بولے گی کبھی لیکن اسکی باتوں پر اسے ایمان لانا ہی تھا کہ وہ سچی ہے اتنا عرصہ اسکے ساتھ رہ کر اسے اندازا تھا کہ وہ باتیں گھمانا یہ باتوں میں چالاکیاں کرنے سے آگاہ تھی ہی نہیں۔

اسکے جواب دینے پر ایکدم عمر نے اسکی کلائی پکڑی اور زور سے گھما کر موڑ دی

س۔۔سی" بے ساختہ اسکے لبوں سے آزاد ہوا جبکہ اسکی پشت عمر کے سینے سے لگی۔۔۔۔

ایکسپٹ یور مسٹیک اینڈ پرومیس می آئندہ مجھے کھونے کے ڈر سے بھی مجھ سے جھوٹ نہیں بولو گی" وہ سنجیدگی سے بولا اور اسکی کلائی پر اور زور سے دباؤ ڈالا جبکہ ساز مچلی کہ اسکے ہاتھ میں درد الگ اٹھا تھا

"عم ---عمر میرا ہاتھ

ششششش "اسنے اسکے ہونٹوں کو انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے پاوٹ کی شیٹ دی اور توجہ سے اسکے سرخ اناری لبوں کو دیکھنے لگا----

" یہاں سے صرف وہ ہی الفاظ نکلیں جنھیں میں سننا چاہتا ہوں---

وہ ایک نگاہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا---

جلدی بولو" جیسے بے چینی سے وہ بولا تھا

" اسوری عمر میں آئندہ آپکی سے کبھی جھوٹ نہیں بولو گی اور

وہ بولی اسکی لو دیتی نگاہوں میں دیکھا ہی نہ گیا

براوو و تم میری زندگی کی پہلی اور آخری خوشی ہو مجھے اسکے بعد کچھ نہیں چاہیے تم ہی وہ واحد انسان ہو جسے میں معاف کر رہا ہوں آئندہ وہ بھی نہیں " کروں گا

بات مکمل کرتے ہی اسنے جھٹکے سے اسے سیدھا کیا اور اسکو سینے میں بھینچ لیا

-

ساز کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہو گئیں بس ایسے جیسے ابھی دل سینے سے باہر جائے گا جبکہ نرمی سے وہ اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتا اسکے سر پر لگے دوپٹے تک لے گیا۔

اسکے سر سے دوپٹہ جدا کیا۔۔۔

وہ چند پنوں سے جڑا تھا اسکے کھینچتے ہی نکل گیا۔۔

اور اسکے قدموں میں دوپٹہ گیرا ساز زور سے آنکھیں بند کر گئی دل کا شور عمر کے دل تک ضرور پہنچ رہا تھا۔

جسے وہ محظوظ ہو کر سن رہا تھا عمر نے اسے دور کیا

اسکا گھیرہ گلہ اسکی کمر کے نشیب و فراز اسکی گردن اسکا کانپتا وجود بے چینی اٹھا رہا تھا جیسے۔

تم میری زندگی کی سب سے حسین عورت ہو" ساز نے ایکدم آنکھیں کھول دیں عمر مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

اپکو۔۔اپکو شرم بھی نہیں اتی" وہ نگاہ جھکا گئی۔

لو میں نے کیا کہا ہے اب "آپ کی زندگی میں کتنی عورتیں تھیں جو میں ان میں خوبصورت ہوں ایسے تعریف کرتے ہیں" وہ اسے دور کرنے لگی

ایک تو تمھارے نکھرے آسمان پر چڑھ رہے ہیں پھینک دینا ہے میں نے تمھیں اٹھا کر" وہ بھڑکا

ساز زبان دبا گئ اور عمر خیام نے اسکی کمر کی پشت پر ہاتھ رکھ کر سرکایا وہ سانسیں اندر کھینچ گئ جیسے اگلی سانس بھی بحال نہیں کر سکے گی۔

اسکی ناک کی نتھ پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔

محبت کی خوشبو تھی وہ اس وقت وہ اپنے ارد گرد محسوس کر سکتا تھا اور ساز کو بھی اسکی سرد انگلیوں کی حرکت محسوس ہو رہی تھی۔

اسکا ہاتھ سرکتا ہوا۔ ساز کی کمر کی ڈوریوں میں الجھا ساز ایکدم دور ہوئ عمر جو مکمل مدہوشی میں تھا غور سے اسکی جانب دیکھتا اسکے نزدیک بڑھا اور اپنی شیروانی اتار کر اسنے سائیڈ پر پھینکا دی

ساز کا دم سا نکلنے لگا تھا وہ قدم پیچھے کھینچتی جا رہی تھی۔۔

جبکہ عمر آگے بڑھا اور اسنے زور سے پکڑ کر اسے بیڈ کی جانب دھکیل دیا

اچانک بوٹ نے جھٹکا کھایا تھا ساز کی چیخ سی جبکہ عمر ہنس دیا۔

"تم مجھ سے سوال کر سکتی ہو میں آج کیا چاہ رہا ہوں تم سے

وہ مسکرایا

اور اسنے ایک الماری کھولی

وہاں شراب کی بوتلوں کی تعداد ایسے تھے جیسے وہ کوئی بار ہو۔

آنکھیں پھاڑے وہ یہ سب دیکھ رہی تھی اسنے بوتل نکالی اس بوتل کو چوما

اور ساز کو آنکھ ماری

ساز حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس سے پہلے وہ اس بوتل کو کھول کر لبوں سے لگالیتا اسنے آگے بڑھ کر اس

سے بوتل کھینچ لی۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

مجھے پتہ ہے یہ زیادتی ہے تمھارے ہوتے ہوئے پینا جرم ہے گناہ کا وزن بھی بڑھ رہا ہے لیکن طلب گنجائش نہیں دے رہی" وہ ہاتھ آگے بڑھا گیا

ساز کو اسپر ترس سا آیا وہ اتنا زیادہ اپنے آپ کو ان چیزوں کا عادی بنا چکا تھا۔

کہ اسنے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو اپنی کمر کے گرد لپیٹ دیا

عمر کی مسکراہٹ گھیری ہو گئی اور اسنے ایکدم ساز کو گود میں کھینچا اور۔۔۔۔

اسکے ہونٹوں پر جھکا

شدت جیسے ساری اسپر نکلنے کو بے تاب تھا یہاں تک کے بوٹ مکمل ہل چکی تھی اسکے یوں کھینچنے پر اور ساز نے وہ بوتل چھوڑ دی

اسے سب منظور تھا لیکن اب عمر کا پینا پلانا نہیں

وہ شدت جذبات میں چور ہو رہا تھا اور اسے بھی کر رہا تھا ساز کی سانسیں اکھاڑنے لگی

ع۔۔ عمر" اسنے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر ذرا فاصلہ بنایا اور عمر خیام کچھ توقف سے دور ہوا تو اسکی ساری لیپسٹک پھیل چکی تھی عمر کے ہونٹوں کے ارد گرد لگ گئی تھی

عمر کا قہقہہ ابھرا اور ٹشو سے اسکے ہونٹوں کو صاف کیا اور اپنے ہونٹوں کو بھی۔

اب مزید کوئی بات نہیں" اسنے لائیٹ بند کی ساز کا کانپتا ہاتھ تھامے اب اس کمرے میں بس ایک لیمپ کی روشی تھی

اور وہ بھی وہ کم کر چکا تھا یہ بھی اسی کے لیے تھا تا کہ وہ پریشان نہ ہو۔

اسنے ساز کو اس ہلکی پھلکی روشنی میں کھڑا کیا اور سکون سے اسکے بازوؤں کی ڈوریاں کھولتا وہ ساز کو بے ہوش ہو جانے کے قریب لے گیا شولڈرز پر سے ذرا سا کھسکا کر اسنے محبت کی پہلی مہر لگائی تھی اور پھر اسے بیڈ پر دھکیل دیا

بوٹ پوری طرح ہل گئی۔

عمر خیام اسے ہی دیکھ رہا تھا جس کی اتھل پتھل ہوتی سانسیں جس کے چہرے پر چھائی شرم وحیا جس کی خوبصورتی اسے یہاں چند لمحے بھی ٹکنے نہیں دے رہی تھی۔

اسنے اپنے کرتے کے بٹن کھولے ساز بیڈ شیٹ مٹھیوں میں بھینچ گئی دل حلق میں ہی اگیا۔

اسکی خوشبو ساز کو پاگل دیوانہ کر رہی تھی وہ جھکا ساز کی گردن پر نازک سی گستاخیاں پر اسکے دل کو چھوتا اسکے چہرے پر چھائے گھبرائے ہوئے تاثرات دیکھنے لگا

U enjoy it?

اسکے سوال پر وہ شرم سے دھری ہوتی اپنا چہرہ چھپا گئی وہ مسکرایا۔

Your body tell the truth .

وہ بولا اور اسکی بڑھتی ہوئی سانسوں کو اپنی شانوں میں الجھایا اسکے بازوں کو تھام کر اوپر لگا گیا

پھر عمر خیام کا جادو اس پر چھانے لگا تھا وہ کانپ سی گئ دھڑکنوں کا شور طوفان کیطرح تھا۔

وہ اسکے بازوں کو پیار سے چھوتا دوبارہ اسکے ہونٹوں پر جھکا اور پھر اسکے شانے پر ایک نشان بنا دیا

محبت دونوں کے بیچ حسین سا منظر بنا چکی تھی

ایسی خوشبو تھی دونوں کے گرد جس میں مدہوشی کی مہک تھی۔

عمر" وہ اسکی بڑھتی جسارت پر کپکپا اٹھی۔

جبکہ عمر نے زور سے ہتھیلی اسکے لبوں پر رکھ کر اسکی آواز دبا دی۔۔۔ جبکہ محبت کا نشہ بڑا زور آور تھا وقت ہاتھ میں بھر بھری ریت کی مانند سرکنے لگا حجاب وحدود کی منزلیں پار کرتے وہ محبت کے نشے میں مکمل بھکا بھکا سا ۔۔۔اسکی پیشانی چومتا اسکے پہلو میں لیٹ گیا

اسکے نازکت سے بھرپور وجود کو سینے میں بھینچ کر عمر خیام کو جیسے زندگی کی ہر دولت مل گئ تھی

ساز بھی سمٹ گئی لیکن ہمت اسکی جانب دیکھنے کی بھی نہ تھی وہ بار بار اسکی پیشانی پر ہونٹ رکھ کر اسکے شرم سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتا ہنس دیا۔

مجھے نیند نہیں ارہی اگر اجازت دو تو تھوڑی دیر ؟؟

بات ادھوری چھوڑ دی جبکہ ساز اب کے رونے لگ گئی

"آہ۔۔۔اچھا سوری اچھا یار سوری چپ ہو جاو مذاق کر رہا ہوں

وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھتی اسکی جانب سے کروٹ موڑتی بری طرح رونے لگی اور عمر کا قہقہہ پوری بوٹ میں گونج گیا۔

سوری نہ۔۔۔میں کچھ زیادہ ہی اوور ہو گیا معلوم نہیں تھا نہ اتنی نازک سی ہو" وہ اسے پیار سے اپنی جانب موڑتا بولا

ساز سو سو کرنے لگی

" اچھا سو جاو بھئی تم تو گلے کا ہار ہی بن جاتی ہو

وہ سر جھٹک کر لیٹ گیا اسپر بلنکیٹ ڈالا اور اسکے گال پر پیار کر کے اسے خود میں بھینچ لیا

ویسے اگر ایک بار۔۔۔اور۔۔۔

ہٹیں یہاں سے" وہ اب کے بھڑ کی

س۔۔۔ سسسسوری"اب چپ اچھے بچوں کیطرح سو جاؤ بس اور کتنا تھکاو

"گی مجھے

عمر آپ اپ چپ ہو جائیں" وہ منہ بنا گئ

گڈ نائیٹ مائے بیوٹی" وہ بولا اور لیمپ بند کر دیا

محبت سے خود میں بھینچتا وہ خود بھی آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

سٹور میں موجود ایک ایک چیز اٹھا اٹھا کر دیکھ لی تھی محور ہے آج معلوم

نہیں کس بات نے انھیں شبے میں ڈال دیا تھا

تبھی وہ سٹور میں گھس گئے اور وہاں کی ہر چیز الٹ دی اور بلا خر بہت محنت

کے بعد انھیں وہ چیز مل ہی گئ تھی

انھوں نے اس البم کو دیکھا ناز کی کئ تصویریں تھیں وہاں

اسکے ناچنے کی اسکے کوٹھے کی۔۔۔۔

اس تصویروں میں ایک تصویر تھی جس میں شاہنواز کھڑا تھا

آج اسے دیکھ کر جیسے احساس ہوا تھا کہ اس شخص کو کہیں دیکھا ہے اور وہ ڈھونڈنے نکلے تو انکی آنکھیں پھٹ گئیں

ناز کا عاشق وہ سولہ سترہ سالہ لڑکا۔

جس نے ایک بار اشفاق صاحب کو بری طرح پیٹ تھا وہ کیسے کیسے بھول گئے۔

آوارہ بد چلن عورت نے اس کو اپنے ساتھ رکھا اور پھر اسکے پیسے سے مرعوب ہو کر اپنی اولاد اسکے حوالے کر دی

اتنی اتنی بڑی گیم کیا عمر کو خبر تھی

نہیں ہو ہی نہیں سکتا تھا عمر یہ بات جانتا ہوا گر جانتا تو شاید شاہنواز کو جان سے مار دیتا۔۔

اسکا ایک روپیہ بھی حلال نہ سمجھتا

واہ واہ واہ'' وہ اپنی کارکردگی پر خوش ہو گئے

اب جو ہو گا وہ سب سے زیادہ مزے دار ہونے والا تھا۔

وہ خوشی سے باہر نکلے۔۔۔اور اس تصویر کو کسی خزانے کیطرح چھپا دیا

تائی خان نے انکی خوشی وہ تصویر سب چیزیں دیکھیں تھیں

کیا ہوا تھا وہ سمجھ نہ سکیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمر درد کے باعث وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔اسنے بھاری ہوتے پردے اٹھائے اور اوپر دیکھا ہلکی مدھم مدھم روشنی تھی چاروں طرف ایکدم وہ اٹھ کر بیٹھی تو گلے میں چین سی فیل ہوئی۔

اسنے اس چین پر ہاتھ رکھا اور اس چین کی جانب دیکھا اسپر مکمل عمر لکھا تھا وہ مسکرائی کچھ شرما سی گئ جھجھک نے چاروطرف سے جیسے سے گھیرے میں لیا اور اسنے اپنے اوپر بلینکیٹ کھینچ لیا

وہ لوگ اب تک بوٹ پر تھے آف پانی کے اوپر اسکی تو روح بھی کانپ جاتی تھی کہ کبھی سوچ بھی لیتی تھی بوٹ کے بارے میں اور اب پوری رات اور شاید آدھا دن وہ کتنے سکون سے سوتی رہی۔۔

افسوس سے منہ بنا کر وہ بیڈ سے سرکتی ہوئی اتری اسکی نمازیں قضا ہو گئیں اسنے توبہ کی اور واشروم کو تلاشنہ چاہا لیکن واشروم تو کہیں بھی نہیں ملا تھا اسے۔۔۔

وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی کہ وہ اب کیا کرے

اسنے اپنا ڈریس چینج کیا اور بالوں کو باندھ لیا

لمبے بال الجھے بکھرے سے بندھ گیا تھے وہ باہر ائی تو اسے پانی کا شور سا محسوس ہوا اور اسنے تھوڑا سا اچک کر ڈرتے ڈرتے دیکھا تو وہ کتنے سکون سے جھیل میں تیر رہا تھا اسکی آنکھیں باہر نکل ائی

عمر" وہ بھاگ کر جھانک کر اسے دیکھنے لگی

ہائے مائے لو" عمر نے فلائنگ کس دی تھی اسے۔

گڈ مارننگ کیسی رہی رات اور صبح" وہ مزے سے تیرتا ہوا بولا

سازکو لگا وہ دنیا کا سب سے بڑا پاگل انسان ہے

عمر آپ ڈوب جائیں گے" مدھم آواز میں وہ اسکی فکر میں رونے کو بے تاب تھی

عمر کا قہقہہ ابھرا میں نہیں ڈوبوں گا اب تو میرے ساتھ تم ہو تمھارے ہوتے ہوئے کیسے ڈوب جاوگا اچھا خیر او تم بھی میرے ساتھ

آہ کبھی نہیں" وہ کانپ ہی اٹھی

تم بہت ڈرپوک ہو" وہ بوٹ کی جانب بڑھا

عمر پلیز نہیں عمر میں مر جاوں گی آپ مجھے میں بھی میری مرضی نہیں ہے " مجھے مجھے اس گندے پانی میں نہیں اترنا

وہ جلدی سے دور ہوتی بولی الٹا اس سے بھی جھجھک محسوس ہو رہی تھی وہ صرف ٹروزر میں تھا وہ بھی گھٹنوں تک چڑھا رکھا تھا منہ پر ہاتھ پھیرتا پانی جھٹک کر وہ اسکے نزدیک آیا

ساز پیچھے بھاگی اور کمرے کا دروازہ بند کرتی کہ عمر نے دروازے کے بیچ اپنا بازو پھنسا لیا

"عمر پلیز میں مجھے بہت ڈر لگتا ہے آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں

وہ رو پڑی

میری جان میرے ہوتے ہوئے کیوں ڈر رہی ہو اجاو جلدی سے دیکھو

"تمھیں پتہ ہے نہ ضد میرے اندر کیسے بھری ہوئی ہے۔

ساز لاشعوری طور پر سارے دروازے کا دبا واسکے بازو پر دیے کھڑی تھی

وہ جبکہ دروازہ بند کرنے کو بے چین تھی لیکن عمر نے بازو نہیں ہٹایا

اور جب ساز پھر بھی نہ ہٹی تو کچھ کچھ ڈرامہ تو ضروری تھی

آہ آہ" اسنے اپنا بازو نکالا

ایکدم دروازہ بند ہو گیا عمر بازو پکڑ کر بیٹھ کر بند دروازے کو دیکھنے لگا

بڑی ضدی ہو گئی تھی یہ لڑکی۔۔۔

وہ اٹھنے لگا کہ ایک ڈری ڈری سی آواز سن کر مسکرا دیا

عمر آپکے بازو پر سچ میں لگی ہے ؟

"بتائیں نہ لگی ہے یہ جھوٹ بول رہے ہیں

عمر مجھے ڈر لگ رہا ہے

عمر" اسنے دروازہ کھولا اسکی خاموشی سے گھبرا کر اور تبھی۔۔۔

پکڑی گئی" وہ بولا اور ہنسنے لگا

"عمر نہیں عمر مجھے بہت ڈر لگتا ہے عمر عمر

ساز کی چیخیں پوری بوٹ پر گونج رہی تھی لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑ تا رہا تھا ساز کو لگ رہا تھا اس جھیل کے سارے جانور اس سے چمٹ جائیں گے اور شارک اسے کھا جائے گی وہ عمر کی گردن میں بازو ڈالے اوپر اچک رہی تھی کہ پانی سے دور ہو جائے اور باقائدہ رو الگ رہی تھی جبکہ دوسری طرف عمر ہنس رہا تھا اور ایکدم اسنے اسے پانی میں چھوڑ دیا

اور ساز کی چیخوں نے جیسے اسکے کانوں کی سماعت چھین لی تھی ایکدم وہ اس سے چمٹ گئی تھی۔۔۔پتے کیطرح کانپ رہی تھی

سازایک منٹ تم کھڑی توہو یہ زیادہ گھیری نہیں ہے یار" وہ اسے روکنے لگا

جو غش کھانے لگی تھی۔۔

اور اسکی چیخوں کو روکنے کا عمر کے پاس ایک اور آسان طریقہ یہ تھا کہ وہ اسکی آواز کی گھونٹ دے اسنے اسکے پہلے سے محبت کی شدتیں کو سہتے زخمی لبوں کو خود میں بھر لیا اور بڑی مستعدی سے وہ اسے جذبات کے رنگوں میں ڈھال کر اسکے ذہن کو اس ٹینشن سے آزاد کر رہا تھا کہ وہ پانی کے اندر ہے۔۔

ساز کا جسم اسکی ہلکی سی قربت پر جیسے ڈھیلا پڑ گیا اور عمر ہنس دیا تھا۔

ساز نے اسکی صورت دیکھی

اتنا تو تم رات کو نہیں چیخی" اسکے الفاظ ساز کا دماغ گھما گئے سرخ ہو گئ۔۔

جبکہ عمر اسکے چہرے پر پھیلے قوس قزح کے رنگ دیکھ کر جیسے اپنے دل کو اسکی جانب بڑھنے سے روک نہ پایا اور افتگی سے اسے دیکھنے لگا جو اسکے سینے پر

اپنے ہاتھوں کی کپکپاتی روکنے کے چکر میں تھی ۔۔اور عمر تو جیسے اس میں کھویا ہوا تھا اور اسنے ایکدم اسے دور کیا اور جلدی سے بوٹ پر چڑھ گئ یو" وہ بھڑکا اور خود بھی چڑھا اور اس سے پہلے وہ کمرے میں گھس جاتے کہ عمر نے اسے اچک کر گھما دیا

دونوں بے ساختہ ہنسی دیے۔

میں نے تمھارا ڈر ختم کیا ہے" وہ اسکے گال کھینچتا بولا۔

ن۔۔۔ نہیں مجھے کوئی شوق نہیں اور آپ بھی مت کیا کریں ڈوب گئے تو " وہ فکر مندی سے بولی

میری دیہاتی بیوی۔۔۔۔" وہ بے چارگی سے اسے دیکھنے لگا

عمر" وہ منہ بسور گئ۔۔

تو اور کیا کہو اس گھیرائی ایک پول کی گھیرائی جتنی ہے یہ مصنوعی جھیل ہے جو کہ میرے جیسے عاشقوں کے لیے بنائی گئ ہے تبھی یہ بوٹ ایک ہی جگہ چکر کاٹ رہی ہے" وہ بولا تو ساز کو کچھ حوصلہ ہوا شر مندگی سے مسکرا دی۔

عمر ہنس دیا

بھوک لگی ہے" وہ بولا

ہمم" اسنے سر ہلایا

تمہیں کھا جاوں" وہ آگے بڑھا

آہ ن۔۔۔ نہیں" وہ شرما کر دور سی ہوئی۔

چلو ادھر او پہلے پیار کرواؤ اتنی پیاری کیوں لگ رہی ہو اور تمھاری گردم پر

" یہ نشان آف

وہ بے شرمی سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا بولا جبکہ وہ خود کو کہاں چھپاتی

اس سے۔۔ اسکی والہانہ نظروں سے۔۔

آنکھیں جھپکنے لگی جبکہ عمر مے اسے اچک کر اپنی گود میں اٹھالیا

اور اسکے ہونٹوں کو پھر سے اپنے قبضے میں کرلیا۔۔۔

یہاں تک کے اسکی شدت اسکی طلب بڑھتی چلی گی کہ اسنے ساز کو بوٹ کے لکڑی کے فرش پر لیٹا یا اور اسکے ہونٹوں سے تو جیسے دور ہی نہیں ہونا چاہتا تھا اب وہ۔۔۔وہ دور ہوا۔۔

تمھارا ذائقہ زبردست ہے" وہ آنکھ دبا گیا۔

م۔۔مجھے بھوک لگی ہے" وہ اہستگی سے بولی جبکہ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا عمر نے سر ہلایا اور مسکرا کر اٹھا

" چلو میں تمھارے لیے کھانا بناتا ہوں

ہم گھر نہیں جائیں گے کیا" وہ اٹھ کر اپنا دوپٹہ درست کرتی بولی۔

کیوں گھر جا کر کیا کرنا ہے" اسنے پوچھا

امی مجھے یاد کر رہی ہوں گی نہ" وہ شرمائ شرمائ سی بولی۔

پہلے تم میرا دل بھر دو اچھے سے پھر اپنی امی کی یاد کا سوچنا۔" وہ بولا اور گھیری نظروں کے حصار میں اسے بھر لیا ساز سر جھکا گئ۔۔وہ سکون سے اسکے لیے چھوٹے سے کچن میں کھانا بنانے لگا

اسنے اسکے لیے کچھ چیزیں بنائی تھیں بریڈ کے ساتھ سینڈوچ تھے اور جوس ڈال کر اسکی خدمت میں پیش کیا

جان عمر فلحال اس سے پیٹ بھر و پھر تمہیں اچھا سا کھانا بھی کھلاوگا وہ بولا تو سازنے مسکرا کر پلیٹ تھام لی

کتنا اچھا لگ رہا تھا اسکے ساتھ اس طرح رہنا۔۔

وہ اپنے آپ سرخ سی ہوتی۔۔۔آنکھیں جھپکتی کھانے لگی جبکہ وہ ٹیبل پر کہونی ٹکائے اپنی ہتھیلی پر اپنا ہی چہرہ رکھے اسے دیکھنے لگا۔۔۔جیسے وہ اسکی زندگی میں کوئی معجزہ سا ہو۔۔

وہ اسے ایسے دیکھ رہا تھا کہ ساز سے ایک لقمہ بھی اندر نہیں اتر رہا تھا اسنے کھانا چھوڑ دیا۔

عمر کا قہقہہ ابھرا

اور وہ اسکے پاس آیا اسکو اٹھا کر اسکی جگہ پر بیٹھتا وہ اسے اپنی گود میں بیٹھا گیا اسے اپنے ہاتھ سے ناشتہ کرایا تھا۔

اور جس جس طرح پھر اسکا دل کیا اس اس طرح اسنے اپنی مرضی سے کھایا تھا۔

سازکا دم سا نکل گیا تھا اسکی ان بڑھتی جسارت اور قربتوں پر
یہاں تک کے اسکی گردن کے نشانوں میں مزید اضافہ ہو گیا تھا وہ تھک کر اسے دیکھنے لگی جبکہ عمر کا دل تو بھر ہی نہیں رہا تھا۔
ایسے نہ مجھے دیکھو۔۔۔
تمھارے جسم کے ایک ایک روئیں پر اپنا لمس چھوڑ کر میں نے تمھیں اپنا ثابت کرنا ہے ہر صورت میں۔۔۔ سمجھی۔
تم کیا ہو میرے لیے میں جانتا ہوں میری زندگی کی پہلی خوشی آخری حقیقت میرا وہ رشتہ جسے میں نے بڑے عرصے بعد پایا تم میرے لیے سب کچھ ہو ساز اس زمین اسمان کو میں تمھارے لیے ایک کر سکتا ہوں لیکن بس۔۔" اسنے اسکی جانب دیکھا ساز اسکی محبت پر بھی رونے کو تھی ۔۔۔

تم مجھ سے کبھی جھوٹ مت بولنا۔۔ میرے علاوہ کسی کو مت چاہنا اپنی وفا اپنی عصمت کو میرے لیے رکھنا

عمر خیام تمھارے وجود کو تاروں سے چمکا دے گا اور ایسے ایسے انداز میں " محبت کرے گا تمھیں کبھی کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی ائی پرومیس عمر" وہ حیرانگی سے اسے دیکھتی اسکے گال پر ہاتھ رکھ گئ

وہ کتنا کنفیوز تھا اسے لگتا تھا وہ اسکی ماں جیسی ہے جو اسکے باپ سے وفا نہیں کر سکی

جو اسکے باپ کی محبت سے تھک کر دوسرے مردوں کے پاس گئ۔

تو کیا ساز بھی اسکی محبت سے تھک کر کسی اور کو تلاشے گی وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی تھی

میں۔۔ میں عمر کی ہوں" وہ بولی تھی۔

مجھے آپکے علاوہ کوئی نہیں چاہیے" اہستگی سے بولتی وہ واضح کر رہی تھی کہ وہ صرف اس سے محبت کرے گی ہر وقت ہر صورت۔

ہمم مجھے تم پر یقین ہے نہ تبھی تو تم سے دل لگایا ہے" وہ مسکرایا۔۔اور اسکی پیشانی چوم لی۔۔۔

اسے خود میں بھینچے وہ دور تک پھیلے کھلے آسمان کو دیکھ رہا تھا اسکے دل کی دھڑکنوں میں کافی شور تھا ساز کی سسکی پر وہ اسکا چہرہ اوپر کرتا دیکھتا مسکرادیا

۔

تم کیوں دل دکھا رہی ہو بیوقوف لڑکی او تمھیں اصل انسوؤں سے رولاو"

وہ اسے بازوں میں بھر کر اندر لے جانے لگا جبکہ وہ اسکے سینے پر مکے مار کر سے دور کرنے لگی جس کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ اسے بیڈ پر پھینک چکا تھا اسنے آگے بڑھ کر مور کا پنکھ اٹھایا اور ساز کے چہرے پر پھیرا وہ مدہوشی سے جیسے کانپ ہی اٹھی چار سو عمر خیام تھا اسکے

سازنے زور سے آنکھیں بند کر کے بے ترتیب دھڑکنوں سے اسکے لمس کو محسوس کرتے اسکو اپنا آپ دے دیا تھا۔

اسکا بخار اتر گیا تھا لیکن موڈ بہت ہی خراب تھا

چڑ چڑا ہو چکا تھا اور اس چڑ چڑا پن میں سوہا کو گھنچکر بنا کر رکھ دیا تھا وہ

۔۔۔ابھی اسکے لیے سوپ لائی تھی جسے وہ سائیڈ پر رکھ گیا

تم نے پیا نہیں تمھیں اچھا نہیں لگا" سوہا نے باول اٹھایا

وہ اسے اپنی خدمت پر تعینات دیکھ کر زیادہ چیڑ رہا تھا

سوہا نے باول میں سے سوپ کا چمچ بھرا اور اسکی جانب بڑھایا

بدر نے وہ چمچ سمیت باول بھی پھینکا اور ایکدم سوہا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر

اسے بیڈ پر پھینکا اور اسے گھور کر دیکھنے لگا

وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگی

کس دن تک یہ تماشہ لگا کر رکھو گی تم۔۔۔

۔۔میں بس اپنے بچوں کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ تم مجھے ایک آنکھ بھی نہیں

بھاتی۔" سختی سے بولتا وہ اسکے دل میں ایک اور زخمی دے گیا۔

میں نے تو تمھیں کہا ہی نہیں مجھ سے محبت کرو بدر تم پریشان مت ہو۔۔"

کل سے اسکی کمر میں شدید درد تھا

اپنے بچوں کا خیال کر لے وہ اس بیوی کا خیال کیوں نہیں کر رہا تھا جس کو یہ

بوجھ اٹھانے کے لیے دے دیا تھا۔

وہ بمشکل اٹھی تھی

لیٹی رہو" وہ بھڑکا

" تمھاری دوائی

اپنی اوقات میں رہو سوہا اشفاق مجھے تمھیں اپنے ساتھ نہیں رکھنا تو میرے

لیے سرکس کا جوکر بننے کی ضرورت نہیں ہے" وہ بھڑکا جبکہ سوہا کی

آنکھیں بھیگ گئیں اسنے سانس اندر کھینچا اور بیٹھ گئ

کچھ نہیں بولی تھی

بدر کچھ دیر اسے گھورتا رہا اور پھر منہ پھیر گیا

ایزہ کو دیکھ کر اسے عجیب ہی لگ رہا تھا وہ اتنی سے لڑکی اور شاہنواز اتنا بڑا اور وہ جیسے ہضم نہیں کر پا رہا تھا

وہ پریگنینٹ تھی شاہنواز اسپر سے کیسے نوٹ وار رہا تھا اسنے کیسے اسے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا

اسکا دم گھٹا اور وہ اگیا۔۔۔

ایسا نہیں تھا ایزہ کو دیکھ کر کوئی محبت وحدت کا احساس ہوا تھا۔

لیکن بس کچھ تھا جو اسکو بہت چبھ رہا تھا۔

ایزہ اس سے محبت کرتی تھی آج ایک امیر کبیر انسان کے بچے کی ماں اور اسکی بیوی بنی کھڑی تھی وہ سوہا کو دیکھتا رہا

"جاو یہاں سے۔

تمھیں کیا ہوا ہے" وہ خود ہی سوال کر گئ

مجھے تم سب سے زیادہ بری لگ رہی ہو

اور اتنی لگ رہی ہو کہ میرا بس نہیں چل رہا کہ میں" وہ مٹھیاں بھینچ گیا

سوہا اسے دیکھ رہی تھی اسنے سارے جذبات اندر اتار لیے

اور وہ اٹھنے لگی اور ایکدم بیٹھ گئی اسکا بی پی شاید لو ہو گیا

تھا وہ بے حس بنا بیٹھا رہا تھا وہ اٹھ کر باہر آئی اور اسے سب سے پہلا انسان

اپنے سامنے نجما نظر ائی تو وہ بری طرح اسکے سینے سے لگتی رو دی اور اتنا

روئی کہ نجما بھکلا ہی گئی

جہاں بیٹی کے لیے بے حد خوش تھی سوہا کو اسطرح روتے دیکھ اسکا جیسے دم

سا نکلا۔

سوہا کیا ہوا ہے بیٹا" وہ کوئی جواب نہیں دے سکی تھی اور روئے جا رہی تھی

اور پھر وہ ہٹی اور وہ پچھلے صحن میں چلی گئی

نجما کو شدید غصہ آیا تھا وہ بچی دن رات اسکے بیٹے کی خدمت میں لگا رہی تھی

اور اسکے بیٹے کے نکھرے نہیں جا رہے تھے غصے سے وہ بدر کے پاس اگئی

کیا کہا ہے تم نے سوہا کو" وہ بھڑ کیں

چلو اب اسنے شکایتی پروگرام شروع کر دیا ہے" وہ تلخی سے بولا

" بدر اب تو بس کر دو وہ تمھارے بچوں کی ماں ہے

تو میں کیا کروں امی میرے اندر سے اسکے باپ کے لیے کبھی نفرت نہیں

جائے گی نہ ہی اسکے لیے۔۔۔ بھول گئیں اپ یہ کیا کیا کرتی رہی ہے" وہ

بھڑک اٹھا

وقت گزر گیا وہ کتنی بار میرے پاؤں میں بیٹھ کر معافی مانگ چکی ہے اب تو

"بھابھی کا بھی رویہ اچھا ہو گیا تم کیوں نہیں رک رہے

میرے بلا سے بھاڑ میں جائے سب کچھ جو میرے ساتھ ہوا ہے اسے میں

کبھی بھولو گا نہیں ناممکن ہے یہ" وہ بولا اور اٹھ گیا۔

نجما اسے دیکھ کر باہر نکل گیا

بدر کو شدید غصہ آیا تھا وہ اسکی تلاش میں نکلا اور پورے گھر میں ڈھونڈنے

کے بعد جب وہ اسے کہیں بھی نہ ملی تو وہ پچھلے صحن میں آیا وہ گھٹنوں میں

منہ چھپائے بیٹھی تھی آگے بڑھ کر بے رحمی سے اسکا بازو کھینچ کر وہ اسے

اندر لے ایا

اشفاق صاحب ارہم تائی جان نجما ثروت چچی چچا صنم صوفیا سب نے دیکھا تھا اسکا یہ رویہ کیسے وہ اسکے ساتھ سلوک کر رہا تھا بنا جوتی کے وہ اسکے ساتھ گھستی چلی گئ

آئے ہائے مڑ جئے تو بدرو وہ تیرے ہی بچے منحوس سنبھالے ہوئے ہے اور تو "تائی کا تو دل حلق میں آگیا اور وہ آگے بڑھیں کہ وہ کمرے کا دروازہ بند کر چکا تھا۔

سوہا ڈری سہمی نظروں سے اسے سیکھنے لگی

ایک اسکی محبت نے اسکا نکھرا اسکا مغرور انداز سب چھین لیا تھا وہ جیسے ذلیل ہو کر رہ گئ تھی اسکے ہاتھوں اسی شخص کے لیے تو اسنے الزام لگادی تھا ایزہ پر ۔۔۔ وہ خود پر جتنا پشتاتی کم تھا

وہ اسے کمرے میں لے ایا اور اسکا منہ جکڑ لیا۔

آئندہ امی کو میرے خلاف بھڑکنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ تمھارے " ٹکڑے کر دوں گا

"میں میں نے کسی کو بھڑکایا نہیں ہے

بس چپ" وہ آنکھیں نکال کر اسپر چڑھ دوڑا تھا جبکہ سوہا کے الفاظ اندر ہی

رہ گئے جبکہ بدر نے اسے بیڈ پر دھکیلا۔

اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

وہ چلا سکتی تھی کہ یہ بھیک اسے نہیں چاہیے تھی وہ یہ بھیک نہ دے اسے

بس وہ اسے مارے پیٹے لیکن یوں اسکے عزت نفس کی دھجیاں نہ بکھیرے

وہ صرف اپنے مقصد اور طلب پر اسے استعمال کر رہا تھا وہ کیا تھی کچھ

جذبات نہیں رکھتی تھی کیا وہ دور ہوئی

"بدر

شرم کرو کیا تم منہ دیکھاو گی مولوی کی بیٹی ہو کر شوہر کے حقوق پورے

نہیں کرتی" وہ پھنکارا اسکی ٹانگ پکڑ کر کھینچی تو وہ دوبارہ بیڈ پر آ گئی۔

" بدر نہیں میری طبعیت نہیں ٹھیک میں میں سچ میں میری طبعیت نہیں

ششش "کیا چاہیے مجھے تم سے وہی جو ایک عام شوہر کو چاہیے ہوتا ہے بس

اسپر اتنی عام شکل و صورتوں کی لڑکی کا نکھرا نہیں بنتا" اسنے اپنی شرٹ

ایکطرف پھینک دی

سوہا کے گال بھر گئے تھے انسووں سے اسکی بے ساختہ ہچکیاں سی نکلیں اور

وہ اپنے ہی لب دبا گئی تھی

۔۔ کہ وہ نہ روئے اسکے آگے نہ روئے وہ اس سے بہت نفرت کرتا

تھا۔ لیکن بے سود وہ رو پڑی تھی وہ ہار گئی تھی

مرد کے اگے عورت جلدی ہار جاتی ہے" وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگا اور

بدر نے اسکا دوپٹہ اتار دیا

سوہا خاموش ہو گئی تھی کچھ نہیں بولی وہ جھکا اسکی گردن کے نزدیک آیا

ایک حسین سی خوشبو کے احساس نے اسے چونکا دیا وہ ایک پل کو دور ہوا وہ

نظریں جھکائے بیٹھی تھی وہ پھر اسکی گردن کے نزدیک ہوا

یہ خوشبو کیسی تھی۔

وہ اپنی ناک کو اسکی مزید نزدیک لے گیا اور رفتہ رفتہ اسنے اپنے ہونٹوں کو اسکی گردن پر چلایا۔

کہ سوہا مٹھیاں بھینچ کر بیٹھی رہی تھی

اسنے ہلکا سا لبوں کو وا کیا اور اسکی گردن کی نازک جلد کو خود میں بھرتا وہ اسکی گردن پر ایک نشان بنانے لگا۔

اسکے گندمی سنہری رنگ پر نیلا نشان بڑا واضح سا بنا تھا جبکہ سوہا اب بھی پتھر کی بنی ہوئی تھی

بدر نے اسکو لیٹایا اسکے بے آواز انسوؤں کو دیکھنے لگا

احساس ہوتا تو قدر ہوتی محبت ہوتی تو پرواہ بھی ہوتی۔

وہ اپنی من چاہی اپنی مرضی من مانیاں کرتا وہ دور ہوا تو سوہا کی سسکیوں نے کمرے میں شور سا کر دیا بدر نے وقت دیکھا رات کے تین بج رہے تھے۔

اسکی تکلیف سے کراہتی سسکیوں پر اسکی پیشانی پر بل پڑ گئے کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ" وہ چیڑ کر بولا

میری کمر" وہ سسکی۔

بس چپ" وہ جھاڑ گیا تھا۔

اور ٹیبلیٹ نکال کر اسکی کانپتی ہتھیلی پر سجادی

اس وقت وہ دنیا کا سب سے برا مرد تھا جسے اپنی ہی بیوی سے اتنی نفرت تھی

کہ وہ اسے جان سے مار بھی دیتا تب بھی چین نہ لیتا

کیسی قسمت تھی

ایک طرف سکھ کے ساتھ محبت کی وادیوں میں بھر رہے تھے آنے والے

وقت سے انجان

اور ایک طرف" صبر کی حدود اب پار ہو رہیں تھیں"۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح وہ اٹھ کر چلا گیا اور دوسری طرف سوہا ایسے ہی پڑی رہ گئ وہ سکون

سے فریش تھا اور جا چکا تھا اسنے نہیں پوچھا تھا اسکی بیوی ٹھیک ہے کچھ ہوا تو

نہیں کسی بھی بات کو ملحوظ خاطر لائے بنا وہ کام پر نکل گیا سوہا۔ بمشکل تمام اٹھی اور اٹھ کر دیکھنے لگی۔

اسکی کمر گویا ٹوٹ رہی تھی ایسا کیوں ہوا تھا اسے سمجھ نہیں ارہی تھی وہ اتنی سخت جان تو ہو چکی تجی پھر یہ نزاکت کیوں اڑے اگئ تھی

وہ ہمت کر کے فریش ہوئی اور باہر نکل ائی۔

اسکا اترا ہوا چہرہ اسکے چہرے کی بے آرامی تھکاوٹ وہ سیدھا ماں کی گود میں جا کر سر رکھ گئ

سوہا یہ کیا حال بنا لیا تو نے "تائی تڑپ ہی گئیں انھیں اج سے پہلے احساس نہیں ہوا تھا تکلیف کیا ہے اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی لیکن یہ غم انھیں احساس دلا رہا تھا کہ انکی بیٹی کا غم کیسا غم ہے اسکی آنکھوں کی ویرانی دیکھی ہی نہیں جا رہی تھی

وہ لیٹی رہی تو نجما اسکے لیے ناشتہ لے ائی اسنے تڑپ کر سر اٹھایا

چچی آپ کیوں لائی ہیں میں خود بنا لیتی "تو انھوں نے اسکے سر پر پیار کیا

میں بدر سے بات کرو گی اس طرح تو بات نہیں بنے گی" وہ بولیں جبکہ تائی نے سر جھٹکا

کرلی تو نے بات یہ اجائے اس سے بات میں کروں گی

جی بھابھی آپ ہی کیجیے گا" نجما نے فوراً ہی کہا

سوہا کچھ نہیں بولی چپ چاپ ناشتہ کرنے لگی تھی

آمنہ کے بچے ارہی ہیں دو چار روز کے لیے یہاں "تائی جان بولیں اسکا تب بھی کچھ خاص رد عمل نہیں تھا جیسے دنیا میں اب کچھ بھی ہو جائے اسکے لیے وہ سب بس باتیں ہی ہیں کوئی احساس نہیں بازاوقات انسان کی زبان پر کہنے کے لیے نہ شکواہ رہتا نہ ہی شکایت

نہ ذہن میں کوئی سوال نہ اپنی تکلیف پر ہی ہونے والی تکلیف پر ایک بھی آنسو یہ شکایت یر لفظ دم توڑ دیتا ہے یہ احساس سے اری محسوس ہوتا ہے کچھ ایسا ہی سوہا کا حال تھا وہ ہر احساس سے اری تھی اس وقت۔

تم صاف ستھرا لباس پہن لینا" وہ بولیں وہ سر ہلا گئ

اسے پا کر کھویا تھا اسنے وہ غم بھی نہ بناتی ہاں سب کا اپنا اپنا طریقہ ہے اور

اسے بلکل رونا نہیں ارہا تھا اب۔۔۔

تائی کی آنکھیں بھیگ گئیں

تو پریشان نہ ہو سوہا میں کروں گی اس کے بارے میں بات "تائی فکر سے

نڈھال ہوتی جا رہی تھیں

امی "اچانک کسی احساس کے تحت سر اٹھایا اسنے۔۔۔یہ بات کئی دن سے

کھٹک رہی تھی

ہاں بول نہ "تائی نے پیار کیا تھا اسے

"ارہم اور صوفیا کی شادی کا نہیں سوچا کیا آپ لوگوں نے

وہ جو تیرا باپ سانپ بن کر اپنی ہی اولاد کو مال کے پیچھے کھا رہا ہے وہ کسی

نئے نشانے پر لگ رہا ہے مجھے اب وہ عمر کو چین نہیں لینے دے گا بد بخت

ادمی "بے ساختہ حمایت نکل گئی تھی انکے منہ سے اسکے لیے۔۔۔

کیا مطلب "وہ چونکی نجما بھی چونکی تھی

ائے ہائے پتہ نہیں پرسوں رات سے کوئی چیز ڈھونڈے بیٹھا ہے۔۔۔

معلوم نہیں کس کی تصویر ہے۔۔۔

اور بہت خوش ہے وہ تصویر دیکھ کر "تائی نے بتایا تو سوہا ایکدم اٹھی

کون سی تصویر کیا وہ تصویر گھر پر ہے" وہ بھاگ کر کمرے میں گئی تھی

سوہا" وہ دونوں بولیں تھیں پیچھے سے مگر بے سود وہ بھاگ کر کمرے میں پہنچ گئی تھی

وہ ساتھ لے گیا ہے شاید "تائی تکیہ اٹھا کر دیکھنے لگی

تکیے کے نیچے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ سوہا نے ماں کی جانب دیکھا۔

کیوں کر رہے ہیں وہ یہ سب کیا بیر ہے انھیں عمر سے اپنے ہی بیٹے سے کیا بیر ہے "سوہا کو تکلیف ہوئی تھی ہاں جتنی حساس وہ ہو گئی تھی ان کچھ دنوں میں اب ہر تکلیف پر دل کانپ اٹھتا تھا۔

ہاں اسے ارہم جیسی اولاد چاہیے لالچی خود غرض" وہ کہہ کر باہر نکل گئیں

جبکہ سوہا اور نجما نے حیرانگی سے اسکی پشت دیکھتی رہ گئی ارہم کی برائی وہ

کیسے کر سکتی تھیں بات حیرانگی کی ہی تھی۔۔

ـــ

آمنہ کی دونوں بیٹیاں اور داماد اور آمنہ خود اور انکا بیٹا سب اچکے تھے انکے

لیے کھانا بنایا گیا تھا

اور کافی احتمام کرنا چاہتی تھی تائی اپنی بہن کے لیے کیونکہ جب وہ جاتی تھیں

تب آمنہ بھی دستر خوان بھر دیتی تھی لیکن انکے ہاتھ میں فلحال کچھ بھی

نہیں تھا

ان سے جتنا ہو سکا اتنا انھوں نے کیا تھا

سوہا تھوڑا سا فریش ہو کر ان سب کے سامنے ائی تھی اسنے لائیٹ کلر کا

سوٹ پہن رکھا تھا اور اسپر باریک سی شال لیے وہ ائی سب سے ملی

ارے سوہا کتنی بدل گئی ہو تم ماشاءاللہ" آمنہ بولی جبکہ آمنہ کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی۔

اسکی پیشانی پر ایک بل پڑا کیا سب اسکی مذاق بنا رہے ہیں" وہ کنفیوز سی سر جھکا گئی مسکرا بھی نہ سکی تھی۔

ماشاءاللہ بہت ہی بدل گئی ہو اور کافی پیاری لگ رہی ہو شادی کے بعد تو سب ہی بدل جاتے ہیں لیکن سب پر الگ الگ ہی روپ چڑھتا ہے اب صدف کو دیکھو شادی سے پہلے کیسے پیاری ہوتی تھی اب گھر کے کام کر کر کے کیسے بلکل سوکھ کر کانٹا ہو گی" آمنہ بولی تو سب ہی ہنس گئے
جبکہ سوہا مٹھیاں بھینچ گئی نظر جھکی ہوئی تھی۔

صدف کو برا کیوں نہیں لگا اسکی ماں نے سب کے سامنے اسے کیسے کہہ دیا وہ ہنس رہی تھی کیوں اسے برا نہیں لگا اور جس کی تعریف کی جا رہی تھی

اسے بہت برا لگ رہا تھا جیسے سب اسکا مذاق بنا رہے ہوں
وہ کچھ دیر بیٹھی رہی اور پھر اٹھ کر لون میں آ گئی

پیچھے امی آمنہ آنٹی کو بتا رہی تھیں کہ وہ پریگنینٹ ہے اور ماشاءاللہ ٹوئنز ہیں "

وہ باہر اگی آج دھوپ تیز تھی مگر اسے بری نہیں لگ رہی تھی

تم واقعی بہت بدل گی ٔہو" اچانک شہریار کی آواز پر وہ مڑی

ہوا تیز تھی اسکے بال بکھر کر چہرے پر اگئے اسنے دوپٹہ درست کیا

اور گھیرہ سانس بھرا

چالا کی تو بلکل دیکھائی نہیں دے رہی" وہ ہنسا تو سوہا بھی ہنس دی

" بدر نے کافی بدل دیا ہے اور اچھی بات ہے سب کو چینج آنا چاہئے

وہ بولا تو سوہا سر ہلا گئ

کافی خوبصورت بھی ہو گی ٔہو" ایکدم وہ جھٹکے سے مڑی

ایسا لگتا تھا کوئ اسپر تیزاب چھینک رہا ہو۔

" تم مجھ سے ایسی باتیں کس لیے کر رہے ہو مجھے علم ہے میں کیا ہوں

نہیں سر یسلی یقین اسی بات پر نہیں ارہا" وہ مسکرایا

''شیٹ اپ ''لو بھلا آئینہ نہیں دیکھتی

بدر نہیں بتاتا کیا'' وہ کھل کر ہنسا

وہ دونوں ہی ہم عمر تھے اور سوہا کو بچپن سے ہی اس سے چیڑ تھی کوئی

خصوصی لیکن اب خاموشی سے اسکی بات سن رہی تھی اس سے بات کر

رہی تھی۔

شہریار اسکی سنہری رنگت اسکا ابھرا وجود اسکے چہرے کی ساکت کی

تبدیلی سب دیکھ کر حیران تھا اوپر سے مزاج کی تبدیلی بہت زبردست تھی

وہ حیران ہوا تھا سوہا نے رخ موڑ لیا

تم اندر جاو کھانا کھاو'' وہ بولی

'' نہیں مجھے تم سے بات کرنی ہے ایک بات تو بتاو ذرا تم مجھے۔۔

وہ پرانی باتیں چھیڑ گیا اسے اسکی حرکتیں بتانے لگا کہ وہ اسکے ساتھ کیا کیا

کرتی تھی سوہا کو بے ساختہ ہنسی انے لگی اور وہ اسکی باتیں سننے لگی دماغ ہٹ

گیا تھا ان ساری باتوں پر سے جو اسے پریشان کرتی تھیں۔

اور شہریار اور وہ ہنسنے لگے اپنی پرانی باتیں یاد کرنے لگے اپنی پرانی بیوقوفی پر ہنستے وقت کا اندازا ہی نہیں ہوا تھا کتنا وقت گزر گیا انھیں۔

وہ مسکرا دی تھی ہنس رہی تھی ہنستے ہوئے اسکے بال اڑتے اور وہ بے دھیانی میں انھیں سنوارتے آج بہت مختلف لگ رہی تھی

شاید ماں بننے کا روپ چڑھ رہا تھا جس سے وہ خود گھبرا رہی تھی کیونکہ بدر اس سے نفرت کرتا تھا اور کر رہا تھا۔

اوہو تم دونوں اندر اجاو کھانا کھالو" شہریار کی بہن بولی۔

اب تو چائے پینے کا وقت اگیا ہے چلا بھئی سوہا اب سارے ہنر دیکھادو" وہ مسکرائی اور۔۔۔ سوہا سر ہلا کر اندر آ گئ۔

اسنے چائے بنائی وہ وہیں کھڑا تھا اور عجلت میں بدر اندر داخل ہوا گھر میں مہمان اور ہنسی مذاق قہقہے سن کر ایک پل کو رکا آمنہ سے ملا۔۔

اور آمنہ نے اسے وہیں بیٹھا لیا جبکہ وہ کچھ چیزیں لینے آیا تھا اسے مروتا وہیں بیٹھنا پڑا تھا

اور بھئی بدر کیا حال چال ہیں سب سے پہلے تو بہت مبارک ہو تمھیں ماشاءاللہ" وہ بتا ادھوری چھوڑ گئیں بدر نے سر ہلا یا۔

اور پھر تمھیں یاد ہے تم نے مجھ سے بدلا لیا اتنے زور زور غبارے مارے تھے تھے تو تم بہت بد تمیز ویسے" وہ بولتی ہوئی باہر آئی شہریار پیچھے پیچھے تھا ہنس رہا تھا

یوڈیز رو یار تم نے میرا بازو توڑ دیا تھا" ان دونوں کی ہی نظر بدر سے ملی بدر نے سوہا کی جانب دیکھا۔

وہ مسکراتی ہوئی باہر نکلی تھی اور بدر کو دیکھ کر مسکراہٹ سمٹ گئی شہریار نے آگے بڑھ کر بدر سے سلام کیا سنجیدگی سے جواب دے کر وہ بیٹھ گیا سوہا نے چائے ٹیبل میں رکھی اور سب سے پہلے اسے ہی دی نہیں مجھے نہیں پینی تم میرا سامان نکال دو مجھے جانا ہے وہ کچھ کاغذات رکھوائے تھے الماری میں" کافی سنجیدہ تھا وہ۔۔۔

سوہا سر ہلا کر اٹھ گئی اور باقی سب کو بھی ساتھ کے ساتھ چائے سرو کر دی تھی جبکہ بدر اٹھنے لگا تو امنہ نے دوبارہ بیٹھا لیا ارے بھئی ہم تو کچھ دیر میں چلے ہی جائیں گے بیٹھ جاو" وہ بولیں بدر سے باتیں کرنے لگی سوہا اسکا سامان لے ائی اور ٹیبل پر رکھ دیا جبکہ وہ الگ صوفے پر بیٹھ گئی پاوں اوپر کر کے وہ بیٹھی بلکل مختلف سی لگ رہی تھی۔

اور اس حد تک کے بار بار سب کی نگاہ اسی پر اٹھ رہی تھی

چائے تو کافی اچھی بنا لیتی ہو تم بدر تو روز تعریف کرتا ہو گا" شہریار شرارتی لہجے میں بولا جبکہ سوہا بس مسکرائی

تمھیں اچھی لگی" وہ پوچھنے لگی

ہاں بلکل آج تمھارے جیسی لگی جیسے تم اچھی لگ رہی ہو ویسے چائے بھی اچھی ہے" وہ بولا تو سوہا نے اسکے شانے پر مکہ مار ادیا

" مجھے لگ گیا ہے پتہ تم بہت فضول بولتے ہو

اور مجھے یہ لگ رہا ہے میں نے کیوں نہیں کرلی تم سے شادی "اسکا مذاق تھا

یہ اور سوہا بھی منہ بنا کر ہنس دی

" تم سے کیوں کرتی میں بھلا

" ہاں پہلے تمھارے اندر چالاک آتما جو تھی

وہ دونوں ہنس دیے جبکہ بدر اس فرینکنیس پر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ

پہلو بدل رہا تھا اور آمنہ اسکی جان نہیں چھوڑ رہی تھی

مروتا کچھ دیر بیٹھ کر وہ ایکسپوز کرتا اٹھ گیا

اسے لگا تھا وہ اسکی بات سننے آئے گی مگر وہ نہیں آئی اور بیٹھی رہی۔۔

یہاں تک کے بدر غصے سے ٹیبل کے نزدیک آیا فائل کھینچ کر اٹھائی اسکی

جانب گھور کر دیکھا جو اسے دیکھتے ہی مسکراہٹ سمیٹ گئی تھی اور اچھی

خاصی گھوری لگا کر وہاں سے چلا گیا اور سوہا سر جھکا گئی۔

کافی سنجیدہ ہیں بدر بھائی " شہریار کی آواز آئی تھی اسے۔

ہمم ہر وقت ایسے ہی ہیں" اسکی بھی ائ تھی دل تو کیا ایک تھپڑ مار کر رکھ

دے کہ وہ کسی نامحرم کے ساتھ بیٹھی باتیں کس حق سے کر رہی ہے اسکا

میٹر شاٹ ہونے لگا تھا اور کاروباری معملات مصروفیت کی طرف بڑھ

رہے تھے۔۔۔

وہ کافی غصے سے گھر سے نکلا تھا۔

آمنہ اور اسکی فیملی جا چکی تھی زبردستی ان سب کو انوائیٹ کیا تھا تم نے

لازمی انا ہے کبھی اپنے بدر کی وجہ سے نہ او" شہریار نے کہا تو وہ ہنس دی

اچھا ٹھیک ہے" وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

اور وہ لوگ چلے گئے تھے۔۔

سوہا مسکراتی ہوئ اندر ائ تو کمرے میں سے بدر باہر ارہا تھا

وہ کب آیا پتہ ہی نہ چلا سنجیدگی سے اسنے سوہا کا چہرہ دیکھا تھا

سوہا کی مسکراہٹ پھر سمٹ گئی اور بدر کچن میں چلا گیا وہ اسکے پیچھے اگئی میں

" دے دیتی ہوں کھانا

وہ کھانا نکالنے لگی وہ دور ہو کر اسکی صورت دیکھنے لگا

شوہر کی قربت میں تو نہیں مسکراتی تم جتنا اس نامحرم کی قربت میں ہنسی

" مذاق چل رہا تھا تمھارا

وہ کزن ہے میرا" وہ بس اتنا ہی بولی

" اور میں شوہر

"علم ہے مجھے

اچھا" اسنے اسکا بازو پکڑ کر اپنی جانب موڑا۔

" تم زیادہ پھیلنے کی کوشش نہ کرو

کیا کروں اور بدر میں بتاو مجھے تم کیا کروں میں۔۔ میں اپنی یہ کھال یہ مس اتار کر پھینک دوں جو تمھیں نہ پسند ہے۔

یہ میں خود کو مار دو شاید یہ زیادہ مناسب ہے میرے ختم ہو جانے سے تمھیں سکون اجائے گا" وہ چھری اٹھا گئ

اور بدر نے کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا وہ شیلف پکڑ گئ۔

میرے ساتھ زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے" وہ بھڑکا۔

جبکہ۔۔۔ سوہا نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔ کسی نے دیکھا تھا نہیں کسی نے بھی نہیں خوش ہو گئ تھی وہ۔۔ سر جھکا گئ اُسکی انکھ کے قریب نشان بن گیا تھا

اسنے پلیٹ میں کھانا لگایا اور اسکے آگے رکھ دیا۔

بدر کو نہ جانے اسکی خاموشی سے اپنے ہاتھ اٹھانے پر افسوس ہونے لگا۔۔۔

وہ باہر چلی گئ

اور پیچھے اس سے بھی کھانا نہیں کھایا گیا وہ کھانا یوں ہی چھوڑ کر اٹھا تو نجما کو دیکھ کر رک گیا۔

"امی

بس بدر" وہ پہلی بار تلخی سے بولی تھی

آج کے بعد مجھ سے مخاطب نہ ہونا عورت کو بے عزت کرنا نہیں سکھایا تھا

میں نے تم بکل اپنے تایا جیسے ہو" وہ کہہ کر چہرہ موڑ گئی اور اسکے پاس سے

چلی گئی جبکہ بدر کے اندر جیسے کچھ چبھ سا گیا۔۔۔۔۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا اور کمرے میں آیا وہ جائے نماز پر بیٹھی رو رہی تھی

۔۔

بدر کو پہلی بار اپنے ہاتھ اٹھانے پر پشتاوا ہوا تھا۔۔۔

وہ چاہتا تھا اسکے نزدیک جائے اس سے بات کرے وہ اسکے قریب جا کر بیٹھ

گیا۔

سوہا نے آنسو صاف کیے اور اسکی جانب دیکھا

کچھ چاہیے" وہ بس اتنا ہی بولی آنکھ کے قریب نیلا نشان بدر کو دیکھ گیا جبکہ

ماں کے الفاظ کہ وہ بلکل تایا جیسا ہے اسے کھانے لگے تھے وہ اسکی صورت

دیکھنے لگا

سوہا نگاہ چرا کر اٹھی ۔۔۔اور بیڈ پر لیٹ گئ

تم نے کھانا کھایا ہے " اسنے پوچھ مگر سوہا کے پاس جواب نہیں کہا کیا کہتی اسے وامیٹس آنے لگ گئیں تھیں۔

اوہ کروٹ لے کر لیٹ گئ۔۔۔

بدر نے اسکے چہرے پر سے کمبل ہٹایا اسکی آنکھوں کے گرد آنسو تھے چند لمحے وہ دیکھتا رہا اسے ۔۔

اور پھر چلا گیا کمرے سے ہی نکل گیا۔۔۔

وہ سو گئ تھی وامیٹ محسوس کر کے وہ بھاگتی ہوئی واشروم میں گئی اور بدر جو صوفے پر بیٹھا جوتے پہن رہا تھا اٹھ کر واشروم میں آیا وہ پتے کیطرح کانپ رہی تھی

تم نے رات کچھ کھایا نہیں " وہ اب بھی کچھ نہیں بولی

اسکا وجود ٹھنڈا پڑ گیا تھا اور وہ کانپ رہی تھی بدر نے اسے بازوں میں بھرا

اور اسے لیے اندر آ گیا

جواب دو کیا کھایا تھا تم نے" اسنے کہا جبکہ وہ چپ رہی۔

سوہا۔۔۔

تھپڑ" وہ بولی بس اس سے بھر گیا تھا

م۔۔۔مجھے کچ۔۔۔کچھ پیسے دے دو۔۔۔میں ڈاکٹر کے پاس چلی

جا۔۔جاوگی" وہ کانپتی ہتھیلی اسکی طرف بڑھا گئی۔۔۔

بدر شرمندہ سا رہ گیا۔

اسنے جیب میں ہاتھ ڈالا پھر جتنے پیسے نکلے اسنے اسکی ہتھیلی پر رکھ دیے

اتنے تو نہیں چاہیے تھے" اسنے دو نوٹ رکھ کر باقی اسے دے دیے۔

اور اٹھ گئی

" بیٹھ جاؤ میں ناشتہ لے آتا ہوں

وہ بولا سوہانے جواب نہیں دیا کمر پر ہاتھ رکھتی وہ صوفے پر بیٹھ گئی کچھ دیر بیٹھ کر وہ جیسے اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی

" چلو میں لے چلتا ہوں ڈاکٹر کے پاس

وہ تمھیں بولے گی" وہ اسکی جانب دیکھنے لگی۔

اچھی بات ہے ناجائز تھا" وہ آہستگی سے بولا۔

سوہانے چونک کر سر اٹھایا میں خود چلی جاو گی" کہہ کر وہ کمرے سے جانے لگی۔۔ بدر اسے چند لمحے دیکھتا رہا اور گھیرہ سانس بھر گیا جتنا افسوس اس تھپڑ کا تھا آج سے پہلے نہیں ہوا اور وہ پھر بھی اسی کی کنسرن کرتی تھی

عمر نے کال پک کی جھک کر اسکا گال چوما اور ہنستے ہوئے دور ہو گیا وہ شرما کر پریشانی سے اسے دیکھنے لگی اسنے دیکھا نہیں تھا نمبر کس کا ہے۔

عمر خیام سپیکینگ" بڑی چہک تھی اسکی آواز میں

تمھارا باپ بات کر رہا ہوں" لمحوں میں اسکی مسکراہٹ سمٹی

جی" وہ سوال کر گیا

کہاں ہو تم ؟ انکے سوال پر اسنے برا سا منہ بنایا

کہیں بھی ہوں اپکو کیا" وہ بولا جبکہ اشفاق صاحب طنزیہ ہنسا

بس یہ سمجھو تم جہاں بھی ہو جلدی واپس او بہت ساری چیزیں تمھاری منتظر

ہیں "

اور نہ او تو" وہ تلخی سے بولا اور سر جھٹکا

پیسے کے علاوہ اپکو مجھ سے کچھ نہیں چاہیے اور اب میں ایک پھوٹی کوڑی

بھی نہیں دینے والا اپکو "

وہ تو تمھیں دینا ہی پڑے گی جو میں مانگو گا اور یہ وقت اور حالات بتائیں گے

کہ تم مجھے کیسے اور کب دینے والے ہو" وہ ہنس دیے

عمر نے کال بند کر دی۔

ساز اسے ہی دیکھ رہی تھی گھیرہ سانس بھرا تھا اسنے پیشانی کے بل بتا رہے

تھے متفکر ہو گیا ہے

سازآگے بڑھی اور اسکے گلے سے لگ گئ عمر کے چہرے پر گھیری مسکراہٹ اگئ۔

آپ پریشان نہ ہوا کریں عمر" وہ اہستگی سے بولی

لو میرے پاس بھلا کیا پریشانی ہے اچھا سنو تم کچھ مزے دار سا بناو میں فریش ہو جاؤ" وہ اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے چلا گیا۔ سازا اسکی پشت دیکھنے لگی کل سے اب تک اسکی زندگی سر سے پاوں تک بدل دی تھی اسکی خوشبو اسکی محبت اسکی محبت کی دیوانگی کے اسپر ثبوت بہت کچھ ایسا تھا جو کہ اسکے دل کو گرفتار رہا تھا۔

لیلن کہیں انہونی سا خوف تھا جیسے کچھ ہو نہ جائے جیسے تایا جان کا فون آیا تو اسکا دل دھک سے رہ گیا تھا وہ اپنی فکر اتار کر اسکے لئے پلاو بنانے لگی تھی وہ اس وقت ناز آنٹی کے گھر میں تھے۔

اسنے تھوڑا سا اپنے اور اسکے لیے کھانا بنایا وہ فریش ہو رہا تھا اور پھر وہ وضو کر کے جائے نماز ڈھونڈنے لگی۔

اور پھر اسے یاد آیا وہ جائے نماز ناز آنٹی کے کمرے میں ہے

وہ وہاں آگی تو ایسا لگا یہاں بہت خوشبو ہے وہ مسکرائی اور جائے نماز بچھالی

اسکا دل کیا عمر بھی اسکے ساتھ نماز پڑھے اور جیسے ہی اسنے پلٹ کر دیکھا وہ

پیچھے کھڑا تھا۔

وہ تھوڑا گھبرا گئ۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا دروازے میں کھڑا اندر نہیں ایا تھا

عمر ہم اکٹھے نماز پڑھیں" وہ بولی تو عمر نے ایک قدم دور لیا۔

پڑھ کر باہر اجانا" وہ مڑ گیا

آپ کیوں بھاگتے ہیں ہر چیز سے" وہ اسکے پیچھے پیچھے آئی

عمر مڑا اسنے ساز کا چہرہ پکڑا اور اسکے گالوں کو جھک کر چوم لیا

"مجھے بس تم مل گی ہو اور مجھے کچھ نہیں چاہیے

اللہ کے بنا انسان ادھورا ہے اسے سب کچھ مل جائے گا چین نہیں ملے گا یہ

"غلط ہے عمر

" پتہ ہے پتہ ہے

وہ ہاتھ اٹھا کر بولا اور لون میں اتر گیا ساز نے وقت دیکھا ظہر کا وقت ختم ہونے کو تھا پہلے ہی دیر وہ گئ تھی وہ منہ بنا گئ۔

اور اپنی نماز پڑھ کر وہ باہر آئی تو وہ لون میں بیٹھا تھا شاہنواز نے شاید انوائیٹ کیا تھا اس سے ہی بات کر رہا تھا

اوکے ابھی آتا ہوں" وہ بولا اور ساز کی جانب دیکھا

" چلو شاہ کے پاس چلتے ہیں

وہ کچھ نہیں بولی کوئ فائدہ ہی نہیں تھا ماننی تو تھی نہیں اس نے وہ اسکی بات مان کر اسکے حکم کے مطابق چلنے لگی وہ لوگ کچھ دیر میں شاہ کے گھر پہنچے اور ساز تو جھجک رہی تھی وہ ایزہ کا گھر تھا وہ اتنی دھڑلے سے کیسے اسکتی تھی جبکہ وہ تو اڑتا ہوا اندر گیا تھا

وہ جیسے ہی داخل ہوا۔۔دادی جان نے اسکے لیے بانہیں کھول دی

اہ میرا بیٹا آیا ہے" وہ بولیں عمر رک گیا

حیرانگی سے انھیں دیکھنے لگا دادی جان مسکرا دیں تھی وہ سوال کرتا کہ

شاہنواز اور ایزہ بھی آ گئے۔

ایزہ کا لاسٹ منتھ چل رہے تھے وہ کافی ہیلدی ہو گئ تھی۔

شاہنواز نے اسکے لیے بازو کھولے تو وہ اسکے بازو میں سما گی اور ایزہ اسے بھی

ملا۔۔۔ جبکہ ساز ایکطرف کھڑی تھی

" دادی جان سے بھی ملو

وہ جھکا انکے آگے سر جھکا دیا ساز بھی اگر بڑھ کر انھیں سلام کر گئ

"آئے چھوڑی مجھے تو لگا تو بولتی ہی نہیں

وہ بولیں جبکہ عمر نے ائی بروا چکائی

" بزرگوں پنگے کم لیا کرو

عمر "شاہنواز نے ٹوکا وہ زبان دبا گیا جبکہ ایزہ نے ساز کی جانب نہیں دیکھا

ساز سر جھکا گی کچھ کنفیوز سی لگ رہی تھی عمر نے اسے اپنے نزدیک کر لیا

شاہنواز کے پاس بیٹھ کر تو وہ جیسے دنیا ہی بھلا دیتا تھا وہ شاہنواز کو۔۔ سب

کچھ بتا رہا تھا کہ وہ کیسے غصے میں آیا اور کیسے کیا کیا کچھ اسنے کیا شاہنواز بھی ہنس رہا تھا۔

اور پھر شاہنواز نے ہی پوچھ لیا

تم بارات والے دن بھی غصے میں تھے" وہ پوچھنے لگا جبکہ عمر نے شانے اچکا دیے

اب نہیں ہوں

"اچھا یہ بتاؤ منہ دیکھائی کیا دی ہے

" عمر خیام پورا پورا دے دیا اور کیا دوں

اوہو شرم کر یار" شاہنواز نے اسے شرم دلائی وہ منہ بنا گیا

" آپ نے جانے کو کیا دیا تھا

پوچھ لو" ذرا فخر سے وہ آنکھ کے اشارے سے بولا ایزہ نے چین نکال کر دیکھائی جس میں ایک ہیرا نیچ میں جڑا ہوا تھا۔

" اوو رہنے دیں جناب پرانی چیزیں میں پہلے ہی دے چکا ہوں

اسنے ساز کی گردن کی جانب اشارہ کیا اسکی گردن میں گولڈ کی چین تھی۔

شاہنواز کوئی جواب دیتا کہ اسکا فون بجنے لگا

اوہ ایکسکیوز می گائیز میں آتا ہوں" وہ اٹھ گیا

ساز اور ایزہ خاموش تھے عمر نے دونوں کیطرف دیکھا

تم دونوں جانی دشمن ہو ایک دوسری کی کیا؟

اسنے بے ساختہ سوال کیا تو ایزہ چونکی ساز کی جانب دیکھا اور ساز تو پہلے ہی سر جھکائے بیٹھی تھی

سونے۔" اسنے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

جاو ایزہ کے پاس" وہ بیوی سے بولا تھا ساز ہلکا سا مسکرائی سامنے اسکی بہن تھی وہ واقعی بہت کچھ جھیل چکی تھی ایزہ نے لیکن کوئی ریسپونس نہیں کیا اٹھ گئی

ساز شرمندہ سی ہوئی عمر نے آنکھ کے اشارہ سے اسے اسکے پیچھے جانے کے لیے کہا تو ساز اسکے پیچھے چلی گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایم سوری ایزہ" ساز کی آواز پر وہ کچن میں پلیٹوں کو بلاوجہ ہی الٹ پلٹ کرنے لگی۔

اٹس اوکے" مدھم لہجے میں کہہ کر وہ دوسری جانب مصروف ہو گئ

"ایم سوری پلیز مجھے اور ب۔۔۔بھائ کو معاف کر۔۔

تم تو میری دوست تھی" اسنے بس اتنا سا شکواہ کیا تھا۔۔۔

ساز کی آنکھیں بھر گئیں اور وہ ایزہ کے گلے لگ گئ۔۔

ایزہ کی بھی آنکھیں بھر گئیں

پلیز مجھے معاف کر دو۔۔میں کچھ نہیں کر پائی تمھارے لیے" وہ بولی تو ایزہ بھی اسکے سینے سے لگ گئ۔۔۔۔۔

"کم از کم میری سچائی کے لیے آواز تو اٹھاتی۔۔

میری کوئ ویلیو نہیں تھی۔۔میری بات کی ویلیو ہی نہیں تھی" وہ دور ہوتی اسکے ہاتھ تھام گئ

ہمم اب تو گزر گیا وقت" ایزہ نے اہستگی سے کہا

تمھیں صبر کا پھل بہت میٹھا ملا ہے ماشاءاللہ" ساز مسکرائی۔۔ایزہ بھی مسکرائی

لیکن تمھیں کافی خطرناک" اسنے ساز کے گال کے قریب فاونڈیشن کی لئیر سے جھلکتا نشان دیکھ کر کہا جبکہ ساز تو پانی پانی ہی رہ گئ اسنے جلدی سے اسپر ہاتھ رکھ دیا ایزہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہنس دی

ساز کو تو بے شرم ہی لگی اور اسنے جھجھکتے ہوئے کہہ بھی دیا

"شاہنواز کے ساتھ رہتے ہوئے کسی فرشتے کی بھی شرم اڑ جائے گی

"توبہ ہے

لگ تو میرے بھائ کا بھی یہ ہی حال رہا ہے" وہ مسلسل اسے چھیڑے جا رہی تھی جبکہ ساز بار بار سرخ ہو رہی تھی

اچھا چپ ہو جاو تم تو بہت" بات ادھوری چھوڑ گئیں ایزہ کھلکھلا کر ہنسی اور گھیرہ سانس بھر گئ۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگی۔۔

اور دونوں ہی ایک دوسرے کے گلے لگتی رو پڑیں تھیں

پلیز تم بھائی کو بھی معاف کردو" ساز اہستگی سے بولی۔

میں شادی شدہ ہوں ساز اور بہت خوش مجھے کسی سے کوئی شکواہ نہیں" وہ مسکرا کر بولی ساز کو بہت اچھی لگی وہ دونوں ہی بہن بھائی نرم طبعیت کے تھے ان دونوں کی نیچر سب میں مختلف تھی ساز مسکرادی آنسو صاف کیے

" تم چلو میں آتی ہوں سامان لے کر

"میں بھی ہیلپ کرادیتی ہوں

ارے بھئی مہمان ہو تم پھر عمر بھائی کا پتہ بھی ہے تمھیں رہنے دو انھیں

"ایسے ہی فالتو میں بولتے ہیں

اچھا" وہ ہنسی جبکہ وہ پھر سے شرما گئی اور ایزہ کی ہیلپ کرنے لگی جبکہ ملازمہ بھی تھی لیکن اسے اچھا لگ رہا تھا ایزہ کی ہیلپ کرتے۔۔۔

جانے تمھیں شرم آنی چاہیے میری بیوی سے کام کرا رہی ہو" اور وہ لمحوں میں بولا تھا

تو آپکی بیوی میری دوست ہے" وہ منہ بنا کر بولی۔۔

ہیلو وہ صرف میری بیوی ہے" وہ اٹھا اور اسے اپنے پہلو میں بیٹھا لیا

"عم۔۔ عمر کیا ہو گیا ہے

کچھ نہیں جان عمر یہ بڑی کام چور لڑکی ہے پہلی بار میری خدمت میں کچھ کر " رہی ہے کرنے دو

وہ جلدی سے بولا ساز تو منہ بنا گئی۔۔ جبکہ شاہنواز کے سامنے شرمندگی الگ ہوئی لیکن مجال ہو شاہنواز کو اسکی کسی بات پر غصہ بھی آتا ہو۔۔ مسکرا رہا تھا اسے دیکھ کر

اسنے مڑ کر ایزہ کو دیکھا

ادھر او تم ملازمہ کر لے گی" اسنے ایزہ کو بھی بلا لیا

بہت کوئی بد تمیز ہیں اپ میری دوست بھی آپکی میرے شوہر بھی آپکے"

وہ بولی عمر کا قہقہہ بلند ہو جس میں شاہنواز کا بھی شامل ہو گیا تھا۔

کافی اچھا وقت ان دونوں نے وہاں گزارا تھا اور پھر واپسی کی راہ لی جبکہ

شاہنواز نے اسے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے ہی روک لیا

"تم کل میرے ساتھ چل رہے ہو تمھیں تمھاری سیٹ دیکھانی ہے

سیٹ کون سی" وہ شاید بھول گیا تھا۔

تم کل انا پھر بتاو گا

"نہیں یار میں ابھی بیزی ہوں

وہ منہ بنا کر بولا ساز کا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا جبکہ وہ اسنے دروازہ بند کر لیا عمر

نے ہنسی ضبط کی شاہنواز نے اسکا گال تھپتھپایا۔

تھوڑی دیر کے لیے" وہ ریکوسٹ کر رہا تھا ایزہ تو حیران ہوئی وہ کسی کے

آگے ریکوسٹ کرے بڑی بات تھی۔

اچھادیکھیں گے "دوسری طرف اسکے بھائی کے نکھرے نہیں جارہے

تھے وہ سر ہلا گیا وہ گاڑی میں سوار ہوئے اور چلے گئے

شاہ" وہ جلدی سے اسکے آگے اگئ

اور شاہ نواز نے اسکی کمر میں بازو احتیاط سے ڈالے

"آپ بھائی سے اتنا پیار کیوں کرتے ہیں

اسکے سوال پر شاہ نواز نے اسکی پتلی سی ناک کو کھینچا۔

" تم سے بھی تو کرتا ہوں

" میں آپکی بیوی ہوں

" وہ میرا دوست بھائی سب کچھ ہے

غلط بات ہے آپ بھائ کا فیور لیتے ہیں" وہ منہ بسور گئ۔

اور تم سے محبت کرتا ہوں" وہ نرمی سے اسکے بازوؤں میں اچک گیا

"شاہ رکیں نہ۔۔مجھے ابھی اور بھی سوال کرنے ہیں

"کمرے میں کریں گے وہ بھی میں دیکھو گا جواب دینا ہے یہ نہیں

وہ بولا جبکہ ایزہ نے اسکے شانے پر مکہ برسا دیا۔

"آپ بہت بدتمیز ہے ساز کہہ رہی تھی میں بے شرم ہو گئی ہوں آپ کی وجہ سے ہوئی ہوں" وہ ایک سانس بولے جا رہی تھی شاہنواز ہر بات کا الزام سن رہا تھا لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی اور وہ اسے لیے کمرے میں چلا گیا جبکہ دوسری طرف عائشہ کے اندر جیلسی اور بڑھ گئی تھی اسنے ان دونوں کو دیکھا۔

وہ دونوں خوش تھے شاہنواز ایزہ کے ساتھ جس طرح تھا اسطرح تو واقعی وہ کسی کے ساتھ نہیں تھے

ایک انا پرست شخص کیسے اپنی سے اتنی چھوٹی عمر کی لڑکی پر مرمٹا تھا لیکن کتنے عرصے اگر ایزہ کو پتہ چل جاتا کہ اسکی ماں شاہ نواز کی کیا تھی تو کیا یہ محبت پھر بھی برقرار رہتی۔۔۔وہ گھور کر انکے کمرے کو دیکھنے لگی۔

وہ گھر پہنچے تو وہ غصے سے اندر جانے لگی عمر اسکے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔

ہر وقت ساری باتیں سب کے سامنے کہہ دیتے ہیں کسی کا لحاظ نہیں شاہنواز

""" سر کتنے بڑے ہیں وہ کیا سوچتے ہوں گے کتنے بے حیا ہیں اپ

وہ کمرے میں جانے کے بجائے مڑ گئی جبکہ وہ اسکے پیچھے پیچھے گھوم رہا تھا

میرے پیچھے مت ائیں" وہ غصے سے پلٹی۔

تو کس کے پیچھے جاوں" وہ دیوار سے ٹیک لگا کر اسے گھیری نگاہوں سے

دیکھتا بولا وہ ضبط سے اسے دیکھنے لگی۔

عمر آپ اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتے" وہ بولی

اور تمھاری کتنی زبان ہے تم نے دیکھا ہے جب سے تمھاری مجھ سے شادی

ہوئی ہے مجال ہے ایک دن بھی تم نے مجھے عزت دی ہو" وہ بھی بھڑکا جبکہ

ساز اسے منہ بنا کر دیکھنے لگی۔۔۔

" لڑتی رہتی ہو لڑتی رہتی ہو ہر وقت مجھ سے

اسنے اسکو پکڑا جبکہ ساز نے اسکے بازو پر تھپڑ برسا دیے۔۔۔۔۔۔

" کیا ہے اپکو عمر

پیار ہے تم سے شہزادوں لیکن بہت گھمنڈ ہو گئ ہو تم نہ پیار کرنے دیتی ہو نہ

اپنے دیتی ہو نہ بات کرتی ہو چاہتی کیا ہو تم اتنی خوبصورت لڑکیاں تھیں دنیا

میں ایسے ہی بندری پر دل اگیا میرا "

وہ تیوری چڑھا کر اسے دیکھتا کچن کی جانب مڑ گیا

میں ۔۔۔ میں " وہ افسوس سے بات مکمل نہ کر سکی کہ وہ کتنے آرام سے

اسے بندری کہہ گیا تھا

ہاں تم " وہ آنکھیں سکیڑ کر بولا ساز نے رونے وال منہ بنا لیا۔

اور بس عمر نے اسکا چہرہ تھام لیا اور اسکے گالوں کو زور زور سے پیار کر کے

اسنے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ پھیر کر انکھ دبائی تھی جبکہ ساز شرماسی گئ عمر کا

قہقہہ ابھرا

بس اتنے میں ہی مان جاتی ہے پگلی " وہ نفی میں سر ہلاتا جمپ لگا کر کاوچ پر

بیٹھا ساز کو اپنے ساتھ بیٹھا لیا اور مووی لگا لی

میں مویز نہیں دیکھتی " وہ آنکھیں پر ہاتھ رکھ گئ

نہیں یہ گندی نہیں ہے "عمر نے تسلی دی تھی۔

نہیں گناہ ہے نامحرم کو دیکھنا

آہ ائ ڈاڈی مولانی چپ چاپ دیکھ لو بس "وہ گھور کر بولا۔

" نہیں نہیں آپ بھی نہ دیکھیں ویسے بھی عشاء کی نماز پڑھنی ہے مجھے

وہ بولی عمر نے اسے چھوڑ دیا اور خود پھیل کر لیٹ گیا

آپ بھی پڑھ لیں "وہ بولی۔۔ عمر نے سر ہلا دیا جیسے ٹال دیا ہو ساز کو کچھ ہوا تھا اسے بہت دکھ ہوتا تھا جب وہ ایسے کرتا تھا۔

وہ ناز کے کمرے میں اگئ اور نماز پڑھتے ہوئے اسنے عمر کے لیے بہت دعا کی تھی کہ اسے کبھی کوئی تکلیف نہ ہو تا کہ وہ اپنے اندر کے ہر خوف سے آزاد ہو جائے۔

وہ سو کر اٹھا تھا ساز اب تک سو رہی تھی وہ اسپر بلنکیٹ درست کرتا نیچے اگیا

۔

زندگی جیسے یکایک بدل گئی تھی وہ اسکی بانہوں میں سوتی تھی شرماتی تھی

مسکراتی تھی وہ اسے دیکھ کر خوش ہو جاتا تھا اور اسے کچھ نہیں چاہیے تھا بس

وہ اور ساز کافی ہی تو تھا اور اسے کچھ بھی نہیں چاہیے تھا

وہ سکون سے جمپ لگا کر بوفرز میں گانے چلا کر انجوائے کرتا اسکے لیے اور

اپنے لیے ناشتہ بنا رہا تھا۔

کہ اچانک ہی اسکی نگاہ اٹھی تو سامنے سے اشفاق صاحب اور ارہم آتے

دیکھائی دیے اس نے ریموٹ اٹھا کر بوفرز بند کیے اور سکون سے ان دونوں

کو دیکھنے لگا

وہ اندر آئے انکا منہ سا بن گیا اور اسکے نزدیک اگئے عمر کا رویہ سپاٹ ہو گیا۔

کیا کام ہے آپ کو" وہ بولا تو اشفاق صاحب جو ارد گرد دیکھ رہے تھے

مسکرائے

کام تو تمھیں ہے مجھ سے لیکن فلحال میں کچھ لینے آیا ہوں عمر خیام" وہ ادھر

ادھر دیکھنے گھر کو سکون سے دیکھتے بولے عمر نا سمجھی سے انھیں دیکھنے لگا۔

یہ گھر اس کی مالیت کیا ہو گی اس وقت" وہ بولے ارہم خاموشی سے کھڑا انھیں ہی دیکھ رہا تھا اور پھر ساز ا گئی۔

اسے علم نہیں تھا ارہم تایا جان جان بھی ہوں گے وہ عمر کی شرٹ میں تھی شرارتی نظروں سے اسے دیکھتی وہ اتر رہی تھی کہ ایکدم کانپ سی گئی کیونکہ تایا خان تو منہ موڑے کھڑے تھے لیکن ارہم کا چہرہ اسی کی جانب تھا

وہ ایکدم اندر کی جانب بڑھ گئی

ارہم اسکے چمکتے شانوں اور ان شانوں پر بنے نشانوں کو دیکھ کر آنکھیں خیر کر گیا

عمر نے یہ سب نہیں دیکھا تھا ورنہ آنکھیں نکال ہی نہ دیتا۔

ارہم اس جانب چل دیا

ساز کا دل پتے کیطرح کانپنے لگا تھا

ارہم اسے دیکھ چکا تھا وہ جانتی تھی وہ اچھا آدمی نہیں ہے پتہ نہیں کیوں خوف سا محسوس ہوا تھا اسے۔۔۔

جبکہ ارہم نے اس کمرے کی جانب دیکھا اور مسکرا دیا۔
پلٹ کر عمر کو دیکھا اور معلوم نہیں وہ اس وقت کیا کچھ سوچ رہا تھا جو کہ کسی
بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ تھا۔
آپ یہ فضول بکواس کرنے آئے ہیں" وہ بولا جبکہ اشفاق صاحب مسکرا
دیے
چلو کام کی بات کرتا ہوں عمر خیام تمھیں تمھاری ماں کی ڈائری چاہیے یہ
نہیں" وہ بولے جبکہ عمر کی آنکھیں ایکدم کھلیں اور پھر کچھ تیور سے پڑے
تھے اسکے ماتھے پر۔۔۔
" کیا مطلب وہ ڈائری آپکے اس نہیں ہے مجھے علم ہے
اچھا" وہ ہنسے چلو مان لو میرے پاس ہے تو تمھیں چاہیے" وہ بولے تو عمر کی
پیشانی کے بل اور بھی گھیرے ہو گئے
میں اپکے کسی نئے ڈرامے کا حصہ نہیں بننا چاہتا میں اپکا گھر چھوڑ چکا ہوں
" میں اور میری بیوی یہیں رہیں گے

ارے ارے "اشفاق صاحب نے نفی کی

" نہیں میرے بیٹے تم ایسا نہیں کرو گے تم یہ گھر میرے نام کرو گے

انکی اس بات پر عمر کا دماغ لمحوں میں بھڑکا تھا

یہ طوائف کا گھر ہے اپکو اس گھر سے کیا لینا دینا ہے " وہ ایکدم چلا اٹھا۔

مجھے تمھارے سے تو لینا دینا ہے نہ " وہ ہنس رہے تھے اسے زچ کر رہے تھے

جائیں یہاں سے " وہ دھاڑا سازدل تھام گئ

کاش وہ نیچے جا پاتی کاش وہ اسے تایا جان سے بچا سکتی۔

یار بات سنو تمھیں وہ ڈائری چاہیے کیا تم یہ نہیں جاننا چاہوں گے تمھاری پنچ ماں نے کس مرد کے ساتھ بے وفائی کی راتیں گزار کر میرا ساتھ چھوڑا ہے "

وہ بولا۔۔ عمر کے اندر جیسے چبھ گئیں تھیں ساری باتیں اسکی سانسیں پھولنے لگیں دانت پیس گیا تھا وہ اور اگر سامنے وہ آدمی کوئی اور ہوتا تو وہ مار مار کے اسکا حشر بگاڑ دیتا

دفع ہو جائیں یہاں سے۔۔۔۔ میں نے کہا چلے جائیں سے مجھے دوبارہ اپنی شکل مت دیکھایئے گا

میں مے دیکھا ہے اپکو آپ جانور تھے اور آپ جانور ہی رہیں گے میں اپنے اوپر لعنت بھیجتا ہوں کہ آپکی اولاد ہوں میں مجھے خود سے نفرت ہے آپکی وجہ مجھے اپنے ہونے سے نفرت ہے آپکی وجہ۔

" آپ یہ تو چلے جائیں یہاں سے ورنہ میں جان سے مار دوں گا

وہ دھاڑا وہ چلا اٹھا تھا ساز اندر رونے لگی تھی اسنے فورا بھاگ کر اپنا لباس تبدیل کیا سر پر دوپٹہ اڑھا اور دوڑتی ہوئی نیچے اگئ۔ جبکہ دل تھا کہ کانپ اٹھا تھا سرخ چہرے سے وہ باپ کے سامنے تن کر کھڑا تھا ساز نے

اسکا بازو پکڑا ارہم نے جیسے اندر تک اسکا معائنہ کر لیا تھا وہ نگاہ بھی نہ اٹھا سکی

جاو تم یہاں سے " وہ بھڑکا

تایا جان ہنستے رہے۔

" عمر

میں نے کہا جاؤ یہاں سے میں ان لوگوں کے لیے اکیلے ہی کافی ہوں مجھے

سہارے کی ضرورت نہیں کیا سمجھتے ہیں اپ اپنے آپ کو کیا مجھے نہیں پتہ

" آپ نے کیا کیا تھا ان کے ساتھ جو داز ہے اسے راز رہنے دیں

نہیں عمر اس راز کو تو کھولنا پڑے گا کیونکہ یہ راز کھلے گا تو مزا ہی الگ آئے گا

" سوچ لینا اس بارے میں اس اگر جاننا چاہو تو تم یہ گھر میرے نام کردو

عمر دانت پر دانت چڑھائے کھڑا انھیں سنجید گی سے دیکھنے لگا وہ مسکرا کر

وہاں سے نکل گیا جبکہ ارہم تو ساز کو ہی دیکھ رہا تھا

عمر نے غصے سے شیلف کی ساری چیزیں پھینک دیں تھیں

وہ بھڑکا اور ساز کی جانب مڑا ساز ڈر گئی

اسے کانپتے ہوئے دیکھنے لگی

وہ چند لمحے اسے دیکھ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

ساز نے جلدی سے دروازہ بند کرنا چاہا کہ ارہم نے دروازے میں ہاتھ پھنس لیا۔

تم تو بہت خوش ہو اور سچ مانو تو یہ نشان تمھارے بدن کو اور حسین بنا گئے

" کیا مجھے بھی دیکھنے کا موقع دو گی میں ضرور یہ موقع حاصل کرنا چاہو گا

" ہٹ۔۔۔ہٹیں ارہم بھائی

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی ارہم مسکراتا رہا اور پھر چلا گیا وہ دروازہ بند کر کے وہیں بیٹھ گئی

یہ تو اکثر ہوا تھا اکثر وہ یہ گھٹیا باتیں کر لیتا تھا وہ دل سنبھالتی اٹھی اور عمر کو دیکھنے کے لیے آگے بڑھ گئی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

سوہاتائی جان نجما چچی تینوں ہی آمنہ کے گھر گئیں تھیں سوہانے بدر کو انفارم نہیں کیا تھا وہ لوگ صبح نکلے تھے اور شام تک گھر پہنچ ہی جانا تھا تبھی اسنے انفارم نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ آج بہت ہنسی تھی شاہد کبھی اتنا ہنسی ہو۔۔اسے کافی مزاہ آیا تھا آمنہ آنٹی کے گھر اوران لوگوں نے اسکی کافی تعریف کی تھی وہ بس مسکرادی تھی وہ جب گھر آئ تو بدر لاونج میں ہی بیٹھا تھا

کہاں گئ تھی تم" وہ سنجیدگی سے بولا

سوہانے ایک قدم دور لیا کہیں ہاتھ ہی نہ اٹھادے

میرے ساتھ گئ تھی اب اپنے ساتھ لے جانے کے لیے بھلا تم سے پوچھنا " تھا مجھے اپنی بیٹی کو کہیں لے جاتے

نجما کی بٹ پر وہ چپ سا ہو گیا اور کمرے میں چلا گیا

" نجما تمھاری بھی بھئ پوری زبان لگ گئ

تائی جان ہنس پڑی جبکہ نجمہ ہلکا سا مسکرائی اور سوہا کی تو جان پر بن گئ تھی نہ ۔۔۔وہ پریشانی سے ان دونوں کو دیکھنے لگی

بیٹا پریشان نہ ہو" وہ سر ہلا کر کمرے میں آئی اور بدر نے اسکا بازو تھام کر سختی سے اندر کھینچا

تم اس شہریار کے گھر گئ تھی تم نے مجھے بتایا" وہ بھڑکا

" وہ کزن ہے میرا

" تو میں تمھارا شوہر ہوں

میں تم سے ڈرنے لگ گئ ہوں" وہ بولی تو بدر کے ہاتھ کی گرفت ہلکی ہوئی تھی اسپر۔۔۔

ڈر لگتا ہے مجھے تم سے کہ کہیں تم مجھے مار نہ کہیں تم مجھ پر ہاتھ ہٹاؤ کہیں " میرے بچوں کو نقصان نہ پہنچادو میں اسی لیے تمھیں نہیں بتایا اور تم" وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔

میں تھک گئی ہوں" وہ اسکے بازو کے نزدیک سے نکل گئی اور دوسری طرف

بدر اسکو دیکھتا رہ گیا۔

بلاوجہ گی تھی تم ٹائم ویسٹ کیا ہے تم نے اپنا کیا کیا ہے تم نے وہاں" وہ بولا

جیسے بے چین ہو۔۔۔

" نہیں اچھا لگا ایسا لگا کہ زندہ ہوں

ہاں میرے ساتھ رہ کر مردہ ہو گئی ہو نہ" وہ چیڑا جبکہ سوہا نے مڑ کر دیکھا

جواب کوئی نہیں دیا

"یہ جو تمھارا رویہ ہے نہ سوہا بی سخت زہر لگتا ہے مجھے

وہ تکیہ پھینکتا چیخا

کیا چاہیے تمھیں" وہ بیٹھ گئی اسکے ساتھ

" آئندہ تم اس شہریار سے بات نہیں کرو گی

ٹھیک ہے" وہ فورا ماں گئی۔

بدر اسے دیکھتا رہا

تسلی رکھو تمھارے سوا کسی محبت نہیں کی ہاں تم نے نہیں کی یہ لگ بات

" ہے میری طرف سے ایسے خطرات کا شکار نہ ہو بدر زمان

وہ اٹھنے لگی تھی پھر سے کہ بدر نے اسکا بازو پکڑا اور کھینچا تو وہ اسکی گود میں آ

کر گیری۔

حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

کیا ہو تم کیوں تم ایسے کر رہی ہو کیوں چاہ رہی ہو تمھاری طرف متوجہ ہوں

میں" وہ بولا جبکہ سوہا کو اسکی نرم ایک بات ہی نعمت لگی اسکے سینے پر سر رکھ

گئی۔

"کیا میں تمھاری دھڑکنوں کو سن لوں

وہ دیوانی تھی بدر کو اندازا ہو گیا تھا وہ واقعی دیوانی تھی

وہ بنا تردد کے اسے سینے سے لگا گیا

سوہا آنکھیں بند کر گئی تھی جبکہ۔۔۔ پہلی بار بدر کو الجھن نہ ہوئی

ہاں جو جیلسی اسے ہو رہی تھی اس میں تسلی ہوئی۔

سر کوئی اشفاق صاحب آپ سے ملنے آئیں ہیں" اسکے پی آئے نے کہا ابھی

وہ عمر کو ہی کال کرنے والا تھا کہ وہ اب تک آیا نہیں اسنے سنجیدگی سے پی

آئے کو دیکھا

بھیجو" بس اتنا ہی کہا۔

اور اپنی ریوالور نکال لی اشفاق صاحب اندر آئے اور وہی مسکراہٹ

ارے جناب شاہنواز صاحب عرف میری بیگم کے عاشق میری بیٹی کے

شوہر کیسے ہیں اپ "

اشفاق صاحب بولے اور لمحے کے لیے شاہنواز کی آنکھیں سکیڑی تھیں

حیرانگی اتری تھی اسکی آنکھوں میں۔

ہمممم آپکی آنکھوں کی حیرانگی بتا رہی ہے بات کی طے تک پہنچ گیا ہے" وہ

فخر سے بولے شاہنواز کچھ نہیں بولا

" اب کیا چھپانا

وہ مسکراتے ہوئے اسکے آگے ایک تصویر رکھ گیا

شاہنواز نے نازکی اور اپنی تصویر دیکھی واقعی جو سانس اسنے کھینچا تھا وہ

سانس اسے بڑی تکلیف دے کر گیا تھا اور ریوالور نکال کر وہ شفاف صاحب

پر تان گیا اور وہیں اشفاق صاحب کا رنگ فق ہو گیا جبکہ دوسری طرف

شاہنواز مسکرایا۔۔

ٹھا"۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھا"۔۔ وہ منہ سے آواز نکال گیا

کیا ہوا زندہ ہو" مسکرانے کی باری اب شاہنواز کی تھی۔۔۔

اسنے ریوالور ٹیبل پر رکھا اور اشفاق صاحب کے نزدیک آیا

اچانک ہی جیسے انھیں اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ یہ کیا کر دیا وہ اتنے پاور فل آدمی کے پاس تنہا ہی کیسے آگیا ارہم کو تو کم از کم ساتھ لاتے وہ پیچھے ہونے لگے

میں۔۔۔میں عمر کو سب سچ بتا دوں گا" انکا لہجہ لڑکھڑایا

ہاں اگر زندہ بچ جاتے ہو تو بتا دینا اب تمھیں لگتا ہے میں تمھیں یہاں سے جانے دوں گا" سکون سے کہتے اسنے اشفاق صاحب کی گردن جکڑی

اور زندگی میں بس ایک ہی قتل حلال کیا تھا اسنے خود پر اور وہ اس آدمی کا تھا

۔

اسنے پوری طاقت سے اسکی گردن دبا دی

اشفاق صاحب کی سانسیں رکیں اور انھوں نے اسے دور کرنا چاہا مگر وہ شاہنواز سکندر تھا جو اپنے کنٹرول میں ہر چیز باآسانی کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا تھا اسنے انکی گردن کو دبایا اور پھر سوچا نہیں کہ وہ مر گیا تو قاتل بن جائے گا وہ۔۔۔اسکی آنکھوں میں خون تھا

" عمر کو بتاؤ گے

بتاؤ کیا بتاؤ گے ۔۔۔ جلدی بتاؤ ۔۔ اچھا تھا دھوکے میں اور بھول میں رہتے

تم نے پردے خود اٹھا کر اپنے لیے زندگی تنگ خود بنا دی ۔۔

اگر کبھی بھی یہ بات عمر تک پہنچی خدا کی قسم یہ گردن توڑ دوں گا" اسے

پیچھے دھکیلتے حقارت سے کہتا وہ ایک قدم دور ہوا اشفاق صاحب کھانسنے

لگے اور شاہنواز نے وہ تصویر اٹھا لی ۔۔۔

اشفاق صاحب کو کیا وہ بیو قوف آدمی سمجھتا تھا چھتیس تصاویر انھوں نے نکلوا

کر رکھ لیں تھیں بلکل اسی وجہ سے کہ انکے پاس سے ایک کھو جاتی تو

دوسری موجود ہوتی ۔۔ شاہنواز نے اس تصویر کے ٹکڑے کر دیے

کیا تھا اس طوائف میں ایسا جو آج تک اس سے عشق نبھا رہے ہو گندی ذلیل

"عورت تمھیں بھی خوار کر کے گئ ہے اور مجھے ۔۔۔ مجھے بھی

اشفاق صاحب کو دال گلتی دیکھائی نہ دی تو پینترا بدلہ تھا ۔۔

شاہنواز نے انکی جانب دیکھا ۔۔ اور پیچھے کی جانب دھکیل دیا

" زندگی چاہتے ہو تو نکل جاؤ

اشفاق صاحب کوئی بات کہتے ہی کہ دروازہ کھولا اور سکون سے پی آئے کے

روکنے پر چیڑا ہوا عمر کمرے میں ایا تو شاہنواز کو پوری شان سے اور اپنے پی

باپ کو زمین پر بیٹھا دیکھ لمحے کے لیے رک گیا۔

اور شاہنواز نے وہ تصویر والا ہاتھ اپنی جیب میں ڈال لیا۔

عمر سنجید گی سے دونوں کو دیکھنے لگا

او شہزادوں تمھیں ہی کال کر رہا تھا یار بڑے سست ہو گئے ہو شادی کر کے

" وہ پوری طرح بانہیں پھیلا کر اس سے ملا تھا افکورس عمر کے پاس سوال تھا

کہ اسکا باپ یہاں کیا کر رہا ہے جس کا جواب وہ دونوں مرد ہی دے سکتے

تھے۔

ڈیڈ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں " وہ پوچھنے لگا تھا اشفاق صاحب سے جو

چوڑے ہو کر کھڑے ہو گئے جیسے شاہنواز کی اب پھنس گی ہو

" ہاں وہ میں ۔۔۔

یہ کہہ رہے تھے ایزہ سے ملنا چاہتے ہیں میں نے کہا ٹھیک ہے اپکی بیٹی ہے اس کے لیے اپکو میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں آپ گھر جائیں اپنی بیٹی سے ملیں شاہنواز نرمی سے بولا اور دامن بچا گیا۔

کس لیے ملنا ہے ایزہ سے آپ نے کیا کام پڑ گیا پیسے لینے ہیں اس سے یہ لیں "عمر نے جیب میں سے ہزار ہزار کے کئی نوٹ نکل کر انکی ہتھیلی پر سجا دیے

۔

چلیں جائیں اب یہاں سے اور میری بہن کے ارد گرد بھی کسی بھی مقصد کے تحت مت جایئے گا میں اپکو وارن کر رہا ہوں جائیں اب"

وہ بھڑ کا اشفاق صاحب کا چہرہ پہلی بار بے عزتی کے احساس سے سرخ ہوا تھا شاہنواز نے بات سنبھال لی تھی مگر یہ فکر اسکے سر پر بیٹھ ضرور گئی تھی وہ خاموشی سے وہاں سے نکل گئے۔۔ عمر پلٹا شاہنواز کو دیکھا۔

کیا ہوا کیوں غصہ ہو بھئی" وہ پیار سے بولا

انکو دیکھ کر غصہ نہ آئے تو اور کیا ہو۔۔۔اینی ویز جانے کے پاس مت جانے

" دیجیے گا انھیں یہ دوسروں کو تکلیف دے کر خوش رہتے ہیں

جانتا ہوں میں "وہ بے دھیانی میں بولا عمر نے اسکی جانب دیکھا میرا مطلب

۔۔۔مجھے علم ہے تمھاری وجہ سے اچھا خیر چھوڑو فضولیات کو

اوادھر دیکھو "اسنے اسکورروم دیکھایا۔

افکورس عمر کو علم تھا وہ سیاسی آدمی ہے اور یہ کمرہ بھی ویسا ہی لگ رہا تھا

میں کیا دیکھو اس کمرے میں "وہ اسکی ٹیبل پر سے ڈرائے فروٹ اٹھا کر

کھانے لگا۔

" ارے یار نام تو چیک کرو یہ جگہ کس کی ہے

اسنے نیم پلیٹ چیک کی جس پر بڑا خوبصورت سا درج تھا "عمر خیام "اسنے

حیرانگی سے دیکھا

" یہ جگہ تو آپکی ہے

میں نے اپنی کرسی تمھیں دے دی ہے میرے پاس بہت بڑا ابزنس ہے

سنبھالنے کے لیے تم یہ جگہ سنبھالو میں وہ سنبھالو گا اوکے اور وہ جو جناب کی

سازہیں انکا شکوہ بھی ختم ہو جائے گا کہ میرا شہزادہ کچھ بھی نہیں کرتا تو جا کر

بتا دینا

ڈی سی ہوں شہر کا" شانے پر ہاتھ رکھتا مدھم مدھم وہ اسے سمجھا رہا تھا عمر کو

بے ساختہ ہنسی اگئ

" واہ یہ آپ نے خوب سوچی سارے شہر کو شراب پلا کر سلا دوں گا

وہ ہنسا شاہنواز نے نفی میں سر ہلایا

نہیں میں یہ جگہ نہیں لوں گا یہ آپکی جگہ ہے اپ نے کتنی محنتوں سے

" حاصل کی میں بلاوجہ ہی بیٹھ جاؤ

اے یار" شاہنواز چیئر کھینچ کر بیٹھا وہ ہاتھ اب تک بھی نہیں نکلا تھا جیب

سے۔۔۔

" باپ کی کرسی بیٹے کے پاس ہی اتی ہے۔۔۔

ساونڈ گڈ بٹ سٹرینج "وہ کنفیوز سا لگا تھا۔

شاہنواز مسکرا دیا

" جو تمھارے سکلز ہیں اب مجھے دیکھنے کو ملیں گے

بلکل بلکل یہ رات کا مجرا اور ہر شام حسین شہر والے کافی خوش رہیں گے

" مجھ سے

عقل کو ہاتھ لگاؤ لڑکے "شاہنواز نے گھورا تو وہ قہقہہ لگا گیا

اپ دیکھ لیجیے گا چین نہیں ائے گا میڈیم کو جینا حرام کر دے گی کہ اپ نے

"کیوں لی شاہ سر سے اپنی محنت سے کریں بلا بلا بڑی تیز چیز ہے

وہ ادھر ادھر درازوں میں گھستا چیزیں دیکھتا بولا شاہنواز مسکراتا رہا

خوش ہو "اسکے سوال پر عمر نے جوش سے سر ہلایا

" ہاں خوش رہنے لگا ہوں اب تو پینے کا بھی دل نہیں کرتا

ارے واہ "وہ اٹھا اور عمر بھی ہنستے ہوئے اسکے سینے سے لگ گیا۔

تمھاری راہ میں کوئی غم نہ ائے "وہ اسکی کمر تھپتھپاتا بولا۔

تھینکیو۔۔۔ تھینکیو فورایوری تھنگ۔۔۔"وہ پہلی بار شکریہ ادا کر رہا تھا

ارے"وہ ائ بر واچکا گیا

حق سے لیا کرو مجھ سے ہر چیز۔۔۔ ضد سے یہ شکریہ وکریہ اجنبیوں میں

ہوتا ہے"اسنے کہا تو عمر سر ہلا گیا۔

اب کچھ رولز ہیں اور پہلا یہ ہی ہے کہ شرافت سے روز صبح تم یہاں ہو گے

"

اپ ساتھ ہوں گے تو جاؤ گا"وہ پستے اٹھا اٹھا کر کھا رہا تھا۔

" عمر

میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔ مل کر بگاڑ دیتے ہیں شہر"وہ انکھ دبا گیا جبکہ شاہنواز

ہنس دیا

یہ جو تم نے کریمنل ریکارڈ بنوایا ہوا تھا نہ یہ تمھاری انھیں حرکتوں کی وجہ

" سے مجھے اتنی بڑی رقم کی رشوت لگانی پڑی ہے

اوہ اچھا"وہ بولا۔۔ جبکہ لاپروہی تو کمال کی تھی

اچھا اب میں جا رہا ہوں کام کل سے شروع کریں گے "اسنے سنجیدھی سے دیکھا

پلیز "عمر منہ بنا گیا شاہنواز اب بھی آنکھیں سکیڑ کر دیکھتا رہا

مجھے میری ساز کی یاد ائے گی اتنی دیر میں دور رہو اس سے "وہ الجھا پاؤں پٹخ شاہنواز نے صرف انگلی کے اشارے سے اسے جگہ پر بیٹھنے کے لیے کہا تھا

انسان کا پتر بن "وہ بولا اور عمر کے پاس اسکی بات ماننے کے علاوہ کوئی جواز نہیں تھا فلحال منہ بسور کر بیٹھ گیا

اسفند "شاہنواز نے پی ائے کو بلایا اور کچھ فائلز منگوائیں اور اسے کام سمجھانے لگا

ابھی کچھ دیر میں میں لوگوں سے تمھارا انٹروڈکشن کراتا ہوں میں "وہ بولا اور باہر نکلا اور عمر نے ساز کو کال ملالی۔

"ہائے ہنی کیسی ہو

عمر اپ کہاں ہیں میں کب سے کالز کر رہی تھی" وہ پریشانی سے بولی

کام کرنے لگ گیا ہے اب تمھارا شوہر تم ہو کہ اپنے پلو سے الجھائے

الجھائے رکھنا چاہتی ہو۔۔۔ سیدھا سیدھا کہو یاد ارہی ہے میری" وہ چیئر پر

جھولتا مسکرا رہا تھا اور انکھوں میں اسکا روٹھا روٹھا چہرہ ایا دوسری طرف وہ

خاموشی سے بلکل ویسے ہی چہرہ بنا رہی تھی جیسے وہ سوچ رہا تھا

یاد ارہی ہے نہ میری" وہ پھر سے بولا

ایسے نہ کہیں اور ائے گی پھر" وہ منہ بسور کر بولی اور عمر خیام پھر ٹکتا ایکدم

جمپ لگا کر اسنے ٹیبل کے دوسری طرف کھڑے ہو کر دروازہ کھول کر ہلکا

سا چیک کیا شاہنواز تو نہیں تھا وہ باہر نکلا کہ ٹکرا گیا۔

شاہنواز آنکھیں سکیڑ کر اسے واٹس جانے کے لیے بولنے لگا عمر نے احتجاجی

نظروں سے دیکھا مگر شاہنواز نے ترس نہ کھایا اور۔۔ عمر کو اندر جانا پڑا تھا

۔۔۔ کیونکہ اسکے ساتھ کوئی اور بھی تھا

اسنے بہت کچھ بہت جلدی انڈر سٹینڈ کر لیا تھا اور ۔ اسکا کام مین دل ہی لگ گیا تھا پھر شام سات بجے تک وہ اپنی مرضی سے وہاں جو بھی کام تھا کرتا رہا تھا۔

شاہنواز ہر کچھ دیر بعد اسے اکر دیکھتا جیسے اک ماں بچے کو دیکھتی ہے کہ اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں جبکہ وہ مشغول سا ہو گیا تھا ۔۔

دوسری طرف سارا دن کٹ گیا انتظار میں انکھیں لگائے

ٹھیک ہے کام پر جانا چاہیے مگر مگر اسطرح تو نہیں سارا دن ہی گھر سے غائب رہیں وہ بڑابڑاتی ہوئی اب صوفے پر بیٹھ گئ تھی۔

اور اچانک کسی نے اسکی انکھوں پر ہاتھ رکھا اسنے جلدی سے اسکے ہاتھ تھام لیے

عمر اپ بہت برے ہیں" وہ جلدی سے بولی

سارا دن ہو گیا اپ آئے بھی نہیں ایسے کوئی۔۔۔ وہ رک گی۔۔۔ کیونکہ وہ اسکی گردن پر جھکا تھا لیکن یہ خوشبو وہ لاکھوں میں بھی اسکی خوشبو پہچان جاتی یہ خوشبو اسکی نہیں تھی۔

ایک جھٹکے سے وہ ان ہونٹوں کے اپنی گردن پر چھونے سے پہلے پہلے ہی دور ہوئی اور سامنے ارہم کو دیکھ کر چھکے چھوٹ گئے آنکھیں حیرانگی سے کبھی دروازے کی سمت دیکھتی تو کبھی ارہم کو

کیا ہوا وہ تمھارا عاشق گھر پر نہیں ہے کیا اس وقت چلو اچھا ہوا کہ نکلا وہ بھی ۔۔" وہ ہنسا اور صوفے پر ٹانگیں پھیلا کر جس انداز میں وہ بیٹھا تھا ساز کھڑے کھڑے کانپ گی اور دور ہونے لگی

اپ اپ کیوں ائے ہیں یہاں" وہ بولی

لو ابھی تمھیں پتہ ہی نہیں تمھارے بدن کی جو خوشبو ہے وہ مجھے کھینچ رہی ہے ساز چلو ایک کام کرتے ہیں تھوڑی سی دیر مجھے دے دو عمر کو کہاں پتہ چلنا ہے "

اپ۔۔۔اپ کا دماغ خراب ہے" وہ حیرانگی سے بولی

تو اسکے لیے نئ بات نہیں ہے اسکی تو ماں بھی دوسرے مردوں کے ساتھ سوتی تھی اگر بیوی بھی سو جائے گی تو کیا ہو جائے گا" وہ کھل کر ہنسا۔۔

جائیں یہاں سے اپ بہت گھ۔۔۔ گھٹیا ہیں" وہ رو پڑی اسکا وجود کانپ رہا تھا اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ ارہم اندر کیسے ایا۔

سو تو میں ہوں اور ابھی تو میں اپنے مقصد تک پہنچو گا" اچانک گاڑی کے ہارن کی آواز سن کر دونوں پریشان ہوئے۔۔اور ارہم چھپ گیا تھا فورا

۔۔۔۔

ساز دیوار سے چپکی بیٹھی تھی

عمر گھر میں ایا تو آج ایک ذمہدار شہری والی وائبز ارہی تھی اسے خود میں سے ہنستے ہوئے وہ اندر ایا ساز جلدی سے کھڑی ہو گئ۔۔۔

ڈبڈبائ ہوئ آنکھوں سے اسے دیکھا

" ہائے میرا بچہ چھوٹا سا سارا دن اکیلا رہا

اسکا بس چلتا وہ اسے خود میں سمو لیتا اور اسے سینے سے لگاتے اسے کتنا بے شمار پیار کر دیا تھا اسے جبکہ ۔۔ ساز ابھی بھی کانپ رہی تھی کیونکہ ایک غیر مرد بھی گھر میں تھا

وہ بتانا چاہتی تھی اسے کہ ارہم بھائی یہاں ہیں اسے تنگ کر رہے ہیں وہ چھپانا نہیں چاہتی تھی اور وہ ایسا کر بھی دیتی کہ ارہم پیچھے سے نکل گیا

عمر اپنی مستی میں مگن تھا احساس نہ ہو سکا تھا اسے ساز اسکے سینے سے چپک کر رو پڑی

" اب تم ایسے روگی تو میں کہیں بھی نہیں جاؤ گا

وہ اسکے لیے بہت سارے پھول لایا تھا جبکہ ساز اپنا خوف دور کرنا چاہتی تھی

وہ اسے یوں ہی سینے سے لگائے کھڑا رہا

اور پھر ساز نے اپنے آنسو صاف کیے اسکی جانب دیکھا اور دونوں ہنس پڑے

۔

شرم ارہی ہے مجھے ایسے نہ دیکھو" وہ دور ہوا جبکہ ساز مزید ہنس دی۔

آپ تو بہت ذمے دار ہو گئے ہیں" بھیگی بھیگی پلکوں سے مسکراتی وہ بہت حسین لگ رہی تھی اسنے خود کو بحال کرنے کی کوشش کی تھی

ایسا ہی ہے ایسی وائز آ رہی ہیں جیسے میں بڑا ہو گیا ہوں ایک تو یہ شاہ بھی نہ۔۔ کیا سے کیا کر دیا" وہ نفی میں سر ہلاتے پھول اٹھا گیا۔

میری جان میری زندگی کے گلاب میرے حسین لمحے۔۔ میری خوابوں کی تعبیر۔۔ میری مدہوشی میرے جنوں آپ کی خدمت میں یہ چھوٹا سا تحفہ" وہ ایک پاوں پر بیٹھتا پیش کرنے لگا جبکہ ساز کھلکھلادی اور اسنے وہ پھول پکڑ لیے

مگر میں نے غصے میں اپکے لیے کچھ نہیں بنایا وہ افسوس سے بولی

"کچھ نہیں ہوتا ہم باہر کھالیں گے

نہیں" وہ بولی

موٹی ہو گئی ہو تم" وہ بولا اور کمر سے ذرا نیچے تھپڑ مارا تھا

ساز جلدی سے اسے گھور گئی۔۔۔

جبکہ ان پھولوں کی مہک کو خود میں اتارتی اسکے لیے پر سکون ہونے لگی تھی

آج تو اسے اسپر پیار ارہا تھا وہ محنت کر کے آیا تھا

چلتے ہیں نہ پلیز" وہ بولا اور سیب اٹھا کر بائیٹ لی۔

" اچھا لیکن میں بنا لیتی ہوں کھانا ابھی کچھ دیر میں

نو یہ ہاتھ کام کے لیے نہیں ہیں او کے" اسنے اسکی ہاتھوں پر پیار کیا اور

جلدی سے اٹھ گیا چلو چلتے ہیں

فریش تو ہو جائیں ذرا عمر خیام لگیں یہ ذمہ دار شہری کیوں بنے ہوئے ہیں"

وہ بولی تو عمر نے سر ہلا یا۔

اور سیب اسکے ہاتھ میں تھما کر وہاں سے فرار ہو گیا

ساز کی مسکراہٹ سمٹ گئ

وہ کتنا خوش ہے اور وہ اسے یہ سب بتا کر پریشان کر دے وہ پریشانی سے گھر کے دروازے دیکھنے لگی تھی۔

غیر متوقع طور پر وہ گھر پر جلدی اگیا۔

کچھ کھانے کے لیے ہے" وہ کچن میں آیا سوہا چائے بنا رہی تھی

نہیں" وہ بس اتنا ہی بولی

کیوں" اسکے سوال پر اسنے شانے اچکا دیے

ابو نے پیسے نہیں دیے نہ کچھ بھی سامان لا کر دیا صبح سے سب یوں ہی منتظر ہیں کہ گھر کا کوئی مرد اجائے تو کچھ بن جائے۔

یہاں تک کے آٹا بھی ختم ہو گیا ہے" وہ بولی تو بدر ایکدم خاموش ہو گیا اور پھر وہ وہاں سے چلا گیا

سوہا جانتی تھی وہ اب لے آئے گا وہ کچن میں ہی کھڑی اسکا انتظار کرنے لگی

سب نے چائے ہی پی تھی اور ایک کپ اسکا ہی رکھا تھا جو اسنے بدر کے لیے چھوڑ دیا۔

وہ تقریبا گھنٹے بعد واپس آیا تو بہت کچھ تھا اسکے پاس۔۔ بہت سارا سامان اور سامان میں کچھ اور چیزیں بھی تھیں اسنے ضرورت کا سامان کچن میں رکھا اور دوسرے کچھ فروٹس ڈرائے فروٹ اور چاکلیٹس وہ کمرے میں لے گیا سوہا خوش فہم بلکل نہیں تھی تبھی اس سامان پر توجہ دیے بنا اسنے گوشت بنایا۔۔۔

اور روٹیاں ڈالنے لگی تو صوفیا اور صنم بھی اگئیں تھیں کچن میں اب سب نے مل کر کھانا بنایا اور سب ہی کھانا کھانے بیٹھ گئے

کون لایا ہے یہ سب "تائی کے سوال پر سوہا نے بدر کی جانب اشارہ کر دیا تائی جان خاموش ہو گئیں جبکہ نجما کافی خوش ہوئی تھی کہ آج اسکا بیٹا بھی اس قابل ہو گیا کہ وہ اس گھر کے لیے یہاں کے لوگوں کے لیے کچھ کر سکے وہ مسکرادی تھی سب کھانا کھانے لگے تھے سوہا نے ابھی لقمہ ہی توڑا تھا کہ وامیٹس سی آنے لگیں اور وہ اٹھ کر واشروم میں چلی گئ

ہائے میری بچی کی جان کو آ گئے یہ بچے تو" تائی جان اٹھنے لگی کہ بدر نے روکا اسے برا تو بہت لگا کہ اسکے بچوں پر وہ کیسے بولیں تھیں وہ اٹھ کر کمرے میں ایا وہ ہلکان ہو رہی تھی اور بدر اندر داخل ہوتا کہ وہ خود ہی باہر اگئی اُسنے منہ صاف کیا اور اسکی جانب دیکھا۔

ک۔۔۔ کیا ہوا" بدر اسے غور سے دیکھنے لگا

وہ خود سے اتنی لاپرواہ تھی اور صرف محبت کر رہی تھی بھلے پھر کچھ بھی ہو جاتا۔۔

تم کھانا کھالو بھوک لگی ہے نہ" وہ اہستگی سے بولی اور بیڈ کی جانب بڑھ گئ۔

بدر نے اسے راستے میں ہی پکڑ لیا اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھر لیا یہ سب غیر ارادی تھا۔

تم ڈاکٹر کے پاس نہیں گئ" وہ پوچھنے لگا

ہاں جانا تھا بھول گئ پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔" وہ پیشانی پر ہاتھ رکھتی بولی

۔۔

" میں چلی

اچھا چپ۔۔ ہو جاو۔۔ کیا کھاو گی" سوہا نے ذرا حیرانگی سے اسے دیکھا

" بھوک تمھیں لگی ہے

میں تو کھالوں گی۔۔۔ کچھ بھی" وہ بولی اسکے انداز کی لاپرواہی بدر کو چبھ رہی تھی

یہ تو یہ وہ سوہا تھی جو ہر چیز پر اختلاف قور احتجاج اپنا فرض سمجھتی تھی اور اب اسے پرواہ نہیں تھی اب اسکی کوئی پسند نہیں تھی بدر اٹھ گیا

" یہ کچھ چیزیں لایا ہوں میں تمھارے لیے

اچھا ناپسندیدہ لوگوں پر بھی خرچ کیا جاتا ہے" وہ ہلکا سا مسکرائی بدر کو سیدھا سیدھا طنز ہی لگا تھا خاموش ہو گیا۔۔

تم کھانا کھالو" وہ کچھ توقف سے بولی جبکہ وہ باہر نہیں گیا

فلحال موڈ نہیں ہے" بس اتنا کہہ کر وہ بجنے والے فون کو سننے لگا جبکہ سوہا اسے دیکھتی رہی

کتنا بھرپور شاندار تھا ہر طرح سے پرفیکٹ سنجیدہ ذرا اکڑوں سا ذرا انا پرست

۔۔۔۔اور اپنی انا کو برقرار رکھتے آج اس نے اپنا آپ منوا لیا تھا ہاں یہ پیسہ

اسکے لیے قیمتی تھا اسنے بہت محنت سے کمایا تھا اسی لیے اسے ان پیسوں کی

بہت قدر تھی۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتی رہی جب تک وہ فون پر بات کرتا رہا اور پھر تھک سی گئی جیسے

اس شخص کو پانے کے لیے ہر حد پار لی تھی اور بس ایک اسی شخص کو پا نہ سکی

"وہ سر جھکا گئی۔۔۔۔

اور لیٹ گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھی سر گھوم رہا تھا اسنے ادھر ادھر دیکھا بدر آئینے کے سامنے کھڑا تھا

میں لاہور جا رہا ہوں" وہ بولا سوہا نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا کہ وہ آج

اسے بتا رہا ہے وہ تو ضروری بھی نہیں سمجھتا تھا کہ اسے کچھ بتائے

وہ اٹھی اور واشروم میں چلی گئ

اسکے جواب نہ دینے پر وہ اسکو دیکھنے لگا جبکہ وہ واشروم میں چلی گئ۔۔۔وہ گہیرہ سانس بھر گیا اور بال بنا کر باہر نکل گیا

باہر نجما بیٹھی تھی اسنے نجما کو بھی بتایا اور وہ گھر سے نکل گیا

سوہا نے آج ڈاکٹر کے پاس ہر حال میں جانا تھا اگر وہ نہ جاتی تو وہ شاید الٹیاں کر کر کے تھک جاتی۔۔۔

وہ باہر آئی اور اسنے نجما سے کہا کہ وہ ڈاکٹر کے پاس جانا چاہ رہی ہے۔

رک تو میں ارہم کو کہتی ہوں وہ جائے گا تیرے ساتھ "تائی جان بولیں تو سوہا نے نفی کی

مجھے نہیں جانا اسکے ساتھ "وہ سر جھٹک کر بولا

بھائی ہے سوہا وہ تیرا "تائی جان ذرا ناراضگی سے بولیں

وہ اس قابل نہیں ہے کہ بھائی کہلایا جائے "وہ بیٹھ گئ

چچی کے ساتھ چلی جاوگی میں" وہ خود سے بولی جبکہ تائی جان کو سانپ سونگھ گیا اور نجما مسکرا کر سر ہلا گئ وہ تسبیح کر رہی تھی اسپر پھونک مار کر وہ ناشتہ بنانے کے لیے اٹھی

نہیں چچی میں کچھ بھی نہیں کھاوگی پلیز" وہ بچوں کیطرح ضد کر کے بولی جبکہ نجما نے پھر بھی نفی کی

" میں لا رہی ہوں کھاؤ تم کیسے سوکھ گئ ہو

جی نہیں لوگ کہہ رہے ہیں موٹی ہو گئ ہوں" وہ بولی تو نجما مسکرا دیں

ہاں تو ماں بننے کا روپ چڑھ رہا ہے ماشاءاللہ نظر بد سے بچائے۔

وہ پیار سے بولی تائی جان نے بھی سر ہلایا تھا

سوہا کے دل میں ایک خیال سا آیا تبھی اسنے ماں کو دیکھا جبکہ نجما کچن میں چلی گئ

" امی صوفیا اور ارہم کی شادی کا کیا سوچا ہے

لو بھلا تیرے باپ پر کھانے کے لالے پڑے ہوئے ہیں وہ ارہم کی شادی کا سوچے گا بھی نہیں"تائی جان ہاتھ نچا کر بولیں

کچھ نہیں ہوتا سادگی میں کر لیں چچی بہت چپ چپ رہنے لگیں ہیں مجھے اچھا نہیں لگتا "

پتہ نہیں سوہا تجھے ہو کیا گیا ہے سب کا درد رکھ لے سینے میں تیرا کوئی نہیں رکھے گا"وہ بھڑکیں

نہ رکھے بلکل نہ رکھے میں چاہتی ہوں میرے لیے سب بے حس ہو جائیں اپ۔۔اپ سوچ بھی نہیں سکتیں میرا دل کانپ اٹھتا ہے ایزہ پر لگے الزام کا سوچ کر میرا دل کرتا اس وقت میں لوٹ کر کاش سب ٹھیک کر دوں"

ہاں اپنے بدر کی شادی اس سے کرا دے تیرا بس چلے گا تو یہ بھی کر دے گی اب"وہ بھڑکیں اگ بگولہ سی ہو گئیں جبکہ سوہا کا دل بیٹھ ہی گیا

یہ احساس ہی سوہان روح تھا یہ خیال ہی اچھا نہیں تھا کہ وہ کسی اور کو دے دے اسے اتنی آرام سے کسی اور کو دے دے اسنے بس اسے چاہا تھا چاہنے

میں کسی کی زندگی کو برباد کر گئی تو آباد تو وہ اپنی بھی نہیں کی تھی اسکے پاس

دن رات اسکے ساتھ اٹھ بیٹھ کر بھی اس شخص کو نہ پا سکی

وہ سوچوں میں کھو گئی اور چچی نے اسکے سامنے کھانا رکھ دیا

"بات سنو میری تم یہ کھانا کھاؤ پھر چلیں گے

چچی مجھے بہت متلی ہو رہی ہے" وہ بولی جبکہ انھوں نے اسے پیار سے کھلا ہی

دیا

وہ دونوں کچھ دیر میں اٹھ گئیں اور راستے میں بھی نجمہ نے سوہا سے وہ ہی

بات کی جو کہ سوہا ماں سے کر کے آئی تھی

وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے ہسپتال تک پہنچی تھیں

اور ڈاکٹر سے چیک اپ کرایا چیک اپ کرا کر وہ لوگ دوائیاں لکھوا کر باہر

نکلے

" اتنی زیادہ دوائیاں لکھ دیں ہیں ڈاکٹر نے بدر کو اچھا نہیں لگے گا

وہ فکر مند سی بولی تھی

اولاد ہے اسکی اور اولاد پر ہی لگ رہا ہے۔۔۔اسکی تم یہ باتیں کیوں سوچ رہی ہو" وہ بولیں تو سوہا چپ ہو گئ

وہ کون سا اپنی اولاد کو پسند کرتے ہیں" اسنے کہا جبکہ نجما نے حیرانگی سے اسکی شکل دیکھی اور نجما ایک لمحے کے لیے تھمی ہی تھی کہ گاڑی والے سے زبردست ٹکر ہوئی تھی اور نجما روڈ پر غیر گئ اگر فورا بریک نہ لگتی تو اسکا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو جاتا

چچی" سوہا چلائی اور اسکی جانب بھاگی۔

نجم کے گھٹنوں اور ہاتھوں پر گیرنے کی وجہ سے چوٹیں آئیں تھیں لیکن شکر تھا کہ زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔

لیکن پھر بھی عمر رسیدہ تھیں وہ اور اسی وجہ سے وہ تکلیف سے کراہنے لگیں تھیں

آپ اندھے ہیں اپکو دیکھائی نہیں دیتا

ایم سوری میم یہ میں بائے مسٹیک ہو گیا" حالانکہ غلطی انکی تھی لیکن سامنے والا معذرت کرنے لگا تھا۔

آپکی سوری سے کچھ نہیں ہو گا" وہ بھڑکی جبکہ وہ بے چارہ خود ہی نجما کی پٹیاں کرا کر ان دونوں کو گھر ڈراپ کرنے کی آفر کرنے لگا

جی نہیں ضرورت نہیں ہے ہم رکشہ کرالیں گے" وہ غصے سے بولی

میں معافی چاہتا ہوں مجھے فوٹ پاتھ پر گاڑی چلانی چاہیے تھی آئندہ احتیاط رکھوں گا میم پلیز انکی طبعیت نہیں ٹھیک میں اپ لگوں کو ڈراپ کر دیتا ہوں " وہ بولا سوہانے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا جبکہ وہ ہنسی دبا گیا اور پھر وہ احسان کرنے والے انداز میں اسکی گاڑی میں بیٹھ گئ

وہ لوگ گھر پہنچے اور سوہانے سے باہر سے ہی ٹرخا دیا۔

جبکہ نجما اسے اندر بلا رہی تھی

" کیوں کس لیے بھئی ایک تو غلطی کی پھر باتیں بنا رہا ہے

" بیٹا غلطی میری تھی میں رکی تھی وہ بچہ تو خود جا رہا تھا

وہ بولی جبکہ تائی جان ثروت چچی اور صوفیا صنم ایکدم متوجہ وہیں

یہ کیا کیا ہے نجما کیا ہوا ہے اللہ خیر کرے کیسی بڑی چوٹیں لگ گئیں "تائی

جان بولیں تو شاید ہی کسی کو یقین آتا کہ وہ اتنا احساس اور خیال کر رہیں تھیں

اسکا۔

" چچی آپ سیدھی ہو جائیں

بچوں میں ٹھیک ہوں" وہ بولی جبکہ کسی نے اسکی بات نہ مانی اور نجما کو آج

ان سب کی محبتیں انکا خیال انکا احساس اپنے صبر کا پھل لگا تھا آج اسے اسکے

صبر کا پھل لگ رہی تھی یہ محبت۔۔۔۔

جا صوفیہ ہلدی دودھ لے کر آ اب بھلا جان ہے ان ہڈیوں میں کہ یہ سب

سہیں "تائی نے کہا تو وہ جلدی سے چلی گئی اور ہلدی دودھ لے کر آئی۔۔۔

سوہا نے اسکے پاؤں سیدھے کیے۔

" اب بدر مجھ پر غصہ ہوں گے

وہ جیسے بہت ڈر گئی تھی بدر سے۔۔۔اداسی سے بولی

تم پریشان نہ ہو اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں ہے" لیکن نجما کے کہنے پر بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

پورا دن ان سب نے نجما کا خیال اور احساس کرتے گزار دیا تو رات میں وہ کمرے میں اگئ

میں ٹھیک ہوں بلکل تم ایسے ہی پریشان ہو رہی ہو نجما کو بہت اچھی لگ رہا تھا سوہا کا یہ رویہ "وہ مسکرا کر بولی

پریشانی والی ہی بات ہے آپ کو پتہ نہیں ہے کہ آپ کو چوٹیں لگی ہیں" وہ بولی تو نجما مسکرا دی اور پھر سوہا باہر نکل گئ

کچھ دیر بعد وہ ائی تو گرم پانی ایک ٹپ میں اور کچھ سامان ہاتھ میں تھا لائیں پاؤں دیں اپنے میں اپکے پاوں صاف کر دیتی ہوں" وہ اسکے پاوں کے نزدیک بیٹھ گئ

سوہا" نجما دنگ نگاہوں سے دیکھنے لگی سوہا کی آنکھیں بھیگ سی گئیں

تو کیا ہوا میں اپکی بیٹی ہوں بیٹیوں پر ہی جچتے ہیں یہ کام اور میں بڑی نادانیاں

کر دیں اسکا پشتاوا سینے سے نہیں جاتا شاید اسطرح کچھ دل کا بوجھ ہلکا ہو

جائے گا پلیز " وہ برائے ہوئے لہجے سے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتی بولی

جبکہ نجما نے اسکی پیشانی چوم لی

بہت اچھی ہو تم تمھیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم بیٹا نازک

حالت میں ہو ایسے نہ بیٹھو

مجھے کچھ نہیں ہوتا میں۔۔ میں خوش ہو جاؤ گی " وہ مسکرائی تو نجما نے اسکی

بات مان لی اور سوہا انکے پاوں دھونے لگی

نجما کی آنکھوں میں کئ مناظر گھوم گئے اور وقت کی تبدیلی پر وہ خود آبدیدہ

نگاہوں سے اسے دیکھتی رہ گئ تھی۔

سوہا بھی رغبت سے اسکے پاوں دھو رہی تھی جبکہ گرم پانی سے اسکی چوٹیں

خراشوں کو بھی دھویا تھا اور ٹاول سے صاف کرتی وہ اسکی خدمت میں

مصروف تھی کہ اچانک ہی عجلت میں بدر کمرے میں آیا اور سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے قدم وہیں جم گئے۔

وہ دونوں باتوں میں مصروف تھیں اتنی کہ وہ اسے محسوس نہیں کر سکی تھی

۔

ساز کی بس یاد ارہی تھی مجھے "امی نے کہا

عمر کے ساتھ بہت خوش ہے وہ آپ پریشان نہ ہوں اپنا خیال رکھیں

اسنے تولیا سے انکے پاوں صاف کیے اور انکے پاوں اوپر رکھے اور باتیں کرتی جارہی تھی وہ جیسے شاکد ہی کھڑا رہ گیا تھا اور شاکڈ ہی اندر ایا۔

ام۔۔امی آپ ٹھیک ہیں" وہ سوہا کو ایک نگاہ دیکھ کر امی کے نزدیک آیا

ہاں نہ میری بیٹی جب میرے پاس ہے تو میں نے ٹھیک ہی ہونا ہے تم تو لاہور گئے ہوئے تھے" نجما بولی جبکہ اسنے ایک نگاہ سوہا کو دیکھا جو شرمندہ سی کھڑی تھی۔

سوری میں امی کا خیال نہیں رکھ سکی" اسنے کہا اور نجما سمیت اب کہ بدر نے بھی دیکھا۔

میں پانی لاتی ہوں" کہہ کر باہر نکل گئ

نجما مسکرادی۔

" بہت اچھی بچی ہے بہت اچھی اتنا خیال رکھ رہی ہے

اپکو ڈرامہ نہیں لگ رہا" بدر نے سوال کیا

کوئی کسی کے قدموں میں ڈرامے کے لیے بھی نہیں بیٹھتا اسکے جذبات تمھارے لیے بڑے سچے جس نے اسے سر سے پاوں تک بدلتا دیا ہے۔۔ دیر ہونے سے پہلے اسے تھام لو وہ تم سے بہت ڈری ہوئی ہے پتہ ہے یہ ایکسیڈنٹ کیوں ہوا۔۔ کہتی ہے چچی خرچا زیادہ ہو گیا ہے بدر غصہ کریں گے "

بدر نے ماں کیطرف دیکھا۔

تم اتنا ظلم نہ کرو اسپر دیوانی ہے بیٹا تیری جو آپ سے محبت کریں انھیں دھتکارتے نہیں بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جنھیں چاہنے والے مل جائیں" نجما نے کہا جبکہ بدر خاموش رہ گیا

یہ تبدیلی وہ عرصے سے دیکھ رہا تھا لیکن اسے صرف اسکا ڈرامہ سمجھ رہا تھا لیکن آج سوہا کو اپنی ماں کے قدموں میں دیکھ کر وہ تھم گیا تھا

" بدر یہ بچے تمھارے ہیں تم ان سے نفرت نہیں کر سکتے

ایسا نہیں ہے" وہ کافی دیر بعد بولا

تو وہ کیوں ایسے کہہ رہی تھی بتاو تم نے کچھ نہ کچھ کہا ہو گا تبھی وہ ایسے بولی" نجما غصے سے بولیں

" اچھا چھوڑیں آپ اسے

کیوں چھوڑو" وہ گھورنے لگیں اب تمھارا کوئی بھی برا رویہ سوہا کے ساتھ "پھر تم دیکھنا میں نے تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنی

"اسکے لیے اپنے بیٹا کو ایسے کہہ رہی ہیں

ہاں وہ قیمتی ہے میرے لیے کیونکہ تو تو پاگل ہو ہی گیا ہے" وہ غصے سے بولیں۔۔۔

" اچھا آپ دوائیاں

"تو جاب میری بہو کافی ہے

واہ بھئی" بدر نے سر پکڑا اور سوہا نے اسکے آگے پانی کیا

جاو تم دونوں میں تھک گئیں ہوں" وہ بولیں جبکہ سوہا سر ہلا کر باہر نکل گئ

جبکہ بدر بھی اسکے ساتھ ہی نکلا اور پانی کا گھونٹ بھرا

کافی گھیرہ جادو کر رہی ہو تم میری ماں پر" وہ بولا جبکہ اسکی جانب دیکھا

مجھے نہیں ہے ضرورت اگر جادو ہی کرنا ہوتا تو آپ پر کرکے اپکو اپنا کر "لیتی

تو اور کس کا ہوں میں" وہ دروازے پر ہی رک گیا۔

سوہا پلٹی ہلکا سا مسکرائی

"میرے علاوہ کسی کے بھی ہو سکتے ہیں اپ

ایزہ کا" وہ بے ساختہ بولا تھا شاید اسکے اندر سے زلزلے نکالنے کے لیے

جبکہ وہ تو اسکی بات پر جیسے ٹوٹ ہی گئ

جبکہ بدر نے بس معلوم نہیں کیوں اسے چھیڑنے کے لیے یہ بات کی تھی

جبکہ وہ اسے اداسی بلکل آنکھوں سے دیکھتی رہی بدر کے دل کو کچھ ہوا

" مطلب

" ہاں شاید تم ٹھیک ہو

لیکن وہ خوش ہے اپنی زندگی میں" وہ اندر چلی گئ تھی بدر بالوں میں ہاتھ

پھیر گیا جبکہ سوہا وضو کرنے چلی گئ

" بات سنو

نہیں سننی" وہ ایکدم جیسے جھپٹی تھی

وہ مسکراہٹ ضبط کر گیا جنون تو اس میں اب بھی تھے

میرا مطلب وہ نہیں تھا میں بس یہ کہہ رہا تھا کہ تمھارے علاوہ کس کا ہونا

" چاہیے بس یہ سوچ رہا تھا

"ہمم اور تمھیں پہلا نام ایزہ کا ہی ملا شرم کرو وہ شادی شدہ ہے

استغفراللہ میں نے کہا نہ میرا وہ مطلب نہیں تھا وہ اسکے پیچھے بیڈ تک آیا

ہاں تمھارے مطلب ہوتے ہی کیا ہیں تم تم جاو یہاں سے" وہ غصے سے اگ بگولہ وہ رہی تھی

" اچھا سنو

" کیوں سنو میں تمھاری بات

کھانے کو کیوں آرہی ہو بس یہ ہی ہے تمھاری اصلیت اوی میسنی بنی گھومتی یوو" وہ بیڈ پر لیٹ کر موبائل کھول گیا۔

ہاں ٹھیک ہے تمھاری بھی اصلیت یہ ہی ہے کہ دوسروں کی بیویوں کو

"سوچتے ہو

" شرم کرو میں نے ایسا کب کہا ہے

وہ حیران ہی رہ گیا

اسکا شوہر اتنا امیر آدمی ہے تمھیں اتنا پیٹے گا کہ یاد رکھو گے "اسکی تو

برداشت سے باہر ہی ہو جاتی تھی

ہیلو ایکسپوزمی میں نے جب کچھ کہا ہی نہیں ایسا ویسا۔۔۔

" چپ ہو جاؤ بدر چپ ہو جاؤ تم مجھے بہت برے لگتے ہو

یار تم بات سن ہی نہیں رہی ہو

دور رہو مجھ سے "وہ پھاڑ کھانے کو دوڑ رہی تھی

سوہا "وہ پکار گیا لیکن سوہا سے برداشت نہ ہوتا اور وہ اٹھ کر نجما کے کمرے

میں اگئ

"نجما جو ابھی سونے کو لیٹی تھی اسے سامنے دیکھ کر اٹھ بیٹھی کیا ہوا ہے

" اپ اپنے بیٹے کو سمجھا لیں یہ یہ مجھے

بدر "اسکی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ نجما نے اسے گھور کر دیکھا اور

معلوم نہیں کیسے اتنے غصے سے چپل اٹھا کر کھینچ کر ماری جو اسکے بازو پر لگی

تھی

اہ" وہ کراہ اٹھا

امی فضول بول رہی ہے میں نے سچ میں کچھ بھی نہیں کہا" وہ صفائیاں دینے لگا

دوسری لڑکیوں کے نام لیتے ہیں میرے سامنے" سوہا بولی جبکہ نجما نے پھر اسکی جانب دیکھا

" یا اللہ

بدر اتنے گندے ہو گئے ہو تم" نجما نے کانوں کو ہاتھ لگایا

میں" بدر کو لگا پہلی بار پھنس گیا ہو

چلے جاو اب یہاں سے صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں نے سننی ہی نہیں کوئی صفائی

" آئے بڑے

" یار امی میں

تم جاتے ہو یہ بتاو تمھیں پھر" وہ بھڑکیں بدر خاموش ہو گیا

سوہا کو گھورا جو اسی کی ماں کے سینے سے لگی روئے جا رہی تھی امی اسے چپ

" کرا رہی تھی نہ میرا بچہ نہیں نہیں رو یہ تو ہے ہی بد تمیز

یہ سہی ملن ہوا ہے " وہ پاوں پٹخ کر نکل گیا جبکہ نجمہ نے غصے سے اسکی پشت

دیکھی تھی وہ باہر نکل گیا

تقریبا دو گھنٹے انتظار کیا تھا مگر وہ کمرے میں نہ ائی معلوم نہیں کیوں اسے

نیند ہی نہیں ارہی تھی ۔۔

اچھا بھلا سونے کا عادی تھا وہ ۔۔۔ پھر بار بار اسکا خیال آنے کا کیا مقصد تھا۔

یہ فضول عادتیں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے بدرزمان " وہ خود کو ہی

جھڑک گیا مگر ذرا بھی فرق نہیں آیا تھا کیفیت میں وہ اٹھا اور کمرے سے

نکل کر امی کے کمرے میں آیا

وہاں سوہا سکون سے سو رہی تھی اسنے ائی برو اچکا کر دیکھا اور آگے بڑھا امی

کو دیکھا کہیں جاگ تو نہیں رہیں کبھی آج کے اج دوسری جوتی بھی کھانے

کو مل جائے وہ گھیری نیند میں تھی اور بدر نے سوہا کی جانب دیکھا اسکے

چہرے پر چاند کا عکس پڑ رہا تھا معلوم نہیں کیوں کھڑکی کھول رکھی تھی جبکہ سردی ابھی تھی رضائی میں وہ دونوں لپٹی ہوئی تھی اور آج چاندنی میں اسکے چہرے سے نگاہ ہل کیوں نہیں رہی تھی۔

وہ محسوس کر رہا تھا جب سے وہ ماں بننے والی تھی اسکا نکھار بدلتا جا رہا تھا معلوم نہیں قدرتی تھا شاید۔۔

اسکا چہرہ دلکشی لے رہا تھا اسکی آنکھیں قابل توجہ لگتی تھی جن میں ہر وقت ایک اداسی کی سی لکیر رہتی اسکی رنگت سنہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا

کیا یہ اسکا وہم ہے یہ وہ واقعی قابل توجہ ہوتی جا رہی تھی

اسپر چیڑ جاتی تھی ایزہ کے نام سے تو جیسے بیر تھا وہ مسکرا دیا

اے" آہستگی سے وہ اسکے گال پر انگلی پھیرتا بولا تھا وہ کسمسا کر کروٹ بدلتی کہ بدر نے اسے کروٹ بدلنے نہ دی۔

" اٹھو اب کیا میری ماں سے چپکی ہوئی ہو

تم" وہ مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی

"تو اور کس نے آنا تھا یہاں اٹھو کمرے میں چلو سونا ہے مجھے

ہاں تو سو جاو" وہ اسکے بازو دور کرنے لگی

تم کچھ زیادہ نہیں ترا رہی" اسنے گھورا

"تم جاو یہاں سے میں امی کو اٹھا دوں گی

" آہ امی کی پیاری بیٹی پہلے امی کے بیٹے کی سونے میں مدد کرو

وہ اسے بازوں میں اٹھا گیا

"آآ شور کرو گی تو خود پچھتاو گی

"تم تم اتارو مجھے یہ کیا حرکت ہے کوئی دیکھ لے گا بدر

دیکھ لے میری پروپرٹی ہے جو مرضی کرو" وہ شانے اچکا گیا

کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ جب میں پسند نہیں ہوں تو کیوں ایکٹینگ کر

" رہے ہو

ہاں یہ تو ہے تم مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتی" سوہا نے اسکی جانب دیکھا

"کاش میں کچھ کر پاتی

جیسا کہ "وہ ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھ کر بولا

" جیسا کہ کاش میں ایزہ ہوتی

تو تمھاری شادی مجھ سے کیسے ہوتی" وہ بات مذاق میں لے گیا ہلکا پھلکا سا محسوس کر رہا تھا خود کو تبھی تلخی نہیں چاہتا تھا۔

نہیں اسکے جیسی ہوتی خوبصورت" وہ بولی بدر نے سنجیدگی سے دیکھا وہ اپنی سٹیٹمنٹ بدل نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ چیز بھی اسکے اندر ڈالنے والا وہ ہی تھا لیکن پہلے تو دکھ نہیں ہوا تھا اج ہو رہا تھا وہ نہ کہتی ایسے اب وہ اسے کیا کہتا اچھی لگنے لگی ہو۔۔۔

کیا کہتا کہ ہاں دل مان رہا ہے کہ تم بدل گئی ہو

یہ پھر یہ کہتا کہ دل تمھارے حق میں بول رہا تھا آہستہ آہستہ جب کہ وہ چپ کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔

لیکن وہ خاموش ہی رہا

تمھیں بھوک لگی ہے" اسنے چاکلیٹ کھولی

نہیں" وہ اہستگی سے بولی

مجھے نیند ارہی ہے" اور لیٹ گئ

ہمم مجھے بھی آرہی ہے" وہ بولا سوہا نے اسکی جانب دیکھا اور کروٹ موڑ لی

۔

بدر اسکے پہلو میں لیٹا ابھی وہ اسکے گرد بازو باندھتا کہ سوہا نے کروٹ اسکی سمت کی وہ سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

سوہا چند لمحے اسے دیکھتی رہی بدل کی آنکھوں میں بھی سوال تھا۔

" تم کروٹ لے لو۔۔۔

" لیکن میں کمفرٹیبل نہیں رہو گا

پلیز" وہ بولی تو بدر نہ چاہتے ہوئے بھی کروٹ موڑ گیا اسکی جانب سے اور سوہا نے اسکے گرد بازو باندھ لیے

تمھیں پتہ ہے میں تم سے دنیا میں سب سے زیادہ محبت کرتی ہوں اتنی

محبت کہ تم کسی کا نام لیتے ہو میرے اندر اگ لگتی ہے۔۔

میں جل جاتی ہوں تم میرے ساتھ کچھ بھی کرو لیکن۔۔۔میرے علاوہ

کسی کے بارے میں نہ سوچو نہ پلیز۔۔

میں پاگل ہو جاوں گی بدر" وہ رونے لگ گئ

تم مان لو نہ میں تم سے محبت کرتی ہوں میں کیا کرو اپنی شکل کا میں نہیں

بدل سکتی" اسکی ہچکیاں بدر کے دل پر پڑنے لگی وہ کروٹ موڑنا چاہتا تھا مگر

اسنے خود ایسا نہیں کرنے دیا

تمھیں پتہ ہے میں روز دعا کرتی ہوں کہ کاش میرے بچے تمھارے اوپر

ہوں بلکل گورے گورے خوبصورت حسین انھیں زندگی میں نہ میرے

جیسا کردار ملے نہ ہی میرے جیسی شکل وصورت وہ اپنے باپ پر جانے

چاہیے"

اور ایک بات بتاو بدر" وہ اسکی کمر پر اپنے ہونٹ رکھ گئ۔

میں بہت خوش ہوں "آہستگی سے بولی

اسے اس بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا

پتہ ہے کیوں ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

" کیونکہ میں تمھارے بچوں کی ماں ہوں

تم کبھی تو میری محبت کو قبول کرو گے ہو سکتا جب ہم بوڑھے ہو جائیں

جب حسن نہ رہے پیچ میں۔۔جب مال و دولت نہ رہیں

جب تمھارے اندر یہ انا یہ نکھرا نہ رہے جب میرے اندر سے تمھارا خوف

ختم ہو جائے تم اس دن میری محبت میرے دل کو سنو گے۔۔

میرے لیے وہ لمحے بہت قیمتی ہوں گے میں انتظار کرو گی ساری زندگی تمھارا

انتظار۔۔۔تمھاری تلخ باتیں تمھارا رویہ مجھے پریشان کرتا ہے لیکن تسلی

ہے نہ۔۔

تم میرے ہو تم کسی اور کے نہ ہونا۔۔ہم دونوں الگ الگ ہی سہی لیکن

ایک ہیں" وہ اسکی کمر پر پیار کر کے آنکھیں بند کر گئ

بدر سن سارہ گیا تھا

اتنی دیوانگی اتنی عاشقی وہ آج محسوس کر رہا تھا

اسکے اندر کی دیوانگی کی یہ خوشبو بدر نے کروٹ موڑی وہ آنکھیں بند کیے

ہوئے تھی اسنے کچھ نہیں کہا تھا نہ اسے دیکھا

اسنے سوہا کا چہرہ اوپر کیا بھیگی پلکیں ہلکی سرخ ناک اور سنہری رنگت وہ بے

ساختہ اسکی پیشانی چوم گیا اسکو اپنے سینے سے لگا لیا تھا ورنہ ہمیشہ وہ دونوں

کروٹ میں سوتے تھے وہ ایک دوسرے کے سنگ سونے لگے تھے۔

محبت کی کلی پہلی بار ایک سخت جان سخت دل میں جنم لے گئ تھی

بولنے اور کہنے کے لیے الفاظ نہیں تھے لیکن محسوس کرنے کے لیے وہ

سانسیں بھی تھیں۔

جو وہ اسکی سانسوں میں بھرنے لگا تھا۔ آنکھیں بند تھیں بس لمس کا

حساس تھا جو وہ اسے دے رہا تھا اور وہ دم سادھے اسکی ہو چکی تھی

تن سے من سے وہ اسکے رنگ میں ڈھلی ہوئی سوہا وہ اسکی تراش خراش کی ہوئی سی لگ رہی تھی۔

بدر کا یہ پہلا لمس تھا جو اسکے ہونٹوں سے ہوتے گالوں اور گالوں سے ہوتے گردن اور شانوں پر مستعدی سے پھیلنے لگا جو وہ زبردستی کے بنا اسے بخش رہا تھا

وہ جلدی جلدی اسکے لیے ناشتہ بنانے لگی اور مسکراتی نگاہیں منتظر تھیں کہ وہ ابھی اجائے گا اور روز کیطرح اسکو پیچھے سے پکڑ کر اسکے گالوں پر پیار کرے گا وہ ناشتہ بنانے میں مصروف تھی کہ اچانک ہی باہر سے چوکیدار آیا اسنے چوکیدار کو خود ہی منع کیا تھا کہ آئندہ کوئی بھی آئے وہ اس سے پوچھے بنا کسی کو اندر نہیں آنے دے اور اسکے بعد وہ تسلی میں آگئی تھی چوکیدار نے اسے وہ پیکٹ دیا۔

یہ کیا ہے اسنے پیکٹ کو الٹ پلٹ کر دیکھا

یہ کوئی دے کر گیا ہے بولا ہے عمر صاحب کو دے دیں" چوکیدار نے کہا تو

سازنے سر ہلایا اور وہ چلا گیا

سازنے وہ لفافہ سائیڈ پر رکھ دیا لیکن تجسس سا ہونے لگ کہ اس میں کیا ہو

گا

اسنے عمر کو نیچے نہ دیکھ کر وہ لفافہ کھول لیا اس میں تصویر تھی اسنے اس

تصویر کو نا سمجھی سے دیکھا اور یوں لگا اسکے سر پر آسمان ٹوٹ پڑا ہو۔۔۔

اس تصویر کے پیچھے ایک تحریر درج تھی جس پر لکھا تھا

ناز کا سابقہ عاشق یہ ہے شاہنواز جو تمھاری بہن ایزہ کا شوہر ہے اور۔۔اور

ناز نے اسکی وجہ سے اشفاق صاحب کے ساتھ بے وفائی کی تھی وہ ایک

گندی عورت تھی اور یہ آدمی بھی گندہ ہے۔

وہ ناز کی اور شاہنواز کی تصویر دیکھنے لگی فروری میں بھی حالانکہ کا موسم زبردست تھا لیکن اسکی پیشانی سینے سے بھر گئی تھی اسکے ہاتھ پھول گئے

ہیلو میڈیم" عمر کی آواز پر ایکدم اسنے تصویر چھپالی وہ اوپر کھڑا تھا

جی" وہ بھکلائی بھکلائی سی بولی

وہ میری شرٹ کا بٹن ٹوٹ گیا کوئی اور شرٹ دے دو" وہ اسپر توجہ دیے بنا بولا

آ۔ج۔۔جی میں دیتی ہوں" وہ کہہ اندر چلا گیا اور ساز کانپ رہی تھی باقائدہ اسکے وجود میں لرزش تھی اسنے سانس اندر اتارا وہ اسے پکار رہا تھا۔

بہت ضدی تھا اتنا تو انداز اتھا اسے اسے سمجھ نہیں ائی کہاں چھپائے یہ وہ بھاگ کر ناز کے کمرے میں اگئی کیونکہ عمر ایک بس اس کمرے میں نہیں جاتا تھا وہ جلدی سے چھپا کر بھاگ کر اوپر ائی اور کمرے میں جیسے ہی آئی وہ چیڑا کھڑا تھا

اسے دیکھ کر تھوڑا سا حیران ہوا

" کیا ہوا ایسے پریشان کیوں ہو رہی ہو

آپ اپ نے پریشان کیا ہوا ہے ہر وقت ساز چاہیے اپکو " وہ بولی اور اسکے نزدیک آئی

تو ہر وقت ساز چاہیے دیکھو ساز کی علاوہ کسی کو مانگا ہے بھلا جو ساز ایسے چیڑ رہی ہے " وہ اسکے گرد بازو باندھ گیا

چیڑ تو نہیں رہی " وہ بولی جبکہ عمر نے جھک کر اسے پیار کرنا شروع کر دیا

اف اف عمر " وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔

عمر ہنس دیا اور اسے اپنی شرٹ کا بٹن دیکھانے لگا

" کیا کروں اب اس کا

کب سے دیکھ رہا ہوں کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا سوچ رہا ہوں شاپنگ کر لوں " وہ پر سوچ ہوا

عمر جب کچھ ٹوٹ جاتا ہے تو اسے جوڑا جاتا ہے جیسے میں ابھی اس بٹن کو جوڑ دوں گی" وہ سر پر ہاتھ مارتی بٹن کو لگانے کے لیے سوئی ڈھونڈنے لگی تھی

نہیں ہر ٹوٹ جانے والی چیز جوڑتی نہیں اور یہ بھی نہیں جوڑے گا کیونکہ اس گھر میں سوئی نہیں ہے" اسنے کہا اور شرٹ اتار کر اسکے ہاتھ میں تھما دیا اور دوسری شرٹ کھینچنے لگا ساز چپ ہو گی اور عمر نے نئ شرٹ نکال لی

آج شوپنگ کرنی پڑے گی وہ بڑبڑایا اور ساز تو جیسے اسی تصویر میں اٹکی ہوئ تھی۔

خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ بول رہا تھا وہ شرٹ پہن کر بال سنوار کر گھیرہ سانس بھر گیا

کب تک یوں ہی دیکھتی رہو گی پہلے ہی کاٹھ کا الو بنا دیا ہے تم نے مجھے" وہ ہنسا جبکہ ساز ہلکا سا مسکرا دی

اپنا خیال رکھیے گا اور ہاں وہ میں نے اپکے لیے لنچ بنایا ہے" وہ پیار سے اسے آنکھیں پٹپٹا کر دیکھنے لگی

و۔۔۔ ووواٹ ۔۔ لنچ بنایا ہے اسکے اندر ہی جیسے بات آ رگئ

ہاں نہ آپ اب آفس جاتے ہیں ٹفن لے کر جائیے گا

یہ اللہ" وہ اسے دور کر گیا

انسان بن جاو ساز تم" وہ گھور کر بولا

میں نے بہت محنت کی ہے" وہ منہ بنا کر اسکے نزدیک ہوئی اور اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلنے لگی

میں کبھی سکول نہیں لے کر گیا تم مجھے اس عمر میں ٹفن دینا چاہتی ہوں یار

"ساز میرا کوئی سٹینڈرڈ ہے لوگ جانتے ہیں مجھے

آپ ٹفن لے کر جائیں گے ورنہ میں نہیں جانے دوں گی" وہ منہ بسور گئ۔

عمر اسے آنکھیں نکال کر دیکھنے لگا

میں نہ تمھیں بتا بھی دوں گا پھر" وہ اسکا چہرہ پکڑ کر ایکدم اسکے لبوں پر پیار کرتا نیچے اتر گیا

عمر۔۔ عمر رکیں نہ میں بے اتنے پیار سے بنایا ہے پلیز لے جائیں سینڈوچ

ہیں" وہ جلدی جلدی بولنے لگی

کبھی نہیں" وہ بولا اور لاونج سے نکلنے لگا

ساز پیچھے منہ بنا کر کھڑی ہو گئ

یار میرا کوئ سٹینڈرڈ ہے" وہ پاوں پٹخ کر بولا

تو آپکے سٹینڈرڈ میں نے دیکھنے ہیں ساری دنیا نے نہیں" وہ آگے بڑھی اور

اسکے ہاتھ میں لنچ پکڑا دیا

میں کتنا عجیب لگو گا سب ہنسے گے مجھ پر" وہ بولا

کچھ نہیں ہوتا اب جلدی سے ناشتہ کر لیں" وہ اسکے بال خراب کر گئ

یار تم" عمر چیخا ساز منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔

جبکہ عمر نے اسے کھینچا اور ساز ایکدم اسکی گود میں بیٹھ گئ

" میں نہ تمھارا جینا حرام کر دوں گا انسان بن جاو

کر دیں میں انسان نہیں بنو گی" وہ اسکی ناک کھینچ گئ جبکہ عمر ہنس دیا

"بہت تم تیز ہو گئی ہو چلو ناشتہ کرو اور ہاں میرا انتظار کرو گی نہ

اسے بہت فکر رہتی تھی ساز اسکا انتظار کرے

"ہاں جی بہت سارا کروں گی اور اداس اداس رہو گی

ارے نہیں اداس نہیں رہنا بلکہ ایک کام کرتے ہیں تم میرے ساتھ چل لو

"وہ بولا جبکہ ساز نے نفی میں سر ہلایا اور عمر نے اسکے بالوں کی خوشبو اندر اتاری اور اسکے گال پر پیار کرنے لگا اور کرتا ہی چلا گیا جبکہ وہ دور ہوئی اور اسکے ہاتھ میں کافی کا مگ دیا۔

" جلدی سے پیئیں خیام صاحب آپکے ابو جی کا نہیں ہے آفس

آہ اتنا اچھا باپ نہیں ہے میرا۔۔" وہ کافی کے سیپ لیتا ٹائم دیکھنے لگا گھنٹا اوپر چڑھ گیا تھا جبکہ شاہنواز نے کل بھی اسے کہا تھا کہ وہ وقت پر آئے

وہ سکون سے کافی پینے لگا اور ساز کو دیکھنا تو اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا وہ شرمائی شرمائی سی بیٹھی تھی اور وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

عمر" وہ کچھ توقف کے بعد سر اٹھا کر بولی

حکم" اسنے کہا۔

" وہ امی کی یاد ا رہی ہے میں چلی جاوں

اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے چلی جاو بلکہ اجاو تمھیں وہاں چھوڑ دیتا ہوں "

اسنے کپ سائیڈ پر رکھا اور اٹھ گیا جبکہ ساز کو اس تصویر کی فکر تھی

" ایں کچھ دیر میں چلی جاو گی

کس کے ساتھ" وہ پوچھنے لگا

" وہ۔۔ وہ بدر بھائی

نہیں ضرورت نہیں ہے اجاو" وہ بولا اور چابی اٹھا کر پاکٹس میں ہاتھ ڈالتا باہر نکل گیا ساز نے ایک نظر مڑ کر ناز کے کمرے کی جانب دیکھا اور پھر اسکے پیچھے نکل گئ۔

وہ دونوں گاڑی میں سوار ہوئے اور عمر نے گاڑی میں گانا چلا لیا۔

اور یہ وہی گانا تھا جو وہ اسکے ساتھ پہلی بار بیٹھی تھی تو اسنے چلایا تھا وہ ساز کو دیکھ کر خود بھی گانے لگا تھا۔

پی لوں" وہ اسکو آنکھ دبا کر دیکھنے لگا۔

سازنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اپکو شرم بھی نہیں اتی عمر یہ اتنے گندے گانے کون سنتا ہے" وہ بولی اور بند کر دیا جبکہ عمر نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

" اب کیا شرمانا اچھا سنورات کھانا باہر کھائیں گے میں جلدی اوگا ٹھیک سے کام نہیں کرنے لگے اپ اور اپکو گھنٹے پھرنے کی ہوتی ہے" وہ اسکی جانب چہرہ کیے بیٹھی تھی۔

جبکہ عمر نے جھک کر اسکے گال پر کاٹنے کی بھرپور کوشش کی تھی لیکن افسوس کہ وہ فورا دور ہوتی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ گئ

" کہاں چھپاوں میں خود کو آپ سے

ضرورت ہی نہیں تمھارے پلو سے بندھ گیا ہے عمر اب کہیں نہ جائے گا نہ جانے دے گا" وہ اسکا ہاتھ تھام گیا جبکہ ساز مسکرا دی اور گھر بھی اگیا

مت جاو نہ بھاگ چلتے ہیں" وہ بولا اسکا ہاتھ تھاما اور چاہت سے اسکی جانب دیکھنے لگا تو ساز نے نفی میں سر ہلایا۔

چلو چلتے ہیں پہاڑوں پر گھر بنائیں گے اور ہمارے بہت سارے بچے ہوں گے اور میں درخت کاٹ کر لاوگا تم لکڑیوں پر کھانا بنانا "

وہ بولا تو ساز ہنس دی جبکہ عمر اسکے کھلکھلانے پر اسے نظر بھر کر دیکھنے لگا

بس جائیں خوابوں سے باہر نکل ائیں" وہ اسکے بال بکھیر گئ

"ایک تو تم جب میرے بالوں کو کھینچتی ہو بہت چیڑ ہوتی ہے مجھے

وہ شیشے میں دیکھ کر بال ٹھیک کرنے لگا ساز مسکرا کر اسے دیکھتی رہی کتنا مطمئین اور خوش تھا وہ ایسے تو پہلے کبھی نہیں لگا تھا اور کیا کچھ تھا جو اسکے پیچھے تھا ساز کا اپنا دل اس حملے پر سنبھل نہیں پا رہا تھا پھر کیسے آخر کیسے عمر یہ

سب برداشت کرتا۔۔ وہ اس سوچ کو بھی سوچنا نہیں چاہتی تھی وہ اسکی جانب دیکھتی رہی

اور دل کیا اسے دل میں ہی رکھ لے اسے کاش کچھ بھی پتہ نہ چلے ساز کی آنکھیں سرخ سی ہو کر بھیگنے لگی فکر بڑھنے لگی تھی۔

چھوٹا سا دل تھا اسکے عمر کا جو ڈرا ہوا تھا اور یہ سچ جان کر وہ بہت بکھر جائے گا

وہ باہر نکل گئ۔

" اوکے مائے لیڈی مائے لو چلتا ہوں

آپ شام میں آئیں گے آپکے لیے کھانا بناو" وہ پوچھنے لگی

نہیں ہم باہر کھائیں گے جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔

وہ بولا اسے ویو کیا اور فلائنگ کس کی جس پر وہ شرما سی گئ اور عمر گاڑی آگے بھگا گیا ساز بجھے بجھے دل سے اندر آئی حالانکہ کتنے دنوں بعد امی سے مل رہی تھی لیکن پھر بھی بہت دکھی تھی۔

نجما تو بیٹی کو دیکھ کر خوش ہو گئ سوہا تائی جان ثروت چچی صوفیا صنم سب ملے اور بہت اچھے سے ملے تھے وہ مسکرا دی سب کا اتنا پیار دیکھ کر اور تائی پر حیران ہوئ جو اسپر کوئ طنز نہیں مار رہی تھی الٹا اسے پیار دیا تو وہ ماں کو دیکھنے لگی اب دل میں تسلی ہو گئ تھی کہ اسکی ماں اب ٹھیک ہے یہاں۔

وہ ان سب کے ساتھ کچھ دیر باتیں کرتی رہی تھی اور اسکے بعد جب سب ادھر ادھر ہو گئے وہ موقع دیکھ کر سٹور میں آ گئ

اسنے ایک بار یہاں ایک البم دیکھا تھا جو کھولنے کی ہمت ہی نہ ہوئ تھی کیونکہ تایا جان کی پرانی چیزوں کو بھی کوئ چھو نہیں سکتا تھا وہ اسی البم کو نہیں چھو پاتی تھی اسنے وہ البم کھولی اور اس میں دیکھا ناز آنٹی کی گرد میں چھپی کئ تصویریں تھیں ان کے ساتھ اشفاق صاحب کی تھی ان کے ساتھ ایک چھوٹے سے بچے کی تھیں جو عمر تھا اتنی قیمتی تصویریں کیسے کاٹ کباڑ میں پڑی تھیں اسنے عمر اور ناز آنٹی کی نکال لیں۔

سازیہ کیا کررہی ہو" سوہا کی پکار پر ایکدم ڈر کر پلٹی وہ ایسی لڑکی نہیں تھی جو خوف سے سب کچھ کرلیتی۔۔اسنے سوہا کو دیکھا۔۔۔اسکا ڈرا اڈرا چہرہ سوہا کو پریشان کر گیا

تم ٹھیک ہو" سوہا نے اسکا چہرہ پکڑا بلکل پھیکا رنگ تھا یہاں تک کے چہرے پر پسینہ بھی تھا ساز تمھیں کیا ہوا ہے ؟؟؟

ساز سے برداشت نہیں ہوا اور وہ سوہا کو صبح تصویر والی بات بتا گئ

سوہا کی آنکھیں پھیلیں گئیں

واٹ "اسکی حیران آنکھیں کھلتی جارہی تھی ایزہ کے شوہر شاہنواز ناز آنٹی کے پرانے عاشق وہ عمر ایزہ شاہنواز

معلوم نہیں مجھے یہ کیا ہے صبح سے وہ تصویر دیکھ کر میرا دل بند ہو رہا ہے عمر شاہنواز سے بہت قریب ہیں وہ یہ سب برداشت نہیں کر پائیں گے اور ایزہ

--

ایزہ یہ جان گی تو" ساز باقائدہ رونے لگی تھی شاکڈ سی وہ وہیں بیٹھ گئ

اسکا منہ کھل گیا تھا وہ لبوں پر ہاتھ رکھا گیا

یہ کیا چکر ہے "مجھے خود سمجھ نہیں ارہی یہ سب کیا ہے یہ سب تو شاہنواز سر

"ہی بتا سکتے ہیں لیکن لیکن وہ ہمیں کیسے بتائیں گے

" تمھیں کوئی غلط فہمی تو نہیں

" نہیں بھابھی صبح میرے پاس تصویر ائ ہے

"یعنی وہ ابو نے بھیجی ہے کیونکہ ابو کے پاس ہی ہے وہ تصویر۔۔۔۔۔

سوہا بڑبڑائی۔

یعنی یہ ہی وہ سچ ہے جو وہ عمر تک پہچانا چاہ رہے ہیں" سوہا بات کی طے تک پہنچی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگی

میرے پاس ایک آئیڈیا ہے یہ معمہ کیا ہے اسے سلجھانا چاہیے تبھی شاید ہم عمر کے لیے کچھ کر سکیں ورنہ ورنہ" سوہا خود خاموش ہو گئ

کیسا پلین" ساز نے سوال کیا تو سوہا نے اسے کچھ کہا

نہیں عمر میری جان لے لیں گے میں اس جگہ پر کبھی نہیں جاو گی" ساز مکر گئ

سازیہ معمہ یوں ہی کھلے گا ہمیں جاننی ہو گی ناز آنٹ نے کیا کیا کیوں کیا کیسے سب ہوا عمر کو کیا پتہ ہے شاہنواز کون ہے یہ سب یہ سب ایسے ہی حل نہیں ہو گا" اسکی بات پر ساز نفی کرنے لگی۔

میں کوٹھے پر نہیں جاو گی" وہ کہہ کر باہر نکل گئ جبکہ سوہا اسکے پیچھے پیچھے آئی اور باہر سب تھے تبھی بات ختم ہو گئ اور وہ سب کھانا کھانے لگے کھانا کھا کر سوہا کی طبعیت بری سی ہونے لگی اور اسے واٹس اگئیں تبھی وہ اندر چلی گئ اور ساز باہر لون میں اگئ۔

وہ ٹھنڈی مدھم مدھم ہوا کو محسوس کر رہی تھی جبکہ عمر کی فکر نے اسکو سوچوں میں غلطاں کرر کھا تھا کہ کب ارہم اسکے پاس آگیا اور ارہم نے اسکے شانے پر ہاتھ پھیرا ساز ایکدم بھکلا کر اٹھی۔

ارے تم تو ڈر گئ جب اسکے ساتھ مزے کرتی ہو تب تمھیں ڈر نہیں لگتا میرے سامنے ڈرامے لگا رہی ہو" وہ اسکے قریب جانے لگا

ارہم بھائ آپ پاگل ہو گئے ہیں عمر کو شکایت لگا دوں گی میں آپکی

ہاں اس شرابی کو جو آج تمھارا ہے کل کسی اور کا ارے بھائی تمھارا آج بھی ہوں کل بھی تمھیں مجھ سے شادی کرنی چاہیے تھی

خیر وقت کا کیا ہے شادی اس سے کر لو مزے مجھ سے لے لو" وہ ساز کا بازو زبردستی پکڑ کر اسے لونڈری کی جانب لے گیا

ارہم بھائ کیا کر رہے ہیں اپ" وہ خود کو چھڑانے کے لیے اسکے ہاتھ پر مکے برسانے لگی۔

چھوڑیں میرا ہاتھ آپ یہ کیا کر رہے ہیں عمر اپکو جان سے مار دیں گے

وہ شرابی یہاں ہو گا تو مارے گا نہ" وہ ہنستا ہوا اسے دوسری طرف گھسیٹ کر لے گیا تھا۔۔۔

آج اسے احساس ہوا تھا کہ اسنے ساز کو اب تک کوئی فون نہیں لے کر دیا کتنا بے کار شوہر واقع ہوا تھا جبکہ وہ اسکی جان تھی وہ گاڑی سے اترا اور نہ چاہتے ہوئے بھی اندر آگیا اور اسنے دیکھا باہر ہی سوہا کھڑی تھی اسے اگنور کر کے وہ اندر اگیا نجما کو دیکھا تائی جان کو دیکھا اور وہاں سب تھے سوائے اسکے جس کی تلاش میں آنکھیں گھوم رہیں تھیں

کیسے ہو بیٹا" نجما نے سوال کیا

ٹھیک ساز کہاں ہے" وہ دو ٹوک بولا جبکہ ثروت نے سوہا کی جانب دیکھا جو شرمندہ سی ایک طرف ہو گئ تھی

وہ یہیں تھی ابھی میں بھی دیکھ رہی تھی لون میں نہیں ہے کہاں چلی گئ شاید اوپر کمرے میں گئ ہو" وہ بولی عمر مزید کسی سے بات کیے بنا اوپر اگیا اور لیکن کمرہ تو خالی تھا وہ منہ بنا کر باہر نکلتا کہ اسے سامنے اپنا کارڈ دیکھا اور وہ اسے لینے کے لیے آگے بڑھا اور کارڈ اٹھانے کے لیے جھکا تو اسکی نگاہ کھڑکی پر گئ تھی۔

سامنے ارہم کو ساز کے آگے دیکھ کر اسے لگا وہ جھلس گیا اسکے بدن پر تیزاب سا گیر گیا ہو

وہ بنا دوپٹے کے خوف سے کانپتی اسکے سامنے تھی پیچھے ہٹ رہی تھی اسکے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی یہ منظر آج سے پہلے بھی اسنے دیکھا تھا اور تب وہ صرف آٹھ سال کا ایک بے بس بچہ تھا اور آج وہ تیس سالہ عمر خیام تھا اور اسکے بعد عمر کو کیا ہوا اسے خود پتہ نہیں چلا وہ آندھی طوفان کیطرح پلٹا تھا اور تقریبا جس طرح دوڑ کر وہ گھر سے نکلا تھا سب پریشان ہو گئے تھے اور سب ہی اسکے پیچھے لپکے

عمر کیا ہوا ہے" سوہا ہی بولی وہ صحن کی جانب اگیا اور اسنے ارہم کی شرٹ پیچھے سے جکڑ کر اسے پیچھے کھینچا اور بنا کچھ سوچے سمجھے پاس پڑا گملا اٹھا کر اسکے سر پر دے مارا وہ دیوانہ سا لگ رہا تھا

ارہم چلایا تائی جان اس سے زیادہ چلا اٹھی اور عمر کو کوسنے دینے لگی تھیں

عمر خیام کی بیوی ہے یہ تیرے ہاتھ پاؤں کیا تیرے جسم کے ٹکڑے کر دے گا عمر ہاتھ تو کیا گندی نظر بھی اٹھائی تو" اسکی چھوٹ پر لات ماری تھی عمر۔۔۔ عمر رکیں جو" وہ سب چلائے مگر عمر نے اسکی گردن پر اپنا جوتا رکھ کر دبایا یہاں تک کہ اسکے منہ سے ایک لفظ نہ نکلا اور عمر پاگل سا لگ رہا تھا

ساز ایکطرف کھڑی خود کو سمیٹے رو رہی تھی

تبھی اشفاق صاحب بدر بھی اگئے اور عمر ورا رہم کو گتھم گتھا دیکھ کر اشفاق صاحب نے عمر کو دھکیلا تھا اور کھینچ کر تھپڑ دے مارا اور عمر نے ارہم کے دے مارا الٹا تین تھپڑ مارے تھے

ماریں مجھے ماریں ماریں نہ ہاتھ کیوں رک گیا

دنیا کے سب سے گھٹیا انسان ہیں اپ" وہ باپ کا گریبان جکڑ گیا

اشفاق صاحب نے اسکو نفرت سے دیکھا تھا۔

کوٹھے والی کے بیٹے تیری ماں کے عاشق کا پتہ چل گیا ہے مجھے جس سے تو یہ

یہ۔۔۔۔

عم ۔۔۔ عمر چلیں یہاں سے " ساز جلدی سے بیچ میں اگی اور سوہا بھی

" ابوار ہم کیا کر رہا تھا آپ نے کچھ سنا نہیں پوچھا نہیں اور عمر کو مرنے لگے

چپ رہو تم کیا ہے اسکی اس بیوی میں ایسا جو کوئی اس سے بات نہیں کرتا اور

بھلا پھسلا کر یہ مجھے یہاں لائی تھی مولوی اشفاق کا بیٹا ہوں عورتوں سے

حدود جانتا ہوں اور صوفیا میری منگیتر موجود ہے اگر کچھ کرنا ہوتا تو اسکے

ساتھ کرتا ۔۔۔ یہ ہی ملی تھی کیا مجھے اس شرابی کی بیوی آوارہ اپنی ماں

کیطرح کوٹھے پر بیٹھالے کیونکہ تو اسکے اندر کوٹھے والیوں جیسی حرکتیں

ڈال چکا ہے "

تایا جان اور ارہم دونوں بولے جبکہ عمر نے ارہم کا جبڑا جکڑ لیا اور جھٹکے سے

چھوڑا کر وہ باہر نکلا اور گاڑی میں سے ریوالور اٹھالایا اور بنا دیکھے اسنے ارہم پر

گن تان لی تھی

اور ساز دوڑ کر بیچ میں ائی تھی پتے کیطرح کانپنے لگی بیچ میں خواتین اگئیں

عمر ۔۔ عمر گھر چلتے ہیں " ساز نے اسکے آگے ہاتھ جوڑ لیے

جبکہ عمر نے پھولتی سانسوں سے ارہم کو دیکھا تھا اسکے نزدیک گیا اسکا باپ اسکے آگے جم کر کھڑا تھا عمر نے اسکی جانب انگلی اٹھائی

میں۔۔ تمھیں زندہ نہیں چھوڑو گا ارہم اشفاق تم صرف میری بیوی کو میلی نگاہ سے دیکھنے کا انجام بھگتو گے " کہہ کر وارن کرتا وہ وہاں سے نکلا اور ساز اسکے پیچھے پیچھے نکلی تھی اسنے بڑی بے ترتیب سی گاڑی چلائی تھی اور جب وہ گھر پہنچے تو عمر گاڑی سی پہلے ہی اتر گیا ساز جلدی جلدی اسکے پیچھے اندر آئی اسنے حسب عادت لاونج کی چیزیں توڑنا شروع کر دی تھیں

عمر عمر کیا ہو گیا ہے " وہ اسکے سامنے ائی عمر سر پکڑ گیا

" آپ اپ چھوڑ دیں اس بات کو پلیز

شیٹ اپ یو جسٹ شیٹ یور ماوتھ تمھارے پاس ہاتھ نہیں ہیں تم اسے کھینچ کر تھپڑ نہیں مار سختی تھی میری سمجھ سے باہر ہے تم عورتوں کے ساتھ مسلہ کیا ہے مردوں کے سامنے اتنی بے بسی کا " وہ دھاڑا

ساز کیا بتاتی وہ اسکے گھر بھی آیا تھا

عمر" وہ رونے لگی تھی

میرے سامنے رونے کی ضرورت نہیں ہے ساز ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں

ہو گا" اسنے انگلی اٹھائی بس بس ہی نہیں چل رہا تھا اسکا اسنے موبائل نکالا

ساز کے پاس سے اٹھ گیا اسکی آنکھوں میں ایسا منظر پہلے بھی تھا۔

پہلے وہ کیا کر پایا تھا نہیں کچھ بھی نہیں اسنے شاہنواز کو کال لی۔

مجھے ابھی اور اسی وقت ارہم سلاخوں کے پیچھے چاہیے بس ابھی" اسکی دھار

پر شاہنواز جو سکون سے سٹڈی میں بیٹھا تھا کھڑا ہو گیا

" عمر

" میں نے کہا ہے مجھے بھی یہ شخص سلاخوں کے پیچھے چاہیے بس

اچھا ٹھیک ہے

عمر نہ کریں ایسا پلیز میں۔۔ میں اب کبھی نہیں جاؤں گی آپ نہ الجھیں ان

" چیزوں میں

عمر نے اسے بے دھیانی میں دھکا دے دیا ساز پیچھے جا گیری وہ مڑا تھا ساز

فرش پر پڑی رونے لگی

وہ موبائل چھوڑا اسکی جانب بڑھا اور اسکو سینے میں بھینچ لیا۔

ساز بری طرح کانپتی رو دی

تم کیوں رو رہی ہو تم نہ رو پلیز مجھے تمھارے رونے سے کچھ ہوتا ہے میں تم

میرے سامنے مت آیا کرو جب مجھے غصہ آئے تم اچھا چپ ہو جاو ہے ہنی

ایسے تو مت رو مجھ سے غلطی ہو گئی یار میں بے دھیانی میں دھکا دے گیا" وہ

فورا اس دھکے پر معذرت کر رہا تھا

پلیز عمار ارہم بھائی کو چھوڑ دیں پلیز" وہ اسکا چہرہ پکڑ گئی۔

نہیں اسکا نام نہیں لو میں نے کہا تھا نہ وہاں نہیں جانا تم بچوں کیطرح ضد

کرتی ہو اسکا نام نہیں لینا آج کے بعد تم نے تم میرا نام لو سو بار لو کسی اور کا

" نام نہیں لینا۔۔ تم نے۔۔۔ تم۔۔ تمھارے لیے میری محبت کافی ہے نہ

عمر" ساز ڈر گئی تھی اسکے اتنے جذباتی رویے پر۔۔۔ سہمی ہوئی نظروں سے
اسے دیکھنے لگی
تمھیں کسی کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے کوئی تمھیں نہیں دیکھے گا تم
صرف عمر خیام کی ہو اور جو تمھیں دیکھے گا میں اسکی جان لے لوں گا اور
ارہم کی جان لے کر ثابت کر کے دیکھاؤ گا یہ میں" وہ بولا اور ساز دم
سادے گئی۔۔۔ خاموش ہو گئی
اسے لگ رہا تھا سانس بھی لے رہی ہے تب بھی اسے رونا آرہا ہے
تم نہ رو اچھا میں غصہ نہیں کروں گا ہے ساز" وہ پیار سے اسے دیکھنے لگا وہ ہلکا
سا مسکرادی عمر نے اسکی پیشانی چوم لی۔۔۔
جبکہ ساز کا دل ڈوب رہا تھا۔

بدر دوپہر میں گھر آیا تھا اسے سوہا کی فکر ہوئی تھی کیونکہ وہ کافی حساس ہو گئی تھی اور اوپر سے اسکا دل خود بخود متفکر ہو رہا تھا وہ گھر آیا اور اسنے سب سے پہلے سوہا کی تلاش میں نگاہ گھمائی اور۔۔جب وہ کمرے میں آیا تو اسے کہیں بھی سوہا دیکھائی نہ دی کچھ بل سے ماتھے پر ڈال کر وہ کمرے سے نکلا اور تائی جان کے کمرے سے خواتین کی آوازیں انے لگی گویا سب وہاں موجود تھے سوہا مجھے لگ رہا ہے کہ یہ عمر نے کچھ کر دیا ہے ہائے خدا غارت کرے اسے مجھے پتہ ہے وہ وہ اسی نے میرے بچے کو غائب کیا ہے "تائی جھولیاں اٹھا اٹھا کر کوسنے اور بد عائیں دے رہی تھی

اسنے نہ نہیں کیا امی عمر ایسا کیوں کرے گا

وہ دیکھ لینا اسی نے میرے بیٹے کو غائب کر دیا ہے وہ ہی ہے۔۔تو دیکھ لینا"
وہ بری طرح رو دیں نجما بھی خاموش کھڑی تھی کیونکہ شک تو اسے بھی تھا اور صوفیا بھی رو رہی تھی جبکہ اشفاق صاحب رپورٹ لکھوانے پہنچ گئے تھے

کل ہی ارہم رات غائب ہو گیا اپنے دوست کے ساتھ نکلا تھا اور رات سے

اب یہ وقت اگیا نہ اسکی کوئی خبر تھی نہ ہی کچھ پتہ چلا تھا واضح بات تھی عمر

اپنی کہی بات پوری کر رہا تھا

بدر نے سمجھ لی تھی بات وہ خاموشی سے سب کی جانب دیکھنے لگا سوہا جلدی

سے اسکے قریب اگئ

لیکن ارہم نہیں مل رہا پلیز اسے ڈھونڈو وہ کہاں چلا گیا ہے اسے عمر نے کچھ

کر دیا بدر وہ مار دے گا اسے " وہ بولی تو تائی اور بھی رونے لگ تھی ۔۔۔۔

اور بدر نے ایک سانس کھینچا تو تمھارے بھائی کو میری بہن کے ساتھ کچھ

کرنا بھی نہیں چاہیے تھا اسے پتہ ہونا چاہیے وہ عمر خیام کی بیوی ہے ۔۔۔

عمر خیام " اسنے نام دھرایا کر باور کرایا تھا

ہاں ٹھیک ہے مجھے پتہ ہے اسنے ہی کچھ کیا ہے لیکن لیکن اسکی جان ضروری

ہے ابو بہت پریشان ہیں پلیز بدر ڈھونڈو اسکو " وہ رونے لگ گئ

چلو شکر ہے تمھارے ابو کو بھی پریشانی دی کسی نے" وہ سر جھٹک کر بولا سوہا

اور رونے لگ گئ

" بدر کو اسکے آنسو اچھے نہ لگے

اچھا تم یہاں آرام سے بیٹھو پہلے ہی تمھاری طبعیت ٹھیک نہیں رہتی" بدر

" نے اسے بیٹھایا

" بدر وہ میرا بھائی ہے" ہاں تو جس نے اٹھایا ہے وہ بھی بھائی ہے تمھارا

" پلیز ڈھونڈ لو

اوکے اوکے اب چپ" وہ سکون سے اسکے انسو صاف کرنے لگا وہ حیران

ہوئی یہ بدر ہی تھا نہ وہ نفی میں سر ہلا گی کہ نہیں اور کچھ بھی نہیں۔

تم نے کھانا کھایا۔۔ تمھیں کھانے کی پڑی ہے وہاں سب پریشان ہیں"،

ہاں مجھے اب بس اپنے بچوں کی پڑی ہے اور اس گھر میں پریشانی کا لیول ایسا ہی

ہے" وہ شانے اچکا گیا

سوہا نے اسکی جانب دیکھا اور اسے دور جھٹک دیا۔

بدر اسے دیکھتا رہا

یعنی تم مجھے سکون سے بیٹھنے نہیں دو گی" وہ گھور کر بولا وہ کچھ نہیں بولی وہ سانس کھینچا کر اٹھا

نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے تمھاری وجہ سے جانا پڑ رہا ہے" وہ غصے سے نکلا

" ابو پولیس سٹیشن گئے ہیں

در حقیقت تو تمھارے باپ کو جیل میں ہونا چاہیے" وہ ذرا دانت پیس کر کہہ کر وہاں سے نکل گیا جبکہ سوہا پیچھے اسکی پشت دیکھتی رہی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارہم کے منہ پر کپڑا ڈالا ہوا تھا وہ ایک رسی سے بندھا ہوا تھا اور عمر نے اسکے منہ پر کئی مکے مار دہے تھے ارہم کے چہرے سے خون نکل رہا تھا شاہنواز ایک طرف بیٹھا تھا پاؤں جھولا رہا تھا اور۔۔۔

عمر خیام کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان آنکھوں کو پھوڑ دے جنھوں نے ساز کو دیکھا اس دماغ کو ختم کر دے جس نے ساز کے بارے میں سوچا اور ان ہاتھوں کو ہی توڑ دے وہ کافی دیر سے اسے رک جانے کا کہہ رہا تھا ارہم مسلسل گڑ گڑا رہا تھا شاہنواز کے لیے یہ کھیل عام تھے موت کے گھاٹ تک لوگوں کو پہنچا دینا کہ وہ خود ہی مر جائیں اس پر کئی کیس بنے ہوئے تھے لیکن وہ اپنی بات سے پیچھے آج تک نہیں ہٹا اور جن کے اندر جنوں ہوں وہ اس حد تک پہنچ جاتے ہیں عمر نے ایک کھینچ کر مکہ مارا تھا اور پیچھے ہو گیا جبکہ شاہنواز نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روکا

"میں نہیں چاہتا تمھارے اوپر قتل کا کیس بنے

بھاڑ میں جائے کیس م" وہ سر جھٹک گیا

لوگوں کو بے سب کر کے مزاہ آتا ہے ان لوگوں کو آج اپنی بے بسی پر سارے شہر میں تلملا پھر رہا ہے میرا باپ کمال ہے واقعی اس سے محبت ہے

" اسے

وہ اپنے ہاتھ کو جھٹکے لگا جو زخمی ہو گیا تھا۔

" اچھا ریلکس ہو جاؤ غصہ نہ کرو

کیوں نہ کروں اسکو تو جان سے مار کر چین ملے گا مجھے " اسکے چلانے کے سبب اسکے منہ پر ٹیپ لگادی تھی عمر نے جس کی وجہ سے ایک عجیب خوفناک آواز نکل رہی تھی اسکے منہ سے۔۔۔

عمر چیڑ کر کھڑا ہوا اور اسکے منہ پر سے سب کچھ کھینچ کر اتارا ارہم رونے لگا اور زور زور سے روتا وہ عمر کو تو بہت برا لگا تھا

عمر نے اسکا گریبان جکڑا اور اسکے زخمی چہرے کو خود سے نزدیک کیا

تمیز سے اپنے گھر جا اور جا کر میری ساز سے معافی مانگ اور اس سے کہہ۔۔

۔

کہ وہ تیری بہن ہے تیری آنکھیں پھوڑ دوں گا آئندہ تو نہ میری بیوی پر میلی نگاہ بھی ڈالی سمجھا" وہ اسے جھنجھوڑ کر بولا ارہم کراہتے ہوئے سر ہلا گیا کہ وہ ایسا ہی کرے گا عمر نے اسے چھوڑ دیا اسکا پورا منہ نیلا ہو چکا تھا اسکے

ہاتھوں پر چوٹیں تھیں ارہم وہاں سے کراہ کر نکلا اور عمر شاہنواز کے

پاس بیٹھ گیا

" میرا بس نہیں چل رہا میں کچھ کر گزرو

" شہزادوں اب بس کرو یار اسکی حالت کو دیکھو

ڈیزرو کرنا ہے سالا " وہ دانت پیس گیا

میری آنکھوں سے وہ منظر نہیں جاتا جب عمر خیام کی بیوی اسکے آگے ہاتھ

جوڑ رہی تھی اور جب عمر خیام کی ماں اسکے باپ کے اگے ہاتھ جور رہی تھی

انکی نسلیں تباہ کر دوں میرا بس نہیں چلتا لیکن افسوس یہ ہے کہ میں ہی

نسل ہوں اسکی اور میں خود کو تباہ کر دیتا اگر ساز میری زندگی میں نہ اتی " وہ

غصے کی شدت سے چنگھاڑتا آخر میں آہستہ ہو گیا شاہنواز اسکے شانے پر ہاتھ

رکھا اور اسکا شانا تھپتھپانے لگا

" اتنا غصہ نہ کرو

نفرت اسی لیے تو ہے خود سے کہ کبھی کچھ کر ہی نہیں کر سکا کچھ کر جاتا تو اج نارمل انسان ہوتا" وہ کہہ کر جھٹکے سے اٹھا اور وہاں سے باہر نکل گیا

عمر" شاہنواز نے چینی سے اسکے پیچھے لپکا۔

میں چلا جاوں گا" عہ کہنے لگا مگر شاہنواز بیٹھ گیا تھا اسکے ساتھ اور ڈرائیو بھی شاہنواز نے کی تھی شاہنواز کو اس میں اپنا عکس دیکھائی دے رہا تھا عمر بے چینی سے بیٹھا تھا۔

شاہنواز راستے میں اس سے بات کر رہا تھا لیکن زیادہ کچھ اثر نہ ہوا اور وہ گھر ا گیا۔۔وہ گھر میں داخل ہوا۔۔اور سامنے ہی ساز کو دیکھ دل میں کچھ چین سا اترا تھا وہ اسکے پاس ایا اسے بس یوں ہی کسی بچے کیطرح گود میں اٹھا کر بیٹھ لیا جبکہ وہ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

اور معلوم نہیں کیسے کیسے ساز کا ہاتھ اٹھا اور عمر کے گال پر لگا وہ کوئی بہت زور سے نہیں لگا تھا لیکن وہ اسکے منہ پر تھپڑ مار چکی تھی عمر سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا

سازخود ہی پریشان ہو گی کہ اسنے یہ کیا کیا ہے

آپ۔۔اپ نے ارہم بھائی کو کڈنیپ کر لیا آپ اپ نے انھیں مار اپیٹا تایا

جان نے آپکے خلاف رپورٹ کرادی بدر بھائی بھی ائے تھے۔۔

کتنار ورہے تھے سب آپ اپ اتنے وحشی اور جنگلی ہیں اپ۔۔اپ کیا ہیں

عمر" اور اچانک عمر نے اسکے بال جکڑے اور اسکا چہرہ اپنے چہرے کے

نزدیک کرتے آنکھیں نکال کر بولا تھا لفظ جیسے چباڈالے تھے

تم سے محبت نہ ہوتی تو آج تمھیں اس تھپڑ کا جواب بہت اچھے سے دیتا۔۔

عمر خیام ایسا ہی ہے اور ایسا ہی رہے گا۔۔ تم جاو اپنے اس ارہم کی حمایت لو

میرے سامنے اب مجھے اپنی شکل نہ دیکھانا میرے سینے میں آگ لگی ہے کہ

تمھیں کسی نے میلی نگاہ سے کیوں دیکھا اور تمھیں اسکا خیال ارہا ہے اس پنچ

کا۔۔جو میرے پیچھے میرے گھر آیا مگر تم۔۔۔ تم نے مجھے بتانے تک کی

"زحمت نہ کی

وہ دھاڑا اور ساز اسکے پاس سے اٹھ گئ کہیں وہ اسپر ہاتھ نہ اٹھا دیتا۔

یو آر سچ آڈم گرل جسٹ گیٹ آوٹ" اسنے دانت پیس کر کہا جبکہ ساز رونے لگ گئ اور عمر اسے وہیں چھوڑ کر کمرے میں چلا گیا ساز شرمندگی سے وہیں صوفے پر بیٹھ کر رو دی۔۔

اسکا غصہ بہت برا تھا وہ غصے میں ہر حد پار کر دیتا تھ تایا جان نے اسکے خلاف رپورٹ کرا دی تھی۔

کیسے کیسے وہ سنبھالے سب۔۔۔ وہ جذباتی ہو گئ تھی اسنے عمر پر کیوں ہاتھ اٹھایا عمر سے زیادہ تو کوئی اہم نہیں تھا اسکے لیے۔

وہ رو کر جب دل ہلکا کر گئ تبھی اٹھی اور اوپر جانے لگی

آج یہ سب ہوا تو اسکا رویہ یہ تھا اور اگر کل کو اسے ساری حقیقت پتہ چلے گی تو کیا ہو گا اسنے کہا تھا ساز اس سے جھوٹ نہ بولے کچھ نہ چھپائے اور اگر اسے علم ہو گیا وہ کیا کرے گی لیکن بتائے بھی تو کیسے بتائے اسے۔۔

وہ بے بس سی اوپر آئی دیکھا وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا تکیوں میں منہ دیے اسنے اپنے آنسو صاف کیے اور اپنی نازک انگلیاں اسکے بالوں میں پھنس دیں

عمر۔۔ عمر ناراض ہو گئے ہیں" وہ بولی اور اسکے ساتھ لیٹ گئ۔۔

عمر پلیز ناراض نہ ہوں آئ ایم سوری میں آپ سے کچھ نہیں چھپاؤ گی آئندہ

" میں ۔۔ میں ڈر گئ تھی کہیں اپکو برا نہ لگے

وہ اسکے بازو کو ہٹانے لگی جو عمر آنکھوں پر رکھے لیٹا ہوا تھا اور وہ غصے سے بازو

ہٹا گیا

ساز نے کچھ ہمت کرتے اسکے گال پر ہونٹ رکھ دیے

اب بھی نہیں مانیں گے" وہ اداسی سے بولی

سوری عمر" وہ بولی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا

ہم شاید میری غلطی ہے اتنی بڑی ہے کہ اب آپ مجھے چھوڑ دیں گے میں تو

مر جاؤں گی نہ پھر اچھا ٹھیک ہے پھر" وہ اٹھی اور عمر کی آنکھوں پر سے بازو

ہٹایا

تم نے کچھ زیادہ ہی سمارٹ بنتی ہو جس دن میرے ہاتھوں کا تھپڑ پڑ گیا اس دن تمھارے حوش ٹھکانے اجائیں گے" کھینچ کر اسے اپنے سینے میں بھرتا

وہ بولا تھا

آپ مجھے ماریں گے" بہت معصومیت سے جان بوجھ کر آنکھیں پٹپٹاتی بولی

"ہاں بہت برا اور خبردار جو کیوٹ بننے کی کوشش کی بہت بری ہو تم

میں کیوٹ ہوں" وہ بولی تھی

" ہاں 🐵 بندریا جیسی کیوٹ

"عمر۔۔۔

شیٹ اپ مجھ سے دور رہو میں ناراض ہو تم سے تم نے مجھے الو بنار کھا ہے

"

آپ مان گئے ہیں اب ناراض نہ ہوں میں اپکو ایک خاص چیز دوں گی پکا

" پرومیس

" کیا

بہت سارا پیار" ساز مزے سے بولی

اور وفا؟ اسکے سوال پر ساز اسکے ہاتھ تھام گئ

میں قسم کھاتی ہوں عمر میری ساری وفائیں آپکے لیے ہیں یہاں تک کے مر

" کر بھی آپکی ہی رہو گی۔۔اپ یقین کریں میرا

تمھیں میرا علاوہ کسی کی ضرورت نہیں ہے نہ عمر خیام تمھیں ہر طرح سے

" چاہے گا

عمر" وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر گئ عمر نے گھیرہ سانس لیا

جو میں نے کیا ٹھیک کیا ہے" وہ بولا

ہاں ٹھیک کیا ہے" وہ بولی اور عمر اسے اپنے جانب کھینچ گیا۔

اب اب یہ کیا" وہ حیران ہوئی

ساز اس تھپڑ کی" اسنے ہاتھ بڑھا کر لائیٹ بند کی

اور کمرے میں معنی خیز سی خاموشی پھیل گئ

\-

جھنم میں جائے گا اسکے ہاتھ ٹوٹیں یہ مر جائے اسکی زندگی عذاب ہو جائے اسے کبھی خوشیاں نہ ملیں یہ اپکا کیا دھرا ہے اور اس طوائف سے شادی کر کے اس سانپ کو جنم دلواتے ہائے میرا اللہ عمر مر جائے میرے مولا عمر مر جائے ایسی موت آئے اسے کیڑے پڑیں تائی کے کوسنے نجما کے دل کو ہلا رہے تھے لیکن وہ بیٹے کو بے ہوش پڑا دیکھ ایک سانس لگی ہوئی تھیں۔

جبکہ سب ہی یہ تو نہیں چاہتے تھے کہ عمر کو کچھ ہو مگر حال برا تھا اشفاق صاحب کے اندر غصے کی شدت بہت شدید تھی۔

اور وہ عمر کو بخشنے والے بلکل نہیں تھے

یہ وقت بتاتا کہ وہ عمر کو اس سے کتنے گناہ زیادہ اذیت دیتے

بدر کمرے میں لیٹا موبائل سکرول کر رہا تھا کہ اسنے تیسری بار گھڑی کیطرف دیکھا وقت بھڑتا جا رہا تھا وہ اسے یاد کر رہا تھا اول تو خود پر بھی حیران تھا لیکن اب جو تھا ایسا ہی تھا۔ وہ پاوں جھلاتا کبھی موبائل سکرول کرتا کبھی ادھر دیکھتا ادھر دیکھتا بلاخر چیڑ کر اٹھ گیا اور جب باہر نکل کر اسنے دیکھا وہ تائی جان تایا جان ارہم کے کمرے میں تھے سب اور ارہم تکلیف سے رو رہا تھا ذرا ذرا ابھی بدر کا دل نہیں ہلا تھا اسے دیکھ کر اچھا تھا اسکے باپ کو بھی احساس ہوتا تکلیف کس چڑیا کا نام ہے لیکن اسے ایک فکر تھی اور وہ عمر کی تھی عمر کے لیے عمر کی فکر اسے کسی دن نہیں ہوئی لیکن ساز کے لیے عمر کی فکر ضرور ہوئی تھی۔۔۔

یقینا کچھ بڑا ہونے والا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا اس آدمی کو۔ یہ سانپ کی طرح اپنی ہی اولاد کو نقصان پہچانے کی صلاحیت رکھتا تھا اسنے گہیرہ سانس بھرا اور باہر نکلنے لگا تبھی پیچھے سوہا بھی اگئی۔ جبکہ ابھی وہ اپنے بھائی کے پاس تھی۔۔

کہاں جارہے ہو" اسنے وقت دیکھ لیا تھا

رات کے دو بج رہے تھے وہ گھر سے جا رہا تھا۔

سوچا گھر میں جو ضرورت پوری نہیں ہو رہی باہر کر لوں" سنجیدگی سے کہتا

سینے پر ہاتھ باندھے اسے بلب کی روشنی میں دیکھنے لگا جبکہ ہلکی ہلکی ٹھنڈی

ہوا بھی چل رہی تھی

سوہا کی پیشانی پر بل سے پڑے

کیا مطلب " مطلب تو صاف ہے سمجھ ارہا ہے تمھیں ۔۔ کہ جب تم میری

" ضرورت پوری نہیں کر سکتی تو میں باہر جا کر پوری کروں گا

ہیں کیا کیا کہا ہے تم نے " ایسی باتوں سے تو اسکے اندر کوئ چڑیل ہی گھس

جاتی تھی بدر بالوں میں ہاتھ پھیر گیا

ہاں ٹھیک ہی تو کہا ہے دیکھو اوپر سے نیچے تک اچھا خاصا ہینڈسم ہوں مزے

داری والی بات یہ ہے اب جیب میں پیسہ بھی ہے تو" ابھی اسکی بات

ادھوری ہی تھی وہ چلائ

تمھیں شرم نہیں آرہی تم میرا خون پی رہے ہو کیا پہلے گھر کی پریشانی تمھارے بچوں کا بوجھ کم ہے مجھ ہر جو تم نے بھی اذیت دینی شروع کردی "

ایکسکیوزمی مس سوہا بدرزمان "پورا نام پکارتے اسکے قریب کھڑا ہو گیا سوہا کو جیسے بے ساختہ لگا یہ دنیا کا سب سے حسین نام ہے۔۔

تمھارے بھائ کے ساتھ جو بھی ہوا ہے اچھا ہوا ہے۔۔اور میرے بچے اچانک تمھارے اوپر بوجھ ہو گئے۔۔۔"ائ بر وا اچکا کر اسنے اسکی جانب دیکھا۔

ایک بات پوچھوں تم سے "وہ اہستگی سے بولی۔

ہم سن رہا ہوں "وہ بھی سکون سے بولا

"کیا میں خوبصورت ہو گئ ہوں جو تمھارا رجحان میری طرف ہو رہا ہے

اسکی بات پر بدر اسے بس دیکھتا رہ گیا۔۔

اسے شدید شرمندگی ہوئ کہ ایک انسان کو کمپلیکس میں ڈال کر اسے کیا ملا ۔کچھ بھی نہیں کچھ بھی نہیں ملا۔الٹا اسی کیطرف دل مائل ہو گیا۔۔۔

وہ چپ ہو گیا۔ سوہا مسکرادی

یعنی ابھی خوبصورت نہیں ہوئ یہ کبھی کبھی کی مہربانی ہے" وہ اپنا ہاتھ چھڑا گئ

تم کمرے میں آجاو۔۔ میں میں تمھیں کہیں جانے نہیں دوں گی تمھیں جو بھی چاہیے اگر ٹھیک لگے تو صرف مجھ سے لینا" وہ اہستگی سے کہتی۔اسکا بازو اپنے بازو میں پکڑ گئ

بدر اسکی اسی دیوانگی پر مائل ہو رہا تھا کہ اسنے اسے دھتکارنے مارنے پیٹنے اسکی انسلٹ کرنے سے اسکی اوقات یاد دلانے اسے اس گناہ کے بارے میں طعنے دینے میں کوئ قصر چھوڑی ہی نہیں تھی پھر کیسے کیوں اور کب وہ اسے اپنا کر گئ۔۔۔

اسکی محبت کی خوبصورتی شاید دنیا کے ہر چہرے کی خوبصورتی کو مات دیتی تھی۔۔

جتنا دیوانگی بدر کے لیے اسکے دل میں تھی کیا کوئ اور ہو سکتا تھا ایسا جو اس سے ایسی دیوانگی رکھتا۔

وہ اسکے ساتھ کمرے میں آگیا۔

کیوں کرتی ہو مجھ سے اتنی محبت "وہ رک گیا۔ سوہا نے اسکی جانب دیکھا مسکرائ اور پھر اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلنے لگی۔۔۔۔

کیونکہ تم میرے شعور لاشعور حال ماضی مستقبل ہر طرف تم ہی تو ہو۔۔

" پھر میں کسی اور سے کیسے محبت کرو

وہ بولی لیکن تمھیں مجھ سے کبھی محبت نہیں ہو گی اتنا علم ہے مجھے۔۔۔

" اچھا وہ

کچھ یاد آنے پر جیسے وہ اسکی شکل دیکھنے لگی

بدر بھی سیدھا ہو گیا ورنہ اسکی محبت میں کھویا کھویا احساس تھا۔ایسی محبت کو محسوس کر کے وہ گویا پھول رہا تھا کہ اتنا چاہنے والا شخص بھلا کس کو پسند نہیں آتا۔۔

" میں کل ساز کے پاس چلی جاو

" کوئ ضرورت نہیں عمر بد تمیزی کرے گا

وہ بولا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"میں سہہ لوں گی

" میں منہ توڑ دوں گا

میرا" وہ اداس ہو گئ۔

" عمر کا

" تمھاری بہن کا شوہر ہے

وہ آنکھیں گھما کر بولی۔۔۔

"اور تم میری بہن کی بھابھی۔

''''تو میری تو کوئ ویلیو نہیں

''میرے بچوں کی ماں ہو

''لیکن تمھیں تو یہ بچے چاہیے ہی نہیں

''تمھیں مجھے ذلیل کرنے کا نیا نیا شوق چڑھا ہے شاید

وہ ذرا اجذ بز ہوا۔

اگر تمھاری شان میں گستاخی کروں تو کافر ہو کر مرو'' وہ بولی جبکہ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا اسکے گالوں کو پر ہتھیلی رکھ گیا۔ سوہا نفی کرتی جدا ہوئ۔۔

''خیر مجھے جانا ہے

جیسے اسے بدر کی توجہ پر یقین نہ ہو

اسے بدر کی قربت بھیک میں کبھی نہیں چاہیے تھی۔۔اور اج بھی وہ اسکے چھونے پر دور ہو گئ۔۔۔۔

جبکہ بدر نے بھی ہاتھ کھینچ لیا۔

" نہیں جانا

اچھا" اداسی سے بولی

وہ گھیرہ سانس بھر گیا۔

" ٹھیک ہے میں بھی چلو گا

ن

"۔۔ نہیں

" بلکل چپ بس کہہ دیا نہ

"نہیں نہ یہ لڑکیوں کی باتیں ہیں

میں کان میں انگلیاں ڈال لوں گا" وہ اسے اپنے ساتھ لیٹاتے ہوئے بولا

" لیکن پھر بھی ہم نہیں چاہتے کوئی تھرڈ پرسن

"لیکن میں تھرڈ پرسن بننا چاہتا ہوں

بدر" وہ چیڑ گئی۔

" کوئی فائدہ نہیں ہے جو میں نے کہہ دیا وہ ہی کروں گا

"مجھے نہیں جانا پھر

" اچھا بس چپ چپڑ چپڑ کیے جا رہی ہو کب سے

وہ بولا اور نرمی سے اسکے گالوں کو چھونے لگا تھا۔ جبکہ سوہا اسکے چھونے کی

نرمی اسکے انداز کی نرمی پر حیران سی۔۔ تھی

مجھے پتہ ہے میرے بچے تمھیں بہت تنگ کرتے ہیں انکا باپ تمھیں زیادہ

تنگ نہیں کرے گا" وہ کہتا ہوا اسکے ہونٹوں کو چھو گیا نرمی اور اپنائیت سے

چھو کر دور ہوا آنکھیں بند کر لیں

"گندی عادت ڈال دی تم نے مجھے۔۔ تمھارے بنا نیند ہی نہیں اتی

بڑبڑایا اور اسے مزید خود میں کر کے وہ سونے کی کوشش کرنے لگا جبکہ سوہا

انکھیں کھولے سامنے دیوار کو دیکھ رہی تھی

کیا اسکے رب نے اسے معاف کر دیا تھا

کیا دن تکلیف کے ختم ہونے کو تھے

اگلی صبح وہ جلدی اٹھ گئی وہ بدر کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی کیونکہ ساز سے اس نے بات چیت کرنی تھی اگر وہ ادھر ان کے ساتھ جاتا تو بات بڑھ جاتی تبھی وہ بدر کو لے کے جانا نہیں چاہتی تھی وہ جلدی اٹھ لیکن بدر پھر بھی جلدی اٹھ کر باہر ناشتہ کر رہا تھا وہ باہر ائی بدر نے اس کی جانب دیکھا

"تم تیار ہو جاؤ میں پھر تمہیں لے جاؤں گا

نہیں میرا جانے کا ارادہ نہیں ہے اب" وہ بولی بدر نے اسے گھور کر دیکھا

اب تم میری بہو کو گھورنا بند کر دو وہ ماں بننے والی ہے اس کا تھوڑا خیال کیا کرو جب سے یہ ساس بہو کی یکجہتی ہوئی تھی وہ تو بیچارا بیچ میں پھنس گیا تھا

چپ ہو گیا جبکہ سوہا مسکرا دی

اچھا ٹھیک ہے اکیلی مت جانا نہیں جاؤں گا اندر اٹھ جاؤ ناشتہ کر لو میں خود چھوڑ کراؤں گا اب تو تم خوش ہو جاؤ میری ماں کو اپنے وش میں کر لیا تم نے" نجمہ کی جانب دیکھ کر سوہا مدھم سا مسکرا دی بڑا اچھا لگا تھا اس کا یہ انداز بلکہ رات سے ہی وہ حیران حیران تھی کہ اس کو ہوا کیا ہے بدر خاموشی

سے ناشتہ کرنے لگا سوہا کی نظریں اسی پر تھی دونوں نے ناشتہ بھی اکٹھے کی کیا تھا یہ بے یقینی کے سے مناظر تھا اسے یقین ہی نہیں ارہا تھا کہ وہ بدل بھی سکتا ہے لیکن وہ بدلہ کس طرح کیا وجہ ہو سکتی ہے اس کے بدلنے کی نہ اسے اپنے بچوں میں کوئی دلچسپی تھی نہ اس کے چہرے میں دلچسپی تھی نہ یہ کہا جا سکتا تھا کہ اسے اس سے محبت ہے پھر کیوں اور کیسے وہ اتنا مہربان ہو رہا تھا لیکن جو بھی تھا اچھا لگ رہا تھا وہ اس کے ساتھ ناشتہ کر کے اٹھ گئی شادی نے دونوں کی نظر کے بعد پہلی بار دونوں ایک ساتھ جا رہے تھے نجمہ

اتاری بدر چڑ گیا

" یہ کیا ہے پرانی رسموں کو بھول جائیں

اب چپ کرو تم بہت بولنے لگ گئے ہو چار پیسے کمانے کا مقصد یہ نہیں کہ ماں کے اگے بھی زبان چلاو گے وہ خاموش ہو گیا بولتا بھی کیا جب کہ سوہا مسکراہٹ اور گھیری ہو گئی دونوں باہر نکلے بدر نے گاڑی بدلی اسے نہیں پتا تھا لیکن اس کی بائیک دیکھ کر اچھا لگا وہ گاڑی پر سوار ہو گئی اور ساز کے گھر کی

جانب چل دیے راستے میں ان دونوں کے بیچ کوئی بات نہ ہوئی اس کے شانے پر اپنا ہاتھ رکھے خوش گمانیوں میں اترنے لگی تھی وہ چاہتی تھی یہ راستہ طویل ہو جاتا لیکن راست مختصر تھا اور جلدی وہ عمر خیام کے گھر کے سامنے رک گئے بدر نے اس کو باہر ہی اتار دیا

اپنا خیال رکھنا" یہ الفاظ اس کے اعصابوں کو جنجھوڑ گئے وہ انکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

کس کا اپنا یہ ان بچوں کا

تینوں کا وہ کہہ کر بائیک اگے بڑھا گیا سوہا کی انکھیں بھیگ گئ وہ اندر کی جانب چل دی ایسا لگا ہوا بہت تیز ہو اس کے وجود کے ار پار ہو رہی ہو بے یقینی جو بہت تھی وہ اندر ائی ساز ناشتہ بنا رہی تھی سوہا کو دیکھ کر اگے بڑھی اور اس کے گلے لگ گئ

"بھابھی اپ

ہاں میں آ نہیں سکتی کیا" وہ بولی

نہیں نہیں اپ کا گھر ہے اپ اسکتے ہو" ساز کافی خوش لگی

بالکل نہیں عمر خیام کی اواز پر سوہا پڑھ لی یہ تمہارا گھر نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے اسے ریلیٹڈ کسی شخص کا تم یہاں سے جا سکتی ہو۔" انداز میں براہمی تھی سو کنفیوز سی ہو گئ

میں بس ساز سے ملنے ائی تھی

کیوں کیا کام ہے تمھیں ایسا جو مجھ سے ملنا ائی ہو اور تم ہی لوگ ہو نا جو یہ سمجھ رہے ہو کہ عمر خیام ہار رہا ہے تو اپنے باپ کو جا کے بتا دو کہ وہ ہارے گا نہیں کبھی نہیں ہم جب تک زندہ ہیں اسے ہر جگہ مار دے گا کیونکہ اب وہ بچہ نہیں رہا "

نہیں میں ایسی کوئی جنگ لڑنے نہیں ائی اور اگر تمہاری طرف سے جنگ لڑنی پڑی تو میری طرف سے امن کا اعلان ہے "

یہ ڈائیلاگ کسی اور کے اوپر جا کے مارو تمہاری سچائی جان کر تم سے مجھے گھن اتی ہے "

ہاں تمہارا حق ہے لیکن میں شرمندہ ہوں اپنے ہر کیے پر اور دیکھو جس شخص کے لیے میں نے یہ سب کچھ کیا وہ میرا ہے ہی نہیں چاہ کر بھی نہیں پا سکی اسے "

" میری نظر میں سب بکواس بیکار ہے یہاں سے جاو

"عمر کیا ہو گیا اپ کو

عمر کو ہوش اگیا اب وہ ان سب کو بتائے گا کہ عمر خیام ہے کیا تم جاؤ یہاں سے کیوں ائی ہو یہاں " وہ چپ ہو گئی ساس کی جانب دیکھنے لگے جب کہ ساز جانتی تھی کہ وہ یہاں کیوں ائی ہے اس کا دل دھڑکنے لگا کچھ دیر عمران دونوں کی جانب دیکھتا رہا اور پھر خود ہی واپس چلا گیا یہ اس لیے نہیں تھا کہ اسے سوہا کے اوپر کوئی رحم دلی اگئی تھی بلکہ اس لیے تھا کہ وہ ساز کی انکھوں میں اداسی دیکھ نہیں سکتا تھا تبھی واپس پلٹ گیا ویسے بھی اسے جانے کے لیے تیار ہونا تھا جیسے ہی وہ گیا ساز نے سوہا کی جانب دیکھا اور شرمندگی سے سر جھکا گئی

میں معافی چاہتی ہوں اپ سے وہ رات سے ایسے ہی رویہ کر رہے ہیں عمر

بہت اچھا ہے بھابھی اور حالات جس طرح کے ہیں مجھے خوف اتا ہے کہیں

ان کا دل اس حد تک بدظن نہ ہو جائے کہ وہ کسی پر اعتبار نہ کر سکے میں

انہیں سب سچ بتانا چاہتی ہوں لیکن یہ سچ کیسے بتاؤں کہ یہ سچ کھلا تو شاید ہی

وہ سب کیسے برداشت کر سکیں گے شاہنواز سے بہت محبت کرتے ہیں ان کو

اپنے باپ کا درجہ دیتے ہیں وہ کیسے یہ سب برداشت کریں گے مجھے خوف اتا

"ہے اپ مجھے بتائیں میں کیا کروں

میں نے تمہیں اس لیے کہا تھا کہ ہمیں اس معاملے کی تہہ تک جانا چاہیے

ہم شاہنواز تک نہیں جا سکتے ہم اس سے نہیں جان سکتے کہ ناز کا اور اس کا

کیا رشتہ تھا لیکن ہم ہم ان جگہوں پر جا سکتے ہیں جہاں پر ناز موجود تھی ہم

اس کہانی کو جب تک نہیں کھولیں گے تب تک کچھ بھی صحیح نہیں ہو گا

لیکن اگر یہ موضوع سامنے ہی نہ ائے تو اگر یہ تصویریں میں چھپا دوں اور

" پھر یہ کبھی بھی تصویریں نہ نظر ائی تو

تمھیں لگتا ہے کہ میرا باپ عمر کو اب چھوڑے گا تم جانتی ہو وہ اس شکار میں بیٹھا ہے کہ کسی بھی وقت عمر کے ایسی چوٹ مارے کہ وہ دوبارہ کبھی اٹھ بھی نہ سکے وہ اسی طرح شراب پینے لگ جائے اور اس شراب میں بہکتے بہکتے وہ اس سے وہ چیک لکھواتے رہیں جو ان کی ضرورت ہے وہ عمر سے "اس حد تک نفرت کرتے ہیں

ارہم کو بچانے کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے اس سے محبت ایک جگہ اس سے محبت کا یہ ثبوت نہ دو کہ اس نے بے وقوفی کی مار مار و تم چاہو تو یہ کر "سکتی ہو

وہ سر ہلا گئی اور سوہا کو ڈرائنگ روم میں بٹھا کر وہ اوپر عمر کے پاس اگئی جو "غصے میں تیار ہو رہا تھا عمر پلیز اتنا غصہ نہ کریں

" یہ تمہاری وجہ سے میں اس عورت کو اس گھر میں برداشت کر رہا ہوں "اتھوڑی دیر کی بات ہے وہ چلی جائیں گے

ہاں چلی جائے گی لیکن دوبارہ کسی کو یہاں آنے نہیں دینا میں نہیں ان کی شکلیں دیکھنا چاہتا "

اچھا ٹھیک ہے اپ ناراض نہ ہو وہ اگے بڑھی اور اس کے گرد بازو لپیٹ لیا

"تمہاری یہ جو حرکتیں ہے نا بہت خراب ہوتی جا رہی ہیں

"اپ سے کم اپ کی مجھ سے زیادہ خراب ہے

خیر وہ تو تم میرا مقابلہ کر بھی نہیں سکتی عمر خیام نے بے شرمی میں سند حاصل کر رکھی "

جی اس بات کا احساس تو مجھے روز ہی ہوتا وہ مسکرا دیا ناشتہ کر لیں وہ اس سے دور ہونے لگی "

نہیں بس ایک کس بھی کافی ہے" وہ اسکی جانب جھکا

عمر بھابھی نیچے بیٹھی ہیں" وہ دور ہٹی تھی

تو اس کا شوہر اسے چھوڑ دیتا ہو گا" وہ سر جھٹک کر بولا

"کم از کم میرے بھائی اپ کے جیسے نہیں ہیں

"ہاں نہ عمر خیام جیسا کوئی نہیں ہے

"تم خوش قسمت لڑکی ہو تمہیں میں ملا ہوں

جی جی حضور بہت شکریہ اپ کی نوازش کہ اپ میری زندگی میں ائے اور ہمیں اپ نے بہت خوش کر دیا ہے اب اپ اپنے کام پہ جائیں اور میں بھابھی کو ڈیل کر لیتی ہوں اور ناشتہ لازمی کیجیے گا اج میں اپ کا لنچ نہیں بنا

"سکی لیکن اپ نے اچھے سے کھانا ہے بازار سے کھایئے گا

"لٹرلی اج کے بعد کسی لنچ کا نام نہ لینا میرے سامنے

اتنے پیار سے بناتی ہوں میں اپ کے لیے اور ایسے نخرے دکھاتے ہیں

"جیسے

ٹھیک ہے جائیں" وہ بسور گئ

شکر ہے تم ناراض ہو گئی اس معاملے میں اگر تم ناراض نہ ہوتی تو مجھے تمہارا دل رکھنے کے لیے روز وہ ڈبہ لے کے جانا پڑتا ہوں سٹینڈر رہے یار میرا

"کوئی

سر جھٹک کر دور ہوا اس کی پیشانی پھر گالوں پر پیار کیا پھر اس کی ہتھیلیوں پر پیار کیا ایسا لگتا تھا اس کا دل نہیں بھرتا پھر اس کی سانسوں کو چھونے لگا اپنی سانسوں کی مہک میں اسے بد حواس کر گیا ساز پریشان تھی اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور ہوئی اپ کو تو بس موقع چاہیے اس نے اپنی سانسوں کو ہموار کیا اور پیچھے ہٹ گی عمر نے لبوں پر ہاتھ پھیرا اور گھڑی پر اسے ٹائم دکھانے لگا گویا جتا رہا ہوں کہ رات کو تیار رہنا وہ شرماسی گئی اور عمر اپنا سامان اٹھا کر گاڑی کی چابی لے کر کمرے سے باہر نکلا لاونج میں بیٹھی سوہا کو مکمل اگنور کر کے باہر نکل گیا پورچ سے گاڑی نکالی اور باہر نکل گیا ساز تب تک اسے دیکھتی رہی جب تک وہ دور نہ چلا گیا اور اس کے بعد وہ واپس ائی سوہا اس کی منتظر تھی

کیا یہ غلط قدم نہیں اس کی جانب دیکھ کر ساز ایک بار پھر سے کیا تھا نہیں ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ناز صرف زندگی میں ایسا کیا ہے جو عمر بھی چھپا رہا ہے ابو چھپا رہے ہیں اور شاہنواز بھی پردہ ڈالنا چاہ رہا ہے اگر یہ راز

اب بھی نہ کھلا تو اگے عمر کی جان کو خطرہ ہے میرا باپ اسے زندہ نہیں چھوڑے گا سا سز کو یہی باتیں پریشان کر رہی تھی وہ سر ہلا گئے اس نے چادر لپیٹی سوہا نے بھی لپیٹی دونوں کے دل بری طرح سے دھڑک رہے تھے کیونکہ اج جو ایسی جگہ پر جانے والی تھی جس کے بارے میں نام سن کر بھی توبہ توبہ کرتی تھی مولوی اشفاق کی بیٹیاں تھی اس کے گھر کی عزتیں تھی کوٹھے پر جا رہی تھی اس جگہ کا ایڈریس سوہا نے انہیں پرانی البمز میں سے نکالا تھا

دوسری طرف شاہنواز نے اپنے پی اے کی جانب دیکھا یہ ناممکن ہے وہ جیسے دھاڑا تھا سر یہی سچ ہے اشفاق کے پاس اس اس تصویر سے متعلق کئی تصویریں اور وہ عمر خیام کے گھر میں پہنچا چکا اس کا مطلب "

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اگر عمر کو اس بارے میں علم ہو جاتا تو وہ "

تب ہی دروازہ کھلا اور عمر اندر داخل ہوا شاہنواز نے فورا اپنے چہرے کے تاثرات کو تبدیل کیا

" اؤ شہزادواج تو بہت دیر سے ائے ہو

مجھے لگا اج میں جلدی اگیا ہوں چئیر کھینچ کر بیٹھ گیا شاہنواز کھڑا ہوا یار تم یہاں بیٹھا کرو" اسنے اپنی چئیر کی جانب اشارہ کیا

نہیں یار اپ بیٹھے نا کیا مسئلہ ہے اپ کو ہمیشہ وہ جگہ چھوڑ دیتے ہیں جہاں اپ خود ہوتے ہیں تو ان سے محبت ہی ایسی ہے وہ مسکرایا عمر بھی مسکرادیا اور رفتہ رفتہ اپ نے مجھے بھی اپنے ساتھ محبت میں مبتلا کر لیا ہے کہ یہاں تک کہ ساز بھی جلتی ہے لڑلی ایک مرد سے محبت کرنے میں بہت جل جاتی ہے وہ دونوں ہنسنے لگے

شکر کرو تمہاری بہن اتنا نہیں جلتی ہے ہاں جانے اتنا نہیں جلدی لیکن جس طرح وہ جلتی ہے میں نے دیکھا ہے" وہ پھر ہنسنے لگا اج ایک میٹنگ تھی عمر نے اس کو یاد دلایا

ہاں میٹنگ ہے اور تم اب اپنے افس میں جانے والے ہو تو اپنی میٹینگ پر

"توجہ دو ٹھیک ہے ائی ہوپ کہ وہ اچھی ہو جہاں تم ہو وہاں سب اچھا ہو گا

یہ اپ کو لگتا ہے اور کسی کو نہیں لگتا وہ ہنس کر کہہ کے باہر نکل گیا جبکہ شاہ

نواز کے تاثرات پھر بدل گئے اس نے اپنے پی اۓ کی جانب دیکھا اور غصے

سے مٹھیاں بھینچ لیں

"میں اس مسکراہٹ کو چھننے نہیں دوں گا ہو سکے تو اس اشفاق کو مار دو

"سر اپ کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ جانتے ہیں کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے

تو پھر وہ تصویریں کیوں نہیں ختم ہوئی تم نے ان تصاویر کو ختم کیوں نہیں

" کرا

سر میں اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ تصویریں وہ چھپا چکے ہیں

اگر وہ تصویر عمر خیام کے گھر میں چلی گئی ہیں تو وہ تصویریں کس نے دیکھی

"ہیں یعنی نے دیکھی ہے

اسے خود ہی خیال ایا سر پکڑ کر چیئر پر بیٹھ گیا اگر سازائزہ تک پہنچ گئی پھر اس کے پاس کئی سوالات تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ گردش میں پکڑا گیا ہے جکڑا گیا ہے پریشانی اس کے سر پر سوار ہو چکی ہے وہ کس کس جگہ سے خود کو بچائیں اس نے گہرا سانس لیا جاؤ ذرا دیکھو ساز کہاں ہوتی ہے

"سر وہ تو سر گھر میں ہی ہوتی ہیں

" ٹھیک ہے ایک گھنٹے بعد ہم اس کے پاس چلیں گے

کہہ کر خاموش ہو گیا متفکر سا بیٹھا وہ ٹیبل کو گھور رہا تھا اس راز کا کھلنا بہت بڑے طوفان کی امد تھی اور وہ یہ طوفان عمر کی زندگی میں آنے نہیں دینا چاہتا تھا لیکن طوفان تو اجانا چاہتا تھا اور ارہا تھا بھلے اہستہ اہستہ

"عمر خیام گردش میں ارہا تھا

اس جگہ کے اگے ان کا رکشہ رکا وہ دونوں ڈر سہمی سی اتری کئی بار دل نے سوچا کہ واپس پلٹ جائیں لیکن نہیں پلٹ سکے وہ اندر کی جانب بڑھی ساز نے سوہا کا ہاتھ تھام لیا کیونکہ ارد گرد کا ماحول ہی ایسا تھا کہیں مرد کھڑے

قہقہے لگا رہے تھے عورتوں کے بازو پہ بازو پھیر رہے تھے کہیں عورتیں مردوں کو لبھانے کے لیے تیار کھڑی تھی کہیں گھنگرو کا شور تھا تو کہیں عجیب و غریب اوازیں

دل تھے کہ پاتال میں جا گیرے سامنے تخت پر بیٹھی عورت انہیں ہی گھور رہی تھی وہ اس کے پاس جا پہنچے

ہمیں گلشن سے ملنا ہے سوہا کی کپکپاتی اواز ابھری

کون گلشن اس عورت نے سوال کیا انداز میں سختی تھی گلشن ناز کی دوست سوہا کے الفاظ اس عورت کو چونکا گیا کون ہو تم دونوں

میں ناز کے بیٹے بیوی ہوں اٹک کر بولتی وہ اخر خود ہی بولی تھی اس عورت "نے حیرانگی سے ساز کی جانب دیکھا عمر خیام کی

تم عمر کی بیوی ہو اس نے جیسے جاننا چاہا ساز حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی ان کی انکھیں ڈب ڈبا گئی یہ سب کیا تھا یہ کچھ سمجھ نہیں اتا تھا ناز بری تھی تو بری بن کر سامنے کیوں نہیں اتی تھی اور اگر عمر عمر کچھ نہیں جانتا تھا تو سب

عمر کے بارے میں کیسے جانتے تھے اخر کیا تھا سب یہ گتھی مزید سے مزید
الجھتی جارہی تھی

جی میں عمر خیام کے ہی بیوی ہوں کیا اپ گلشن کو بلا سکتی ہیں ہاں بلا سکتی
ہوں لیکن تمھیں اس کے پاس جانا پڑے گا وہ بہت بیمار ہے اور پھر اس نے
ایک چھوٹی بچی کو اواز دی ساز کا دل دہل سا گیا وہ بچی بہت چھوٹی تھی اور اس
جگہ پر بیٹھی تھی اس کو دیکھ کر بے ساختہ اسے رونا ایا اس کا مستقبل کیا ہے
لیکن خاموشی سے وہ اس بچی کے پیچھے ہولیں جسے اس عورت نے کان میں
جھک کر کوئی بات کہی اور وہ بچی ان دونوں کو لے کر اوپر کی جانب چڑھنے
لگی وہ چاہتی نہیں تھی کہ وہ یہاں جائیں لیکن اس کے علاوہ ان کے پاس
کوئی راستہ نہیں تھا اور جیسے ہی وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچے اس بچی
نے وہ دروازہ کھول دیا گلشن بائ اندر ہے بیمار ہو گئی ہے اب اس کا گھنگرو
یہاں نہیں بجتا کیا تم اسی ناز کی بات کر رہی ہو جس نے اس کوٹھے کو چار
چاند لگائے ہوئے تھے وہی نازنہ جس پر سب مر جاتے تھے میں چاہتی ہوں

جیسی ہو جاؤں وہ بچی بول رہی تھی ساز اور سوہا اسے دیکھنے لگی میں اس کے ج وہ بچی کہہ کر وہاں سے بھاگ گئی اور اج انہیں احساس ہوا کہ ناز کوئی عام شخصیت نہیں ہے وہ اندر ائی ایک صاف ستھرے کمرے میں بیچ میں بیڈ پڑا تھا اور اس پر ایک عورت لیٹی ہوئی تھی جبکہ اس کے ارد گرد اور لڑکیاں کھڑی تھی شاید اس کی خادمائیں تھی ان میں سے ایک لڑکی نے جھک کر گلشن کے کان میں کچھ کہا وہ لڑکی ابھی باہر سے اندر ہی ائی تھی گلشن نے انکھیں کھول کر ساز کی جانب دیکھا ساز سہم کر سوہا کا ہاتھ پکڑ گئی

تم عمر کی بیوی ہو تم یہاں کیسے ائی کیا اس نے تمہیں انے دیا وہ تو بہت نفرت کرتا ہے سب سے لگتا ہے اس سے چھپ کر ائی ہو کیا جاننا چاہتی ہو کہ اس کی ماں کے بارے میں کہ کس طرح وہ مر گئی اس کا ماضی تو کوئی نہیں جاننا چاہتا پھر تم کیوں جاننا چاہتی ہو اس کا اپنا بیٹا اس کا ماضی نہیں جاننا چاہتا گلشن بولتے بولتے ہی رونے لگی

ساز کی اپنی انکھوں میں انسوا گئے تھے سوہا بھی اسی کی جانب دیکھ رہی تھی

کیا یہ گتھی اپ سلجھا سکتی ہیں کیا اب بتا سکتی ہیں کہ ناز کے ساتھ اخر کیا ہوا

عمر کیا جانتا ہے اور شاہنواز کون ہے سوہا کی بات پر گلشن نے اسے دیکھا یعنی

معلومات پوری ہے تم لوگوں کے پاس بس سرا ہاتھ نہیں لگ رہا کوئی

حیرانگی ہے شاہنواز کے بارے میں بھی جانتی ہے اور شاہنواز تمہیں یہاں

تک انے دے اچانک نیچے سے اٹھنے والے شور پر ایک دم وہ سب مڑ کر

دیکھنے لگے کہا تھا نا شاہنواز اس راز کو کھلنے نہیں دے گا جاؤ میں تم سے خود

رابطہ کر لوں گی گلشن نے کہا وہ دونوں کھڑی ہو گئی ان دونوں کے پاؤں

کپکپا رہے تھے اور جیسے ہی سیڑھیوں کے اوپر ایک دھمک سی محسوس ہوئی

ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا ڈری سہمی وہ دونوں پیچھے کی

جانب ہونے لگے شاہنواز اگے بڑھا اور اس نے ساز کی انکھوں میں انکھیں

میں اتنا غصہ اور جنون تھا کہ وہ شاید اس کے اوپر ڈال دی اس کی انکھوں

ہاتھ اٹھا دیتا ہوں

چلو یہاں سے اس نے بس اتنا ہی کہا اس کا پی ہے ساز اور سوہا کے پیچھے چلا گیا جبکہ شاہنواز نے گلشن کی جانب دیکھا بستر مرگ پر پڑی ہوا اپنی زبان بند رکھو تو بہتر ہے ورنہ وقت سے پہلے میں تمھیں دنیا سے رخصت ضرور کر دوں گا

کہہ کر وہ اگے بڑھا جب کہ وہ ان دونوں کے اگے اور اس کا پی اے ان دونوں کے پیچھے چل رہا تھا وہ دونوں سر جھکائے اگے کسی مجرم کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی اور شاہنواز کوٹھے سے باہر نکل گیا اس نے ساز کی جانب مٹھیاں بھینچ کر دیکھا تھا ساز کا دل دھک دھک کر رہا تھا گاڑی میں بیٹھو اس نے گاڑی کا دروازہ خود کھولا ان کے لیے اور دونوں گاڑی میں بیٹھ گئی شاہنواز خود ڈرائیو کر رہا تھا اس کا پی بھی موجود تھا راستے میں ایک لفظ بھی کسی نے کسی سے بات نہ کی وہ گھر کے سامنے گاڑی روک گیا میں چاہوں تو تمہیں دھمکا کر یہاں تمہاری زبان بند کروا سکتا ہوں میں چاہوں تو تمہارے ساتھ وہ سب کچھ کر سکتا ہوں جواب تک اس راز کو دبانے کے

لیے میں کرتا ایا ہوں لیکن میرا ایک مسئلہ یہ ہے کہ تم میری جان کی جان ہو اس سے تکلیف نہ دو خاموشی اختیار کر واو

وہ گھر پہنچے تو وہاں انہیں کوئی نہ ملا غصے کی شدت کے باعث وہ اج کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھے انہیں یہ احساس نہیں تھا اور نہ ہی پرواہ تھی کہ ان کے بیٹے کے دل پہ کیا گزرتی ہے اسے کتنا غم ہوتا ہے۔۔۔

وہ وہی کرنا چاہتے تھے جس سے عمر خیام کو شدید تکلیف ہو اور وہ وہی کر رہے تھے

چوکیدار نے انہیں اندر جانے نہیں دیا عمر نے سختی سے روکا ہوا تھا کہ اس گھر سے انے والے کسی بھی شخص کو اندر جانے نہ دیا جائے

خاص کر مردوں کو وہ وہیں سے شاہنواز کے گھر کی جانب مڑ گئے

ایک عجیب سا پاگل پن تھا جیسے ہر راز افشا کر دینا چاہتے ہوں شاہنواز کے گھر کے اگے رک کر انہوں نے ایک لمحے کے لیے مسکرا کر اس عمارت کو دیکھا کتنی شان سے کھڑی تھی یہ عمارت۔۔۔جسے وہ ابھی گیراہ کر ریزہ ریزہ کر دیتے۔۔

انھوں نے اندر کا قدم رکھا چوکیدار نے ان سے سوال کیا جس پر انہوں نے کہا ایزہ سے جا کر کہو تمہارے والد آئیں ہیں

چوکیدار نے اس کی جانب حیرت سے دیکھا اور سر ہلا دیا وہ پلٹا اور اندر ایزہ کو بتانے چلا

جبکہ وہ اس شاندار عمارت کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک ہی ان کے منہ پر کسی نے سختی سے ہاتھ رکھا اور انہیں پیچھے کی جانب کھینچ لیا جبکہ اندر چوکیدار ایزہ کو یہ بات بتا رہا تھا

بی بی باہر اپ کے والد ائے ہیں ایزہ کے ہاتھ سے کپ چھوٹ گیا ابھی چائے کا صحیح طرح سے ایک سپ بھی نہیں لیا تھا

کہ وہ حیرانگی سے انکھیں پھیلائے دیکھنے لگے

ابو" وہ جیسے صدمے سے بولی اور پھر جیسے پہلے بار عمر خیام سامنے ایا تھا

ویسے وہ باہر کی جانب دوڑی ابھی وہ باہر کی جانب دوڑتی ہی کہ پاؤں پھسلا

اور دادی جان کی چیخ نکلی وہیں ایزہ کی چیخو نے سارے گھر کو جیسے سر پر اٹھالیا

تھاوہ پیٹ پکڑے زور زور سے چلانے لگے دادی جان ہائے ہائے کرتے

اگے بڑھیں

عائشہ کو شاہنواز کب کا وہاں سے نکال چکا تھا عائشہ سے اسے پہلے بھی خطرہ

محسوس ہورہا تھا

اور محسوس ہورہا تھا کہ وہ کسی جلن اور حسد کے باعث ایزہ کو اس سے دور

کردے گی

وہ پہلے اس سے محبت نہیں کرتا تھا پھر اس سے ناز کے لیے محبت کرنے لگا

اوراب جب وہ اس سے اس کے لیے محبت کرتا ہے تو کیا وہ کسی کو اپنے اور

ایزہ کے درمیان انے دیتا کبھی نہیں اس نے عائشہ کو وہاں سے نکلوادیا تھا

حالانکہ دادی جان نے اختلاف کیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی عائشہ ان کے پاس سے جائے لیکن پھر بھی شاہنواز کی ضد کے اگے ایک لفظ نہ بول سکیں اور اس طرح عائشہ کو شاہنواز نے اپنے گھر سے نکال دیا ایزہ کی حالت اور دادی جان اٹھی اور جلدی سے اس کا چہرہ پکڑ کر اس کا چہرہ تھپ تھپانے لگی تھیں جبکہ ایزہ کے منہ سے ابو ابو صرف اتنے الفاظ نکل رہے تھے دادی جان نے ملازمہ کو بلایا وہ خود پریشان ہو چکیں تھیں ان کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے شاہنواز کو بلاؤ ہائے میری بچی کچھ اور نہ ہو جائے میرے بچوں کو کچھ اور نہ ہو جائے میری بچی کو نظر لگ گئی وہ مسلسل بولے جا رہی تھی

ملازمہ نے اس کی حالت دیکھی تو باہر چوکیدار کو اواز لگائی چوکیدار بھی اندر اگیا اور اس کے ساتھ ہی شاہنواز کا پی اے بھی اندر اگیا

اس نے ایزہ کو دیکھا شاہنواز کی طرف سے کبھی بھی ایزہ کو چھونے کی اجازت نہیں تھی

شاہنواز جو اشفاق کی گردن دبوچے کھڑا تھا وہیں اشفاق کو پھینک کر ہاتھ کے اشارے سے اس نے اپنے گارڈ کو اس کو وہاں سے لے جانے کے لیے کہا تھا

جب تک میں نہ کہوں اب یہ دنیا کی شکل نہ دیکھے" صرف اتنے الفاظ بولتا وہ اندر کی جانب بڑھا اور ایزہ کو زمین میں تل ملاتے دیکھ وہ اگے بڑھا اور اس نے کسی سائبان کی طرح اسے خود میں سمیٹ لیا

کیا ہوا ہے یہ" وہ چلایا تھا

کیسے گری ہے یہ" اس نے سوال کیا دادی جان کے ہاتھ پاؤں خود پھول رہے تھے میرے بچے یہ وقت نہیں سوالوں کا ہسپتال لے کے جا میری بچی کو کہیں کچھ اور نہ ہو جائے وہ بولی اور شاہنواز نے اس کو اپنے بازوں میں سمیٹ لیا اج ایسا لگا جیسے زمین قدموں سے ہل گئی ہو اسے لے کر بھاگا تھا گاڑی خود ڈرائیو کرنے لگا جبکہ اس کے پی اے نے کہا کہ وہ کرے گا لیکن شاہنواز نے کسی کی نہ سنی ایزہ کے کراہتے وجود پر اس کی جب نگاہ جاتی وہ

گاڑی کی سپیڈ کو اور مزید بڑھا لیتا ان فانن ہسپتال تک پہنچا اور ایزہ کو

"ایمر جنسی میں اندر لے جایا گیا کیا وہ ٹھیک ہے کیا اسے کچھ ہوا تو نہیں

اس کے سوال پر ڈاکٹر نے نفی میں سر ہلایا

"بلیڈ نگ ہونے لگی ہے اپ اللہ سے دعا کریں

وہ کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گئے اور پھر ائی سی یو کے دروازے بند ہو گئے

شاہنواز ائی سی یو کے دروازے کے باہر کھڑا تھا اس کا دل اج کانوں میں

دھڑکتا ہوں محسوس ہو رہا تھا ایزہ کو کسی صورت کھونا نہیں چاہتا تھا اس کا

بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ایزہ کے باپ کے ٹکڑے کر کے وہ چیل کو کھلا

دے اخر وہ ادمی چاہتا کیا تھا نہ وہ اپنی بیٹی کا تھا نہ وہ اپنے بیٹے کا تھا تو تھا کس کا

وہ؟؟؟؟؟؟ جنون سے اٹھ رہے تھے شاہنواز میں سوچ سوچ کر پگل ہو رہا

تھا کہ کہیں یہ وک ہچھ ہو نہ جاتا

نہ اس نے ناز کو خوش رکھا کسی کو خوشیاں نہیں دی سب کو تکلیفیں دی صرف اس کو صرف مرنے کا حق تھا اور شاہنواز کو علم تھا اشفاق کا قتل اس پر حلال ہے

وہ جنون کی سی کیفیت میں اگے بڑھا جبکہ اس کے پی ائے نے اسے روک دیا نہیں سر یہ غلط ہے یہ وقت نہیں ہے میڈم کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ہٹ جاؤ میرے راستے سے اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے گھر تک پہنچنے کی میں نے روکا تھا کہ میرے گھر تک نہ پہنچنا میں نے انہیں کہا تھا کہ یہ بات باہر نہ نکلے لیکن نہیں اب وہ خود بھگتے گا اس نے اپنے پی ائے کو دھکا دیا لیکن اس کے پی ائے نے اسے پھر جکڑا

سر نہیں وہ بس اتنا ہی بولا شاہ نواز نے اس کی انکھوں میں دیکھا وہ جانتا تھا وہ اسے کیوں روک رہا ہے وہ مٹھیاں بھینچ کر پیچھے ہٹ گیا اج اگر ایزہ کو کچھ ہو جاتا تو وہ سارے شہر کو اگ لگا دیتا کیونکہ وہ اب اس کی محبت تھی جب محبت نہیں تھی اس نے تو تب بھی اس شخص کو نہیں چھوڑا تھا جس نے اس

پر میلی نگاہ ڈالی تھی اب تو وہ اس کی محبت تھی بھلے سامنے اس کا باپ تھا وہ کسی کو زندہ نہیں چھوڑتا اگر ایزہ کسی نقصان کا شکار ہو جاتی ہے

تین گھنٹے جان لیوا انتظار کے بعد بلا آخر ڈاکٹر نے اسے یہ خوشخبری دی کہ اس کی بیوی اور بچہ دونوں بالکل ٹھیک ہیں

اور اس کی ایزہ نے ایک خوبصورت سی بیٹی کو جنم دیا ہے

شاہنواز ڈاکٹر کی شکل حیرانگی سے دیکھنے لگا اس نے ناز کو وعدہ کرنے کے بعد اج تک کبھی یہ بات نہیں سوچی تھی کہ وہ باپ بنے گا وہ بھی ایک لڑکی کا ایک بیٹی کا اس کو دیکھنے کے لیے عجیب سی خوشی اپنے اندر محسوس کرنے لگا وہ فکر وہ پریشانی جو چند لمحے پہلے اس کے اندر تھی جس میں تین گھنٹے اس نے اپنے غارت کر دیے تھے اچانک اسے جیسے ساری پریشانیاں کندھوں سے اتر گئی

کیا میں اپنی بیٹی کو دیکھ سکتا ہوں اس نے ڈاکٹر سے ذرا حیرانگی سے پوچھا تو

ڈاکٹر نے مسکراتے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا

جی بالکل اپ کی ہی بیٹی ہے اپ دیکھ سکتے ہیں بس تھوڑی سی دیر اور

"نرسری میں رہے گی اس کے بعد اپ تک پہنچا دی جائے گی

ڈاکٹر نے کہا اور اس کے پہلو سے گزر گئے

کیا میں اپنی بیوی کو دیکھ سکتا ہوں اس نے موڑ کر ڈاکٹر کی جانب دیکھا ہاں لیکن وہ بھی کچھ دیر بعد جب انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا وہ حیرانگی سے بینچ پر بیٹھ گیا اس کا پی اے بھی سامنے ہی کھڑا تھا

یار موبائل دو عمر کو دینی ہے یہ خبر اس نے سب سے پہلے عمر کو بتانا چاہا تھا جی بالکل سر اس نے موبائل نکالا اور اس کے ہاتھ میں تھما دیا عمر کا نمبر ڈائل کرتے عجیب سی اس کے ہاتھوں میں شدت تھی جیسے موبائل اس کے ہاتھوں میں کانپ رہا ہو یا تو یہ خوشی کی تھی یا حیرانگی کی تھی اس نے کبھی

نہیں سوچا تھا کہ وہ باپ بنے گا اور وہ بھی ایک لڑکی کا دوسری طرف سے

کال اٹھاتے ہی

میں بہت مصروف ہوں میں اپ سے بعد میں بات کروں گا" عمر نے کہا

وہ کال بند کرنے لگا

یار بات تو سنو" وہ بولا تو عمر کو اس کے لہجے میں عجیب سی بات محسوس ہوئی

جی حکم کریں اس نے کہا

میں باپ بن گیا

ہوں وہ بولا اور ہنسنے لگا عمر جیسے الفاظ کھو گیا اسے یقین نہیں ایا

میں نہیں مانتا وہ نروٹھے لہجے میں بولا شاہنواز کا قہقہہ بڑا بے ساختہ تھا۔

آتا ہوں میں کہاں ہیں اپ" وہ بولا تو اسنے اپنے پی اے کو موبائل دیا جو عمر

کو ہسپتال کا اڈریس سمجھا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد شاہنواز کے ہاتھ میں وہ پھول سی بچی اگئی

جسے دیکھ کر شاہنواز کی انکھوں میں عجیب سا تاثر ایا اور ہلکی ہلکی نمی پھیل گئی وہ پہلی بار شاید زندگی میں اس طرح دل برداشتہ ہوا تھا اس نے اس بچی کی پیشانی چومی اور مسکرا کر اس نے سر اٹھایا کافی خوشی محسوس ہو رہی تھی ایزہ کو اتنی دیر میں روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا وہ اس بچی سمیت روم میں ایا اور اس نے ایزہ کی جانب دیکھا جو بے ہوش پڑی تھی اس کی پیشانی جھک کر چومتے اس نے اس بچی کو ایزہ کے ساتھ لیٹا دیا دونوں ہی بہت خوبصورت تھی شاہنواد نے ایک نظر شیشے میں خود کو دیکھا ہاں وہ بھی خوبصورت تھا چلو ایک سات سارا حسن مل گیا تھا خود ہی اپنی سوچ پر ہنستا وہ جیسے عمر کا انتظار کرنے لگا یار دادی جان کو تو بتاؤ اس خبر کو پھیلا دو میری بیٹی ہوئی ہے شاہنواز "سکندر کی بیٹی ہوئی ہے اس خبر کو پورے شہر میں پھیلا دو

اس نے اپنے پی ائے سے کہا اس کا پی اے سر ہلا کر باہر نکلا اور اتنی ہی دیر میں عمر خیام اندر اگیا شکایتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اس نے اس بچی

کی جانب دیکھا اور پھر شاہنواز کو دیکھا وہ بار بار کبھی اس بچی کو تو کبھی شاہنواز کو دیکھتا

شاہنواز نے اس کے اگے اپنی بانہیں پھیلا دی

تمہاری جگہ یار کوئی نہیں لے گا تم کیوں ڈرتے ہو اس نے اس کو اگے بڑھ کر گلے سے لگا لیا عمر کو تسلی نہ ہوئی اس نے پھر اسے ترچھی نظروں سے دیکھا بلکہ شاہنواز ہنسنے لگا عمر اگے بڑھا اور اس بچی کو دیکھنے لگا

" ہاں اچھی ہے لیکن عمر خیام سے زیادہ نہیں اور نہ ہی اہم

بلکل بلکل تمہارے اگے تو کچھ نہیں ہے اس نے کہا تو عمر کو تھوڑی تسلی ہوئی اس نے جانے کی جانب دیکھا اور اس کا گال تھپتھپایا اس کو ہوش نہیں ایا ابھی وہ پوچھنے لگا اپ نے ساز کو بتایا

چلیں میں بتاتا ہوں مامی بن گئی ہے بیٹھے بٹھائے " اسنے موبائل نکالا۔

نہیں اس میں بھی بہت محنت لگتی ہے " شاہنواز ہنسا تو وہ مزید بے شرمی سے بولا

"خیر وہ محنت تو میں روز کرتا ہوں

شرم کرو" وہ اسکے بال بگاڑ گیا

اپ سے کیا شرمانا" وہ سکون سے بولا شاہنواز کافی خوش ہوں عمر نے ساس کو بھی بلا لیا تھا اور یہ خبر جنگل میں اگ کی طرح پھیل لیتی ہیں یعنی سب کو پتہ چل گیا تھا کہ شاہنواز کے ہاں یہ خوبصورت سی بیٹی ہوئی ہے ساتھ اس بچے کو بہت ملی ہے اس کے نرم گالوں سے کھیلنے لگے اس کے گلابی گالوں کو کھینچتے ہوئے کافی خوشی محسوس کر رہی تھی عمر نے اسے توجہ سے دیکھا انکھوں میں دلکش سے جنبش تھی دوسری جگہ بچوں سے کہنا بند کروا اپنے بارے میں سوچو ساز نے چہرہ موڑ کر اس کی جانب دیکھا اور تقریبا گھوڑا لیکن ایسے ہم پر اثر ہوتا تو بات ہی نہ بن جاتی اواز ادھر کی طرف متوجہ تھا جبکہ دادی جان بھی پاس ہی بیٹھی تھی

ہاں ہاں ٹھیک کہہ رہا ہے دوسروں کے بچوں سے کھیلنے سے بہتر ہے بیٹی اپنے بچوں کے بارے میں سوچو اور جتنا جلدی ہو اس بارے میں سوچو

" اتنے دن گزر گئے اب تک تیرے پاؤں بھاری نہ ہوئے

ان کی بات پر ساز کا چہرہ سرخ پڑ گیا اس کے گالوں سے جیسے لالی پھوٹنے لگی اس نے عمر کی جانب دیکھا اور چہرہ جھکا لیا اب اس بچے سے کھیلنے کی بھی ہمت نہیں رہی

ہر کوئی یہاں پر تو ہر بات سکون سے کر لیتا تھا حالانکہ شاہنواز بھی یہاں موجود تھا لیکن اس بات سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا جبکہ ساز بہت زیادہ شرمندگی محسوس کر رہی تھی عمر نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا

جی بالکل ایک ساتھ دو تین چار جتنے اپ کہیں اتنے دے سکتا یے عمر۔۔۔

دادی جان ہنسنے لگی

" پاگل ہو چکا ہے تو ایسے تو نہیں ہوتا

دیکھیں کیسے لال ہو گئ ہے" پیار سے ساز کو دیکھتے وہ بولا جبکہ دادی جان بھی مسکرا دی۔۔اور ساز چہرہ ہی چھپا گئ

ایزہ کو بھی ہوش اگیا تھا

شاہنواز اس کی جانب جھکا اور اس کی انکھوں میں دیکھنے لگا ایزہ کے بھاری ہوتے پردے اٹھے اور اس کی سیدھی نگاہ شاہنواز سے جا ملی

وہ کافی فکرمندی سے اس کے اوپر جھکا ہوا تھا

کیا تم ٹھیک ہو اس نے سوال کیا

نہیں مجھے بہت درد ہو رہا ہے وہ بولی اور رونے لگی

ایک دم عمر بھی اٹھا اور ساز بھی اس کی جانب بڑھ گئ

ڈاکٹر کو بلاؤ اس نے عمر کی جانب دیکھ کر کہا

عمر خود باہر نکل گیا

ڈاکٹر کو بلانے چلا گیا جبکہ دادی جان نفی میں سر ہلانے لگی

ارے تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ابھی اس کا اپریشن ہوا ہے یقینا کہیں نہ کہیں سے کچھ ہو گا ہی تم لوگ ارام سے اس کے پاس سے ہٹ جاؤ ڈاکٹر خود دیکھ لیں گے

وہ بولیں شاہنواز نے نفی کی

نہیں یہ غلط بات ہے اتنے بڑے ہاسپٹل میں آنے کا کیا مقصد ہے جب میری بیوی کو تکلیف ہو رہی ہے" وہ بولا اس کی اواز میں غصہ تھا عمر کے بلانے پر ڈاکٹر فورا اائے تھے کیونکہ وہ ایزہ شاہ تھی اسے اگنور نہیں کیا جا سکتا تھا۔اور ایزہ کا چیک اپ کیا اور شاہنواز کو تسلی دی کہ ابھی ابھی اس کا اپریشن ہوا ہے

اور اس کی عمر بھی چھوٹی ہے اسی وجہ سے وہ دلبرداشتہ ہو رہی ہے شاہنواز پھر بھی سمجھ نہیں سکا اور اس نے ڈاکٹر سے اسے پین کلر لگانے کے لیے کہا

کائنڈلی سر اپ ہماری بات کو سمجھیں ابھی وہ ہوش میں ائی ہیں ابھی ہم انہیں پن کلر لگا کر دوبارہ بے ہوشی میں نہیں لے کے جا سکتے وہ بولے اور

شاہنواز کی جانب دیکھا تو شاہنواز ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا اس نے سر ہلایا اور رخ موڑ لیا جبکہ عمر کی کیفیت کچھ ایسی ہی تھی ساز بھی پریشان سی تھی البتہ ایزہ کو دیکھ کر اسے تھوڑا سا خوف محسوس ہو رہا تھا کہ یہ وقت تو ہر عورت پہ اتا ہے اور ایزہ کی تو کتنی سی عمر ہے اور اس نے یہ سب کچھ کیسے برداشت کیا ہو گا وہ سہمی سہمی نظروں سے سب چیزیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

سوہا نے یہ خبر سارے گھر کو بتا دی تھی

سبھی خاموش تھے کوئی کسی سے کوئی بات نہیں کر رہا تھا سوہا بار بار بدر کی جانب دیکھتی اور خاموش ہو جاتی ہے جبکہ بدر نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا کیا ہمیں چلنا چاہیے سوہا کے سوال پر بدر نے اس کی جانب دیکھا اور شانے اچکا دیے

جیسے تمھیں مناسب لگے "جواب تو سہولت سے دیا تھا اسنے مگر سوہا کو ہضم نہیں ہوا۔

"کیا مجھے مناسب لگے کیا میری مرضی چلتی ہے کہیں

بھئی تمھاری مرضی ہے اس میں میرا کیا مسئلہ ہے "وہ چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر بولا

"کیا تم جانا چاہتے ہو

" تم مجھ سے غلط الجھ رہی ہو

نہیں مجھے لگ رہا ہے تم جانا چاہتے ہو "وہ منہ بنا کر بولی

" سوہا یہ بات میں نے کب کہی کہ میں جانا چاہتا ہوں

😭نہیں تم خاموش کس لیے ہو؟؟

"بھئی میری مرضی میں خاموش ہوں تمھیں کیا مسئلہ ہے اس بارے میں 😒

نہیں تم اس بات کو سن کے خاموش ہو گئے تھے

تم مجھ سے الجھ رہی ہو

میں تم سے نہیں الجھ رہی صرف میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ تم جانا چاہتے ہو یا نہیں جانا چاہتے" وہ اسکے سمنے کھڑی ہو گئ

" میں نہیں جانا چاہتا

" لیکن کیوں نہیں جانا چاہتے تم

سیریسلی پاگل ہو گئی ہو تم" وہ چیڑا

میں پاگل نہیں ہوئ میں تم سے سوال کر رہی ہوں؟

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں نہیں جانا چاہتا تو پھر

پھر ہمیں جانا چاہیے" وہ سکون سے بولی اور وہ حیران ہوا اس بحث پر۔۔۔

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے محسن صاف انکار کر دیا نہیں ہم جائیں گے وہ بولی اور باہر نکل گئی سوہا وہ ان کرنے لگا نہیں میں چچی کو شکایت لگا دوں گی تمہاری وہ باہر نکل گئی بزر نے سب سے مٹھیاں بھینس لی جبکہ وہ باہر ائے اور اس نے نجموں کے ساری بات بتائی نوا نے بھابھی کی طرف

دیکھا کچھ رنگ ہوتا ہمیں جانا چاہیے ہم کب تک ہی اختلافات کو کھڑا کر کے رکھیں گے جو شروع ہی ہماری طرف سے ہوں میں وہ بولی تو امی کچھ نہیں بولی تھی جبکہ سن وہ سب رہی تھی اور مجھ سے اپنے کام میں مگن تھی دونوں ہی سبزی بنا رہی تھیں وہ کچھ نہیں بولے تو سوق ہو اور تکلیف ملے ٹھیک ہے میں اور بدر جا رہے ہیں اپ لوگ پھر بعد میں چلے جایئے گا اس کے گھر چلے جایئے گا اور ویسے بھی عمر کی شادی میں بھی تو اس کے گھر گئے تھے نا سب میں اور بدر جا رہی ہوں بدر کو رہنے دو تائیجان بولے کیوں رہنے دو اس نے سوال کیا وہ ساتھ جائیں گے میرے وہ جلدی سے اندر ائی چلو چلتے ہیں جب میں کہہ رہا ہوں مجھے نہیں جانا تو تمہیں کیا تجھ چڑھ گئی ہے ایک تو جب سے میں نے تمہاری بات کو اہمیت دینا شروع کری نا تم میرے سر پہ سوار ہو کر ناچنے لگ گئی ہو میں نہیں ناچ کے دکھا رہی ہوں میں صرف اور صرف یہ بتا رہی ہوں کہ ہمیں جانا چاہیے اور میں تمہیں ایک بات سے روک رہا ہوں لیکن وہ بات تمہیں سمجھ نہیں ا رہی تم کیوں نہیں

جانا چاہ رہے پہلے مجھے یہ بتاؤ ٹھیک ہے میں چل رہا ہوں وہ اٹھا تم اپنی مرضی سے جاؤ گے وہ معصوم نے انکھیں پٹ پٹا کر اسے دیکھنے لگی میں تمہاری سر میں کوئی چیز مار دوں گا یہاں سے چلی جاؤں تم بدن نے غصے سے کہا اچھا ٹھیک ہے اٹھ جاؤ میرے سر پہ نہیں احسان کر رہے تم اپنی بہن کے بہن کے گھر جا رہے ہو تم وہ میری بہن کا گھر نہیں ہے ٹھیک ہے تم اپنی بہن کے ادھر دیکھا اور گھر جا رہے ہو عزت تمہاری بہن ہے اج سے بدر نہیں ادھر کھڑا ہو گیا تم نے اس کو بہن نہیں کہا وہ پھر الجھنے لگے اچھا بھئی وہ میری بہن ہے اب بس راضی ہو تم

وہ مسکرا دی ٹھیک ہے اب چلتے ہیں وہ تیار ہوا جبکہ سوہا کو اس کے تیار ہونے پر بھی اختلاف تھا

تیار ہونے کے بعد دونوں نے ائینے میں ایک دوسرے کا عکس دیکھا بدر بالکل نارمل تھا جبکہ سوہا بہت زیادہ خود پر وزن محسوس کر رہی تھی وہ اس کے جتنی خوبصورت نہیں تھی وہ چاہ کر بھی وہ بہت کچھ کرنے کے باوجود

بھی اس کے جتنی خوبصورت ہو نہیں سکتی تھی معلوم نہیں کیسے بدر کو اس چیز کا احساس ہوا اور اس نے سوہا کے شانے پر ہاتھ رکھا

چلیں" اور بس اتنا ہی بولا تھا

کیا میں ٹھیک لگ رہی ہوں اس سوال پر جیسے اس کا دل تھم سے گیا

ہاں تم بہت اچھی لگ رہی ہو اس نے کہا

سوہا کی انکھیں حیرانگی سے پھیل گئی وہ ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کہ کوئی معجزہ ہے اسے دیکھتی ہی رہی بدر نے ہلکے سے مسکرا کر اس کا گال تھپتھپایا اب چلتے ہیں وہ بولا اور وہ حیران سی اس کے ساتھ چلنے لگی جب کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا

یہ سب کچھ کیا ہو رہا تھا یہ واقعی حقیقت تھی اس کے ساتھ باہر نکلتے وہ سوچ رہی تھی

وہ دونوں بائیک پر سوار ہوئے اور ساز نے جس ہاسپٹل کا انھیں بتایا تھا اس ہاسپٹل کی جانب وہ چل دیے جیسے ہی وہ دونوں ہاسپٹل پہنچے تو ہاسپٹل میں

عجیب ہی شور و گل سا تھا چاروں طرف مٹھائیاں بانٹی جا رہی تھیں جب کہ وہ جس کمرے کے اگے پہنچے اس کمرے کے ارد گرد بھی پھول پھول بکھرے ہوئے تھے اور کمرے کے اندر بھی پھولوں سے ڈیکوریشن کی گئی تھی وہ کمرہ واقعی لگ رہا تھا ایزہ شاہ موجود ہیں یہاں اور اس کے پہلو میں لیٹی ہوئی بچی بھی بہت خوبصورت تھی سوہا اور بدر کی جانب دیکھ کر سب ایک لمحے کے لیے تھم گئے اسے دروازے میں کھڑا دیکھنے لگی الفاظ کوئی نہیں تھے نہ انکھوں میں شناخت تھی اس نے لمحے بھر میں اپنی انکھوں کا زاویہ بدلا اور شاہنواز کو دیکھنے لگی جو بدر کو دیکھ چکا تھا اس نے پھر ایزہ کی طرف دیکھا اور ہلکا سے مسکرایا اور دیوار سے ٹیک لگا لی سینے پر ہاتھ باندھے دیوار سے ٹیک لگائے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا جبکہ اس نے اس کے چہرے سے لمحہ بھر کے لیے بھی انکھ نہیں ہلائی

کیسی ہو تم " وہ اب بھی اسے دیکھ رہی تھی

سوہا نے سوال کیا تھا اس نے سوہا کی جانب دیکھا

میں ٹھیک ہوں وہ ہلکا سا مسکرائی تمہارے بچے بالکل تمہارے جیسے ہی ہیں

اس نے جھک کر اس بچی کو پیار کیا بدر اب بھی خاموش کھڑا تھا اس نے

مسکرا کر اس بچی کو جس کا ابھی نام نہیں رکھا تھا سوہا کے ہاتھ میں دے دیا

بہت پیاری ہے بالکل تمہاری طرح

سوہا نے مسکرا کر کہا اور بدر کو اس بچی کو دکھایا بدر بھی ہلکا سا مسکرایا اور اس

نے سب کے سامنے سوہا کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے نزدیک کر لیا معلوم

نہیں یہ کیا تھا سوہا حیرانگی سے اس کی صورت دیکھنے لگی

بدر مسکرایا بہت پیاری ہے مبارک ہو تمھیں میں وہ ایزہ سے بولا

ایزہ نے سر ہلایا اور پھر جھانک کر شاہنواز کو دیکھنے لگی عجیب سا منظر تھا

عجیب سے حالات تھے دو لوگ جو ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے

تھے اب وہ الگ الگ لوگوں کے ہو گئے تھے اور وہ ان لوگوں سے محبت بھی

کرنے لگے تھے اس کو اپنے دل میں بدر کے لیے کچھ محسوس نہیں ہو رہا اور

اس سے وہ وقت کا ضیاع لگا جن لمحوں میں اس نے بدر کے لیے اپنے انسو

بہائے تھے اسے بدر سے کوئی دلچسپی نہیں تھی ایک شخص جو اس کے سامنے کھڑا تھا اس نے ہمیشہ اس کے اوپر اعتبار کیا تھا وہ جیسا بھی تھا لیکن اعتبار کر کے دکھاتا تھا اس وقت میں بھی جب اس پہ دادی جان نے الزام لگائے تھے اس وقت میں بھی جب وہ سب چیز سچ بیان کی جا رہی تھی جو سب کچھ ایزہ نے کیا تھا تب بھی اس نے یہی کہا جب وہ انکھوں سے دیکھے گا اس وقت یقین کرے گا اور ایک یہ شخص تھا جو اج اپنی بیوی کے شانے پہ بڑے فخر سے ہاتھ رکھے کھڑا تھا وہ جانتا تھا ایزہ اس سے محبت کرتی تھی اور جب اس کے اوپر الزام لگایا اسی عورت نے جو اس کے ساتھ اس کے پہلو میں کھڑی تھی تو وہ یقین کر گیا وہ مان گیا جو سب کچھ اس خط میں لکھا تھا اب اس بات کو کرنے کا اور اس بات کو دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا لیکن جیسے اسے ماضی کی چند یادیں یاد ائی تھی شاہنواز اج بھی دور کھڑا اسے دیکھ رہا تھا یعنی اعتبار اج بھی کرتا تھا اور بس یہی بات اس کو اس کا کر گئی تھی اور اج تو وہ بس اسکی تھی۔۔۔

" یہ رومانس کرنے کا موقع تم دونوں کو گھر پر نہیں ملتا
تم اپنی سوچوں سب جنے اپنی محبت کے ثبوت دیکھا دیے ہیں تم کہاں
" مصروف ہو

بدر نے جس انداز میں اسے طعنہ مارا تھا۔۔ عمر کے تو سیدھا دماغ میں جا کر
لگی

"تم مجھے چیلینج نہ ہی کرو تو بہتر ہے
"چیلینج کی کیا بات ہے تم دیکھ سکتے ہو سب اپنی انکھوں سے
" یہ تم اپنے بھائی کا منہ بند کراو گی یہ ماردوں اسکے سر میں کچھ
وہ ساز سے بولا جو اپنے بھائی کی بات سن کر سمجھ کر بری طرح شرمندہ
تھی

وہ بدر کو دیکھنے لگی بدر بھی نفی سر ہلا کر ہنس دیا۔
عمر انکھیں سکیڑ کر اسے دیکھنے لگا۔
اب تو اسکے سر پر سوار ہو گئی تھی شاہنواز بھی اسکا چیرہ نا دیکھ رہا

ایزہ نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا وہ اسکا ہاتھ جھک کر چومتا اسکے نزدیک ہو گیا

۔

سوہا اور بدر اب بھی اس بچی کی تعریف کر رہے تھے عمر خیام تو چیڑ گیا تھا

جبکہ شاہنواز۔۔۔ بھی مسکرا رہا تھا وقت سے انجان کے کتنی جلدی یہ

" مسکراہٹ اسکے ہونٹوں سے چھن جائے گی۔

اشفاق صاحب کو اپنے ہی گھر کی بیسمنٹ میں وہ قید کر چکا تھا نہ یہ ادمی ہوتا

اور نہ ہی کچھ اور ہوتا۔

بدر اور سوہا بھی گھر لوٹ آئے مگر اشفاق صاحب نہیں آئے تھے۔

تائی جان نے بدر کو پکارہ تو وہ مڑ کر انکی جانب دیکھنے لگا

تمھارے تایا گھر نہیں لوٹے پورا دن گزر گیا ہے " وہ متفکر تھیں ارہم زخمی

حالت میں پڑا تھا بھلہ بدر کے علاوہ کوئی تھا ہی نہیں جس سے وہ یہ بات کہتی

اجائیں گے یہیں کہیں ہوں گے " وہ لاپرواہی سے بول گیا

" نہیں وہ صبح سے گھر نہیں آئے

آجائیں گے " کہہ کر وہ اگے چلا گیا جبکہ وہ پریشان سی وہیں کھڑیں تھیں سوہا

نے بدر کا رویہ دیکھ لیا تھا اسنے ماں کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

"اجائیں گے

" نہین مجھے کسی غلط حرکت کا احساس ہو رہاہے سوہا

وہ ہریشان سی بولیں جبکہ۔ سوہا کمرے میں گئ

بدر سونے کے لئے لیٹ گیا تھا وہ کیا کہتی کیا کہہ امی سے ایسے بات کیوں کی امی

نے کون سا اسکے ساتھ کبھی اچھے انداز میں بات کی تھی

وہ خاموش ہو گئ اور اگلا دن بھی نکل گیا۔

اشفاق صاحب گھر نہ لوٹے تائ جان نے تو رونا شروع کر دیا بدر بھی کچھ

پرہشان سا ہوا کہ وہ کہاں گئے اور ہر ممکنہ جگہ پر وہ ڈھونڈ چکے تھے لیکن بے

سود اور تین دن گزر گئے اشفاق صاحب نہ ملے تو۔ گھر میں ہنگامہ سا برپا ہو

گیا تھا۔۔

"کہیں عمر نے تو نہیں

نہیں عمر ایسا نہیں کر سکتا"""بدر بولا اور اسنے نہیں عمر ایسا نہیں کبدر بولا اور اسنے نہیں عمر ایسا نہیں کر سکتا""" بدر بولا اور اسنے پھر کسی کی بھی سنے بنا ہی عمر کو کال کی اور سے یہ ساری بات بتا دی۔

دوسری طرف عمر جو چاہتا تھا کہ اسے اس بات سے کوئی فرق نہ پڑے۔۔ اور اسنے یہ ہی ثابت کرنے کی خود کو باور کرانے کی بارہا کوشش بھی کی مگر بے سود فکر مند وہ بھی ہو گیا اسنے دو بار بدر سے پوچھا مگر اگلا مزید دن گزرنے کے بعد بھی۔

اشفاق صاحب کے بارے میں کچھ پتہ نہ چلا تو۔۔ عمر جیسے ہوش میں آگیا اور اسنے چاروں پھیرا دیا تھا پولیس کو اور اس سب میں شاہنواز اسکا بھرپور ساتھ دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکے باپ کو ڈھونڈنے میں۔۔

کمال تھا یہ بھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ قدرے سکون سے تھا جیسے اسے ان معاملات سے کوئی فرق نہ پڑ رہا ہو کہ اشفاق کو غائب ہوئے ایک ہفتہ گزر گیا پولیس سمیت ہر شخص اسے پاگلوں کیطرح ڈھونڈ رہا تھا اور خاص طور پر عمر خیام بھی۔۔۔۔

ہاں اسے اچھا تو نہیں لگ رہا تھا۔۔ کہ عمر اسکے لیے فکر مند کیوں ہوا لیکن اسکا باپ تھا۔۔ یہ سوچ کر وہ چپ ہو جاتا۔۔ عمر کو فکر مند بھی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اشفاق کو چھوڑ کر وہ عمر خیام کو مزید درد نہیں دینا چاہتا تھا۔۔ کیونکہ اشفاق عمر تک ساری حقیقت پہنچا دیتا تبھی وہ سکون سے بیٹھا تھا اشفاق صاحب اسکی بیسمنٹ میں سڑ کر مر بھی جاتے وہ اسے باہر نہ نکالتا

۔۔۔

سکون سے چائے کے سیپ لیتا اسکے ذہن میں کئی سوچوں کے ساتھ یہ بھی سوچ چل رہی تھی کہ اچانک اسے اپنی ہی بیٹی کے رونے کی آواز آئی اسکی

ماں تو گھوڑے گدھے بیچ کر اس سے لڑ جھگڑ کر سونے میں مگن تھی اسنے ایک نظر ایزہ کو دیکھا اور گہیرہ سانس بھر کر اسنے اپنی بیٹی کیارا کی جانب قدم اٹھائے اور اسے بازوں میں اٹھالیا۔

اوہ میرے بیٹے کو تو بھوک لگ رہی ہے۔۔۔رونا نہیں ابھی کچھ کرتے ہیں

"

اسنے اپنی بچی کو سینے سے لگایا گول مٹول سی کیارا میں تو اسکی ہر لمحہ گزرتے جان بسنے لگ گئ تھی۔

ہاں ہو بہو ویسی ہی دیوانگی بن رہی تھی جو عمر خیام کے لیے تھی۔

وہ اسے بھلاتے ہوئے ایزہ کے پاس لے ایا

ایزہ" اسنے اسکو پکارہ

" ایزہ نے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں

پلیز شاہ اسکی آواز تو بند کرائیں" وہ منہ بسور کر کروٹ لے گئ تھی۔

" تمھاری نہ بند کر دوں کھڑی ہو جاو جلدی اسے بھوک لگی ہے

" تو میں کیا کروں پلیز آپ خود دے دیں اسکو کچھ

سری لیک کھلا دیں " وہ نیند میں بلکل غلطاں تھی بولی جبکہ شاہنواز نے اسے

کھینچ کر کھڑا کیا

وہ چند دنوں کی بچی ہے سری لیک دے دوں ذرا جو عقل ہو تمھارے اس

" چھوٹے سے دماغ میں

آپ بہت برے ہیں شاہنواز بہت برے جب سے آپ کی یہ بیٹی ہوئی ہے

" کیارا پیارا۔۔تب سے مجھ سے تو بلکل ہی بیگانے ہو گئے ہیں۔۔۔

وہ باقائدہ رونے لگ گئ۔۔۔۔شاہنواز اسے دیکھتا یہ روتی ہوئ اپنی بیٹی کو تو

اسنے اپنی بیٹی کو اہمیت دی تھی

" میں نے بہت مشکلوں سے یہ نام رکھا ہے اسکا تم بگاڑنا بند کر دو

بے کار نام ہے " وہ سیدھی ہو کر بولی

اچھا اسے فیڈ کراو میرا دل گھٹتا ہے یہ روتی ہے تو اور تم جان بوجھ کر اسے

رلاتی ہو۔۔" وہ فکر مندی سے بولا اور جب ایزہ نے اب بھی کوئی بازپرس

نہ کی تو شاہنواز نے خود ہی آگے بڑھ کر اسکی گود میں کیارا کو دیا اور سب کچھ کر کے ایزہ کو بری طرح شرمندہ کر دیا وہ نگاہ بچانے لگی۔۔۔

شاہنواز نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی اور آگے بڑھ کر اسکی پیشانی چوم لی۔۔

اب بتاو کیا شکایتیں پال لیں ہیں تم نے مجھ سے" اسکی بیٹی کا رونا بند ہو گیا تھا تبھی تو وہ نارمل ہو گیا تھا اسے بازو میں سمیٹ لیا جبکہ ایزہ شرمندہ سی ہو رہی تھی۔۔۔

نہیں کوئی نہیں ہے" وہ نگاہ جھکائے ہوئے بولی شاہنواز کی انگلیاں اسکے کان کے پیچھے اور گردن پر حرکت کر رہی تھی وہ اسے مزید خود سے لگا گیا۔۔

آئندہ میری بیٹی کو نام نہ بگاڑنا ورنہ تمھیں یہاں کھڑکی سے باہر پھینک دوں گا" بہت پیار سے اسنے اسے سمجھایا تھا ایزہ جو شرما رہی تھی گھبرا رہی تھی آنکھیں سکڑے کر اسے دیکھا اور غصے سے اگ بگولہ ہی ہو گئ

ہاں ٹھیک ہے پھینکیں مجھے اس کیڑا پیارا اسیارا کے لیے میں بری لگ رہی لگ۔۔۔ شاہ۔۔

ششش چپ۔۔۔ میری بیٹی ڈسٹرب ہو گی تم سے تو یہاں سے محبت کرتا

ہوں نہ" غصے سے بھرتے اسکے وجود کو اسنے پکڑ لیا کیونکہ دو لمحوں میں وہ

کیارہ کو اپنی گود سے نکال کر پھینک دیتی۔۔ تبھی شاہنواز نے اپنے ہونٹوں

کا بلکل درست وقت میں استعمال کیا کہ وہ کسی جھاگ کیطرح بیٹھ گئ۔

اور شاہنواز تقریبا دس منٹ تک اسے اپنی محبت کا ثبوت دیتا رہا تھا جبکہ کیارا

سکون سے اپنی بھوک مٹا کر اپنے باپ کی طرح نخریلی سی دور ہوئی اور چہرہ

موڑ لیا۔

تھینکیو ہنی آپ نے ہمارا پیٹ بھر دیا" جیسے ہی اسکی بیٹی دور ہوئی ویسے ہی

شاہنواز بھی جلدی سے بیٹی کو اٹھا کر کھڑا ہو گیا اور اسے شانے سے لگا کر

ہضم کرانے لگا۔

"خود غرض مطلبی دونوں کے دونوں باپ بھی بیٹی بھی

وہ اپنی شرٹ درست کرتی غصے سے بولی اور تکیہ دے کر مارا تھا شاہنواز کو

۔۔۔

" شش سو رہی ہے اب وہ

شاہ" وہ دھاڑا

ایزہ تم پٹو گی مجھ سے" وہ گھور کر بولا۔

وہ رونے والا منہ بنا کر بیڈ سے اٹھ گئ

میں چلی ہی جاتی ہوں کمرے سے" اسنے غصے میں کہا کہ آگے سے وہ اسے یقینا روکے گا اور اسے کہے گا کہ وہ سو جائے وہ خود دیکھ لے گا کیارا کو لیکن نہیں اسنے اپنی بیٹی کو سینے سے لگایا ادھر ادھر چل رہا تھا اور سکون سے آہستہ آہستہ جھولتا وہ اسے ہاتھ کے اشارے سے باہر جانے کا کہہ کر آنکھیں بند کر گیا جیسے اسے سارا چین مل گیا ہو اسکی آنکھیں بند تھیں اور کیارا ابھی مجال ہے ذرا بھر کو روئی ہو

ایزہ کا غصے سے برا حال تھا اور کھینچ کر دروازہ مار کر وہ چلی گئ۔

شاہنواز نے آنکھیں سکیڑ کر دروازے کی سمت دیکھا اور نہ میں سر ہلاتے اسنے بیٹی کو تھپکا اور جیسے تسلی دی کہ اسکی ماں پاگل ہے کیا رابلکل گھیری نیند میں چلی گی اُسکا دل تو نہیں تھا وہ اسے چھوڑ کر جائے۔

مائے بے بی بابا ڈونٹ وانٹس ٹو لیو یو بٹ یور مما از آ لیٹل مونسٹر اینڈ شی

" اٹس می ایف آئی ڈونٹ گیو ہر اٹنشن سو پلیز گیو سم ٹائم مائے پرسیز

وہ اسکے گالوں کو چھو کر وہاں سے گھیرہ سانس بھرتا چلا گیا جبکہ وہ باہر آیا تو وہ لاونج میں بیٹھی چپس چاکلیٹس جوس اور معلوم نہیں کیا کیا رکھ کر رونے میں مصروف تھی اور سامنے ایل سی ڈی میں وہ بیس اکیس سالہ لڑکی ڈوری مون دیکھ رہی تھی وہ نفی میں سر ہلایا اس تک پہنچا اور دھپ سے اسکے پہلو میں بیٹھ گیا۔

" جائیں یہاں سے مجھے منانے کی کوشش بھی مت کیجیے گا

" میں منانے نہیں آیا تمھیں اٹھانے آیا ہوں

وہ اسے ایکدم اٹھا کر وہاں سے چلتا ہوا دوسرے کمرے میں آ گیا۔

کیا ہے آپ کو آپ اپ ۔۔۔ مجھے اس سیارا کی وجہ سے روم میں نہیں لے

" کر گئے نہ

" میری بیٹی ہے وہ شاہنواز سکندر کی بیہیویور سیلف یو لیٹل برٹ

وہ منہ بنا کر اسکا غصہ کرنا دیکھنے لگا اور چہرہ پھیر گی جبکہ وہ اسے کمرے میں

لے ایا اور ۔۔ اسے احتیاط سے بیڈ پر لیٹا دیا جبکہ وہ منہ بنا کر کھڑی ہو گی ۔

تم بہت ضدی ہو گی ہو " اسنے اسے بانہوں میں بھرا

اچھا چلو غصہ نہ کرو دیکھو نہ وہ کتنی پیاری سی چھوٹی سی ہے بتا ذرا اسکا اور

" تمھارا مقابلہ ہے بھلا

میرا مقابلہ نہ عمر بھائی سے ہے اور نہ ہی آپکی اس کیارا سے مجھے تو کوڑے پر

سے اٹھا کر لائے تھے " وہ با قائدہ رونے لگی جبکہ شاہنواز دل کھول کر ہنسا اور

اسے بانہوں میں بھر لیا

تم سے تو محبت ہے اور تمھارے وجود کی وجہ سے کیارا سے ہے اور

تمھارے ہی بھائی سے ہے یعنی اصل مرکز تم ہو صرف تم " اسنے اسے سینے

سے لگایا اور اسکے بالوں کی مہک اندر تک اتار کر وہ ہلکا ہلکا موو کرنے لگا ایزہ نے بھی اپنے ہاتھ اسکے گرد باندھ لیے اور اسکی خوشبو خود میں اتارنے لگی۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں نہ

مجھ پر شک کی ضرورت نہیں ہے تمھیں میں جو ہوں سو ہوں" وہ اسکے چہرے کے نیچے انگلی رکھ کر اسکا چہرہ اونچا کر گیا۔۔

" ائی مس دیز وائلڈ ڈیز ون یور وائس میک می مور وائلڈ

اسکے کان میں کہتا وہ ایزہ کو زور سے مٹھیاں بھینچنے پر مجبور کر گیا تھا جبکہ ایزہ سانس اوپر کا اوپر ہی چھوڑ گئی کیونکہ بس ایک ہی جھٹکے سے وہ اسے اٹھا کر اپنی گود میں لیٹا اسکے ہونٹوں پر جھکتا اپنی سانسوں کو اسکی سانسوں میں بھرتا وہ رات کی گھیری چاندنی میں اسے اپنی محبت کا بہت خطرناک سا ثبوت دے رہا تھا جبکہ ایزہ اسکے اس خطرناک رویے کی بڑی پرانی سی عادی تھی۔۔۔

\-

یہ کس کا خط ہے" بدر نے سوہا کو گھور کر دیکھا جو گھبرائی ہوئی سی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ابھی وہ بات بناتی۔۔ کہ اسکے ہاتھ سے خط کھینچ لیا اور خط کو پڑھا اس میں دو تین باتیں تھیں۔۔

مجھے لگتا ہے میرے پاس زیادہ سانسیں نہیں۔۔اگر ناز اور شاہنواز کے بارے میں کچھ جاننا ہے تو مجھ سے رابطہ کرو" گلشن بائ

نیچے نام درج تھا بدر سوہا کی صورت دیکھنے رہا تھا آنکھوں میں ہزاروں سوال تھے اور سوہا آہستگی سے اسے شاہنواز ناز عمر اور ایزہ کے بارے مین بتا گئ

جبکہ بدر سر تھام گیا خط ہاتھ سے چھوٹ گیا

شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا جو پورا دن ہو گیا تھا بھوکا تھا اور اب جو اسکی حالت تھی شاہنواز اسے دیکھ کر دلچسپ نظروں سے اسکے مزید بوڑھے وجود کو دیکھنے لگا

تمھیں یہ لگ رہا تھا عمر کو تکلیف دینے کے لیے شاہنواز تمھیں ایسے ہی چھوڑ دے گا اتنا اسان ہے یہ اب پھر شاہنواز کو پکڑ لینا اتنا اسان ہے تم نے یہ سوچا بھی کیسے کہ شاہنواز تمہیں یہ راز کھولنے کے لیے دنیا میں ایسے ہی آوارہ چھوڑے گا کہ تم جس کے پاس چاہو گے تصویریں بھیجو گے جس کے پاس چاہوں گے اسے اس راز کی خبر دینے پہنچ جاؤ گے تمہیں کیا لگ رہا تھا شاہنواز سکندر کے بارے میں وہ بڑے فخر سے بولا تھا

ایک بار تمہارے سے ڈسا جا چکا ہوں ایک ہی جگہ سے بار بار ڈسنے والا نہیں ہے شاہنواز اج تمہاری حالت دیکھ کر مجھے افسوس ہو رہا ہے کاش تم نے اپنی چونچ بند رکھی ہوتی تو اج تم یہاں نہ ہوتے سکون سے اپنے بستر پہ بیٹھے ہوتے ہاں لیکن تم نے اپنی چونچ کو بند کرنے کا سوچا نہیں تم نے یہ سوچا کہ

شاہنواز کا راز کھول کے عمر کو تکلیف دے کر ایزہ کو مجھ سے دور کر کے تم بہت کچھ کر لو گے چہ چہ

دیکھو ایک ہفتے سے تم یہاں ہو بتاؤ ذرا کس نے تمہیں ڈھونڈ لیا

اور اگر میں چاہوں تو تمہیں ساری زندگی بھی یہاں سے کوئی نہیں نکال سکتا ہاں تمہاری لاش ضرور جائے گی یہاں سے پھر اسے کندھا دینے کے لیے تمہارے دو بیٹے بھی موجود ہوں گے ایک تمہارا داماد بھی ہو جائے گا اور ایک تمہارا کوئی بھی ہمدرد

بہت جلد تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ گے میں کسی کو مارتا نہیں ہوں لیکن وہاں تک ضرور لے جاتا ہوں کہ وہ مر جائے خود ہی دنیا سے چلا جائے میں نے تمہارے لیے سوچا نہیں تھا لیکن تم نے اپنے لیے خود ہی سب کچھ سوچ لیا اب بھگتو گے بھی تم ہی خود "

سکون سے پاؤں پر پاؤں چڑھائے بیٹھا وہ اسے دیکھتا پاؤں جھلاتا بول رہا تھا اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اشفاق صاحب بہت بوڑھے لگ رہے تھے

اسکے آگے جبکہ وہ شیر کیطرح بیٹھا تھا آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بیٹھا تھا

۔۔

اشفاق صاحب نے اپنے بازوں کھولنے کی کوشش کی شاہنواز اٹھ کر اسکے

پاس ایا

ارے ارے ۔۔اتنی طاقت نہ آزما کہ تم ابھی جان دے دو ابھی مجھے تمھیں

"زندہ رکھنا ہے کیونکہ میرا عمر تمھارے لیے پریشان ہے

ناز کے بستر میں سو کر وہ تمھارا عمر ہی بن گیا ہے وہ پیچ وہ بدبخت میری اولاد

"ہے بھی نہیں معلوم نہیں کس کا گند ہے۔۔وہ

اشفاق صاحب کے منہ سے نکلنے والے زہر پر شاہنواز اپنا ہاتھ نہ روک سکا

کھینچ کر مکہ اسکے منہ پر مارا تھا۔۔

میں نے ناز کو کبھی نہیں چھوا" وہ دھاڑا

تو عمر کس کی اولاد ہے "اشفاق صاحب بھی چلائے تھے۔۔۔

جسٹس شیٹ یو رماو تھ۔۔۔"شاہنواز کا بس نہیں چلا کہ وہ کچھ کر ہی ڈالے

تم تمھیں کیا لگ رہا ہے یہ راز کبھی کھولے گا ہی نہیں ہاں کبھی کھولتے گا نہیں کہ عمر خیام کون ہے۔۔اس رات تم ہی تھے وہاں وہ تمھارا گند ہے جسے تم سینے سے لگائے پھر رہے ہو۔۔

کاش کاش اس گھٹیا عورت کے وجود سے ہوتی ایک میری اولاد میں اسکا گلا دبا دیتا ایزہ کو اپنے ہاتھوں سے مار دیتا یہ کم از کم کسی۔۔ غریب غربا یہ جانور سے بیاہ دیتا جو اسے مار دیتا تم سے ہی کیوں شادی کرادی میں نے یہ ہی افسوس ہے مجھے" وہ چلا رہے تھے جبکہ شاہنواز ضبط سے کھڑا تھا۔

اسکی آنکھوں میں خون سا اتر گیا

" عمر تمھارا ہی بیٹا ہے

نہیں ہے میرا بیٹا ناز نے اتنے مردوں کے ساتھ راتیں گزاری ہیں کہ مجھے کیا خبر کہ وہ کس کا بیٹا ہے لیکن مجھے شک ہے کہ وہ تمھارا بیٹا ہے تبھی تو اسے سینے سے لگائے پھرتے ہو" یہ باتیں شاہنواز پر تیزاب کی طرح گیر رہی تھی۔۔

شاہنواز نے اشفاق صاحب کا گلہ دبا دیا

کس نے مجبور کیا اسے یہ سب کرنے پر کس نے اسے مار مار کر دوسرے مردوں کے پاس بھیجا تم تھے وہ درندے جو اپنی ہی عورت کو طوائف بنا چکے تھے اتھو" وہ تھوک گیا

یہ تھوکتا ہوں تم پر کہ تم نے مولوی ہو کر اپنی عورت کو غیروں کے پاس سلایا اور وہ میرے پاس آتی تھی میں دیتا تھا وہ پیسا اور میرا رب گواہ ہے کہ اس عورت سے محبت کی لیکن اسکے ساتھ کبھی" وہ رک گیا تھم گیا اسکی سانسیں پھولنے لگیں تھیں

تمھارا مر جانا بہتر ہے" اسنے اشفاق کے سینے پر لات کھینچ کر ماری اور اسکے دل پر اپنا جوتا رکھتا وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ایسا خون سوار تھا کہ وہ اسے جان سے مار کر بھی چین نہ لے اور اسکا پی اۓ دوڑ کر اس تک نہ پہنچتا تو وہ شاید آج مار ہی دیتا اسکے پی اۓ نے شاہنواز کو کھینچا

چھوڑو مجھے جان سے مار دوں گا میں اسکو۔۔ چھوڑو مجھے" وہ دھاڑا تھا اسکے دھاڑا گونج گئ۔

اس پنچ کو کچھ کھانے کو نہیں دینا خدا کی قسم اسے یہیں اپنے ہاتھوں سے مارو گا" وہ منہ پر ہاتھ پھیرتا بھرے شیر کیطرح وہاں سے نکل گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گلاس میں پڑا وہ کالا سیال حلق میں اتار کر اسنے سامنے بیٹھے انسپکٹر کی جانب سرخ نظروں سے دیکھا اور آنکھیں سکیڑ لیں۔۔۔

اور کتنے دن لگیں گے ایک آدمی شہر سے غائب ہو گیا اور تم لوگ اب تک اسے ڈھونڈ نہیں پا رہے" ایک دھاڑا تھی جو پولیس سٹیشن میں گونجی۔۔۔ جبکہ اسنے ٹیبل پر مکہ مارا تھا

سر ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں اور ہم بہت جلد انہیں ڈھونڈ لیں گے اپ کو شکایت کا موقع مزید نہیں ملے گا اپ ہمیں پلیز تھوڑا سا ٹائم دیں

اور کتنا وقت "اس انسپیکٹر کا گریبان جکڑ لیا اس کی انکھوں میں جیسے خون سا اترا ہوا تھا

اور کتنا وقت چاہیے تمہیں کتنے وقت میں ایک ادمی کو شہر میں سے ڈھونڈ کر نکالو گے دانت پر دانت چڑھائے وہ کافی غصے میں لگ رہا تھا اور اسے اس دن سے غصہ چڑھا ہوا تھا جس دن سے اشفاق صاحب غائب ہوئے تھے پورا ایک ہفتہ گزر چکا تھا اور اب تک ان کی کوئی خبر نہیں تھی اور خبر گیری کرنے کے لیے بھی جیسے سب نے ہاتھ کھڑے کر دیے تھے بدر نے تو اس بات کو اہمیت ہی نہیں دی تھی مر جائیں بلکہ اچھا ہی تھا کہ مر جائیں دوسری طرف ارہم کو عمر نے اس قابل چھوڑا ہی نہیں تھا کہ وہ بستر سے اٹھ سکتا جبکہ تائی جان اس کی خدمت میں وقت لگا رہی تھی کہ وہ جلد از جلد صحت یاب ہو اور اپنے باپ کا پتہ نکالے کہ اخر وہ کہاں چلا گیا بیٹھے بٹھائے ایک انسان کا غائب ہو جانا اس کے گھر والوں کے لیے کسی مصیبت سے کم نہیں تھا جبکہ عمر خیام پہلے جو اپنے اپ کو اپنے جذبات کو کنٹرول میں کرنے کی

کوشش کرتا رہا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے جذبات اگ کی طرح شعلے اڑانے لگے اور اب اس کے اندر اس قدر جنون اور غصہ بھر گیا تھا کہ وہ یہ چاہتا تھا کہ

وہ نہ بات کرے اس ادمی سے اس کی شکل نہ دیکھے اس سے کسی اچھے کی امید نہ رکھے لیکن وہ ادمی زندہ ہو اور اس کے سامنے رہے وہ بس اتنا جانتا تھا اور پورے ایک ہفتے سے اس نے پولیس کو جیسے شہر بھر میں ایسے پھرا رکھا تھا جیسے کوئی اپنی کھوئی ہوئی محبوبہ کو ڈھونڈتا ہو ہاں اسی طرح وہ اپنے باپ کو ڈھونڈ رہا تھا اور اس باپ کو جس سے وہ شدید نفرت کرتا تھا اور وہ باپ بھی اس سے شدید نفرت کرتا تھا لیکن اس کا ڈھونڈنا بہت زیادہ ضروری تھا عمر نے انسپیکٹر کو دھکا دیا بالوں میں ہاتھ پھیرا پیشانی پر اپنی دو انگلیوں کو رگڑ دی اور منہ پر ہاتھ رکھ کے وہ انسپیکٹر کی جانب دیکھنے لگا تمہارے پاس صرف 24 گھنٹے ہے صرف 24 گھنٹے کے اندر اندر مجھے وہ یہاں چاہیے اپنے سامنے اور اگر 24 گھنٹے کے اندر اندر مجھے وہ نہ ملا۔۔۔۔"

ابھی بات اس کی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اچانک اس کا فون بجنے لگا اس کے فون پر انے والی کال شاہنواز کی تھی اس نے غصے سے وہ کال اٹھائی اور کان سے فون لگایا

کیا ہے یہ سب کچھ اور کتنے دن لگیں گے مجھے ڈھونڈنے میں انہیں اپ کرتے کیوں نہیں کچھ اپ کیوں نہیں جانتے کہ کہاں ہیں وہ نکالیں ان کا پتہ مجھے چاہیے وہ اپنے سامنے" وہ اپنے اندر کا غصہ اس کے اوپر نکال رہا تھا جبکہ شاہنواز لب پر لب دبائے اس کی بات سن رہا تھا

تم پریشان نہ ہو میں کوشش کر رہا ہوں اپ کوشش نہیں کر رہے اپ تو سب کچھ کر سکتے ہیں جو میں چاہتا ہوں وہ اپ سب کر دیتے ہیں پھر کیوں نہیں وہ ادمی میرے سامنے ارہا مجھے وہ ہر صورت میں چاہیے اور اگر 24 گھنٹے کے اندر اندر وہ مجھے نہ ملا تو میں پاگل ہو جاؤں گا" عمر ریلکس شاہنواز نے اسے تسلی دی

نہیں میں ریلکس نہیں ہو سکتا اور نہ ہی میں ہوں گا میں یہیں بیٹھا ہوں پھر نہ اپ کچھ کر رہے ہیں نہ یہ پولیس والے کچھ کر رہے ہیں کہاں ہیں وہ اچانک وہ کہاں چلے گئے ہیں مجھے یہ بات بتائیں یا تو وہ مر جائیں تو ان کی لاش میرے سامنے ہو میں اپ کو کہہ چکا ہوں وہ مجھے اگلے 24 گھنٹے میں میرے سامنے چاہیے اگر وہ میرے سامنے نہ ائے تو پھر میں بھی کہیں چلا جاؤں گا پھر اپ مجھے ڈھونڈ کے دکھایئے گا "

غصے سے کہہ کر اس نے موبائل اور اپنی ساری چیزیں اٹھائی جبکہ گلاس اٹھا کر اس ٹیبل پہ پھینکا جس کی دوسری طرف انسپیکٹر بیٹھا تھا اور وہ لمبے قدم بھرتا وہاں سے باہر نکل گیا

اسکے اندر عجیب کیفیت تھی اس نے ہمیشہ چاہا تھا کہ اس کے ماں باپ اکٹھے رہیں ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھے اس نے ہمیشہ چاہا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کی محبت کے سائے میں رہے اور وہ بھی ایک عام انسان کی طرح اور ایک عام لڑکے کی طرح ان عام لوگوں کی طرح رہے جس کے ماں

باپ اس سے بے حد محبت کرتے ہو لیکن نہ ہی اس کی قسمت میں ایسے ماں باپ تھے اور نہ ہی اس کی قسمت ایسی تھی اب جیسے بھی اس کے ماں باپ تھے وہ ان سے نفرت کرتا تھا محبت

وہ خود کچھ نہیں جانتا تھا اس بارے میں لیکن اس کی ماں بھی اس کے سامنے ہی مری تھی نا تو اس کے باپ کو بھی اس کے سامنے ہی مرنا تھا اس طرح غائب ہو جانے سے اس کے اوپر تکلیف کا انصر بڑھتا جا رہا تھا وہ غائب نہیں ہونے چاہیے تھے وہ حقیقت میں اگر مرتے تو وہ اس کے سامنے مرتے تا کہ اس سے تسلی رہتی کہ ہاں اس کا باپ مر گیا

رش ڈرائیونگ کرتے وہ سڑکوں پر بلا وجہ پھر رہا تھا اور اسے ایسے ہی پھرتے تا دیر ہو چکی تھی سڑکوں پر پھرتے پھرتے یہاں تک کہ رات ہو گئی وہ جانتا تھا کہ ایک لڑکی اس کا انتظار گھر کر رہی ہے اس کا انتظار اس کے گھر پہ کیا جا رہا ہے لیکن اس کا دماغ اتنا ماوف تھا کہ وہ بالکل اپنا کنڑول کھو چکا تھا اس کے اعصابوں پہ اتنا وزن تھا اس بات کا اشفاق صاحب کہاں چلے گئے

کہاں ہیں کدھر گئے کیسے گئے کیوں گئے اور کس نے کیا کیا وہ ان سب باتوں کے جواب چاہتا تھا مسلسل اس کے موبائل پر بجتے ہوئے کالیں اسے ٹیز کر رہی تھی اس نے موبائل اٹھایا اور دیکھا شاہ نواز کی کال سے اس نے موبائل کو اگنور کر کے ڈیش بورڈ پہ پھینکا اور سیدھا گھر کی راہ لی۔۔۔۔۔

جب کے ساتھ ساتھ گاڑی میں پڑی بوتل وہ پوری ختم کر چکا تھا یہ صرف اور صرف دماغ پر سوار ڈپریشن تھا جو اسے پینے پہ مجبور کر رہا تھا اور اکثر یہی تھا وہ اسے انہیں دوران پیتا تھا جس میں وہ کسی ذہنی فکر میں ہو ہوتا وہ گھر پہنچانا چاہتے تھا اس نے اج پی لی تھی جبکہ وہ اس دن سے نہیں پی رہا تھا جب سے اس کی شادی ساز سے ہوئی تھی شاید احترام تھا اس کی محبت کا احترام تھا کہ وہ اس کے ہوتے ہوئے حرام چیز کو منہ نہیں لگانا چاہتا تھا لیکن ڈپریشن اتنا تھا اتنی گہری سوچ تھی اندر اتنی اگ تھی کہ وہ پیے بغیر نہ رہ سکا اور پینے کے بعد اسے اپنا دماغ کچھ بہتر محسوس ہوا اور انسپیکٹر پر شاہنواز پر غصہ نکال کر وہ گھر لوٹ ایا وہ لاؤنج میں بیٹھی اس کے منتظر تھی پریشان ہی

سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اور اس کے ڈولتے قدم اور تھکا تھکا وجود دیکھ
کر ساز حیرت سے وہ اسے دیکھتی رہ گئی اکثر اس پر ترس اتا تھا کہنے کو وہ اس
وقت اپ سے یعنی تایا جان سے نفرت کرتا تھا ان کی نا ہی عزت کرتا تھا نہ
ہی ان سے کبھی محبت سے بات کی لیکن ان کے لیے وہ ایسے پھر رہا تھا کہ
شاید ان کا سگا بیٹا بھی یہ حق ادا نہ کر پاتا اور وہ ان کے بڑے بیٹا ہونے کا حق
ادا کر رہا تھا صرف اس لیے اور صرف یہ جاننے کے لیے کہ کیا وہ ٹھیک ہے
خاموشی سے اسے دیکھتی رہی جبکہ وہ اندر ایا ہلکا سا مسکرایا سرخ انکھیں
مزاج میں نشہ اسے دیکھنے لگا میرے دل کے چین سوری اس نے معذرت
کی لہجہ لڑکھڑایا سا س کچھ نہیں بولی اپ کے لیے کھانا لگا دوں اس کا سوال
تھا انداز میں ناراضگی تھی عمر جانتا تھا وہ کس وجہ سے ناراض ہے اس نے
نفی میں سر ہلایا اور سیدھا کمرے میں چلا گیا ساز اسے نیچے سے ہی دیکھنے لگی
پھر اس نے گھڑی کی جانب دیکھا تقریبا 12 بجے کا وقت ہے اتنی دیر سے
انے کے باوجود بھی وہ سیدھا اوپر چلا گیا تھا اور اس نے ایک بار پھر شراب پی

تھی لیکن پھر بھی وہ اسے چھوڑ نہیں سکتی تھی اس کے پیچھے پیچھے اوپر ائی

کھڑکی کا وہ پاس کھڑا کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا ہوا ٹھنڈی چل رہی تھی

فروری کا مہینہ تھا اس نے ایک لمبا سانس کھینچا اس کے سانس میں بڑی

بیزاری تھی جیسے ہر چیز سے بیزار ہو گیا ہوں ساز نے اس کی شانے پر ہاتھ

رکھا آپ پریشان نہ ہو جان جلدی مل جائیں گے

تمہیں پتہ جب میں بہت چھوٹا سا تھا سکول جاتا تھا ایک بار سکول سے ایا تو مام

نے بتایا کہ گھر پر حلال کھانے کے لیے کچھ نہیں اس نے ساز کی طرف

دیکھا ساس کی انکھوں میں رنگی سے اتری اس کی بات کو لے کر اس وقت

وہ بات سمجھ نہیں ائی کہ حلال کیا میں نے کہا بھوک لگی ہے انہوں نے کہا

تمہارا باپ غائب ہے اٹھ نو سال کے بچے سے ایسی باتیں کر رہی تھی وہ

سمجھ تو کچھ نہیں ارہا تھا لیکن ذہن کی سکرین پر ہمیشہ ہر یاد نقش رہ گئ اج پھر

وہ غائب ہے اور جب تب بھی وہ ایک ماہ ہمارے پاس نہیں ائے موم نے

اپنے حرام کمائی کھلانا شروع کر دی تو تب بھی میں نے انہیں یاد کیا تھا دیکھتے

دیکھتے ساز کی انکھیں انسو سے لبریز ہو گی آپ بہت محبت کرتے ہیں تایا جان سے بھی اور نازانٹی سے بھی اور اتنی شدت سے نفرت کرتے ہیں وہ سمجھ نہیں اتا عمر کہ کیا ہے یہ سب ۔۔۔

تم کیوں پریشان ہو رہی ہو یہ ساری پریشانی اور فکرے میری ہیں تمہاری ٹینشن کی بات نہیں ہے ہنی تمہاری تو ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے تمہیں تو مسکرانا چاہیے دل بہلانا چاہیے تم تو میرا گلاب ہو ساز نے نفی میں سر ہلایا ہم مل کر ڈھونڈتے ہیں تایا جان کو وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی لو جی چونٹی ڈھونڈی گئی اب اشفاق صاحب اور اپنی مسکراہٹ دوائی ساز نے ذرا خفگی سے اس کی طرف دیکھا اور جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی

عمر نے گھیرہ سانس بھرا اور تھکا سا ساز کی گود میں سر رکھ گیا۔۔

ایک سوال کروں تم سے " اسکی بات پر ساز نے اسکے بالوں میں انگلیاں چلائیں اور گردن ہلائی

ایک بیٹے کا حق یہ ہی ہوتا ہے جو میں ادا کر رہا ہوں " وہ بولا تو ساز نے سر ہلایا

"آپ بہت اچھے ہیں عمر

نہیں میں اپنی تعریف نہیں سننا چاہتا صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ایک بیٹے کا حق یہ ہی بنتا ہے کہ اسکا باپ بیٹھے بیٹھائے کہاں غائب ہو گیا اور وہ پورے شہر میں اس آدمی کو ڈھونڈ رہا ہے جو اس سے اتنی نفرت کرتا ہے کہ اسے مار بھی دے "اپ بہت اچھے بیٹے ہیں میں نے کہا نا میری تعریف نہ کرو وہ بیزاری سے اس کی جانب دیکھ رہا ہیں ساز خاموش ہو گئ تمہیں پتہ ہے مجھے اپنے اپ سے اتنی نفرت ہے اتنی نفرت ہے کہ کسی دن مجھے ایسا لگتا ہے میں اپنے اپ کو خود ہی مار دوں گا اتنا سب کچھ برداشت کرنے کے لیے بڑا جذبہ چاہیے میرے پاس اتنا بڑا دل کبھی تھا ہی نہیں چھوٹے سے دل کا عجیب سا عمر تھا سب نے مل کر عمر خیام بنا دیا پینے پلانے کی عادت دوستوں نے ڈال دی محبت کی عادت تم نے ڈال دی انتظار ماں باپ نے کروا دیا اب لگتا ہے کوئی بھی بات سینے کے ارپار ہو جائے اور اس دن سانس سے رک باتیں کر رہے ہیں اس نے غصے سے اس کی جانب دیکھا جائیں گے عمر کیسی

میرے پاس اپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے .جی ٹھیک ہے اپ کے پاس ہزاروں لوگ ہیں جن سے اپ کو ہزاروں شکوے ہیں میرے پاس کوئی نہیں ہے اپ کے علاوہ اپ کیسی باتیں کر رہے ہیں اپ مجھے چھوڑ کے چلے جائیں گے اپ نے اپ نے یہ سوچا بھی کیوں وہ ایک دم ہی حد سے اکڑ گئی اور اس کو دور کر کے جبکہ روتے ہوئے بستر سے اتر گئی سب کا خیال ہے سب کی باتیں اپ کو تکلیف دے سکتی ہیں اور مجھے میرا کیا ہے میرے بارے میں نہ پہلے کسی نے سوچا اور نہ ہی کوئی اپ سوچ رہے ہو مجھے پہلے کسی کی بھی پرواہ نہیں تھی لیکن اب اسے مڑ کر اس کی جانب دیکھا اپ کے ساتھ ساتھ مر جاؤں گی اور انہیں باتوں کو تو اس کی انہیں باتوں پہ تو عمر کا دل بار بار اس کے اوپر اتا تھا فخر سے اس کی جانب دیکھتا لاڈ سے اس کے چہرے کو اپنی دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا اس کے انسوؤں کو چن بس یہی تمہاری باتیں ہوں جس نے مجھے تمہارے پلو سے گیا جان عمر

باندھ دیا تمہارے پاس سے عمر کہیں نہیں جاتا مسکرا کر اس کی جانب دیکھتا وہ اس کی شکوہ بھری نگاہوں پر پیار کر گیا

وہ تلخ باتیں ہیں اپ نہ سوچیں" ساز نے اسکی پیشانی پر سے گھنے بال ہٹائے

ہاں مجھے نہیں سوچنا چاہیے لیکن میں پھر بھی فکر مند ہو رہا ہوں معلوم نہیں کیوں" وہ بولا اور گھیرہ سانس بھر کر آنکھیں بند کر گیا اور اسے سینے سے لگا لیا جبکہ ساز نے اسے دوبارہ لیٹا دیا۔۔۔

آپ بہت تھک گئے ہیں عمر" اسکی آنکھوں کے پردوں پر آرام سے اہستگی سے اپنی انگلی چلانے لگی۔۔

تم مجھ سے محبت کرتی ہو" اسنے معصومیت سے اپنا سر ہلا دیا۔ جبکہ مسکراہٹ لبوں میں تھی۔

میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں" اسنے ساز کی گردن میں بازو ڈالا اور اسے اپنے چہرے پر جھکا لیا یہاں تک کے اسکے تپش سے بھرپور سانسیں ساز کے چہرے سے ٹکراتی اسکے دل کی دھڑکنوں کو دھڑکا رہیں تھیں۔

وہ مسکرا رہا تھا وہ لبوں کو دانتوں میں دبا رہی تھی اور عمر نے اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی مدد سے اسکے دانتوں کی بے رحم گرفت سے آزاد کیا اور ہلکا سا پیار کرتا وہ ساز کے سرخ چہرے کو پیار سے دیکھنے لگا

اچانک اسکا موبائل بجنے لگا تھا

دیکھو کس کی کال ہے" وہ سکون سے انکھیں بند کرتا بولا

میں بات کروں" وہ کچھ آکسائیڈ سی لگی

ہمم" عمر اسے متجسس سا دیکھنے لگا وہ کال اٹھا کر سلام کر رہی تھی جبکہ یہ آوٹ آف کنٹری سے کال تھی۔۔۔

Excuse me ... is there umer khyam????

ساز نے موبائل کان سے ہٹا کر اسے دیکھا جبکہ عمر نے اسے بات کرنے کا کہا

No his wife "

وہ بولی تو عمر نے بے آواز تالی بجائ تھی

Oky mam his brandy is ready and on the way kindly send us further payments .. thank you.

سازنے عمر کی جانب دیکھااور عمر نے اس سے موبائل اچک لیااور کتنی مستعدی سے وہ بات کر رہا تھاانگلش میں اور تقریبا پانچ سات منٹ بات کر کے اسنے موبائل بند کیا

یہ برینڈی شراب ہے نہ "اسنے جاننا چاہا۔

آآ۔۔۔"عمر کچھ سوچنے لگا

سعودنے مہنگائی ہے

جھوٹ آپ نے پینی ہے نہ آپ اپ مجھے لگااپ نے پینا چھوڑدی ہے لیکن آپ۔۔کے پاس تو ختم ہو گئ تھی آپ نے مزیدار منگایا ہے کتنی بڑے چیئر " ہیں اپ ٹھیک ہے اب اس برینڈی کے ساتھ ہی رہیے گا

ہے نوٹنکی روکو یہیں" وہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی کہ وہ روکتا اٹھا مگر وہ بولتی بولتی آگے چلی گئی اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

عمر اسکے پیچھے پیچھے گیا اور جلدی سے اسے پیچھے سے ہی اٹھا لیا جبکہ ساز۔ چلانے لگی

" عمر چھوڑو مجھے۔۔۔ عمر آپ مجھے چھوڑیں۔۔

نہیں یار سچ میں یہ بہت پہلے آرڈر کیا تھا پھر اب ریڈی ہو گیا ہے "تو پیمینٹس مانگ رہے ہیں وہ تو اجائے میں تو غریبوں میں بانٹوں گا تمھاری قسم" وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ گیا

جبکہ ساز نے اسے دیکھا

چلو ٹھیک ہے آپ نے اب ایک بوند بھی پی تو میں مر جاوں گی یاد رکھیے گا

" اور یہ غریبوں میں بانٹنے کا کیا مطلب ہے

عمر جیسے پچھتانے لگا تھا وہ کیوں اسکے سر پر ہاتھ رکھ گیا جبکہ ساز آنکھیں مٹکاتی مزے سے وہاں سے۔۔ کچن کی جانب بڑھ گئی۔

تم بہت چالاک ہو" وہ بولا اور اسے بانہوں میں بھر گیا جبکہ دوسری طرف ساز کی گردن پر جھکتا وہ ساز کی گردن پر ایک حسین سا نشان بناتا اسکے۔ کان کے قریب پیار کرتا وہ اسکے گالوں پر آیا اور ساز کو ایکدم دیوار سے لگا دیا۔

عم۔۔ عمر" وہ بولنا چاہتی تھی کہ اسکے گلے سے دوپٹہ کھینچ کر عمر نے وہیں پھینکا اور اسے پیار کرتا کمرے کی جانب بڑھنے لگا اور ساز پیچھے قدم اٹھانے لگی جبکہ عمر نے اسکے بازو اپنی گردن میں حائل کیے اسے زمین سے اٹھاتا وہ اسے۔۔ کمرے کے اندر آگیا اور اس سمیت بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔

ائی لو یو۔۔ لو یو ڈکریسی وائبز وہ مدہوشی میں بولتا اسکے اوسان خطا کر گیا تھا جبکہ۔۔ دوسری طرف ساز اسکی محبت پر آنکھ بند کر کے بھی اعتبار کر گئی تھی کیونکہ وہ دنیا کا واحد شخص تھا جس کے لیے اسکا دل بہت بے چین رہتا تھا ہر وقت اسے کسی بھی مستقبل کی تکلیف سے بچا لینا چاہتا تھا۔۔

بدر کافی فکر مند تھا اس نے اس وقت سوہا سے کافی لڑائی بھی کی تھی کہ وہ یہ بات سیدھا عمر کو کیوں نہیں بتا رہی جبکہ سوہا نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے اور اسے روکا کہ عمر کو مزید کسی تکلیف کا شکار نہ کرو جبکہ بدر غصے سے بھنا ہی گیا وہ بچہ نہیں ہے اور جو کچھ تم سب مل کر اس کے ساتھ کر رہے ہو یہ سب کچھ اسے زیادہ تکلیف دے گا بانسبت اس کے کہ اسے وقت سے پہلے ہی سب بتا دیا جائے وہ بے وقوف نہیں ہے اس سے تم لوگ بے وقوف کیوں بنا رہے ہو اور وہ شاہنواز بدر نے جیسے اس کا نام بھی دانتوں میں کچل ڈالا اگر یہ حقیقت ہے شاہنواز تعلق ناز سے ہے تو پھر تو تایا جان سچے ہیں نازانٹی اتنی گندی عورت تھی

ہم سچائی نہیں جانتے اور ہم کسی کو یہ نہیں کہہ سکتے سوہا نے اختلاف کیا جانے دو ایسی عورتوں کا انجام پھر یہی ہوتا ہے بلاوجہ اس عورت پر ہم نے ترس کھایا بدر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ بدگمانی کی فضا بڑھ گئی تھی سوہا پریشان سی ہو گئی کہ وہ واقعی سچ بول رہا ہے کیا نازانٹی کے ساتھ جو کچھ بھی

ہوا وہ صحیح ہوا تھا یہ پھر وہی سچ ہے جو تایا جان کہتے ہیں اس نے بامشکل بدر کو روکا تھا کہ وہ عمر کو کچھ نہ بتائے وہ رک بھی گیا تھا لیکن صرف یہ کہہ کر کہ جس دن بھی عمر نے اس سے سوال کیا اور کچھ بھی جاننے کی کوشش کی تو وہ ساری سچائی اس کے سامنے کھول کر رکھ دے گا کیونکہ اس میں اس کی خیر خواہی نہیں کہ اس سے سب کچھ چھپا کر اسے بے وقوف بنایا جائے سوہا کافی پریشان تھی وہ چاہتی تھی وہ ساز سے رابطہ کرے اسے بتائے کہ بدر سب جان گیا رفتہ رفتہ کسی اگ کی طرح یہ بات پھیل رہی تھی اور گردش صرف عمر کے گرد تھی وہ جانتی تھی شاہنواز عمر تک اس بات کو پہنچنے نہیں دے گا جبکہ دوسری طرف بدر کے دل میں یہ شک مستند ہو گیا تھا کہ اگر شاہنواز اور ناز کا کوئی تعلق ہے تو اس وقت اشفاق شاہنواز کے پاس ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گلشن بائی کی حالت روز بروز خراب ہوتی جا رہی تھی سوہا کو اس نے پیغام بھجوادیا تھا لیکن اس کی طرف سے کوئی بھی رسپانس نہیں آیا تھا تبھی مجبور ہو کر گلشن بائی نے ایک خط عمر خیام کے گھر پہنچوادیا وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ خط کتنوں کی زندگی بدل دے گا جیسے طوفان لے ائے گا ہو بھی سکتا ہے محبت کرنے والوں کو دور کر دے عمر گھر سے جا چکا تھا سازروز کی طرح اس کے جانے کے بعد اس کی چیزوں کو اٹھا رہی تھی وہ کسی بچے کی طرح تیار ہوتا تھا ہر چیز کو اٹھا کر دوسری چیز کے اوپر پھینک دیتا اور پھر بھی اسے وہ چیز جس کی اسے طلب ہوتی وہ نہیں ملتی تھی ان کے گھر میں کوئی ملازمہ نہیں تھی وہ انہیں کاموں میں مصروف تھی کہ اچانک ہی عمر دوبارہ آدھمکا

تم کتنی بڑی بے وقوف ہو تم نے مجھے موبائل بھی نہیں دیا وہ سائیڈ ٹیبل پر سے موبائل اٹھا کر اسے دیکھتا ہوا بولا

اب اس میں میری بے وقوفی کی کیا بات ہے اپ خود بھول کر گئے ہیں وہ حیرانگی سے اس کی جانب دیکھتی ہوئی بولی جبکہ عمر اس کے قریب ایا اس

کے گالوں کو کھینچا اور اس کی پیشانی پر پیار کر کے باہر نکلا جلدی جلدی دھڑا دھڑ سیڑھیاں اترا اور سیدھا سامنے کی جانب چلنے لگا جب کہ چوکیدار کو وہ دیکھ سکتا تھا کہ وہ اسی کی طرف ارہا تھا

عمر بابا چوکیدار نے اس کو روکا ابھی نہیں ابھی مجھے جلدی ہے مجھے جانا ہے اس نے موبائل پاکٹ میں ڈالا اور چابی گاڑی میں گھمائی لیکن صاحب یہ کوئی خط ایا ہے سازبی بی کے لیے وہ بولا اور شانے اچکا کر اندر کی جانب جانے لگا کہ عمر نے اپنے گاگلز کو نیچے کیا اور اس کی جانب دیکھا ماتھے پر ایک دو بل نمایاں ہوئے اور اس نے گاڑی کی کھڑکی سے سر باہر نکالا لاؤ مجھے دو اس نے وہ خط چوکیدار کے ہاتھ سے لے لیا خط کا لفافہ کھولا جس کے اندر ایک سفید کاغذ تھا

اور اس سفید کاغذ پر تین سطریں تحریر تھیں

میری زندگی کا مجھے بھروسہ نہیں ہے ناز کے حقیقت اگر تم میں سے " کوئی بھی جاننا چاہتا ہے تو میرے مرنے سے پہلے اجاؤ شاہنواز اور ناز کا آپس

میں کیا تعلق تھا یہ جاننا شاید تمہارے لیے بہت ضروری ہے ساز میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں اس سے پہلے سانسیں ساتھ چھوڑ جائیں میرے پاس اجاؤ "

گلشن بائی۔۔۔۔

عمر اس کاغذ کو غور سے دیکھنے لگا ایسے جیسے ان تحریروں پر اپنی ماں کے نام کے ساتھ شاہ نواز کے نام کو دوبارہ پڑھنا چاہ رہا ہو جیسے یہ نام اس کے نام کے ساتھ نہ ہو اور وہ غلط نام دیکھ رہا ہو جیسے اسے کچھ اور نظر ارہا ہو اور وہ پڑھ کچھ اور رہا ہو اس نے ایک لمبا سانس کھینچا پیشانی پر موجود بلوں میں اور اضافہ ہو گیا

سامنے سے ساز آرہی تھی اس نے ساز کی جانب نگاہ اٹھائی اپ ابھی تک یہیں ہیں اپ نے کہا تھا اپ کو جلدی ہے

خیریت اپ یہاں کیوں کھڑے ہیں اپ کو کوئی چیز چاہیے اس نے لاتعداد سوال کرتے ہو اس کی جانب قدم اٹھائے عمر چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر

اس نے گاڑی کو ریورس گیر پر لگایا اور اپنے گوگلز کو اوپر کیا وہ گاڑی کو زن سے اگے بڑھا گیا ساز اس کی خیر و عافیت کی دعا کرتی چوکیدار سے دروازے کو بند کرنے کا کہہ کر اندر کی جانب جانے لگی

بی بی جی اپ کے نام کوئی خط ایا تھا چوکیدار نے شاید اس کو بتانا مناسب سمجھا تھا

خط میرے نام کس لیے کیوں کس کا خط تھا ساز کے کئی سوال تھے

معلوم نہیں عمر بابا نے وہ خط مانگا اور اس کو اپنے پاس ہی رکھ لیا علم نہیں جی کون تھا کوئی اجنبی سا مرد تھا اپ کے لیے خط دے کر گیا تھا ساز پریشانی سے اس کی شکل دیکھنے لگی کون مرد وہ پریشانی سے سوچنے لگی چوکیدار چلا گیا جب کہ ساز کا دل بری طرح گھبراہٹ کا شکار ہو گیا دوسری طرف عمر اس خط کے اوپر اپنی ماں کے نام کے ساتھ شاہنواز کے نام کو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا جیسے جاننے کی کوشش کر نا چاہ رہا ہو کہ یہ دو نام ایک ساتھ کس طرح لیکن اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اور جواب دینے کے لیے ابھی ایک

شخص زندہ تھا جس نے یہ سوال اٹھایا تھا اسی کے پاس جا رہا تھا وہ اسے یاد تھا ایک پرانی بھولی بسری سی یاد کہ ایک بار وہ اس کوٹھے پر گیا تھا گلشن بائی سے بھی ملا تھا اور جو ایک بار وہ اس کوٹھے پر گیا تھا تو اس ایک ہی باری میں اس کے بعد وہ کبھی نے وہاں کے لوگوں کو توبہ کرنے پر مجبور کر دیا تھا اور اس اس جگہ پر نہیں گیا جبکہ ان لوگوں سے اس کی ماں کے جاننے والوں سے اسے سخت نفرت تھی جب وہ اس کی ماں کی میت پر بیٹھے بلبلا بلبلا کر رو رہے تھے تب بھی اس نے انہیں ایسے ہی بازاریت سے دیکھا تھا جیسے وہ اپنی ماں سمیت ہر شخص سے بیگانہ ہو لیکن اج وہ اسی جانب جا رہا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی گاڑی اس خط پر لکھے دو ناموں کے سوال کو لے کر گلشن بائی کی جانب بڑی تیزی سے بڑھ رہا تھا

بلیک شرٹ اور بلیک پینٹ میں گریبان چاک کیے وہ دو سیڑھی چڑھا دماغ میں جیسے ماضی گھوم سا گیا اسے کئی لڑکیوں نے بڑی للچائی ہوئی نگاہوں سے

دیکھا تھا جبکہ وہ اپنے اعصابوں پر کنڑول کرتا وہ اندر بڑھا سامنے تخت پر بیٹھی عورت ایک دم کھڑی ہو گئی

عمر۔۔۔اس کے لب پھڑ پھڑائے وہ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی عمر نے ادھر دیکھا ادھر دیکھا کون ہے گلشن بائی آواز میں سختی تھی لہجے میں لچک نہیں تھی ایک روعب سا تھا جب کہ وہ عورت اس عمر کو جانتی تھی جو یہاں سے بھاگتا تھا جب نازا اسے یہاں لے کر آئی تھی تو اسے اس کوٹھے کے سب سے خوبصورت کمرے میں بٹھایا گیا جہاں گھنگرو کا شور اسکے کانوں میں سنائی نہ دے۔۔وہ ہر وقت اس کے پاس بیٹھی رہتی اور جب اپنے کام کے لیے اٹھتی تو کتنی ہی کوشش نہ کرتی کہ عمر اس وقت سو جائے لیکن عمر بچپن سے ہی کافی ضدی تھا اور اج بھی اس کی انکھوں میں وہ ضد دیکھ سکتی تھی ان کی انکھوں میں اس کے لیے نرمی سی اتر گئی

شوکت انہوں نے بلند آواز میں ایک ادمی کو بلایا سیاہی مائل وہ شخص مناسب جسم قد و قامت کا عمر کے پاس ایا وہ بھی عمر کو جانتا تھا یہاں پر کون

نہیں تھا جو عمر خیام سے ناواقف تھا جو نہیں جانتا تھا کہ عمر خیام ناز کا بیٹا اس کوٹھے کی رونق کا بیٹا تھا جس کے گھنگرو کی تھاپ کتنوں کو گھنٹوں گھنٹوں اس کوٹھے پر بٹھائے رکھتی تھی عمر جیسے سانس روکے کھڑے تھا اس نے اس ادمی کی جانب دیکھا اس عورت نے اسے گلشن بائی تک پہنچانے کے لیے کہا وہ ادمی عمر کی جانب ہاتھ بڑھا کر اسے اگے جانے کے لیے کہنے لگا عمر اگے کی طرف قدم اٹھاتے سیڑھیاں تیزی سے چلتا اوپر چڑھ رہا تھا معلوم نہیں کیوں جیسے جیسے وہ اوپر چڑھ رہا تھا دل گھٹ سا رہا تھا فی الحال تو دماغ میں کچھ نہیں تھا یہ دو نام ایک ساتھ کیسے تھے کیوں تھے وہ یہ ضرور جاننا چاہتا تھا لیکن فی الحال کچھ ایسی سوچ نہیں تھی اس نے اپنے گو گلز اتارے بالوں میں ہاتھ پھیرا یہ کوٹھا تھا یہاں ہر جگہ دلکشی تھی لیکن اسے کبھی دلچسپی نہیں ہوئی تھی ہوتی کیسے اس کی زندگی میں معلوم نہیں کس نیکی کا پھل ساز کی صورت میں موجود تھا وہ جانتا تھا تو اس نے اج تک کوئی نیکی نہیں کی اس نے کوئی اچھا کام نہیں کیا اس نے کسی کے ساتھ بھلائی بھی

نہیں کی تھی لیکن پھر بھی ساز اسے ملی تھی پھر اسے کسی میں دلچسپی کیسے ہوتی دروازہ کھلا وہ اندر بڑھا اس عورت کو جانتا تھا جو بستر پہ پڑی کراہ رہی تھی اس کے ہائے ہائے کی اواز بھی عمر کیے اعصابوں پر یا اس کے دل پر کوئی نرمی نہیں ڈال سکی یہاں اگر کوئی بیمار ہو کر مرتا تھا یا پھر جیسے بھی بھی شاید یہاں کی کسی عورت پر ترس کھانا بے وقوفی تھی اس نے سائیڈ پر پڑی ایک کرسی اٹھائی کرسی کو بیڈ کے سامنے رکھا اور ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر گلشن بائی نے کی جانب دیکھنے لگا جو عمر کو دیکھتے ہی زور زور سے رونے لگی تھی اس عمر کی جانب ہاتھ بڑھایا وہ انھیں جانتا تھا اس صورت کو اکثر اس کی ماں کے ساتھ ہوتی تھی عمر پاؤں ہلانے لگا ساتھ اسے دیکھ رہا تھا البتہ اسکا ہاتھ نہیں پکڑا تھا ساز کو کیسے جانتی ہو۔۔۔

یہ اس کا پہلا سوال تھا گلشن نے ذرا انکھیں پھیلا کر اس کی جانب دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی ہے اس کے انسو رک گئے اس

نے اٹھنے کی کوشش کی اس کے پہلو میں کھڑی دو لڑکیوں نے اسے اٹھا کر بٹھایا اس کے پیچھے تکیہ لگایا عمر یہ سب تماشہ دیکھ رہا تھا

میں نے پوچھا میری بیوی کو کیسے جانتی ہو" لہجے میں حقارت تھی اسکے اس کے نام پر یہ خط میرے گھر میں کیسے ایا" اسنے وہ خط اسکے منہ پر دے مارا وہ اتنی ہی نفرت کرتا تھا یہاں کے لوگوں سے۔۔۔

گلشن بائی چند لمحے اسے دیکھتی رہی اس نے اپنے گال صاف کیے سب کو سانپ سونگھ گیا تھا کوئی ایک لفظ بھی نہیں بول رہا تھا جبکہ گلشن بائی سر جھکا گئی تھی

ناز کے بارے میں پوچھنے آئی تھی تمھاری بیوی" عمر کے لیے یہ پہلا دھچکا تھا

اس نے چیئر پر اپنی کہونی ٹکائی تقریباوزن اس پر دے کر انکھیں سکیڑتا گلشن بائی کو دیکھ رہا تھا

مجھ سے جھوٹ نہ بولنا" اس نے جیسے ان کی بات پر یقین نہ کیا

اس طرح مرگ پر پڑ کر بھی اگر میں تم سے جھوٹ بولوں گی" تھکی تھکی نظروں سے اسکی طرف دیکھتے وہ رونے لگی

عمر کی برداشت سے باہر سا ہو بے چین ہو کر پہلو بدلا کھڑا ہو گیا دو قدم چل کر بالوں میں ہاتھ پھیرا اور پھر چیئر کھینچ کر اسکے آگے بیٹھ گیا

کیوں کیا مطلب" وہ سمجھا ہی نہیں تھا سازا اسکی ماں کے بارے میں جاننے کے لیے کوٹھے چل آئی اسکو بنا بتائے کیوں" اسکے اندر تپش سی اٹھ رہی تھی جو اسکے دل کو جلا رہی تھی۔۔

گلشن بائی نے اپنا کانپتا ہاتھ اسکے چہرے پر رکھا عمر نے انکا ہاتھ دور نہ کیا وہ جس کیفیت میں رفتہ رفتہ مبتلا ہو رہا تھا اس سے خود گھبرا رہا تھا اگلا سوال وہ کرنا نہیں چاہتا تھا

۔۔لیکن گلشن بائی بے ساختہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور عمر انھیں دیکھنے لگا دانت پر دانت چڑھا لیے

وہ تم سے بہت محبت کرتی تھی میرے بچے اسنے ایک ایک سانس تمھارے لیے گزار دی۔۔ بس یہ کہتے کہتے مر گی کہ عمر کو تنہا نہ چھوڑنا میرے عمر کا خیال رکھنا آخری وقتوں بھی تمھارے لیے فکر مند رہی تھی۔۔۔

وہ ہچکیاں بھر رہی تھی عمر انکی جانب دیکھ رہا تھا

بہت بد نصیب تھی بہت بد نصیب۔۔ "گلشن بائ نے جیسے پچھتاتے ہوئے پیشانی پیپٹ ڈالی عمر کا دم سا گھٹنے لگا وہ سانس بھر کر سیدھا ہوا انکا ہاتھ ہٹا دیا

میں یہاں سے صرف اپنی بیوی کا پوچھ رہا ہوں۔

نہیں عمر تم اپنی بیوی کا نہیں شاہنواز کا نام اپنی ماں کے ساتھ کیوں ہے

" دیکھنے آئے ہو

سننے آئے ہو کہ یہ نام اس نام کے کیوں ہے "وہ بولیں مسلسل انسو صاف کر رہی تھی

عمر کی انکھیں پھیل گی ٔسانس جیسے حلق میں ہی پھنس گیا وہ گلشن بائ کی جانب دیکھنے لگا جو سہارے سے اٹھی تھی۔

اور کانپتی کانپتی ایک الماری کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور اسنے ۔۔اس الماری

سے ایک پرانا بوسیدہ البم اور ایک ڈائری نکالی تھی

عمر اس کالی ڈائری کو دیکھ ساکت ہو گیا دل کیا اٹھ کر بھاگ جائے۔۔۔

بھاگنے کا دل تھا

بلکل ننھے بچے کیطرح چھپ جانے کا دل تھا اسکا لیکن وہ چھپ نہیں سکتا تھا

اسنے وہ ڈائری دیکھی اور اس ڈائری سے ہی جیسے کہانی زندگی کی بندھی تھی

۔۔

وہ خاموشی سے اس ڈائری کو دیکھتا رہا اور وہ اسکے پاس کر بیٹھ گئیں انسو تھے

کہ تھم ہی نہیں رہے تھے انکے اور وہ بار بار عمر کے چہرے پر ہاتھ رکھ رہیں

تھیں

تمھارا خیال رکھنے کا کہہ گئ تھی اور دیکھو۔۔۔ تمھیں ایک تکلیف دہ باب

زندگی کا سنانے بیٹھ رہی ہوں" وہ بولیں اور پھر جیسے چار و اور خاموشی چھا گئ

۔۔۔

انھوں نے بیماری کی وجہ سے اور بڑھاپے کی وجہ سے کانپتے ہاتھوں سے اس ڈائری کو کھولا اس میں عمر کی تصویر تھی

جس پر میری زندگی لکھا تھا۔۔ گلشن زاروں قطار رونے لگی

عمر اس تصویر کو دیکھنے لگا۔۔۔

مجھ سے ہمیشہ خفا رہے عمر تم۔۔ خدا کی قسم تمھاری ماں کا وجود ساری عمر جہنم کی آگ میں جلتا رہے گا۔۔ کیونکہ وہ گنہگار ہے قصوروار ہے تمھاری ۔۔ تمھاری اس معصوم دل کی جس نے بڑی کم عمری میں شدتیں سہیں میرے بیٹے مجھ سے نفرت نہ کرنا۔۔ تمھاری ماں تم سے بہت محبت کرتی تھی بہت۔۔۔۔ اس تصویر کے پیچھے لکھا تحریر کو پڑھ کر اسنے اس ڈائری کی جانب دیکھا جسے گلشن نے بند کر دیا۔

ایک طویل سانس کھینچا اور عمر کی جانب دیکھا

بتاؤ سننے کا سب جاننے کا حوصلہ لیے بیٹھے ہو " گلشن کے الفاظوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا اسپر اسنے بس گاگلز لگائے اور اسکی جانب دیکھا

سنائیں" کافی مدھم آواز میں بولا تھا

گلشن نے آنسو صاف کرے کے سر ہلا دیا

نگینہ بائی کی بیٹی ناز کورنگی کے کوٹھے کی رونق تھی نگینہ بھائی نے ہمیشہ اسے کسی آبگینے کی طرح چھپا کر رکھا ہوا تھا۔۔ ناجائز اولاد تھی لیکن اتنا نور شاید نگینہ بائی خود خوفزدہ تھی اسکے حسن سے اسنے ہمیشہ اسے چھپا کر رکھا لیکن وہ کوٹھا چلا رہی تھی اسکے اٹھارہ سال کے ہونے کی منتظر تھی اٹھارہ سال کے ہوتے ہی ناز کا مجرا دیکھنے کے لیے معلوم نہیں کہاں کہاں سے لوگ آنے تھے۔۔

ہر دوسرا شخص منتظر تھا اسکے دیدار کو لیکن نگینہ بائی نے کبھی اسکی جھلک تک نہ دیکھائی تھی۔۔۔ دنیا کو وہ ناز سے بہت پیسہ کمانے چاہتی تھی اتنا کہ بس اسکا کوٹھا شہر کا سب سے بڑا کوٹھا بن جائے اور ہوا بھی کچھ ایسا ہی

اٹھارہ سالہ نازان گھنگروں کی تھاپ سے نفرت سی کرتی تھی اسے گھنگروں کا شور عورتوں کی بے مقصد آوازیں قہقہے اور یہ فضولیات بہت کوفت زدہ لگتی تھی وہ جانتی تھی وہ اپنی ماں کی ناجائز اولاد ہے دکھ اور غم تو بہت تھا جو اسے نڈھال رکھتا لیکن معلوم نہیں کیوں اک کوٹھے والی کی بیٹی ہو کر دل میں خدا کا خوف کیوں تھا وہ اس خوف کے زیر اثر رہتی اور بہت خاموش رہتی۔۔۔

اسکے پاس صرف اسکی ماں آتی تھی آج تک کوٹھے کی کسی عورت نے بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ کمرہ جہاں وہ رہتی تھی بہت بند تھا یہاں سے نہ باہر جھانک سکتے تھے اور نہ اندر کوئی ہوا بھی آتی تھی۔۔ وہ اسی کمرے میں اپنی زندگی کہ اٹھارہ سال پورے کر کے جب اگلی صبح اسنے انکھ کھولی تو سامنے ہی اپنی ماں کو دیکھ کر اٹھ بیٹھی آبشار کیطرح سے بہتے بال وہ اپنی بڑی بڑی بادامی آنکھوں سے انھیں معصومیت سے تکنے لگی

" آج اٹھارہ کی ہو گئی ہے تو تجھے یاد ہے نہ سب

مائی" اسنے نہایت معصومیت سے کہا تھا۔
ہمممم۔" اسکے بال سنوارتی وہ بولیں

" مجھے ناچ گانا نہیں پسند

اسکی بات پر وہ ہنس پڑی بیوقوف لڑکی کوٹھے والی کی اولاد یے باتیں کیا کر

رہی ہے جب تو ناچے گی نہ تو پھر دیکھ کہ کروڑوں لوٹا کر جائیں گے مرد

یہاں" اسنے کہا جبکہ ناز کی آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔
" مائی مجھے نہیں پسند

تجھ سے تیری پسند نہیں پوچھی کسی نے بھی" سختی سے وہ بولی اور۔۔اسے

اٹھنے کا کہا۔

ناز اٹھی اور وہ اسکے بال سنوارنے لگی

" مائی اگر ایسا ہو کہ میری جگہ کوئی اور

چپ" ایکدم بال کھینچ کر سختی سے بولتی وہ اسکی چیخیں نکلوا گئی

جتنا کہا ہے اتنا ہی کرنا ہے تونے" وہ برہمی سے بولی تو وہ سہم کر سر ہلا گئ

ہاں زیادہ چوں چراں نہیں کرتے آج تو میں بہت خوش ہوں تجھے اپنے

" ہاتھوں سے سجاؤ گی چل نہالے

میں خود نہالوں گی" وہ بولی تھی مگر وہ روکیں نہیں اور اسے پھولوں کے

پانی سے نہلا یا تھا۔

اسکے بالوں کو خشک کرتی اسکے چمکتے دھڑکتے وجود کو تولیہ میں چھپا دیکھ وہ

بس یہ سوچ رہی تھی کہ جب یہ حسن کسی بستر پر جائے گا اس روز اسکے کوٹھا

پر سونے کی برسات ہو جائے گی۔

وہ سوچ رہی تھی ناز نگاہ جھکائے بیٹھی تھی۔

پورا دن مائی نے اسکے ساتھ گزارا اور پھر اسکا پور پور سجادیا تو ناز کو خود سے

گھن سی ائ۔

وہ یہ کیا بن گئ تھی لیکن مائ کے اگے بولنے کی جرت دل ودماغ میں نہیں

تھی۔

مائی۔۔میں یہ سب نہیں پہنو گی" وہ رونے لگی

نگینہ بائی نے غصے سے ڈنڈا اٹھایا اور اسکے احتجاج پر اسے درخت کی پتلی سی ٹہنی سے بری طرح مارنے لگی ناز کی چیخ نکل رہی تھی مگر وہ آواز آج تک اس شور میں کسی کے کانوں میں نہیں پڑی تھی۔۔۔اور نہ چاہتے ہوئے بھی ۔۔۔ناز کا پہلا مجرا شہر بھر میں تہلکہ مچا گیا۔

ایسا ہنگامہ آرائی ہوئی کہ ہر دوسرا شخص دوسرے شخص پر چڑھ کر اسکا مجرا اسکا حسن دیکھنے کو پہنچ گیا تھا۔

ناز اس رات بہت روئی۔۔اتنا روئی کہ اسنے ٹھان لی وہ اب نہیں ناچے گی وہ یہاں سے بھاگے گی۔

اسکے دماغ میں یہ خیال تو آگیا لیکن بھاگنے کے لیے اسے اس بھول بھلیاں کا علم بھی تو ہوتا وہ کمرے سے نکلی نیچے تک کا بھی سفر نہیں جانتی تھی دیوار سے ٹیک لگائے بچوں کیطرح رودی

تم رو رہی ہو تمھارا مجرا تو شاندار گیا ہے گلشن نے اسکو کہا جبکہ ناز نے اسکا

ہاتھ ہٹایا۔

تم یہ سب نہیں کرنا چاہتی کیا" گلشن کے سوال پر وہ سر ہلا گئی

" تم بہت حسین ہو

مرد تمھارا مول لگا رہے ہیں نیچے "ناز کا سانس تھم گیا

اس کوٹھے پر ایسا مول نہیں لگا آج تک دیوانہ کر دیا ہے سب کو تم نے "

گلشن نے کہا تو ناز اور بھی رو دی۔۔

کیا تھا یہ سب۔۔

" مجھے یہاں سے بھاگنا ہے

شش "گلشن نے انکھیں نکالیں اسکے ان الفاظوں پر وہ سہم ہی گئی

مرنا ہے تم نے یہ باتیں منہ پھاڑ کر کرنے والی نہیں یہ جو تمھاری ماں ہے نہ

" جانور ہے فرعون ہے فرعون

بھاگ رہی تھی شبنم اسکو مار کر اسکی لاش درندوں کے حوالے کر دی وہ بھی نیچ چرا ہے پر۔۔۔ کہ دیکھنے والی آنکھ دیکھ نہ سکے اور کسی کی دوبارہ جرت نہ ہو۔۔۔"

" لیکن وہ ماں ہیں میری

ناجائز اولاد" گلشن نے اسے یاد دلایا وہ رونے لگ گئ

اچھا چپ ہو جاؤ نکال دو گی تمھیں یہاں سے" وہ بولی اور اگلے دن گلشن بائی نے ناز کو کوٹھے سے نکال دیا۔

جاؤ بھاگ جاؤ" اسنے کہا جبکہ وہ کہاں بھاگتی دنیا دیکھی ہی کب تھی اسنے۔۔ وہ بے مقصد چلنے لگی تھی نگینہ نے اسے دو دن کا آرام دیا تھا تبھی وہ نکل گئ تھی۔۔۔

چلتے چلتے کس علاقے میں آئی کچھ نہیں پتہ چلا اور اچانک وہ کسی سے بری طرح ٹکرائی

مسجد کی دہلیز پار کرتے اشفاق نے اس حسن کے مجسمے کو دیکھا اور جیسے وہیں تھم گیا نا دوسرا لفظ بول سکا نہ تیسری بات۔

ناز اسے آنکھیں پٹپٹا کر دیکھنے لگی جبکہ باپ کے خوف سے اشفاق نگاہ پھیر کر دوسری سمت نکل گیا۔۔۔

لیکن ذہن کی سکرین پر وہ مجسمہ حسن چمٹ گئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح وہ دوبارہ فجر کی نماز کے لیے ائے تو وہ مسجد کے باہر بیٹھی تھی اسے دیکھ کر جیسے سن سا ہو جاتا تھا وہ جبکہ دو چار لڑکے ناز کے گرد کھڑے اسے تنگ کر رہے تھے اشفاق اس کے نزدیک ایا اور ان لڑکوں کو اس نے ڈانٹ ڈپٹ کر کے بھگا دیا جبکہ اسنے ناز کی طرف دیکھا ناز کو اس نے گھر جانے کا کہا اپ اپنے گھر چلی جائیں اپ یہاں پر بیٹھی ہیں وہ بولا اور ناز نے اسے بتایا کہ اس کا کوئی گھر نہیں ہے وہ اپنے گھر سے بھاگ کر اگئی اشفاق حیرانگی سے

اسکے چہرے جانب دیکھنے لگا اور ناز اسے بتادیا اپنی معصومت میں کہ اس کی ماں اس سے غلط کام کرواتی ہے جس کی وجہ سے وہ گھر سے بھاگ گئی ہے اب اس کے بعد کوئی سہار کوئی اثرا نہیں ہے اسکے پاس۔ بتاتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔ جو اشفاق کو کافی اچھے لگ رہے تھے۔۔۔ معلوم نہیں کیوں اشفاق نے اسے مسجد کے اندر جانے کے لیے کہا سے پیچھے ایک کمرہ تھا جس میں اس نے ناز کو ٹھہرا دیا اس کمرے کو مسجد باپ کے خوف سے اس نے تالا لگا دیا جبکہ ناز پھر ایک کمرے میں قید ہو گئی تھی یہ قید البتہ بری نہیں لگی تھی اسے۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اب وہ کس کے ہتھے چڑھ گئی ہے تقریبا چار پانچ گھنٹے بعد اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور اشفاق کمرے کے اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں کھانے کی ایک ٹرے تھی جس میں سادہ سا کھانا تھا ایسا کھانا وہ نہیں کھاتی تھی اس نے بہت عیاشی اور ارامی دیکھی تھی سادہ سے کھانے کی ٹرے اس کے اگے رکھی اور اسے کھانے کے لیے کہا میرا نام اشفاق ہے مولوی نظیر دین کا

بیٹا ہوں میں اپ کو یہاں پر زیادہ عرصے نہیں رکھ سکتا یہ مسجد کا کمرہ ہے یہاں پر ابا جی کبھی بھی آ سکتے ہیں تو بہتر ہے کہ جہاں اپ جانا چاہتی ہیں اپ وہاں چلی جائیں وہ سنجیدگی سے بولا جب کہ ناز نے نفی میں سر ہلایا اپ نے لڑکوں سے بچایا یقینا اپ ایک اچھے انسان ہیں میری مدد کریں میں مجھے ان وہ سب نہیں کرنا چاہتی جو میری ماں مجھ سے کرواتی ہے اشفاق ایک بار پھر حیران ہوا کہ ایک ماں اپنی بیٹی سے کیا گندے کام کروا سکتی ہے جبکہ ابھی تک اسے علم نہیں تھا کہ وہ ایک کوٹھا چلانے والی کی بیٹی ہے ان دونوں کے بیچ کافی بحث کا تبادلہ ہوا اور پھر اشفاق کو اس کے حسن نے بھی مائل کر دیا تھا وہ سر ہلا گیا گویا مان گیا ہو اسکی بات اس نے دوبارہ تالا لگایا کیونکہ مغرب کی نماز کا وقت تھا اور باہر نکل ایا تقریبا دو دن وہ اسی مسجد کے کمرے میں رہی اور کسی کو علم نہ ہوا کہ یہاں پہ ایک لڑکی ہے دو دن بعد جب اشفاق بالکل اس کے حسن کے اگے بے بس ہو گیا تو اس نے اپنے باپ سے اس لڑکی کا ذکر کیا اس دن وہ اپنے باپ سے بہت پٹا تھا اور اسکے باقی دو بھائی بھی

سہم گئے جب کہ مولوی نظیر الدین اس لڑکی کو اس کمرے سے نکال کر
گھر لے ائے اس لڑکی سے معلومات لی جو کانپ رہی تھی رو رہی تھی اپنے
کیا میرے بیٹے نے تمہیں یہاں قید کیا اس نے سوال کیا جبکہ ناز نے نفی
میں سر ہلا دیا وہ اس کا محسن تھا اس نے اسے ان لڑکوں سے بچایا تھا اج تک
اس نے صرف مرد کو عورت کی عزت تار کرتے ہوئے دیکھا تھا ایک
عزت دار روپ میں مرد کو دیکھ کر اس کی گرویدہ ہو چکی تھی مولوی نظیر
الدین نے اس سے کئی سوال کیے جس کا جواب اس نے دیا لیکن اب تک
کسی نے اسے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ وہ کہاں سے ائی ہے کس کی بیٹی ہے
بس اس نے یہی بتایا کہ اس کی ماں اسے غلط کاموں پر اکساتی تھی جس کی
وجہ سے وہ گھر سے بھاگ کر آ گئی اور اب اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اشفاق
کے بہت اصرار پر مولوی نظیر الدین ان دونوں کے نکاح کے لیے امادہ ہو
گئے اشفاق بے حد خوش تھا جب کہ دوسری طرف ناز حیران تھی کہ
وہ بھی تو ایک عزت اچانک کیا ہو رہا تھا اسکی زندگی نے یہ کیسا پلٹا کھایا تھا

دار زندگی گزارنے کی جو ہمیشہ سے اپنے دل میں خواہش رکھتی تھی اسے یہ عزت دار زندگی لگی تھی اشفاق نے اسے بتایا تھا کہ وہ مولوی نظیر الدین کا بیٹا تھا اور یہی بات اس کے دل کو بھا گئی تھی کہ وہ ایک مولوی کا بیٹا ہے وہ بھی مسکرا دی اور اس نے بھی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنا نام اس کے نام کے سپرد کر دیا دونوں کا نکاح بہت جلد ہوا اشفاق کی ماں ناز کو کچھ خاص پسند نہیں کرتی تھی لیکن پھر بھی بیٹے کی خاطر وہ خاموش رہی ناز نے اپنی زندگی کے خوبصورت دن اس کے ساتھ گزارے تھے اس سے بہت محبت کرتا تھا وہ اور حقیقت بھی یہی تھی کہ وہ اسے کسی پری کی طرح سنبھال کر رکھتا تھا ہاں ان کے گھر میں کھانے کی قلت تھی دو وقت کی روٹی ہی پوری ہو جاتی تو بڑی بات تھی لیکن اس گھر میں عزت دار ماحول تھا نہ بے غیرتی وہاں پر تھی نہ گھنگرو کی اواز تھی نہ شور شرابہ اور نہ ہی ناچ گانا اس نے نماز سیکھی تھی اور یہ بات اسے جیسے ہواؤں میں لے کر اڑتی تھی اسے ہمیشہ خوف رہتا تھا کہ وہ جہنم میں نہ جائے اب اسے لگتا تھا وہ نماز پڑھنا سیکھ گئی

ہے تو یقینا جنت میں جائے گی وہ جب بھی گھر اتا اسے دیکھتا تو وہ جائے نماز پر
ہوتی اسے دیکھ کر کافی خوش ہوتا تھا کہ وہ اس کے رنگ میں رنگ گئی تھی
اور پھر چند ہی دنوں میں ناز پریگننٹ ہو گئی وہ جیسے ہی پریگننٹ ہوئی اشفاق
کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا وہ اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا اسے دوائیوں کے
ساتھ فروٹس اور بہت اچھی خوراک دینے کی کوشش کی ناز کو یہ سب ایک
خواب سا لگ رہا تھا اسے محسوس ہی نہیں ہوتا تھا یہ کہ وہ 18 سال کہاں
گزار کرائی اور اب پچھلے ایک سال سے وہ ایک ایسے شخص کے ساتھ تھی
جو اس کے لیے جیسے بہت کچھ تھا جیسے ساری زندگی تھا وہ شخص اس کے لیے
اور پھر اس کے وجود میں اس کی پاک اولاد یہ سب جیسے کسی خواب سے کم
تھا وہ ڈاکٹر کے پاس ائے اور وہاں سے نکلتے ہوئے ناز کسی سے بری نہیں
طرح ٹکرائی وہ صرف 15 سالہ لڑکا تھا وہ جس سے ٹکرائی تھی وہ لڑکا اس
سے ساکت نظروں سے دیکھنے لگا جیسے وقت تھم گیا ہو۔ ہر چیز ساکت ہو
گئی ہو۔ جبکہ ناز سنبھل کر سیدھی ہوئی اور اشفاق کی جانب بڑھ گئی اشفاق

غصے سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ پہلا دن تھا جب اشفاق نے اس کے اوپر ہاتھ اٹھایا اسکے لیے مار پیٹ عام بات تھی اسکی ماں اسے کس بڑی طرح مارتی تھی لیکن جس شخص سے ہمیں امید نہ ہو اس کا برا رویہ یہاں تک اس کی ہلکی سی بری نگاہ بھی ہمیں کس طرح جھلسا دیتی ہے اور یہی حال اس کا بھی ہوا تھا اس رات بہت روئی تھی کیونکہ اشفاق نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا جو الفاظ اج تک پھولوں کی طرح نکلتے رہے تھے وہ بہت سخت تھے اس نے اسے یقین دلانا چاہا تھا کہ وہ صرف ایک 15 سالہ لڑکا ہے جب کہ اشفاق اور تقریبا پانچ دن اس سے بات نہ کی ناز کسی نے اسے بہت برا رویہ دیا تھا شخص کے لیے اشفاق کو کھونا نہیں چاہتی تھی کیونکہ اس کے نزدیک وہی بہت اچھا انسان تھا اس نے اس سے معافی مانگی یہ جانے بغیر کہ اس کی انا پر کس قدر تسکین بھری بات ہے یہ کہ وہ ایک عورت کو اپنے اگے جھکا رہا تھا وہ بھی حسن کی دیوی کو اس نے اسے معاف تو کر دیا لیکن رویہ سخت رہا ناز اس کے سارے کام کرتی وہ اب سارے کام سیکھ گئ تھی وہ سب بناز کے

ساتھ نارمل رویہ رکھتے تھے کیونکہ ناز بہت جلد ان سب میں گھل مل گئی تھی جیسے جیسے وقت گزرتا گیا ناز خوشی سے جیسے پاگل سی ہونے لگی کیونکہ ڈاکٹرز نے اسے بتایا تھا کہ اس کے ہاں بیٹا ہے اس نے سوچ لیا تھا وہ اس کا نام عمر رکھے گی کتنا خوبصورت نام تھا نا یہ بہت خوش رہنے لگی تھی زندگی سے ہر دکھ اور تکلیف نکل گیا تھا اور پھر جب اس کے دن قریب انے لگے تو وہ ڈاکٹر کے پاس گئی اور وہ وقت شاید اس کی زندگی کا بدترین وقت تھا اس کی ماں چین سے بیٹھنے والی نہیں تھی معلوم نہیں یہ بات اس نے کیوں نہیں سوچی اس کی ماں نے اس کو بالا خر ڈھونڈ ہی لیا بالوں سے پکڑ کر وہ اسے وہاں سے لے گئی اس وقت حیران کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا اس نے اس عورت سے اپنی بیوی کو بچانا چاہا اور چلا کر کہا یہ میری بیوی ہے جبکہ بیٹی کی شادی نگینہ بائی نے خون خار نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور انگلی اٹھا کر بتایا کہ یہ میری بیٹی ناز ہے جو ایک کوٹھے کی بائی ہے اس کے مجرے نے شہر بھر میں تہلکہ میچار کھا ہے کیا تجھے لگتا ہے کہ یہ اب بھی تیری بیوی ہے

اشفاق پر جیسے پہاڑ سا ٹوٹ پڑا ناز بے حد روتی ہوئی اپنی ماں کے اگے ہاتھ جوڑنے لگی کہ وہ اسے چھوڑ دیں لیکن اس نے نہیں چھوڑا اور وہ اسے گاڑی میں بٹھا کر لے گئی جبکہ اس سڑک پر اشفاق کھڑا رہ گیا لوگوں کے بیچ میں مولوی بن تماشہ بنا اس کے گھر کے حالات دن بدن بگڑتے جا رہے تھے جانے سے گھر کا چولہا تو نہیں جل پڑتا اس کے پاس اور کوئی ہنر ہی نہیں تھا کیا کرتا غمزدہ رہ رہ کر بھی تھک گیا تھا چند مہینے غم منا کر جب وہ ہوش میں ایا تو اس سے اپنی غربت کا بہترین حل نظر انا شروع ہو گیا دوسری طرف ناز کے ہاں عمر خیام ہو چکا تھا اسے لگتا تھا کہ اس کی زندگی بس اتنی ہی ہے اشفاق واپس نہیں ایا تھا لیکن وہ اس کا انتظار کر رہی تھی اسے لگتا تھا وہ واپس ائے گا ایک کوٹھے پر اس نے عمر خیام کو جنم دیا تھا اور عمر خیام کی زندگی پر یہ چھاپ چھوڑ گیا کہ وہ کوٹھے والی کا بیٹا ہے ہر ممکن کوشش کر کے دیکھا عمر کو ان سب چیزوں سے دور رکھا اور یہاں تک کہ کسی کو اپنے بیٹے کے ہاتھ بھی نہیں لگانے دیتی تھی بس اسے ایک کمرے میں رکھتی لیکن نگینہ بائی کو

اس سے پیسہ نظر ارہا تھا اس نے ناز کو مجرا کرنے پر مجبور کر دیا اور اس رات

نگینہ بائی کے کوٹھے پر مرد مرد پر چڑھ چڑھ کر ایک مجرہ کرنے والی کو

روتے ہوئے مجرہ کرتے دیکھ کر جیسے نشے میں بہک رہا تھا اس کی انکھ سے

انسو بہہ رہے تھے اس کے گھنگرو کی تھاپ جیسے شہر میں گونج رہی تھی

جیسے پورا شہر ک کھنکھنا اٹھا تھا عمر کے رونے کی اواز اس کے کانوں میں پڑی

وہ تڑپ کر پلٹی بھاگنا چاہتی تھی کہ نگینہ بائی نے اسے گھور کر دیکھا اس نے

اسے اسی شرط پر مجبور کیا تھا کہ وہ مجرہ کرے گی اگر وہ عمر کو زندہ دیکھنا چاہتی

ہے اور وہ ہر صورت میں عمر کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی نگینہ بائی نے

اسے گھور کر دیکھا تو وہ پلٹنے پر مجبور ہو گئ دو گھنٹے سے وہ ناچ رہی تھی کہ

اچانک اس کی نگاہ ان مردوں میں سے ایک مرد پر پڑی وہ مرد تو نہیں تھا

صرف 1615 سالہ ایک لڑکا تھا جو ساکت نظر سے اسے دیکھ رہا تھا ناز

اسے پہچان گئی تھی کیونکہ اشفاق سے پہلا تھپڑ اسی کی وجہ سے کھایا تھا اس

کے دل کی گرچیا کر گئی یہ نگاہ نے نفرت سے نگاہ پھیر لی اور کسی

مجرہ ختم ہوا تو تباہی سی مچ گئی اس کا ریٹ لگ رہا تھا جب کہ وہ اپنے بچے کو سینے سے لگائے بیٹھی تھی وہ سن سکتی تھی کہ ایک ایک مرد اسے کتنے کتنے روپوں میں خریدنا چاہتا ہے اور پھر صرف ایک 15 سالہ لڑکے کی اواز گونجی جس نے نگینہ بائی کو ناز کے ساتھ صرف ایک رات گزارنے کے لیے 20 لاکھ کی اواز نکالی تو نگینہ بائی کی انکھوں سمیت زبان بھی باہر نکل ائی اس کی زبان سے ٹپکتی رال لالچ سے بھرپور تھی 20 لاکھ کوئی عام بات نہیں تھی وہ بھی صرف 15 سالہ لڑکا اسکے منہ سے کہیں غلط تو نہیں نکل گیا ہر مرد نے اسے ایسے دیکھا جیسے اسے پاگل سمجھ رہا ہو اب 20 لاکھ ناز پر خرچ کرنا کوئی عام بات بھی نہیں تھی لیکن وہ خاموشی سے کھڑا نگینہ بائی کو دیکھ رہا تھا جیسے اس کے فیصلے کا منتظر ہو اور وہ جو چاہتا تھا ویسا ہی فیصلہ ہوا نہیں نگینہ بائی اس کے پاس ائی اس نے ماں سے منتیں کی تھی کہ وہ ایسا کچھ کرے گی جبکہ اس کی ماں کوٹھ چلا کر ایسی ہو گئی تھی کہ وہ کسی پر رحم اور ترس کھانے کے قابل نہیں تھی یہاں تک کہ اپنی بیٹی پر بھی نہیں روتے

ہوئے نواسے کو نظر انداز کرتی وہ بیٹی کو گھسیٹ کر باہر لے ائی اور اس کمرے تک لے ائی جہاں وہ لڑکا کھڑا تھا اس نے اسے کمرے میں دھکیل دیا

ناز نگ

ے اس لڑکے کی جانب دیکھا اور غصے سے اس کے سامنے اگئی اس نے اسے بہت سنائی وہ لڑکا خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا تم بمشکل 1615 سال کے لڑکے ہو اور اتنی گھٹیا حرکتیں کرنا چاہتے ہو میرا بیٹا اوپر رو رہا ہے میرا عمر رو رہا ہے میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتی جاؤ کسی اور کے پاس جاو اس نے نفرت سے کہا جب کہ وہ لڑکا اب بھی اسے دیکھ رہا تھا تم پاگل ہو وہ چلائی لیکن ابھی اس لڑکے پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا

بس" اہستگی سے اس نے اتنا ہی کہا

جائیں اپ" وہ بولا ناز اسے دیکھنے لگی اتنا ہی کافی ہے وہ بولا ناز نفی میں سر ہلاتی پلٹی اور بھاگتی ہوئی اوپر چلی گئی نگینہ تلملا کر اٹھی جبکہ شاہنواز کمرے سے باہر نکلا اور سیدھا اس کوٹھے سے باہر نکل گیا لوگ اسے دیوانہ اور پاگل

سمجھ رہے تھے کہ صرف ایک لمحے کے لیے اس نے 20 لاکھ روپے بھرے تھے اور پھر یہ روز ہونے لگا ناز کو سمجھ اگئی کہ وہ اسے چھوئے گا نہیں وہ بس ایک لمحہ اسے دیکھتا اور اس کے بعد خود بھی نکل جاتا اور ناز بھی وہاں سے چلی جاتی عمر بڑا ہونے لگا تھا اور پھر اسے خبر ملی کہ اس کا شوہر ایا پاگل سی ہو گئی پہلی بار عمر کو چھوڑ کر وہ نیچے بھاگتی ہوئی ائی اور اشفاق کو دیکھا اس کے قدموں میں بیٹھ کر بے شمار روئی اب پتہ چلا تھا کہ یہی تو سارا سہارا تھا اسکا اب وہ اسے یہاں سے بچا کر لے جائے گا اسے یقین ہو گیا تو اس نے بڑے فخر سے ماں کو دیکھا جبکہ اس کی ماں نے ہنس کر نفی میں سر ہلایا اور اشفاق کی جانب دیکھ کر ہاتھ کے اشارے سے اس نے ان دونوں کو وہاں سے دفع ہو جانے کے لیے کہا ناز کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں رہا وہ عمر کو لے ائی اور پھر وہ تینوں وہاں سے نکل گئے اشفاق کافی خاموش تھا ناز سارے راستے اسے دیکھتی رہی اشفاق اسے لے کر ایک بہت بڑے گھر میں اگیا تھا ناز نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا یہ ہمارا گھر ہے اشفاق نہ سر

ہلا دیا ناز خوشی سے چہک اٹھی عمر دیکھو ہم اپنے گھر آ گئے ہیں اب ہمارے
ارد گرد وہ گھنگرو نہیں ہوں گے اب ہمارے ارد گرد کچھ اور نہیں ہو گا بیٹے
کے ساتھ جیسے خوشیاں منانے لگی اشفاق خاموشی سے اسے دیکھتا رہا اور پھر
اس نے اس کی جانب دیکھا اور اس کے گلے لگ گئ مجھے معاف کر دیں میں
اپ کو بتا نہیں سکی کہ میں کون ہوں پھر اپ نے سوال نہیں کیا تو اسی لیے
سے جان بچا لی کچھ نہیں ہوتا اشفاق بولا اور دو راتیں اس نے سکون
گزاری اور پھر اسنے اس سے یہ سوال کیا کتنا کما لیتی ہو اس کے سوال پر ناز
کے پسینے چھوٹنے لگے اس نے عمر کی جانب ایک نظر بھی نہیں ڈالی تھی نہ ہی
وہ عمر سے کوئی بات کرتا تھا جبکہ چھوٹا سا عمر اس کے ہاتھ پاؤں چھونے کی
اس کے کندھے پہ چڑھنے کی کوشش کرتا تو وہ اسے بری طرح جھڑک دیتا
یہاں تک کہ وہ ایک ڈیڑھ سال کے بمشکل چلنے والے بچے پر اپنا بھاری ہاتھ
بھی اٹھا دیتا ناز کے لیے نا قابل یقین سا تھا یہ سب اور پھر جب اس نے
سوال کیا کہ وہ کتنا کما لیتی ہے تو اس کا دل جیسا دھک سے رہ گیا نہیں میں

نے کچھ نہیں کمایا جو پورے شہر میں تمہارے مجرے کا تہلکہ ہے؟ ہر مرد تمہارے ساتھ رات گزارنے کے لیے بے چین ہے اور تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم نے کمایا ہی نہیں کچھ اشفاق اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں ہے وہ تو ایک کوئی بے وقوفی لڑکا وہ ایک دم رک گی اشفاق کھل یہی یہی میں سوال کرنا چاہ رہا ہوں کہ کتنا کما لیتی ہو تم اس کے کر ہنسا ہاں لیے سوال نہیں تھا زوردار تھپڑ تھا وہ سر جھکا گی اشفاق سر جھٹک کر تب وہاں سے چلا گیا لیکن ناز کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ سرتا پیر اب بدل چکا ہے چند دن ہی گزرے تھے عمر اب چلنے لگا تھا بولنے بھی لگا تھا ناز کی ہنسی اس کی کھلکھلاہٹ اس گھر میں گونجنے لگی تھی اشفاق عمر کو نہ چھوتا تھا نہ ہاتھ لگاتا تھا اور نہ ہی کوئی بات کرتا تھا جیسے وہ اس کے اوپر کوئی بوجھ سا ہو الٹا ایک بار تو سفاکی سے اس کے پاؤں کے اوپر سے بھی گزر گیا تھا کبھی اس کہ ہاتھ پر چڑھ جاتا تو کبھی اس کے گال پر زوردار تھپڑ دے مارتا ناز نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ عمر سے ایسا رویہ کیوں رکھتا ہے کیونکہ یہ کوٹھے والی کا بیٹا ہے

معلوم نہیں میری اولاد ہے کہ کسی اور کی مجھے کیا اس سے مجھے یہ بتاؤ کہ اب تم کمانے کب نکلو گی کیونکہ میرے پاس تمہیں اور تمہارے اس کوٹھے کی اولاد کو سنبھالنے کے لیے اور کھلانے کے لیے کچھ نہیں الٹا تمہیں جا کر ہم دونوں کو کھلانا ہو گا بتاؤ کس دن جاؤ گی اور کس دن لاکھوں میں تمہارے پاس پیسے ہوں گے وہ حیرانگی سے انکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی کہ یہ وہی ہے جو ایک مولوی کا بیٹا تھا پانچ وقت کا نمازی اپ کو کیا ہو گیا میں اپ کی بیوی ہوں اس نے احتجاج کرنا چاہا

تو کیا ہوا میں تمہیں اپنی مرضی سے اپنی خواہش سے اجازت دے رہا ہوں کہ جاؤ اور کما کر لاؤ اور ہو سکے تو اتنا کما لینا کہ یہ میری قربانی ضائع نہ جائے اس کے بعد ناز غصے سے اس کا گریبان پکڑ گئی اتنا بے غیرت کوئی نہیں ہو سکتا کہ اپنی بیوی کو دوسروں کے ساتھ سونے پر مجبور کرے لیکن میں ہوں اشفاق نے کہا اور اس کا گلا دبا دیا تین سالہ کھڑا عمر یہ سارا منظر اپنی انکھوں سے دیکھ رہا تھا رو رہا تھا

اوے یہ تو کیا کھڑا یہاں دیکھ رہا ہے اس نے ناز کو دور کیا اور عمر کو گھسیٹ کر کمرے سے باہر تقریبا پھینکا ناز جیسے بلبلا گئی اس کا بچہ فرش پر جا گرا تھا رو رہا تھا ناز کی ممتا بے چین ہوا اٹھی تھی وہ باہر جانا چاہتی تھی لیکن اشفاق نے اسے مارنا پیٹنا شروع کر دیا میں نے تجھے کہا ہے کہ اب جو تو ہے تو وہی رہے گی تیری نہ شناخت بدلنی ہے اور نہ ہی تیرا کردار اور معلوم نہیں تو کتنے مردوں ے ساتھ سو کر میرے پاس ائی تھی میں بے وقوف تھا لیکن اب میں تجھ سے کماؤں گا کل تو کسی کے پاس بھی جا میرے پاس اس گھر میں پیسہ ہونا چاہیے وہ بولا جبکہ ناز نے نفی کی ٹھیک ہے پھر یہ تیری اولاد مرے گی وہ بولا اور باہر نکلا اور عمر کا منہ پکڑ کر زور سے اس کی گردن دبا دی ناز چلا کر اس کے پاس ائی اس کے اگے ہاتھ پاؤں جوڑے نہ کر وہ تمہاری اولاد بچہ ہے وہ صرف ہے ایسے نہ کر و اس کے ساتھ وہ تمہاری اولاد ہے وہ چھوٹا تین سال کا ہے اس نے اسے کھینچنا چاہا اپنے سینے سے لگانا چاہا اشفاق کو اس پر رحم نہ ایا اور بری طرح اس کو پیٹنے لگا جیسے پاگل ہو گیا ہوں کہا ہے نا تجھے کہ

تو کمانے گھر سے جائے گی ناز اس بات پر ہامی بھر گئی اور پھر یہ عام ہو گیا اس سے دوسرے مردوں کے ساتھ سونے پر مجبور کرتا ناز دل سے دعا کرتی تھی کہ وہ لڑکا اسے مل جائے وہی لڑکا تاکہ اس کی عظمت برقرار رہے وہ مجبور تھی اپنی ماں کے اور اپنے شوہر کے ہاتھوں ایسا شوہر جو 5 وقت کی نماز پڑھتا تھا اور باقاعدہ مسجد جاتا تھا لیکن اپنی بیوی کو مار مار کے وہ دوسروں کے ساتھ سونے پر مجبور کرتا تھا لیکن ناز کو وہ لڑکا نہیں ملا اس کا دل پھٹنے کو ہو گیا جب اس کا ریٹ لگا تھا صرف 2 لاکھ روپے اور وہ ایک رات جو عمر کے بغیر اس نے گزاری تھی اس نے اپنی ماں کے اگے بھی بہت گڑ گڑا کر کہا تھا کہ وہ یہ سب نہیں کر سکتی لیکن اس نے نہیں مانی اور جب وہ اس کمرے میں جانے لگی تو وہ لڑکا بڑا ہو گیا تھا وہ ایا اس ادمی کا گریبان پکڑا تھا اسے دور دھکیلا اس کی ماں کے منہ پر معلوم نہیں کتنے نوٹ مارے اور اسے وہاں سے چلے جانے کے لیے کہا ناز پلٹی مشکور نظروں سے اسے دیکھا اور جلدی سے وہ سارے پیسے اکٹھے کر لیے جبکہ اس کی ماں چلاتی رہ گئی ان سارے

پیسوں کو اکٹھا کر کے باہر بھاگی باہر اشفاق کھڑا تھا وہ سارے پیسے اس کے ہاتھ میں تھما دیے اور وہ پاگلوں کی طرح اپنے بیٹے کے پاس بھاگنے لگی شاہنواز نے اسے روڈ پر بھاگتے اور پھر اس ادمی کو دیکھا اور پھر اپنی گاڑی میں سوار ہو کر وہاں سے چلا گیا لیکن اشفاق نے شاہنواز کو کبھی نہیں دیکھا تھا اور پھر یہ معمول بن گیا جب اسے اس کی ضرورت پڑتی وہ اتا وہ پیسے پھینکتا نگینہ کی جھولی سے وہ سارے پیسے وہ اکٹھے کرتی اور اشفاق کے پاس پہنچا دیتی رہا تھا اس نے اپنی دکانیں کھڑی کر لی تھی وہ اشفاق دن بدن ترقی کرتا جا گھر اس کی ماں نے اسے دیا تھا اور پھر اچانک شاہنواز غائب ہو گیا ایک مہینہ وہ غائب رہا اور ناز اذیت کا شکار رہنے لگے کہ اسے با مجبوری اس مرد کے پاس جانا پڑتا ہے جس کے پاس وہ نہیں جانا چاہتی تھی اور جب وہ پہلی رات اپنی عزت اپنی عظمت صرف اپنے بیٹے کی وجہ سے کھو گئی تو جب وہ پلٹ کر گھر ائی عمر کے اگے ہاتھ جوڑ گئی کچھ سال کا تھا وہ اتنا روئی اتنا روئی چیخ مار مار کے روئی تھی چھ سال کے بچے نے اپنی ماں کے انسو صاف کیے اور اس سے

سوال کیا کہ وہ کیوں رو رہی ہے اور پھر سوال کیا کہ کیا اس کا باپ اسے تنگ کرتا ہے ناز نے سر ہلایا کہ کاش اس کا بیٹا اسے بچا لے چھ سالہ بچہ غصے سے باپ کے پاس پہنچا جس کے لیے صرف پیسوں کی اہمیت تھی وہ باپ سے جا کر ماں کے حق میں سوال کرنے لگا ڈیڈ مجھے اپ اور مام اکھٹے چاہیے مجھے اپ اتنے بڑے کیوں ہیں ہر وقت غصہ کرتے ہیں ہم دونوں کا پیار چاہیے اپ دونوں نے کیا غلط کیا ہے ناز کا کلیجہ اپنے بچے کی باتوں رپ منہ کو اگیا مام ہر وقت روتی رہتی ہیں وہ بولا جب کہ اشفاق نے اس کی گردن جکڑی اور اسے بارش میں باہر پھینک دیا وہ کبھی نرمی نہیں رکھتا تھا اسکے ساتھ ناز پریشانی سے باہر دوڑی لیکن اس نے ناز کے پیٹ میں لات مار کے اسے اندر کیا اور عمر کو باہر اندھیری رات میں پھینک دیا عمر ہمیشہ بارش سے ڈرتا تھا وہ اسے چیخ چیخ کر کہنے لگا کہ کہو تمہارے خواب صرف خواب ہے تمھاری ماں ایک کوٹھے والی ہے اور اس وقت اس بچے نے پہلی بار یہ الفاظ سنے تھے جہاں جس طرح جس شدت سے وہ بچہ باہر رو رہا تھا اس طرح اس ہی

شدت سے اس کی ماں اس کے باپ کے اگے ہاتھ جوڑ رہی تھی کہ اس کا بچہ بہت چھوٹا ہے اور اس اندھیری تیز برستی بارش میں وہ خود کو خوف میں اندھیرے میں گزار دی بٹھالے گا لیکن وہ رات عمر نے اسی بارش میں درخت کتنے خوفزدہ لگ رہے تھے چھ سالہ بچے کا دل نہ پھٹ جاتا اتنی اندھیری رات اور اتنی بارش اور اتنی بجلی کی کڑک میں لیکن اس کا باپ اس کی ماں کے ساتھ اندر تھا اور اس رات عمر کے دل میں وہ خوف بیٹھتا چلا گیا اس کے بعد اشفاق عمر پر ظلم ڈھانے لگا کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ناز کی کمزوری صرف عمر ہے ناز روز جاتی تھی اسے چند لاکھ روپے لا کے دیتی تھے روز اپنی عزت کھو دیتی تھی اور اس طرح اس کی ماں بھی خوش تھی اور اس کا شوہر بھی خوش تھا عمر بڑھتا جا رہا تھا اور دوسری طرف ناز کے ہتھ میں ایک خوبصورت سی بچی بھی اگئ وہ اسکی بیٹی نہیں تھی گلشن اسے تھما گئ تھی ناز اس بچی کو دیکھ کر بہت روئ تھی کیا قسمت لائ تھی وہ بچی بھی کوئ نہیں تھا اسکے لیے دنیا میں۔۔ لیکن ناز نے اسکا نام ائزہ رکھا اور اسکو بڑی محبت

سے پالنے لگی تھی۔۔اشفاق نے بھی ائزہ کو دیکھا پہلے تو وہ ناز پر مار پیٹ کر کے ائزہ کو مارنے بڑھا تو۔ عمر نے چھوٹی سی ائزہ کو چھپالیا۔اور ناز پھر اپنے شوہر سے اس بچی کی وجہ سے پیٹنے لگی جس نے یہ طعنے دے دے کر اسے مارا کہ یہ بچی اسک گند ہے۔رفتہ رفتہ عمر کو اندازہ ہوتا جارہا تھا کہ اس کی ماں کیا ہے اور جب اندازا ہونے لگا تو وہ اپنی ماں سے نفرت کرنے لگ گیا جبکہ ناز عرصے بعد جب وہ تھکان سے چور تھی کوٹھے سے نکلی ہاتھ میں چند لاکھ روپے تھے ایک گاڑی اس کے سامنے رکی اس گاڑی سے نکلنے والے شخص نے اسے دیکھا اب بے ساختہ اس کی انکھیں انسو سے تر ہو گئی ناز بری طرح اسے دیکھتی رودی وہ اسے پہچان گئی تھی اس کا اس کے اوپر کوئی حق نہیں تھا اس کی جانب بڑھا ہی نہیں تھا اس کی انکھوں میں اس کے لیے انسو تھے شاید اس نے انے میں بہت دیر کردی اور ناز نے اسے کہہ بھی دیا تم نے بہت دیر کردی انے میں اب تو کچھ بھی نہیں رہا وہ لڑکا وہیں کھڑا رہ گیا جب کہ وہ ٹوٹے پھوٹے قدموں سے اگے چلنے لگی اور پھر اس لڑکے کی ہمت نہ

ہوئی کہ اس کے پیچھے جاسکے اشفاق نے دوسری شادی کرلی تھی وہ اسے

چھوڑ کر اپنے نئے گھر جا چکا تھا ساتھ کب ائزہ کو لے گیا پتہ ہی نہ چلا۔۔ ناز

نے خہ سوچ کر صبر کرلیا کہ چلو عزت دار زندگی گزار لے گی وہ

۔۔۔۔ ناز بیمار سی تھکی سی رہتی تھی وہ عمر کو بھی اپنے ساتھ لے گیا

تھا اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا خالی ہاتھ خالی گھر خالی دل اس گھر کو

دیکھتی رہتی کتنے کتنے گھنٹوں خود کو باتھ روم میں بند کرکے اپنے اوپر پانی

گراتی رہتی کہ گندگی اس کے اوپر سے ہٹ جائے اشفاق کو کما کر دے دیا

تھا وقت بہت گزر گیا تھا وہ بوڑھی ہونے لگی تھی اسکے بچے اس سے دور

تھے۔۔ اب اشفاق کے پاس بہت کچھ تھا اسکے بچے بھی لے گیا تھا وہ اور

رب سے معافی مانگتی پھر اسے اسے تنہا چھوڑ گیا تھا وہ گڑگڑا گڑگڑا کر اپنے

بتایا گیا کہ اس سے شاہنواز سکندر ملنے ایا وہ نہیں جانتی تھی کون شاہ نواز پھر

اسے بتایا گیا کہ اس سے شاہنواز سکندر ملنے ایا وہ نہیں جانتی تھی کون شاہ

نواز جب وہ اندر ایا تو وہ اسے پہچان گئی ہلکا سا مسکرائی اور اس کے لیے اپنے

سامنے چیئر رکھ دی شکریہ تمہارا کہ تم ائے میں بہت اکیلا محسوس کر رہی
تھی کیا تمہارے پاس موبائل ہے کیا میں اپنے عمر سے بات کر سکتی ہوں
اسے یہ تو سچ بتا سکتی ہوں کہ اس کی ماں نے کچھ بھی اپنے دل سے نہیں کیا وہ
اج بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا اور بس پھر وہ اتنا ہی بولا مجھے معاف کر
دیجیے گا ارے تم مجھ سے معافی مانگ رہے ہو تم تو مجھے جانتے تک نہیں میرا
دل جانتا ہے اپ کو اس نے کہا ناز اسے حیرانگی سے دیکھتی رہی ہنس پڑی
اس کی کھلکھلاہٹ پورے گھر میں گونج اٹھی بے وقوف ہو تم کتنے سے تو
ہو مجھ سے چھوٹے سے کیسی باتیں کر رہے ہو اچھا میرے گھر کچھ کھانے
کے لیے نہیں میں تمہیں کیا کھلاؤں گی کیوں نہیں ہے اپ کے پاس کچھ
کھانے کے لیے اس نے فورا موبائل اٹھایا باہر اپنے کھڑے گارڈ سے کچھ
کھانے کے لیے منگوایا اور بہت کچھ منگا لیا ناز اسے دیکھنے لگی جب کہ وہ بھی
اسے ہی دیکھ رہا تھا جب کہ ناز نے سیریس لیا ہی نہیں اس کی انکھیں بتا رہی
تھی کہ وہ کتنی والہانہ محبت کرتا تھا اس سے جبکہ ناز اسے صرف ایک بچہ

سمجھ رہی تھی حالانکہ وہ 42 سال کی ہو چکی تھی اور اس کے سامنے بیٹھا شخص 28 سال کا تھا پھر بھی وہ اسے اپنے سے بہت چھوٹا سمجھ رہی تھی

شاہنواز ملال میں ہتھیلی رگڑتا اس کے سامنے بیٹھتا اپنے غم کو چھپا نہیں پاتا تھا پھر یہ روز کا ہو گیا وہ عزت سے اس کے سامنے جا کر بیٹھ جاتا اس کے گھر پر چاندنی ہونے لگ گئی تھی کھانے کے لیے ہر چیز میسر تھی ہاتھ میں چند روپے بھی تھے جن کو خرچ کر پاتی اور پھر اچانک اسے خبر ملی کہ اسے ایک بہت بڑی بیماری لگ گئی ہے ایسی بیماری جو کبھی اس کی جان چھوڑ ہی نہیں سکتی تھی بیماری بڑھتی گئی وہ کمزور ہوتی گئی شاہنواز دیوانہ ہوتا گیا اشفاق لالچ اور ہوس کا پجاری ہوتا چلا گیا وہ آتا تھا اسکے ساتھ مار پیٹ کرتا تھا کتنا نہیں شاہنواز بل کھاتا تھا کہ وہ اشفاق کو جان سے مار دے مگر ناز اسے روک دیتی وہ کیسے اسکے زخموں پر مرہم رکھتا ناز بس عمر کی یاد میں گھائل رہتی تھی اور عمر اپنی ماں سے نفرت کرتا تھا کہی اشفاق نے عمر کو بیٹا سمجھا ہی نہیں ہر جگہ ہر گھڑی ہر وقت اس کی بے عزتی کرنا اس پر ہاتھ اٹھا دینا یہاں تک کہ اکثر

وہ پاگلوں کی طرح اس کا گلا بھی سوتے میں دبا دیتا تھا عمر کو اپنی ماں کی نسبت

اس پاگل درندہ صفت باپ کے ساتھ رہنا زیادہ مناسب لگتا تھا کیونکہ وہ

کوٹھے والی کا بیٹا تھا باپ تو صاف تھا اسکا۔۔۔

پھر ایک روز اشفاق اسے زبردستی گھر لے ایا۔

جبکہ ایزہ اسکی دوسری بیوی اور بچوں کے ساتھ انکی خدمات کو انکے کسی

رشتے داروں کے ہاں چلی گئ اور یوں ناز نے کبھی ایزہ کو دوبارہ نہیں دیکھا

تھا۔

عمر بڑی واضح نفرت کا اظہار کرتا تھا اس سے لیکن وہ بھی ہاسٹل میں رہتا تھا

۔۔

ہاسٹل کا اسکا خرچہ بھی اشفاق ناز سے اور ناز شاہنواز سے لیتی تھی جبکہ ایک

پیاری سی لڑکی ناز کو پسند اگئ تھی اپنے بیٹے کے لیے اسکے ہاتھ میں اسنے اپنا

چھلا پہنا دیا۔۔

اور چند دن وہاں رک کر وہ واپس اپنے بڑھاپے میں بھی پیٹ کر دوبارہ اشفاق کے گھر سے نکل گئ۔

بیٹے کے ہوتے ہوئے۔۔۔ بھی وہ بے آسرا تھی ایک مرد کی اس میں جس کو جانتی تک نہیں تھی

وہ دوبارہ وہیں اگئ اور۔۔ شاہنواز نے ہنگامہ کیا تھا بہت ناز سرد نظروں سے اسے دیکھ کر خاموشی کی چادر اوڑھ چکی تھی۔۔۔

شاہنواز پاگلوں کیطرح ہر ممکن کوشش کر رہا تھا اسکا علاج ہو جائے وہ ٹھیک ہو جائے دن بدن وہ ختم ہو رہی تھی اور بس ایک بات کرتی تھی اس سے میرا عمر بہت معصوم ہے تم وعدہ کرو اسکا خیال رکھو گے

بتاو مجھے "اور شاہنواز ہر بار حامی بھرتا تھا کہ وہ جاری سانس تک عمر کا خیال رکھے گا اس سے محبت کرے گا اور ناز کی خاطر عمر سے تعلقات بنانا شروع کیے لیکن پھر رفتہ رفتہ عمر سے دلی لگو بڑھنے لگا عمر کے لیے وہ فرشتہ بن گیا

اور ناز بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ اسی دن سے اسکے بیٹے کی حفاظت کرنے لگ گیا تھا۔

اسکی محبت دیوانوں سی تھی اور دیوانے کچھ نہیں دیکھتے

پھر ایک روز عمر اسکے پاس اگیا

ناز اسکے آگے پیچھے ایسے گھومتی کہ وہ کوئی بہت قیمتی چیز ہو

وہ اس سے نفرت کرتا تھا نفرت کا اظہار کرتا تھا لیکن ناز کی گود میں سر رکھ کر لیٹ جاتا تھا اور ناز اسکے لیے تڑپ تڑپ جاتی تھی۔

وہ تب ایا تھا جب وقت کم رہ گیا

ناز نے شاہنواز کو روک دیا کہ عمر کے سامنے وہ نہ آئے

تبھی شاہنواز اور عمر کا بھی کبھی ایک دوسرے سے سامنا نہ ہوا

عمر کا غم اسکی ماں کے جیسا تھا۔

وہ ماں کو برا بھلا کہتا تھا اسکا باپ اسپر جو ظلم کرتا تھا اسکا شکواہ بھی اپنی ماں سے ہی کرتا تھا لیکن ناز کا وقت اختتام اگیا

اور ایک زندگی خاموشی سے دنیا سے چلی گئ۔

پیچھے عمر کو چھوڑ گئ جو ہو بہو اسی طرح جلتا تھا۔۔ جیسے اسکی ماں۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر "اسکا پی اۓ پریشان حال تھا وہ دوڑ کر اسکے کمرے میں گھسا تھا اسکی سانسیں پھول رہیں تھیں چہرے پر پسینہ بھی تھا۔۔

شاہنواز کسی فائل پر جھکا ہوا تھا۔

کیا ہوا عمر کہاں ہے اب تک آیا نہیں" وہ نفی میں سر ہلاتا بولا تھا۔۔ جبکہ اسکا پی اۓ اگے ایا

سر عمر خیام گلشن بائی کے کوٹھے پر ہے" اسکے الفاظ منہ سے نکلے ہی تھے شاہنواز کرسی چھوڑ کر اٹھا تھا پیچھے اسکی رولنگ چیئر گیر گئ۔۔اسکے چہرے کی پریشانی بڑی واضح تھی اور وہ تقریبا دوڑتا ہوا وہاں سے نکلا تھا دوسری طرف زندگی شاہنواز پر گھیرہ بڑا سخت کر رہی تھی۔

وہ بور ہوتی لون میں گھوم رہی تھی کیارا دادی جان کے پاس تھی اور وہ

دادی جان سے لڑ چکی تھی کہ اس سے نہیں سنبھلتی یہ کیارا اتنا روتی ہے

دادی جان نے اسے دو چار باتیں سنائیں اور کیارا کو اپنے پاس سلا لیا جبکہ وہ

منہ بسور کر باہر آئی اور۔۔۔ شاہنواز کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔

وہ اج پورے گھر میں اکیلی گھوم رہی تھی منہ بنائے وہ پہلی بار گھر پر توجہ

دے رہی تھی اسنے دیکھا ہی نہیں تھا کہ وہ محل میں رہتی ہے وہ دیکھتی

دیکھتی۔۔ دوسری لون میں آئی وہاں سیڑھیاں نیچے کیطرف جا رہی تھیں

اسے حیرانگی ہوئی کہ یہاں بیسمنٹ بھی تھی وہ اسطرف اگئی اور پھر اسنے

سیڑھیاں اترنا شروع کر دیں

وہاں ایک بڑا سا دروازہ تھا اور اس دروازے کے اس پار ہر راز کھل جانے

کے لیے بے چین تھا۔

ایزہ حیرانگی سے اس دروازے کو کھٹکھٹانے لگی۔۔

جبکہ اندر سے کوئی آواز بھی نہ آئی وہ پلٹی کہ دروازہ ایکدم کھل گیا وہ متجسس سی اندر بڑھ گئی۔

گلشن خاموش ہوئی اور عمر کرسی پر سے اٹھ گیا اسکے اندر بے حد خاموشی تھی جیسے اسکے دھندلے ذہن پر چیزیں دوبارہ سے چل پڑی تھی جسے وہ بھولنے کی ہر ممکن کوشش کرتا انجان تھا بلکل اسے آج پتہ چلا تھا ایزہ اسکی بہن نہیں اسکی ماں کیطرح ایک لاوارث لڑکی تھی۔۔۔
وہ اٹھا اسکے قدموں میں تھکاوٹ تھی بے زاریت تھی ہر شے سے۔۔۔
گلشن نے اسکو روکنا چاہا لیکن وہ ہاتھ جھٹک کر باہر نکلا۔۔۔وہ جیسے جیسے باہر جا رہا تھا ہر شخص نے جو اس کہانی سے واقف تھا اسکے قدموں میں تھکان دیکھی تھی۔

عمر باہر اگیا اس نے گاڑی کا دروازہ کھولنا چاہا لیکن ہاتھوں میں جیسے جان نہیں رہی تھی نشہ کر کے بھی وہ اپنے ہاتھوں میں طاقت محسوس کرتا تھا کبھی اس طرح کی کیفیت محسوس نہیں ہوئی تھی

جبکہ آج ایسی تھی جیسے روح سی نکل گئی ہو جسم سے اب نہ ہاتھ میں طاقت تھی نہ پاؤں میں چلنے کی ہمت اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اندر بیٹھا اور سیٹ سے سر ٹکا دیا اس کی انکھوں سے بے اواز انسو بہنے لگے تھے مسلسل انسو بہتے اس کے گریبان میں جا رہے تھے اسے لگ رہا تھا وہ زندگی سے ہی تھک گیا کبھی یہ جاننا کہ وہ کوٹھے والی کا بیٹا ہے کبھی یہ جان لینا کہ اس کا باپ اس سے کتنی نفرت کرتا ہے تو کبھی ان نفرتوں کا سہنا کبھی زمانے کے سامنے کھڑے ہو کر یہ سننا کہ یہ ایک طوائف کا بیٹا ہے اور پھر کبھی رازوں کے اوپر سے پردہ ہٹ جانا اسے شاہنواز سے عجیب محبت تھی شاہنواز اس کے لیے بہت خاص تھا لیکن اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ اس کا اور شاہنواز کا ایسا تعلق بنے گا کیا ایک بیٹے کی غیرت گوارا کرتی تھی کہ وہ اپنی

ماں کے ہی عاشق سے بے پناہ محبت کرتا ہے اسے وہ درجہ دیتا ہے جو وہ چاہتا شاہنواز کبھی اسے اندھیرے کنویں میں بھی گرنے کے لیے حکم تھا اگر دیتاہاں حکم دیتا تو وہ اس کے حکم پہ لبیک کہہ کے اس اندھیرے کنویں میں بھی کود جاتا بس اتنی ہی محبت کرتا تھا وہ اس سے کاش کبھی ان رازوں پر سے یہ پردے اٹھتے ہی ناوہ یوں ہی انجان رہتا اور کبھی جان نہ پاتا اس نے ایک طویل سانس کھینچی شاہنواز کی گاڑی اسے سامنے سے اتی ہوئی نظر ارہی تھی شاہنواز کی گاڑی دیکھتے ہی اس نے سٹیرنگ کو پکڑا اور گول گھماتے اپنی گاڑی کو ریورس کرنے لگا شاہنواز اس کی طرف گاڑی بڑھا رہا تھا جبکہ وہ بنا دیکھے پیچھے کی طرف گاڑی لے جا رہا تھا شاہنواز اسی کی انکھوں میں دیکھ رہا تھا جبکہ عمر بھی اسی کی انکھوں میں دیکھ رہا تھا بلا خوف و خطر ہاں اب انداز ذرا مختلف تھا یہاں تک کہ عمر نے گاڑی کو ریورس کیا اور دوسری جانب موڑلی شاہنواز نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی اور شیشہ نیچے کر کے اسے پکارنا چاہا عمر میری بات سنو وہ چلایا تھا لیکن عمر نے گاڑی کی سپیڈ کو مزید بڑھا لیا شاہ

نواز اس کے پیچھے ہی تھا عمر گاڑی کو بہت رفلی چلا رہا تھا جیسے اسے کسی سگنل کی کسی پولیس افیسر کی یا کسی کی پرواہ نہ ہو شاہنواز پریشانی سے موبائل اٹھا کر اسے کال کرنے لگا لیکن عمر نے کال پک نہ کی جبکہ اسی وقت اس کے پی اے کی کال اگئی نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے وہ کال اٹینڈ کرلی اور شاید اس کی قسمت نے اس کا ساتھ دیا تھا کہ اس نے وہ کال اٹینڈ کرلی اور دوسری طرف سے جو بات اس نے سنی اس کی گاڑی کو بریک لگا تھا ایسی بریک کے گاڑی کی آواز دور دور تک گونج گئی گاڑی کے ٹائر چرچرائے اور اس نے ریورس گیئر مارتے ہوئے گاڑی اپنے گھر کی جانب موڑلی تقریبا 200 کی سپیڈ پہ اس نے گاڑی بھگائی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے ہر چیز اس کے ہاتھ سے نکل جائے گی دوسری طرف عمر الگ سمت میں جا رہا تھا لیکن اس وقت شاہنواز کو عمر کی پرواہ نہیں شاید ایزہ کی زیادہ پرواہ تھی وہ پاگلوں کی طرح گھر تک پہنچا تھا گاڑی رکنے سے پہلے وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر بھاگتا ہوا ایا اس وقت اشفاق اپنی بیٹی کی گردن دبوچے لون میں کھڑا تھا

دادی جان سینے پر ہاتھ رکھے ہائے ہائے کر رہی تھی جبکہ اس کے گارڈ بندوق تانے کھڑے تھے اس کا پی اے بھی وہیں موجود تھا شاہنواز کے اندر جیسے جعلہ مکھی سا پھٹ گیا وہ اس سمت بھاگ کر پہنچا جبکہ اشفاق نے اس کی گردن کو مزید سختی سے جکڑا اور لوہے کا راڈ اٹھا کر اس نے ایزہ کے پیٹ پر اس کی نوک رکھ دی اگر تم نے میرے قریب آنے کی کوشش کی تو میں اس کے پیٹ سے یہ راڈ ار پار کر دوں گا وہ شاہنواز پر دھاڑا شاہنواز کے قدم وہیں رک گئے تمہاری جنگ مجھ سے ہے تو یہ جنگ مجھ سے لڑو اس جگہ کو چھوڑ دو میری جنگ تم سے ہے اس وقت کسی بات کی سمجھ نہیں ارہی تھی اس کا باپ اسے کیوں مارنا چاہ رہا تھا اور وہ شاہنواز سے کس جنگ کی بات کر رہا تھا شاہنواز نے اگے قدم بڑھائے میں نے کہا وہیں رک جاؤ اشفاق پھر سے دھاڑا اور اشفاق ایزہ کے پیٹ میں وہ راڈ چبھانے کی کوشش کی ایزہ درد کی کیفیت سے چلائی شاہنواز کا دل جیسے پاتال میں جا گرا اشفاق میں نے تمہیں کہا ہے تم ایزہ کو چھوڑ دو یہ میری اور تمہاری جنگ ہے اس سے

صرف مجھ تک رکھو نہ اس جنگ میں عمر کا کوئی کام ہے اور نہ ہی ایزہ کا چھوڑ دو ایزہ کو تم نے مارنا ہے تو مجھے مار وہ مٹھیاں بھینچتا اس کی جانب پھر بڑھا لیکن اشفاق مزید اس کے پیٹ پر اس راڈ کو دباؤ دینے لگا نہیں نہیں وہ بولا اسنے ایک طرف تھوک دیا وہ کوٹھے والی اور تو تم دونوں کی اوقات ایک جیسی ہے میں مولوی نظیر کا بیٹا پہلے میرے ساتھ دھوکہ ہوا کہ اس کوٹھے والے نے اپنے حسن سے مجھے پاگل کیا پھر اس نے تجھے پاگل کیا اور تو بے وقوف احمق انسان تو نے اس کے لیے مجھے بھرا وہ ہنسا قہقہہ لگایا تو نے مجھے بھرا مجھے اپنی جائیدادیں دی وہ ہنس رہا تھا اس پر طنز کر رہا تھا شاہنواز کسی صورت نہیں چاہتا تھا کہ یہ کہانی ایزہ کو پتہ چلے جو اس کے بازو پر دونوں ہاتھ پھنسائے اپنی گردن سے دور کر رہی تھی لیکن اشفاق کا سارا دھیان شاہنواز کی طرف تھا اس وقت رک جاؤ رک جاؤ جو تمہیں تکلیف ہے وہ مجھے دو۔۔ چھوڑ دو ایزہ کو میں کہتا ہوں چھوڑ دو وہ دھاڑا اور اس کی جانب پھر قدم اٹھائے یہاں تک کہ اس نے ایزہ کے پیٹ میں وہ راڈ اتارنا شروع کیا

اور ایک دم گولی کی آواز ابھری ایزہ درد کی کیفیت سے چیخنے لگی تھی جبکہ اشفاق سخت نظروں سے عمر کو دیکھ رہا تھا ایک دم وہ پیچھے جا کے گرا شاہنواز نے مڑ کر دیکھا حیرانگی سے وہ عمر خیام کی جانب دیکھ رہا تھا جس کی انکھیں سرخ تھیں بڑی بڑی انکھیں رونے کے باعث بھاری ہو رہی تھی اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا اس نے اشفاق کے ماتھے پر گولی ماری تھی گہرے گہرے سانس لینے لگا اس نے وہ بندوق وہیں پھینکی اور ایزہ کی جانب بڑھا شاہنواز اب تک ساکت کھڑا تھا اشفاق کا وجود تڑپ رہا تھا اس کی انکھیں پھر گئی تھی جسے اپنے آخری انجام کو وہ پہنچنے کو تھا عمر نے پلٹ کر باپ کی جانب نہیں دیکھا وہ ایزہ کی طرف ایا اس کے پیٹ سے خون نکل رہا تھا اس نے اس ایزہ کو بازو میں اٹھایا شاہ نواز کی جانب سرد نظروں سے دیکھا اور ایزہ کو وہاں سے لے کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا شاہنواز کی گاڑی اس نے وہیں چھوڑی اور ایزہ کو لے کر وہ روڈ پر ایسے ہی چلنے لگا جب کہ درد سے سر پٹخ رہی تھی شاہنواز نے اشفاق کا جیسے اخری انجام دیکھا جیسے اس کے ہی بیٹے نے مار دیا

تھا وہ جیسے ہوش میں ایا پلٹا اور باہر کی طرف بھاگا وہ جانتا تھا عمر اس سے خفا ہو گیا ہو سکتا ہے یہ شاکڈ وہ برداشت بھی نہ کر سکے وہ ان دونوں کو دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا پہلی بار اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے انکھوں میں ویرانگی تھی دادی جان نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا اس کی انکھ سے انسو ٹوٹا اور سر جھٹک کر اس نے وہ انسو صاف کیا دادی جان کی جانب دیکھا جو اس کے ہر غم سے واقف تھے وہ لب بھینچ گیا ان کی جانب دیکھتا رہا میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں تو بس اتنا بولا لہجہ بھرا گیا اور اس کے بغیر رہ نہیں سکتا اس نے ایک سانس کھنچا جیسے وہ تکلیف ساری اندر اتارنا چاہ رہے ہو جب اپنے ہی بیگانے ہو جائیں تو کیسے عجیب سی کیفیت رکھتی ہے ہاں وہ دونوں اس کے اپنے نہیں تھے لیکن اس نے ان دونوں کی حفاظت ان سے محبت شاید سگوں سے بھی بڑھ کر کری تھی وہ اسی بات کا مان رکھ لیتا کہ اس نے ان تینوں کا کبھی برا نہیں چاہا ناز کے لیے بھی اس کی دیوانگی اور اس کی دیوانگی کی کہانی دادی جان واقف تھی ہر بات سے وہ ناز کے

ساتھ ایک ایک لمحہ گزار کر جب بھی لوٹتا تو وہ ان کی گود میں سر رکھ کر ساری کہانی انھیں بتاتا کتنی ہی بار دادی جان نے کوشش کی تھی کہ ناز کے پاس جائیں بس ایک بار کے علاوہ وہ ان کے پاس کبھی نہیں ائی اور اس ایک باری میں ہی تو دادی جان کو بہت دل سے بھا گئی تھی کیونکہ وہ ان کے پوتے کی اول اور اخری خواہش تھی اس نے کبھی کسی چیز کی خواہش نہیں کی تھی سوائے ناز کے وہ اس کی محبت کے لیے کیا کیا کر گزرا تھا کتنا کتنا پیسہ لوٹا چکا تھا دادی جان ہر بات سے واقف تھی اور اج پھر وہ اسی طرح ٹوٹ گیا تھا جس دن ناز کی عظمت لٹ گئی تھی اس دن وہ بچوں کی طرح ان کی گود میں سر رکھ کے تڑپ تڑپ کر رویا تھا یہ سوچ کر کہ وہ وقت پر اس کی مدد نہیں کر سکا وہ اس پیسے کا کیا کرے جب وہ ایک بے بس لڑکی کی مدد نہیں کر سکا وہ ان کے گھر ائی تھی معلوم نہیں کتنی منتیں کر کر کے اس نے اسے اپنے گھر بلایا کر اس کے سامنے بیٹھ گئی انکھوں میں رونق نہیں تھی پھیکا رنگ اور غم ایسا کہ چہرے سے ایا ہو جائے جبکہ شاہنواز کی کیفیت پاگلوں کی سی تھی

اس کے سامنے اس کی پسند کا ہر کھانا اس کے پرہیز کا کھانا اس نے رکھوایا ایک لمحے کے لیے بھی ناز پر سے نگاہ نہ ہٹائی کہ کہیں نگاہ ہٹتے ہی کچھ ہو نہ جائے وہ جاتے جاتے بس اسے ایک پودے کا تحفہ دے کر گئی تھی اور اس کو شاہنواز نے بڑا سنوار تھا پھر اسی کی بیٹی نے اکر وہ پودا نوچ دیا ہاں اس کے دل سے نوچ دی تھی محبت لیکن عزت وہ اج بھی بہت کرتا تھا اس سے محبت پر جیسے ایزہ کے نام کی گرد بیٹھ گئی تھی ناز کے نام پر انا ہوتا چلا گیا تھا اور ایزہ اس کے دل میں پورے حق سے سما گئی تھی اب وہ بھلا اس کے بغیر کیسے رہتا عمر ایا اور اس سے لے گیا اس نے اشفاق کو مار دیا شاید وہ رحم کے قابل اسے لگا ہی نہیں تھا زندگی جیسے جدا ہو گئی تھی شاہنواز ان کے پیچھے نہیں گیا وہ اندر آ گیا دادی جان نے اس کے چہرے پر پیار کیا اتنے مضبوط اتنے جوان شیر جیسے پوتے کی انکھوں میں انسو دیکھ کر وہ اسی کے سینے سے لگ کل رونے لگی تھی وہ دادی جان کو چپ کرا کرا انھیں اندر لے کر ا گیا جبکہ اس نے گارڈز سے اشفاق کو اس کے گھر پھینکوانے کا حکم دے دیا تھا

اشفاق کی لاش گھر ائی تو گھر میں جیسے تہلکہ سا مچ گیا تائی جان سینہ پیٹ پیٹ کر رونے لگی تھی اس کے ماتھے میں اسی کے بیٹے نے گولی اتار دی تھی ارہم حیرانگی سے کھڑا باپ کی میت کو دیکھ رہا تھا جسے دو گارڈ پھینک کر گئے تھے نہ کہ وہاں چھوڑ کر گئے تھے انہوں نے اشفاق کو ان کے گھر کے اگے پھینکا وہ اشفاق جو مسجد کا امام تھا لوگ اس کے ارد گرد جمع ہوئے انکھیں پھاڑے ہر شخص اسے دیکھ رہا تھا جو اج ذلیل و خوار ہو ازمین پر پڑا تھا اپنے ہی گھر کے اگے اس کی انکھیں پھٹی ہوئی تھی اور پیشانی سے خون نکل رہا تھا وہ ذلیل ہو چکا تھا اسے اس کے بیٹے نے ہی مار دیا اور مرنے کے بعد کی رسوائی بھی اس کے گلے میں ہی پڑی کہ مسجد کا امام ہو کر وہ ایک گندی گلی میں اپنے ہی گھر کے اگے پڑا تھا محلے کا ہر فرد اچک اچک کر اسے دیکھ رہا تھا توبہ توبہ کر رہا تھا وہ چہرہ جو پُر نور ہوا کرتا تھا سیاہ ہو چکا تھا جو اسی کے کرتوتوں کا نتیجہ تھا اسے اندر لے جا کر انہوں نے دروازوں پر تالے لگا دیا اندر تائی سوہا نجمہ ثروت

صوفیہ صنم بری طرح تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی سوہا نے باپ کا چہرہ اپنے بازو میں بھر کر سینے سے لگا لیا جبکہ ارہم اب بھی ساتھ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کو کس نے مارا وہ دو ہفتوں سے غائب تھا

۔۔۔۔دوسری طرف ساز کو تایا جان کی موت کی اطلاع ملی تو اس کے جسم کے جیسے رونگٹے تھے کھڑے ہو گئے وہ چوکیدار سے مدد لے کر اپنے گھر پہنچی تھی اور وہاں صورتحال دیکھ کر اتنے ظلم و ستم تایا جان کے سہنے کے بعد بھی وہ ان کے لیے بے شمار پھوٹ پھوٹ کر رو دی عمر معلوم نہیں کہاں تھا اس نے بدر سے کہہ کر عمر کو بارہا بلانا چاہا لوگ لوگوں پر چڑھ چڑھ کر اشفاق کو دیکھنا چاہ رہے تھے لیکن انہوں نے کفن سے اس کا منہ باندھ دیا پڑی ہے کہ اس کا چہرہ دیکھ نہ اس کا چہرہ کسی کو دکھایا اور نہ ہی ان کی ہمت سکتے ہیں اس کا جنازہ ارہم بدر نے شانوں پر اٹھایا جبکہ پیچھے دو اور لوگ تھے اور ارہم اب تک نہیں رویا تھا وہ سنجیدگی سے باپ کا جنازہ کندھوں پر اٹھائے ابھی باہر نکلتے کہ سامنے سے عمر خیام اندر ہی داخل ہو رہا تھا اس نے

بے حد بے رحمی اور سرد نظروں سے باپ کے جنازے کو دیکھا ہر دوسرا شخص اسے بتا رہا تھا کہ اس کا باپ مر گیا اس کا باپ مر گیا اس نے بالکل اسی سفاکیت سے جس سفاکیت سے اپنی ماں کو دیکھا تھا اسی سفاکیت سے اپنے باپ کو دیکھا بدر کی ضد پر وہ جنازہ وہیں رکھا گیا اور عمر نے اس کا چہرہ کھول دیا وہ مکمل اس پر جھکا ہوا تھا یہاں تک کہ سائے کی طرح اس کے چہرے پر پھیلا ہوا تھا کہ کسی دوسرے کی چاہ کر بھی نگاہ نہ پڑتی جیسے اس کے اندر کوئی جذبات ہی نہ تھے اس نے ایسی نظروں سے باپ کو دیکھا چند لمحے کھڑا اسے دیکھتا رہا اس کے بعد اس کے منہ پر کپڑا باندھ کر اس نے بدر کو ہٹا کر وہ جنازہ اپنے کندھے پر خود اٹھایا دونوں بیٹوں کی انکھوں میں ذرا بھی انسو نہ تھے تیسرا کندھا بدر نے دیا اور چوتھا کسی اجنبی نے اور اس طرح اشفاق کا اختتام ہو گیا

وقت کا کام بڑی تیزی سے گزرنا ہے اور جب صورتحال ایسی ہو تو وقت بڑی تیزی سے بہتا جیسے پانی بند توڑ کر کہیں سے بھی نکل جائے اپنی راہ بنا لے اسی طرح وقت بھی بہہ جاتا نہ وہ ہماری ہاتھ میں اتا ہے نہ ہم اسے قید کر سکتے ہیں اور نہ ہی ہم وقت کو دوبارہ لوٹا کے ہر چیز کو صحیح کر سکتے ہیں ہاں البتہ پچھلی غلطیوں کو سوچ کر نئے انے والے کل کو سدھار ضرور سکتے ہیں شاہنواز نے پلٹ کر عمر اور ایزہ کے بارے میں نہ پوچھا اور عمر نے پلٹ کر ساز کے بارے میں نہ پوچھا ہر دوسری انکھ حیران اور ذہن پریشان تھا کہ شاہنواز اشفاق کے جنازے میں کیوں نہیں شامل ہوا اور عمر جنازے کے بعد کہاں چلا گیا کوئی اس بارے میں نہیں جانتا تھا البتہ ایک وجود تھا ان سب کے بیچ اگر کوئی حیران اور پریشان تھا تو ان سب کے بیچ ایک وجود تھا صرف جو ٹوٹ چکا تھا عمر پہلے بھی اسے یوں ہی چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اب تو خطا بھی نہیں بتائی تھی اب تو یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ اس کا جرم کیا اس کی ہے کہ پچھلے چار پانچ مہینوں سے اس نے پلٹ کر ایک بار بھی ساز کو دیکھا

نہیں پوچھا نہیں یہ سوال نہیں کیا کہ وہ کہاں ہے وہ واپس کیوں نہیں ایا وہ ہر کسی سے صرف یہی سوال کرتی تھی اس نے کیا کیا ہے وہ کہاں چلا گیا وہ اگر کہیں جانا چاہتا تو اسے ساتھ لے کے جاتا وہ دونوں تو ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش تھے غم اس کے سینے میں بیٹھتا چلا جارہا تھا اور اسے غم میں ان سب کو ایک خوشخبری کی اطلاع ملی کہ ساز کہ ہاں خوشخبری ہے حالانکہ سوہا بہت بیمار رہتی تھی لیکن پھر بھی وہ ساز کا بہت خیال رکھتی تھی وقت پلٹا کھا چکا تھا تباہی چار سو پھیل چکی تھی اور اتنی خاموشی کہ کوئی بولتا بھی تو اواز چیخ کی طرح لگتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی آپ مجھے یہاں کیوں لے کر آئیں ہیں کیارا گھر میں اکیلی ہے شاہ کو پتہ ہے ہم یہاں ہیں پچھلے چار ماہ سے ہم یہاں پر ہیں اور اپ نے ایک دن بھی یہ بات مجھے نہیں بتایا کہ ہم یہاں کیوں ہیں "

کیاابو زندہ ہیں'' اسنے عمر کا ہاتھ پکڑا جو خاموشی سے اسکے روز کے سوال سن رہا تھا۔

ہمم میں تمھیں چھوڑدوں گا شاہنواز سر کے گھر پر'' وہ کہہ کر اٹھ گیا

آپکی اور شاہ کی لڑائی ہوئی ہے ایسا ہو ہی نہیں سکتا وہ تو آپ سے بہت محبت کرتے ہیں اپکو کوئی بات بری لگی ہے اپ کو ہوا کیا ہے آپ نے ساز کے پاس نہیں جانا کیا'' وہ اج جیسے غصے میں آ گئ تھی ایک ماہ اسے ریکور ہونے میں لگا تھا اور اسکے بعد سے اب تک وہ عمر کا سر کھا رہی تھی روز اتنے سوال کر رہی تھی کہ وہ بلاخر تنگ اکر غصے سے گھور کر بولا اور ایزہ کو پھر بھی چین نہیں ایا۔

بھائی ہوا کیا ہے'' وہ عمر کے پاس بیٹھ گئ

کچھ نہیں ہوا سر نہ کھاؤ میرا کہا ہے نہ چھوڑاوگا بلکہ اٹھو چھوڑ آتا ہوں'' وہ بھڑکا ایزہ کھڑی ہو گئ

ہاں مجھے چھوڑ آئیں میری بیٹی ہے وہ اور میں کیسی ماں ہوں کہ میں اسکے پاس نہیں جا پارہی"اسکی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔

عمر نے ایک لمبا سانس کھینچا اور کمرے میں چلا گیا وہ روز یہ ہی کرتا تھا۔۔اور روز ایزہ کبھی اسکے غصہ کرنے پر خاموش ہو جاتی تو کبھی اسکے اس فلیٹ سے نکل جانے پر۔۔۔

وہ اج شدید غصے میں اچکی تھی۔۔وہ اٹھی اور باہر نکل گئ

عمر کو دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز ائ اور وہ بھڑ کا ہوا نکلا مگر وہ غائب تھی۔

اف کیا مصیبت ہے"وہ ایزہ کے پیچھے لپکا جبکہ ایزہ روڈ پر چل رہی تھی تمھیں تمھارے گھر کا راستہ پتہ ہے"وہ اسکا بازو پکڑ کر روکنے لگا

مجھے سمجھ یہ نہیں ارہی اگر بالفرض آپکی اور شاہ کی لڑائ ہو ہی گئ ہے تو شاہ بھی مجھے بھول گئے وہ تو ایسے نہیں ہیں اور اپ اپ تو مجھے پاگل لگ رہے ہیں ساز کا بھی کوئی خیال نہیں ہے اس بے چاری کو پتہ بھی ہے اپ کہاں

ہیں مجھے ہر صورت واپس جانا ہے مجھے میری بیٹی کی یاد ارہی ہے" وہ روڈ پر ہی اس سے لڑنے لگی

تم گھر چلو بعد میں دیکھیں گے" روز کا لارا اسے لگانے لگا۔

بھائی میں بلکل نہیں جاؤں گی اب واپس۔۔۔ بہت ہو گیا ہے میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں ارہا" وہ بھڑکی اور پھر سے ہاتھ چھوڑ کر جانے لگی اور عمر زبردستی غصہ کر کے اسے پھر سے فلیٹ میں بند کر گیا اور وہاں سے چلا گیا۔

ایزہ کو شدید رونا آیا یہ سب کیا تھا وہ ایسے کیوں کر رہا تھا اگر کچھ ہوا تھا تو وہ بتا تو سکتا تھا کچھ تو بتاتا وہ سمجھتی اسکی بات کو وہ کچھ کہتا تو سہی چار ماہ سے وہ اسکے ساتھ یوں ہی تھا نہ بات کرتا تھا نہ کچھ بتاتا تھا

اور کبھی کبھی گھر لوٹ بھی آتا تو بھی ایزہ کو کچھ نہیں بتاتا تھا

ایزہ بہت زیادہ روئی اسے شاہنواز پر غصہ ایا چار ماہ میں ایک دن بھی اسے اسکی یاد نہیں آئی تھی

اسنے دیکھا عمر کا موبائل سامنے ہی پڑا تھا اسنے اٹھا کر شاہنواز کو کال ملادی لیکن دوسری طرف سے بیل جانے کے باوجود کال نہیں پک کی گئ وہ غم سے حیرت زدہ ہی رہ گئ۔

عمر اسے بند کر کے جا چکا تھا وہ تھک گئ تھی اسے کیارا کی یاد آ رہی تھی اور عمر پر بہت شدید غصہ تھا اسکو۔۔

دوسری طرف کیارا کو شاہنواز نے پھولوں کیطرح رکھا ہوا تھا وہ ہر چیز چھوڑ چھاڑ کر بیٹی کے ساتھ لگ گیا تھا کچھ ماہ کی کیارا بہت خوش رہتی تھی اسکے ساتھ جبکہ شاہنواز کی انکھوں میں ایک غم تھا جو ہر وقت رہتا تھا دادی جان اسکے لیے دن رات روتی تھی کہ اسکی قسمت میں خوشیاں بہت مختصر سی تھیں کیوں تھا ایسا اور ایک طرف ساز تھی جو اپنے جرم کو جانتی ہی نہیں تھی۔

اسے آج بھی اپنے جرم کا نہیں پتہ تھا عمر پلٹ کر آیا کیوں نہیں وہ جانتی ہی نہیں تھی۔۔بدر کو اتنا غصہ تھا کہ وہ عمر کی شکل تو کیا اسے ساز کے ارد گرد برداشت بھی نہیں کرنا چاہتا تھا

سب جیسے خاموش سے ہو گئے تھے تائی جان بولتی تک نہیں تھی کسی سے۔اور ارہم پورا پورا دن گھر نہیں لوٹتا تھا سارا کاروبار چچا جان چلا رہے تھے اور کاروبار اچھا چل رہا تھا جبکہ چچی نے تائی جان کی اجازت کے ساتھ صنم کے رشتے کی بات کی تھی اور تائی جان آ بھی گئیں تھی جبکہ صوفیا ارہم کی ہی منتظر تھی۔

تائی جان کی عدت ختم ہوئی تو انھوں نے خود سے صنم کی شادی کا کہہ دیا تھا وقت گزرتا جا رہا تھا

اور ہر گزرتے لمحے نے ساز کے دل کو مزید مار دیا تھا جبکہ دوسری طرف بدر کے اندر نفرت عمر کے لیے بڑھتی جا رہی تھی۔۔

صنم کی شادی قریب ارہی تھی اور سوہا کی طبعیت کافی خراب تھی مہندی کے فنکشن سے پہلے ہی اسکی طبعیت بگڑی اور سوہا نے دو خوبصورت بیٹیوں کو جنم دیا تھا۔

بدر اس دن نجما کے گلے لگتا پہلی بار خوشی سے رو پڑا تھا نجما بھی کافی خوش تھی اور سوہا بھی۔۔اسکی خواہش پوری جو ہو گئ تھی اور وہ اپنے ماضی پر کافی پچھتا رہی تھی کہ کاش وہ بھی ایک اچھا انسان ہوتی اور بلاوجہ کسی سے نفرت نہ کرتی۔۔

لیکن اسنے وقت کے ساتھ ساتھ سب کے دل میں جگہ بنالی تھی اور سب ماضی کے اسکے رویوں کو بھول کر اسکے ساتھ اب اچھے سے رہتے تھے خاص کر بدر۔۔۔

وہ کافی نرم ہو گیا تھا اسکے ساتھ اور ان آخری دنوں میں تو اسنے سوہا کا حد سے زیادہ خیال رکھا تھا۔۔جس پر سوہا کی انکھیں بار بار بھیگتی کہ وہ اتنی خوش قسمت تھی کہ اسکی دعاؤں نے بدر کو اسکا کر ہی دیا تھا۔۔

سوہا گھر آ گئ اُور مہندی کا فنکشن سوہا کی وجہ سے آگے کر دیا گیا تایا جان کے چلے جانے کے بعد سے لے کر اب تک گھر میں کو بد مزگی نہیں ہوئی تھی ہر شخص دوسرے کے ساتھ مطمئین تھا خوش تھا۔بس ارہم تھا جو کہ گھر پر بہت کم ہوتا تھا اور اچھا ہی تھا کہ وہ گھر پر ہوتا ہی نہیں تھا۔

اور وہ گھر ایا تو غصے سے جیسے آگ بگولہ ہو رہا تھا اسنے ساز کی کلائی پکڑ ساز کو چھٹا مہینہ تھا ایکدم وہ سنبھلی

باہر نکل" وہ دھاڑا بدر گھر پر نہیں تھا جبکہ نجما اور سوہا کمرے میں تھیں وہ اوپر تھی عمر کے کمرے میں ارہم نے اسے گھسیٹ کر باہر نکالا

ارہم "تائی جان نے غصے سے اسے روکا۔

بس امی اسکے شوہر نے میرے باپ کو جان سے مار دیا اس منحوس کے شوہر نے مارا ہے میں بھی بدلہ لوں گا اسکو اور اسکے بچے کو میں بھی مار دوں گا" وہ

غرایا اور تائی جان کی آنکھیں جہاں حیرت سے پھیلیں وہاں سب کی ہی حیرانگی سے پھیل گئیں

کہا تھا میں نے ابو عمر کے پاس ہیں کہا تھا میں نے یہ سب کو لیکن کسی نے اس وقت میری بات نہیں مانی اس نے میرے باپ کو مارا ہے میں اس کی بیوی کو ماردوں گا" اور کہتے ساتھ اس نے ساز کی گردن کو دبوچ لیا اس نے شدت سے ساز کی گردن اس شدت کے ساتھ دبائی کہ وہ سانس بھی نہ لے سکے ادھا منہ کھولے حونک انکھوں سے انسو متواتر گر رہے تھے جبکہ انکھیں حیرانگی سے پھٹی ہوئی تھی اس نے اپنے پیٹ کے ارد گرد بازو لپیٹے اور جیسے اپنے بچے کی حفاظت کرنا چاہی تھی جب اسکے باپ کو ہی پرواہ نہ تھی تو کس طرح اپنا آپ بچا پاتی اسنے انکھیں بند کر لی اگر اس کی قسمت میں یہی لکھا تھا کہ اس نے یوں ہی مرنا تھا تو وہ آج یوں مر جاتی کیونکہ اس سے یہ اذیت سہی نہیں جا رہی تھی اور اچانک پیچھے سے بدر نے ارحم کی شرٹ دبوچ کر کھینچی اور کھینچ کر تھپڑ اس کے منہ پر مارا

تمہاری جرت کیسے ہوئی ساز کو ہاتھ لگانے کی وہ بھڑ کا جبکہ ارحم تو ہتھے سے ہی اکھڑ گیا عمر نے میرے باپ کو مارا ہے میں اس کی زندگی میں کوئی خوشی نہیں چھوڑوں گا اور تمہارا مسئلہ نہیں ہے یہ تم راستے سے ہٹ جاؤ میں بدلہ لوں گا اپنے باپ کی موت کا اور اس کی محبت کو میں ماروں گا" ارہم اس کی انکھوں میں انکھیں گاڑے بولا

تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے عمر ایسا کچھ نہیں کر سکتا اپنے کام سے کام رکھو اور ائندہ ساز کے ارد گرد مجھے نظر نہ انا وہ دو لفظوں میں بات مکمل کر کے ساز کا ہاتھ پکڑ گیا جبکہ ساز نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا لیا انسوؤں کا گولا حلق میں اتارا اور بدر کی جانب دیکھا تو سچ کہہ رہا ہے بھائی تایا جان کو مارنے والا عمر ہی ہے اس بات کی گواہ نہیں ہوں لیکن یقین ہے اور اب مجھے یقین ہو چکا ہے کہ وہ چھپ کر دنیا سے کیوں بیٹھا ہے اور وہ رک گئی بھائی کو دیکھنے لگی بدر حیرانگی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا جبکہ ارہم غصے سے مٹھیاں بھیچیں ان دونوں کی صورت دیکھ رہا تھا اس نے غصے میں اکر ٹیبل پر لات

ماری اور یہاں تک کہ لاؤنج میں پڑی چند چیزوں کو بھی پھینک ڈالا میں عمر کو نہیں چھوڑوں گا میں اس پر پولیس کیس کرواؤں گا اور تم لوگ دیکھ لینا مجھے کچھ عمر خیام سلاخوں کے پیچھے ہر صورت جائے گا بھلے اس کے لیے بھی کرنا پڑے یہ گھر یہ جائیدادیں یہ سب کچھ بیچنا پڑے میں عمر کو سلاخوں کے پیچھے لے کر جاؤں گا یہاں تک کہ اسے پھانسی دلواؤں گا اس کی جرات کیسے ہوئی وہ باپ اسی کا نہیں تھا وہ باپ میرا بھی تھا وہ غصہ کرتے ہوئے وہاں سے باہر نکل گیا جبکہ ساز منہ پر ہاتھ رکھیں بمشکل صوفے پر بیٹھی ہے اور رونے لگ گئی نجمہ تائی جان ثروت چچی صنم صوفیا اور یہاں تک کہ سوہا جو بمشکل اٹھ کر آئی تھی سب ساکت کھڑے سن رہے تھے کسی کو یقین نہیں ارہا تھا کہ عمر یہ حرکت کر سکتا ہے جب کہ ساز کے دل میں مہر لگ گئی تھی کہ عمر چھپ کر کیوں بیٹھا ہے وہ اٹھی اور مشکل سے سیڑھیاں چڑھ گئی کمرے میں بند ہو گئی عمر سے شکواہ کا اج اختتام ہو گیا تھا اس کا دل عمر کے لیے دھڑکنا چھوڑ نہیں سکتا تھا لیکن عمر بہت ظالم تھا بہت ظالم بالکل اپنے

باپ کی طرح وہ ظلم کرتے ہوئے کچھ نہیں دیکھتا تھا اور عمر بھی ظلم کرتے ہوئے کچھ نہیں دیکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صنم کے سسرالیوں سے بات کر کے وہ شادی کو آگے لے گئے تھے کیونکہ گھر کا ماحول ایسا نہیں تھا رہم غضب میں پھر رہا تھا جب کہ ساز نے کمرے سے نکلنا ہی چھوڑ دیا تھا بدر پریشانی سے کمرے میں داخل ہوا اور صوفے پر بیٹھ گیا وہ پیشانی پر دو انگلیاں رگڑ رہا تھا سوہا نے اپنے دونوں بچوں کو بستر پر لیٹا یا اور ان پر بلینکٹ ڈال کر اس کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئی وہ خود بہت تھک گئی تھی دو چھوٹے بچے اور ان کی حفاظت کرنا بہت مشکل کام تھا ہاں یہ خواہش کر لینا کہ اس کے ہاں ٹوئنز ہوں یا آسان تھا لیکن ان دونوں کی ہی خدمت کرنا بہت مشکل کام تھا سارا سارا دن وہ دونوں اس کو تھکائے رکھتی تھی اس نے ان دونوں کا نام عینہ اور مینہ رکھا تھا جبکہ وہ دونوں معلوم نہیں کس پر چلی گئی تھی اتنا تنگ کرتی تھی اتنا تو سوہا کو یقین تھا کہ اس نے

جانے پر یہ کہتی اپنی ماں کو کبھی تنگ نہیں کیا ہو گا جبکہ تائی جان اس کے چڑ

کہ بالکل تم ایسی ہی تھی سوہا دوسری طرف جب بدر اپنی دونوں بیٹیوں کو

والہانہ محبت کرتا تو سوہا اس کو دیکھ کر رشک کرتی کہ یہ دونوں بچیاں کتنی

خوش قسمت تھی کہ اس کی زندگی بھی بدل دی تھی اور بدر ان دونوں سے

کتنی محبت کرتا تھا اس کے وجود سے جنم لی ہوئی اولاد کو بدر محبت کرتا تھا

اور اس کی دیوانگی کے لیے تو اتنا ہی کافی تھا اس نے بدر کے شانے پر ہاتھ

رکھا بدر نے مڑ کر اسے دیکھا پریشان نہ ہو سب صحیح ہو جائے گا جلدی سوہا

نے کہا جب کہ بدر نے نفی میں سر ہلایا

نہیں مجھے یہ لگتا تھا کہ مال کی تنگی دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے لیکن مال کی

تنگی کے ساتھ ساتھ رشتوں کی تکلیف بہت بڑی اذیت ہے مجھے سمجھ نہیں

ارہا میں ساز کے لیے کیا کروں میں بہت پریشان ہوں وہ دن بدن بہت پیچھے

جا رہی ہے دوائی وقت پر نہیں لیتی کھانا پینا بھی اس نے چھوڑ دیا ہے بتاؤ ذرا

اور انہی پریشانیوں کی وجہ صنم کی شادی اگے جائی جا رہی ہے اس نے گھرا

سانس لیا پتہ تو کرو عمر کہاں ہے اس کا نام میرے سامنے لینے کی ضرورت
نہیں ہے وہ جہاں جس جہنم میں ہے وہیں پڑا رہے بہتر ہے اس کے لیے اپنی
مشکلات سے منہ چرا لینے والے انسان کو بہادر نہیں کہتے اور عمر وہ لفظ
ادھورا چھوڑ گیا اس نے منہ موڑ لیا جبکہ سوہا نے اس کا چہرہ اپنے دونوں
ہاتھوں میں پکڑا نرم نظروں سے اس کی جانب دیکھا تم تھک گئے ہو نا وہ
بولی بدر نے ایک طویل سانس کھینچی اور اس کے شانے پر واقعی تھک کر سر
ملکے سے مسکرائی اور اس کے بالوں میں انگلی چلانے لگی ہاں رکھ لیا سوہا
تھک گیا ہوں بتاؤ کیسے اتارو گی میری تھکان اس نے اسے نرم نظروں سے
دیکھا جب کہ سوہا ایک دم سیدھی ہوئی اور اس کے شانے پر تھپڑ مارا
دور ہٹو ذرا دونوں بچیاں ہیں نا تمھاری انہوں نے میرا جینا حرام کر کے رکھا
ہوا ہے اور تمہیں سپنے سوجھ رہے ہیں وہ اس کے پاس سے اٹھ گئی میں نوٹ
کر رہا ہوں تم میں وقت کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ موٹی ہوتی جا رہی ہو وہ
بولا جبکہ سوہا نے شانے اچکا دیے کیا کروں اب اپ مجھ سے محبت کرنے

لگے ہوناتواس محبت کاناز اور فخر میرے اندر اور میرے لہجے میں اور

میرے انداز میں بولتا ہے بس ذرا گھمنڈی سی ہوگئی ہوں کیونکہ ایک

چاہنے والے کی چاہت جو مل رہی ہے وہ بولی اس کے چہرے کی مسکراہٹ

اس کے چہرے پر بدر کی محبت کی خوشی بہت خوبصورت لگ رہی تھی بدر

ہلکے سے مسکرایااور کھڑاہو کراس کے قریب ایا

اچھاتوتم اب میری تھکان اتارنے کے لیے کچھ نہیں کرسکتی" وہ اسکے

دوپٹے کے پلو کو ہاتھ پر لپیٹنے لگا

جی بلکل اور بدر پلیز وہ اٹھ جائیں گی دونوں" بدر نے اسکا دوپٹہ بیڈ پر پھینکا تو

عینہ اور مینہ کے منہ پر جاکر گیرہ سوہاتوتڑپ کر بولی

شیر کی بیٹیاں ہیں تم فکر نہ کرو" اسنے اسے نزدیک کیا

پتہ ہے شیر کی بیٹیاں ہیں یہ شیر رات بھر خودتوسوتا ہے اور میرا کوئی قصور

ساہو گیا" وہ منہ بنا گئ

اچھااب زیادہ چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے میں" ابھی وہ بات مکمل کرتا ہی کہ اسکا فون بجنے لگا

بدر نے گھیرہ سانس کھینچا اور موبائل اٹھالیا جبکہ سوہا نے بھاگنے کی کوشش کی مگر بدر نے اسکی کلائی اپنے ہاتھ میں پکڑے رکھی

جی مسٹر بابر میں کچھ دیر تک ساری لیسٹ سینڈ کرتا ہوں اور مال رات میں ہی پہنچادینا" بدر نے بات جلدی مکمل کرناچاہی مگر بابر نے اسے پکادیا اور سوہا نے موقع دیکھ کر اسکے ہاتھ پر زور سے کاٹا بدر کی" سی" نکلی اور ہاتھ جھٹکنے لگا

تم ٹھیک ہو بدر" وہ پوچھنے لگے

جی بلکل کچھ کاٹ گیا تھا" اسنے سوہا کو کھاجانے والی نگاہوں سے دیکھا اور سوہا کمرے سے باہر نکل گئی بدر نے جلدی سے فون بند کیا اور وہ باہر نکلتا کہ عینہ رونے لگی اور مینہ اسکے ساتھ بلکل مفت تھی رونے میں دونوں کا باجا شروع ہوا بدر ایکدم انکی جانب بڑھ گیا۔

اوئے کیا ہوا یہ رو کیوں رہی ہیں سوہا" اسنے آواز لگائی

کیا ہوا آپکی شیر نیوں کو رونا آگیا اور شیر کا رومانس پانی میں بہہ گیا

تم۔۔تم تمھیں تو دیکھ لوں گا میں یار پہلے انھیں چپ کراو بھوک لگی ہو گی

انھیں" وہ بولا جبکہ سوہا نے تھکان سے اسے دیکھ میں امی کے پاس جا رہی

ہوں چپ کرائیں تھوڑی دیر ان دونوں کو" وہ بولی اور باہر چلی گئ جبکہ بدر

چلا اٹھا اور سوہا کھلکھلا اٹھی

" میں تمھاری ہڈیاں توڑتا ہوں رو کو ذرا تم

اپنی بیٹیوں کی فکر میں وہ بس اب انکے ساتھ ساتھ رونے لگ جاتا۔

اگر سوہا اندر دوبارہ نہ اتی اور ان دونوں کے ساتھ ساتھ اسکی گود میں بدر

نے بھی سر رکھ لیا تھا

سکون میسر آیا تھا سوہا نے اسکے بالوں میں ہلکی ہلکی سی انگلیاں چلانا شروع

کر دیں۔

۔
صنم کی مہندی تھی تھکاوٹ سے بڑا حال تھا وامیٹس نے جان لے لی تھی لیکن وہ جان بوجھ کر خود کو مزید سے مزید اذیت دینے کو ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتی تھی۔
وہ اپنے پرانے لباسوں میں سے لباس پہن کر سادہ چہرے سے نیچے اگئی اور ماں کے ساتھ اسکے پہلو میں بیٹھ کر اسنے سارا فنکشن اٹینڈ کیا
فنکشن بھی کیا تھا بس رسم ہی ہوئی تھی مگر صنم خوش تھی اور ساز بھی مسکرا رہی تھی۔
فنکشن اختتام پر پہنچا تو ساز سب سے پہلے اپنے کمرے میں چلی گئی اُسنے گھیرہ سانس بھرا خود پر سے لباس اتارا اور آج عمر کی لٹکی شرٹ میں سے ایک شرٹ پہن کر وہ بیڈ پر لیٹ گئی جبکہ اسے جلد ہی نیند نے جا لیا۔

نیندوں میں ایک جانی پہچانی خوشبو کا احساس ہوا اس نے انکھیں کھولی لیکن کمرے میں مکمل اندھیرا تھا اسے محسوس ہوا کہ اس کی شرٹ کے بٹن کوئی کھول رہا ہے ایک دم اس نے نیندوں میں ہی وہ جو بھی تھا اس کے ہاتھ تھام لیے

" ک۔۔۔۔کون

جیسے ذہن ایک دم ہوش میں آ رہا تھا

تم ڈیزرو نہیں کرتی مجھے لیکن کیا کروں کہ تمہارے علاوہ اب کسی کو کچھ نہیں کہوں گا کان میں عمر کی اواز پڑی تو ساز کی انکھیں بالکل ہی پھٹ گئیں وہ انکھیں پھاڑے چھت کی جانب گھورنے لگی جبکہ عمر کی گرم سانسوں کی گردش ہولے ہولے گردن پر محسوس ہوتی گردن سے نیچے تک کا سفر طے کر رہی تھی اس کی سانسیں پھولنے لگیں ایسا لگا عرصے بعد اس کی اواز سنی ہو اسکا لمس محسوس کیا ہو اس اواز میں اب بھی غصہ شدت اور کہیں کہیں نفرت کا عنصر تھا اس نے جلدی سے اپنی شرٹ کو پکڑا اور اپنے اوپر دوبارہ کھینچ لی

عم ۔۔ عمر" وہ بولی جبکہ اسے خود پر سے بوجھ ہٹتا محسوس ہوا

تم پریگنینٹ ہو" بلکل لاپرواہی سے اسکی شرٹ پیٹ سے ہٹاتے اسنے ہاتھ رکھا تھا اسکے پیٹ پر ۔۔۔ اندھیرہ شدید تھا ساز کی سمجھ سے سب کچھ باہر تھا

تم کتنی بڑی جھوٹی ہو مجھ سے یہ بات بھی چھپائی ہر راز چھپایا جبکہ میں نے تمھیں کہا تھا کہ مجھ سے کبھی کچھ نہ چھپانا اسنے اچانک ہی لیمپ پر ہاتھ مارا اور روشنی کمرے میں پھیل گئ جبکہ عمر اسکے اوپر تھا گھور رہا تھا اسے ۔۔ ساز بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی وہ ایا تھا اور کتنا انا پرست تھا کہ پرواہ اسکو اپنی ہی تھی

ساز اسکی جانب دیکھتی رہی اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگی

عمر نے بے دردی سے انسو صاف کیے تمھارے ان انسوؤں کی مجھے پرواہ نہیں ہے تمھارے جھوٹ کا انجام بہت اچھے سے بتاو گا تمھیں

اٹھو" زبردستی اسے کھینچ کر اٹھایا

سازکے لبوں سے سسکی نکلی پھر ہچکیاں بند گئیں اور منہ پر ہاتھ رکھے وہ

بری طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی عمر کو اسکے رونے سے کتنا فرق پڑتا تھا اور

اب وہ سکون سے لیٹا اسے دیکھ رہا تھا۔

ایکسکیوز می زیادہ وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔

مجھے چند گھڑیاں تمھارے ساتھ گزارنی ہیں" اور ایکدم دروازہ بجنے لگا ساز

نے دروازے کی جانب دیکھا اور پھر عمر کو دیکھا جو پاوں جھلاتے اسے ہی

دیکھ رہا تھا ساز اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہتی تھی لیکن عمر نے اسکے منہ پر ہاتھ

رکھ کر اسکی گردن پر زبردست نشان بنایا تھا اسکی نازک گردن کو اسنے زور

سے ہونٹوں میں بھینچ ڈالا

اور اٹھ کر وہ وہاں سے چلا گیا

اسنے کھڑکی خانے آرام سے پھلانگ تھی ساز اٹھ کر کھڑکی کے پاس بمشکل

آئی تھی وہ چلا گیا تھا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

شاہنواز آج بہت دنوں بعد آفس ایا تھا اور بمشکل کیارا کو چھوڑا تھا اسنے۔۔۔

وہ بیٹھا ہی تھا کہ دروازہ بجا اور عمر خیام اسی جنون کے ساتھ اسکے سامنے اکر بیٹھ گیا

شاہنواز نے اسے دیکھا ٹھہرا ہوا سمندر لگا تھا عمر کو وہ جس کی انکھوں میں کوئی تاثر نہیں تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہنواز اج بہت دنوں بعد آفس ایا تھا اور بمشکل کیارا کو چھوڑا تھا اسنے

۔۔۔وہ بیٹھا ہی تھا کہ دروازہ بجا اور عمر خیام اسی جنون کے ساتھ اسکے سامنے آکر بیٹھ گیا

شاہنواز نے اسے دیکھا ٹھہرا ہوا سمندر لگا تھا عمر کو وہ جس کی انکھوں میں کوئی تاثر نہیں تھا وہ کبھی اس سے اس طرح نہیں دیکھتا تھا عمر شرمندگی سے سر

جھکا گیا شاہنواز اب بھی کچھ نہیں بولا خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔۔

وہ اٹھا۔

شاہنواز کے پاس ایا۔

آج شہزادہ نہیں بولیں گے" وہ بولا شاہنواز نے اس سے رخ پھیر لیا

اور اپنے لیپ ٹاپ پر جھک کر کام کرنے لگ گیا اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

پیشانی کی رگیں پھولنے لگیں تھیں۔

ناراض ہیں" اسکے سوال پر بھی شاہنواز کچھ نہیں بولا عمر کے اندر بے چینی

بھر گئ۔

" یار اسطرح تو نہ کریں آپکو پتہ ہے میں اپکے بنا نہیں رہ سکتا

تو چار ماہ کہاں لگا کر آئے ہو" سرد نظروں سے شاہنواز نے اس سے ایک

جھٹکے سے سوال پوچھا

عمر پہلی بار سر جھکا گیا اسکی غلطی تھی وہ اب بچہ نہیں تھا کہ حالات ماحول دیکھے اور سمجھے بنا ہی وہاں سے بھاگ اٹھتا لیکن اسنے حرکت ایسی ہی کی تھی

۔

شاہنواز کے تیور بتا رہے تھے وہ عمر سے کتنا خفا تھا۔

میں نے ایزہ کو کچھ نہیں بتایا" شاہنواز ایکدم چیئر چھوڑ کر اٹھا اور کھینچ کر عمر کے تھپڑ مار دیا۔

عمر نے اسکی جانب سرخ چہرے سے دیکھا

مجھے ایک لمحے کے لیے اس بات سے فرق نہیں پڑتا عمر خیام کہ تم نے ایزہ کو میرے بارے میں بتایا یہ نہیں کیونکہ جانتا ہوں میں کہ وہ ناز کی بیٹی نہیں ہے" وہ چلایا تھا۔

عمر چپ ہو گیا اسکی غلطی تھی اور یہ وہ بخوبی جانتا تھا۔

سوری" اسنے اہستگی سے کہا۔

ائی لو ائی کیئر ائی اپریشیٹ۔۔ بٹ وین ائی ایم سائیلینٹ سو بی کیئر فل" انگلی

اٹھا کر للتاڑا تھا اسنے اسے عمراب بھی لب دبا گیا

پچھلے چار مہینے سے پاگل ہو رہا ہوں کہ تم دونوں کہاں چلے گئے کس کے

پاس ہو ٹھیک ہو بھی یہ نہیں تم نے یہ سوچنا ضروری سمجھا کہ میری ایک

بچی بھی ہے" ٹیبل پر ہاتھ مارتا وہ دھاڑا پہلی بار عمر خیام کسی کا زلزلہ پہلی بار

برداشت کر رہا تھا۔۔۔

" نہیں تم نے صرف اپنے بارے میں سوچا

سوری" وہ لب دبائے بولا۔

ائی ڈونٹ نیڈ یور سوری میری بیٹی کی زندگی میں یہ چار ماہ دے دو گے۔" وہ

غصے سے بھڑکا عمر نے اسکی جانب دیکھا

" ہاں ہوگی آپکے لیے وہ قیمتی

ہاں وہ قیمتی ہے کیونکہ وہ میری بیٹی ہے عمر۔ اور اگر تمھاری نظر میں

میری کوئی ویلیو ہوتی تو تم میری بیٹی کو بھی ویلیو دیتے ائی جسٹ فیل سو شیم کہ

جس پر میں نے اپنا سب لٹا دیا سارا احساس دے دیا اسے وہ مجھے چھوڑ گیا مجھے

ہمیشہ ڈر رہا کہ تمھیں کچھ نہ پتہ چلے ناٹ فوردس کہ میری کوئی چوری تھی

جو پکڑی جاتی ڈر تھا کہ تم ہرٹ نہ ہو اور یہ جذباتی قدم جو اشفاق کو مار کر کے

" اٹھایا وہ نہ اٹھاؤ لیکن تم نہایت خود سر اور بدین انسان ہو

" اور کتنی دیر ڈانٹیں گے " وہ انکھیں گھما کر بولا تم تھپڑ ڈیزرو کرتے ہو

شاہنواز نے مٹھیاں بھینچ کر کہا جبکہ عمر لب دبا گیا۔

ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں اپ تو ایسا لگ رہا چار مہینے یہ ہی سوچتے رہے ہیں

کہ کس طرح سے مجھے ذلیل کرنا ہے " وہ اٹھ گیا شاہنواز سے دیکھتا رہا کافی

غصے سے میں تھا شاید وہ۔۔۔۔

عمر دروازے تک پہنچا اور پھر مڑ کر دیکھا اسنے اسے نہیں پکارا تھا یعنی وہ

واقعی ناراض تھا

وہ اسکے نزدیک آیا اور اسکے سینے سے لگ گیا۔

شاہنواز چار ماہ سے ان دونوں کے لیے بے چین تھا اسنے عمر کے گرد بازو سختی سے باندھے اور عمر کو لگا کہ جیسے سب مل گیا ہو وہ بیوقوف تھا جو اسکو غلط سمجھ کر اسے کھو دیتا۔

جس نے اسکی ماں کی بھی حفاظت کرنا چاہی تھی وہ انسان غلط نہیں تھا جو غلط تھا وہ اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا۔

عمر اسکے سینے سے لگا رہا اگر یہ تھپڑ چار ماہ پہلے ہی مار دیتے تو کہیں بھی نہ جاتا بھاگ گیا تھا کیونکہ دل سہم چکا تھا سمجھ نہیں آیا کیا سہی ہے کیا غلط جب کہ سہی اور غلط تو واضح تھا وہ بول رہا تھا جبکہ شاہنواز کے دل و دماغ میں سکون سا اتر گیا۔

یار تو ناراض ہو کر چلا گیا ایک بار تو میرے بارے میں سوچتا" وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام گیا جبکہ عمر شرمندہ سارہ گیا اسکی محبت میں کمی نہیں تھی کوئی اور عمر اپنی بیوقوفی میں کیا کر گیا تھا۔

ایم سوری دوبارہ کہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا اور نہ ہی بچوں جیسا بیہیو دوں گا" وہ شاہنواز کے ہاتھ تھام کر بولا شاہنواز اسکے بال بکھیر گیا

زیادہ زور سے مار دیا تھپڑ" اسنے عمر کا گال تھپتھپایا جبکہ عمر گال رگڑ کر منہ بنانے کی ابھی کوشش میں ہی تھا کہ شاہنواز نے ائی برو اچکائی

ذرا بھی ایکٹنگ کی ضرورت نہیں ہیں الریڈی تم پر بہت بھڑکا ہوا ہوں" وہ کہہ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا

بس بہت ہو گی ہے میں مزید اپکا غصہ برداشت نہیں کروں گا بیوقوف ہوں میں تو گدی سے پکڑ کر کھینچ لیتے نہ آپ نے بھی تو ہم دونوں کو چھوڑ دیا" وہ بولا جبکہ شاہنواز نے نفی میں سر ہلایا۔

تاکہ تمھارا دماغ آسمان سے زمین پر اترے" وہ سکون سے بولا عمر نے سر ہلایا۔

تمھیں مجھ سے شکایت" شاہنواز ابھی بولتا کہ عمر اسکے قدموں میں بیٹھ گیا وہ اسکی جانب دیکھ رہا تھا

آپ جانتے ہیں اپ میرے لیے سب کچھ ہیں اگر اپ نہ ہوتے تو میرا اس دنیا میں دم نہ گھٹ جاتا۔

"آپ میرے محسن ہیں اپ نے مجھ پر احسان

اوئے پاگل" شاہنواز نے گھورا

احسان نہیں ہے یہ تمہارا حق تھا اور میں نے یہ حق تمہارے علاوہ کسی کو نہیں دیا کہ کوئی مجھ سے یوں الجھے میری ناک میں دم دے" وہ بولا عمر اسکا ہاتھ پکڑ گیا۔

کاش آپ مام سے شادی کر لیتے" وہ بولا شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا

نہیں مجھے ایزہ ہی چاہیے تھی" اسنے کہا تو عمر سر ہلانے لگا۔

" لیکن تمہاری ماں اچھی عورت تھی

یہ بعد کی باتیں ہیں" وہ سر جھٹک کر اٹھ گیا

شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا اسکا ماں باپ سے شکواہ اپنی جگہ کھڑا تھا۔

عمر جیسے پر سکون ہو کر بیٹھ گیا اور چیئر پر گھومتے جیسے اسے احساس ہوا زندگی

اس میں پھر سے لوٹ ائی ہے

آپکی ایزہ کو گھر پہنچا دیا ہے "اسنے لاپرواہی سے کہا

دل تو کرتا ہے تمھارا منہ توڑ دوں لحاظ رکھا نہیں ہے اتنا کبھی کسی کا میں

"نے

" ہاں اپنے بیٹے کا رکھیں آپ پر فرض ہے

" میرا بیٹا انسان ہی کب ہے

ہاں مجھے بھی جانوروں والی وائز آتی ہیں خود میں سے "وہ ہنسا جبکہ شاہنواز

نے نفی میں سر ہلایا اور اسکی صورت دیکھی

ساز کے پاس گئے ہو شی از ایکسپیکٹیڈ تمھیں اس سے دور جانا نہیں چاہیے

تھا "شاہنواز کے لہجے میں ساز کے لیے کافی فکر تھی ۔۔۔ عمر نے گہرہ

سانس بھرا

ایکچلی

"وہ ایکچلی ۔۔

مجھے نہ اس سے ڈر لگ رہا ہے اور اس ڈر ڈر میں ۔۔ میں اسے مزید تنگ کر رہا ہوں '' وہ شرمندگی سے اسے بہت راز بیان کر رہا تھا شاہنواز نے پیپر ویٹ زور سے اسکیطرف مارا کہ اسکی انگلیوں پر لگا عمر سی کر تارہ گیا جبکہ شاہنواز اسے گھورنے لگا

تم انسان بن جاؤ عمر سیدھی طرح اس سے معذرت کر واس وقت بہت حساس ہے وہ ''

نہیں مانے گی اسکے ساتھ آڑے ہاتھوں چلنا پڑتا ہے ''

محبت کرنے والوں کو پلکوں پر بیٹھایا جاتا ہے تمھیں محبت کی تمیز ہے نہیں چلے ہو محبت کرنے '' شاہنواز نے کہا جبکہ عمر کو بڑی زور سے چبھی تھی اسکی یہ بات ۔۔۔

کیا کہا اپ نے مجھے محبت کرنے کی تمیز نہیں '' وہ غصے سے اٹھا

بلکل یہ ہی کہا ہے '' وہ سکون سے بولا جبکہ عمر نے اسکے آگے چٹکی بجائی

'' اپکو تو میں دیکھ لوں گا اچھے سے اور ثابت کر کے دیکھاؤ گا

" چیلینج

افکورس ای ایکسپیکٹیڈ" عمر کہہ کر باہر نکلنے لگا کہ شاہنواز اٹھا اور اسکے شانے پکڑ کر فخر سے اسکی طرف دیکھا اسکا گال تھپتھپایا اور عمر اسکے سینے سے خود ہی لگ گیا

سوری میں ائندہ وعدہ کرتا ہوں حالات سے گھبرا کر کبھی نہیں بھاگو گا جو بھی مشکل آئے گی اسکا سامنا کروں گا "

"ڈیٹس لائیک مائے بوائے

پیار سے کہہ کر وہ ہاتھ کی مٹھی بنا گیا جس پر عمر نے اپنی مٹھی ماری اور باہر نکل گیا جبکہ شاہنواز مسکرا دیا

ہاں اب سب ٹھیک تھا زندگی میں کوئی خوف نہیں تھا اور نہ کسی سے کچھ بھی چھپانے کا ڈر۔

اچانک اسے یاد ایا عمر نے کہا تھا ایزہ کو وہ گھر چھوڑ آیا ہے اسنے سب کچھ بند کیا اور ایزہ کو چار ماہ بعد دیکھنا تھا وہ تیزی سے وہاں سے نکلا تھا۔

صنم کی بارات تھی اور عمر خیام کی آمد سب ساکت ہو گئے تھے اچانک وہ کہاں سے اگیا۔

ہمیشہ کیطرح عمر کے چہرے پر ان سب کے لیے کچھ نہیں تھا وہ بدر کے پیچھے کھڑی ساز کو دیکھنے لگا

ساز" اسنے پکارہ مگر ساز نے کوئی جواب نہ دیا۔

تم خود کو سمجھتے کیا ہو جب دل کرے گا منہ اٹھا کر چھوڑ کر چلے جاؤ گے اور جب دل کرے گا منہ اٹھا کر اجاو گے اور میری بہن تمھارے حکم کی غلام ہے" بدر نے اسکا غصے سے گریبان جکڑا

عمر نے بدر کی جانب سپاٹ نظروں سے دیکھا

یہ بات وہ کہے میرا گریبان پکڑے یہ کچھ بھی تمھیں اتنا اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے اپنے کام سے کام رکھو" عمر نے اسے جھٹکا جبکہ بدر کو تو آگ ہی لگ گئ

ٹھیک ہے ساز تم اس برساتی میڈک کے ساتھ جانا چاہتی ہو یہ رہنا چاہتی ہو

"بدر نے مڑ کر ساز کی طرف دیکھا جو سر جھکائے کھڑی تھی عمر اسی کی

جانب دیکھ رہا تھا اسے پکا یقین تھا ساز انکار کر ہی نہیں سکتی وہ پورے

کانفیڈینس میں کھڑا تھا

نہیں مجھے ان کے ساتھ نہیں رہنا" سنجیدگی سے کہہ کر وہ مڑ گئی جبکہ عمر

اگے بڑھا

ساز۔" اسنے پکارا مگر بے سود وہ کمرے میں چلی گئی اور بدر نے اس تک عمر

کو پہنچنے نہ دیا۔

اب سیدھی طرح جہاں سے آئے تھے چلے جاؤ ہوتے کون ہو تم یہاں آکر

" سپر حق جتانے والے بزدل

" بدر

ہاں ہو غم بزدل جب اپنے باپ کا قتل کیا تھا تو سینہ تان کر کہتے کہ یہ سالا اسی قابل تھا نہ کہ منہ چھپا کر کہیں دفع ہو جاتے" بدر تو جیسے اسے جان سے مار دینا چاہتے تھے۔

تم نہایت احمق انسان ہو تب ہی سب تمھاری پرواہ کرتے ہیں جس کے پاس دماغ ہو اور سینہ فولاد جیسا اسے منہ چھپانے کی ضرورت نہیں پڑتی اور عمر خیام" وہ دو قدم آگے بڑھا پہلی بار اس گھر میں عمر خیام کا منہ کوئی بند کرائے کھڑا تھا۔

" تم ساز کے ارد گرد بھی نظر آ گئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا انگلی اٹھا کر وہ بولا۔

تم بلاوجہ ساز اور میرے بیچ نہ او" عمر سنبھل کر بولا

تمھارے بیچ صدیاں ہیں یہ چار ماہ صدیوں کیطرح ہیں عمر خیام کیونکہ میں نے دیکھا ہے اپنی بہن کو تڑپتے ہوئے بنا قصور کے دفع ہو جاؤ اب یہاں سے "

تم ہوتے کون ہو مجھے دفع کرنے والے ہاں کب سے سن رہا ہوں تمھاری بکواس زیادہ میرے باپ بننے کی ضرورت نہیں ہے تمھارا سر کھول دوں گا یہیں "عمر دھڑا مگر بدر اسکے آگے سے نہ ہٹا

عمر اسے دانٹ پیسے دیکھتا رہا

میں یہیں ہوں دیکھتا ہوں کس (گالی) میں ہمت ہے مجھے عمر خیام کو یہاں سے نکالے "بھنایا ہوا وہ لحاظ مروت ایکطرف رکھ گیا

سب اس تماشے کو کھڑے دیکھ رہے تھے چچا جان نے اگے ہو کر بدر کے شانے پر ہاتھ رکھا

بیٹا لڑائی جھگڑے سے معاملات نہیں سلجھائے جاتے

مجھے معاملات اب کسی کے ساتھ نہیں سلجھانے چچا جان "وہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ سب نے ہی فیصلہ کیا کہ شادی کی تقریب کو باخوبی سر انجام دیا جائے یہ معاملات بعد کے ہیں

صنم کی رخصتی کے وقت بھی ساز کمرے سے نہیں نکلی تھی جبکہ عمر پورے گھر میں بے چینی سے پھر رہا تھا ہاں ابھی ارہم نہیں تھا وہ اتا تو معلوم نہیں کیا ہنگامہ ارائی گھروں پھیل جاتی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیارا کو سینے میں بھینچ وہ مسلسل روئے جارہی تھی دادی جان نے اسکی بلائیں لے لیں تھی۔

ہٹ جائیں مجھے یاد کیا نہیں اب پیار کر رہی ہیں" وہ روتے ہوئے بولی۔

میرے لال میں نے تمہیں بہت یاد کیا ہے اور یہ معصوم چھوٹی سی بچی اسے تو تمہاری ممتا کی بے حد ضرورت تھی اس نے اور میرے میرے شاہنواز نے بھی تمہیں بہت یاد کیا بس خاک یاد کیا ہے اپ لوگوں نے مجھے چار مہینے سے میں غائب تھی کسی نے مجھے پلٹ کر نہیں پوچھا اور وہ شاہنواز انہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے بہانہ چاہیے تھا کہ میں کہیں گم ہو جاتی اور ان کی زندگی عیاشی سے گزر جاتی ویسے بھی برا نہ مانیے گا دادی جان اپ کے بیٹے بہت

ہی عیاش طبعیت کے ہیں اس نے ہاتھ اٹھا کے کہا اور سر جھٹک کر انسو جیسے ہی پونچے شاہنواز دوسری طرف کھڑا تھا چار ماہ بعد اس کو دیکھ رہی تھی ایسا لگا جیسے صدیوں بعد دیکھ رہا ہے شاہنواز بھی اس کی جانب دیکھنے لگا لبوں پہ مسکراہٹ تھی دل تھا کہ اس کو دوڑ کر خود میں سما لیتا بس دادی جان کا لحاظ کر لیا اسنے البتہ غصے سے منہ پھیر لیا اور کیارا کو اپنی گود میں اٹھا لیا کیارا چار ماہ کی ہو گئی تھی اب تو ہاتھ پاؤں جلانے لگی اس سے ازاد ہونے کی کوشش کرتی اپنے باپ کی جانب جانے کی طلب کر رہی تھی اس نے غصے سے کیارا کو اپنی طرف رخ کرایا میں تمہاری ماں ہوں اس نے اسے جھنجوڑا جب کہ شاہنواز نفی میں سر ہلا گیا یعنی وہ تو پوری توپ بن کر ائی تھی اس نے دادی جان کی جانب دیکھا جو ہولے ہولے مسکرا رہی تھی شاہنواز اب یہ چڑیل گھر میں اگئی ہے اب یہ تیرا جینا حرام کر دے گی وہ سر ہلا کر بولی جبکہ شاہنواز لبوں پر انگلی رکھ کر انہیں چپ رہنے کا کہنے لگا اور وہ اس کے پیچھے کمرے میں ایا تو کمرے کا دروازہ لاک تھا دروازہ کھولو میرا تو نام بھی لینے کی

ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی میں اپ سے ملنے کے لیے نہیں ائی نہ ہی مجھے اپ کی ضرورت ہے میں اپنی بیٹی سے ملنے ائی ہوں اور اپنی بیٹی کے ساتھ ہی رہوں گی تو اپ جہاں تھے نہ چار ماہ سے وہیں رہے اندر سے اس کی چنگارتی ہوئی اواز ائی شاہنواز بالوں میں ہاتھ پھیر گیا عمر نے اسے کہاں پھنسا دیا تھا اچھا دروازہ تو کھولو کم از کم تمہیں دیکھ ہی لوں وہ بیچارگی سے بولا جب کہ وہ غصے سے کھڑی ہوئی کیارا تو جیسے چار ماہ میں بالکل ہی باپ کی ہو گئی تھی اندر سے رو رو کر اس نے برا حال کیا ہوا تھا وہ غصے سے اٹھی دروازے کو کھولا اور اسے گھورنے لگے میری جان وہ اس کے نزدیک جانے لگا جب کہ ایک دم رخ موڑ کر وہ کیارا کی طرف بڑھ گیا کیارا کو بیڈ سے اٹھا کر اس نے گود میں لیا اور اس کو جلانے لگا او و میرا بچہ کیوں رو رہا ہے کیوں رو رہا ہے وہ جیسے لاڈ سے بول رہا تھا ایزہ کا دل کیا اس کے سر پہ کوئی چیز تو مار ہی دے اج اور اس نے بالکل ایسا ہی کیا بیڈ کے سائیڈ پر پڑا لیمپ اٹھا کر اس نے کھینچ کے شاہنواز کی کمر پر مارا شاہنواز تلملا کر پلٹا اور ایزہ کی طرف دیکھا

تمہارا تو میں دماغ درست کردوں گا اج معنی خیزی سے کہا تھا اپ کا دماغ میں درست کروں گی اپ کیا میرا دماغ درست کریں گے اب بھی اپ کو اس کیارا پیارا گیارہ کی ضرورت پڑ گئی ہے وہ جیسے رونے والی ہو گئی اور پاؤں پٹکتی ہوئی باہر نکلی کہ شاہنواز نے اس کی کمر میں بازو ڈالا اور ایک دم اسے اپنی جانب کھینچ لیا اس کی خوشبو کو گہرائی سے اندر اتارا تھا میں نے تمہیں بہت یاد کیا بہت زیادہ اتنا کہ اگر اب بھی تم نہ اتی تو میں پاگل ہو جاتا اسکی آنکھیں بند تھی اور کیارا خود بخود اسکی گود سے اتر کر بیڈ پر کھیلنے لگی تھی اور اس کو بانہوں میں سمیٹے کھڑا تھا جبکہ اس نے انکھیں بند کر لی تھی اسنے زور سے کہونی اس کے پیٹ میں ماری اور انگلی اٹھائی جھوٹی باتیں نا کسی اور سے جا کے کیجیے گا مجھے پتہ ہے چار ماہ جیسے میں نے گزارا ہے ناوہ باتیں مجھے پتہ ہے اور عمر بھائی اور اپ کی لڑائی ہوئی تھی اور سزا کسے بھگتنی پڑی صرف پڑی ٹھیک ہے مجھے پتہ تک نہیں ہے کہ کس وجہ سے میں اپ مجھے بھگتنی سے چار مہینے دور تھی اور چار مہینے میں ایک بار بھی اپ نے کوشش نہیں کی

کہ اب کی کوئی بیوی بھی ہے وہ بھڑ کی کہ شاید جائز ہی تھی شاہنواز کا

خاموشی سے اسے دیکھنے لگا میں نے ڈھونڈا تھا تم دونوں کو ڈھونڈنا کچھ نہیں

ہوتا شاہنواز میں جانتی ہوں پاتال سے بھی اپ انسان کو باہر نکال لیں گے

اب ڈھونڈنا چاہتے ہی نہیں تھے مجھے وہ مجھے علم نہیں ہے کہ ایسا کیوں ہوا

اور جب تک مجھے یہ علم نہیں ہو گا اپ مجھ سے دور رہیں گے اس سے ذرا اسنا

کر باہر نکل گئی یہ سزا بہت بڑی ہے وہ مسکرا کر بولا زہر لگ رہی ہے مجھے

اپ کی مسکراہٹ اس نے دانت پیسے جبکہ شاہنواز ہنس دیا ابھی وہ ایزہ کی

جانب بڑھتا ہے کہ کیارا پھر سے رونے لگ گئی شاہنواز کیارا کی طرف بڑھ

گیا اور ایکدم اسے گود میں بھر لیا اچھا ہی تھا وہ چار مہینے کیارا اسے دور رہی

تھی اس کے شوہر پر قبضہ کر کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی بے چینی اسکے انگ انگ سے واضح تھی جبکہ منہ پھولا ہوا تھا اور کیارا کو شاہنواز گود میں لیے بیٹھا تھا ذرا جو ماں کے پاس جانے کی وہ کوشش بھی کرتی ہو سکون سے باپ کے پاس بیٹھی رہتی تھی نہ تنگ کرتی تھی نہ کچھ اور ماں کے پاس جانے کی تو خواہش بھی نہیں تھی اسے۔۔۔ایزہ سکون سے ناشتہ کر رہی تھی دادی جان بر بار دونوں کو دیکھ رہی تھی شاہنواز کا اسکی جانب بار بار نگاہ اٹھانا اور پھر گھیرہ سانس بھرنا گواہ تھا کہ وہ تو اکڑ کر بیٹھ گئی ہے اب انکا بیٹا اسکی خدمتیں کرے جبکہ ایزہ کے اندر تو جیسے سب ٹوٹ چکا تھا۔

اے ایزہ منہ سیدھا کر اپنا اور یہ کیارا کو لے کر بیٹھ تا کہ شاہ ٹھیک سے ناشتہ کرے" دادی جان کی بات پر ایزہ نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا چار مہینے سے بھی تو یوں ہی سنبھال رہے تھے اور میری ضرورت نہیں ہے ان دونوں کو اور میں کیوں منہ سیدھا کروں ایسا ہی ہے میرا منہ" وہ مچل کر بولی تھی جبکہ شاہنواز نے دادی جان کو ہاتھ کے اشارے سے روکا۔۔۔

اور آہستگی سے بولا کہ آپ نہ بولیں ایزہ کھانے کی پلیٹ پر جھک گئ

''کیسے کھینچی کیطرح تھاڑ اتڑ چلتی ہے اس کی زبان

ہاں کاٹ کر پھینک دیتی ہوں وہ مجھے پتہ لگتا ہے اپ تینوں ہی خوشی سے

رہتے تھے اچانک عذاب دوبارہ گھر آ گیا۔

'' چل شکر مانا تو سہی تو نے اپنے منہ سے

دادی جان نے سر جھٹک کر کہا شاہنواز سر پکڑے بیٹھا تھا

ہاں میں ہی تو مصیبت ہوں یہاں اور یہ اپکا نواب زادہ عظیم و شان پوتا تو کچھ

'' بھی نہیں ہے ٹھیک ہے آپ ہی کھالیں

پلیٹ دور کرتی وہ اٹھ گئ جبکہ شاہنواز نے دادی جان کیطرف دیکھا جبکہ وہ

محسوس کر گیا تھا دادی جان کی بیٹری بھی ایزہ کے اتے ہی چارج ہو گئ تھی

ورنہ مرجھائی مرجھائی رہتی تھیں۔

کیا فائدہ ملا لڑ کر '' اسکے نہ تیور ٹھیک نہیں ہے شاہ بہت یہ بد تمیز ہے '' دادی

جان کیارا کو بازو میں اٹھا کر چلی گئ جبکہ شاہنواز نے ٹشو سے ہاتھ صاف کیے

اور اٹھ کر کمرے میں ایا تو وہ کمرے میں موجود نہیں تھی اور پھر وہ کھانے کی پلیٹ لیے ٹیرس میں اگیا۔

وہ ٹیرس میں رکھے جھولے پر بیٹھی بڑبڑا رہی تھی جبکہ غصہ شدید تھا اسکے اندر۔۔ شاہنواز اسکے پہلو میں بیٹھ گیا اور شاہ کے بیٹھتے ہی جھولے نے حرکت کرنا بند کردی۔

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا

ناشتہ کرلو" وہ بولا مگر ایزہ اٹھ گئ

"نہیں کرنا مجھے دادی جان کو کرائیں میری تو زبان ہی کھینچی ہے

وہ سر جھٹک کر بولی

اتنا غصہ وہ بھی چھوٹی سی ناک پر اتنا جچتا نہیں" شاہنواز نے پیچھے سے اسے اپنے گھیرے میں لینا چاہا کہ ایزہ نے تلملا کر زور سے کہونی اسکے پیٹ پر ماری اور۔۔ شاہنواز کرتا۔۔ اس سے دور ہوا

ایزہ دھیان سے "ٹیرس پر کوئی گرل نہیں تھی شاہنواز ایکدم گھبرایا کہیں اسکا پاؤں سلپ نہ ہو جائے۔

ایزہ سنبھل گئی۔

آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے آپ سب سے پیار کرتے ہیں اپکو میرا خیال نہیں تھا میں نے چار ماہ کیسے گزارے ہیں میں کچھ نہیں جانتی تھی لیکن اب سب جان گئی ہوں اپ دھوکے باز ہیں آپ بہت بڑے دھوکے باز ہیں اپ نے میرے ساتھ دھوکا کیا آپ میری مما کو پسند کرتے تھے اپ اپ نے مجھے استعمال کیا اور میں بیوقوفوں کیطرح آپکی محبت میں پاگل ہوتی رہی

۔

آپ اچھے انسان نہیں ہیں اپکو یہ لگتا ہے آپ دنیا میں ہر چیز ٹھیک کر دیں گے اپ سب نے مجھ سے یہ بات چھپائی آپ لوگ بہت برے ہیں" وہ بچوں کیطرح روتی پیچھے قدم لینے لگی۔

ایزہ" شاہنواز کا دل پھٹ نہ جاتا کس نے بتا دیا تھا اسے وہ تو مطمئین تھا کہ وہ ایزہ کو منا لے گا لیکن وہ یہ سب کیسے جان گئ تھی۔

شاہنواز کے چہرے کے دنگ سے اڑ گئے تھے۔

وہ عورت میری ماں تھی نہ آپ اس سے دن رات محبت کرتے تھے یا کتنی عجیب بات کہ اپنی ہی ماں کے عاشق سا تھ میں نے شادی کرلی" وہ بری طرح ڈس ہارٹ تھی ہچکیاں بھر رہی تھی۔

" ایزہ ایسا کچھ نہیں ہے ناز تمھاری ماں نہیں ہے

ایزہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا وہ بلکل کنارے پر کھڑی تھی شاہنواز کا دم خشک ہو رہا تھا وہ لمحہ بھر کے لیے بھی پیچھے ہوتی تو نیچے لون میں جا کر پڑتی وہ اگے بڑھا

آپ میرے پاس مت آیئے گا میں اپکے ہاتھوں مزید بیو قوف نہیں بنو گی بھائی کو یہ بات پتہ چل گئ تھی تبھی انھوں نے مجھے اپ سے دور کر دیا

جب دل چاہا کسی کی زندگی سے آپ لوگ کھیل گئے اور اس شخص کو خبر تک نہ ہوئی اور جب دل چاہا یہاں لا کر بیٹھا دیا اور میں پاگل ہوتی رہی یہ سوچ سوچ کر کہ شاہنواز کیسے سکون سے چار ماہ گزار گئے میں کیا تھی اپ تو میری ماں کے سہارے زندگی گزار لیتے وہ۔۔۔ وہ پودا بھی انھیں کا لگایا ہوا تھا نہ جس کی وجہ سے آپ نے مجھے مارا تھا۔۔۔

وہ رو رہی تھی شاہنواز اگے بڑھا

ایزہ خدا کی قسم مجھے تمھارے علاؤہ کسی سے محبت نہیں ہے کسی عورت سے محبت نہیں ہے ٹرسٹ می "

جھوٹ سر سر جھوٹ آپ ناز سے محبت کرتے ہیں اور ناز کی خاطر ایزہ سے "

"نہیں تم اسکی بیٹی نہیں ہو تم ناز کی بیٹی نہیں ہو ٹرسٹ می

نہیں آپ سب نے بہت غلط کیا میرے ساتھ میرے جذبات کے ساتھ کھیلے ہو اپ لوگ۔۔ آپ اپ "

ایزہ وہ چلایا۔۔ایزہ سنبھلنا چاہتی تھی اسنے شاہنواز کیطرف ہاتھ بڑھایا لیکن شاہنواز قدرے فاصلے پر تھا اور ہاتھوں میں سے ہاتھ نکل گئے۔۔ جبکہ ایزہ پیچھے جا گیری

سیدھا لون میں شاہنواز کے چھکے چھوٹ گئے اور یوں لگا قدموں میں جان ہی نہ بچی ہو

نیچے سے دادی جان کی چیخے سنائی دے رہی تھی ایزہ ہلکا ہلکا جھٹکا لیتی جیسے بمشکل سانس لے رہی تھی اسکے سر سے بہتا خون لون میں پھیل گیا شاہنواز کوئی چھ بار سیڑھیوں پر گیرا اور پھر دوڑا پھر گیرا

وہ باہر آیا ایزہ کو بمشکل کچھ دیر بعد سانس لیتی انسو اسکی انکھ سے بہہ رہے تھے جبکہ اسکے وجود پر لگنے والے جھٹکے شاہنواز اسے بانہوں میں سمیٹ گیا گاڑی نکالو" وہ دھاڑا اور اسکے پی اۓ نے لمحوں میں گاڑی نکالی تھی دادی جان پیچھے رہ رہی تھی کیا را ابھی رو رہی تھی جبکہ وہ بھاگا تھا اسے لے جو بلکل مدہوش ہو گئ تھی۔

دوسری طرف ارہم نے یہ سارا منظر دیکھا تھا چھپ کر وہ عمر کے خلاف جتنا بھی لڑ لیتا لیکن اس سے بہتر بدلہ نہیں لے سکتا تھا

" عمر نے اسکے باپ کو مارا اور اس شاہنواز نے مروایا

اب اپنوں کا دکھ سہو۔۔۔۔ اسنے ہی ایزہ کو یہ سارا سچ بتایا تھا کہ یہ لوگ اسے بیوقوف بنا رہے ہیں اور شاہنواز کی خاموشی اس بات پر مہر لگا گئی اور ایزہ کا پاوں پھسل گیا

اسکے چہرے کا خوف بتا رہا تھا وہ مرنا تو نہیں چاہتی تھی وہ غمزدہ تھی لیکن اسنے شاہنواز کی جانب ہاتھ اسی لیے بڑھایا تھا کہ اسے یقین تھا وہ اسے بچا لے گا لیکن ہاتھوں سے ہاتھ چھوٹ گئے اور وہ سیدھا دو فلور سے نیچے جا کر پڑی تھی۔۔

ارہم سکون سے گھر لوٹا تو سب ناشتے میں مصروف تھے وہ ماں کے پاس ایا اور آرام سے بیٹھ گیا یہ سوچ رہا ہوا ب میں بھی شادی کر لوں اب کوئی ایسا " بڑا کام میری زندگی میں نہیں ہے

ارہم نے کہا تو تائی جان حیران ہوئیں اور خوش بھی سب ہی خوشی ہوئے تھے۔۔

عمر کمرے سے نکلا اسنے دیکھا ساز کہیں نہیں ہے ساز کمرے سے نکلتی ہی نہیں تھی وہ غصے سے مٹھیاں بھینچ گیا

بس اتنا ہی ٹیمپل تھا اسکے پاس۔۔۔

اووو عمر خیام صاحب تو آپ اگئے خوش آمدید" ارہم کی مسکراہٹ پر بدر نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔

جبکہ عمر خاموشی سے اسے دیکھ کر نگاہ پھیر کر جانے لگا

وہ تمھاری جو بہن ہے نہ ایزہ بے چاری سارا سچ جان کر دو فلورز سے غیر گئ

اسکے چہرے کا خوف بتا رہا تھا مرنا نہیں چاہتی لیکن بے چاری کے پاوں پھسل گئے پورے دو فلورز سے سیدھا نیچے اکر پڑی ہے سر پھٹ گیا مجھے تو لگتا ہاتھ پاؤں بھی ٹوٹ گئے اور وجود تو ایسے ساکت تھا جیسے سیدھا "اسکے الفاظ تھے کہ ہر دوسرا شخص چیئر چھوڑ کر جھٹکے سے اٹھا عمر جبکہ دوڑ کر اترا تھا اسنے موبائل نکالا شاہنواز سے جاننے کے لیے۔۔

Tit for tat

" تم نے میرے باپ کو مارا میں نے تمھارے بہن کو حساب برابر

ارہم نے اسکے فق لٹے چہرے کو ہنس کر دیکھا تھا شاہنواز فون نہیں اٹھا رہا تھا

اور عمر نے ایکدم اسکی گردن جکڑی لی

عمر "بدر نے اسے دور کرنا چاہا۔

خدا کی قسم اگر یہ سچ ہوا تو تیرا جنازہ دوسرا ہو گا جو اس گھر سے نکلے گا" وہ

غرایا اور سب کو دور جھٹکے وہ وہاں سے بھاگا تھا

مسلسل شاہنواز کو کال کر رہا تھا۔۔

بدر بھی اسکے پیچھے نکلا جبکہ سب نے ارہم کو دیکھا جو سر جھٹک کر کمرے میں بند ہو گیا تھا

دوسری طرف ڈاکٹر اسے ائی سی یوں لے گئے تھے شاہنواز نے گال پر ہاتھ رکھ گیا وہ رو رہا تھا۔۔۔

شاہنواز نے انکھیں صاف کی ئلمحے کے لیے بھی بیٹھ نہیں سکا تھا۔۔

وہ۔۔ وہ ادھر سے ادھر منڈلا رہا تھا اور جیسے ہی عمر کو اندر دوڑ کر آتے دیکھا وہ جیسے ہارا ہارا اسکی جانب مڑا اور عمر نے اسے پہلی بار سینے سے لگایا تھا ورنہ وہ خود شاہنواز میں چھپنے کی کوشش کرتا تھا بدر بھی اگیا لیکن دونوں نے بدر کی جانب نہیں دیکھا۔۔

شاہنواز اسطرح تھا جیسے بڑی خطرناک چوٹ لگنے پر اچھا اچھا بھی تڑپ جائے بلکل ویسے ہی وہ تڑپ اٹھا تھا

بہت بری طرح گیری ہے وہ دو منزلوں سے گیری ہے۔

ڈاکٹر نے بچنے کے چانسز کم بتائیں ہیں" وہ سر تھام کر بیٹھ گیا۔۔

عمر حق و دق تھا۔۔ شاہنواز اس سے دور ہوا بے چینی سے وہ ائی سی یو کو دیکھنے لگا اور جب اس سے مزید برداشت نہ ہوا تو اسنے ائی سی یو کا دروازہ کھول دیا اور اندر گھس گیا۔

اور ایکدم ڈاکٹرز نے انھیں روکا لیکن بے سود شاہنواز نہ ٹلا اور ایزہ کے پاس آگیا۔۔ اسنے مٹھیاں بھینچ لیں کسی اپنے کو سامنے اسطرح دیکھنا کسی اذیت سے کم نہیں تھا وہ سرخ انکھوں سے ایزہ کے بے جان وجود کو دیکھنے لگا جبکہ اسکی آنکھوں سے پانی گیر رہا تھا اس سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ باہر خود ہی نکل گیا۔

عمر اسکی حالت دیکھ رہا تھا

"وہ ٹھیک ہو جائے گی

ہاں اسے ٹھیک ہونا پڑے گا" وہ بولا اور اذیت ناک انتظار کے بعد ڈاکٹرز نے خون کی بوتلوں کے لیے شاہنواز کو پھیرا دیا تھا جبکہ بدر کا بھی او نیگیٹو تھا جو کہ اسنے پیش کیا کہ وہ دے دے گا۔ ہسپتال میں خون نہ ملا تو وہ بلڈ

بینک پہنچ گیااور او نیگیٹو کی بے شمار بوتلیں اسنے رکھ دی تھی۔۔ جبکہ بدر وہاں سے نکل آیا

اور صبح سے شام اور رات ڈھلنے لگی تھی۔۔۔

کہ کسی نے اسے نہیں کہا تھا وہ ٹھیک ہے پورا دن گزر گیا تھا وہ ایک لمحے کے لیے نہیں بیٹھا تھا

شاید محبت اسے کہتے ہیں۔۔۔ عمر غور سے اسے دیکھ رہا تھا

شاہنواز جس سے محبت کرنے لگ جاتا اس سے ہر حد پار کر دیتا اور وہ ایسی محبت کرتا تھا جس میں وہ واپسی کا طلب گار نہیں ہوتا تھا۔

اسے اپنے محبوب سے کچھ چاہیے ہی نہیں ہوتا تھا وہ غلط ہوتا یہ درست ہوتا ۔۔۔ شاہنواز اسے سینے سے لگا کر رکھتا تھا۔۔۔

وہ بے لوث محبت کرنا جانتا تھا جبکہ اگر وہ خود پر ایک نگاہ ڈالتا تو اسنے ساز سے بے لوث محبت نہیں کی اسنے ساز پر ہمیشہ زور زبردستی والی محبت کی کبھی اسے سنبھال کر نہیں رکھا قیمتی نہیں سمجھا جب کیا دل چھوڑ کر چلا جاتا

اوراب بھی اسے لگتا تھا سازا گر اسے تنہائی میں کہیں مل جاتی تو وہ یقیناً اسے
منالیتا زور زبردستی کرتا اور وہ معصوم مان جاتی لیکن اج شاہنواز کا یہ روپ
دیکھ کر وہ شرمندگی کا شکار ہو گیا تھا چار ماہ اسے بھلائے رکھا کیوں کیا وجہ
تھی بس یہ کہ اسنے اسکی خاطر اس بات کو چھپالیا وہ سر تھام گیا ہاں جب
ضمیر کی آواز بولنا شروع کرے تو انسان کٹھگڑے میں کھڑا ہو جاتا ہے۔

بیٹھ جائیں اپ" وہ بولا جبکہ شاہنواز نے نفی کی۔۔۔

وہ بہت چھوٹی ہے اسکی آنکھوں کا خوف یار میری آنکھوں سے نہیں جارہا"

وہ جیسے ملال سے مٹھیاں ہتھیلی پر مار گیا اور تبھی ڈاکٹر باہر نکلے اور شاہنواز کی
جانب دیکھا

شاہنواز اور عمر دم سادھے ڈاکٹر کی شکل دیکھ رہے تھے ایزہ پچھلے 24 گھنٹے
سے زندگی موت سے لڑرہی تھی

شی از آوٹ آف ڈینجر" ڈاکٹر نے کہا تو جیسے زندگی کا پروانہ ہاتھ لگ گیا۔

دونوں نے ایسے سانس بحال کیا جیسے اب سانس لینے میں کوئی دقت نہیں

بٹ مجھے اپ سے کچھ ڈسکشنز کرنی ہیں وہ کہہ کر شاہنواز کو اپنے روم میں

آنے کا کہہ کر آگے چلا گیا وہ دونوں ہی انکے کمرے تک پہنچے اور اسکی جانب

دیکھا

دیکھیں مسٹر شاہنواز آپکی بیوی بہت اونچائی سے گیری ہے۔۔۔ اللہ نے

انکی زندگی لکھی تھی تبھی وہ اج ہمارے بیچ سانس لے رہی ہیں۔۔ لیکن

انکے دونوں پاوں کی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہیں" وہ بولے شاہنواز نے مٹھیاں

بھینچ کر ضبط کیا تھا۔

"وہ ٹھیک ہو سکتی ہے

ہم ہو سکتی ہے کچھ وقت لگے گا پروبلم یہ نہیں ہے

اسکا نیچے والا حصہ ڈیمیج ہو گیا ہے جس کے باعث مجھے شک ہے کہ وہ اب

دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکیں گی لیکن یہ فلحال میرا شک ہے سویلینگ

اترے گی تو زیادہ بہتر پتہ چلے گا لیکن امید جہاں تک ہے وہ میں نے اپ کو

بتا دیا ہے

شی از ویری ینگ انھیں بہت توجہ کی ضرورت ہے ۔۔

بیلڈ ینگ ہونے کے باعث ذہن پر اثر نہیں پڑا مگر اندرونی چوٹیں بہت ہیں

"وہ کچھ لکھ رہا تھا

شی نیڈز ا ایکسٹرا کیئر "وہ خاموش ہو گیا عمر نے شاہنوز کے شانے پر ہاتھ رکھا

وہ ڈاکٹر سے پرچہ لے کر اٹھ گیا

اچانک اسکے کانوں میں اپنے ہی الفاظ گونج گئے

" میں کبھی باپ نہیں بننا چاہتا مجھے اولاد کی ضرورت نہیں

اسکی پیشانی کی رگیں پھولنے گئیں تھیں اسنے لمبے لمبے سانس کھینچا اور جیسے

اپنے سمندر جیسے سینے میں یہ بات اتار دی تھی۔

کسی کو یہ بات مت بتانا" عمر کی جانب دیکھ کر وہ اہستگی سے بولا

ہمم "عمر نے ہنکارہ بھرا اتنے عرصے سے وہ ساتھ تھے عمر نے کبھی کچھ نہیں سیکھا تھا اس سے جو اج چوبیس گھنٹوں میں اسے دیکھ کر سیکھ رہا تھا۔

اتنا ٹھہراو تھا اس میں اور اتنا ہی طوفان تھا

" یہ تو شک ہے یار مجھے یقین ہے ایسا کچھ نہیں ہو گا

ہاں ایسا ہی ہے "شاہنوز نے اہستگی سے کہا اور پھر ایزہ کے پاس بیٹھ گیا۔

ہمیں بھی ایزہ کے پاس جانا چاہیے

اب وہ ٹھیک ہے بدر نے کہا تو باقی سب نے سکھ کا سانس لیا اور ارہم نے سر

" جھٹکا کافی ڈھیٹ ہڈی تھی مری نہیں

ارہم تائی جان کا ہاتھ اٹھا اسکے گال پر لگا اگر تیرے باپ نے تجھے اس وقت

" ٹوکا ہوتا تو آج تو درد کو درد سمجھتا

تائی جان غصے سے بول رہیں تھیں سب کے سامنے اپنے لگنے والے تھپڑ پر وہ ساکت رہ گیا۔

جبکہ تائی جان رونے لگ گئیں تیرا باپ میرے خواب میں ایا تھا بہت رو رہا تھا۔۔

" میں کیا کروں۔اپنے بھائی سے کہہ دے اسے معاف کر دے

تائی جان چلا اٹھیں تھیں

اسنے قتل کیا اسکا حساب کتاب کوئی نہیں لے گا اس سے "ارہم جیسے بپھر اٹھا۔

تائی جان خاموش ہو گئیں۔۔

یہ میرا مسلہ ہے تمھارا نہیں اگر اس قتل کا انجام میں بھگتو گا تو یہ میرا مسلہ ہے تمھارا نہیں "عمر کی تلخ آواز پر وہ سب مڑ کر اسے دیکھنے لگے۔۔

" پھر می دعا کرتا ہوں تمھارا بیٹا تمھیں یوں ہی جان سے مر دے

ہاں مار دے سالے کمینے کی اولاد

۔۔۔مار دے مجھے لیکن اپنی بیوی کو پیسے کی خاطر کسی کے بستر پر نہیں سلاتا میں ہاں وہ مجھے مارے اگر اسکی ماں کو غیر مردوں کی باہوں میں دیکھ کر یہ سوچوں کہ پیشہ تو ارہا ہے اور پھر مولانا بن جاوں مسجد کا امام بن جاوں تب وہ مجھے مار دے۔۔۔مجھے پرواہ نہیں "

وہ اسے دھکیل گیا جبکہ اسنے ایک نگاہ سب پر ڈالی ساز بھی کھڑی تھی

ع۔۔ عمر" نجمانے کچھ جھجھکتے ہوئے پکارہ

جی"وہ تمیز سے پلٹا سب حیران رہ گئے

"وہ بچے ایزہ ٹھیک ہے ایزہ کی خیریت دریافت کرنا تھی

جی ابھی تو ائی سی یو میں ہے انشاءاللہ جلد ٹھیک ہو جائے گی

وہ میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر آپکو برا نہ لگے تو کچھ بنا دیں گی شاہ نے 24 گھنٹے سے کچھ نہیں کھایا "

کس لیے میری ماں فالتو نہیں ہے کسی اور سے بنوالو اور بازار ہزار پڑے ہیں "بدر نے تلخی سے کہا

بدر" سوہا حیران ہوئی تھی وہ ایسے کیوں بول رہا ہے

" چپ رہو

تم چپ رہو"۔ وہ بھڑکی

میں بنا دوں گی" وہ عمر سے بولی عمر نے ایک نگاہ ساز پر ڈالی شاید دل میں امید تھی کہ وہ بولے گی لیکن وہ کچھ نہیں بولی تھی عمر سر ہلا کر اوپر چلا گیا اور سوہا بدر کو گھورنے لگی

" میری بات کاٹنا تم پر فرض ہے نہ

ہاں زیادہ ہیرو نہ بنو تم کٹو اب راستے سے" وہ اسے جھاڑتے کچن میں چلی گئ ساز بھی دبے پاؤں اسکی مدد کو کچن میں اگئ

" پاگل ہو چلیں ہیں دونوں

تم بڑے عقل مند ہو" نجما نے بھی گھور کر کہا تو بدر نفی میں سر ہلا گیا۔

ایزہ کو روم میں شفٹ کر دیا تھا وہ ہوش میں آ گئی تھی لیکن کنڈیشن بہت خطرناک تھی

"سٹچز پین لیس ہوتے ہیں

سر ہم میڈیم کو بے ہوشی کا ٹیکا کیسے لگائیں وہ ہوش میں بمشکل آئے ہیں

اسے درد ہو گا بیوقوف انسان تمھارے ٹیکے لگا دوں جو اتنا بول رہے ہو"

شاہنواز تو بھڑکا عمر پیچھے سے کھی کھی کرنے لگا جبکہ ایزہ نے انکھیں کھولیں

سر میں کیا کر سکتا ہوں

تو تم لوگوں کو پہلے نہیں پتہ تھا" وہ بھڑکا۔۔

"سر یہ سٹیچز کھل گئے ہیں لگے ہوئے تھے

یار تم لگا دو۔۔آپ پیچھے بیٹھیں" عمر نے کہا جبکہ شاہنواز بے چینی سے منہ پھیر گیا

ایزہ کو عمر نے آنکھ ماری مگر ایزہ اب بھی غصہ تھی اسے سب یاد تھا

" چل یار معاف کر دے ایک ایک سے معافیاں مانگ رہا ہوں

" اور شاہ جو بھی بول رہے ہیں سچ بول رہے ہیں

وہ بولا اور اسے باتوں میں ایسا الجھا گیا کہ وہ بس ہلکا سا تڑپی اور پھر ایک ہی سٹیج تھا جس پر اتنی دیر سے ہنگامہ تھا وہ لگا کر وہ ہٹ بھی گیا

جبکہ ایزہ نے منہ پھیر لیا

بھئی آپکی دولہن کا ایٹیٹیوڈ آسمان کو چھو رہا ہے" وہ پھر کھانے پر شروع ہو گیا

وہ جانتا تھا یہ کھانا ساز ہی بھیجتی مگر مجال ہے اسے دیکھتی بھی ہو۔

ابھی شاہنواز کچھ کہتا کہ اچانک کمرے میں نجما سوہا اور ساز داخل ہوئیں

" وہ آئے ہمارے گھروں خدا کی قدرت۔

منہ بند کرو اپنا" شاہنواز جھاڑ گیا

میری ویلیو ڈاؤن ہوتی جا رہی ہے مجھے ہو گیا ہے محسوس" عمر منہ بنا گیا

شاہنواز نے رتی بھی اہمیت نہ دی عمر نے ساز کو جھانک کر دیکھا کیسے اس سے نگاہ بچائے کھڑی تھی۔

موٹا ہو گیا ہے کوئی" وہ پھر سے بولا جبکہ ساز کا چہرہ سرخ ہو رہا تھ اپنے اپ

مگر اسنے نگاہ نہ اٹھائی۔

عمر اٹھا سوہا کے شانے پر ہاتھ رکھ لیا

"کوئی لائیں ہی کرا دو اور اپنے شوہر کو قابو میں نہیں رکھتی تم

وہ بولا

ہاں تمھارے قابو کا ہوتا تو ٹوئینز نہ ہوتے" وہ بلا جھجھک بک بک پر لگ تھا

اور شاہنواز کا تھپڑ اسے لگا تو وہ سیدھا ہو گیا۔

سب نے ایزہ کی طبعیت پوچھی۔۔

اور جیسے ہی ساز نے شاہنواز کو دیکھا عمر عین شاہنواز کے منہ کے سامنے

کھڑا ہو گیا کہ ساز کی نگاہ اسپر بھی اٹھ گئ

جی آپکی نند بلکل ٹھیک ہے" اسنے مسکرا کر کہا جبکہ ایزہ کے بازو پر تھپڑ الگ

رکھ دیا

ایزہ چلائی جبکہ شاہنواز نے اسے گردن سے پکڑ کر باہر دھکا دے دیا

دیکھ لوں گئیں اپکو" وہ منہ بنا گیا جبکہ شاہنواز نے ایزہ کا بازو دیکھا۔۔

وہ ٹھیک تھی سوہا مسکرا دی لیکن ساز پر رتی کچھ بھی اثر انداز نہیں ہو رہا تھا۔

کچھ دیر بیٹھ کر وہ سب اٹھ گئے تھے عمراب باہر تھا ساز نے شاہنواز کو دیکھا۔

" سنیں

" جی

وہ آپ پلیز انکو روک دیں وہ مجھے تنگ کریں گے" وہ آہستگی سے بولی تو

شاہنواز نے سر ہلایا

اور انکے ساتھ ہی باہر نکلا عمر کو گھورا عمر تن کر کھڑا ہو گیا

" تھپڑ کھاؤ گے عمر

" یار دولہے تو بات کرنے دو

"فلحال اسنے مجھ سے ہیلپ مانگی ہے

سہی ساری دنیا بن جائے اب اسکی ماں باپ دیکھنا میرے چنگل میں پھنس

گی تو میں کیا حشر کرتا ہوں سن لو مسز عمر خیام چیلینج ہے یہ میرا" وہ پیچھے

سے ہی بولا جبکہ وہ وہاں سے نکل گئ

عمر غصے سے سیٹ پر بیٹھ گیا واپسی پر شاہنواز کو گھورا

"محبت کرنے کا ڈھنگ ہے نہیں اور چلا ہے محبت کرنے

وہ نفی میں سر ہلاتے اندر چلا گئی جبکہ عمر غصے سے پاوں جھلانے لگا

____

____

ہر ممکن کوشش کے باوجود عمر ساز سے بات نہ ہی کر سکا تھا نہ ہی اسنے منا

سکا تھا۔۔

کچھ دنوں بعد ایزہ گھر اگئ تھی ۔۔وہ مکمل بیڈ ریسٹ پر تھی اسکے آگے پیچھے ۔۔ چھتیس ملازمائیں شاہنواز نے رکھوادیں تھیں ایزہ خاموشی سے بس اسے دیکھتی شاہنواز اسکے سارے کام خود کرتا اور ابھی بھی کیارا نے اسے رو رو کر تھکا دیا تھا بھلا کتنا ہی باپ سے اٹیچ ہو اسے ماں کی ضرورت تو ہر صورت تھی ۔۔ایزہ نے اہستگی سے کیارا کو مانگا تھا اس سے ۔۔۔

نہیں یہ تمھیں تنگ کرے گی تمھیں پین ہو گا تم دیکھو میں اسے چپ کرا لوں گا" وہ روتی ہوئی کیارا کو سنبھالتا پھولے سانسوں میں بولا تھا ۔۔

" آپ مجھے دے دیں ائ تھنک اسے بھوک لگی ہے

ایزہ نے کہا تو شاہنواز نے کیارا کی جانب دیکھا واقعی اسے خیال ہی نہ ایا یہ تو ۔۔

وہ ایزہ کے پاس لایا اور فیڈر بنانے لگا اسنے کیارا کو ایزہ کے پہلو میں جیسے ہی لٹایا وہ اچک اچک کر ایزہ پر چڑھنے لگی ۔

ایزہ اپنی ٹانگیں ابھی موو نہیں کر سکتی تھی اسنے پھر بھی کیارا کو اپنے اوپر کر لیا

دل میں سکون سا اتر گیا اسے شاید شاہنواز پر یقین تھا وہ سچ کہہ رہا تھا لیکن دل میں ایک سوال تھا ذرا خوفزدہ سا جو وہ پوچھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔ وہ سوال کرتی کہ وہ کس کی بیٹی ہے تو معلوم نہیں کون سی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا اسنے کیارا کو سینے سے لگا لیا وہ اہستگی سے ماں کے سینے پر سر رکھے فیڈر پیتے آنکھیں بند کر گی ماں کی خوشبو ایسی ہی ہے کہ اولاد کو ہر قسم کا سکون میسر آجاتا ہے ایزہ نے بھی آنکھیں بند کر لیں

اسکی بیٹی کا باپ موجود تھا اسکی بیٹی کے پاس ایسا کوئی سوال نہیں تھا کہ وہ کس کی بیٹی ہے۔۔ اور نہ ہی اسکے اپنے اندر ایسا کوئی سوال تھا۔۔ اسکے دل میں کوئی خواہش نہیں تھی وہ ناز کو دیکھوا اپنے باپ کی موت کا ذکر کرے یہ کچھ بھی وہ خاموشی سے کیارا کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی شاہنواز اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

تم تھک جاو گی" اسنے کیارا کو اتارنا چاہا

مجھے سکون مل رہا ہے" اسنے شاہنواز کی جانب دیکھا۔

" تم پریشان کیوں ہو رہی ہو میں سچ بول

شاہ" اسنے شاہنواز کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی

مجھے جاننا نہیں اپکا ماضی اپکو پتہ ہے آپ نے مجھ پر بھروسہ کیا تھا اور دنیا کے واحد انسان تھے اپ جس نے مجھ پر میرے ماضی کو جان کر بھروسہ کیا اور کہا کہ میں انکھوں دیکھے پر یقین رکھتا ہوں۔

حالانکہ وہ سب سچ تھا جو اپکو بتایا گیا سب حقیقت تھی اپ نے بھروسے کا رشتہ بنایا تھا میرے اور اپنے درمیان سب سے پہلے۔۔

مجھے بھی آپکے ماضی کے بارے میں نہیں جاننا یہاں تک کے یہ بھی نہیں اگر میں ناز کی بیٹی نہیں تو کس کی اولاد ہوں۔

میں صرف شاہنواز سکندر کی بیوی اور کیاراشاہ کی ماں ہوں بس اتنی پہچان کافی ہے۔۔اور اور۔۔ار ہم بھائی نے اچانک سب بتایا تو کافی جھٹکا لگا تھا دماغ کو دل کو شاید تب ہی پاگل ہو گئی تھی۔۔۔

اور دیکھیں ہاتھ پاوں ٹوٹوا لیے" وہ منہ بنا گئی

تم ٹھیک ہو جاؤ گی تھراپیسٹ آئے گا کل وہ تمھاری ایکسر سائز بتائے گا پھر اسی حساب سے ایکسر سائز کرو گی اور میں نے ڈاکٹر سے پوچھا ہے۔۔

انشاءاللہ ایک مہینے میں بھاگو گی تم اس گھر میں" وہ اگے بڑھ کر اسکی پیشانی چوم گیا کیارا سکون سے سو گئی تھی جبکہ ایزہ مسکرادی اور سر ہلایا پھر کچھ یاد ایا۔

لیکن یہ جو چار مہینے بلاوجہ مجھے سزادی گئی ہے اس کا حساب کتاب الگ ہے شاہنواز سکندر" وہ گھور کر بولی۔

حکم سر آنکھوں پر سرکار" وہ بے ساختہ اسکے ہونٹوں پر جھکا اور ہلکا سا چھو کر دور ہو گیا۔

آہ کب تم مجھے میسر ہو گی کہ میں اپنی تھکان اتار سکوں" گھیری نظروں سے

اسے دیکھتا وہ بولا تھا ایزہ کے چہرے پر۔۔گلال سے کھلے۔۔۔۔۔

اور تبھی دادی جان وہی بنا دروازہ بجائے اندر آ گئیں۔۔انکے ساتھ عمر بھی

تھا۔

آئے ہائے اتنی کوئی بد تمیز ہے یہ ساز تو مجھے لے چل میں دیکھ اسکا دماغ کیسے

" سیدھا کرتی ہوں میرے بچے کو دیوانہ بنا رہی ہے۔۔

وہ جھلا کر بولیں

ہاں ہاں یہ ہی بات ذرا سیدھا کریں نہ اسے دیکھتی تک نہیں میری طرف

میری آنکھیں ڈال ہو گئیں ہیں قسم سے ایک مہینے سے بس ایک لفظ بات

کے لیے ترس رہا ہوں" وہ غمزدہ ہو کر دادی جان کے شانے پر سر رکھ گیا

۔۔۔

ہائے بچہ یہ لونڈیاں صرف پاگل کرنے کو آئیں ہیں دنیا میں عقل و قل تو ہے نہیں ان میں شوہر کا حکم تو سر آنکھوں پر ہوتا تھا ہائے ایک ہمارا زمانہ تھا "جہاں شوہر نے حکم دیا سر جھکا دیا

وہ کونوں کو ہاتھ لگاتی بولیں تھیں شاہنواز نے ایزہ پر سے کیارا کو ہٹا کر ایکطرف لٹایا اور خود دوسرے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا۔

اس نواب زادہ نے اپنی مرضی کی کہانی سنائی ہو گی اپکو۔۔۔ چار ماہ سے غائب تھا اس بچی کا کیا قصور ہے جو ہر بار اس کے غائب ہونے پر وہ اسکے انتظار میں پلکیں بچھائے رو رہی ہے وہ یہ ڈیزرو کرتا ہے "

یہ تو میرے دشمن ہو گئے ہیں اسی کی سائیڈ لیں گے آئے بڑے" عمر بھڑ کا جبکہ شاہنواز نے سر جھٹکا۔

ہائے شاہنواز ایسے تو نہ کہہ میرا معصوم بچہ ہے۔۔ کیا ہو گیا بھول چوک تو معاف ہوتی ہے

"جی دادی بھول چوک معاف ہوتی ہے مگر مجال ہے کوئی سمجھے

"آپ کو تو اس سے بھی بری سزا ملنی چاہیے

تم تو منہ بند کروا اپنا" وہ غصے سے کوشن پھینک کر بولا

جبکہ ایزہ چلانے لگی

شاہ" وہ چلائی دوسری طرف شاہ نے عمر کو گھورا عمر سر جھٹک گیا۔

دادی جان ہولے ہولے ہنس رہی تھیں انکے گھر اسکے انے سے رونق لگ جاتی تھی وہ اب بھی منہ بسورا انکے شانے پر سر ٹکائے بیٹھا تھا

" دادی جان کوئی اپنے زمانے کی ٹیپس ہی دے دیں

ہاں جانے میرا بچہ مسجد جاتا اللہ سے مانگ دیکھو کیسے تار کیطرح سیدھی ہو گی

"شاہنواز نے اپنی ہنسی روکنے اور ایزہ کھلکھلا دی شاہنواز کو جیسے دلی سکون ملا تھا اسکی کھلکھلاہٹ سے

یہ بات سب سے اچھی کہی ہے آپ نے نماز تو پڑھتے نہیں محبت کرنے چلیں ہیں "

میں اب کچھ اور مارو گا تمھارے منہ پر اسکا منہ بند کرائیں اوور ہو رہی ہے

بہت" وہ شاہ پر بھڑ کا

ایزہ" شاہنواز تو بس ان دونوں کی جنگ میں ان دونوں کو ٹوکنے کے لیے

بیٹھا تھا۔

ہیں تو نماز نہیں پڑھتا" دادی جان نے مڑ کر دیکھا۔۔

وہ منہ بنائے بیٹھا تھا شاہنواز ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

اور ابھی بات جاری ہی تھی کہ سوہا نجمہ ساز۔۔ بھی اگئیں وہ تینوں ایزہ کی

طبعیت پوچھنے اکثر آتی تھی اج تو صنم بھی ساتھ ہی تھی۔

واہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔" عمر ساز کو ڈارک بلو کلر کے ڈریس میں دیکھ کر

ایک دم چہکا کتنی پیاری ہوتی جا رہی تھی ہر گزرتے دن کے ساتھ لیکن مجال

ہے اسے دیکھتی بھی ہو

ساز ماں کے پیچھے چھپ گئ۔۔

ان سب نے سلام کیا ساز نے ایزہ کو پھول دیئے جسے عمر نے اچک لیا

تھینکیو" وہ دانت نکال کر بولا

یہ میرے لیے ہیں" ایزہ نے دانت پیسے

شیٹ اپ" وہ اسکی جانب دیکھتے بولا۔۔۔ ساز رخ ہی موڑ گئ۔

وہ سب ہی بیٹھ گئے ساز کا دل کیا اٹھ کر چلی جائے لیکن وہ چلی جاتی تو وہ اسکے پیچھے آجاتا تبھی وہ منہ موڑ بیٹھی رہی تھی نجما سوہا صنم ایزہ کی طبعیت پوچھ رہے تھے وہ کچھ نہیں بولا تھا ساز نے بھی اسکی طبعیت پوچھی

"تم ٹھیک ہو ایزہ اگر کوئی کام ہو تو مجھے بتایئے گا آپ میں اجاو گی

ہاں بالکل آپکی ضرورت تو پڑتی رہتی ہے ہمیں آپ منہ ہی نہیں لگا رہی" وہ اسکے سامنے آگیا

امی گھر چلیں" ساز غصے سے بولی

" عمر شرافت سے جا کر بیٹھ جاو

ایک بچے کا باپ بننے والا ہوں اور عزت کوئی نہیں ہے میری"۔ سرد آہ بھر کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا

میں ٹھیک ہوں ہاں لیکن اجایا کرو" ایزہ نے مسکرا کر کہا۔۔

تو عمر نے اسے پیچھے پیچھے سے ہی تھمبز آپ دیکھایا اصل بہنوں والی بات تو اب کی تھی اسنے۔۔۔

ہاں میں کہتی ہوں مگر اسکی طبعیت ہی ٹھیک نہیں رہتی سوہا نے کہا

نہیں میں اجاوں گی طبعیت کا کیا ہے" وہ اہستگی سے بولی تو ایزہ سر ہلا گئ۔۔

کیارا کو دیکھ کر ساز کیارا کی جانب بڑھ گئ

" آپ تو کچھ بولیں

عمر تیری ہی غلطی ہے اس بچی کی معصوم شکل دیکھ کر مجھے ہو گیا ہے احساس

" دادی جان نے کہا تو عمر نے انھیں آنکھیں گھما کر دیکھا

تو مان تو رہا ہوں دادی جان پھر وہ شوہر کا حکم کہاں گیا کیسی دھوکے باز نکلی آپ بھی" وہ بھڑ کا

اچھا بس بس" وہ ہاتھ اٹھا کر بولی

ساز دہی ادھر آ" دادی جان کی بات پر اسنے دادی جان کی جانب قدم بڑھا دیئے جبکہ دوسری طرف عمر تھا بیٹھا مگر وہ بد تہذیب نہیں تھی۔

میری بچی تو بلکل ٹھیک کر رہی ہے" انھوں نے اسکی پیشانی چوم لی شاہنواز کا قہقہہ ابھرا جس میں باقی سب کے بھی شامل تھے جبکہ ساز سنجیدہ ہی تھی عمر کا منہ لٹک گیا دادی جان کے دھوکے پر۔۔۔ جبکہ وہ غصے سے اٹھا اور باہر نکل گیا

" لو ہو گیا اب وہ ناراض

ہو جائے موا بچی کو چار مہینے کھپا کر اب دو منٹ میں اسکو راضی کرنا چاہ رہا ہے" دادی جان نے کہا تو شاہنواز نفی میں سر ہلانے لگا۔

بچوں کیطرح بعض اوقات بیہیو کرتی تھیں وہ بھی۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

بہت کوشش کے باوجود بھی ساز ماننے کے لیے تیار نہ تھی جبکہ عمر لاونج میں بیٹھا یہ ہی سوچ رہا تھا کہ آج تو اسے پکڑ کر ہی مانئے گا وہ بار بار اسکے کمرے کے دروازے کیطرف دیکھتا تبھی۔۔

بدر مسکراتا ہوا کمرے سے نکلا ایسی آگ لگی نہ اسے مسکراتا دیکھ دل کیا اٹھا کر کچھ مار دے اسکے منہ پر یہ منحوس ہی تھا جس نے اسکی زندگی کو سٹاپ لگایا تھا سوہا بھی پیچھے سے آئی تھی عمر نے منہ پھیر لیا۔

ماشاءاللہ " نجما نے سوہا کے ہاتھ سے دونوں بچوں کو لیتے پیار کرتے کہا تھا اسکے بچے تھے بھی بہت پیارے اکثر لاونج میں دونوں لیٹی ہوئی ہوتیں تو عمر خود بھی انکیطرف بڑھ جاتا اور دونوں کو پیار کرتا۔۔ سوہا یہ دیکھ کر لمحہ بھر کے لیے حیران ہوئی تھی لیکن پھر رشک آیا اسے اپنے بچوں پر حالانکہ اسکے دونوں بچوں کے رنگ اپنے باپ پر بلکل نہیں گئے تھے انکا سکن شیڈ سوہا جیسا بھی نہیں تھا

اور سوہا نے شکر ادا کیا تھا وہ نہ اسپر گی ئیں انھیں اپنے باپ پر انھیں جانا چاہیے تھا لیکن وہ بہت پیاری تھیں دونوں بلکل ایک جیسی تھیں۔۔۔

اکثر عینہ اور مینہ کا فرق سب گھر والے بھول جاتے تھے۔۔۔

عمر تو نگاہ پھیر چکا تھا جبکہ دوسری طرف بدر نے ماں کو بتایا کہ وہ سوہا کے ساتھ باہر جانا چاہتا ہے عمر تو ایکدم پلٹا۔۔اور سوہا اسکے پلٹنے پر شرمندہ رہ گئ

اور بدر نے اسے اگنور ہی کیا

یہ کیسے ممکن ہے میری زندگی میں گھن لگا کر تم ہنی مون بنانے چلو ہو سالے صاحب بس نیوے نیوے ہو کر رہو" وہ بھڑکا اور نجما کے پہلو میں کھڑا ہو گیا نجما ابھی کچھ بولتی کہ بدر نے انکھیں سکیڑ کر دیکھا

" میں اپنی بیوی کو چھوڑ کر نہیں جاتا

اور میں اپنی بیوی کو مارتا نہیں ہوں سوچپ چاپ یہیں رہو واہ بھئ دوسروں کے ارمانوں کا خون کر کے چلا ہے ہنی مون بنانے منہ نہ توڑ دوں" وہ اگ بگولہ ہی ہو رہا تھا۔

بدر نے کوئی جواب نہیں دیا اور سوہا بھی خاموش ہو گئ جبکہ نجما ہنس دی تھی

۔

آنٹی آپ ہی کچھ کر دیں میرے لیے" اسنے نجما کے ہاتھ سے دونوں بچے لے لیے نجما کو خود اسپر ترس ایا لیکن اب تو ساز اسکی بھی نہیں مان رہی تھی بہت اچھا ہو رہا ہے تمھارے ساتھ" بدر نے اپنے بچوں کو اس سے لیا۔

دل تو کرتا ہے تیرا منہ توڑ دوں لیکن کیا کروں" وہ بے چارگی سے مٹھیاں بھینچ گیا تھا جبکہ بدر اپنے بچوں میں لگ گیا تھا۔

چلو ساز کو بلاؤ شاپنگ پر چلنا ہے اسنے" بدر نے کہا عمر تو جلدی سے مڑا کہ اب وہ باہر آئے گی سوہا ہنستی ہوئی ساز کو پکارنے لگی

" جو ہنسے میری بے بسی پر وہ میرا دشمن ہے

وہ گھور کر بولا تھا لیکن مجال ہو کسی کو اسکی کسی بات سے فرق بھی پڑتا ہو ساز کمرے سے نکلی اور سوہا کے ساتھ باہر لون میں اگئ۔

بدر بھی نجما کو دونوں بچوں کو دے کر اٹھ گیا

وہ سب گاڑی میں سوار ہوئے۔

یہ وہ ہی گاڑی تھی جو سوہا کو عمر نے دی تھی عمر خاموشی سے ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا ساز پیچھے بیٹھ گی اور ساز کے بیٹھتے ہی۔۔ عمر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

میں بھی چلوں گا میری گاڑی ہے "وہ ضدی بچے کیطرح بولا سوہا کی تو ہنسی ہی بند نہیں ہو رہی تھی بدر جانتا تھا وہ ڈھیٹ آدمی ہے گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھا سوہا ساز کے ساتھ بیٹھی اور ساز ابھی گاڑی سے اترتی کہ عمر نے گاڑی کو لاک کر کے گاڑی اگے بھگالی۔

اسنے باقائدہ شیشہ سیٹ کیا تھا اسے دیکھنے کے لیے۔۔۔۔

"ڈرائیونگ کرلو ہمارے بچے ابھی چھوٹے ہیں ہم نے مرنا نہیں ہے

سوہا نے اسکے بازو پر تھپڑ مارا لیکن عمر نے ہاتھ جھٹکا اور گاڑی میں گانا چلادیا سکون سے سونگ (پی لوں تیرے ہونٹوں کی شبنم پی لوں) لہک لہک کر گا رہا تھا جبکہ بدر نے گھور کر میوزک بند کر دیا

یہ کیا بیہودگی ہے" وہ چیڑ کر بولا ساز میں تو ہمت ہی نہ تھی آنکھیں بھی اٹھاتی جبکہ ۔۔ عمر نے اسکی جانب دیکھا

" تمھارے ٹوئنز ہوئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا بیہودگی تھی

" شیٹ اپ عمر

یو شیٹ اپ سالے ہو سالے بن کر رہو میرے ابو کی جگہ سنبھالنے کی ضرورت" وہ رک گیا کیونکہ ساز اسے دیکھ رہی تھی

اچھا ٹھیک ہے" فورا سنبھال کر مسکرانے لگا

تمھیں درحقیقت یہ ہی ٹھیک کر سکتی ہے" بدر کو بھی ہنسی آگئی تھی جبکہ عمر نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

ساز نے نگاہ جھکالی وہ انھیں زبردستی مال میں لے ایا تھا اور وہاں سے بدر سوہا اور ساز بچوں کی کچھ شاپینگز کے لیے نکل گئے جبکہ عمر گاڑی میں ہی رہا وہ ۔۔پریشان تھا آخر کو یہ لڑکی مان کیوں نہیں رہی اوپر سے ہاتھ نہیں لگتی۔

بھائی گجرے لے لے اپنی بیوی کو دے دیو" ایک بچی بولی تھی خوبصورت

گجرے اسنے اسکے آگے بڑھائے۔۔۔

بیوی مان ہی نہیں رہی کیا کروں" وہ معصومیت سے بولا وہ بچی منہ پر ہاتھ

رکھتی اسکی معصومیت پر ہنسنے لگی عمر بھی مسکرایا اور اسے پیسے دے۔۔۔

" اچھا میرا ایک کام کرو یہ جا کر اس باجی کو دے دو کہو سوری

" وہ بولا وہ موٹی باجی

ہاں موٹی" عمر ہنسا۔

جبکہ وہ بچی بھاگ کر ساز کے پاس ائی اور اسے گجرے دیتی سوری کہنے لگی

ساز اسے حیرانگی سے دیکھتی گجرے تھام گئی اسے گجرے اچھے لگے تھے

اسکے لبوں پر مسکراہٹ سی پھیلی۔۔

آپ مجھے سوری کیوں کر رہی ہو" وہ اس بچی سے بولی

وہ تیرا شوہر ہے نہ بجی بہت سوہنا ہے معاف کردے اسے پلیج "وہ اٹھلا کر بولی جبکہ ساز نے سر اٹھ کر عمر کی طرف دیکھا وہ اسے فلائنگ کس دے گی ساز نے وہ گجرے تو اس بچی سے لے لیے مگر اندر چلی گئ وہ بچی منہ بنا گئ

" بڑی نکھریلی ہے تیری بیوی

ہاں اسے نکھریلی بنانے والا بھی تو میں ہی ہوں" وہ بولا جبکہ دونوں اب اور

" طریقے سوچ رہے تھے تو اسے چاااکلیٹ دے

چاااکلیٹ سے پٹنے والی نہیں ہے" عمر بولا۔۔

جبکہ اور بچے بھی اسکے ارد گرد اکٹھے ہو گئے عمر کو ایک ترکیب سوجی اسنے سارے بچوں کو جھک کر کچھ سمجھایا تھا اسکی شرارتی انکھوں میں بہت کچھ تھا

____

وہ ڈاکٹر کے پاس گئی تھی ویسے تو اسے یہ جاننا نہیں تھا کہ اسکی گود میں بیٹا آئے گا یہ بیٹی دونوں ہی اسکے لیے قیمتی ہوتے لیکن بیٹے کی خبر سن کر وہ شاپنگ کرنے آگئی

اور وہ پیارے پیارے کپڑے خرید چکی تھی۔۔

مسکراتی ہوئی باہر اگئی سوہا اور بدر بھی اسکے ساتھ ہی تھے۔

گجرے اسنے ہاتھوں میں ڈالے ہوئے تھے ایکدم وہ باہر نکلے اور رک گئے پھول ہی پھول بکھرے ہوئے تھے عمر خیام بو کے پکڑے بیچ میں بیٹھ تھا جبکہ وہ سارے بچے ہاتھ میں کلیاں پکڑے کھڑے تھے

باجی بھائی کو معاف کردو" ارد گرد کے لوگ مسکرا کر یہ منظر دیکھ رہے تھے عمر نے تو معصومیت کی انتہا کر کے اسے دیکھا

بدر نے ساز کی جانب دیکھا اور سوہا تو بہت ہی خوش ہوگئی

سازاب تو معاف کردوں عمر خیام اپنے گھٹنوں پر اگیا ہے" وہ اسے جھنجھوڑ کر بولی بدر کی بھی انکھوں میں نرمی اور رعایت تھی سب لوگ ساز کی بات

کے منتظر تھے لیکن وہ آرام سے سیڑھیاں اترا کر اسکے عین ساتھ سے گزر کر گاڑی میں بیٹھ گی

عمر نے مڑ کر دیکھا۔۔

اور مسکراہٹ سمٹ گی ٔوہ کھڑا ہو گیا ہاتھ جھاڑے بچے بھی اداس ہو گئے

اسنے سب بچوں کو پیسے دیے اور خود بھی گاڑی میں بیٹھ گیا بدر اور سوہا بھی وہ چاروں خاموش ہو گئے تھے ساز باہر دیکھ رہی تھی اسنے عمر کیطرف نہیں دیکھا تھا انھیں گھر چھوڑ کر عمر۔۔دوسری گاڑی لے کر باہر نکل گیا۔۔

تمھیں کیا ہو گیا ہے ساز" سوہا نے کہا جبکہ بدر نے ٹوک دیا

زبردستی نہ کرو اسکے ساتھ" وہ بولا تو سوہا سر ہلا گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عینہ نے رو رو کر برا حال کیا ہوا تھا جبکہ مینہ نجما کے پاس تھی اور سوہا نے ہر طریقے سے اسے چپ کرانے کی کوشش کر لی تھی مگر معلوم نہیں اسے کیا ہو رہا تھا اور اب تو وہ اتنا تھک چکی تھی کہ اسکے ساتھ ساتھ خود بھی رونے لگ گئی بدر کی آنکھ کھلی تھی۔۔ سوہا غصے سے اسے صوفے پر لیٹے ہوئے تھی اور کھینچ کر کوشن مارا تھا بدر پر تبھی اسکی انکھ کھلی

سوتے رہو یہ مصیبتیں مجھ پر ڈال کر چین کی نیند سو" وہ بھڑک اٹھی۔

"کیا ہو گیا ہے یار ایک تو میرے بچے نہیں سنبھلتے تم سے

" دو منٹ تم بھی پکڑ سکتے ہو انھیں باپ ہو تم انکے

ہاں مجھے بھی پتہ ہے چیخنے کی ضرورت نہیں ہے آوے میرا بچہ کیا ہوا ہے پیٹ میں درد ہے ہممم بابا باہر لے جائیں گے۔۔ ہم فریش ائیر لیں گے۔۔

" اسنے عینہ کو اٹھایا اور اسے کھڑکی کے پاس لے ایا۔ عینہ کچھ ہی دیر میں خاموش ہو گئی جبکہ سوہا نے انسو صاف کیے شکر تھا پی جو اتنی دیر سے اسکے

سر پر بج رہی تھی کچھ تور کی وہ آرام سے بدر کے بستر میں لیٹ گئی اُسکی خوشبو آرہی تھی بدر نے مینہ کے منہ میں اپنی انگلی دے دی

بدر تمھاری وجہ سے اسکے گلے خراب رہتے ہیں تبھی وہ اتنا چیختی ہے تمھیں

" کس نے کہا ہے اسکے منہ میں اپنی انگلی دو

تمھیں ریسٹ کرنے کا ٹائم مل گیا ہے نہ تو تم چپ رہو" وہ بولا عینہ نے

اسکے شانے پر سر رکھ لیا

سوہا کمبل منہ تک لے کر گھیرہ سانس بھر گئی پھر ذرا غصے سے اسے دیکھا۔

اکڑو" وہ بس اتنا ہی بول سکی تھی اسے۔۔ جیسے ایک خواب سا ہو۔۔ اسکے

جود سے ہوئی اولاد پر وہ کس قدر فدا تھا۔۔ ہاں وہ اسکی اولاد تھی لیکن سوہا

شاید یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی تھی کتنا کچھ سہنے کے بعد بھی اج بھی وہ ایزہ

کے سامنے شرمندہ تھی کہ اسنے اسکے ساتھ کیا کیا۔۔

اور پھر اپنی ہر تکلیف اسے بے مقصد لگتی تھی ایزہ کے اگے وہ ہر لمحے اپنے رب سے توبہ کرنا چاہتی تھی اور کرتی بھی تھی ایزہ نے اسے معاف کر دیا تھا

لیکن اسکا ضمیر بار بار اس بات کا حساس دلاتا تھا اسکا رب اسپر کتنا مہربان تھا بدر اسکا تھا اس سے محبت کا اظہار تو نہیں کیا تھا کبھی لیکن عینہ اور مینہ کے ہونے کے بعد وہ بہت بدل گیا تھا اسکو اہمیت دیتا تھا اسکی عزت کرتا تھا اسکی فکر کرتا تھا کوشش کرتا تھا وہ خوش رہے۔۔۔

محبت۔۔۔۔احساس فکر کا دوسرا نام ہی ہے شاید۔۔۔

اسنے ایک سرد سانس کھینچ کر بدر کی جانب سے کروٹ موڑ لی

لیکن محبت کا اظہار کتنا قیمتی بنا دیتا ہے۔۔۔اکثر ساز اسے خوش قسمت لگتی تھی۔۔عمر اس سے بہت پیار کرتا تھا ہاں جذباتی تھی۔۔شاید اتنا بڑا ہو کر بھی بچپنا دیکھا دیتا تھا لیکن اس میں قصور اسکے ساتھ ہوئے واقعات کا تھا اسکے دل کا نہیں وہ ساز کو منانے کی ہر ممکن کوشش میں تھا اور پھر اپنے محبوب کے پورے پورے بکھرے بھی اٹھا رہا تھا۔۔۔

وہ سو بھی گئی ہے پیار محبت سے ڈیلینگ تو آتی ہی نہیں بس ہر وقت ۔۔ کا رونا دھونا ڈال رکھا ہے دیکھو کان کھو کر سن لو میرے بچوں کے سامنے

" منحوس کم پھیلایا کرو

" میں ہی منحوس ہوں اس بات کو بتانے کا بہت شکریہ

سوہا نے پلٹ کر کہا بدر اسکے چہرے پر ہلکا سا مسکرایا عینہ کو دھیان سے کوٹ میں لیٹایا اور اسے ہلکا سا جھولا دے کر کھڑکی بھی بند کر دی ۔۔۔

اسکی جانب دیکھا جو کہ کروٹ لیے لیٹی ہوئی تھی ۔۔۔ اسکے بستر میں بدر دوسری طرف لیٹ گیا اور اسکے بے حد نزدیک ہو گیا ۔

اب میں نے تمھاری ہیلپ کی تمھارے بچے کے سونے میں اب تم میری ہیلپ کرو میرے سونے میں " اسکی گردن پر پیار کرتا وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا جھک کر اسے دیکھتا بولا ۔۔۔

اممم نہیں میں بہت تھک گئی ہوں " سوہا واقعی ہی تھک چکی تھی اور اب اسکا فرمائشی پروگرام شروع ہو گیا تھا ۔

یہ جب سے میں نے تم سے محبت کرنا شروع کی تمھارے تو مزاج ہی نہیں ملتے" اسنے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔ سوہا نے پٹ سے انکھیں کھول دیں تم مجھ سے محبت کرتے ہو" آنکھوں میں حیرانگی سموئے وہ سوال کر گئ تو اور کیا ٹوئنز بچے کر کے بھی جھک مار رہا ہوں ہاوس سٹوپیڈ یو آر" ایکسکیوز می بدر زمان میرے بچوں سے محبت صرف مجھے تھی اپکو نہیں" اسنے اسکے چہرے پر اپنی انگلی چلائی بدر اسکی انگلی کی حرکت پر ہی بڑھنے لگا تھا سوہا جیسے اسکے ضبط کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔

لبوں میں مسکراہٹ دبائے اسکے چہرے پر اپنی انگلیاں سے ٹریسنگ کرتی وہ اسکی گردن اور پھر گردن سے نیچے کھلے گریبان اور چوڑے سینے پر اپنی انگلیاں سے حرکت کر رہی تھی۔۔۔

تم مجھے اکسا رہی ہو۔۔" مدھم گھمبیر آواز میں اسکے کان کے قریب جھک کر کہتا وہ۔۔ جیسے بے خودی میں بلکل ہی بہک اٹھا تھا۔

آہ۔۔ن۔۔نہیں میں بس تنگ کر رہی تھی میرا مو۔موڈ نہیں ہے"

سوہا ایکدم اسکے ہاتھوں کی حرکت پر بھکلا سی گئ۔

بدر مسکرایا لیکن میں تو تنگ ہو گیا ہوں" اسنے کہا اور اسکے گال پر جھک کر وہ

اسکے گال پر ہی زبردست خوبصورت سا نشان بنا گیا۔

"سوہا حونک سی ہو گئ میں صبح کسی کو منہ نہ دیکھا وآپ یہ ہی چاہتے ہیں

" کہہ تو رہا ہوں ہنی مون پر چلتے ہیں

ہنی مون پر لو برڈز جاتے ہیں ہم دونوں نہیں" اسکی بات پر بدر ایک دم

سیدھا ہو گیا۔۔

اسکی آنکھوں میں خمار کے سرخ ڈورے تھے جبکہ گریبان چاک تھا بال

بکھرے سے تھے وہ بے حد حسین تھا کسی خواب کیطرح اسنے بالوں میں

ہاتھ پھیر کر بال سنوارے۔

کیا چاہتی ہو تم بار بار یہ کرنے کا کیا مقصد ہے تمھیں لگتا ہے مجھے بس تم سے

جسمانی اٹریکشن ہے یہ میں تمھیں اس لیے اہمیت دے رہا ہوں کہ اب تم

میرے بچوں کی ماں ہو" وہ بگڑا ہاں سوہا کو ایسا ہی لگتا تھا اسکی خاموشی بدر کا

سارا موڈ سپلائی کر گئی

تمھاری محبت کی خوبصورتی سمجھتے محبت ہوئی تھی اور ہوئی ہے ورنہ بدر

زمان نے اپنی زندگی ہمیشہ اپنی مرضی سے گزاری ہے اگر اپنی مرضی نہ

کرتا تو آج کامیاب بھی نہ ہوتا۔۔۔اور مجھے اگر تم میں جسمانی اٹریکشن

ہوتی تو تمھاری ساتھ ستر اور بھی رکھ لیتا

نہایت احمق اور بیوقوف لڑکی ہو تمھاری محبت محبت ہے اور میری محبت

"حوس ہاوس سمارٹ

آپ خفا ہو رہے ہیں" سوہا ایکدم سنبھلی کیونکہ وہ غصہ کر گیا تھا

شیٹ اپ۔" وہ انگلی اٹھا کر اسکا ہاتھ جھٹکا بیڈ سے اترا۔۔۔

بدر میں۔۔شاید انسکیور ہو رہی تھی ایم سوری" وہ معصومیت سے بولتی

اسکے پیچھے لپکی۔

سوہا مجھے تم سے محبت تھی کیونکہ تمھیں مجھ سے محبت ہے۔۔مجھے اس دیوانگی سے محبت ہے جو تم نے مجھ پر ثابت کی تم ماننا چاہو تو مان لو نہیں ماننا چاہو تو نہ مانو۔۔"وہ کہہ کر باہر جانے لگا

" اچھا میں مانتی ہوں پلیز ایم سوری کہاں جا رہے ہیں

اب میرا دماغ گھوم گیا ہے دور رہو مجھ سے "بھڑک کر کہتا باہر نکل گیا سوہا اپنی غلطی پر زبان دانتوں تلے دبا گئی۔

جبکہ وہ ڈرائنگ روم میں چلا گیا ہو گا وہ منہ بسور کر بیٹھ گئی صبح کے چار بج رہے تھے۔۔اور وہ لمحہ بھر کے لیے بھی نہیں سوئی تھی وہ لیٹ گئی خوشی اور مسکراہٹ لبوں میں ہی سجائے وہ جلد ہی سو بھی گئی تھکی ہوئی تھی اور اگر وہ ناراض ہو گیا تھا یعنی اسے سونے کا وقت مل گیا تھا۔۔۔

ورنہ سوہا اپنے ٹوٹے ہوئے وجود کو صبح دونوں بچوں کے ساتھ گھسیٹ رہی ہوتی وہ اپنی ہی سوچ پر ہنستی ہنستی سو گئی تھی

صبح وہ کمرے میں ایا عینہ بھی سکون سے سو رہی تھی اور عینہ کی ماں بھی مدہوش تھی ایسی تیز تپ چڑھی بدر کو اسے لگ رہا تھا وہ منانے آئے گی اس سے بات کرے گی۔۔۔ مگر سکون سے نواب زادی سو رہی تھی۔۔۔ تھی ہی اپنے باپ جیسی ڈھیٹ۔

وہ سر جھٹک کر واشروم میں چلا گیا اور فریش ہونے لگا

کچھ دیر بعد باہر آیا تب بھی وہ سو رہی تھی بدر کا غصہ آسمان کو چھونے لگ گیا تھا۔۔

اسنے تیار ہو کر عینہ کو جھک کر پیار کیا اور سوہا کو دیکھا باہر نکل گیا۔۔۔

دروازہ ایسے زور سے مارا کہ عینہ بھی چلا کر اٹھی ساتھ اسکی ماں بھی

اف سوہا جان سے مارنا ہے" وہ اپنے لمبے بالوں کو سمیٹ کر اٹھ کر بھاگتی ہی کہ اپنا چہرہ دیکھ کر حیا سے گویا شرمندہ ہی رہ گی' عین گال پر نیلا نشان بنا ہوا تھا

۔۔

وہ فریش ہوئی اور تھوڑا سا میک اپ بھی کر لیا بار بار ہنسی آ رہی تھی اب بدر جل بھن کر بھسم ہو جائے گا مزید کہ اسے فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا وہ باہر آئی عینہ گود میں ہی تھی۔۔۔

بدر ناشتہ کر رہا تھا

اسنے سلام کیا نجما اور ساز بھی موجود تھیں وہیں۔

میں بنا دیتی ناشتہ" وہ نجما سے بولی

کچھ نہیں ہوتا بیٹا" ابھی اسکی بات ادھوری ہی تھی کہ بدر نے سر اٹھایا

" نیندیں پوری کریں پہلے اپنی

تب ہی تو گھر کے کام ہوں گے تھکاوٹ ہی نہیں جاتی یہاں" وہ طنزیہ بولا

سوہا شرمندہ ہو گئی

بدر" نجما نے گھورا مگر وہ کچھ نہیں بولا

ساز نے آنکھوں میں پوچھا کہ وہ کیوں اتنا غصہ ہے اور سوہا بے چارگی سے سر جھکا گئی۔۔۔ ساز ہلکا سا مسکرا دی

اور عینہ کو گود میں لے لیا۔۔اسکی کمر میں بہت درد رہتا تھا۔۔۔

وہ اب بھی بمشکل ہی بیٹھی تھی عینہ کو پیار کر رہی تھی کہ معلوم نہیں کب عمر پیچھے آ گیا۔۔اور عینہ کو ساز کے ہاتھوں سے اچک کر گھر والوں سے اپنا اور ساز کا چہرہ چھپا لیا عینہ کے ذریعے اور جھک کر ساز کے گال کو چوما

گڈ مارننگ موٹی" وہ بولا جبکہ ساز کا تو بی پی لو ہو گیا۔۔اسکا بھائی سامنے بیٹھا تھا ماں تھی بھابھی تھی اور یہ شخص وہ سٹپٹا گئی جبکہ عمر عینہ کو لیے اسکے گال پر زور سے پیار کر گیا۔

" ہائے گائیز

دفع ہو جاؤ تم بد لحاظ۔۔۔۔ کہیں سے نہیں لگتے تم مولوی کے بیٹے ہو" عمر نے سکون سے بدر کے اگے سے کافی کا مگ اٹھا لیا بدر اسکی سابقہ حرکت پر بولا تھا۔

تمھارے بچے خوبصورت نہ ہوتے تو منہ بھی نہ لگاتا میں تمھیں اور تم کون سا مولوی صاحب کے بھتیجے لگتے ہو" وہ سکون سے گھونٹ بھرتا بولا۔

" شیٹ اپ اپنا کپ لو

میں لے آتی ہو" سوہا جلدی سے اٹھی جبکہ ساز سے تو اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا

کہ عمر بلکل پہلو میں بیٹھ گیا تھا اور وہ اتنی موٹی واقعی ہو گئ تھی کہ اسے چلنے

پھیرنے میں بھی مشکل تھی۔۔۔

وہ نگاہ ہی نہ اٹھا پا رہی تھی۔

تھینکیو سوہا" ساز کے اگے اپنا جھوٹا رکھ کر وہ عینہ سے کھیلنے لگ گیا۔۔۔

جبکہ ساز اٹھ گئ اور کمرے میں جانے لگی۔۔۔

" ساز ادھر بیٹھ جاؤ

مجھے نہیں بیٹھنا بھرائے ہوئے لہجے میں وہ بولی تھی جبکہ عمر لب دبا گیا۔۔۔

بدر کو اب کہ ہنسی آنے لگی۔

تو ہنسنا بند کر" عمر غصے سے اسپر کوشن مار گیا

" دس از دا پاور برو" بس ایک بار مان جائے پھر اپنی پاور دیکھاؤ گا

" ہاں ہاں بعد کی بات ہے

" یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے

" اپنا الزام دوسروں پر ڈالنا چھوڑ دو

تم "اور کتنی دیر لڑنا ہے اپ دونوں نے۔۔۔

چپ ہو جاؤ بدر" نجما بیچ میں ٹوک گئ

بدر چپ ہو گیا۔۔اور عمر عینہ کو دیکھنے لگا۔۔

اچانک عمر نے اسے بدر کے شانے پر بیٹھا دیا اور عینہ نے سکون سے پی شی کر دی یہاں تک کے بدر اچھل کر دور ہوا اور اسکی کافی کے ٹیسٹ میں

اضافہ ہو گیا

عمر کا قہقہہ ابھرا بدر کا بس نہیں چلا عمر کے کھینچ کر کوئی شے مار دے۔۔

ویل ڈن بیٹے "عینہ کو پیار کرتا وہ یوں ہی خود سے دور کرتا سوہا کو دے گیا۔۔

اور باہر نکل گیا جبکہ بدر سوہا پر دھاڑا

" تم پیمپر نہیں لگا سکتی تھی

میں کرا کر آئ تھی "وہ منہ بنا گئ۔

جاہل کے جاہل بھر گئے اس گھر میں" وہ چیخا اور کمرے میں چلا گیا جبکہ نجما اپنی ہنسی روک رہی تھی۔۔ عمر میں کافی زیادہ شرارت تھی اور اب بدر سے تو کافی پنگے لینے لگ گیا تھا۔۔۔

اور بدر بھی برداشت کر لیتا تھا شاید وہ اسے سمجھنے لگ گیا تھا کہ اکثر انسان پر گزرے واقعات اسے اندرونی خوفزدہ کر دیتے ہیں۔۔۔

" آپ جائیں بھائی غصہ کر رہے ہیں

" تم مینہ کو بھی فیڈر دے دو پلیز

عینہ کو پکڑاتی وہ سازسے بولی ساز سر ہلا گئی سوہا نے عینہ کو۔۔اپنی ماں کے ہاتھ میں دیا جو ابھی کمرے سے آئیں تھیں۔

اور کمرے میں آئی بدر شاور لے کر نکلا تھا ماتھے پر بل تھے۔

اچھا کیا ہو گیا ہے غصہ نہ کریں" سوہا نے اسکے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

" ہاں لوگی تم تو اس بدتمیز جاہل اور بدتہذیب انسان کی حمایت

وہ بھڑکا اور سوہا اسکے مزید نزدیک آگئی

سور۔۔سوری آئندہ آئندہ دونوں کو پیمپر لگاوگی تو وہ ایسی شرارت نہیں کرے گا پلیز غصہ نہ ہو" وہ اسکے سینے پر انگلی سے کچھ لکھ رہی تھی

مجھے نہ تم پر زیادہ غصہ ہے سمجھی" اسنے اسکی انگلی پکڑی اور زور سے کاٹ لیا

اہ" سوہا نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا جبکہ بدر سر جھٹک گیا اب اسے دوبارہ تیار ہونا پڑ رہا تھا

ویسے ایک بات پوچھوں بدر" وہ بولی جبکہ آئینے میں اپنا اور اسکا عکس بھی دیکھ رہی تھی۔۔

ہمم" وہ خفا خفا سا بولا۔۔۔

" تم عمر سے ناراض نہیں ہو نہ

اسکے سوال پر بدر نے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا۔۔۔اور بالوں میں جو برش وہ پھیر رہا تھا اسے ایک طرف رکھا۔

مجھے بعض اوقات اسپر ترس آتا ہے اسکی سچویشن سمجھ کر اور بعض اوقات شدید غصہ کے اتنے حالات فیس کر کے بھی وہ میچور نہیں ہے تکلیف کے

وقت چھپ جانے کا اور اس تکلیف اور اذیت سے بھاگ جانا کوئی عقلمندی نہیں ہے اور میں بس ساز کی خوشی چاہتا ہوں ساز خوش رہے گی تو میں بھی خوش رہو گا اور میری بہن کی خوشی اس کم عقل انسان کے ساتھ ہی ہے یہ بات سمجھ گیا ہوں میں "اسکے تفصیلی جواب پر سوہا نے سر ہلایا۔۔۔

مجھے لگتا ہے سب ٹھیک ہو جائے گا بہت جلد "وہ خوشی سے بولی

ہاں ٹھیک ہو جائے گا لیکن تمھارا دماغ کبھی ٹھیک نہیں ہو گا اور یہ جو تم اپنی محبت پر حد سے زیادہ گھمنڈ کرتی ہو نہ دیکھ لوں گا تمھیں میں اچھے سے "

دانت پیس کر کہتا وہ اٹھ گیا

جبکہ سوہا نے منہ بنالیا۔۔۔

" آپ

بس چپ "وہ گھور کر بولا سوہا چپ ہو گئی اور وہ جانے لگا وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

دروازے تک ایا اور پھر پلٹا وہ مسکرا دی ہلکا ہلکا وہ اسی کے پاس ارہا تھا اسے

اٹھایا اور سینے سے لگا لیا۔

ٹرسٹ می میں سچ کہہ رہا ہوں " اہستگی سے اسکے کان کی لو کو چھوتے وہ بولا تو

سوہا کو اسکی بات پر دل سے یقین آگیا اسکی آنکھیں نم سی ہو گئیں

" بس زیادہ ایموشنل نہ ہو یہ آنسو رات کے لیے اٹھا کر رکھو

وہ ذو معنی لہجے میں بولا جبکہ سوہا نے اسکے بازو پر تھپڑ مارا

بہت ہی برے ہو تم " جبکہ ہنستے ہوئے بدر نے اسکی پیشانی پر پیار کیا اور باہر

نکل ایا وہ عینہ اور مینہ کی بھی روز پیشانی چومتا تھا اور پھر وہ وہاں سے چلا گیا

سوہا کو مسکراتا دیکھ تائی جان بھی مسکرائی اور نجما اور ثروت کی ویلیو تو خود با

خود ہی بدل گئی تھی سارے گھر کا خرچہ بلا چوں چراں بدر چچا جان کے ساتھ

مل کر اٹھا رہا تھا ارہم فلحال کسی کے ساتھ بھی گھل مل نہیں رہا تھا اور بدر

ایک ذمہ دار بیٹے کیطرح ہر چیز سنبھال رہا تھا عمر البتہ لگا ہوا تھا بس ایک ہی

کام پر ل۔۔اور سب جانتے تھے وہ اور کسی چیز پر توجہ دے گا بھی نہیں

ــ

ساز سو کر اٹھی اسے چھٹا مہینہ تھا اور ڈاکٹر نے اسے بتایا تھا بچہ ہیلدی ہے تبھی وہ اتنا ڈسٹرب ہے صرف ویٹ کی وجہ سے وہ اٹھی باہر آئی تو سارا گھر خالی تھی حیرانگی سے اسنے سوہا کو آوازیں دیں مگر بے سود کو بھی نہیں تھا۔ اور اچانک اسکا پاوں پھسلا ابھی وہ گیرتی کے پیچھے سے اسے عمر نے اپنے بازوں میں پکڑا وہ بھی اچانک ہی ایا تھا گھر اور اتے ساتھ ہی ساز کو دیکھ کر صوفے پر سے جمپ لگاتا اس تک پہنچا تھا۔

ساز سیدھی ہوئی۔

" تھینکیو دل میں کہنے کے بجائے منہ سے کہہ دو

اف بہت بھاری ہو گئی ہو " وہ اپنا ہاتھ سیدھا کرتا بولا ساز اس سے فاصلے پر ہو گی لمحہ بھر کے لیے ڈر گئی تھی۔۔ اسنے اپنے بچے کو محسوس کیا تھا وہ ٹھیک تھا

۔

وہ نڈھال سی اسکے پاس سے گزرنے لگی

باقی سب کہاں ہیں" وہ پوچھنے لگا مگر ساز اس سے بولتی ہی کہاں تھی

عمر خود بھی نہیں جانتا تھا سب کہاں گئے ہیں جبکہ تائی جان نے آج ایزہ کے

پاس جانے کا خود سے کہا تھا اور وہ سب مل کر وہیں گئے تھے۔

ساز کو اسکا یہ ڈرامہ ہی لگا سب اسکے ساتھ گئے تھے اسکا ساتھ دے رہے

تھے وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا ساز نے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا

اگر آپ کا یہ ڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو راستے سے ہٹیں مجھے کمرے میں جانا ہے

" وہ بولی لہجہ تلخ تھا جبکہ عمر تو اسکی آواز سن کر اسکی نظر اتار گیا

مجھے لگا تھا تم گونگی ہو گئی ہو لیکن تم تو بول بھی سکتی ہو" وہ مسکرایا جبکہ ساز

نے سر جھٹکا۔

اگے بڑھنے لگی کہ عمر نے اسکے دونوں بازو پکڑ کر روکا

پلیز میری بات سنو قسمت سے یہ موقع مل ہی گیا ہے تو مجھے بھی سن لو اور

ابھی اسکی بات کمل بھی نہ ہوئ تھی کہ ساز کا ہاتھ اسکے گال پر اٹھا تھپڑ زور

دار بلکل نہیں تھا لیکن تھپڑ ضرور تھا

اپکو میں تماشہ اور مذاق لگتی ہوں اگر ایسا ہے تو بلکل ٹھیک ہے آپ بلکل ٹھیک سمجھتے ہیں عمر جب چاہا استعمال کیا جب چاہا چھوڑ دیا واقعی دنیا میں آپ سے زیادہ امیر کوئی نہیں ہے یہ شاید کسی کے پاس اتنا مزاج نہیں ہے۔۔ بیوی کی حیثیت ہی دے دیتے مجھے ایک جاہل انسان کو بھی یہ پتہ ہوتا ہے کہ اسکی بیوی کو کس وقت میں اسکی ضرورت ہے میں آپ سے کیا توقع کروں صرف یہ قصور تھا میرا کہ آپکے لیے اپکو تکلیف نہ ملے میں نے راز چھپا لیے۔ کیونکہ اپکو تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور یہ اتنا بڑا قصور تھا کہ چار ماہ آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے جاتے۔۔ عمر خیام۔۔ بیوی صرف استعمال کرنے کے لیے نہیں ہوتی۔۔ بیوی کی عزت اہمیت اور قدر بھی کوئی چیز ہوتی ہے لیکن اپکو کیا پتہ آپکی نہ ماں کو بیوی کا رتبہ ملا اور نہ ہی آپ اپنی بیوی کو دینا جانتے" وہ بولی اسکی ہر بات جائز تھی عمر نے خاموشی سے سنی تھی تھپڑ سہا تھا لیکن یہ آخری بات ایکدم۔ جیسے اسے بھڑکا گئی

شیٹ یور ماوتھ" وہ انگلی اٹھا کر اسکی جانب بڑھا کہ وہ دو قدم ڈر کر دور ہوئی

۔

جسٹس شیٹ اپ۔۔ میری ماں کو بیچ میں لانے کی ضرورت نہیں ہے

تمھیں تمھارا مجرم میں ہوں صرف مجھ تک اپنی جنگ رکھو میرے سامنے

زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ اگ بگولہ ہوا

آپ اپ مجھے ڈرا نہیں سکتے" وہ ذرا روہانسی لہجے میں بولی

مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے" وہ بگڑا ساز چپ ہو گئ جبکہ عمر نے گھیرہ

سانس بھرا

میری بات" وہ ابھی بات کو دوبارہ شروع کرنا کہ ساز اسے دھکیل کر روتی

ہوئی کمرے میں بند ہو گئ

ساز" عمر غصے سے چیخا

تم اب مجھے غصہ دلا رہی ہو دروازہ کھولو یار میری بات تو سن لو ہو گئ غلطی

" مجھ سے پلیز مجھے معاف کر دو کس طرح یقین دلاوں میں تمھیں

کود جائیں چھت سے مجھے آپکی بات ک یقین نہیں" وہ رو دی تھی بری طرح۔۔۔

ہاں پاگل ہوں نہ میں کود جائیں چھت سے آئی بڑی مہرانی" وہ غصے سے صوفے پر ڈھیر ہو گیا۔

" کلائی کاٹ لوں گا میں

وہ اونچی اواز سے اسے دھمکی دینے لگا مگر اسکا جواب نہ آیا

کوئی اثر نہیں ہو رہا الٹا تھپڑ ہی مار دیا" وہ سر جھٹک کر سوچنے لگا جبکہ اسکا ڈیل فون بجا شاہنواز کی کال تھی۔

یار آپ تو اب مجھے تنگ نہ کریں" وہ چیڑ گیا۔

بہت بدلحاظ ہو گئے ہو" وہ ڈپٹ کر بولا

سوری کا بورڈ میرے ہاتھ میں ناظرین جو چاہے آج سوری لے لے" کلس کر بولا تھا

" تم کام پر کیوں نہیں جاتے

میرا دل نہیں لگتا "لڑکی اور پیشہ دونوں ایک ساتھ ملنا چاہیے یہ خالی لڑکی رکھ کر کچھ نہیں ملے گا "

" آپ ہیں نہ بھیج دیں

اب نہیں اب خود محنت کرو "اسنے کہا جبکہ وہ غصے سے فون بند کر گیا۔

ابھی وہ اٹھتا ہی ارہم اندر ارہا تھا۔۔ شکستہ حال سا وہ اندر ایا اور عمر وہاں سے جانے لگا کہ اسکی پکار پر رک گیا۔

تم سے نفرت میں اخری سانس تک کروں گا کیونکہ تم میرے باپ کے قاتل ہو اور رہو گے لیکن یہاں صرف یہ کہنا چاہوں گا میں نے ان چار مہینوں میں ساز کو بہت تنگ کیا ہے

شروع سے خواہش تھی وہ میری بیوی بنے لیکن تمھاری بیوی بن گئی بس پھر غصے اور جلن میں میں نے اسے خوب تنگ کیا ہے تبھی وہ تمھارے ساتھ اتنی بد ظن ہو گئی ہے

یو "عمر غصے سے اسکی جانب بڑھا اور ارہم نے سے روکا

قصور تمھارا ہے اپنی بیوی کو دنیا میں تم نے پھینکا تھا" سنجیدگی سے وہ بولا عمر مٹھیاں بھینچ گیا

عمر مٹھیاں بھینچ کر اسے دیکھنے لگا

نہایت کمینے انسان ہو تم" اسنے بھڑکتے ہوئے کہا جبکہ ارہم کو کوئی فرق نہیں پڑا

انسان کے پاس دماغ کی کمی ہو تو حسن بھی بے کار ہے۔۔اور تم بلکل اس "مثال پر پورے اترتے ہو۔۔۔

اپنی اوقات میں رہو ارہم اور آئندہ ساز کے ارد گرد نظر نہ آنا۔۔۔

ہاں نہیں آوں گا اب تو خود شادی کرنے لگا ہوں۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا

۔۔

عمر کی پیشانی پر موجود بلوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔اسنے اسے وہیں چھوڑا ۔۔یہاں تک کہ دھکیلا اور جانے لگا کہ اسکی پکار پر رک گیا۔

"میں تمھاری مدد کر سکتا ہوں

مجھے ضرورت نہیں۔۔ وہ ٹکا سا جواب دے گیا۔

ٹھیک ہے" اسنے کہا عمر باہر نکل گیا جبکہ ارہم اپنے کمرے میں چلا گیا۔

تائی جان شاہنواز کو بہت دل سے دعوت دے کر آئیں تھیں ایزہ کی حالت سٹیبل نہیں تھی لیکن اسنے پھر بھی جانے کی ٹھان لی تھی۔

ایزہ تم ٹھیک ہو جاؤ گی تو خود لے جاوں گا" اسنے روکا

نہیں مجھے جانا ہے میں بور ہو رہی ہوں ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے اور اب تو میں

" ٹھیک ہو رہی ہوں

ہاں تم ٹھیک ہو رہی ہو لیکن ابھی مکمل ٹھیک تو نہیں ہوئی ابھی صرف اوپری چوٹیں ٹھیک ہوئی ہیں اندر کی نہیں۔

شاہ اپ بوڑھیوں کی طرح اما دادی نہ بنیں" وہ منہ پھلا گئ۔

تمھیں جتنا کہا ہے اتنا کرو اور کیارا کو بار بار گود میں مت اٹھانا مجھے فکر ہو رہی ہے یار تمھاری" وہ کافی دنوں بعد آفس جارہا تھا اسکے پاس فکر مند سا بیٹھ گیا ایزہ نے مسکرا کر اسکے گلے میں بازو ڈالا اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی شاہنواز نے اسکی کمر میں بازو ڈال لیے۔

آپ میری اتنی فکر نہ کریں بلکل ٹھیک ہوں میں" وہ بولی اور اسکی ناک کے ساتھ اپنی ناک ٹچ کی۔

اگر تم بلکل ٹھیک ہو گی مجھے تب بھی فکر ہوتی کیونکہ پاگل ہو تم تو کہیں سے بھی کود کر ہاتھ پاوں تڑوالو گی "

شاہ" وہ دھیمے لہجے میں پکار گئ

ہمممم" جبکہ شاہنواز نے اسکو لیٹا دیا اور خود بھی اسکے پہلو میں لیٹ گیا جبکہ کیارا دادی جان کے پاس تھی اور آفس جانے کے لیے وہ جو بلکل تیار تھا اب اسکو بانہوں میں لیے لیٹا ہوا تھا

میں ٹھیک ہو جاوں گی پھر ہم باہر گھومنے جائیں گے" وہ بولی شاہنواز نے

اسکے معصوم بھولے سے چہرے پر جی بھر کر پیار کیا تھا

احمق لڑکی یہ ہی سمجھا رہا ہوں کافی دیر سے۔۔۔

نہیں ابھی تو جانا ہے مجھے ہر حال میں میں تو باہر مطلب ملک سے باہر یعنی

کہیں بھی کیونکہ مجھے باہر کے ملکوں کے نام نہیں اتے" وہ اسکی شرٹ کے

بٹن کو کھینچتی اداسی سے بولی

شاہنواز کو ہنسی سی اگئ

اب ایک کام کرو تم موبائل پر سارے نیم سرچ کرو پھر لیسٹ مجھے پکڑا دینا

پھر ہم چلیں گے

جہاں جہاں میں کہوں گی" وہ حیران ہوئی

" ہاں جہاں جہاں تم کہو گی

اسکی ٹھنڈی انگلیاں شاہنواز کے سینے پر حرکت کرتیں اسکے کے دنوں سے سوئے ہوئے جذبات کو جگا رہی تھیں جبکہ اس لڑکی کو پرواہ نہیں تھی کہ وہ کیا کام کر رہی ہے۔

اچھا پھر میں چلنے لگ جاوگی تو چلیں گے اور کیارا کو نہیں لے کر جاوگی وہ بہت روتی ہے "وہ مٹھیاں بھینچ گئی جبکہ شاہنواز نے گھورا

بیٹی ہے وہ تمھاری۔۔۔

ڈاکو ہے وہ میرے شوہر پر ڈاکہ ڈالے بیٹھی ہے "اسنے کہا اور زور سے شاہنواز کے ناخن مارا

شاہنواز کافی دیر سے اٹھنے کی کوشش میں تھا وہ چاہتا تھا وہ اٹھ جائے کیونکہ اسکے جذبات کا طوفان سہنے کی حالت میں ایزہ ابھی نہیں تھی۔

ایزہ شاہ "گھمبیر لہجے میں کہتے اسنے ایزہ کے کان کی لو کو لبوں میں دبالیا جبکہ دوسری طرف ایزہ گھبرا اٹھی کہ سوئے ہوئے شیر کو وہ جگا چکی تھی۔

تم مجھے سہہ لو گی" نہایت مدھم اور سر سراتے لہجے میں بولتے اسنے ایزہ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی تھی

ایزہ تھوڑا دور ہوئی

ش۔۔۔ شاہ اپ اپ آفس جا رہے تھے" اسنے گویا یاد دلایا تھا

ایک چھٹی اور سہی" وہ بولا اپنی ٹائی گلے میں سے کھینچ لی ایزہ کے سامنے اسکا چوڑا سینہ تھا وہ اسکے آگے بلکل دب جاتی تھی۔

پلیز" شاہنواز کی انکھوں کی بے خودی بتا رہی تھی کہ وہ کیا چاہتا ہے اس سے۔۔۔

لیکن۔۔۔ لیکن میں ٹھیک نہیں ہوں" اسکی تپتی سانسوں سے خود کو بچاتی وہ اسکے جذبات کے سامنے بے بس ہو رہی تھی۔

تم نے ہی جگایا ہے مجھے برداشت بھی تم ہی کرو گی" اور کہتے ساتھ ہی اسنے ایزہ کا چہرہ اونچا کیا اور اسکے ہونٹوں کو چھوا۔

ایزہ نے انکھیں زور سے میچ لیں

آئی تھنک تم میرے ساتھ بیڈ رولز بھول گئی ہو وہ کہتے ہیں نہ کسی کو اتنی ڈھیل نہ دو کہ وہ مکمل تبدیل ہو جائے تو محبت ہو یہ نفرت گرفت پکی ہونی چاہیے" اسنے اسکے بازو ذرا سختی سے پکڑے ایزہ نے فوراً آنکھیں کھول دیں

۔

آپ تھوڑے دن حوصلہ تو کر لیں مجھے ابھی بھی چوٹیں لگی ہوئی ہیں" وہ نرمی سے اپنی انگلیوں کے ٹھنڈے پورا اسکی گردن اور شرٹ کے اندر سے جھانکتے سینے پر چلاتی جیسے اس کو شانت کرنا چاہ رہی تھی جو کافی سے زیادہ موڈ میں تھا

شاہنواز کی انکھوں میں خماری کے جو ڈورے تھے ایزہ شرما گئی شاہنواز نے مٹھیاں بھینچ لیں کہ واقعی وہ فلحال اس کنڈیشن میں نہیں تھی اور اگر وہ اسکی عزت اور قدر نہ کرتا تو محبت کا دعوا بے فضول تھا۔

وہ ذرا خفگی سے اسے دیکھتا رہا

اچھا بھئ آپ تو ناراض ہی ہو گئے" وہ اہستگی سے کہتی اب اسے تنگ کرنے

کو اسکی گردن کی جانب اپنی ہونٹ لے گئ اور نرمی سے اسکی گردن کو چھوا

" ایزہ سٹاپ دس میں تمھیں چھوڑو گا نہیں پھر

فلحال مجھے علم ہے اپ کچھ نہیں کریں گے" جان بوجھ کر اسکی شرٹ کے

بقیہ بٹنوں کو صرف اور صرف اسے ٹیز کرنے کے لیے وہ کھول رہی تھی

شاہنواز اٹھنے لگا کہ ایزہ نے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ کر پھر کھینچ لیا

اسکی نکھوں میں شرارت تھی

" تم مجھے اکسانا بند کرو گی

جی نہیں شاہنواز سکندر کی برداشت دیکھنا چاہ رہی تھی" اسنے اسکا چہرہ اپنے

چہرے کے نزدیک کیا

" ہر وقت کسی شکاری کی طرح شکار کرنے کو بے چین رہتے ہیں

یہ تو ابھی بے چین ہوا نہیں پھر یہ حال ہے" وہ اس حرکتوں پر مسکراہٹ

ضبط کر گیا۔

جبکہ ایزہ خاموشی سے اسکے چہرے پر اہستگی سے پیار کر رہی تھی دونوں کی انکھیں بند تھیں شاہنواز پر اسکا نرم لمس جذبات بھڑکانے کا کام کر تو رہا تھا لیکن وہ خاموش تھا۔۔

ایزہ نے انکھیں کھول کر اسے دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ شرما کر اسکی گردن سے بازو نکال گئ۔۔

شاہنواز نے اسکا چہرہ اپنی جانب موڑا۔۔اور اس سے پہلے وہ جھک کر اسکے ہونٹوں میں رس سا گھول دیتا کہ اسکی بیٹی نے پیچھے سے باپ کی کمر پر تھپڑ مارنا شروع کر دیے تھے۔۔ معلوم نہیں وہ اندر کیسے اگئ وہ تو دادی جان کے پاس تھی کیا دادی جان کمرے میں آئی تھیں اور وہ مدہوشی میں محسوس نہ کر سکے " جھٹکے سے شاہنواز کھڑا ہوا اور ایزہ اسکی بھکلائی ہوئی صورت دیکھ کر ہنسی روک نہ سکی

تم ہی وہ لڑکی ہو جو میرا اچھا بھلا سٹینڈرڈ ختم کرو گی" وہ بھڑکا

لو بھلا۔۔ میں نے کیا کیا ہے اور ویسے بھی دادی جان کیوں آئے گی وہ اب

کرولنگ کرنے لگ گئی ہے شاہ" وہ بولی

" بکواس میری بیٹی زمین پر نہیں چلے گی

ہاں اسکے لیے تو ٹائیر والے جوتے آئیں گے بیٹی نہ ہو گئی معلوم نہیں کیا ہو

گیا" وہ غصہ کرنے لگی۔

شیٹ اپ مجھے شرمندگی ہو رہی ہے" کیارا کو دیکھتے وہ شرمندہ تھا واقعی

۔۔۔

" کیوں ہو رہی ہے

بچی ہے وہ" شاہنواز تو کھانے کو دوڑ رہا تھا

تو اسے کیا پتہ۔۔۔آپ" ایزہ غصے سے اسے دیکھنے لگی

بے حیا ہو گئی ہے تمھاری ماں میں کیا کر سکتا ہوں" وہ کیارا کو پیار کرتا باہر

نکلنے لگا جبکہ یہ نے اسکی کمر پر زور سے کشن مارا

" میں اسے بہت ماروں گی

میں تمھیں نہ جان سے مار دوں" وہ مڑا اور ایزہ نے دانت پیس لیے

" مجھ سے بات نہ کرنا اب پھر اور میں جاوں گی جو مرضی کر لیں اپ

" نہیں جانا کہا ہے نہ

شاہ" وہ بھڑکی

شاہنواز ہاتھ ہلا کر چلا گیا جبکہ ایزہ کو شدید غصہ آیا اور اسنے موبائل اٹھا کر

عمر کو کالز پر کالز کرنا شروع کر دیں اور اتنی کالز کی کہ دوسری طرف

مدہوش بے ہوش پڑا عمر سائیڈ ٹیبل پر بمشکل ہاتھ مارتا کال پک کر گیا

کیا تکلیف ہے" وہ جھنجھلا کر بولا۔

" مجھے نہیں رہنا اس ادمی کہ ساتھ مجھے لے کر جائیں یہاں سے

وہ غصے سے بولی

اب کیا کیا ہے شاہ نے ویسے اسی لیے میں تمھیں اس ادمی سے دور رکھ رہا

" تھا اب پتہ چل گیا حیا دور اندیش عمر کو غلط سمجھ رہی تھی تم

بھائی" وہ بھڑکی

کیوں اگ بنی بیٹھی ہو بھئ" وہ سیدھا ہوا بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

" میں نے کہا نہ مجھے لینے ائیں

اچھا۔۔ یہاں میرا گھر جڑ نہیں رہا تم اپنا برباد کرنے پر تل جاو" وہ ڈپٹ کر بولا۔

ایزہ نے غصے سے فون بند کر دیا اور موبائل پھینک کر مارا۔

کوئی اسکی بات نہیں سنتا تھا نہ مانتا تھا تبھی شاہنواز کمرے میں آیا۔۔

ایک اسکا بچہ کم تھا کہ یہ بھی بچہ اسنے پال رکھا تھا وہ اسکے نزدیک آیا زبردستی جھک کر اسے پیار کیا

چلو شاور لیتے ہیں پھر تمھارے گھر چلیں گے۔۔۔۔

" اس کیارا کو جا کر لیں

میں ماروگی مجھے ہاتھ نہ لگانا۔۔

شیم اون یو اپنی ہی بیٹی سی جل رہی ہو" اسنے زبردستی اسے بازوں میں اچک لیا۔۔۔

" جلا کون رہاہے آپ صرف مجھ سے پیار کریں

ہاں تم بہن بھائیوں کی تو دماغ کی ایک رگ فالتو ہے۔۔ ہر کوئی چاہتا ہے میں بس اسی سے پیار کروں" شاہنواز گھیرہ سانس بھر کر اسے واشروم میں لے گیا۔۔

ایزہ مسلسل بول رہی تھی یہاں تک کہ شاہنواز نے اسکے ہونٹوں پر پیار کیا اور اسے خاموشی رہنے کا کہا جبکہ گرم پانی ایزہ پر کھول دیا۔

ایزہ اس کے ہر عمل پر اسکے بعد بھکلاسی گئی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اسے کسی چیز سے روک نہیں پائیں

وہ دونوں اکٹھے پہلی بار آئے تھے انکے گھر۔۔۔۔

شاہنواز اور بدر کے علاوہ باقی سب ایک دوسرے سے اچھے سے ملے تھے

شاہنواز اپنی پوری آن بان کے ساتھ پاوں پر پاوں رکھتا اپنی بیٹی کو اپنی ایک

ٹانگ پر بیٹھائے بیٹھا تھا جبکہ ایزہ اپنوں کے بیچ اکر بہت خوش ہو گئ تھی

سب لوگ اسکا بہت خیال اور احساس کر رہے تھے۔۔

شاہنواز عمر کو کی کالز کر چکا تھا مگر ابھی تک وہ نہیں ایا تھا

ان دنوں کے لیے زبردست کھانے کا اہتمام کیا جا رہا تھا

سٹ ہئیر بیٹا" شاہنواز نے ساز کو کہا تو وہ ذرا شرمندہ سی ایزہ کے پاس بیٹھ گئ

" آپ لوگ بلاوجہ تکلفات میں لگے ہوئے ہیں باہر سے کچھ منگا لیتے

وہ بولا جبکہ ساز کے جواب دینے سے پہلے ہی تائی جان بولتی اٹھیں

ارے نہیں بیٹا کیسی باتیں کر رہے ہو گھر کے کھانے کی اپنی بات ہوتی ہے ۔۔" وہ بولیں تو شاہنواز خاموش ہو گیا۔

صنم بھی اپنے شوہر کے ساتھ اگئ تھی جبکہ ارہم بھی اگیا شاہنواز کو دیکھ کر ایکدم اسکی جانب بڑھا

" گڈ ایوننگ سر۔۔ کیسے ہیں اپ

اس قدر جنٹل مین بن رہا تھا سب حیران تھے خاص کر بدر جسے سو ہا بار بار گھسیٹ کر وہاں لاتی جبکہ وہ بار بار اٹھ کر کمرے میں چلا جاتا۔

ای ایم فائین" شاہنواز نے سر ہلایا

" آپکی بیٹی ہے

" ہمم کیارا شاہ

" بیوٹیفل

اگر کسی کو اچھو لگ جاتا تو برا نہیں تھا کیونکہ ارہم نے آج تک کسی سے اس طرح بات نہیں کی تھی سب حیران انکھیں پھاڑے شاہنواز کے رعب کے اگے اسے دبتا دیکھ رہے تھے اور بیٹی کی تعریف پر تو شاہنواز پھولے نہ سماتا تھا

بس اب آپ ارہم بھائی اس کیارا پیارا کی تعریفیں کرتے رہیں شاہ کا دل خوش ہوتا رہے گا" ایزہ بولی تو ارہم نے اسکی جانب دیکھا ہلکا سا مسکرا دیا پھر اسکی ٹانگوں کیطرف دیکھا۔۔اور اسکا حال احوال لینے لگا

ایزہ" شاہ نے ٹوکا

" ہاں جی پتہ ہے آپکی بیٹی کا نام نہ بگاڑو میں

ایزہ نے سر جھٹکا جبکہ سوہا مسکرا دی شاید اسے بدر سے لاکھ گناہ بہتر ہمسفر ملا تھا لیکن اسکے لیے تو بدر بیسٹ تھا

کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ جلے کٹے بلے بنے پھر رہے ہو" سوہا نے گھورا کر اسے دیکھا

" اسے دعوت دینا ضروری تھا بدتمیز ادمی ہے تم نے دیکھا نہیں اسکا رویہ

" جناب بدر زمان آپ کے بارے میں وہ جانتا ہے سب

" سوواٹ میری بیوی ہے دو بچے ہیں اپنے آپ میں رہے تو بہتر ہے

" وہ بھڑکا اچھا اچھا ٹھیک ہے نہ ائیں

سوہا تو خوش ہو گئی اُسکے اس رویے پر بدر نے سر جھٹکا اور سوہا اسکے بال بگاڑ گئی

تم پٹ جاوگی مجھ سے" وہ بھڑکا اور مینہ رونے لگ گئی سوہا نے شانے

اچکائے

سنبھالیں اب" وہ کہہ کر اسے بھڑکا ہوا ہی چھوڑ کر باہر اگئ۔

باہر سب ایک دوسرے سے باتوں میں لگے ہوئے تھے

کھانا تیار ہو گیا ہے میں ٹیبل پر لگا دیتی ہوں" سوہانے کہا تو سب نے سر ہلایا

اور صوفیا اور سوہانے کھانا لگایا۔

ابھی وہ لوگ کھانے کی ٹیبل کیطرف بڑھتے کہ عمر نیچے اترا اور سب کی نگاہ

اسپر گئ تھی

سفید قمیض شلوار میں ضرورت سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا ساز نے نگاہ پھیر

لی

او شہزادے کہاں گم تھے" کیارا کو ایزہ کو دے کر وہ اپنے شہزادے سے ملا

جو اسکے سینے سے لگ گیا۔

کیا ہوا اداس کیوں ہو" اسنے فکر میں اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا

عمر" شاہنواز کا دل ڈوب گیا اسکی آنکھوں میں بے پناہ اداسی تھی۔

کیا ہوا ہے" وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا ساز بھی بے ساختہ اٹھ گئ

معلوم نہیں کیا ہوا تھا سب ہی پریشان ہو گئے تھے وہ منہ بنائے کھڑا تھا

یار کچھ بولو گے یہ دل بند کرو گے میرا" شاہنواز کے بے چینی سب ہی دیکھ

سکتے تھے بدر بھی باہر آگیا تھا۔۔

وہ بھی کچھ پریشانی ہوا۔

میں کچھ کہنا چاہتا ہوں" وہ بولا جبکہ سب اسی کے بولنے کے منتظر تھے

کھانے کو سب بھول گئے تھے ہاں بس ایک شخص چین سے بیٹھا تھا وہ ارہم

تھا۔۔جو کیارا کو اپنی گود میں لے چکا تھا اور کیارا کے ساتھ کھیل رہا تھا جیسے

عمر کی کسی بات سے اسے فرق نہ پڑتا ہو۔۔

میں خود کو پولیس کسٹڈی میں دے رہا ہوں" سنجیدگی سے کہتے اسنے سر

اٹھایا اسکی آنکھوں میں ہلکی سی سرخی تھی۔

شاہنواز نے ایک قدم دور لیا

کھینچ کر تھپڑ ماروں گا سارے ہوش ٹھکانے لگ جائیں گے اس بارے میں

" کوئی کچھ نہیں جانتا

میرا ضمیر جانتا ہے میں نے اپنے باپ کو مارا ہے پہلے شرابی پھر چور اور اب قاتل بھی آخر کس کس بات کو آپ دنیا سے چھپائیں گے" عمر نے کہا ساز کا وجود بے ساختہ کانپنے لگے گیا تھا وہ ایسے جھانک کر اسے دیکھ رہی تھی جیسے دنیا کی بہت بھیڑ میں وہ تنہا کھڑا ہوا اسکا چہرہ ٹھنڈا پڑنے لگا تھا وہ اس سے ناراض تھی بہت ناراض تھی لیکن اسے اب اپنی انکھوں سے دور تو نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو معلوم بھی ہے قتل کے کیس میں سالوں سال لگ جاتے ہیں کوئی باہر نہیں نکلتا" بدر تو آگ بگولہ ہو گیا اس لڑکے کی حرکتوں کی وجہ سے ساری تکلیفیں اسکی بہن کو سہنی پڑتی تھیں

معلوم ہے میں ساز کو تکلیف نہیں دینا چاہتا مزید لیکن مجھے میرا ضمیر چین نہیں لینے دے رہا "

عمر جسٹ اینف" شاہنواز کی برداشت سے باہر تھی۔

آپ لوگ مجھے روک نہیں سکتے میں کال کر چکا ہوں کچھ ہی دیر میں وہ

" لوگ مجھے لینے آتے ہوں گے

وہ سنجید گی سے بولا ضبط سے اسکی پیشانی کی رگیں پھول رہی تھیں

آر یو میڈ تم نے میری بہن کو مذاق سمجھا ہوا ہے میں تمھارے ٹکڑے کر

دوں گا" بدر شعلہ بار ہوتا اسپر چڑھ دوڑا شاہنواز سر تھام کر بیٹھ گیا

اسے ہی مزید تکلیف نہیں دینا چاہتا اسی لیے چلے جانا چاہتا ہوں۔

" دنیا کیا کہے گی میرے بچے کو اسکو۔۔۔ قاتل کی بیوی قاتل کا بیٹا

وہ چلا کر بدر کو خود سے دور کر گیا جبکہ ساز قدم بھرتی اسکے نزدیک گئی اور

زوردار تھپڑ اسکے گال پر مار کر اسکا گریبان جکڑ لیا۔

اگر آپ کو مناسب لگے تو ایک بار میرا گلہ گھونٹ دیں عمر اپکو چین اجائے گا

" ہچکیاں بھرتی وہ اسکی جانب دیکھتی بولی تھی عمر لب دبا گیا۔

تم میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اور میں اپنے بچے کو قاتل باپ کا نام نہیں

دینا چاہتا میں جانتا ہوں یہ زیادتی ہے تمھارے ساتھ لیکن۔۔ شاید ہم سب

کے لیے یہ ہی بہتر تھا لیکن یونوا ایک بات ہے میں تمھیں بہت مس کروں گا خاص کر اس تھپڑ کو" وہ ہلکے سے بولا۔

عمر یہ اپ نے کیا کیا ہے" وہ اسکا سینے سے لگ گئ اور بے شمار رو دی۔

"آپ میرے ساتھ اتنا بڑا ظلم نہیں کر سکتے عمر میں اپکے بنا کیسے رہو گی

تم تو مجھ سے بات تک نہیں کرتی۔۔۔

میں ناراض تھی بس۔۔۔

مانتی تو ہو نہیں۔۔۔

اب مان گئ ہوں نہ۔۔ وہ بہت بے چین تھی

" کھاو میری قسم

اللہ کی قسم ہوتی ہے بس۔۔" وہ روتے ہوئے بولی۔۔

ہاں اللہ کی قسم کھاؤ میں نہیں چاہتا جانے سے پہلے تمھیں خود سے بد ظن کر کے جاؤں

پلیز آپ ایسی باتیں نہ کریں آپ روک دیں شاہ سر اپ روک دیں عمر کہیں نہیں جائیں گے پلیز" وہ بہت بری طرح رو رہی تھی سب کی انکھیں اسکے رونے پر آبدیدہ تھیں خواتین کی۔

" عمر کہیں مت جائیں پلیز کہیں مت جائیں

" تو تم مجھ سے ناراض نہیں ہو

" نہیں بلکل نہیں ہوں

اہ" اسنے گھیرہ سانس بھرا ساز کو بانہوں میں بھرا اور سب کو دیکھتے ایک آنکھ دبائی تھی۔۔۔

بدر نے جی بھر کر لعنت دی تھی اسے۔۔۔

عمر قہقہہ ضبط کر گیا شاہنواز اسکی چالاکی پر حیران تھا جبکہ ہر کوئی اسکی اس حرکت پر نفی میں سر رکھ ہلا رہا تھا

پھر میں پولیس کو منع کر دیتا ہوں" ارہم اٹھتے ہوئے بولا

ہاں ہاں کر دیں عمر کہیں نہیں جائیں گے" وہ اسکے آگے کھڑی ہو گئ

میری جان میرے رس گولے میں کہیں بھی نہیں جا رہا۔۔

ٹھیک ہے بھی ارہم کہہ دو جناب عمر خیام صاحب کا موڈ بدل گیا ہے" ساز کو پیچھے سے پکڑتا وہ بولا سب کی ہستی دیکھ کر ساز کو احساس ہوا کہ یہ ڈرامہ تو جو شخص ڈرامے باز شوہر نے رچایا تھا اسنے منانے کے لیے۔۔۔۔ وہ غصے سے مڑی

دیکھو مسلی مولویوں کی ویسے بھی یک زبان ہوتی ہے اب تم اپنی بات سے نہیں پھیرو گی" وہ بولا جبکہ ساز اسکے پیٹ میں کہونی مارتی وہاں سے چلی گئ

۔۔

" آہ آف

بہت اچھا کیا ہے اسنے" شاہ بولا

لمحوں میں وہ اسکا بی پی لو کر گیا تھا

" آپ عمر خیام سے واقف ہی نہیں ابھی

ہاں بڑی توپ چیز ہے" بدر بولا جبکہ ارہم کی جانب دیکھا

" یہ تم دونوں کی دوستی کب ہوئی

مشورہ ہی میرا تھا" ارہم فخر سے بولا

" بڑی بات ہے بھئی اگ اور پانی کا ملاپ ہو رہا ہے

بدر نے تالیاں بجائی اور سب ہی حیرانگی سے سر ہلا گئے۔

میری موٹی کو ایکچلی منانے کا وقت اگیا ہے" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرا اوپر کی جانب بڑھا کیونکہ ساز اوپر ہی گی تھی سب مسکرا دیے تھے

ساز" وہ اسکے بستر میں لیٹی رو رہی تھی وہ دروازہ کھول کر بڑی لہک میں پکارنے لگا لیکن وہ روئے جا رہی تھی۔۔

یار تم ایسے نہ رو تمھیں پتہ ہے نہ مجھے کچھ ہوتا ہے جب تم روتی ہو" وہ اسکے پاس بیٹھ کر اسکے چہرے پر سے کمبل ہٹا گیا

نہیں اپکو سکون ملتا ہے میں روتی ہوں تو" وہ بولی جبکہ غصے سے اسے

گھورنے بھی لگی۔۔۔اور پھر انکھوں پر ہاتھ رکھ کر رونے لگ گئ۔

ویسے بہت پیاری لگتی ہو روتی ہوئ۔۔۔

بھیں بھیں کرتی ہوئی گائے بن گئ ہو تم اب دور ہو تھوڑا سا" اسنے کہا جبکہ

وہ کروٹ موڑ گئ سر تک کمبل تان لیا۔۔اسکی خوشبو اس بستر میں بھی تھی

۔۔۔اور پہلو میں بھی وہ خود ہی تھا۔

میں تیار ہوا تھا یار تم مان ہی نہیں رہی" وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھتا اپنے

بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود ہی اپنے حسن کو سہراتا بولا تھا

دور رہیں مجھ سے" وہ بھڑکی

آپکے تیار ہونے سے میں نے مان جانا تھا" وہ بگڑ کر بولی شوخیاں مار رہا تھا وہ

بلاوجہ۔۔۔۔۔

ہاں اتنا ہینڈسم ہوں میں اچھا خیر چھوڑو" وہ اسکے پہلو میں لیٹا اسکو اپنے قبضے

میں کر گیا۔

یہاں تک کے ساز ہل بھی نہیں پا رہی تھی ناراض اب بھی تھی پلیز مان جاؤ آئی لو یو نہ تم جانتی تو ہو" وہ اسکے گال پر پیار کرتا بولا۔

اپکا بھروسہ نہیں ہے مجھے دوبارہ چھوڑ جائیں دوبارہ مجھے دنیا کے حوالے کر " جائیں تو میں اکیلی ہی رہ لوں

اب میرا بیٹا ہی پوچھے گا آپ سے" وہ اسے دور کرنے لگی۔

میرا بھی تو ہے تم تو ایسے اس پر قابض ہوئی ہو جیسے بس تمھارا ہو اپنی امی کے پاس سے لائی تھی کیا" وہ بولا جبکہ ساز نے اسے گھور کر دیکھا

بہت اچھی بات ہے الزام بھی لگا دیں اب مجھ پر۔۔۔۔

نہیں نہیں" منانے کے بجائے سب الٹا ہو رہا تھا۔۔۔

او کے سوری۔۔۔بیٹا بھی تمھارا میں بھی تمھارا اور یہ دل بھی تمھارا" وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا جبکہ ساز بھی کچھ سیدھی ہوئی تھی۔۔ عمر نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے

تم سے بہتر مجھے کوئی نہیں جانتا۔۔

میں ڈر گیا تھا یہ مجھے سمجھ ہی نہیں ایا کہ میرا باپ واقعی اتنا برا ہے شاید میں نے اب بھی ان سے ایکسپیکٹیشن باندھ لی تھیں

شاید میں ان سے اب بھی محبت کا خواہ تھا شاید یہ سوچ کر وہ بد کردار تو نہیں

۔۔۔

کچھ سمجھ نہیں ائی۔۔ دنیا کی نظر اس وقت سہہ نہ پاتا کہ جانتا تھا سب کو سب کچھ پتا ہے۔۔

میں بہت دور جانا چاہتا تھا ہاں میری غلطی ہے کہ تمھیں اپنے ساتھ لے جاتا لیکن اگر تمھیں اپنے ساتھ لے جاتا تو دوبارہ کبھی واپس نہ اتا۔۔

اور شاہ کے ساتھ رہنا میری کمزوری ہے۔۔ میری عادت ہے۔۔۔ میں انکے اندر وہ سب دیکھتا ہوں جو اپنے ماں باپ سے چاہتا تھا۔

ایک۔۔ ایک بچے کی صرف ایک خواہش کہ اسکے ماں باپ ایک ساتھ رہیں اور اس سے محبت کریں بس یہ ہی ایک خواہش اسکے ماں باپ پوری نہیں کر سکے۔۔

اس سے زیادہ مجھے کچھ چاہیے بھی نہیں تھا شاید غلط تھا جس سے بھاگا۔۔

شاید ناراضگی تھی میں اپنی ماں کی موت کی وجہ بھی نہیں جانتا تھا میں چاہتا تو بہت کچھ بدل دیتا شاید انھیں آخری وقت میں سہارا دیتا لیکن میں بد ظن ہی رہا کیونکہ انکا نام میرے اندر آگ بڑھتا تھا اور وہ آگ میرے دل کو جلاتی تھی ساز۔

میں عورت کا وہ روپ دیکھ کر آیا تھا تمھارے پاس جس روپ سے مجھے صرف عورت مطلبی اور جسم پرست لگی تھی۔

ایک چھوٹے سے بچے کے پرنسپل اسے پکڑ کر یہ کہیں اپنی ماں سے ایک رات کا ریٹ پوچھ کر بتاؤں تمھیں کیا لگتا ہے۔۔ وہ زخم جو میں سینے پر سہتا آیا وہ آسان تھے وہ ان زخموں سے کئ زیادہ گھیرے ہیں ساز جو تمھارے بھائی نے سہے کہ اگر میں یہ سوچوں کہ زندگی سب کے لیے آسان نہیں ہے

کیوں نہیں ہے مجھے آسان اور سہل زندگی چاہیے تھی۔

عزت دار ماں باپ اور انکی محبت بھلے جھونپڑی میں ملتی۔۔۔

بہت دیر سے پتہ چلا جس عمارت پر روز سوتا اٹھتا بیٹھتا ہوں وہ میری ماں کے وجود کی قیمت ہے پھر اتنا بد ظن ہو گیا انکے پاس سے بھی گھن آتی تھی۔

پھر مجھے وہ مولوی زیادہ بہتر لگا جو کم از کم مسجد کا امام تھا لیکن لوگ میرا مذاق بناتے تھے تبھی میں نے شراب پینا شروع کر دی۔۔۔

سعود نے کہا میں تمھارا غم ہلکا کر سکتا ہوں اور مجھے اگر اس وقت وہ یہ بھی کہتا کہ تمھیں چھت سے نیچے دھکا دوں گا تم مر جاوگے تو غم ہلکا ہو جائے گا میں اس وقت یہ بھی کرنے پر تیار ہو جاتا لیکن اسنے ہاتھ میں بوتل تھما دی اور بس پھر بوتل سب کچھ لگی دنیا سے دور لے جاتی تھی۔

پھر ڈیڈ کے طعنے انکی کوئی بھی بات مجھے بری نہیں لگتی تھی۔۔۔

تبھی ہر وقت نشے میں رہنے کا تہیہ کر لیا تھا

ماں باپ قیمتی ہوتے ہیں نہ" وہ اسکا ہاتھ تھام کر پوچھ رہا تھا بس یہاں ساز کا بس نہیں چلتا تھا وہ سینہ چیر کر اسے خود میں بسا لے چھپا لے وہ اتنا حساس تھا مرد ہو کر بھی۔۔ ساز نے سر ہلایا۔

تو مجھے ایسے ماں باپ ملے کیوں نہیں جنھیں میں قیمتی سمجھتا۔۔۔

" میرے خواب واقعی خواب تھے ہیں اور رہیں گے

نہیں عمر ہم اپنے بچے کو ویسی محبت دیں گے جیسی آپ سوچتے ہیں۔۔۔

بلکل ویسی ہی" وہ اسکا چہرہ تھام گئ۔۔۔

اور آپ دیکھیں اپنے ارد گرد کتنی محبتیں ہیں شاہ اپ سے کتنی بے لوث محبت کرتے ہیں کہ اپ کے لیے تو اپنی بیٹی کو چھوڑ دیا۔۔

جس کو وہ کسی کو دینے کو تیار نہیں تھے۔۔

اتنی محبت کے آپکی ناجائز کو بھی جائز کہتے ہیں پھر ایزہ اور سوہا وہ کتنی محبت " کرتی ہیں اپ سے۔۔ اور میں

تم مجھ سے محبت کرتی ہو" وہ اسے دیکھنے لگا

"اپکو شک ہے۔

ہمم تم ناراض ہو جاتی ہوں مان کر نہیں دیتی" وہ منہ بنا گیا۔

آپ نے اپنی حرکتیں دیکھیں ہیں ہر وقت مجھے تنگ کرتے ہیں عمر اپ" وہ عاجز سی بولی تھی۔

میں تو ایسا ہی ہوں محبت کرنے سے پہلے سوچنا تھا" وہ اسکی دونوں ہتھیلیاں چوم گیا

ایم سوری میں واقعی غلط ہوں تمھیں چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا" وہ شرمندہ سا ہوا ساز نگاہ جھکا گئ

ارہم بھائی نے مجھے بہت زیچ کیا ہے ہم یہاں نہیں رہیں گے وہ اچھے انسان نہیں ہیں" وہ اسے بتانے لگی جبکہ عمر پہلے سے ہی یہ سب جانتا تھا

اسنے مجھ سے معافی مانگی ہے وہ کل میرے پاس ایا تھا اور صرف تمھیں تنگ کرنے پر معافی مانگ کر یہ کہہ کر گیا ہے کہ میرے باپ کو مارنے کا حساب کتاب تم سے آخرت میں ہو گا" ساز کا دل جیسے پاتال میں جا گیرہ

" عمر اب کیا ہو گا

کیا ہونا ہے کچھ بھی نہیں مجھے مولوی اشفاق کو مار دینے کا رتی بھی افسوس نہیں اگر وہ نہ مارتا تو وہ کئی لوگوں کو مار دیتا مجھے مار دیتا اور اپنی جان بچانے کے لیے سامنے والے کو مار دینا چاہیے "

ضروری نہیں نیک پردہ لبادھے میں نیک روح ہو اور ضروری نہیں شرابی بدل نہیں سکتا۔۔

مجھے علم نہیں مجھے میرا اللہ اس قتل پر معاف کر دے گا یہ نہیں لیکن مجھے امید ضرور ہے اور جب تک امید ہے میں تب تک ہارنے کا سوچوں گا نہیں" وہ خاموش ہو گئی تھی۔

اتنی لمبی تقریر کا کوئی تو اثر کھاو میری جان معاف کردو اس بندہ ناچیز کو" وہ تھک کر بولا جبکہ ساز ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

عمر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی چوم لی

بس مجھے پتہ تھا جس دن تم میرے قبضے میں آگئی اس دن تمھیں پٹانا کوئی مشکل کام نہیں مشکل تو مجھے یونیورسٹی میں ہوئی تھی آف علیشبہ کو پٹانا دنیا کا اوکھا کام تھا کیا کچھ نہیں کیا تھا میں "

ایک دم جیسے وہ اپنی حسین خیالوں کی دنیا سے باہر آیا اور ساز کی جانب دیکھا جو بنا کسی تاثر کے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

عمر۔۔۔ عمر آپ بہت برے ہیں بہت برے کیا چیز ہیں اپ " اسنے سارے کشن اسپر پھینکا شروع کردیے جبکہ وہ ایکدم اٹھ کر دور ہوا

اچھا سوری یار کیا تم جن بن جاتی ہو دو منٹ میں " وہ چلایا مگر ساز کا بس نہیں چلا اسکے بال کھینچ لے

دیکھو پھر سے ناراض نہ ہونا آو میں اپنے لڈو کو پار اکروں ٹھنڈا ہو جائے گا "

وہ اسکے نزدیک آیا

ہٹ جائیں اپ اچھے انسان ہو ہی نہیں " وہ اٹھ کر جانے لگی۔۔۔ جبکہ اسنے اسے پکڑ لیا

تمھیں کس نے کہا تھا میں اچھا ہوں شرابی سے محبت کی تھی تم نے ٹھرک

" تو تمھارے اندر بھی تھی

وہ انکھ دباتا ھنسی ضبط کرتا اسکو بانہوں میں بھر گیا جبکہ ساز اسکے سینے سے لگ

کر جیسے سب بھلا گئی سکون اندر تک اتر گیا۔۔

عمر نے اسکے سر پر پیار کیا۔

میں نے تمھیں بہت مس کیا ہے یار۔۔ائی لو یو" وہ بہت تھکا تھکا سا بولا تھا

بہت آرام سے کہہ دیتا تھا وہ یہ سب لیکن ساز نے اج تک نہیں کہا تھا اور

عمر کو کبھی اس چیز کی ضرورت بھی نہ پڑی وہ انکھیں موندے اسے خود میں

سموئے کھڑا تھا جبکہ ساز نے اسکے سینے پر ہلکا سا پیار کیا اور سرخ ہو گئی جبکہ

عمر نے دور ہو کر اسے دیکھا لال سرخ ہو رہا تھا اسکا چہرہ شرم سے۔

عمر نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا اور اسکے ہونٹوں کو وہ

ابھی خود میں پیوست کرتا کہ ساز نے گھبرا کر ایک قدم دور لیا۔

ن۔۔نیچے سب ویٹ کر رہے ہیں" وہ یاد دلانے لگی

پچھلے 87 ماہ سے میں ویٹ کر رہا ہوں چار ماہ میں دور رہا تو چار ماہ تم نے سزا دی ہے مجھے اب روکنے کا جواز نہیں کوئی" اسکے بھاری وجود کو کھینچ کر وہ اپنے نزدیک کرتا اسکے خشک ہونٹوں کو چھوتا اسے اپنا گھیرہ احساس دلاتا اسکے اندر تک جیسے روح تک کو مہکا گیا تھا

ساز اسکی گردن میں بازو حائل کر گئ جبکہ عمر بے خودی میں ایسے کھویا کہ احساس نہ رہا تھا ارد گرد کا۔۔۔

نشیلی تھی کافی اسکی بیوی" دونوں کی انکھیں بند تھیں سانسوں کی بے ہنگامی کی آواز دل کے جذبات کو بھڑکا رہی تھی اندر بے چینی تھی۔۔۔۔

اور یہ بے چینی گھیری محبت کی گواہ تھی ساز کی سانسیں بہت پھولتی تھیں وہ عمر سے دور ہٹتی وہ تھک کر اسکے شانے پر سر رکھ گئ۔

" بس اتنے میں ہی تھک گئ

اسکی کمر پر اپنی انگلیوں سے رقص کرتے وہ سوال کرنے لگا جبکہ ساز لبوں پر ہاتھ رکھتی مزید خود میں ہمت نہ پاتی بیڈ پر بیٹھ گئ۔۔۔۔

" ایسے ہی ڈاکٹر کے پاس جانا ہے اج میں نے تمھارے ساتھ

کیوں "ساز سمجھی نہیں

یہ وہیں جا کر پتا چلے گا میرا بچہ بہت اپنی خیر بنا چکا ہے "وہ انکھ دباتا اسکے

گال پر زور سے پیار کرتا۔۔۔سائیڈ ٹیبل سے ٹشو اٹھا گیا۔

اپنے ہونٹ صاف کرتے وہ اسے نیچے آنے کا کہہ گیا تھا جبکہ خود چلا گیا۔

ساز نے گھیرہ سانس بھرا یہ کمرہ شاید اسکا پسندیدہ تھا

یہاں عمر خیام تھا اور۔۔ہر جگہ اسکا احساس اسکا خیال ہے۔۔۔

وہ مسکرائی کہ لبوں پر اسکا لمس ابھی بھی ہے وہ اٹھی اپنی پھیلی ہوئی ہلکی سی

لیپسٹک صاف کی اب نیچے جانا بہت مشکل لگ رہا تھا لیکن ایک نگاہ کمرے

میں دوڑائی تو پلین کو کینسل کرنا پڑا کیونکہ یہ تو کمرہ نہیں اسکی لانڈری لگ

رہی تھی

ہر طرف کپڑے تھے وہ نفی میں سر ہلاتی اسکا سامان سمیٹنے لگی۔

ساز پچھلے دو دن سے اسے معلوم نہیں کون سا شوخ ہو گیا تھا بار بار ایک ہی بات کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر کے پاس چلنا ہے۔۔۔

میں ابھی ہو کر آئی ہوں عمر" وہ نا سمجھی سے کمر پر ہاتھ رکھتی کمر سیدھی کرتی پوچھنے لگی لون میں وہ واک کر رہی تھی جبکہ عمر صاحب سکون سے اپنے ارد گرد بے شمار چیزیں رکھے کھا رہا تھا۔۔اور ساز تو آج کل جو کھاتی باہر الٹ دیتی۔

تمھیں ایک بات کہہ رہا ہوں سمجھ ہی نہیں آتی۔۔۔" وہ ذرا خفگی سے بولا اور اٹھ کر اسکے منہ میں فروٹس دیے تھے۔

نہیں مجھے نہیں "اسکی تو کبھی مانتا ہی نہیں تھا اسکے منہ میں دے کر وہ اسکی رونے والی شکل پر پیار کرتا دوبارہ بیٹھ گیا

" ایک بچہ نہیں سنبھل رہا آگے کیا کرو گی

" نہیں بس اب مزید نہیں میں اسے میں تھک گئ ہوں

ساز اسکے پہلو میں بیٹھی ہوئی لمبے لمبے سانس لیتی بولی۔

ہیلو ایکسکیوزمی۔۔۔کمر کس لو اپنی مجھے کم از کم بھی 87 بچے چاہیے اور یہ بلکل سچ بات ہے" وہ اسے پھر سے فروٹ دیتا بولا۔۔۔

ساز ایک سے ہی عاجز تھی وہ نفی میں سر ہلاتی کھڑی ہو گئ۔۔

آپ خواب دیکھیں میں جا رہی ہوں

سوچ رہا ہوں چار شادیاں کر لوں۔۔87 تم سے 87 کسی اور سے۔۔پھر اسی طرح اپنا ایک خاندان بناؤ گا" وہ مزے سے بولا

ساز نے غصے سے جھک کر گملا اٹھا لیا۔

یا اللہ" عمر فورا پیچھے ہٹا

کریں کس سے شادی کریں گے آپ ہاں" وہ آگ بگولہ ہوتی واقعی اسکے سر پر یہ گملا پھوڑ دیتی معلوم نہیں اسے چین کیوں نہیں تھا ذرا بھی جو اسے تنگ کرنے سے باز آتا ہو۔۔۔

بہت اچھی بات ہے پھاڑ دو سر اسکا" پیچھے سے اتی بدر کی آواز پر ساز ذرا شرمندہ سی ہوئی

ہاں جلے کٹے لوگ اگئے۔۔اور یہ جو ہنی مون کا پلین ہے نہ بدر خدا کی قسم

" میں تمھارا جینا حرام کر دوں گا شرافت سے یہیں رہو

" میں بتا ہی نہیں رہا کہاں جا رہا ہوں جو مرضی کر لو

سوہا بھی بدر کی آواز سن کر باہر اگئ

عمر کو خصوصی پروبلم تھی ان دونوں کے جانے پر سوہا اپنی ہنسی روک گئ وہ دونوں صرف ایک دوسرے سے لڑتے تھے عمر کم بستہ تھا ان دونوں بہن بھائیوں کو زیچ کرنے پر۔۔۔۔

یہ غلط ہے " وہ منہ بنا کر ساز کو دیکھنے لگا

" آپ کو شرم نہیں آرہی

ساز نے ذرا گھورا عمر سر جھٹک گیا

" پھر میں بھی جاوں گا

بچے ہیں نہ آپ تو چپ ہو جائیں " وہ بولی عمر نے اسے گھورا پھر بدر کو دیکھنے لگا جو تہہ کر چکا تھا وہ جائے گا۔۔

عمر کی جیلسی پر بدر مزے لے رہا تھا جبکہ وہ دونوں ہنس رہیں تھیں تبھی

وہاں ارہم بھی اگیا

شادی کرنی ہے مجھے میرے بارے میں بھی سوچ لے کوئی" وہ نارمل بولا

تھا

" گدھوں کی شادی نہیں ہوتی

عمر کی زبان پر کھجلی ہوئی جبکہ وہ سب چلا اٹھے تھے۔۔

عمر خیام ہی چبھ گیا سب کو موٹی تمھیں تو کسی دن سیدھا کرتا ہوں نہ میں"

وہ اٹھ کر بگڑ کر چلا گیا جبکہ پیچھے وہ سب مسکرا دیے تھے۔

ارہم کچھ شرمندہ سا ساز کو دیکھنے لگا

مجھے معاف کر دو میں نے تمھیں بہت تنگ کیا ہے" وہ بدر اور سوہا کے

سامنے ہی بولا تھا

ساز کچھ نہیں بولی جبکہ سوہا اور بدر ارہم کو ہی دیکھ رہے تھے

ارہم خاموش ہو گیا۔

سازبنا کچھ کہے اندر چلی گئ جبکہ ارہم گھیرہ سانس بھر گیا بدر نے آگے بڑھ کر اسکا شانا تھپتھپایا

اگر کوئی سدھرنے کی کوشش کر ہی رہا تھا تو کوئی تو اس کا ساتھ دیتا۔۔۔

فکر نہ کرو وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا

اور بلکل تمھاری ہی تو شادی رہتی ہے دھوم دھام سے کریں گے"وہ مسکرایا ارہم بھی مسکرادیا جبکہ سوہا حیران تھی۔

کیا صرف ایک انسان انکے گھر میں فساد کا سبب تھا کہ اسکے چلے جانے کے بعد سب ٹھیک ہونے لگ گیا تھا۔۔ لیکن وہ اپنے باپ کے لیے بہت دعائیں کرتی تھی۔۔۔

اوکے ڈاکٹر پلیز لیٹ می نو کہ ڈیورنگ پریگنینسی کین ائ انٹرکٹ وڈ مائے وائف ایف یو؟۔

وہ بات ادھوری چھوڑ گیا اور ساز فق چہرے سے اسکو تو کبھی مسکراتی ہوئی ڈاکٹر کو دیکھنے لگی۔۔۔

یعنی وہ اس لیے انا چاہتا تھا خود۔۔۔

استغفر اللہ کا ورد کرنے لگی تھی وہ۔۔ جبکہ ڈاکٹر سر ہلا گئ۔

" اوکے فائین اینڈ تھنکیو سو مچ

جیسے ڈاکٹر نے عمر کو کافی بڑی خوشی دی تھی اور وہ بے ساختہ اسکی جانب ہاتھ بڑھا گی جیسے عمر نے بھی لپک کر تھام لیا

ساز کی جانب ایکدم عمر کی نگاہ اٹھی تو فورا ہاتھ کھینچا اور ساز باہر نکل گئ

وہ اچانک ہو گیا!!!" عمر کنفیوز سا ہوا

جبکہ ساز کو اتنا غصہ تھا کہ ایک مانگنے والی نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا اور ساز نے عمر کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔

یہ فری ہے میرے پاس لے جائیں اپ انکو" کہہ کر وہ غصے سے گاڑی میں سوار ہو گئ

اور اس مانگنے والی نے تو عمر کا ہاتھ ہی جکڑ لیا

عمر کی شرمندگی کا لیول ہی بڑھ گیا

ہاتھ چھوڑو میرا " وہ بگڑا جبکہ وہ اپنے دانت اسے دیکھانے لگی

عمر نے ہزار کا نوٹ تھما کر اس سے جان بچائے اور گاڑی میں بیٹھتے ہی

ویٹ ٹشو سے ہاتھ صاف کر کے وہ گاڑی اگے بڑھا گیا کیونکہ وہ عورت اب

اپنے گینگ کو یہ کہانی سنا رہی تھی اور سب اسکی جانب بھاگتی ہوئی آتی کہ وہ

گاڑی تیزی سے بڑھا گیا

یار غلطی ہو گئ اتنی سخت سزا " وہ پیشانی پر سے پسینہ صاف کرتا گاڑی ہلکی

چلاتا بولا تھا جبکہ ساز کچھ نہیں بولی منہ پھلائے بیٹھی تھی

مجھے تو لگتا ہے ساری زندگی تمھارے قدموں میں بیٹھ کر تم سے معافی مانگی

" گا اتنے نکھرے ہیں تمھارے اندر

میرے اندر نکھرے ہی نہیں ہیں تبھی آپ ایسی حرکتیں کرتے ہیں کتنے

" برے ہیں اپ

وہ اسکے شانے پر مکہ مار گئی جبکہ عمر اپنا بازو سہلانے لگا

" اب میں کچھ کہوں گا تو تم منہ بنالو گی اتنی زور سے مارا ہے

ہاں آپ تو جیسے چھوئی موئی ہیں" وہ بولی اور پھر بے ساختہ کھلکھلادی منہ پر ہاتھ رکھے عمر گاڑی روک کر اسے دیکھنے لگا

اپکا چہرہ دیکھنے والا تھا جب اس مانگنے والی نے اپکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑا"

وہ مزید ہنسنے لگی۔۔۔

"چھوٹا سا بے بی لگ رہا تھا جس کی مما اسے چھوڑ کر جا رہی ہوں

وہ ہنستے ہوئے اسکے جانب دیکھنے لگی

عمر مسکراتی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ جبکہ ساز کچھ شرما سی گئی

اسنے اسے بازوں میں بھر الیا اور اسکے گالوں کو چوم لیا

تم تو ہنستی ہوئی بھی کمال لگتی ہو۔۔" وہ بولا جبکہ ساز کے چہرے پر قوس قزح کے رنگ سے پھیل گئے۔۔

عمر کو لگتا تھا جب وہ اسے سینے میں بھرتا ہے تو اسکا سینہ جیسے ٹھنڈا ہو جاتا ہے

--

تادیر وہ اسے یوں ہی لگائے بیٹھا رہا۔۔ ساز بھی پر سکون تھی۔۔۔

" چلو چلتے ہیں کہیں دور تمھارا بھائی کیا سمجھتا ہے وہ ہی جائے گا ہنی مون پر عمر کچھ دن کی بات ہے اپ اتنے اتاولے کیوں ہو رہے ہیں" وہ ذرا شرما سی گئ۔

" یہ تو میری بے اتاولیوں کی انتہا تمھیں اچھے سے بتائے گی

کہ میرے اندر کیا ہے فلحال میرا گھر جانے کا پلین نہیں" بری بات ہے ان لوگوں نے جانا ہے اور ارہم بھائ کی شادی بھی فائنل ہو گئ ہے ایسے نہ کریں "

اب تو اور مزا آئے گا" وہ انکھ دبا گیا ساز کے پاس کوئی علاج نہیں تھا اسکا

اسوقت وہ اسلامہ آباد کے مشہور ہوٹل میں تھے

ساز کو علم ہی نہیں تھا عمر اسکے لیے کوئی سرپرائز پلین کیے ہوئے تھا وہ جیسے

ہی روم میں داخل ہوئے تو پھولوں کی مہک نے شاندار استقبال کیا وہ شوز

اتار کر ان ٹھنڈی پھولوں کی پتیوں پر چلتی ہوئی اگے خود ہی بڑھ گئ۔

اسکے لبوں پر اپنے آپ مسکان پھیل گئ۔

وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگی جو دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا سینے پر ہاتھ باندھے

اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

جبکہ روم لاک کر چکا تھا اسنے کمرے کی لائٹس کو ڈم کر دیا۔

ماحول میں خود باخود بھاری پن سا اترا اور عمر خیام کے اسکی جانب بڑھتے

قدم ساز کے دل پر جیسے پڑ رہے تھے۔۔۔

بہت دنوں بعد وہ یوں اسکے روبارو تھا اسکی بے چینی اسکی آنکھوں میں

دیکھی جاسکتی تھی۔

سازنے دو قدم دور لیے اور قدموں کو دور لیتی وہ باہر نکل ائی۔۔ ٹھنڈی ہوا نے اسکے وجود پر ایک کپکپی سی طاری کر دی۔۔۔اور اچانک اسے احساس ہوا اسکے قدموں کو پانی نے چھوا ہے اسنے جھک کر دیکھا۔۔وہاں پول تھا جس کے بے حد نزدیک تھی وہ۔۔یہ چھوٹا سا تھا کافی خوبصورت وہ سامنے سے اسی کی جانب قدم بڑھاتا ارہا تھا یہاں تک کے ٹھنڈی ہوا اور پورے چاند کی روشنی نے ان دونوں پر اپنا اثر چھوڑا۔

جب وہ دونوں چاند کی روشنی میں پول کے نزدیک کھڑے تھے پانی ان کے پاؤں کے قریب آہستہ آہستہ لیک رہا تھا اس نے اس کی طرف دیکھا۔اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح جل رہی تھیں عمر کی نظروں نے اس کی نظروں کو جلانے کی کوشش کی تھی یہ بہت مختلف تھا۔۔ جیسے وہ کسی نئ نویلی دولہن کی طرح اس سے شرما رہی ہو ہوا ارد گرد بوجھل پن بھاری پن بڑھا رہی تھی وہ کچھ بول نہیں رہا تھا معلوم نہیں کیوں؟

کچھ کہنا چاہتی ہو یہ گھبرا رہی ہو" اس نے اس کے کان کے پیچھے ایک تار نما چیز پھیر دی ساز کے وجود پر عجیب احساس طاری تھا وہ ہلکے ہلکے کانپنے لگی تھی۔۔۔

جبکہ وہ اسے مزید کنفیوز کرنے کو اپنے انگوٹھے کی مدد سے اسکے چہرے پر ایک سطر کھینچ گیا جیسے ایک فصیح وہم کا وعدہ۔

وہ کانپ رہی تھی ساز کا دل ایک دھڑک کے ساتھ رک گیا جب وہ اس کے چہرے کے قریب ہونے کے لیے جھکا اس کے ہونٹ کو نرمی سے خود میں بھر لیا۔۔۔

ان کے آس پاس کی دنیا ان کے لیے پگھل گئی صرف ان دونوں کو چھوڑ کر جو ایک لمحے میں ایک دوسرے کے ہو گئے تھے۔۔ عمر کے عمل کی شدت اسکے اندر جذبات کی بے چینی کو بازگشت کر رہی تھی وہ اسکی طبعیت کا احساس کرتے ہوئے نرمی سے دور ہوا۔۔۔ لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی۔۔ اور ساز پریشانی سے خود کو سنبھالنے کی مبہم سی کوشش میں تھی

چند لمحوں کے لئے وہ ایک دوسرے کے سامنے کھڑے رہے چاند کی روشنی میں نہائے پانی ان کے قدموں کے قریب بار بار ارہا تھا اور سردی کا احساس بھی بڑھ رہا تھا اس کے بعد وہ اس کے قریب آگیا اس کی آنکھیں ساز کو بھی اسی مدہوشی میں قید کر رہی تھیں جس میں عمر خیام تھا۔

اس نے اس خاموشی کو توڑتے ہوئے اس کے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے ڈالا اس کی انگلیاں اس کے چہرے کو چھوتیں وہ اس کے قریب آگیا اس کے ہونٹ اس کے ہونٹوں کے قریب آ گئے۔

ان کے آس پاس کی دنیا ختم ہو گئی صرف وہ دونوں باقی رہ گئے اس نے سرگوشی کی اس کی آواز جذباتی تھی

میں اتنے عرصے سے یہ کرنا چاہتا تھا وہ مسکرائی اس کی آنکھیں اس پر جم گئیں

اسکی مسکراہٹ نے عمر خیام کو ضبط کا ہر بندھن توڑنے پر مجبور کر دیا اور وہ جھکا۔۔اور اسے اپنے بازوں میں بھر لیا۔

ساز کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسی سی دوڑ گئ۔۔۔ وہ اسے لیے اندر آگیا۔۔

پھولوں کی خوشبو نے ایک بار پھر بوجھل پن سا بھر دیا

پہلے ہی سب مختلف اور انوکھا لگ رہا تھا عمر نے اسکی طبعیت کا احساس کرتے

دروازے بند کر دیے کہ باہر کی ٹھنڈی ہوا نہ آئے۔۔

جب اس نے اسے بستر پر لٹا دیا تو کمبل کی نرمی نے ساز کو لپیٹ لیا وہ احساس

بھی کر رہا تھا اور خود کو روک بھی نہیں پار پا تھا وہ اسکی حالت پر کچھ مسکرا

اٹھی وہ خود بھی اسکے پہلو میں لیٹ گیا اس کے ہونٹ اس کے کان سے

سرگوشی کر رہے تھے

تم بہت خوبصورت ہو" یہ بات معلوم ہے مجھے" وہ ہلکا سا مسکرائی عمر نے

ائ برواچکائی۔۔

مغرور ہو رہی ہو" وہ اسکی ناک کھینچ گیا۔۔

آپ نے ہی کیا ہے" اہستگی سے کہہ گئ جبکہ عمر کی انگلیاں اسکے بازو پر ناچ

رہی تھیں،۔۔

اسنے نرمی سے پھر اسکی سانسوں کو چھوا باہر کی دنیا پگھل گئی وقت ساکت کھڑا تھا کہ وہ ایک دوسرے کی بانہوں میں گم ہو گئے۔۔۔

عمر نے اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کیا اس کے ہونٹ اس کے خلاف ٹکرا گئے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں کپکپی تھی اس کا دل جوش سے دھڑک رہا تھا۔

" مجھے پاگل کر رہی ہو تم۔۔ شاید اس حالت میں پہلے سے بھی زیادہ وہ خماری میں بولا ساز کی دھڑکنیں کمرے میں بڑی واضح گونج کے ساتھ تھیں اس کے ہاتھ آزادانہ طور پر گھوم رہے تھے وہ آہستگی سے لب دبا گئی اس کی انگلیاں اس کے بالوں میں الجھ رہی تھیں اسے اپنے قریب کھینچ رہی تھیں۔۔۔

اسکی سرگوشیاں پاگل کر رہیں تھیں۔۔۔

محبت میں شدت بھرا اضافہ تھا۔۔۔

وہ فاونڈیشن سے چھپانے کی کوشش میں تھی وہ سب جو عمر اسے تحفہ سمجھ کر دے رہا تھا روز کے روز۔۔۔

اس دن بھی اسے سوہا کے سامنے شرمندگی ہوئی تھی۔۔ پھر پارلر والی نے تو کہہ بھی دیا آپکے شوہر کچھ زیادہ ہی محبت کرتے ہیں آپ سے وہ شرم سے دھری ہو گئی تھی اور آج بارات تھی ارہم کی وہ خود ہی کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش میں تھی

" بابو پارلر نہیں گی تم کیا آٹا لگا رہی ہو خود سے

وہ پیچھے سے اسے بازو کے ہلکے میں لے کر اسکے شانے پر ٹھوڑی رکھ کر ائینے میں اسکا عکس دیکھتا سوال کرنے لگا۔۔۔

عمر تھکا دیا اپ نے مجھے یہ سب بھی خود کرنا پڑ رہا ہے" وہ رونے والی ہوئی

۔۔

ہیں۔۔ ہیں کیوں رویا جا رہا ہے" وہ اسکا چہرہ موڑ گیا

" آپ یہ یہ نشان دیکھ رہے ہیں

" ہاں نہ میری محبت کے ہیں میری جان

عمر" وہ پاؤں پٹخ گئی

سب مذاق بناتے ہیں میرا کہ تم ہر وقت اسی کام میں لگی رہتی ہو ایزہ سوہا

بھابھی صنم" وہ منہ بنا گئی جبکہ گال پر آنسو بھی غیر گیا

اب اس معصومیت پر عمر خیام جان بھی دے دے کم نہیں ہے" وہ قہقہہ

لگاتا ہنسا اور ساز کو سینے میں بھر لیا

" میں پوچھتا ہوں ان سب سے کیا پروبلم ہے کیوں تنگ کرتی ہیں

" اچھا آپ خود کو نہیں روکیں گے

کبھی نہیں" وہ سرگوشی کر گیا۔

دور ہو جائیں آپ مجھ سے" وہ چیڑ کر بولی جبکہ عمر کی ہنسی کمرے میں گونج

گئی

ڈیڈ" شدت سے رو رہے تھے وہ اسکی پکار پر۔۔ انھوں نے اپنے زخمی

ڈیڈ"شدت سے رو رہے تھے وہ اسکی پکار پر۔۔انھوں نے اپنے زخمی ہاتھ آگے بڑھائے

عمر مجھے بچاؤ"اور اتنا کہنا تھا عمر ایکدم اٹھ بیٹھا

یہ خواب اسے بہت وقت سے ارہے تھے پہلے وہ اگنور کرتا جارہا تھا لیکن اب ان خوابوں میں شدت بڑھ گئ تھی۔۔۔

اسنے ساز کی جانب دیکھا وہ پیٹھ موڑے سو رہی تھی ڈاکٹر نے دو دن تک ٹائم دیا تھا۔۔

وہ کافی پریشان تھی ڈر رہی تھی۔۔اور بہت دیر بعد سوئی تھی عمر اسکے پہلو سے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا۔

اسنے گھیرہ سانس لیا اور اسے کوئی شدت سے روتا ہوا محسوس ہوا۔۔وہ اس آواز کے تعقب میں نیچے آیا۔۔۔اور اسنے ڈیڈ کے کمرے میں جھانکا تائی جان تڑپ کر رو رہی تھی۔۔

وہ آج تک ان سے مخاطب نہیں ہوا تھا۔۔

بے ساختہ اسکے قدم انکی طرف اٹھے اور وہ انکے سامنے بیٹھ گیا

انھوں نے ہاتھ ہٹائے اور عمر کی جانب دیکھا انسوؤں سے تر تھا انکا چہرہ

۔۔۔۔

اپنے انسو پونچھ کر وہ خاموش ہو گئیں

تمھارے ابو آتے ہیں خوب میں پریشان کرتے ہیں کہتے ہیں مجھے بچاؤ۔۔۔

کیسے بچاو میں انھیں " عمر کی انکھیں سرخ ہو گئیں پیشانی کی رگیں پھولنے گئیں

تم انھیں معاف کر دو" وہ ہاتھ جوڑ گئیں جبکہ عمر انکے سسکنے پر پتہ نہیں کیسے۔۔

انھیں اپنے بازو میں بھر گیا اور وہ بے تماشہ رو دیں

معاف کر دو انھیں عمر۔۔ میں کیا کروں مجھے یہ خواب چین نہیں لینے دے رہے۔۔۔

وہ تڑپ اٹھیں جبکہ عمر کی انکھوں سے انسو گرنے لگے وہ بھی پہلی بار کسی

کے سامنے بچوں کیطرح رویا تھا

انھوں نے اسکے آنسو صاف کیے

کیا وہ تمھارے خواب میں بھی آتے ہیں وہ سر ہلا گیا۔۔۔

تم معاف کردو نہ " وہ بہت پیار سے بولیں تھیں۔۔

کر دیا" وہ بولا۔۔انھوں نے اسکے آنسو صاف کیے

" بہت بڑا دل ہے تمھارا عمر

آپ بھی مجھے معاف کردیں" وہ نگاہیں انپر ڈالتا بولا

" میں نے آپکے شوہر کو

میں نے تمھیں اپنے شوہر کا خون معاف کر دیا میری دعا ہے اللہ بھی تمھیں

" معاف کردے گا تم نماز پڑھا کرو

" پڑھتا ہوں

لیکن یہ بات اپ کسی کو نہیں بتائیں گی" وہ راز سے بولا

اچھا" وہ ہلکا سا مسکرائیں

ہاں۔۔جب یہاں سے گیا تھا شراب چھوڑ دی تھی یہ خواب مجھے تب سے " آتے ہیں اور میں توبہ کر رہا ہوں

اللہ تمھاری توبہ قبول کرے گا۔۔انشاءاللہ۔۔۔۔۔" وہ اسکے بال بکھیر گئیں

" ایک درخواست تھی بیٹا تم سے

جی" وہ اٹھتے اٹھتے رکا

ارہم چھوٹا ہے اس سے نفرت نہ کرنا کبھی نا سمجھ ہے" وہ بولیں جبکہ وہ۔۔ انکی جانب دیکھتا رہا کچھ دیر پھر سر ہلا گیا۔

کل کوئی ختم قرآن خوانی کرا لیجیے گا" وہ بول کر باہر نکلنے لگا کہ وہ پھر روک گئیں

" تم اپنے ابو کا کاروبار سنبھال لو۔۔

آہ" وہ اس بات میں ذرا توقف لے گیا

میں دوکاندار تو نہیں لگتا" وہ بولا تو وہ ہولے سے مسکرائیں وہ سر ہلا گئیں

چلیں کوشش کروں گا" وہ مان گیا تھا وہ اگے بڑھ کر اسکی پیشانی چوم گئیں

تمھاری ماں بہت خوش نصیب ہے بہت بخت والے ہو تم۔۔اور دیکھنا

تمھارا بیٹا بھی بہت بخت والا ہو گا

میں بہت دعا کروں گی تمھارے لیے تم بھی اپنے لیے کرنا اللہ راضی ہو

جائے گا وہ بہت محبت کرتا ہے اپنے بندوں سے" وہ بولی تو وہ سر ہلا گیا۔

انشاءاللہ۔۔" اسنے کہا جبکہ باہر نکل گیا۔

ساز وہیں کھڑی تھی انکھوں میں سرخی لیے اسے دیکھنے لگی

چوہیا ہو تم کہیں بھی گھس جاتی ہو" وہ ذرا کنفیوز سا ہوا کسی کو بتانا نہیں چاہتا

تھا یہ بات۔۔۔۔

ائی لو یو عمر" وہ اگے بڑھا اور اسکے سینے سے لگتی گردن میں جھولتی گئی

کچھ تو شرم کرو وہ ہمیں دیکھ لیں گی" وہ اسے لیے دیوار کی اوٹ میں ہوا

آپ نے شراب چھوڑ دی" وہ خوشی سے اسکے گال چوم گئی۔۔

"واہ بھئی موٹی! اتنے تحفے اتنی سی بات پر

میں بہت خوش ہوں" وہ مسکرائی۔۔

جبکہ عمر ہنس دیا۔۔۔

THE END